بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخاری و مسلم کا انتخاب اور رسول اللہ ﷺ کے کلماتِ طیّبہ کا لبِّ لباب

۲۲۷۲ قولی احادیث کا گرانمایہ مجموعہ

مَشارِقُ الانوار

(عربی معہ اُردُو)

فقہی ترتیب والا ایڈیشن

مؤلّفہ:- امام رضی الدّین حسن صغانی رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد از حضرت مولٰینا خرّم علی رح

مرتب:- مولانا محمد عبد الحلیم چشتی

ناشر

نور محمّد - اصحّ المطابع و کارخانہ تجارت کتب آرام باغ - کراچی

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

عنوانات کتاب کی اجمالی فہرست

مضمون	صفحہ
طہارت	۶۶
غسل کے احکام	۷۸
تیمم کا بیان	۷۹
حیض کا بیان	۸۰
اذان کا بیان	۸۶
مساجد کے احکام	۱۰۸
نماز کے اوقات کا بیان	۱۳۰
اذان کا بیان	۱۳۳
جمعہ کے احکام	۱۶۰
عید الفطر اور عید الضحیٰ کے احکام	۱۶۷
احکامِ جنائز	۱۷۱
زکوٰۃ کے احکام	۱۸۵
روزہ کے احکام	۲۱۳
حج کے احکام	۲۲۷
شادی بیاہ کے احکام	۲۵۱
نفقہ کے احکام	۲۶۵
رضاعت کے احکام	۲۶۶
طلاق کے احکام	۲۷۱
خلع کا بیان	۲۷۵
لعان کے احکام	۲۷۶
[illegible] کے احکام	۲۷۷

مضمون	صفحہ
بیع کے احکام	۲۸۰
اجارہ (مزدوری) کے احکام	۲۸۷
ضمانت کے احکام	۲۸۸
وکالت کے احکام	۲۸۹
قرض لینے دینے کے احکام	۲۹۲
مخاصمت کا بیان	۲۹۴
صُلح کے احکام	۲۹۵
شرکتِ طعام کے احکام	۲۹۵
رہن کا بیان	۲۹۶
شرط کرنے کے احکام	۲۹۷
شہادت کے احکام	۳۰۱
مزارعت اور مساقات کے احکام	۳۰۲
مظالم اور قصاص کا بیان	۳۱۰
میراث اور وراثت کے احکام	۳۱۴
ہبہ کے احکام	۳۱۶
وصیّت کے احکام	۳۲۰
یمین اور نذر کے احکام	۳۲۲
وصیت (خون بہا) وغیرہ	

مضمون	صفحہ
کے احکام	۳۲۹
اکراہ کے احکام	۳۳۳
حیلوں کا بیان	۳۳۴
قضا (فیصلہ) کے احکام	۳۳۴
لُقطہ کے احکام	۳۳۹
حدود کا بیان	۳۴۱
جہاد کے احکام	۳۴۷
مغازی اور سیَر	۳۷۹
امارت کے احکام	۳۸۹
صید اور ذبائح کے احکام	۴۰۹
قربانی کے جانوروں کا بیان	۴۱۴
عقیقہ کے احکام	۴۱۸
اشربہ و مشروبات کے احکام	۴۱۸
آدابِ طعام	۴۳۰
آداب	۴۳۱
سلام کے آداب	۴۳۵
لباس اور زینت کے احکام	۴۴۰
امراض کیلئے دوا اور دُعا	۴۵۰
طبِ نبویؐ	۴۵۸
متفرق بیماریوں کا بیان	۴۶۲

مضمون	صفحہ
گفتگو کے آداب	۶
شعر کا بیان	۱۷
رویاء (خواب) کے احکام	۶۹
فضائلِ انبیاء علیہم السلام	۷۳
انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ	۲۶
صحابہؓ کے مناقب و فضائل	۳۳
برّ اور صلہ کے احکام	۵۴۵
شرم و حیا کا بیان	۵۷۴
تمنا اور آرزو کرنے کا بیان	۵۸۱
شخصِ واحد کی خبر کا بیان	۱۰
اعتصام کا بیان	۱۲
توحید کا بیان اور فرقۂ جہمیہ کا ردّ	۳
تقدیر کا بیان	۹۰
علم کا بیان	۱۶۱
ذکر کے آداب اور احکام	
توبہ کا بیان	
دُعا	
آیات کی تفسیر	
زُہد	۹
رقاق	"
متفرق احادیث	۷۲۴

Marfat.com

کتب خانہ حکیم محمد سعید ذخیرہ

کچھ ترتیب کے بارے میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

امام حسن صغانی لاہوری رحمہ اللہ نے "مشارق الانوار" کو عوامل نحویہ پر مرتب کیا تھا، ہم نے اس کی ترتیب فقہی ابواب پر کی ہے۔

فقہی ابواب میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ترتیب و تبویب ہی کو اصل الاصول قرار دیا ہے اور جہاں تک ممکن ہو سکا، شیخین (امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ) کے ابواب کی اتباع کی ہے۔ چنانچہ حدیث کو اسی باب کے تحت بیان کیا ہے جس باب اور عنوان کے تحت شیخین نے صحیحین میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

ہم نے ترتیب ابواب میں صحیح مسلم کے ابواب کو پہلے ذکر کیا ہے۔ اور اس میں ان حدیثوں کو بیان کیا ہے جن کی تخریج امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں کی ہے۔ اس کے بعد ان حدیثوں کو ذکر کیا ہے جن کو شیخین نے صحیحین (صحیح بخاری و صحیح مسلم) میں روایت کیا ہے، مگر ایسی تمام حدیثوں کو صحیح مسلم کے فقہی عنوانات کے تحت ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد صحیح بخاری کی حدیثوں کو بیان کیا ہے اور ان کو صحیح بخاری کے فقہی ابواب اور عنوانات کے تحت ذکر کیا ہے۔

گرچہ "مشارق الانوار" قولی حدیثوں کا ایک نہایت مستند ذخیرہ ہے مگر اس میں بھی حدیث کے ہر ہر جز کو بیان کرنے کا التزام نہیں کیا گیا ہے، اس لئے ابواب بندی میں کہیں کہیں ہمیں نیا عنوان قائم کرنا پڑا ہے مگر جہاں ایسا کیا ہے وہاں اس امر کی فٹ نوٹ میں تصریح کر دی ہے اور یہ بتا دیا ہے کہ امام مسلم اور امام بخاری رحمہما اللہ نے اس حدیث کو کس عنوان میں ذکر کیا ہے۔

ہم نے ایسا کیوں کیا؟ اس کے وجوہ اور اسباب، اس کے فوائد اور اغراض اور ترتیب ابواب میں شیخین کی ترتیب فقہی کی رعایت اور پھر اس ترتیب میں صحیح مسلم کے ابواب کی ترجیح وغیرہ، اس قسم کی معلومات کے لئے "مقدمہ مرتب" ملاحظہ فرمائیں۔

محمد عبد الحلیم چشتی

۱۹ ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ

Marfat.com

مقدمۂ مترجم

39376

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ حمد اور نعت کے بعد دریافت کیا چاہیے کہ علمِ حدیث اشرف العلوم ہے اس واسطے کہ اشرف النّاس کا کلام ہے۔ مثل مشہور ہے کہ کَلَامُ الْمُلُوْکِ مُلُوْکُ الْکَلَامِ اور سب علوم دینی اس کے محتاج ہیں۔ علمِ تفسیر بدون حدیث کے معتبر نہیں اور علمِ عقائد اور علمِ فقہ اور علمِ سلوک اور علمِ تاریخ بدون اس کے کچھ مستند نہیں۔ لیکن باوجود اس کے ہندوستان میں اِس علمِ شریف کا چرچا نہیں۔ عوام کا تو کیا ذکر ہے اکثر علماء کو خبر نہیں۔ اس واسطے نہایت مناسب معلوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ عوام فہم اردو زبان میں کیجئے، سو سب کتابوں سے "مشارق الانوار" حسن صغانی کی نہایت پسند آئی، اِس واسطے کہ مختصر کتاب ہے اور اُس کی احادیث کی صحت پر اتفاق ہے، کوئی اس کی ایسی حدیث نہیں جو غیر معتبر ہو۔ بخلاف مشکوٰۃ کے کہ اس ہر جنس کی روایت ہے صحیح بھی اور ضعیف بھی۔ بارے الحمدللہ کہ بارہ سو انچاس (۱۲۴۹) ہجری میں حسب دلخواہ ترجمہ تمام ہوا اور **تحفۃ الاخیار ترجمۂ مشارق الانوار** اس کا نام مقرر کیا۔ حق تعالےٰ اپنے کرم سے اِس کتاب کو مقبول کرے اور اہلِ اسلام کو فائدۂ عام بخشے اور بھول چوک کو معاف فرمائے، آمین **مقدمہ** اس میں چند اصطلاحات حدیث کا اور فضیلت امام بخاری اور مسلم اور کتاب مشارق الانوار اور اس کے مصنّف کا حال بیان کرنا ضرور ہوا تاکہ ناواقفوں کو بصیرت حاصل ہو، حیرانی نہ رہے **فصل** اصطلاحاتِ حدیث میں **حدیث** اس کو کہتے ہیں جو پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا، یا خود کیا یا جو حضرتؐ کے سامنے ہوا اور حضرتؐ نے اس کو درست رکھا۔ سو جو زبان سے فرمایا اس کو حدیثِ قولی کہتے ہیں اور جو کیا اُس کو حدیثِ فعلی کہتے ہیں اور جو حضرتؐ کے سامنے ہوا اس کو حدیثِ تقریری کہتے ہیں۔ اول اسلام میں مدت تک علمِ حدیث میں کسی نے کتاب نہیں تصنیف کی۔ زبانی سب یاد رکھتے تھے۔ پھر اول ابن جریج اور امام مالکؒ اور ربیع نے تصنیف شروع کی۔ پھر تو تصنیف کا بہت چرچا ہوا۔ علمائے حدیث نے جو متن حدیث کو شمار کیا تو لاکھ حدیثیں پائیں۔ **فائدہ** حدیث دو قسم ہے متواتر اور آحاد۔ متواتر وہ ہے جس کو ہر زمانے میں اتنا بکثرت لوگوں نے روایت کی ہو کہ عقل اُن کے جھوٹ بولنے کو محال جانے۔ اور آحاد وہ ہے جس کی روایت میں اکثریت نہ ہو۔ آحاد کی تین قسمیں ہیں۔ مشہور، عزیز اور غریب۔ مشہور وہ ہے جس کو ہر زمانے میں تین یا زیادہ راویوں نے روایت کی ہو اور عزیز وہ ہے جس کو ہر زمانے میں دو راویوں سے کم نے روایت نہ کی ہو اور غریب وہ ہے جس کی روایت کسی زمانے میں ایک ہی راوی سے ہو۔ سو متواتر سے ہر ایک کو یقینِ کامل حاصل ہوتا ہے خواص کو

Marfat.com

بھی عوام کو بھی اور آحاد روایت سے علمِ ظنّی حاصل ہوتا ہے اور بعضی صورت میں کثرتِ قرائن سے اہلِ علم کو یقین بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ سو آحاد میں بعضی روایت تو مقبول ہے اور اُس پر عمل واجب ہے، اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہو۔ اور بعضی روایت مردُود ہے اگر راوی کی دیانت اور راستی نہ ثابت ہو۔ **فائدہ** مقبول آحاد کی دو قسم صحیح اور حسن۔ **صحیح** اس کو کہتے ہیں، جس کو دیندار پرہیزگار خوب یاد رکھنے والے لوگوں نے ہر زمانے میں برابر روایت کیا ہو نہ اُس میں کوئی چھپا عیب ہو نہ اور معتبر لوگوں کے مخالف ہو۔ سو صحیح حدیث کی سات قسمیں ہیں۔ اوّل عمدہ قسم تو وہ ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں ہو، اس کو حدیث متفق علیہ کہتے ہیں۔ اِس کے بعد دوسری قسم وہ ہے جو صرف بخاری میں ہو۔ تیسری وہ ہے جو فقط مسلم میں ہو۔ چوتھی وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط اور ان کے طور پر ہو۔ پانچویں وہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو۔ چھٹی وہ جو فقط مسلم کے طور پر ہو۔ ساتویں وہ جو بخاری اور مسلم کے سوائے اور اہلِ حدیث نے اس کو صحیح جانا ہو۔ **حسن** اس حدیث کو کہتے ہیں جو صحیح حدیث کی طرح ہو لیکن اس کے راویوں کے حفظ اور یاد صحیح کے راویوں کے برابر نہیں، ہر چند مقبول اور حجّت اور واجبُ العمل دونوں ہیں لیکن صحیح حسن سے نہایت مقدم اور افضل ہے، حسن، صحیح سے رتبہ میں کم ہے **فائدہ** مردود قسم آحاد کی جو لائق حجّت کے نہیں، سو ضعیف ہے۔ **ضعیف** حدیث اُس کو کہتے ہیں جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اس کا کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا مطعون ہو سو اگر ابتدائے سند سے راوی ساقط ہو اُس کو معلّق کہتے ہیں اور اگر انتہا سے ساقط ہو یعنی صحابی مذکور نہ ہو تو اُس کو مُرسل کہتے ہیں اور اگر دو راوی برابر ساقط ہو گئے تو اس کو معضل کہتے ہیں اور نہیں تو منقطع اور طعن راوی کا یہ کہ وہ جھوٹا ہو تو اس کی حدیث کو موضوع کہتے ہیں یا اُس پر جھوٹ کی تہمت لگی ہو تو اس کو متروک کہتے ہیں یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم ہو یا اُس کی روایت معتمد لوگوں کے مخالف ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو اس کی حدیث کو منکر کہتے ہیں۔ **فائدہ** علمِ حدیث میں بہت کتابیں ہیں لیکن چھ کتابیں نہایت مشہور ہیں جن کو صحاح ستّہ کہتے ہیں۔ اوّل صحیح بخاری دوسری صحیح مسلم تیسری ابوداؤد چوتھی ترمذی پانچویں نسائی چھٹی ابن ماجہ۔ سوائے بخاری اور مسلم کے باقی چار کتابوں میں ہر قسم کی حدیث ہے صحیح بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی، چنانچہ ان کے مصنفوں نے بیان کر دیا ہے۔ صحیح حسن اور ضعیف کا دریافت کرنا ہر کسی کا کام نہیں، خدا نے محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہے کہ وہی ان کو خوب پہچان جاتے ہیں جیسے صرّاف کھوٹا یا کھرا روپیہ اشرفی پرکھ لیتے ہیں، بدون ان کے بتلائے ہر شخص نہیں جان سکتا۔ ہر چند اصطلاحاتِ حدیث کی تفصیل بہت ہے لیکن عوام کی فہم میں نہیں آسکتی اس واسطے اسی قدر اجمال پر کفایت کی کہ اتنا بھی اس ترجمہ دریافت کرنے کو کافی ہے **فصل** صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے ذکر میں، ان دونوں کتابوں کو صحیحین کہتے ہیں۔ علمِ حدیث کی سب کتابوں سے صحیحین منتخب ہیں، ان کی صحت پر اتفاق ہے امّت کا خصوصاً صحیح بخاری، کہ بعد قرآن کے اصحّ الکتب ہے ان دونوں کتابوں میں سوائے صحیح حدیث کے حسن حدیث بھی نہیں ضعیف کا تو کیا ذکر ہے۔ امام بخاری اور مسلم ایسے استاد کامل ہوئے علمِ حدیث میں کہ یہ رتبہ کسی کو حاصل نہیں فی الحقیقۃ یہ دونوں بزرگ آسمانِ تحقیق کے آفتاب اور ماہتاب ہیں اور حق تعالیٰ نے ان کے فضائل اور کمالات کو اور ان کی کتابوں کو ایسی شہرت دی کہ کچھ بیان کی حاجت نہیں۔ لیکن کچھ مجمل ان کا حال برکت کے واسطے مذکور ہوتا ہے تاکہ

Marfat.com

ناواقفوں کو آگاہی حاصل ہو **فائدہ** نام اور نسب امام بخاری کا ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن المغیرہ ہے۔ ایک سو چورانوے (۱۹۴) ہجری میں پیدا ہوئے، طفلی میں اندھے ہو گئے تھے ان کی ماں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں۔ کہ خوش ہو کہ حق تعالیٰ نے تیری دعا اور زاری سے تیرے بیٹے کی آنکھوں میں روشنی عنایت کی۔ صبح کو دیکھا تو بینا پایا۔ دس برس کی عمر سے بخارا میں حدیث یاد کرنا شروع کیا جب سولہ (۱۶) برس کے ہوئے تو عبداللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکے۔ پھر حج کے واسطے گئے اور عرب میں علم تحصیل کرنے لگے۔ جب اٹھارہ (۱۸) برس کے ہوئے تو فضائلِ اصحاب اور تابعین میں تصنیف شروع کی، آخر اس سب مجموعہ کی مدینہ میں حضرتؐ کی قبر مبارک کے پاس تاریخ بخاری بنائی۔ حامد بن اسمٰعیل محدث سے روایت ہے کہ میں اور بخاری استادوں سے ساتھ ہی علمِ حدیث تحصیل کرتے تھے ایک روز میں نے بخاری سے کہا کہ تمہارے پاس قلم دوات نہیں، تم احادیث کو نہیں لکھتے یاد رہنا مشکل ہے تم کو ایسی تحصیل سے کیا فائدہ ہوگا؟ سولہ (۱۶) روز کے بعد بخاری نے کہا کہ تم نے مجھ کو بہت تنگ کیا، لاؤ اپنی تحریر کو میری یادداشت سے مقابلہ کرو اور میں اس مدت تک پندرہ ہزار حدیث لکھ چکا تھا۔ اتنی سب حدیثوں کو بخاری نے مجھ کو زبانی سنا دیا اور ایسا خوب یاد تھا کہ میں نے اپنی حدیثوں کو ان سے صحیح کر لیا۔ پھر بخاری نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری یہ محنت اور سرگردانی محض بے فائدہ ہے اسی روز میں جان چکا تھا کہ یہ شخص شدنی ہے اس کے برابر کوئی نہ ہو سکے گا۔ اور صحیح بخاری تصنیف کرنے کا یہ سبب ہے کہ، ایک روز اسحٰق بن راہویہ کی مجلس میں ذکر ہوا کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثوں کو علیحدہ جمع کرے تو خوب فائدہ ہو کہ بے دغدغہ لوگ اس پر عمل کریں۔ بخاری کے دل میں یہ بات اثر کر گئی۔ چھ (۶) لاکھ حدیثیں ان کے پاس تھیں ان کا انتخاب شروع کیا جس حدیث کی صحت کمال مرتبہ میں ثابت تھی اس کو لکھتے اور باقی کو ترک کرتے اور معمول یہ کیا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے غسل کرتے اور دو (۲) رکعت نماز پڑھتے اور دعا اور استخارہ کرتے کہ الٰہی مجھ سے خطا نہ ہو۔ آخر کو اسی طرح سولہ (۱۶) برس کی محنت سے مدینہ میں حضرتؐ کی مسجد کے اندر منبر اور حضرتؐ کی قبر مبارک کے درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی۔ صرف صحیح حدیثوں کو ایک کتاب میں جمع کرنا اول بخاری سے شروع ہوا۔ سب حدیثیں صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو پچھتر (۷۲۷۵) ہیں اور اگر مکرر کو حذف کیجئے تو چار ہزار (۴۰۰۰) ہیں۔ ان کی خوش نیتی کے سبب سے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ ان کی حیات میں ستر ہزار آدمیوں نے بلا واسطہ ان سے یہ کتاب سند کی۔ امام بخاری سے روایت ہے کہ فرماتے تھے کہ مجھ کو یہ امید ہے کہ قیامت میں مجھ سے غیبت کا سوال نہ ہوگا اس واسطے کہ میں نے کبھی کسی کی غیبت نہیں کی۔ اسی کلام سے ان کے تقوے اور پرہیزگاری کو خیال کیا چاہیئے۔ جب بخاری بخارا میں آئے تو وہاں کے حاکم نے کہا کہ تم اپنی تصنیفات میرے مکان میں آکر میرے بیٹے کو پڑھاؤ۔ بخاری نے کہا کہ یہ حدیث کا علم ہے اس کو میں ذلیل نہیں کرتا اگر تجھ کو غرض ہو اپنے بیٹے کو میرے مکان میں بھیجا کر جیسے اور لوگ سیکھتے ہیں وہ بھی سیکھا کرے۔ حاکم نے کہا تو جب میرا بیٹا آئے تو اور کوئی طالبِ علم تمہارے پاس نہ رہا کرے ہمارے چوبدار دروازے پر کھڑے رہیں گے کسی کو نہ آنے دیں گے، ہم نہیں چاہتے کہ عوام خلقت ہمارے بیٹے کے برابر بیٹھے۔ بخاری نے یہ بات نہ مانی اور کہا کہ حدیث کا علم پیغمبر صلعم کی میراث ہے اس میں تمام امتِ محمدی شریک ہے اس میں کسی کی خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ حاکم نہایت ناخوش ہوا اور بعض دنیادار خوش آمدی عالموں نے بخاری پر طعن و تشنیع شروع کر کے حاکم کو فساد پر مستعد کیا۔ آخر امام بخاری بخارا سے تنگ ہو کر نکلے اول نیشاپور میں گئے وہاں کے حاکم سے بھی ناموافقت ہوئی۔ پھر وہاں سے سمرقند گئے اور دعا کی کہ "الٰہی زمین باوجود کشادگی

Marfat.com

کے مجھ پر تنگ ہوگئی اب مجھ کو زندگی سے نجات دے" پھر دو سو چھپن ۲۵۶ ہجری میں وہیں وفات پائی۔ رحمۃ اللہ علیہ تاریخ

بہر احوالِ بخاری ضبط کردم از ثقات صدق تاریخ تولد نور تاریخ وفات ۱۹۴ ۲۵۶

عبدالواحد طوسی اس زمانے میں بڑے ولی کامل تھے، انھوں نے خواب میں دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم معہ چند اصحاب کے راہ میں منتظر کھڑے ہیں۔ عرض کی یارسول اللہؐ! آپ کس کے انتظار میں ہیں فرمایا کہ محمد بن اسمٰعیل کا میں منتظر ہوں۔ پھر تحقیق ہوا تو وہی وقت بخاری کا انتقال ہوا تھا۔ اور بہت بزرگوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرتؐ نے صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا۔ چنانچہ محمد بن احمد مروزی نے بیت اللہ کے پاس خواب میں دیکھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اے ابوزید! تو کب تک شافعی کی کتاب کا درس کہا کرے گا ہماری کتاب کو تو کیوں نہیں پڑھتا؟" میں نے کہا "یارسول اللہؐ! آپ کی کون کتاب ہے؟" فرمایا کہ جامع محمد بن اسمٰعیل یعنی صحیح بخاری۔ اور اسی طرح امام الحرمین کا بھی خواب مشہور ہے۔ شدّت اور خوف اور سختیِ مرض اور قحط وغیرہ مصائب میں صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرّب ہے۔ چنانچہ حرمین شریفین میں اب تک معمول ہے کہ جب روم کے بادشاہ پر سخت جنگ درپیش ہوتی ہے وہاں کے علماء بخاری شروع کرتے ہیں حق تعالےٰ فتح نصیب کرتا ہے۔ **فائدہ** امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری دو سو چار ۲۰۴ ہجری میں پیدا ہوئے اور دو سو اکسٹھ ۲۶۱ ہجری میں انتقال ہوا تمام اہلِ حدیث اُن کی بزرگی اور کمال کے قائل ہیں اور بڑے عمدہ محدثین ان کے شاگرد ہیں، جیسے ابوحاتم رازی اور ترمذی۔ علمِ حدیث میں بہت کتابیں ان سے تصنیف ہیں خصوصاً صحیح مسلم میں عجائب رنگا رنگ علمِ حدیث کے دقائق ہیں کہ اہلِ حدیث ان کو جانتے ہیں۔ تین لاکھ حدیث سے اس کتاب کو منتخب کیا ہے اور اس میں کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہے۔ سب احادیث اس کتاب کی بارہ ہزار ہیں امام مسلم نے کبھی کسی کی غیبت نہیں کی اور نہ کسی کو مارا اور نہ کسی کو گالی دی۔ ابوحاتم رازی نے مسلم کو خواب میں دیکھا، اُن کا حال پوچھا کہ خدا نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق تعالیٰ نے بہشت کو میرے واسطے مباح کر دیا ہے۔ جہاں چاہتا ہوں وہاں رہتا ہوں۔ ابوعلی ایک بزرگ تھے جب وہ مر گئے تو کسی نے ان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا خدا نے تمھاری کس سبب سے نجات کی؟ انھوں نے کہا اِن جزوں کی برکت سے، اور وہ جز صحیح مسلم کے تھے۔ **فائدہ** کتاب مشارق الانوار اور اس کے مصنف کے ذکر میں۔ اِس کتاب کے مصنّف کا نام رضی الدین حسن بن حسن صغانی ہے چغان ماوراء النہر کی ولایت میں ایک شہر کا نام ہے وہاں پیدا ہوئے۔ بغداد اور مکہ میں علم تحصیل کیا، اپنے وقت یعنی سات سو ۷۰۰ ہجری میں تمام علوم دینی خصوصاً علمِ حدیث اور لغت میں اُستاد بے نظیر تھے۔ تصنیفات اُن کی بہت ہیں از اں جملہ کتاب مصباح الدجیٰ من صحاح احادیث المصطفیٰ اور کتاب شمس المنیرہ من الصحاح الماثورہ اور کتاب مشارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویہ اور کتاب عقلۃ العجلان اور کتاب وفیات صحابہ اور کتاب زبدۃ المناسک اور کتاب فرائض اور کتاب درجات العلم والعلماء اور کتاب التکملہ لغت میں کہ جو صحاح جوہری میں غلطی تھی اس کی اصلاح کی اور جو لغات کہ اس میں نہ تھے ان کو داخل کیا۔ اور کتاب مجمع البحرین لغت میں کہ نہایت کلاں کتاب ہے کہ تمام لغت عرب کو شامل ہے اِن کے سوائے اور تصنیفات بھی ہیں کہ مصنف کے کمالِ علم پر دلیل ہے **فائدہ** مشارق الانوار میں مصنف نے عجیب و غریب نکات اور لطائف کی رعایت کی ہے۔ اوّل یہ کہ صحیحین کی احادیث سے صرف

Marfat.com

قولی حدیثوں پر کفایت کی ہے۔ حدیث فعلی اور حدیث تقریری کو مطلق نہیں لایا اور دونوں کتابوں میں طرفہ خوض اور تلاش کی ہے کہ ان کے اصولِ حدیث کو لایا شواہد اور متابعات اور روایات بالمعنی کو ترک کیا اور یہ نہیں کہ بے سبب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی کو چھوڑا، اس دریافت اور تمیز کو کمالِ فہم اور بڑا علم چاہیئے ہر عالم کا یہ کام نہیں، اِسی سبب سے مصنّف نے دیباچۂ کتاب میں کہا ہے کہ "یہ کتاب صحت اور متانت میں میرے اور خدا کے درمیان حجت ہے وہی خوب جانتا ہے کہ کس قدر محنت میں نے اس میں اُٹھائی ہے" اور اس کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص نہیں دریافت کر سکتا اس کو علماء جانتے ہیں اور علماء میں سے بھی وہی عالم جانتے ہیں جن کو علمِ حدیث میں بڑا ملکہ اور کمال مہارت ہے دوسرے یہ کہ مصنّف نے اس کتاب کو بارہ[۱۲] باب کیا ہے لیکن بابوں اور فصلوں میں بطور اور کتابوں کے اتحادِ مضمون کی رعایت نہیں کہ مثلاً صلوٰۃ کی احادیث یکجا ہوں اور صوم اور حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہے مثلاً جن حدیثوں کے سرے پر مَنْ ہے اول باب میں لایا اور اِنَّ کی حدیثوں کو دوسرے باب میں اور جن پر لَا ہے، اُن کو تیسرے باب میں اور باوجود اس کے پھر حروفِ تہجّی کی رعایت کی ہے جیسے لغت کی کتابوں میں ہوتی ہے خلاصہ یہ کہ اس میں ترتیبِ معنوی نہیں ترتیبِ لفظی ہے عجب محنت اور استادی کی ہے کہ احادیث کو رنگا رنگ ترتیب سے مرتب کیا ہے جو اس کو غور سے دیکھے وہ اس کا لطف پائے۔ ہر چند معنوی ترتیب میں یہ بڑا فائدہ ہے کہ جس مضمون کی حدیثوں کو چاہا ان کے باب اور فصل سے دیکھ لیا۔ لیکن لفظی ترتیب میں بھی عجب لطف ہے کہ جس حدیث کا سرا معلوم ہوا بے تکلف اس کو نکال لیا۔ علاوہ اس کے قرآن کی طرح رنگ برنگ کے مضمون ہر وقت دریافت ہونا کمال نشاط انگیز ہوتا ہے گویا یہ کتاب گلدستہ ہے جس کی ہر تحریر تو یک رنگ ہو اور خوشبو ہر قسم کی۔ تیسرے یہ کہ مصنف بعضی حدیث کو ٹکڑے کر کے اپنی ترتیب کے موافق چند مقام پر لایا ہے اور یہ کام عالم عارف کو درست ہے بشرطیکہ معنی میں خلل نہ پڑے چنانچہ مصنف نے ایسا ہی کیا۔ چوتھے یہ کہ بقول شارح گازرونی کے سب احادیث مشارق الانوار میں دو ہزار دو سو چھیالیس ہیں[۲۲۴۶] **فائدہ** معلوم کیا چاہیئے کہ اس کتاب کے ترجمہ میں چند امور کی رعایت کی ہے۔ اوّل[۱] یہ کہ مصنّف نے اختصار کے واسطے احادیث کی اسناد یعنی راویوں کے نام کو حذف کیا۔ فقط صحابی کا نام جو اس حدیث کا اوّل راوی ہے مذکور کیا اس طرح کہ ہر حدیث میں اوّل کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کے واسطے ہر حدیث پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہا، لیکن مترجم نے ہر حدیث کے ترجمہ میں کہدیا ہے کہ حضرت نے یوں فرمایا اور کتاب کا نام ہر حدیث میں لے دیا ہے تاکہ عوام کو شبہہ نہ پڑے۔ دوسرے[۲] یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت لفظ نہیں کیا اِس واسطے کہ عرب کا محاورہ ہند کے محاورے سے اکثر مطابق نہیں بلکہ محاورہ مقدم رکھا ہے مرادی مطلب جا بجا لکھا اور باوجود اس کے حتی المقدور تحت لفظ ترجمے کی بھی رعایت کی ہے۔ تیسرے[۳] یہ کہ اصلی غرض اس سے یہ ہے کہ اہلِ اسلام کو فائدۂ عام ہو، یہاں تک کہ حرف شناس اور عوام بھی محروم نہ رہیں، اس واسطے نہایت مشکل مسائل نہیں لکھے۔ چوتھے[۴] یہ کہ اس کتاب کے خطبے کا ترجمہ نہیں کیا کہ عوام کو اس سے کچھ فائدہ نہ تھا۔ خطبے کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مصنّف نے کہا کہ جب زمانہ بگڑا اور اہلِ علم مر گئے اور کم علم و فہم جن کو صحیح اور ضعیف کی تمیز نہیں عالم اور پیشوا مشہور ہوئے، تو میں نے اس کتاب مشارق الانوار میں اپنی تصنیف دو کتاب مصباح الدجیٰ اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث جمع کیں اور کتاب النجم اقلیشی اور کتاب الشہاب قضاعی سے جو صحیح روایت تھی وہ

Marfat.com

بھی اس میں ملائی تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب میں یکجا ہو جائیں۔ صحیح بخاری کی علامت خ اور صحیح مسلم کی م، اور جو دونوں میں متفق ہو اس کی علامت ق مقرر کی یعنی مصنف نے اِس کتاب میں صرف صحیحین کی احادیث لکھیں مگر جابجا اقلیشی اور قضاعی کا کوئی لفظ بھی لایا ہے۔ چنانچہ وہاں اطلاع بھی کر دی ہے اور وہ لفظ بھی صحاح ستہ سے خالی نہیں۔ پانچویں یہ کہ مصنف نے کمال اختصار سے ہر جگہ قصہ حدیث کا نہیں بیان کیا کہ حضرتؐ نے یہ حدیث کس وقت اور کس تقریب سے فرمائی تو اس کا مطلب بخوبی نہیں معلوم ہوتا۔ اِس واسطے حدیث کے ترجمہ کے بعد فائدہ میں اس کا پورا قصہ لکھ دیا اور جہاں مطلب مجمل اور مشکل تھا اس کو مفصل کر دیا اور چاروں اماموں کے مذہب جابجا مناسب مقاموں میں بے تعصب لکھے۔ شیعہ اور اہلِ بدعت کے شبہات جابجا مجملاً دفع کئے۔ غرض کہ بحمداللہ یہ کتاب اہلِ اسلام کے واسطے عجیب تحفہ ہے۔ اکثر مطالبِ دینی کو شامل ہے جس کے دریافت سے جاہل، عالم بنے اور عالم تازہ لطف اٹھائے حضرت مولانا عبدالقادر دہلویؒ کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالبِ خدا کے واسطے کافی ہیں۔ دیندار کے حق میں یہ دونوں کتابیں گویا دو آنکھیں ہیں جن سے دونوں جہاں کا انجام نظر پڑے یا دو پَر ہیں جن سے عرش تک اُڑ سکے۔

مثنوی

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے — دُر دانۂ درجِ مصطفیٰؐ ہے
صوفی عالم حکیم دینی — کرتے رہے اس کی خوشہ چینی
بابا کے یہاں سے کون لایا — جس نے پایا یہیں سے پایا
یہ شاہرہِ محمدیؐ ہے — گنجینۂ رازِ احمدیؐ ہے
مشعل افروزِ راہِ سنت — برہم زنِ بیخ و شاخِ بدعت
ہوتے ہوئے مصطفیٰؐ کی گفتار — مت دیکھ کسی کا قول و کردار
جب اصل ملی تو نقل کیا ہے — یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے
اب زیادہ تو مجھ سے کر نہ کل کل — خورشید کے آگے کیا ہر مشعل
بالفرض فلاں تھا مردِ کامل — اُس نے تھا کیا کہاں سے حاصل
وہ بھی اسی در کا اِک گدا تھا — گو غوث و امام و مقتدا تھا
ملفوظ بہت ہیں تو نے دیکھے — ملفوظِ محمدیؐ کو اب لے
ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہے — قرآن و حدیث تجھ کو بس ہے
حق ہوگا حدیث خواں سے خرّم — اور شادِ رسولِ فخرِ عالم
تھا علمِ حدیث سخت مشکل — اور ہند کے لوگ اس سے غافل
چاہا کہ رہیں نہ یہ بھی محروم — ہوا ترجمہ اس سبب سے مرقوم

مقبول ہو یہ کتاب یارب
مشتاق ہوں اس کے اہلِ دین سب

Marfat.com

کتاب کے اتمام پر مترجمؒ نے یہ مثنوی تحریر فرمائی ہے:-

شکر کہ انجام کو پہنچی کتاب — علمِ احادیث کی لبِ لباب
جو کہ مطالب تھے برآدرجِ فلک — ترجمہ سے آئے اوتمہارض تک
یعنی کہ اُردو کی پہن کر قبا — شاہدِ تازی ہوا جلوہ نما
گنجِ خفی دست بدست آگیا — کیا ہی ہوا رازِ نہان برملا
دوستو اَب اِس کا ادا حق کرو — خلق کو سمجھاؤ خود اس کو پڑھو
اس کو نہ جزدان میں رکھ چھوڑیو — ہاں کہیں ایسا نہ ستم کیجیو
پیروِ سنت ہی کا رہیو بجان — دل میں نہ بدعات کو دینا مکان
اب بھی تو بدعت میں رہا گر پھنسا — مُنہ تو محمدؐ کو دکھلائے گا کیا
نورکو لے نار کی گم کر ہوس — عاقلِ دیندار کو نکتہ ہی بس
یارب اِن اوراق کو مقبول کر — ہند کو اس فیض سے کر بہرہ ور
خرّمِ افسردہ کو پُر درد کر — الفتِ دنیا سے اسے سرد کر
تیری ہی دُھن روح کو ہر دم رہے — تیرے غمِ عشق میں خرّم رہے

یارب اس عاجز کی دُعا کر قبول
خاتمہ بالخیر بحقِ رسولؐ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین مشارق الانوار مترجم

عنوان	صفحہ
معتبر لوگوں سے روایت کرنا	۱
حضورؐ پر جھوٹ باندھنا۔	″
جھوٹی حدیثیں وضع کرنے کا گناہ اور	
حدیثوں کی جستجو اور تلاش کرنے کی تاکید	″
سُنی سُنائی بات بلا تحقیق بیان کرنا	″
ناقابلِ اعتبار لوگوں کی روایت سے	
احتراز	۲
خلافِ اجماع باتوں پر کان نہ دھرنا	
چاہیئے!	″
ایمان کا بیان	″
حضرت جبرئیلؑ کی حدیث میں اسلام	
اور ایمان کی حقیقت مذکور ہے	
نیز احسان کی وضاحت ہے جس سے	
مراد تصوف اور درویشی ہے۔	۳
نمازِ پنجگانہ کا بیان	۵
ارکانِ اسلام	۶
اسلام کے بنیادی اصول	″
اللہ تعالیٰ اور رسولؐ پر ایمان لانا	۷
علم اور عقل کی تعریف۔	″
شریعتِ اسلامی کی دعوت دینا	۸
ایمان لانا حالتِ نزع سے پہلے پہلے	
تک مُعتبر ہے	۹
حضورؐ کو اپنے چچا ابو طالب کے حق	

عنوان	صفحہ
میں دُعائے مغفرت کرنے کی ممانعت	۹
جو توحید پر مرے گا جنت میں داخل	
ہوگا۔	۱۰
خدا اور رسول کو ماننے والا مومن ہے	۱۲
ایمان کے بعض شعبے	۱۳
اسلام کی سب اچھی باتیں	″
وہ باتیں جن سے اسلام کی حلاوت	
نصیب ہوتی ہے	۱۴
ایمان کی حلاوت تین چیزوں میں	
ہے۔ جس کی علامت خدا اور رسول	
سے محبت کرنا ہے	″
ہر مومن میں حضورؐ کی محبت ہر ایک	
سے زیادہ ہونا ضروری ہے	″
حضورؐ کی محبت والدین اور اولاد	
کی محبت سے بھی زیادہ ہونی چاہیئے	″
ایمان میں یہ چیز بھی داخل ہے کہ	
جو اپنے لئے پسند کرے وہی غیر	
کے لئے۔	″
پڑوسی کو ایذا دینا حرام ہے	۱۵
نیکی کی دعوت دیتے رہنا اور بُرائی	
سے روکتے رہنا فرضِ ایمانی ہے	″
بُری باتوں سے روکنے کے طریقے	″
بدعتیوں کی مذمت اور ان کو	
فہمائش کی تنبیہ	″

عنوان	صفحہ
مومنین کا ایک دوسرے سے افضل	
ہونا اور اہلِ یمن کی ترجیح	۱۶
آپس میں محبت رکھنا اور ہر مسلمان	
کو سلام کرنا ایمان کا جزو ہے۔	۱۷
سلام علیک کی ترغیب دینی چاہیئے	
کیونکہ یہ محبت بڑھنے کا سبب ہے،	″
دین خیر خواہی کا نام ہے۔	۱۸
منافقین کی عادتیں۔	″
نفاق کی نشانیاں اور منافقین	
کے اقسام۔	۱۹
مسلمان کو کافر کہنے والا اُلٹا کافر	
ہو جاتا ہے۔	″
جانتے بوجھتے غیر کو باپ بتانا کفر کا	
کام ہے۔	″
مسلمان کو گالی دینا فسق اور لڑائی	
لڑنا کفر کی بات ہے	۲۰
حضورؐ کا ارشاد "میرے بعد تم کافر	
نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں	
مارنے لگو"	″
کسی کے نسب میں عیب نکالنا اور	
میّت پر رونا دھونا کفر کے کام ہیں	″
غلام کا بھاگ جانا کفر کا کام ہے	۲۱
بارش کی نسبت ستاروں کی	
طرف کرنا کفر کی بات ہے	″

Marfat.com

عنوان	صفحہ
انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔	
کفر کا لفظ کفرانِ نعمت پر بھی بولا جاتا ہے۔	۲۱
دوزخ میں عورتوں کی کثرت کا سبب اپنے خاوندوں کی ناشکری اور لعنت ملامت کرنا ہے۔	۲۲
سجدہ کی فضیلت	
کبیرہ (بڑے بڑے) گناہوں کا بیان۔	〃
تکبر حرام ہے	۲۳
غرور کی حقیقت کا بیان اور اچھا لباس پہننا غرور میں داخل نہیں۔	〃
موحد کے لئے جنت اور مشرک کے لئے دوزخ۔	〃
کافر اگر کلمہ پڑھے تو اس کو قتل کرنا درست نہیں۔	۲۴
جس نے مسلمان ہو کر مسلمان پر ہتھیار اُٹھایا وہ مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہے۔	۲۵
مسلمان ہو کر دھوکہ بازی کرنا اسلام کے خلاف ہے۔	〃
میت کے مرنے پر منہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا درست نہیں۔	〃
تہبند ٹخنے سے نیچے لٹکانا۔ جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنا اور دیگر لعنان جتانا جائز نہیں۔	۲۶
خودکشی کا گناہ۔	۲۷

عنوان	صفحہ
خیانت حرام ہے۔	۲۷
مومن کے سوا جنت میں کوئی نہ جائے گا۔	۲۸
خودکشی کرنے والا کافر نہیں ہوتا	〃
اُس ہوا کا ذکر جو قیامت کے قریب چلے گی اور ہر مومن کی روح قبض کرے گی۔	۲۹
دورِ فتن سے پہلے پہلے نیک کام کر لینا بہتر ہے۔	〃
مومن کو ڈرتے رہنا چاہیے کہیں اس کے اعمال اکارت نہ ہو جائیں	〃
کیا زمانۂ جاہلیت کے اعمال پر باز پُرس ہوگی؟	۳۰
اسلام لانے سے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں	〃
اسلام لانے کے بعد زمانۂ کفر کے اچھے اعمال کا اعتبار ہوتا ہے	۳۱
آیتِ پاک اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ کی تشریح	۳۲
وساوس اور خطراتِ انسانی پر باز پُرس نہیں۔	۳۳
جزائے نیکی کا بیان	۳۲
نیکوکار مسلمان پر رحمتِ الٰہی کا فیضان۔	〃
بندوں پر رحمتِ خداوندی کا بیان۔	۳۳
مسلمان جب ایمان میں وسوسہ پائے تو کیا کہے۔	۲۶

عنوان	صفحہ
وسوسہ کو بُرا جاننا ایمان کا تقاضا ہے	۲۷
جو شخص اپنے بچاؤ میں مارا گیا وہ شہید ہے	۲۸
جھوٹی قسم کھا کر کسی کا حق مارنا جائز نہیں	〃
رعایا کے حقوق میں خیانت کرنے والا حاکم دوزخی ہے۔	〃
امانت کا دنیا سے اُٹھ جانا اور دلوں کا ایمان سے خالی رہ جانا۔	۳۶
اسلام شروع میں بھی اجنبی تھا اور پھر اجنبی بن جائے گا۔	۳۷
اسلام کے ضعف کا بیان اور دین پر پابند رہنے والوں کو بشارت۔	〃
قیامت کے قریب ایمان کا اُٹھ جانا	〃
مجبوری میں ایمان چھپانا۔	〃
حضورؐ کی رسالت پر ایمان رکھنا	۳۸
معجزۂ قرآنی اگلے انبیاءؑ کے معجزات سے بڑھ کر ہے۔	〃
حضرت عیسیٰؑ کا حضورؐ کی شریعت کے تابع ہو کر آسمان سے اُترنا۔	۳۹
حضرت عیسیٰؑ کے اُترنے پر صلیب توڑ دی جائے گی، سور قتل کئے جائیں گے ٹیکس اُٹھا دیا جائے گا اور مال کی بہتات ہو جائے گی۔	〃
اس زمانہ کا ذکر جب کہ ایمان لانا قبول نہ ہوگا۔	〃
آفتاب گھڑی کی طرح ہے۔	۴۰
ابتداءِ وحی کی کیفیت۔	۴۱
شبِ معراج کی کیفیت۔	۴۲
قصۂ معراج کا بیان۔	〃

Marfat.com

عنوان	صفحہ
معراج کے بعض واقعات	۴۸
آیت پاک وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى کا بیان	۵۰
اللہ کی ذات نور کے پردوں میں ہے اس لئے دنیا میں ظاہری آنکھوں سے اُس کا دیدار نہیں ہو سکتا۔	〃
مومنین کو آخرت میں دیدارِ الٰہی نصیب ہوگا۔	〃
دیدارِ الٰہی کا بیان۔ جنّت و دوزخ اور پل صراط کا ذکر، نیز اُس شخص کا ذکر جو سب کے پیچھے جنّت میں جائے گا۔	۵۱
شفاعت کی وجہ سے مسلمانوں کا دوزخ سے رہائی پانا۔	۵۴
حضورؐ نے امّت پر اتنی شفقت فرمائی کہ جو یقیناً قبول ہونے والی دُعا تھی، اس کو امّت کے حق میں آخرت کے لئے اُٹھا رکھا ہے۔	۵۵
شفاعتِ کبریٰ اور مقامِ محمود۔	۵۶
حضورؐ کا قیامت کے دن اپنی امّت کے حق میں دُعا فرمانا۔	۵۹
جو کفر پر مرا وہ دوزخی ہے	〃
حضورؐ کا اپنے کنبہ قبیلہ کو عذابِ الٰہی سے ڈرانا۔	〃
جس کا خاتمہ کفر پر ہوا اُس کو اپنے اعمال کچھ فائدہ نہ دیں گے	۶۱
ابوطالب کو دوزخ میں کمتر اور ہلکا عذاب ہونے کی وجہ۔	〃
مسلمانوں کی چند جماعتیں بے حساب وکتاب سیدھی جنت میں جائیں گی۔	۶۲
جنتیوں کی نصف تعداد حضورؐ کے اُمتیوں کی ہوگی۔	〃
گناہ جاہلیت کے کام ہیں۔	۶۴
اعمال کے نتیجے نیت کے مطابق ہوتے ہیں۔	〃
خلوصِ نیت کی تشریح اور رِیا کی مذمّت۔	۶۵
مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان تکلیف نہ پائیں	۶۶
طہارت	〃
پاک رہنے صدقہ کرنے نماز پڑھنے اور ذکر کرنے کی فضیلت	〃
نماز کے لئے طہارت ضروری ہے۔	〃
وضو کا بیان۔	۶۷
وضو کی فضیلت اور اُس کے بعد نماز پڑھنے کا ثواب۔	〃
کونسی نیکیاں گناہوں کا کفارہ ہیں	〃
وضو کے بعد کا بیان۔	〃
استنجے کے لئے طاق عدد ڈھیلے لینا	۶۸
وضو میں پاؤں کا پورا دھونا۔	〃
وضو کرتے وقت پانی کے ساتھ گناہ جھڑ جاتے ہیں۔	〃
وضو کی فضیلت۔	〃
وضو میں نور پیدا کرنے کا طریقہ	〃
جو لوگ حضورؐ کے دیدار سے محروم رہے اُن پر حضورؐ کی عنایت۔	۷۰
حوضِ کوثر کا ذکر۔	۷۰
مشقّت کی حالت میں پورا وضو کرنے کی فضیلت۔	۷۱
تین قسم کے اعمال گناہوں کو مٹاتے اور درجے بڑھاتے ہیں	〃
مسواک کرنا۔	〃
فطری خصلتیں۔	〃
مونچھیں کتروانا اور ڈاڑھی رکھنا۔	۷۲
طاق عدد سے استنجا کرنا۔	〃
قبلہ کی طرف استنجا کرنے کی ممانعت	۷۳
دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت۔	〃
شارع عام پر پاخانہ پھرنے کی ممانعت۔	۷۴
موزوں پر مسح کرنا۔	〃
مشکوک ہاتھ برتن میں نہ ڈالنا چاہیئے۔	〃
کُتّا اگر برتن میں مُنہ ڈال جائے تو کیا کرنا چاہیئے؟	۷۵
ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت۔	〃
جنبی مرد اور عورت کو ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کی ممانعت۔	〃
مسجد گندی ہو جائے تو اُسے دھونا چاہیئے۔	〃
پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا چاہیئے	۷۶
پتھروں سے استنجا کرنا۔	〃
پیاسے جانور کو پانی پلانا بڑے ثواب کا کام ہے۔	〃

Marfat.com

عنوان	صفحہ
دُودھ پینے کے بعد کلّی کرنا	۷۷
سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	〃
مسجد میں پیشاب پر پانی بہانا کافی ہے	〃
لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کا استعمال کرنا۔	〃
غسل کے احکام	۷۸
جنبی لوگوں سے ملاقات کرسکتا ہے۔	〃
عورت کا مینڈھیوں میں پانی پہنچانا	〃
جہاں کسی کے آنے کا خطرہ نہ ہو وہاں بے پردہ نہانا جائز ہے	
تیمّم کا بیان	۷۹
تیمم کی کیفیت اور حنفیہ کی توجیہ	〃
مٹی سے تیمّم کرنا۔	〃
حیض (ماہواری خون) کا بیان	۸۰
جنابت (ناپاکی کی حالت) میں سونا اور وضو کرنا مستحب ہے	〃
بچہ ماں باپ کی صورت پر کیوں پیدا ہوتا ہے؟	۸۱
اخلاقِ نبوی کے چند نمونے	۸۱
یہودی عالم بارگاہِ رسالت میں آکر نبوّت کا اقرار کرتا ہے۔	۸۱
غسل میں سارے بدن پر تین تین بار پانی بہانا۔	۸۲
حیض کے بعد غسل کرکے خوشبو لگانا	〃
غسلِ حیض کی کیفیت۔	〃
ستر عورت (جن اعضاء کا شرعیت	

عنوان	صفحہ
میں چھپانا) ضروری ہے اُن	〃
کو چھپانا۔	۸۳
شروع اسلام میں بغیر انزال (بغیر منی نکلے) غسل کرنا واجب نہ تھا۔	〃
آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنا۔	۸۴
جب تک وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہو	〃
محض شک سے وضو نہیں ٹوٹتا۔	〃
مُردہ جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔	〃
مُردہ جانور کا کھانا حرام ہے۔	〃
کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا ضروری نہیں۔	〃
پاخانے جانے کے وقت کی دُعا	۸۵
حائضہ عورت مسجد میں سے بغیر داخل ہوئے ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز اُٹھا سکتی ہے۔	〃
اذان کا بیان	۸۶
اذان سننے والا وہی الفاظ کہے	〃
جو مؤذّن کہتا ہے اور پھر حضورؐ	〃
پر درود بھیجے۔	۸۱
دُرود کی فضیلت اور حضورؐ کی فضیلت تمام عالم پر	۸۱
اذان کی فضیلت اور اذان سنکر شیطان کا بھاگنا۔	۸۷
اذان کے بعد کی دُعا کا ثواب	〃
نماز میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا۔	۸۸
نماز میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے	〃

عنوان	صفحہ
نماز جلدی جلدی پڑھنے کی ممانعت	۸۹
نماز میں تعدیلِ ارکان ضروری ہے حدیث قدسی۔	〃
حوضِ کوثر کا بیان۔	۹۰
نماز میں تشہد کا پڑھنا۔	〃
تشہّد کے بعد درود پڑھنا۔	۹۱
نماز میں آمین کہنا۔	〃
امام نماز میں سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو مقتدیوں کو ربّنا لک الحمد	
کہنا چاہیئے۔	۹۲
مقتدی کو امام کی اقتدا کرنا ضروری ہے۔	〃
حضورؐ کی زندگی میں حضرت ابوبکرؓ	
کا امامت فرمانا۔	۹۳
اگر امام نماز میں بھول جائے تو مرد کو سبحان اللہ کہہ کر خبردار کرنا چاہیئے۔	〃
نماز نہایت عاجزی سے ادا کرنی چاہیئے۔	۹۴
حضورؐ کا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی اقتدا کرنا۔	〃
امام سے پہلے رکوع، سجدے	
میں جانا جائز نہیں۔	۹۵
نماز میں آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر	
نہ دیکھنا چاہیئے۔	۹۶
نماز میں ہاتھوں کا ہلانا جُلانا	
درست نہیں۔	〃
نماز میں صفیں برابر رکھنے کا حکم۔	۹۷

Marfat.com

عنوان	صفحہ
عالموں کو امام کے قریب کھڑا ہونا چاہیئے۔	۹۷
رکوع اور سجدے میں عورتوں کو مَردوں کے بعد سر اٹھانا چاہیئے۔	۹۸
عورت کو خوشبو لگا کر باہر نکلنے کی ممانعت۔	〃
اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو عورتیں جماعت میں شریک ہو سکتی ہیں	۹۹
امام کو لمبی قرأت نہ کرنی چاہیئے	〃
رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا پڑھنا چاہیئے۔	۱۰۰
رُکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے کی ممانعت۔	〃
رکوع اور سجدے میں کیا پڑھنا چاہیئے	۱۰۱
سجدے کی فضیلت اور اُس کی ترغیب۔	〃
اعضائے سجدہ کا ذکر۔	〃
نماز میں کپڑے اور بالوں کو سمیٹنے وغیرہ کی ممانعت۔	〃
سجدے میں ہتھیلیاں زمین پر رکھنا چاہیئے کُہنیاں نہیں۔	۱۰۲
میدان میں نماز پڑھنے کیلئے سُترہ (آڑ) کرنا چاہیئے۔	〃
نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت۔	۱۰۳
کالا کتا شیطان ہے۔	۱۰۴
اگر ایک ہی کپڑے میں بدن چھپ جائے تو نماز پڑھ سکتا ہے۔	〃
ایک کپڑے میں نماز پڑھتے وقت اس کا کچھ حصہ کندھے پر ڈال لینا چاہیئے۔	۱۰۴
کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو کیسے نماز پڑھے؟	〃
صلیب اور تصویر بنے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟	۱۰۵
نماز پڑھتے وقت دائیں طرف نہ تھوکنا چاہیئے۔	〃
مسجد میں تھوکنے کا کفّارہ۔	〃
قبر کو سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت	〃
مشرکین کی قبریں کھود کر مسجد بنانا درست ہے۔	〃
جب مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز پڑھے۔	۱۰۶
امام برحق کی اطاعت ضروری ہے	〃
حضورؐ کا حضرت سلیمانؑ کی دُعا کی وجہ سے شیطان کو چھوڑ دینا۔	〃
مسجد میں تقریر کرتے وقت ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر کسی بات کو سمجھانا درست ہے۔	〃
مساجد کے احکام	
حضور علیہ السلام کا کعبہ یمانیہ منہدم کرانا۔	۱۰۳
قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت	۱۰۴
قبروں کو مسجد بنانے اور ان پر مشرکانہ افعال کرنے کی ممانعت	〃
قبروں پر مسجد بنانا حرام ہے۔	۱۰۹
حضورؐ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔	〃
مسجد بنانے کی فضیلت اور ترغیب	〃
بشارت تعمیرِ مسجد	〃
نماز میں بات چیت کرنا درست نہیں	۱۱۰
نماز میں شیطان پر لعنت کرنا اور اس کے شر سے پناہ مانگنا درست ہے	۱۱۱
نماز میں کنکریاں ہٹانا یا زمین کو برابر کرنا مکروہ ہے۔	〃
مسجد میں تھوکنے کی ممانعت	〃
منقش کپڑے پہن کر نماز نہ پڑھنا چاہیئے۔	۱۱۲
ایسا لباس پہن کر نماز پڑھنا جس سے حضورِ قلب میں خلل آتا ہو، مکروہ ہے	〃
بھوک کی حالت میں پہلے کھانا کھانا اور پھر نماز پڑھنا چاہیئے۔	〃
بدبودار چیز جیسے پیاز لہسن وغیرہ کھا کر مسجد میں نہ جانا چاہیئے۔	〃
گم شدہ چیز مسجد میں تلاش کرنے کی ممانعت۔	۱۱۳
سجدۂ سہو کا بیان۔	۱۱۴
حدیث ذوالیدین کا ذکر جس میں حضورؐ کے سہو کا بیان ہے۔	〃
نماز میں شک ہو جائے کہ کتنی رکعتیں پڑھیں، تو اس کو کیا کرنا چاہیئے؟	〃
نماز کے بعد تسبیح فاطمہ کا پڑھنا۔	۱۱۵

Marfat.com

عنوان	صفحہ
نماز کے آخر میں عذابِ قبر سے پناہ مانگنا مستحب ہے۔	١١٦
نماز کے لئے اطمینان اور وقار کے ساتھ آنا چاہیئے۔	〃
نماز کے لئے کب صف بندی کرنی چاہیئے۔	١١٧
چند دُعائیں۔	〃
نماز ختم کرنے کے بعد کی دُعا۔	١١٨
نماز کے بعد کا ذکر۔	〃
نماز پنجگانہ کے اوقات کا بیان۔	١١٩
سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنا چاہیئے۔	١٢٠
عصر کی نماز چھوٹ جانے کا سخت گناہ ہے۔	〃
صلوٰۃِ وسطیٰ سے مُراد عصر کی نماز ہے	〃
نمازِ فجر اور عصر کی فضیلت۔	〃
کاتبانِ اعمال کا تبادلہ۔	١٢١
عشاء کی نماز میں تاخیر مستحب ہے۔	١٢٢
مستحب وقت ٹال کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔	١٢٣
نماز باجماعت کی فضیلت۔	〃
جُمعہ فرض ہونے کی دلیل۔	١٢٤
جماعت کی فضیلت اور نماز کے لئے انتظار کرنے کا ثواب۔	〃
نماز پنجگانہ سے گناہ مِٹ جاتے ہیں۔	١٢٦
بازاروں کے بارے میں حضورؐ کا ارشاد۔	١٢٧

عنوان	صفحہ
سب سے زیادہ کون امامت کا مستحق ہے؟	١٢٧
مراتبِ امامت کا بیان۔	〃
کفّار کے حق میں حضورؐ کا بددُعا فرمانا۔	١٢٨
قضا نماز جماعت سے فوت ہوئی تو جماعت سے قضا کرنا۔	〃
ابو قتادہؓ کے حق میں حضورؐ کی دعا	〃
حضورؐ کے معجزے۔	〃
حضورؐ کے دو معجزے، اوّل پانی کا جوش مارنا۔ دوسرے پیشین گوئی کے مطابق واقع ہونا۔	١٢٩
حضورؐ کا معجزہ ایک پیالہ پانی سے تیس ہزار کا لشکر سیراب ہونا۔	〃
نماز کے اوقات کا بیان	
ظہر کی نماز گرمی میں ٹھنڈے وقت پڑھنی چاہیئے۔	١٣٠
عصر کی نماز چھوڑ دینے کا گناہ۔	١٣١
اگر غروبِ آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت کا وقت بھی مل جائے تو نماز پوری کرنا ضروری ہے۔	١٣٢
عشاء اور فجر میں سُستی کرنا نفاق کی علامت ہے۔	〃
فجر کی نماز کی فضیلت۔	〃
جس کو نماز کی رکعت ملی اُسے نماز مِل گئی۔	〃

عنوان	صفحہ
عصر کی نماز کے بعد غروبِ آفتاب تک کوئی اور نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔	١٣٢
قضا نماز کے لئے بھی اذان دینا چاہیئے۔	〃
کھانے میں غیر کو شریک کرنا۔	١٣٣
وتر سب سے آخر میں پڑھنا۔	〃
اذان کا بیان	
مؤذن کی فضیلت۔	〃
صبح صادق کے بعد اذان کہنا۔	〃
نماز باجماعت کی فضیلت	١٣٤
نماز باجماعت کا ثواب تنہا نماز پڑھنے سے پچیس یا ستائیس درجہ زیادہ ہے۔	〃
دو اور دو سے زیادہ آدمی جماعت کا حکم رکھتے ہیں۔	١٣٥
صبح شام مسجد میں جانے کی فضیلت	〃
اقامت کے وقت صف میں کوئی اور نماز نہ پڑھنا چاہیئے۔	〃
اگر اقامتِ صلوٰۃ کے وقت کھانا سامنے آجائے تو کھا لینا چاہیئے۔	〃
اگر امام اچھی طرح نماز نہ پڑھے تو گناہ اسی کے سر ہے۔	١٣٦
جب کوئی تنہا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی نماز پڑھے۔	〃
مُکبّر بن کر امام کی تکبیر لوگوں کو سُنانا جائز ہے۔	〃
سُورۂ اخلاص سے محبت کی فضیلت۔	١٣٧

Marfat.com

عنوان	صفحہ
صف میں ملنے سے پہلے رکوع نہ کرنا چاہیئے	۱۳۷
کیا عورتیں نماز کے واسطے مسجد میں جا سکتی ہیں۔	״
عورت کو مسجد میں جانے کے لئے شوہر سے اجازت لینا چاہیئے	״
مسافر کی نماز کا بیان	۱۳۸
بارش کے دن اپنی قیام گاہ پر نماز پڑھنا جائز ہے۔	״
اقامت ہوتے وقت اور نماز پڑھنا درست نہیں	״
مسجد میں داخلہ کی دعا۔	۱۳۹
چاشت کی نماز کا بیان	״
نماز چاشت کو صلوٰۃ الاوّابین بھی کہتے ہیں۔	״
نماز چاشت کی فضیلت	״
فجر کی سنتوں کی فضیلت	״
فرضوں سے پہلے اور بعد کی سنتوں کی فضیلت	۱۴۰
سنن پنجگانہ کا ثواب	״
تہجد کی نماز کا بیان	״
وتر کی ایک رکعت اور تین رکعت بھی مروی ہیں۔	۱۴۱
شب میں حضورؐ کی نماز اور دعا کا ذکر	۱۴۲
تہجد کے وقت کی دعا۔	۱۴۳
نفل نماز گھر میں پڑھنا بہتر ہے	۱۴۴
تراویح کے سنت ہونیکا بیان اور شیعوں کے شبہ کا رد	״

عنوان	صفحہ
پابندی سے عمل کرنے کی فضیلت	۱۴۵
نوافل نشاط میں پڑھنے چاہئیں	״
اُکتائے ہوئے نہیں	״
اگر نماز میں اونگھنے لگے یا قرآن پڑھنے میں دل نہ لگے تو سو جانا چاہیئے۔	״
عذر کی حالت میں بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا جائز ہے۔	۱۴۶
اگر بیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکے تو کروٹ کے بل لیٹ کر نماز پڑھنی چاہیئے۔	״
پچھلی رات میں دعا کرنے اور نماز پڑھنے کی فضیلت	״
پچھلی رات دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔	״
نبی کا قلب ہمیشہ بیدار رہتا ہے	۱۴۷
رات کو اٹھکر تہجد پڑھنے کی فضیلت	״
بیداری شب کی دعا اور تہجد کی فضیلت	״
نفل کی دو دو رکعتیں ہیں	״
نماز استخارہ کی دعا	״
حضورؐ کا نماز میں تشریف لانا اور حضرت ابوبکرؓ کا پیچھے ہٹنا	۱۴۸
عبادت کی خاطر اپنی جان کو مصیبت میں نہ ڈالنا	״
مغرب سے قبل نماز پڑھنا	۱۴۹
فضائل قرآن	״

عنوان	صفحہ
قرآن کی نگہداشت کا حکم	۱۴۹
قرآن کا ہمیشہ دور کرنا چاہیئے کیونکہ اس کا بھول جانا سخت گناہ ہے۔	״
قرآن کی تلاوت اچھی آواز کے ساتھ کرنا چاہیئے۔	۱۵۰
قرآن کی تلاوت کے وقت آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہیں	״
حافظ قرآن کی فضیلت	۱۵۱
ماہر قرآن کی فضیلت اور اس شخص کا ثواب جو اٹک اٹک کر قرآن پڑھتا ہے	״
قرآن سننے کی فضیلت	۱۵۲
نماز میں قرآن پڑھنے کی فضیلت	״
قرآن پڑھنے کا ثواب اور سورۃ بقرہ کی فضیلت	۱۵۳
سورۃ کہف اور آیۃ الکرسی کی فضیلت	״
قل ہو اللہ احد پڑھنے کی فضیلت	۱۵۴
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنے کی فضیلت	״
قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی فضیلت	
قرآن سات قراتوں پر نازل ہوا ہے	۱۵۵
اُن اوقات کا بیان جن میں قرآن پڑھنا درست نہیں	۱۵۶
حضرت عمرو بن عبسہؓ کی بارگاہِ رسالت میں حاضری	״

Marfat.com

عنوان	صفحہ
فضائلِ وضو	۱۵۸
مغرب سے پہلے ۲ دو رکعت نماز پڑھنا	۱۵۹
سورۂ بقرہ کی فضیلت	″
قرآن کو اچھی آواز سے پڑھنا چاہیئے	″
حضورؐ کا عصر کے بعد ۲ دو رکعت نماز پڑھنا	″
بہتر شخص تو وہ ہی جو قرآن پڑھتا اور پڑھاتا ہے	۱۶۰
جمعہ کے احکام	″
نماز جمعہ سے پہلے نہانا، مسواک کرنا خوشبو لگانا مستحب ہے۔	″
جمعہ کی نماز کے واسطے مسجد میں جلد جانے کی فضیلت	″
اس وقت کا ذکر جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔	۱۶۱
جمعہ کے دن کی اور دنوں پر فضیلت کا ذکر	″
جمعہ کی فضیلت کو انسان کے ساتھ کیا خصوصیت ہے	″
حدیث اور انجیل کی رو سے اُمت مرحومہ کی عیسائیوں اور یہودیوں پر فضیلت	۱۶۲
جمعہ کی نماز کے واسطے فرشتوں کا نمازیوں کی آمد کو ترتیب وار لکھنا	″
نماز جمعہ کی فضیلت	۱۶۳
حضورؐ کا خطبہ	″
خطبہ نماز سے مختصر ہونا چاہیئے	۱۶۴

عنوان	صفحہ
جمعہ کی نماز کے بعد چار یا ۲ دو سنتیں پڑھنا چاہئیں	۱۶۵
نماز جمعہ کی تاکید اور اُس کے چھوڑنے پر سخت وعید	″
جو شخص خطبہ کے دوران میں مسجد میں آئے اسے ۲ دو رکعت نماز پڑھنی چاہیئے	″
جمعہ کے دن غسل کرنا	۱۶۶
جمعہ کے دن خوشبو لگانا	″
جمعہ کے دن تیل لگانا	″
منبر پر چڑھ کر خطبہ دینا	″
خطبہ میں حمد و ثنا کے بعد لفظ امّا بعد کہنا	۱۶۷
عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے احکام	″
چھوٹی بچیوں کا عید کے دن کھیلنا کودنا اور گانا بجانا	″
عید کے دن دف بجانا چھوٹی بچیوں کے ساتھ مخصوص ہے	″
ایام تشریق میں عبادت کرنے کی فضیلت	۱۶۸
ذی الحجہ کے پہلے عشرہ (دس دن) کی فضیلت	″
صلوٰۃ استسقاء (بارش کے واسطے نماز پڑھنے) کا بیان	″
حضورؐ کی دعا سے بارش ہونا۔	″

عنوان	صفحہ
حضورؐ کا آندھی اور بادل سے خوفزدہ ہو جانا	۱۶۹
آندھی چلنے کے وقت کی دعا	″
ارشاد نبویؐ: میری مدد پُروا ہوا سے کی گئی ہے اور قوم عاد کو پچھوا ہوا سے ہلاک کیا گیا ہے	″
خدا ہی جانتا ہے بارش کب ہوگی	۱۷۰
سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا	″
احکام جنائز	۱۷۱
موت کے وقت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کرنا	″
مُردے کے حق میں خیر کی دعا کرنا	″
مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا اور خیر کی دعا مانگنا چاہیئے۔	″
مرتے وقت مُردے کی آنکھیں بند کرنا چاہئیں	۱۷۲
عزیز کے مرنے پر صبر کرنا چاہیئے	″
سوگ منانے کیلئے بیٹھنا جائز نہیں	″
صبر شروع مصیبت کے وقت معتبر ہے	۱۷۳
عزیزوں کے رونے سے کیا میت پر عذاب ہوتا ہے؟	″
نسب پر فخر کرنا اور دوسروں کے نسب میں عیب نکالنا درست نہیں	″
زمانۂ جاہلیت کی رسوم ان چار باتوں میں ہے	″
میت کو تین بار یا پانچ بار غسل دینا اور آخر میں کافور ملنا مستحب ہے	″

Marfat.com

عنوان	صفحہ
غسل دینے میں دائیں جانب سے ابتدا کرنی چاہیئے۔	۱۷۴
کفن میں زیادہ کپڑے میسّر نہ آئیں تو ایک کپڑا بھی کفایت کرتا ہے	״
میّت کو اچھا کفن دینا چاہیئے	״
کفن دفن میں عجلت کرنی چاہیئے	״
مُردے کے بارے میں حضورؐ کا ارشاد	۱۷۵
جنازہ اور دفن میں شرکت کا ثواب	״
چالیس مسلمانوں کا نماز جنازہ پڑھنا میّت کی مغفرت کا سبب ہے	״
مسلمان میّت کی جیسی گواہی دیتے ہیں۔ ویسا ہی اس کا انجام ہوتا ہے	۱۷۶
حضورؐ کا معجزہ	״
نمازِ جنازہ کے لئے لوگوں کو بُلانا	۱۷۷
جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جانا بہتر ہے	״
اور بیٹھے رہنا جائز	״
جنازہ زمین پر رکھنے سے پہلے نہ بیٹھنا چاہیئے	״
میّت کے حق میں دُعا کرنا	״
جنازہ کی دُعا جو تمام مطالب کے لئے جامع ہے۔	״
قبروں پر بیٹھنا اور ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جائز نہیں	۱۷۸
یتیم کیساتھ سلوک اور احسان کرنا چاہیئے	״
مُردوں کے حق میں مغفرت کی دُعا مانگنا	״
مشرکین کے حق میں دعائے مغفرت کرنے کی ممانعت	۱۷۹
حضورؐ کا ارشاد "عزیزوں کے رونے سے میّت پر عذاب ہوتا ہے"	۱۸۰
میّت پر رونا پیٹنا جائز نہیں	״
یہودی کے جنازے کے لئے کھڑا ہونا۔	۱۸۱
مَردوں کو جنازہ اُٹھانا چاہیئے	״
مُردے کے دفن کے لئے قبر میں کس کو اترنا چاہیئے۔	״
شہدائے اُحد کے بارے میں حضورؐ کا ارشاد	״
حالتِ نزع سے پہلے کا ایمان معتبر ہے	۱۸۲
خودکشی کی سزا	״
منافقین پر نماز جنازہ پڑھنا اور مشرکین کے حق میں مغفرت کی دعا مانگنا کیسا ہے۔	״
لوگوں کا میّت کی تعریف کرنا	۱۸۳
جن کی اولاد بچپن میں مرگئی ان کے حق میں بشارت	״
جھوٹے کی سزا	״
بدکار، سود خوار، جھوٹے اور قرآن پر عمل نہ کرنے والے کی سزا	״
زکوٰۃ کے احکام	۱۸۵
غلام اور سواری کے گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں	״
حضورؐ کا ایک ارشاد	۱۸۶
جس کھیت کو دریا کا پانی دیا جائیگا اس میں عشر (دسواں حصہ) واجب ہے	״

عنوان	صفحہ
زکوٰۃ نہ دینے والوں کی سزا	۱۸۶
بخیلوں کی حماقت اور مسلمانوں کی خیر خواہی	۱۸۷
زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ	۱۸۸
صدقہ کی ترغیب اور دینے والے کو بشارت	۱۸۹
اہل وعیال پر خرچ کرنیکی فضیلت	״
پہلے اپنے نفس پر خرچ کرنا چاہیئے پھر اہل وعیال پر اسکے بعد عزیزوں پر	״
اہل وعیال پر خرچ کرنا جہاد میں خرچ کرنے غلام آزاد کرنے اور صدقہ دینے سے بھی زیادہ افضل ہے	۱۹۰
اہل وعیال کا نفقہ بھی صدقات میں داخل ہے بشرطیکہ فرض ادا کرنے کی نیت ہو	״
ہر نیک کام کو صدقہ کہا جاسکتا ہے	۱۹۱
لوگوں کی امداد کرنا بھی صدقہ میں شامل ہے۔	״
اللہ اکبر اور سبحان اللہ وغیرہ کہنے کی فضیلت	۱۹۲
حلال کمائی کی تاکید	״
قیامت کے قریب مال کی کثرت ہو جائے گی	۱۹۳
فرشتوں کی سخی کے لئے دعا اور بخیل کے لئے بد دعا	۱۹۴
صدقہ دینا چاہیئے چاہے وہ کھوڑا ہی ہو۔	״
قرب قیامت کی نشانی	۱۹۵

Marfat.com

عنوان	صفحہ
دودھ والا جانور صدقہ کرنیکی فضیلت	۱۹۵
سخی اور کنجوس کی مثال	۱۹۶
اگر صدقہ لاعلمی کی وجہ سے غیر مستحق کو پہنچ جائے تو بھی صدقہ دینے والے کا ثواب ضائع نہیں ہوتا	״
خزانچی اور بیوی کا صدقہ	۱۹۷
لوگوں سے چھپا کر صدقہ دینے کی فضیلت	״
ان سات آدمیوں کا تذکرہ جو قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے سائے تلے ہوں گے	۱۹۸
تندرستی میں جب جی مال جمع کرنے کے درپے ہو خیرات کرنا افضل ہے	״
بہترین صدقہ وہ ہے جو تندرستی میں دیا گیا	״
خیرات دینے والا لینے والے سے افضل ہے	۱۹۹
مال وغیرہ دینے میں اہل وعیال مقدم ہیں	״
مانگنے کھانے کی ممانعت	״
بلا ضرورت سوال کرنے کی سزا	״
کس کو سوال کرنا درست ہے۔	۲۰۰
بلا مانگے کوئی دیوے تو لینا جائز ہے	۲۰۱
دنیاوی لالچ کی مذمت	۲۰۳
قناعت کی فضیلت اور ترغیب	״
تہذیب واخلاق میں پہلے تکلیف اٹھانی پڑتی ہے لیکن تدریجاً یہ بات جاتی رہتی ہے اور پھر ایک ملکہ پیدا ہو جاتا ہے	״

عنوان	صفحہ
دنیا کی زیب وزینت اور کشائش سے دھوکا نہ کھانا چاہئے	۲۰۳
ضعیف الایمان لوگوں کی دلداری کے لئے خیرات کرنا	۲۰۴
خوارج کا بیان	۲۰۵
حضورؐ اور آپ کی آل اولاد پر زکوٰۃ لینا حرام تھا۔	۲۰۷
حضورؐ کو اور آپ کی آل اولاد کو ہدیہ لینا حلال تھا۔	۲۰۸
قبضہ بدل جانے سے حکم بھی بدل جاتا ہے۔	״
صدقہ دینے والے کو دُعا دینا	۲۰۹
محصّل زکوٰۃ کو خوش کرنا	״
زکوٰۃ کا واجب ہونا شریعت سے ثابت ہے	״
پاک کمائی سے صدقہ دینا	״
قیامت کے قریب مال کی کثرت	۲۱۰
لاعلمی میں باپ کا بیٹے کو زکوٰۃ دینا	״
سخاوت کی ترغیب اور سفارش	״
״ کا ثواب	״
״ زکوٰۃ کے ڈر سے اکٹھے مال کو	״
الگ الگ اور الگ الگ مال کو اکٹھا کرنا درست نہیں	۲۱۱
رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا	״
محصّل زکوٰۃ کا بارگاہِ رسالت میں شکایت کرنا	״
سوال کرنے سے بچنا چاہئے	۲۱۲
اُحد پہاڑ کی فضیلت	״

عنوان	صفحہ
رکاز (دفینہ) میں پانچواں حصہ دینا ضروری ہے۔	۲۱۳
روزے کے احکام	״
ماہ رمضان کی فضیلت	״
چاند دیکھ کر رمضان کے روزے رکھنا چاہئیں	״
حضورؐ کا ارشاد "مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور تیس دن کا بھی"	״
عید کے مہینے تیس دن کے ہوں یا انتیس دن کے ثواب میں کم نہیں ہوتے۔	۱۴
سحری کی تاکید اور فضیلت	״
روزہ کے افطار کا وقت	״
افطار کے بغیر روزہ پر روزہ رکھنے کی ممانعت	۱۵
روزہ میں صحبت کرنے کی ممانعت	۱۶
مسافر کو رمضان میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں جائز ہیں	۱۷
عاشورا کا روزہ رکھنا	״
محرم کی نویں دسویں تاریخ کا روزہ رکھنا	۱۸
عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے	״
تنہا جمعہ کا روزہ رکھنے کی ممانعت	״
ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت	״
حیض کی طرف سے قضا روزہ رکھنا	״

Marfat.com

عنوان	صفحہ
صدقہ کا ثواب	۲۲۰
اگر روزہ دار کو کھانے کے لئے بلائیں تو کہہ دے میرا روزہ ہے	〃
روزوں کی فضیلت	〃
جہاد اور حج میں روزہ رکھنے کی فضیلت	۲۲۱
رمضان کے روزوں کے علاوہ حضورؐ کے دوسرے روزوں کا بیان	〃
ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت	〃
عبادت میں پابندی کرنی چاہئے	〃
مہینے میں تین روزے رکھنا مستحب ہے	۲۲۲
محرم کے روزوں کی فضیلت	〃
شش عید کے روزے رکھنا	۲۲۳
شب قدر کی فضیلت اور اسکی جستجو کا اہتمام	〃
روزے داروں کے لئے جنت میں ریّان کا وعدہ	۲۲۵
ثواب سمجھ کر بحالتِ ایمان رمضان کے روزے رکھنے کی فضیلت	〃
شب قدر میں عبادت کرنے کا ثواب	〃
جو کوئی رمضان میں جھوٹ اور لغو کام نہ چھوڑے اس کا روزہ قبول نہیں	〃
رمضان میں ایک دو دن پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت	〃
بھولے چوکے کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا	۲۲۶
سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں جائز ہیں	۲۲۶
میّت کے قضا روزوں کا بیان	〃
افطار میں جلدی کرنا افضل ہے	〃
وصال کا روزہ سحری تک رکھ سکتا ہے۔	〃
نفلی روزہ ہو تو بھی دعوت میں افطار کرنا ضروری نہیں	۲۲۷
پیغمبر معصوم ہیں	〃
حج کے احکام	۲۲۷
محرم کے لباس وغیرہ کا ذکر	〃
ان مقامات کا بیان جہاں سے احرام باندھنا پڑتا ہے۔	۲۲۸
حج میں اللھم لبیک کہنے کا وقت اور طریقہ	۲۲۹
محرم کو خشکی کے شکار کا گوشت کھانا جائز نہیں۔	〃
ان جانوروں کا ذکر جن کو ہر جگہ اور ہر حال میں قتل کرنا جائز ہے	〃
پانچ قسم کے موذی جانوروں کے قتل کا حکم	〃
محرم کے سر میں جوئیں پڑ جائیں تو سر منڈانا جائز ہے۔	۲۳۰
محرم کو کفنانے کا طریقہ	〃
احرام کی حالت میں کوئی عذر پیش آجائے تو احرام سے نکلنے کی اجازت	۲۳۱
حضورؐ حج میں قارن تھے	۲۳۱
عورت کو سوائے طوافِ کعبہ حیض کی حالت میں حج کے سب کام درست ہیں	〃
حضورؐ کے حجۃ الوداع کا واقعہ	۲۳۲
حجۃ الوداع میں عام نصیحت کی باتیں	〃
زمزم کی سبیل پر حضورؐ کا ایک ارشاد	۲۳۳
فتح مکہ پر حضور کا اظہار تشکر	〃
اقسام حج میں سے افراد اور قران کا بیان	۲۳۴
عمرہ کا احرام طواف پر ختم نہیں ہوتا سعی بھی ضروری ہے۔	〃
حضورؐ کی حضرت عیسیٰؑ کے حج اور عمرہ کی پیشینگوئی	〃
رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت	〃
اونٹ پر بیٹھ کر طواف کرنا جائز ہے	۲۳۵
حضورؐ کا عرفات سے مزدلفہ تشریف لے جانا۔	〃
حضورؐ کا قول اور فعل حجت ہے	〃
سر منڈانا بال کتروانے سے افضل ہے۔	〃
کنکریاں سات سات مارنی چاہئیں	۲۳۶
وادیٔ محصب میں قیام	〃
حاجیوں کو پانی پلانا	۲۳۷
قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا۔	〃
قربانی کا جانور راستہ میں تھک جائے اور نہ چل سکے تو کیا کرے	۲۳۸

Marfat.com

عنوان	صفحہ
عمر میں ایک بار حج کرنا فرض ہے	۲۳۸
عورت کو بغیر محرم کے سفر حج کی ممانعت	〃
طواف رخصت واجب ہے مگر حائضہ کے واسطے نہیں	〃
کعبہ کو ڈھاکر از سر نو تعمیر کا بیان	۲۳۹
حضور کا جنگ احد کے موقع پر ارشاد	〃
سفر حج کے وقت دعا کرنی چاہیئے	〃
سفر سے واپسی کی دعا	۲۴۰
برہنہ آدمی کو کعبہ کا طواف اور مشرک کو حج کرنے کی ممانعت	〃
عرفہ کے دن کی فضیلت	〃
حج اور عمرہ کی فضیلت	۲۴۱
مقبول حج کی جزا بہشت ہے	〃
بلا ضرورت مکہ میں ہتھیار اٹھانا جائز نہیں	〃
حضورؐ کا باوجود قدرت انتقام نہ لینا۔	〃
مکہ کے مکانات کی وراثت کا بیان	〃
مدینہ کی فضیلت اور حضور کی دعا کی برکت	〃
مدینہ میں رہنے کی ترغیب اور مصیبتوں پر صبر کرنے کی تلقین	۲۴۳
فتح ممالک کے وقت بھی مدینہ میں رہنا بہتر ہے۔	۲۴۴
مدینہ میں دجال اور طاعون نہیں آئے گا۔	〃

عنوان	صفحہ
مدینہ بھٹی کی طرح گناہوں کے میل کچیل کو نکالکر باہر پھینک دیتا ہے۔	۲۴۴
مدینہ والوں کو اذیت پہنچانا درست نہیں	۲۴۵
مدینہ میں خوبی ہونے کے باوجود مدینہ کو چھوڑ جانے کی ممانعت	〃
مدینہ کو طابہ اور طیبہ کہا جاتا ہے	〃
حضورؐ کی قبر اور منبر کے درمیانی مقام کی فضیلت	۲۴۶
جنگ تبوک سے واپسی پر حضورؐ کا ارشاد	〃
مسجد نبوی اور مکہ معظمہ کی فضیلت	〃
ختم نبوت کی دلیل	〃
تین مسجدوں کی فضیلت	۲۴۷
مقبول حج کی فضیلت	〃
حضور کا ارشاد، وادئ عتیق بڑی مبارک ہے۔	〃
عہد نبوی میں صحابہ کا حضورؐ کی طرح احرام باندھنا	۲۴۸
حضور کی ایک پیشینگوئی	〃
(نعوذ باللہ) کعبہ کو منہدم کرنا	〃
کعبہ میں مشرکین کے مشرکانہ افعال کا بیان	〃
قاسم کی ساچق اور غوث پاک کی مہندی وغیرہ لگانا ناجائز ہے	〃
مزدلفہ میں فجر کی نماز کس وقت ادا کرنی چاہیئے	۲۴۹

عنوان	صفحہ
احرام باندھتے وقت سر کے بال گوند سے چپکانا جائز ہے	۲۴۹
میت کی طرف سے حج کرنا اور میت کی نذر کو پورا کرنا درست ہے	〃
حرم مدینہ کا بیان	۲۵۰
اخیر زمانہ میں ایمان مدینہ کی طرف سمٹ کر آجائے گا	〃
مدینہ والوں کے ساتھ فریب کاری سخت گناہ ہے	〃
مدینہ میں دجال داخل نہ ہوگا	〃
مدینہ کے حق میں حضور کی دعا۔	۲۵۱
شادی بیاہ کے احکام	۲۵۱
جو شخص نکاح کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کرنا مستحب ہے	〃
کسی عورت کو دیکھ کر مرد کے دل میں خواہش پیدا ہو تو اپنی بیوی سے ہم بستری کرے۔	۲۵۲
نکاح متعہ حرام ہے	〃
متعہ کی تحقیق اور شبہات کا جواب	۲۵۳
بھتیجی اور پھوپھی کو بھانجی اور خالہ کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا جائز نہیں۔	〃
بحالت احرام محرم کو نکاح کرنا درست نہیں	۲۵۴
کسی کی منگنی پر منگنی کرنے کی ممانعت	〃
مسلمان مسلمان کا بھائی ہے	〃

39376

Marfat.com

عنوان	صفحہ
نکاح شغار (بلا مہر آپس میں کرنے) کی ممانعت	۲۵۴
کنواری اور بیوہ سے بغیر اجازت لئے نکاح کرنا درست نہیں	〃
کنواری کی خاموشی بھی اجازت ہے لیکن بیوہ کی زبانی اجازت ضروری ہے	۲۵۵
منگنی سے پہلے عورت کا چہرہ مہر دیکھنا جائز ہے۔	〃
تنگدستی میں زیادہ مہر باندھنا مکروہ ہے۔	〃
مہر کا بیان	۲۵۶
تعلیم قرآن کے عوض نکاح کرنا	〃
ولیمہ کرنے کی تاکید	〃
ولیمہ کی دعوت قبول کرنا چاہیے	۲۵۷
ولیمہ وغیرہ کی دعوت کے مسائل	〃
تین طلاقوں کے بعد پھر پچھلے خاوند سے نکاح کرنا درست نہیں	۲۵۸
ہمبستری کے وقت کی دعا	〃
شوہر اپنی بیوی کو ہمبستری کے لئے بلائے تو انکار نہ کرنا چاہیے	〃
عورت کو شوہر کا راز افشا کرنے کی ممانعت	۲۵۹
عزل (ہمبستری کے وقت منی باہر ٹپکانا) کی ممانعت	〃
گرفتار شدہ لونڈی اگر حاملہ ہو تو بغیر وضع حمل صحبت کی ممانعت	۲۶۰
دودھ پلانے والی عورت سے شوہر صحبت کر سکتا ہے۔	〃
دو سال کے بعد دودھ پینا معتبر نہیں	۲۶۱
دودھ پلانے والی عورت کی گواہی کا حکم	〃
جو رشتے نکاح سے حرام ہوتے ہیں وہی رشتے دودھ سے حرام ہوتے ہیں	〃
حرمت کا سبب نسبی تعلق ہے	۲۶۲
نکاح نہ کرنے اور خصی ہونے کی ممانعت	〃
عورت کو حق ہے کہ وہ چاہے تو اپنا نفس کسی کو بخش دے	〃
نصرانیوں کے اس شبہ کا رد کہ حضورؐ کی بہت سی بیبیاں تھیں	〃
حضور کا ارشاد ان من البیانِ لسحرًا	۲۶۳
شادی میں خوشی منانا چاہیے	〃
سری پائے کھلانے کی دعوت جائز ہے۔	〃
غیرت کا بیان	۲۶۴
اگر کوئی عورت کسی عورت کے پاس آئے تو اس کا نقشہ اپنے شوہر سے نہ بیان کرے	〃
مرد کا یہ کہنا کہ میں آج رات اپنی تمام عورتوں سے صحبت کروں گا۔	〃
اگر سفر میں طویل مدت گزر چکی ہو تو رات میں اچانک گھر نہ آنا چاہیے	۲۶۵
مرد کا بیماری کے ایام دوسری بیوی کے پاس گزارنا درست ہے	۲۶۵
حضرت عائشہؓ کے ساتھ حضرتؐ کی محبت کا ذکر	〃
نفقہ کے احکام	۲۶۵
عورت کو اپنے شوہر کی کمائی سے خرچ کرنے کا ثواب	〃
رضاعت کے احکام	۲۶۶
جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہی رشتے دودھ سے حرام ہوتے ہیں۔	〃
ایک دو چسکی لینے سے دودھ کا رشتہ ثابت نہیں ہو جاتا	۲۶۷
بڑے آدمی کو دودھ پلانا	〃
لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر وہ پیدا ہو	۲۶۸
پہلی رات کے بعد بیوہ اور کنواری کے پاس کتنی مدت رہنا چاہیے	〃
دیندار عورت سے نکاح کرنا مستحب ہے۔	〃
حضرت جابرؓ سے حضورؐ کا ارشاد	۲۶۹
عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت	〃
عورتوں کے ساتھ برتاؤ کرنے کا طریقہ	〃
حضورؐ کا ارشاد "عورت دنیا کی بہترین متاع ہے"	۲۷۰

Marfat.com

عنوان	صفحہ
عورتوں کی خیانت کا ذکر	۲۷۰
چُپ رہنا چاہئے ورنہ بہتر بات کہنی چاہئے۔	۲۷۱
طلاق کے احکام	۲۷۱
عورت کو حیض میں طلاق دینے کی ممانعت	״
شوہر کے اپنی بیوی کو اختیار دینے سے جب تک طلاق کی نیت نہیں طلاق نہیں ہوئی	״
جس عورت کو بائن طلاق دی جائے اس کے لئے نفقہ ضروری نہیں	۲۷۳
صلاح دینے میں کسی کا عیب بیان کرنا درست ہے	״
مطلقہ بائن اور بیوہ کو زبانہ عدت میں دن کو باہر نکلنا جائز ہے	۲۷۴
عدت والی عورت کے سوا کسی اور کو تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی اجازت نہیں	״
سوگ منانا حرام ہے	״
نعمان بن ابی الجون کی بیٹی سے حضور کا ارشاد	״
خلع کا بیان	۲۷۵
حضورؐ کا حضرت بریرہؓ سے ان کے سابق شوہر کے بارے میں نکاح کی سفارش فرمانا	״
حضورؐ کا ایک ارشاد	۲۷۵
بیوہ عورت کو چار مہینے دس دن سوگ کرنا چاہئے	۲۷۶
لعان کے احکام	۲۷۶
لعان کا طریقہ اور اسکے مسائل	״
عتق کے احکام	۲۷۷
لونڈی اور غلام کے مال کا وارث وہ جو انہیں آزاد کرے	״
آزاد کرنے کی فضیلت	۲۷۸
باپ کو آزاد کرنے کی فضیلت	״
حضورؐ کا ایک معجزہ	״
امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہے۔	״
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور کا ارشاد	۲۷۹
غلام کو آقا کے لئے رب وغیرہ کے الفاظ استعمال کرنے کی ممانعت	״
اگر کسی وجہ سے غلام کو مارنا پڑے تو منہ پر نہ مارنا چاہئے	״
بیع کے احکام	۲۸۰
کسی کی بیع پر بیع کرنا جائز نہیں	۲۸۰
دیہاتی سے ناج کی کھیپ شہر سے باہر جاکر خریدنے کی ممانعت	״

عنوان	صفحہ
شہری کو دیہاتی کا مال (دلال بنکر) بیچنا جائز نہیں	۲۸۰
کسی چیز پر قبضہ کرنے سے پہلے اس کو فروخت کرنا جائز نہیں	۲۸۱
درختوں پر لگے ہوئے پھل بیچنے کا کیا حکم ہے	״
زمین کو بٹائی پر دینا جائز ہے	۲۸۲
پھل گدر ہونے سے پہلے مول لینا اور بیچنا درست نہیں	״
اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور خود کمانا افضل ہے	״
بیچتے وقت عیب دار چیز کے عیب کو بتا دینا چاہئے	۲۸۳
خیار مجلس کا بیان اور بکری کی چیز کے عیب و ہنر کو سچ سچ بتانے پر برکت کی دعا	״
حضور کی پیشینگوئی	۲۸۴
حرام مال کا بکثرت پھیل جانا	״
ناپ تول کر خرید و فروخت کرنا جائز ہے۔	״
بیع مصراۃ کا بیان	״
چاندی کو چاندی کے عوض برابر برابر بیچنا جائز ہے	۲۸۵
حضور کا ارشاد "اَلرِّبٰوا فِی النَّسِیْئَۃِ"	״
شفعہ کا بیان	۲۸۶
شراب کی تجارت جائز نہیں	״
بت اور مردہ جانوروں کی بیع جائز نہیں	״

Marfat.com

عنوان	صفحہ
بیع سلم جائز ہے	۲۸۶
اجارہ (مزدوری) کے احکام	۲۸۷
اجارہ پر بکریاں چرانا جائز ہے	״
مزدور کو مزدوری نہ دینا بہت بڑا گناہ ہے۔	״
ضمانت کے احکام	۲۸۸
خدا کی ضمانت پر قرض دینا اور قرض ادا کرنے کے لئے مدّت مقرر کرنا جائز ہے۔	״
وکالت کے احکام	۲۸۹
ایک جنس کو دوسری جنس کے بدلے بیچنے میں سود نہیں رہتا	״
حضورؐ کا حضرت ابوہریرہؓ سے فرمانا مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَۃَ	۲۹۰
ایک صاع کھجور کو دو صاع کھجور کے عوض بیچنا درست نہیں۔	״
ایک ہی جنس کی چیزوں کا تبادلہ کمی اور بیشی کے ساتھ کرنا سود ہے اگر جنس ایک نہ ہو تو پھر سود نہیں	״
قرض دینے والے کو تقاضے کا حق ہے۔	۲۹۱

عنوان	صفحہ
جنگ حنین میں حضورؐ کا صحابہؓ سے مال غنیمت دلوانا	۲۹۱
قرض لینے دینے کے احکام	۲۹۲
اگر کوئی شخص قرض کے ادا کرنے کی نیت رکھتا ہو تو اللہ تعالےٰ ادا کرا دیتا ہے۔	״
خیرات کی ترغیب	״
قرض اچھے طریقے سے ادا کرنا بہتر ہے۔	״
حضورؐ کا معجزہ	۲۹۳
حضرت جابرؓ کا قرضہ ادا ہو جانا اور کھجوروں کا کم نہ ہونا	״
قرض سے پناہ مانگنا مسنون ہے	״
جب کوئی اپنا مال کسی مفلس کے پاس لائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔	״
ادائیگی حقوق کی تاکید	۲۹۴
مخاصمت کا بیان	۲۹۴
بیجا اختلاف کرنا بربادی کا سبب ہے۔	״
صُلح کے احکام	۲۹۵
دیت (خوں بہا) کے بارے میں صلح کرنا	״

عنوان	صفحہ
شرکت طعام کے احکام	۲۹۵
بُرائی سے روکتے رہنا ضروری ہے۔	״
بُرائی سے روکتے رہنا ضروری ہے ورنہ پرہیزگار اور گنہگار دونوں	״
عذاب الٰہی میں شریک اور گرفتار ہوتے ہیں۔	״
غلّہ وغیرہ میں شرکت کا بیان	۲۹۶
رہن کا بیان	۲۹۶
رہن کے جانور پر سوار ہونے اور دودھ دوہنے کا کیا حکم ہے؟	״
شرط کرنے کے احکام	۲۹۷
نکاح کے وقت مہر میں شرطیں کرنا درست ہے۔	״
حربی کافروں سے جنگ یا صلح کے شرائط	״
کافر کی رفاقت اور نوکری میں دغا کرنا جائز نہیں	۳۰۰
شہادت کے احکام	۳۰۱
حضورؐ کا حضرت خزیمہؓ سے ارشاد	״
تہجد کی ترغیب	״
مدح کا طریقہ	״

Marfat.com

عنوان	صفحہ
تعریف کی مذمت اور اسکا طریقہ	۳۰۱
خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھانا جائز نہیں	۳۰۲
مزارعت اور مساقات کے احکام	۳۰۲
درخت لگانے اور کاشت کرنے کی فضیلت	″
حضرت فاروق اعظمؓ کا یہودیوں کو خیبر سے جلا وطن کرنا	″
زنانیہ عورت کی اجرت (کمائی) ناجائز ہے۔	۳۰۵
ابتدا میں کتوں کے مار ڈالنے کی اجازت دینا اور پھر ممانعت فرمانا۔	″
گھر میں جو کسی کے لئے کتا پالنا درست ہے۔	″
شراب کو خریدنا اور بیچنا دونوں ناجائز ہیں	″
شراب کی حرمت کا بیان	۳۰۶
سود کا بیان	″
بیاج اور سود کی حقیقت	۳۰۷
حلال کو اختیار کرنا چاہئے اور مشتبہ کو چھوڑ دینا چاہئے	″
تقویٰ کی تحقیق	۳۰۸
اونٹ بیچنا اور سواری وغیرہ کی شرط کر لینا کیا درست ہے؟	″
گرانی کے زمانے میں غلہ بند کر کے رکھنا درست نہیں	۳۰۹
خرید و فروخت میں قسم کھانے کی ممانعت	۳۰۹
حق شفعہ کا بیان	۳۱۰
ہمسایہ کو دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ روکنا چاہئے	″
ظلم سے کسی کی زمین دبا لینا جائز نہیں	″
مظالم اور قصاص کا بیان	۳۱۰
ظلم بڑا گناہ ہے اور ظالم مستحق لعنت	″
مسلمانوں پر خدا کی رحمت کا ذکر اور کافروں اور منافقوں کی رسوائی کا بیان	۳۱۱
مظلوم کی بددعا سے بچنا چاہئے	″
ظلم سے کسی کی زمین دبانا بڑے گناہ کی بات ہے۔	″
اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ کا بیان	″
مہمانداری کرنا مستحب ہے۔	″
مسلمان کی حاجت روائی کرنا بڑا ثواب ہے	۳۱۲
آمد و رفت کے لئے محلہ میں گلی کا راستہ چھوڑنے کی مقدار کا ذکر	″
مردہ زمین کو آباد کرنے کا حکم کیا ہے؟	″
حضورؐ کا بیر رومہ خریدنے کی ترغیب دلانا	″
حضرت عثمانؓ کو جنت کی خوشخبری	۳۱۲
کھیت والے کو ضرورت سے زیادہ پانی روکنے کی ممانعت	۳۱۳
پانی پلانے کی فضیلت	″
میراث اور وراثت کے احکام	۳۱۴
کلالہ کی میراث کا بیان	″
ذوی الفروض کو ان کی میراث دینا چاہئے۔	″
فرض ادا کرنے کی تاکید	″
بدگمانی سے احتراز کرنا چاہئے	۳۱۵
ہر قوم کا آزاد کردہ غلام انہی میں سے شمار ہوتا ہے۔	″
مسلمان اور کافر کے درمیان وراثت نہیں	″
دو عورتیں کسی بچہ کے متعلق دعویٰ کریں تو فیصلہ کس طرح ہو	″
ہبہ کے احکام	۳۱۶
اپنی صدقہ کی ہوئی چیز خریدنے کی ممانعت	″
اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو زیادہ دینا بہتر نہیں	″
عمریٰ کا بیان	۳۱۷
کسی کے عطیہ کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے	″
اپنے دوست کو ہدیہ بھیجنے کے لئے ان کی بعض بیویوں کی باری کا انتظار کرنا بُرا نہیں	″

Marfat.com

عنوان	صفحہ
ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینا بہتر نہیں	۳۱۸
خویش پروری آزاد کرنے سے بھی زیادہ افضل ہے	〃
کسی عذر کی وجہ سے ہدیہ قبول نہ کرنا بھی درست ہے	۳۱۹
اپنی اولاد کو برابر برابر ہدیہ دینا چاہئے	〃
دودھ پینے والے جانور دینے کی فضیلت	〃
وصیت کے احکام	۳۲۰
حضورؐ کا حضرت سعدؓ کی صحت کے لئے دعا فرمانا	〃
ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت نہ کرنا چاہئے	〃
اولاد کے لئے مال چھوڑنے کی تاکید اور ایک تہائی حصہ سے زیادہ خیرات کرنے کی ممانعت	〃
حضورؐ کی پیشینگوئی اور مہاجرین کے حق میں دعا	
مرنے کے بعد کس کس چیز کا ثواب ملتا ہے	۳۲۱
تین چیزوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی پہنچتا رہتا ہے	〃
مؤمن کی زندگی میں ہر طرح سے بہتری ہے	۳۲۲

عنوان	صفحہ
یمین اور نذر کے احکام	۳۲۲
نذر فیصلۂ خداوندی کو نہیں ٹالتی	〃
کعبہ تک پیدل جانیکی نذر کرنا جائز ہے۔	〃
قدرت نہ ہونے کی صورت میں نذر کا پورا کرنا بھی ضروری نہیں۔	〃
نذر کا کفّارہ وہی ہے جو قسم کا کفّارہ ہے۔	۳۲۳
خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھانا درست نہیں	〃
نیک کام نہ کرنے پر قسم کھا بیٹھے تو توڑ دینا چاہئے۔	〃
قسم کا اعتبار قسم کھلانے والے کی نیت پر ہے۔	۳۲۴
قسم پر قائم رہنا چاہئے	〃
شرکت کے غلام کی آزادی کا حکم	〃
عبادت گزار اور فرمانبردار غلام دوہرے ثواب کا مستحق ہے۔	۳۲۵
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ کی تشریح	۳۲۶
بوتہ سے زیادہ غلام سے کام لینا درست نہیں	〃
غلام کو حد سے زیادہ مارنے کا انجام دوزخ ہے۔	〃
حضورؐ کی بردباری اور سخاوت کا ذکر	〃

عنوان	صفحہ
حضورؐ کن الفاظ سے قسم کھایا کرتے تھے	۳۲۷
حضورؐ سے محبت رکھنا فرض ہے اور آپ سے محبت رکھنے کی نشانی	〃
روم اور ایران کی فتح کی پیشینگوئی	〃
اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کی قسم کھانا	۳۲۸
اللہ کو بیچ میں ڈال کر جھوٹی قسم کھانا سخت گناہ ہے	〃
جھوٹی قسم کی سزا	〃
جان کر جھوٹی قسم کھانا روا نہیں	〃
بڑے بڑے سترہ گناہوں کا ذکر	〃
اپنے اختیار سے باہر چیز کی قسم کھانا کیسا ہے؟	۳۲۹
جن نذروں کی ممانعت ہے ان سے باز رہنا چاہئے	〃
عبادت کی نذر پوری کرنی چاہئے معصیت کی نہیں	〃
دیت (خونبہا) وغیرہ کے احکام	۳۲۹
حضورؐ کا قبیلہ ربیعہ اور عکل کے لوگوں کو سزا دینا	〃
مسلمان کو کن کن وجوہ سے قتل کرنا چاہئے	۳۳۰
مسلمان کو صرف تین صورتوں میں قتل کرنا جائز ہے	〃
ناحق قتل کا گناہ قاتل اول کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے	〃

Marfat.com

عنوان	صفحہ
آخرت میں سب سے پہلے خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔	۳۳۰
انسان جب تک خون نہیں کرتا	۳۳۱
دین کی امان میں ہے	
خدا کے نزدیک سب سے زیادہ دشمن کون لوگ ہیں	״
حضورؐ کے مرض الموت کا واقعہ	۳۳۲
اگر کوئی کسی کے کاٹے اور کاٹنے میں دانت جھڑ جائیں تو خونبہا نہیں۔	״
انگلیاں کاٹنے کی دیت	״
مرتد کی سزا۔	״
خارجیوں کا ذکر	۳۳۳
اکراہ کے احکام	۳۳۳
حضورؐ کا ارشاد اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا	״
حیلوں کا بیان	۳۳۴
خرید و فروخت میں جعل سازی کی ممانعت	״
ہبہ اور شفعہ میں حیلہ کرنا	״
قضا (فیصلہ) کے احکام	۳۳۴
اگر مدعی ثبوت پیش نہ کر سکے	״
تو مدعا علیہ سے حلف لیا جائے	״
گواہوں کے طلب کرنے کا قاعدہ	״

عنوان	صفحہ
حاکم کا حکم حقیقت کو نہیں بدلتا	۳۳۵
ہندہؓ حضرت سفیانؓ کی بیوی کا واقعہ	״
بلا ضرورت سوالات کرنے کی ممانعت	۳۳۶
حاکم کی اجتہادی غلطی قابلِ معافی اور قابلِ اجر ہے	״
اجتہاد کی حقیقت اور مذاہب اربعہ کی وجہ حصر	״
حاکم کو غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنے کی ممانعت	۳۳۷
مذہب میں نت نئی باتیں کرنے کی ممانعت	״
بدعت کی حقیقت اور بعض بدعتوں کا ذکر	״
بہترین گواہوں کا ذکر	۳۳۸
نیک نیتی اور دیانت کا بیان	״
لقطہ کے احکام	۳۳۹
مالک کی اجازت کے بغیر جانور کا دودھ دوہنا درست نہیں	۳۴۰
مہمان نوازی	״
ضرورت سے زیادہ چیز ضرورتمند سے نہ روکے	״
اہلِ مکہ کی اٹھائی چیز کس طرح پہنچائی جائے	״
راستہ میں پڑی چیز اٹھا سکتا ہے یا نہیں	۳۴۱

عنوان	صفحہ
حدود کا بیان	۳۴۱
چوری کی اس مقدار کا بیان	״
جس پر ہاتھ کاٹنا روا ہے	״
سزا میں سفارش کرنے کی ممانعت	۳۴۲
مجرموں کی حمایت پچھلی امتوں کی ہلاکت کا سبب تھی	״
زانی کی سزا کا بیان	״
غلاموں پر حدود جاری کرنے کا حکم	۳۴۵
تعزیر میں کوڑوں کی تعداد کا بیان	״
جس پر حد قائم ہو اُسے بُرا بھلا کہنے کی ممانعت	۳۴۶
حضورؐ کی تعریف میں حد سے زیادہ بڑھنے کی ممانعت	״
آقاؤں کا غلاموں پر زنا کی تہمت لگانے کا بیان	״
جہاد کے احکام	۳۴۷
امیرانِ لشکر کو حضورؐ کی ہدایات	״
عہد شکن کی آخرت میں رسوائی	۳۴۸
جنگ داؤ گھات کا نام ہے	۳۴۹
دشمن سے مقابلہ کرنے کی تمنا نہ کرنی چاہیئے	״
جنگ خندق میں حضورؐ کا مشرکین کے حق میں بددعا فرمانا	״

Marfat.com

عنوان	صفحہ
مالِ غنیمت خاص اس امت کے لئے حلال کیا گیا ہے۔	۳۴۹
غنیمت کے مال میں بغیر تقسیم کوئی چیز لینا درست نہیں	۳۵۰
مقتول سے چھینے ہوئے مال کا قاتل حقدار ہے۔	۳۵۱
ابوجہل کے قاتلوں کا ذکر	۳۵۲
قیدیوں کے بدلہ مسلمانوں کی رہائی کرنا	″
فَیٔ کا حکم	″
حضورؐ کی کوئی میراث نہیں اور اسی کے ضمن میں فدک کا واقعہ	۳۵۳
جنگ بدر میں اسیرانِ جنگ کی فدیہ پر رہائی	″
بدر کے قیدیوں سے فدیہ لے کر چھوڑنے پر حضورؐ کا گریہ فرمانا اور خود اپنی رائے اور اجتہاد پر عمل کرنا۔	″
جنگ بدر میں حضورؐ کا بارگاہِ الٰہی میں دعا فرمانا	۳۵۴
قیدیوں کے احکام	″
یہودیوں کا حجاز سے نکالا جانا	۳۵۵
حضورؐ کا حضرت حذیفہؓ سے ارشاد یا نُوْمَانُ	۳۵۶
حضورؐ کا روم کے بادشاہ ہرقل کے نام خط اور اس کا تفصیلی بیان	″
جنگ حنین کا ذکر	۳۵۹
جنگ بدر	۳۵۹
فتح مکہ	۳۶۰
صلح حدیبیہ کا واقعہ	۳۶۱
عہد کا پورا کرنا ضروری ہے	۳۶۲
جنگ احزاب	″
جنگ اُحد	۳۶۳
جو حضورؐ کے ہاتھ سے قتل ہو جائے اس پر خدا کا سخت غضب ہوتا ہے۔	″
حضورؐ کو کافروں سے کیسی کیسی تکلیفیں پہنچیں	″
حضورؐ کا کفار کی ایذا رسانی پر صبر فرمانا اور باوجود اجازت خداوندی ان کے حق میں بددعا نہ کرنا۔	″
کعب بن اشرف سردار یہود کا قتل	۳۶۶
حضورؐ کا جنگ خیبر میں وَاللّٰہِ لَوْلَا اللّٰہُ مَا اھْتَدَیْنَا وغیرہ پڑھنا	″
جنگ ذی قرد	″
جنگ ذی قرد سے واپسی پر حضورؐ کا ابوقتادہ کی تعریف فرمانا	۳۶۷
اپنے آپ پر دوسرے کو مقدم رکھنا	″
عورتوں کا مردوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہونا	″
بلاضرورت جہاد میں کافروں سے مدد لینے کی ممانعت	″
عورتوں کے لئے مقبول حج	۳۶۸
جہاد کے برابر ہے	″
جہاد کی فضیلت	″
جہاد کا ثواب	″
حضورؐ کا حضرت ام حارث سے ارشاد "تمہارا لڑکا تو جنّت الفردوس میں ہے"	″
حضورؐ کا ایک خواب	″
راہِ خدا میں قدموں کا گرد آلود ہونا	۳۶۹
حضورؐ کی سخاوت کا بیان	″
سچّی نیت کا ثواب	″
اللہ کی راہ میں مال و دولت خرچ کرنے کا ثواب	۳۷۰
خیرات کی فضیلت اور حضرت صدیق اکبرؓ کے حق میں بشارت	″
جہاد کے موقعہ پر سامان وغیرہ کی چوکیداری کرنا	″
گمنام غازی کی فضیلت جو اپنے امیر کی اطاعت میں مصروف ہے اور حریص کی مذمت	″
سفر میں خدمت کرنے کا ثواب	″
اللہ کی راہ میں ایک دن پاسبانی کرنے کی فضیلت	۳۷۱
امیروں کو رزق غریبوں کے سبب سے ملتا ہے۔	″
تیراندازی کی ترغیب دلانا	″
یہودیوں سے جنگ کی پیشین گوئی	۳۷۲

Marfat.com

عنوان	صفحہ
چوڑے اور گول گول منہ والوں سے جنگ کی پیشین گوئی	۳۷۲
رومیوں سے جنگ کی پیشین گوئی	〃
انسان یا جانور کو جلانا درست نہیں	۳۷۳
حضورؐ کا حضرت طلحہؓ کے گھوڑے کی تعریف فرمانا	〃
حضورؐ کی شجاعت کا ذکر اور بیماد گھوڑے کا تیز رو ہو جانا	〃
خدا کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو خرچ اور سواریاں دینا	〃
مسافر کی سفر میں بھی وہی عبادتیں لکھی جاتی ہیں جو وہ بحالتِ اقامت کرتا تھا۔	۳۷۴
تنہا سفر کرنا	〃
قیدیوں کو زنجیر میں باندھنا	〃
خدا کا عذاب یعنی آگ کی سزا نہ دینا چاہیئے	۳۷۵
اگر مشرک مسلمان کو جلا دے تو کیا اس کو بھی جلایا جائے گا	〃
لڑائی کے موقعہ پر امیر کی مخالفت کا نتیجہ بد	〃
فتحمندی کے بعد دشمن کے ساتھ سختی سے پیش نہ آنا چاہیئے۔	۳۷۶
قیدی کو رہا کرنا	〃
حضورؐ کی ازواج مطہراتؓ کا خرچہ آپ کی وفات کے بعد کس طرح چلتا تھا۔	۳۷۷
فدک کا قصہ اور انبیاء علیہم السلام کی میراث	〃
حضورؐ کا مال غنیمت وغیرہ تقسیم فرمانا بھی امر الٰہی کے ماتحت تھا	۳۷۷
غازی اگر شہید ہوا تو جنت ورنہ اجر اور غنیمت	〃
حضورؐ کا اسیرانِ بدر کے بارے میں ارشاد	۳۷۸
انبیاء علیہم السلام پر تہمت باندھنے کی مذمت	〃
انبیاء اور اولیاء پر تہمت باندھنے کی مذمت	〃
حضورؐ کا حضرت جابرؓ کو بحرین کے مال کی آمد پر مال دینے کا وعدہ	〃
حضورؐ کا قیامت سے پہلے چھ باتوں کی پیشینگوئی فرمانا	۳۷۹
حضورؐ کی پیشینگوئی کے مطابق واقعات کا ظہور میں آنا	〃
مغازی اور سیر	۳۷۹
حضور کا جنگ بدر میں اپنے چچا حضرت عباس کو بغیر فدیہ لئے نہ چھوڑنا	〃
حضورؐ کا جنگ بدر میں صحابہؓ کو اصولِ جنگ سے واقف کرانا	۳۸۰
خوشی کے موقعہ پر بچیوں کا کڑکے گانا اور دف بجانا	〃

عنوان	صفحہ
شادی میں سرود جائز ہے۔	۳۸۰
غیب کا علم بس خدا ہی کو ہے	•
جنگ بدر کا بیان	〃
بدر میں حضورؐ کا ابوجہل کی خبر منگانا کہ جیتا ہے یا مر گیا۔	〃
فرشتوں کا جنگ بدر میں حاضر ہونا	۳۸۱
حضورؐ کا حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے ارشاد "میرے ماں باپ تم پر قربان"	〃
ستر قاریوں کا شہید ہو جانا اور حضورؐ کا چالیس روز تک کفار پر بددعا فرمانا	〃
جنگ خندق	۳۸۲
حضورؐ کا برکت طعام کا معجزہ	〃
حضورؐ کی جنگ خندق سے واپسی	۳۸۳
فقہاء اہلِ سنت کے چاروں مذہب کی حقانیت کا بیان	〃
صحابہؓ کا حضورؐ سے عزل کے بارے میں دریافت کرنا	۳۸۴
صلح حدیبیہ	〃
جنگ خیبر کے موقع پر حضورؐ کے ارشادات	〃
حضور کا ارشاد "خالہ تو ماں کے برابر ہے"	۳۸۵
جنگ موتہ	〃
حضرت خالدؓ کی امارت کا ذکر اور حضرت ابوبکرؓ کی اجماعی خلافت پر دلیل	〃

Marfat.com

عنوان	صفحہ
حضورؐ کا حضرت زیدؓ، جعفرؓ اور عبداللہؓ کی شہادت کی خبر دینا اور اسی کے مطابق واقع ہونا	۳۸۶
فتح مکہ کا ذکر اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کا کفار مکہ کو اس کی اطلاع کرنا	״
بدری صحابہ کی فضیلت	״
حضورؐ کا فتح مکہ کے موقعہ پر نومسلموں کو دلاسہ دینا	۳۸۷
جنگ حنین کا واقعہ	״
پیغمبر کو بلا رضامندی کے وفات نہیں دی جاتی	۳۸۸
حضورؐ کو مرض وفات میں زہر کی تکلیف ستاتی تھی	״
مرض وفات میں حضورؐ کا تین باتوں کی وصیت فرمانا	۳۸۹
مرض وفات میں حضورؐ کا حضرت اسامہ بن زیدؓ کو امیر بنا کر قوم حرقات کی طرف روانہ فرمانا	״
امارت کے احکام	۳۸۹
لوگ امارت میں قریش کے تابع ہیں اور خلافت قریش کا حق ہے	״
حضورؐ کی ایک پیشینگوئی	۳۹۰
حضورؐ کے بعد بارہ خلفاء کی پیشینگوئی	״

عنوان	صفحہ
طلب امارت کی ممانعت	۳۹۰
بلا ضرورت امیر بننا درست نہیں	״
منصف حاکم کی فضیلت	۳۹۱
ظالم حاکم کے حق میں بددعا	״
کارکنان حکومت کو ناجائز طور سے کوئی چیز لینا درست نہیں	۳۹۲
امیر کی اطاعت کرنا ضروری امر ہے۔	״
گناہ کی بات میں کسی کی اطاعت نہیں	۳۹۳
امام ڈھال ہے لڑائی اور بچاؤ اسی کے ذریعہ سے ہوتا ہے	۳۹۴
پہلے خلیفۂ اول کی اطاعت کرنا ضروری ہے پھر دوسرے کی	״
خلیفۂ وقت کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید	۳۹۵
حکّام کی اطاعت کرنا	״
فتنہ کے وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم	۳۹۶
مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے والے کا کیا حکم ہے	״
دو خلیفہ کی بیعت کے وقت کیا کرنا چاہیئے	״
خلافِ شریعت بات میں حکّام کا کہنا نہ ماننا چاہیئے	۳۹۷
اچھے اور بُرے حاکم کی پہچان	״

عنوان	صفحہ
صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضورؐ کا صحابہ کے حق میں ارشاد	۳۹۸
فتح مکہ کے بعد ہجرت کا زمانہ ختم ہو گیا	״
ایک بدوی کا ہجرت کے بارے میں سوال اور حضورؐ کا ارشاد	״
میدانِ جنگ میں قرآن لیجانے کی ممانعت	۳۹۹
گھوڑوں کی فضیلت کا ذکر	״
راہِ خدا میں شہادت کی فضیلت	۴۰۰
راہِ خدا میں صبح شام نکلنے کی فضیلت	״
مجاہد کے درجات کا بیان	״
ایمان اور جہاد کی فضیلت	״
مجاہد کے شہید ہو جانے سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، مگر قرض نہیں	״
شہیدوں کی روحیں جنت میں رہتی ہیں	۴۰۱
جہاد کی فضیلت	״
قاتل اور مقتول دونوں جنت میں	۴۰۲
قاتل مؤمن اور مقتول کافر دونوں یک جا نہ ہوں گے	״
خدا کی راہ میں صدقہ کرنے کی فضیلت	״
نیکی کی راہ بتانے والا بھی کرنے والے کی طرح ثواب پاتا ہے	۴۰۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ
نیکی پر چلانے والوں کے ثواب کا ذکر اور گمراہ لوگوں کی سزا کا بیان	۴۰۳
مجاہد کو امداد دینے کی فضیلت	〃
مجاہدوں کی عورتوں کا احترام کرنا چاہیئے	〃
شہیدوں کے لئے جنت ہے	〃
مجاہدوں کے حق میں بشارت	۴۰۴
بدر کی طرف روانگی کے وقت حضورؐ کا ارشاد	〃
بحالت اسلام شہادت کی صورت میں قلیل عمل کا کثیر ثواب	〃
ترک جہاد اسلامی طریقہ نہیں	۴۰۵
غازی جس کو مال غنیمت ملا اور جس کو نہ ملا دونوں کے ثواب کا بیان	〃
شہادت کی آرزو کرنے کا ثواب	〃
جس کے دل میں شہادت کا جذبہ نہیں وہ منافق ہے	〃
بحری جہاد کی فضیلت	〃
سرحد پر پاسبانی کرنے کی فضیلت	۴۰۶
شہادت کی قسمیں	〃
تیراندازی کی فضیلت اور ترغیب	۴۰۷
فسادوں کی پیشین گوئی اور حتی الوسع ان سے بچنے کی تلقین	〃
امتِ مسلمہ میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا	۴۰۸
سفر میں سواریوں کو آرام دیتے رہنا چاہیئے	〃
سفر عذاب کا ایک نمونہ ہے	۴۰۸
صید اور ذبائح کے احکام	۴۰۹
شکاری کتے سے شکار کرنے کا بیان	〃
شکاری کتے کے مسائل	〃
ہر نکیلے دانت والے درندہ کو کھانے کی ممانعت	۴۱۰
بحری شکار مُردہ ہو تو بھی کھانا جائز ہے	〃
گوہ کا کھانا کیسا ہے؟	۴۱۲
گوہ حضور کو مرغوب نہ تھا	〃
ذبح ہی میں نہیں بلکہ ہر ایک چیز میں احسان (خوبی) اختیار کرنا چاہیئے	〃
احسان کی فرضیت کا ذکر	۴۱۳
جانور کو باندھ کر نشانہ لگانے کی ممانعت	〃
جانور کو مثلہ کرنے کی ممانعت	〃
جو بھی خدا کی راہ میں قربان ہوتا ہے اس کے خون کی کیفیت کا ذکر	〃
جمے یا پگھلے ہوئے گھی میں چوہا گر جائے تو کیا کرنا چاہیئے	〃
پالا ہُوا جانور وحشی ہو جائے اور ہاتھ نہ لگے تو بسم اللہ کہہ کر تیر چھوڑنا چاہیئے۔	۴۱۴
قربانی کے جانوروں کا بیان	۴۱۴
قربانی کے جانوروں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا سنت ہے	〃
خون بہانے والی چیز سے ذبح کرنا ضروری ہے	۴۱۵
قربانی کے گوشت کھانے کی مدت کا بیان	〃
پہلے قبروں کی زیارت کی ممانعت تھی پھر اجازت ہو گئی	۴۱۶
فرع اور عتیرہ کا ذکر	〃
قربانی کرنے والے کے لئے چند ہدایتیں	〃
غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا جائز نہیں	۴۱۷
والدین کی شان میں گستاخی کرنے اور غیر اللہ کے نام پر قربانی کرنے بدعتیوں کی حمایت کرنے اور زمین کے نشانات مٹانے کی ممانعت اور ممانعت کے باوجود ان کا ارتکاب کرنیوالا مستحق لعنت ہے	۴۱۸
شہر میں نماز عید سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں	〃
عقیقہ کے احکام	۴۱۸
بچہ کا عقیقہ کرنا دفع تکلیف کا ذریعہ ہے	〃

Marfat.com

عنوان	صفحہ
اشربہ و مشروبات کے احکام	۴۱۸
شراب پینے کی ممانعت	۴۱۹
کھجور اور انگور کی شراب کا حکم	״
کھجور یا کشمش یا خشک انگور اور ۔ چھوارے ملا کر نبیذ (شراب) بنانے کی ممانعت	״
شراب کے ممنوعہ برتن	״
ہر نشہ دار چیز شراب کے حکم میں ہے	۴۲۰
برتنوں کو ڈھانکنے کی تاکید	۴۲۱
کھانے پینے کے آداب اور طریقے	״
کھڑے کھڑے پانی نہ پینا چاہئے۔	۴۲۳
پانی کو تین سانس میں پینا چاہئے	״
پانی اور دودھ دائیں جانب سے تقسیم کرنا چاہئے	״
کھا کر برتن صاف کرنا اور انگلیاں چاٹنا مسنون ہے	״
کھانے کے آداب	۴۲۴
مہمان کے ساتھ کوئی بے بلایا آدمی آجائے تو	״
مہمان کو میزبان سے اجازت لینا چاہئے	״
دعوت میں معتمد شخص کے ہاں اپنے ساتھ کسی اور کو لے جانے میں کچھ حرج نہیں	۴۲۵
نیک مہمان سے میزبان کو دعا کرانا جائز ہے	۴۲۶
حضورؐ کا مدینہ والوں کے حق میں ارشاد	״
مدینہ کی کھجوروں کی فضیلت	״
کھنبی کی فضیلت اور اسکی خاصیت	״
سرکہ کی فضیلت	۴۲۷
مہمان کا اعزاز و اکرام کرنا چاہئے	״
دودھ کا زیادہ ہو جانا حضرتؐ کا معجزہ تھا	״
کھانا کھانے کے بعد کی دعا	۴۲۸
ایثار کا ثواب اور صحابہؓ کی فضیلت	״
تھوڑے کھانے میں دوسرے کو شریک کرنا جائز ہے۔	۴۲۹
مؤمن ایک آنت میں کھانا کھاتا ہے اور کافر سات آنت میں	״
دودھ پینا	״
دودھ کا جانور صدقہ دینا بہتر ہے	״
دودھ میں باسی پانی ملا کر پینا جائز ہے	۴۳۰
چاندی کے برتن میں پانی پینا درست نہیں	״
آداب طعام	״
ہمیشہ اپنے سامنے سے کھانا کھانا چاہئے	״
چاندی کے ملمع کئے ہوئے برتن میں نہ کھانا چاہئے	״
کھانے کے بعد کی دعاء	۴۳۱
خادم کیساتھ کھانا کھانا جائز ہے	״
آداب	״
اچھے اچھے نام رکھنے چاہئیں	״
کسی کو ابوالقاسم کہہ کر پکارنے کی اجازت نہیں	۴۳۲
خدا کے نزدیک پسندیدہ باتیں کونسی ہیں	״
اگر برے نام ہوں تو بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں	۴۳۳
ملک الملوک اور شہنشاہ نام رکھنا جائز نہیں	״
محبت سے غیر کے بچہ کو بیٹا کہنا جائز ہے	۴۳۴
گھر میں جانے سے پہلے اجازت لینا ضروری ہے	״

عنوان	صفحہ
دوسروں کے گھروں میں جھانکنا جائز نہیں	۴۳۴
سوتے وقت گھر میں آگ یا جلتا ہوا دیا چھوڑنے کی ممانعت	۴۳۵
سلام کے آداب	״
سوار پیادے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں	״
سلام کا جواب دینا ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے	״
حقوقِ اسلام	۴۳۶
اہلِ کتاب کو خود پہل کر کے سلام کرنا جائز نہیں	״
داخلہ کیلئے علامت مقرر کرنا جائز ہے	۴۳۷
پاخانہ پھرنے کے لئے عورتوں کو گھر سے باہر نکلنا جائز ہے	״
اجنبی عورت کے پاس تنہائی میں جانے کی ممانعت	״
حضورؐ کا ارشاد "شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح دوڑتا ہے"	۴۳۸
مواقع تہمت سے بچنا اور اپنی برأت کا اظہار بہتر ہے	״
مجلس میں بیٹھنے کے آداب	۴۳۹
دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت	״
کوئی اپنی جگہ سے اٹھ کر پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے	״
تیسرے کی موجودگی میں دو آدمیوں کو سرگوشی کی اجازت نہیں	۴۴۰

Marfat.com

عنوان	صفحہ
لباس اور زینت کے احکام	۴۴۰
سونے چاندی کے برتن استعمال کرنیکی ممانعت	〃
مرد کو خالص ریشمی کپڑے پہننے کی ممانعت	〃
کُسم سے رنگا ہوا کپڑا پہننے کی ممانعت	۴۴۱
ضرورت سے زیادہ فرش وفروش رکھنا بہتر نہیں	〃
تکبر سے کپڑا لٹکا کر چلنا جائز نہیں	〃
مَردوں کو سونے چاندی کی انگوٹھی پہننا درست نہیں	۴۴۲
حضورؐ کا اپنی مُہر کے بارے میں ارشاد	〃
پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہننا چاہیئے اور پھر بائیں میں	〃
جوتا پہن کر چلنا چاہیئے	۴۴۳
ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلنا چاہیئے۔	〃
کپڑا پہننے کے بعض ممنوعہ طریقے	〃
آداب خوراک و پوشاک وغیرہ	〃
سُرخ اور زرد خضاب کرنا جائز ہے	〃
تصویر کشی کرنے اور گھر میں تصویر رکھنے کی ممانعت	〃
پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنانا جائز نہیں	۴۴۵
سفر میں کتّا اور گھنٹا رکھنے کی ممانعت	〃
اونٹ کی گردن میں تانت کا ہار ڈالنے کی ممانعت	〃
جیوان کے منہ پر مارنے اور نشان لگانے کی ممانعت	۴۴۶
راستے میں بیٹھنے کی ممانعت	〃
بال میں بال جوڑنا اور بدن گودنا درست نہیں	〃
عورتوں کو باریک کپڑا پہننے کی ممانعت	〃
جس لباس سے لوگوں کو دھوکا ہوتا ہو ایسا لباس پہننے کی ممانعت	۴۴۷
ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا جائز نہیں	〃
اتراتے ہوئے کپڑے کو زمین پر گھسیٹتے پھرنا بڑا گناہ ہے	〃
اپنی آرائش سے گھمنڈ میں آنا اور اتراتے ہوئے چلنے کی مذمّت	〃
قبا اور ریشمی فروج پہننا کیسا ہے	۴۴۸
حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت	〃
کالی کملی اوڑھنا درست ہے	۴۴۹
مردوں کو ریشمی کپڑے پہننا جائز نہیں	〃
زنانوں کو عورتوں کے پاس آمد ورفت کی ممانعت	〃
تصویر بنانے والوں کی سزا	〃
تصویر گھر میں رکھنے اور بنانے کی ممانعت	〃
امراض کے لئے دَوا اور دُعا	۴۵۰
حضورؐ پر سحر کا اثر ہوا مگر باوجود قدرت آپ نے انتقام نہیں لیا۔	۴۵۱
زہر کا بیان	〃
دُعا پڑھ کر مریض پر دم کرنا مستحب ہے	۴۵۲
نظر بد کے لئے جھاڑ پھونک کرانا جائز ہے۔	〃
قرآنی دعا پڑھنے پر اجرت لینا جائز ہے۔	〃
جس منتر میں شرک کا شائبہ ہو وہ ناجائز ہے	〃
درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر دعا پڑھنا مستحب ہے	۴۵۳
مرض سے شفایاب ہونے کی دعا	〃
نماز میں شیطانی وسوسے سے پناہ مانگنا جائز ہے	〃
بعض دواؤں کا ذکر اور بعض بیماریوں کا علاج	〃
کوٹ اور اگر کے منافع کا ذکر	۴۵۴
پچھنا کن ایام میں لگانا مناسب ہے اور کن میں نہیں؟	〃
جہاں طاعون ہو وہاں نہ جانا چاہیئے اور نہ ڈر کی وجہ سے وہاں سے نکلنا چاہیئے	۴۵۵

Marfat.com

عنوان	صفحہ
اسلام میں بدشگونی وغیرہ کی کوئی حقیقت نہیں	۴۵۶
نحوست، بدشگونی اور فال وغیرہ کا ذکر	〃
فال دیکھنا اور کاہن کے پاس آنا جانا جائز نہیں	〃
علم رمل وغیرہ کے حرام ہونے کی دلیل۔	۴۵۷
کوڑھی اور جذامی وغیرہ سے بچنا چاہیئے۔	〃
طبِّ نبویؐ	۴۵۸
اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کی شفا بھی رکھی ہے	〃
شفا تین چیزوں میں ہے۔	〃
کلونجی سے علاج	〃
کلونجی کے منافع	〃
کاسنی کلونجی ہر بیماری کے لئے مفید ہے	〃
نادر مزجان کے بعض ملحدوں کے شبہات کا جواب	〃
بیماری کے واسطے پچھنے لگوانا جائز ہے	۴۵۹
پچھنے اور کوٹ وغیرہ سے علاج کرنے کی تعریف	〃
حریرہ مریض کے لئے مفید ہے	〃
جذام اور کوڑھ کا بیان	〃
لدود کا بیان	〃
عمل قرآنی میں چند بکریوں کی شرط کرلینا جائز ہے	۴۶۰

عنوان	صفحہ
نظر بد کا لگ جانا حق ہے	۴۶۰
فال لینا کیسا ہے۔	〃
کہانت کا بیان	۴۶۱
عجوہ (عمدہ کھجور) کے متعلق حضورؐ کا ارشاد	〃
ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگا کرتی	〃
مرضیٰ (مریضوں) کا بیان	۴۶۲
کفارہ مرض کا بیان	〃
مومن کے لئے مصیبت در اصل رحمتِ الٰہی ہے۔	〃
مرگی پر صبر کرنے کی فضیلت	〃
جس کی بینائی جاتی رہے اس کا اجر	〃
بچوں کی عیادت کو جانا سنت ہے	۴۶۳
دیہاتیوں کی عیادت کرنا بھی مسنون ہے	〃
حضرت ابوبکرؓ صدیق کی خلافت کا ثبوت	〃
موذی جانور جیسے سانپ وغیرہ کو مارنا جائز ہے	۴۶۴
گرگٹ کو مارنا جائز ہے	〃
بلی کو جان سے مارنا جائز نہیں	۴۶۵
پیاسے جانوروں کو پانی پلانے کا ثواب	〃
———	

عنوان	صفحہ
گفتگو کے آداب	۴۶۶
زمانہ کو برا بھلا کہنا جائز نہیں	〃
انگور کو کرم کہنا درست نہیں	〃
عبد، امت، سید، مولیٰ کہنے کا بیان	〃
اپنے آپ کو خبیث کہنے کی ممانعت	〃
بنی اسرائیل کی ایک عورت کے مشک چھڑکنے کا واقعہ	۴۶۷
خوشبودار پھول کے لینے سے انکار نہ کرنا چاہیئے۔	〃
شعر کا بیان	〃
حضورؐ کا امیہ کے اشعار سننا	۴۶۸
نرد شیر اور چوسر وغیرہ کھیلنا جائز نہیں	〃
رویاء (خواب) کے احکام	۴۶۹
انبیاء علیہم السلام کے تمام خواب حق ہوتے ہیں البتہ کبھی تعبیر میں اشتباہ ہوجاتا ہے مگر وہ دائمی نہیں رہتا تقریباً ایسا ہی حال اولیاء کے مکاشفات کا ہے۔	۴۷۰
خواب کی تعبیر دینا جائز ہے۔	۴۷۱
اچھے خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے	〃
خواب کی قسمیں	۴۷۲

Marfat.com

عنوان	صفحہ
خواب کی تین قسموں کا بیان اور اچھے بُرے خوابوں کا ذکر	۴۷۲
مبشرات (خوشخبریوں) کا بیان	″
حضورؐ کو خواب میں دیکھنا حق ہے	″
خواب میں کالی عورت دیکھنا	″
اپنی طرف سے گھڑ کر خواب بیان کرنا گناہ ہے۔	۴۷۳
کسی کی پرائیویٹ گفتگو کو کان لگا کر سننا درست نہیں	″
فضائل انبیاء علیہم السلام	″
حضورؐ کے نسب کی فضیلت	″
حضور کا نسب نامہ	″
پتھر کا حضورؐ کو سلام کرنا	۴۷۴
حضورؐ تمام مخلوق سے بہتر و برتر ہیں۔	″
انجیل سے حضورؐ کی سیادت (سرداری) کی دلیل	″
حضورؐ کے معجزات کا بیان	″
پانی کا زیادہ ہو جانا حضورؐ کا معجزہ تھا	″
حضورؐ کے توکل کا ذکر	۴۷۵
حضور کے توکل اور عفو کا بیان	″
شفقت نبویؐ	۴۷۶
حضورؐ سب سے آخری نبی ہیں	۴۷۷
نبی کا اپنی امت کے سامنے وفات پانا رحمتِ خداوندی ہے	″
حوض کوثر کا بیان	۴۷۸

عنوان	صفحہ
بچوں اور عورتوں پر حضورؐ کی شفقت	۴۸۰
اخلاقِ نبویؐ	۴۸۱
حضورؐ کے پسینہ کی خوشبو کا بیان	″
آپؐ کے پسینے کی خوشبو عطر کی طرح تھی	″
حضورؐ کے اسمائے گرامی کا بیان	۴۸۲
جہاد پر نصاریٰ کے اعتراض کا جواب اور زبور سے حضورؐ کی نبوت کا ثبوت	″
حضورؐ کی اطاعت فرض ہے	۴۸۳
بے فائدہ سوال کرنے کی ممانعت	″
حضورؐ کا ارشاد "اگر تم وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں تو ہنسنا چھوڑ دو"	۴۸۴
شرعی احکام میں حضورؐ کے حکموں کو دل و جان سے قبول کرنا فرض ہے	″
حضورؐ کی زیارت کی فضیلت اور برکت	۴۸۵
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل	″
حضرت ابراہیمؑ کے فضائل	۴۸۶
نصاریٰ پر ترکِ ختنہ کا الزام	″
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل	۴۸۷
حضرت زکریا علیہ السلام کے فضائل	۴۸۹

عنوان	صفحہ
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فضائل	۴۸۹
ان افعال کا ذکر جو دخول جنت کا سبب ہیں	۴۹۰
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل	۴۹۲
شیطان حضرت عمرؓ سے بھاگتا ہے شیعوں کے شبہ کی تردید	″
حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت اور خلافت کی جانب اشارہ	۴۹۳
حضرت عثمانؓ کے فضائل	۴۹۴
حضرت علیؓ کے فضائل	″
حضرت علیؓ کی فضیلت اور شیعوں کے شبہ کی تردید	۴۹۵
حدیث ثقلین پر بجز اہل سنت کسی اور کو عمل کرنا نصیب نہیں	۴۹۷
مباہلہ کا ذکر اور اہل بیت کی فضیلت اور شیعوں کے شبہ کی تردید	″
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل	۴۹۸
حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کی فضیلت	″
حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل	″
حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی فضیلت	۴۹۹
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل	″

Marfat.com

عنوان	صفحہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل	۵۰۰
ام زرع کا قصہ بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	۵۰۱
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل	۵۰۴
حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے فضائل	۵۰۵
حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے فضائل	〃
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، سالمؓ معاذؓ اور ابی بن کعبؓ کے فضائل	۵۰۶
حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل	〃
حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۵۰۷
حضرت عبداللہ بن عمرو بن حزام رضی اللہ عنہ کی فضیلت	〃
درجہ شہادت کا بیان	〃
حضرت جلیبیب کے فضائل	〃
حضرت ابوذرؓ کے فضائل	۵۰۸
حضرت جریر بن عبداللہؓ کے فضائل	۵۰۹
حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے فضائل	〃
حضرت ابن عمرؓ کے فضائل	〃
حضرت انسؓ کے فضائل	〃
حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے فضائل	۵۱۰
حضرت حسانؓ کے فضائل	۵۱۱
حضرت ابوہریرہؓ کے فضائل	۵۱۲

عنوان	صفحہ
حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ اور اہل بدر کے فضائل	۵۱۳
اہل بدر کی فضیلت جن کے سردار	〃
چاروں خلیفہ ہیں	〃
اصحاب شجرہؓ کے فضائل	۵۱۴
حضرت ابو موسیٰؓ اور ابو عامر اشعریؓ	〃
کے فضائل	〃
قبیلہ اشعری کے فضائل	۵۱۵
حضرت جعفرؓ اسماء بنت عمیسؓ	〃
اور اہل سفینہ کے فضائل	〃
حضرت سلمانؓ و بلالؓ اور	
صہیبؓ کے فضائل	۵۱۶
انصار کے فضائل	۵۱۷
قبائل غفار و اسلم وغیرہم کے	
فضائل	۵۱۸
قریش کی عورتوں کے فضائل	۵۱۹
حضورؐ کا صحابہؓ میں بھائی چارہ	
قائم کرانا	۵۲۰
حضورؐ صحابہؓ کے لئے امان تھے	〃
اور صحابہؓ امت کے لئے	〃
صحابہؓ، تابعین اور تبع تابعین	
کے فضائل	〃
تین زمانوں تک خیر غالب رہی	
اس کے بعد پھر بد دیانتی پھیل	۵۲۱
گئی، بدعت کی حقیقت کا بیان	
حضورؐ کا ایک ارشاد	۵۲۲
صحابہؓ کو برا بھلا کہنا حرام ہے	۵۲۳
حضرت اویس قرنیؓ کے فضائل	〃

عنوان	صفحہ
حضرت اویس قرنیؓ کا قصہ	۵۲۳
باشندگان مصر کو حضورؐ کی وصیت	۵۲۴
فضائل اہل عمان	〃
قبیلہ ثقیف کے کذاب اور سفاک کا ذکر	۵۲۵
حضورؐ کی پیشینگوئی	〃
فارسیوں کی فضیلت	〃
فارسیوں کی باریک بینی اور دور اندیشی کا ذکر	〃
حضورؐ کے ایک ارشاد خاص کا ذکر	〃
انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ	۵۲۶
حضرت ابراہیم علیہ السلام بواسطہ کلام الٰہی پناہ مانگا کرتے تھے	〃
حضورؐ کا ارشاد "اگر حضرت ہاجرہؑ زمزم کو نہ روکتیں تو یہ بہتا ہوا چشمہ بن جاتا"	〃
حضورؐ کا ارشاد "اگر مکہ میں اناج ہوتا تو حضرت ابراہیم اس کے واسطے بھی دعا فرماتے"	〃
حضرت خضرؑ کو خضر کیوں کہتے ہیں	۵۲۷
حضورؐ کا ارشاد "ہر ایک نبی نے بکریاں چرائی ہیں"	〃
حضورؐ کا ارشاد "مجھے حضرت یونسؑ پر فضیلت مت دو"	〃
حضرت داؤدؑ ذرا سے وقت میں زبور دُہرا لیا کرتے تھے	〃

Marfat.com

عنوان	صفحہ
خدا کو تو حضرت داؤد علیہ السلام جیسی نماز اور روزے زیادہ پسند ہیں	۵۲۸
حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ کے حلیۂ مبارک کا ذکر	۵۲۹
حضورؐ کا ارشاد "خدا کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو"	″
امت محمدیہ کی فضیلت	″
انجیل میں امت مسلمہ کی فضیلت کا ذکر	″
یہود اور نصاریٰ کے مخصوص طور طریق کو اختیار کرنے کی ممانعت	۵۳۰
نعمت کے قدردان اور ناقدروں کا ذکر	″
خودکشی کی سزا	۵۳۲
بنی اسرائیل کے ایک طبقہ میں وبا کا عذاب بھیجا گیا تھا	″
صحابہؓ کے مناقب و فضائل	۵۳۳
خلافت قریش کا حق ہے	″
قریش کے مناقب	″
حضرت عمرؓ کی فضیلت	۵۳۴
باپ کو چھوڑ کر غیر کو باپ بنانا بڑا بہتان ہے۔	″
قبیلہ خزاعہ کا ذکر	۵۳۵
جہاں جان کا خوف ہو وہاں اپنا دین چھپانا بھی جائز ہے	″
باپ دادا کی طرف انتساب کرنا جائز ہے	″

عنوان	صفحہ
کفار کے برا بھلا کہنے پر حضورؐ کا ارشاد "میں تو محمد ہوں مذمم نہیں"	۵۳۵
حضورؐ خاتم النبیین ہیں	۵۳۶
حضورؐ کے اوصاف	″
فتح ایران کی پیشینگوئی	″
ڈکیتی اور چوری سے عرب کے راستوں کا پُرامن رہنا	۵۳۷
مسیلمہ کذاب کا قصہ	۵۳۸
حضورؐ کی ایک پیشینگوئی	″
حکومت بنی امیہ کی پیشین گوئی	۵۳۹
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فضائل	″
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل	۵۴۰
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل	۵۴۱
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل	۵۴۲
حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل	″
حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے فضائل	″
حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے فضائل	″
حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے فضائل	″
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل	۵۴۳
انصار رضی اللہ عنہم کے فضائل	″
حضرت سعد بن معاذؓ کے فضائل	″
حضرت خدیجہؓ کی حضورؐ سے شادی اور ان کے فضائل	۵۴۴
حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل	″

عنوان	صفحہ
حضورؐ کا انصاری کے اہل و عیال کی ہدایت کے لئے دعا فرمانا۔	۵۴۵
حضورؐ کا انصار کو صبر کی تلقین فرمانا	″
حضورؐ کی پیشگوئی فرمانا اور اس کے مطابق واقع ہونا	″
انصار کے قصور سے درگذر کرنے کی ہدایت	″
برا و صلہ کے احکام	۵۴۵
نفل عبادت سے ماں باپ کی خدمت کرنا مقدم ہے	″
آقا پر غلام کا حق	۵۴۸
ماں باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنا مستحب ہے	″
ماں باپ کی خدمت بہشت کا سبب ہے	۵۴۹
نیکی کی حقیقت	″
رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک اور بدسلوکی کی ممانعت	″
بلا ضرورت شرعی تین دن سے زائد قطع تعلق رکھنا درست نہیں	۵۵۰
بدگمانی اور عیب جوئی کی ممانعت	″
مسلمان کا خون اور آبروریزی حرام ہے۔	″
اللہ تعالیٰ نیت اور خلوص کو دیکھتا ہے ظاہری عمل پر نظر نہیں رکھتا	۵۵۱
دشمنی اور کینہ رکھنے کی مذمت	″

Marfat.com

عنوان	صفحہ
محض اللہ تعالےٰ کے لئے محبّت رکھنے کی فضیلت	۵۵۱
مریض کی عیادت کی فضیلت	۵۵۲
آپس میں اللہ کے لئے محبت رکھنے کی فضیلت	۵۵۳
مومن کی مصیبت کا ثواب	〃
بیماری اور تکلیف گناہوں کا کفارہ ہے	〃
اللہ تعالیٰ کو عبادت میں میانہ روی پسند ہے	۵۵۴
ظلم حرام ہے	〃
قیامت کے دن جانوروں میں بھی انصاف ہوگا، آدمیوں کا تو ذکر ہی کیا	۵۵۵
مسلمانوں کا آپس میں جھگڑنا بُرا ہے	۵۵۷
مسلمانوں کو آپس میں کس طرح رہنا چاہیئے	〃
سارے مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں	〃
جو رنج و راحت میں ایک دوسرے کے شریک ہوتے ہیں	〃
گالی گلوچ جائز نہیں	۵۵۸
درگذر کرنا مستحب ہے	〃
زکوٰۃ نقصان کا باعث نہیں اور ظلم سے درگذر کرنا ذلّت کا سبب نہیں۔	〃
غیبت کرنا جائز نہیں	〃
اللہ تعالےٰ نے دنیا میں جس کی عیب پوشی کی اس کی آخرت میں بھی عیب پوشی فرمائے گا۔	۵۵۹
مسلمانوں کی مدد کرنے کی فضیلت	〃
نرمی اختیار کرنے کی حقیقت	۵۵۹
خوش خلقی کی تعریف اور بدخلقی کی مذمّت	〃
جانور اور جاندار پر لعنت کرنے کی ممانعت	۵۶۰
جس سے بُرائی کا اندیشہ ہو اس کے ساتھ مدارات کرنا چاہیئے	〃
حضورؐ کی بددعا بھی دعا ہو کر لگتی ہے	۵۶۱
دو رُخے انسان کی مذمّت	۵۶۲
دروغ مصلحت آمیز	〃
چغلخوری کی ممانعت	۵۶۳
سچ کی خوبی اور جھوٹ کی بُرائی	〃
غصّہ کو ضبط کرنا بہادری ہے	〃
انسان کچھ بے قابو سا بنایا گیا ہے	۵۶۴
لوگوں کو ناحق عذاب میں مبتلا کرنے کی ممانعت	۵۶۵
مسجد یا راستہ میں تیرتے کر چلنا پڑے تو پھل پکڑ کر چلنا چاہیئے	〃
ہتھیار سے کسی مسلمان کی طرف اشارہ کرنا درست نہیں	〃
تکلیف دہ چیز کو رستہ سے ہٹانے کی فضیلت	〃
مسلمانوں کو نفع پہنچانے کا ثواب	۵۶۶
گمنامی اور خاکساری کی فضیلت	〃
لوگ برباد ہو گئے، ہلاک ہو گئے وغیرہ الفاظ منہ سے نکالنے کی ممانعت	۵۶۷
پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنیکا حکم	〃
بیٹیوں سے اچھا برتاؤ کرنا	۵۶۸
بیٹیوں کو پرورش کرنے کی فضیلت	〃
بچوں کے مرنے پر صبر کرنے کا اجر و ثواب	〃
خدا کا اپنے بندے سے محبت کرنا	۵۶۹
تمام رو میں ایک مجتمع لشکر کی طرح ہیں	〃
جو شخص جس سے محبت کرے گا اسی کے ساتھ حشر ہوگا	۵۷۰
خدا اور رسول سے محبت رکھنے کی بشارت	〃
خدا اور رسول سے محبت رکھنا نجات کا ذریعہ ہے	〃
والدین کی نافرمانی کرنا کبیرہ گناہ ہے	〃
جو رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے، خدا اس کے ساتھ بھلائی کرتا ہے۔	〃
باہم سلوک کرنے کی فضیلت	〃
بگڑے ہوئے تعلقات کو پھر سے قائم کرنا اصل حسن سلوک ہے	۵۷۱
یتیم کی پرورش کی فضیلت	۵۷۲
انسانوں اور جانوروں پر رحم کی فضیلت	〃
ہر بات میں نرمی اور آسانی کرنا چاہیئے	〃
نرم گفتگو کا حکم اور فحش گوئی کی ممانعت	〃

Marfat.com

عنوان	صفحہ
چغل خوری کی ممانعت	۵۷۳
کیسا گمان کرنا جائز ہے؟	〃
جس نے مسلمان بھائی کو ناحق کافر کہا وہ ویسا ہی ہوگیا۔	〃
امام کو نماز میں لمبی قرأت نہیں کرنی چاہیئے	〃
غصہ سے بچنا چاہیئے	۵۷۴
شرم وحیا کا بیان	۵۷۴
حضورؐ کا ارشاد "جب تو حیا نہ کرے تو پھر جو جی چاہے سو کرتا پھر"	〃
حضورؐ کا مزاح	۵۷۵
مؤمن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔	〃
اپنے ہاتھ سے مہمان کی خاطر داری اور خدمت کرنا	〃
ہمسایوں کے حقوق کا بیان اور کسی کو برا بھلا کہنے کی ممانعت	〃
ابن صیاد کا واقعہ	۵۷۶
کنکریاں مارنے کی ممانعت	〃
چھینک اچھی ہے اور جمائی بری	〃
جو فیصلہ جبراً یا بغیر علماء کی رائے کے نافذ کیا جائے وہ قابل قبول نہیں	۵۷۹
حضورؐ کا حضرت زید رضی اللہ عنہ کو عبرانی سکھلوانا	〃
ہر ایک کے ساتھ شیطان اور فرشتہ لگا ہوا ہے معصوم تو وہ ہے جسے خدا معصوم رکھے۔	۵۸۰
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا اشارہ	۵۸۰
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دعا کا وعدہ	〃
تمنا اور آرزو کرنے کا بیان	۵۸۱
حضورؐ کا ارشاد "اگر ہجرت کی صفت مجھ میں نہ ہوتی تو میں بھی انصاری ہوتا"	〃
شخص واحد کی خبر کا بیان	〃
دور نبویؐ میں فجر کے اندر دو اذان کا رواج تھا۔	〃
اعتصام کا بیان	۵۸۲
حضورؐ کی سنت کی پیروی کرنا چاہیئے۔	〃
بلا وجہ سوال کرنے کی ممانعت	〃
حضورؐ کا ارشاد "فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُہُمْ بِاللّٰہِ وَاَشَدُّہُمْ لَہٗ خَشْیَۃً"	۵۸۳
حضورؐ کی پیشین گوئی: تم لوگ ضرور اگلوں کے رستے چلو گے	〃
توحید کا بیان اور فرقہ جہمیہ کا رد	〃
اللہ سے زیادہ کوئی صبر کرنے اور غصہ روکنے والا نہیں	۵۸۴

عنوان	صفحہ
ذبح کے وقت اللہ کا نام لینا چاہیئے	۵۸۴
خدا کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔	〃
حضورؐ کا ارشاد: اللہ تعالیٰ سے فردوس مانگا کرو۔	〃
رزق کی تنگی اور فراخی دونوں اللہ کے ہاتھ میں	۵۸۵
نماز، روزے اور ایمان کی جزا جنت ہے۔	〃
فضل خداوندی کی وجہ سے گنہگار بھی ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیں گے	۵۸۶
جو بندہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے	〃
دوزخ سے بچو اگر کچھ خیرات کرکے یا نیک بات کہہ کر ہی ہو	〃
جنتی جنت میں جو چاہے گا سو پائے گا	۵۸۷
قرآن پاک کو خوش آوازی سے پڑھنا	〃
رشک کے قابل دو باتیں ہیں	۵۸۸
اہل کتاب کی تکذیب اور تصدیق کرنے کی ممانعت	〃
تقدیر کا بیان	۵۸۹
ماں کے پیٹ میں انسان کی پیدائش وغیرہ کا بیان	〃

Marfat.com

عنوان	صفحہ
اللہ تعالیٰ کے سامنے حضرت آدمؑ اور موسیٰؑ کا باہم گفتگو کرنا	۵۹۱
اللہ تعالیٰ قلوب کو جدھر چاہتا ہے پھیر دیتا ہے	۵۹۲
ہر چیز تقدیر الٰہی سے ہوتی ہے	״
زنا وغیرہ کا جو حصہ مقرر ہو چکا ہے وہ پورا ہو کر رہے گا	۵۹۳
حضرت خضرؑ کا بچہ کو قتل کرنا حکمت پر مبنی تھا۔	״
اللہ تعالیٰ نے جنّت کے لئے ایک مخلوق پیدا کی ہے اور ایک دوزخ کے لئے	״
عمر اور رزق میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی	۵۹۴
اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو عذاب دیا تو پھر اس کی نسل کو باقی نہیں رکھا	״
اللہ تعالیٰ کے یہاں قوی الایمان مومن ضعیف الایمان مؤمن سے بہتر ہے۔	״
خیر کی باتوں کی ترغیب اور سستی و کاہلی سے پرہیز	۵۹۵
جو اللہ تعالیٰ نے مقدر فرما دیا وہ ہو کر رہے گا۔	״
وبا مومنین کے حق میں رحمت ہے	״
علم کا بیان	۵۹۶
متشابہاتِ قرآن میں کلام کرنے کی ممانعت	״

عنوان	صفحہ
اس امت کا یہود و نصاریٰ کی پوری پوری پیروی کرنا	۵۹۶
قرآن میں اختلاف کرنے کی ممانعت	۵۹۷
علم کا اُٹھ جانا اور جہل کا پھیل جانا قرب قیامت کی علامت ہے	״
جو نیکی کی طرف بلائے گا اس کو عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔	۵۹۸
اس درخت کا ذکر جو مومن کے اوصاف کی طرح ہے۔	״
طالبین دین کے حق میں بشارت	۵۹۹
اللہ تعالیٰ کو جس کے ساتھ بھلائی منظور ہوتی ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔	״
حضورؐ جو علم و ہدایت لے کر آئے ہیں اس کی مثال	״
اہل و عیال اور لونڈی کو تعلیم دینا نیک کام ہے۔	۶۰۰
حدیث نبوی کے سننے پر حرص کرنا بڑی عمدہ بات ہے۔	״
جس عورت کے تین بچے گذر گئے وہ اس کے لئے دوزخ سے آڑ ہیں	۶۰۱
حضورؐ کا ارشاد، حاضر غائب کو دین کی بات پہنچا دے	״
علمی باتوں کا لکھنا جائز ہے۔	۶۰۲
حدیث قرطاس کا قصہ اور شیعوں کی تردید	״
جو سچے دل سے حضورؐ کی رسالت اور خدا کی توحید کا قائل ہو گیا اس پر دوزخ حرام ہے	۶۰۳

عنوان	صفحہ
ذکر کے آداب اور احکام	۶۰۳
ذکر الٰہی کی ترغیب	״
دُعا عزم اور بھروسہ کے ساتھ مانگنا چاہئے	۶۰۴
مصیبت کی وجہ سے موت کی آرزو کرنے کی ممانعت	״
جو شخص خدا سے ملنا پسند کرتا ہے خدا بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے	״
ذکر دعا اور تقرب الی اللہ کی فضیلت	۶۰۵
رحمتِ خداوندی کی وسعت کا بیان	״
دنیا میں عذاب طلب کرنے کی ممانعت	۶۰۶
دونوں جہاں میں بھلائی مانگنے کی دعا کرنی چاہئے	״
مجالس ذکر کی فضیلت	״
ذکر الٰہی کی فضیلت اور اللہ والوں کی صحبت کی برکت	״
حضورؐ کی ایک دعا	۶۰۸
لا الٰہ الا اللہ اور سبحان اللہ پڑھنے کی فضیلت	״
سو بار سبحان اللہ کہنے کا ثواب	۶۰۹
فراحت دارین کی جامع دعا	״
کلمات توحید و تمجید کی تعلیم	۶۱۰
تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی کے لئے جمع ہونے کی فضیلت	״

Marfat.com

عنوان	صفحہ
مسلمان کی حاجت روائی کی فضیلت	۶۱۱
ذاکرین کی فضیلت	〃
کثرت سے استغفار کرنا چاہئے	〃
جب سورج مغرب سے نکلے گا تو پھر توبہ کے دروازے بند ہو جائیں گے۔	۶۱۲
توبہ کا بیان	〃
ذکر آہستہ سے کرنا چاہئے مگر جہاں زور سے ذکر آیا ہے وہاں نہیں	〃
دُعا اور تعوذ کا بیان	۶۱۳
تشہد اور درود کے بعد کی دعا	〃
منزل پر اترتے وقت کی دعا	〃
سوتے وقت پڑھنے کی دعا	〃
مختلف دعائیں	۶۱۵
صبح وشام کی دعائیں	۶۱۶
دن نکلے اور سوتے وقت کی تسبیح	۶۱۷
کلمات اربعہ کے ذکر کی فضیلت	〃
تسبیح فاطمہؓ کا ذکر جو تندرستی کے لئے بڑا مجرب عمل ہے	〃
مرغ کی اذان کے وقت دعا مانگنا	۶۱۸
بے چینی کے وقت پڑھنے کی دعا	〃
سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کی فضیلت	〃
مسلمان کے لئے غائبانہ دعا کی فضیلت	۶۱۹
کھانے پینے کے بعد الحمد للہ کہنے کی فضیلت	۶۱۹
دعا ضرور قبول ہوتی ہے جلدی نہ کرنا چاہئے	〃
جنت میں بیشتر فقرا ہوں گے اور دوزخ میں عورتیں	۶۲۰
دنیاوی لذتوں میں منہمک نہیں رہنا چاہئے	〃
تین غار والوں کا قصہ	۶۲۱
توبہ کا بیان	۶۲۳
اللہ تعالیٰ کی صفتِ مغفرت کا بیان	۶۲۴
آخرت کے بارے میں ہمیشہ ذکر اور فکر کرنے کی فضیلت	〃
رحمتِ خداوندی کی وسعت کا بیان	۶۲۵
گناہوں سے توبہ کا بیان	۶۲۶
توبہ کتنی ہی بار ٹوٹ چکی ہو مگر پھر بھی گناہ سے توبہ کرنا چاہئے	〃
غیرت الٰہی کا ذکر	۶۲۷
اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ کی تفسیر	۶۲۸
قاتل کی توبہ قبول ہوتی ہے	〃
اس شخص کی توبہ کا ذکر جس نے ناحق سو خون کئے تھے	〃
مومنین پر رحمت خداوندی کا ذکر	۶۳۰
حضرت کعب بن مالکؓ اور ان کے ساتھیوں کی توبہ کا بیان	〃
حدیث افک اور تہمت لگانے والے کی توبہ کا بیان	۶۳۱
دُعا	۱۳۴
سیّد الاستغفار کا بیان	〃
حضورؐ کے رات اور دن میں استغفار کرنے کا ذکر	〃
رات میں جاگنے کے بعد کی دعا	۱۳۵
سوتے وقت پڑھنے کی دعا	〃
پورے یقین کے ساتھ دعا مانگنا چاہئے۔	〃
بلا اور رنج وغیرہ سے پناہ مانگنا چاہئے۔	۱۳۶
حضورؐ پر درود بھیجتے رہنا چاہئے	〃
لوگوں کے غصے اور غلبہ سے پناہ مانگنا چاہئے	〃
بخل سے پناہ مانگنا چاہئے۔	〃
مال کے فتنہ سے پناہ مانگنا چاہئے	۱۳۷
مشرکین کے حق میں بددُعا کرنا جائز ہے۔	〃
اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام اور اسمائے حسنیٰ کا بیان	〃
منافقین کی صفات اور احکام کا بیان	۱۳۹
قیامت اور جنت دوزخ کی صفات	۱۴۰
معجزۂ شق قمر	۱۴۲
مؤمن، منافق اور کافر کی مثال	۱۴۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ
شیطان فساد ڈلوانے کے لئے اپنی ذُریت کو بھیجتا رہتا ہے	۶۴۴
ہر شخص جنت میں محض فضلِ خداوندی سے داخل ہوگا اپنے عمل سے نہیں	۶۴۵
عمل اور عبادت میں کوشش کرنی چاہیئے	۶۴۶
حضورؐ کے پائے مبارک شب میں قیام کرنے کی وجہ سے ورم آلود ہو جاتے تھے۔	″
کافروں کی حالت کا بیان	″
نیک اعمال کا بدلہ مؤمن کو دنیا اور آخرت دونوں میں ملتا ہے	۶۴۷
اور کافر کو صرف دنیا میں	
نیک کام کرنا کشائش رزق کا سبب ہے	″
جنّتیوں اور جنّت کی نعمتوں کا بیان	″
اہل بہشت کو ندا دی جائے گی کہ یہ نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہیں	″
دربانوں اور امراء کے پہرہ چوکی والوں کی مذمت	۶۵۰
جہنم کا ذکر	″
دوزخ کو کھینچنے والے فرشتوں کی تعداد	″
سلام علیک کرنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔	۶۵۱
دنیا کے فنا ہونے کا بیان	۶۵۳
اگر شیطان اولاد کو کسی کو نہ بہکاتے تو دین فطرت رہتا	۶۵۴

عنوان	صفحہ
کافروں کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے	۶۵۴
مؤمن کی روح مؤمنین کے مقام میں اور کافر کی روح کافروں کے مقام میں رکھی جاتی ہے	″
مؤمن اور کافر کے بدن سے روح نکالنے کے بعد کی حالت کا ذکر	″
فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان	۶۵۵
بارش کی طرح سے فتنوں کے آنے کی پیشین گوئی	۶۵۶
جب دو مسلمان آپس میں لڑیں تو وہ جہنم کے مستحق ہو جاتے ہیں	″
علاماتِ قیامت کا بیان	۶۵۷
فتوحات کی پیشین گوئی	۶۵۸
مُد بقدر صاع شام کا ایک پیمانہ ہے۔	۶۵۹
رومیوں سے جنگ کی پیشین گوئی	″
قیامت کے قریب نصاریٰ زمین کے بیشتر حصہ پر حکمرانی کریں گے	″
عرب، فارس اور روم کی فتح کی پیشین گوئی	۶۶۰
قربِ قیامت پر فتح قسطنطنیہ، آمد امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترنے اور دجّال کے قتل کرنے کی پیشینگوئی	″
قیامت سے پہلے کی دس نشانیاں	۶۶۱

عنوان	صفحہ
حضورؐ کا ارشاد "فتنہ یہاں سے نکلے گا" جس سے اشارہ دجّال کے نکلنے کی طرف سے تھا	۶۶۲
قرب قیامت بُت پرستی بڑے زوروں پر ہونے لگے گی	″
فتنوں سے تنگ آکر انسان کا موت کی تمنّا کر بیٹھنا	″
فتنۂ عمیا (اندھے فتنہ) کا بیان	″
بلاوجہ گھروں میں خانہ جنگی ہونے کا بیان	″
ایک چھوٹی اور پتلی پنڈلی والے حبشی کا خانہ کعبہ کو ڈھانا	۶۶۳
ہر میّت کو اس کا جنت اور دوزخ کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے	″
مُردوں کا باتیں سننا	″
قبر میں مُردہ عذاب الٰہی کی وجہ سے چیخیں مارتا ہے۔	۶۶۴
قیامت میں جس سے حساب ہوا وہ پکڑا گیا۔	″
موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان کرنا چاہیئے۔	″
خلیفہ کا بے حساب مال تقسیم کرنا	″
حضرت عمّار کو باغی گروہ کے قتل کرنے کی پیشینگوئی	۶۶۵
فتح قسطنطنیہ کی پیشینگوئی	″
قرب قیامت پر تیس جھوٹے دجالوں کا پیدا ہونا۔	۶۶۶
ابن صیاد کا ذکر	″

Marfat.com

عنوان	صفحہ
دجّال کا ذکر	۶۶۷
قصۂ دجال اور واقعہ یاجوج و ماجوج	״
اُنکل اور اندازہ کرلینا اوقات نماز کا جبکہ دن برابر ایک سال یا ایک مہینہ یا ایک ہفتہ کے پایا جائے	״
جسّاسہ کا قصہ	۶۷۲
تمیم داری کی حدیث جس میں مذکور ہے کہ انہوں نے دجّال کو بچشم خود دیکھا ہے	״
دجّال کے بارے میں بقیہ احادیث	۶۷۴
فتنہ کے زمانے میں عبادت کی فضیلت	۶۷۵
قرب قیامت کا ذکر	״
دونوں صوروں کا درمیانی وقفہ	۶۷۶
قبر میں زمین کا انسان کو کھا جانا	״
خلیفہ کی ناپسندیدہ باتوں پر صبر کرنا چاہیئے	״
جماعت کو چھوڑنے والے اور باغی لوگوں کی سزا	״
حضورؐ کا ارشاد "میری امت کی ہلاکت ایک ناسمجھ لڑکے کے ہاتھوں سے ہے"	۶۷۷
قیامت کے قریب علم اٹھ جائیگا جہل پھیل جائے گا۔	״
فتنوں کے زمانے میں گوشۂ تنہائی اختیار کرنا جائز ہے	״
حضورؐ کا ارشاد "فتنہ مشرق کی طرف سے نکلنے والا ہے"۔	״
حضورؐ کا مدینہ کے واسطے برکت کی دعا کرنا	۱۸۴
حضرت عبداللہ بن سلامؓ کا اسلام لانا اور آپ کے بارے میں یہود کا قول	״
علماء یہود کے بارے میں حضورؐ کا ارشاد	۱۸۵
آیات کی تفسیر	۱۸۵
سورۂ فاتحہ کا نام	״
قرآن کی سب سے بزرگ سورت	״
سورۂ بقرہ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا (الآیہ) کی تفسیر	۱۸۶
شرک کی سزا دوزخ ہے	״
وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ کی تفسیر	۱۸۷
سورۂ آل عمران	״
قسم مدعا علیہ پر چاہیئے۔	״
سورۂ نساء	״
حضورؐ کا ارشاد "جو یہ کہتا ہو کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے"	״

عنوان	صفحہ
حضورؐ کا شام اور یمن کے لئے برکت کی دعا کرنا	۶۷۸
جس قوم کی حاکم عورت ہوگی وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی	״
قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک لوگ مُردوں پر رشک نہ کرنے لگیں	״
قرب قیامت پر قبیلۂ دوس کی عورتوں کا کعبۂ یمانی کا طواف کرنا	״
قیامت کے قریب قبیلۂ قحطان کا لوگوں پر حکومت کرنا	۶۷۹
آگ نمودار ہونے کی پیشین گوئی	״
دجّال مدینہ میں داخل نہ ہوگا	״
ابتدائے آفرینش عالم	۶۸۰
قیامت کے دن چاند سورج بے نور ہوجائیں گے	״
کہانت کی حقیقت	״
جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے نہیں آتے۔	۶۸۱
جنّتیوں کے محلّات کا ذکر	״
جب مکھی کسی کے کھانے میں گر پڑے تو اس کو ڈبو کر نکال پھینکنا چاہیئے۔	״
جب کوئی قسم کھائے تو خدا کی قسم کھانا چاہیئے۔	״
اگلی امتوں میں مؤمنین پر جو ظلم و ستم ہوئے ہیں ان کا بیان	״
ہڈی اور لید سے استنجا کرنیکی ممانعت	۶۸۲

Marfat.com

عنوان	صفحہ
سورۂ مائدہ	۶۸۸
سب سے پہلے عمرو بن عامر نے سانڈھ چھوڑنے کی رسم نکالی تھی	〃
سورۂ براءۃ	〃
بے زکوٰۃ مال قیامت میں اژدہا بن کر آئے گا	〃
اشہر حرم کا بیان	〃
سُورۂ اِبراھیم	۶۸۹
وَیُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ کی تفسیر	
اذان کے بعد کی دعا	〃
سُورۂ کھف	〃
حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا ذکر	〃
دنیا کی بڑائی بغیر ایمان کے کوئی قیمت نہیں رکھتی	۶۹۳
سُورۂ نُور	〃
وَیَدْرَءُ عَنْھَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْھَدَ اَرْبَعَ شَھَادَاتٍ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ لَمِنَ الْکَاذِبِیْنَ کی تفسیر	〃
شان ہلال بن امیہ کا قصہ	〃
سُورۂ شُعَرَاء	۶۹۴
لَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ کی تفسیر	〃

عنوان	صفحہ
سُورۂ زُمر	۶۹۴
وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰہُ کی تفسیر	〃
سُورۂ فتح	۶۹۵
اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا کی تفسیر	〃
سُورۂ قٓ	〃
وَتَقُوْلُ ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ کی تفسیر	〃
سُورۂ قمر	〃
بدر کے دن بارگاہ الٰہی میں حضورؐ کا دعا فرمانا	〃
سُورۂ رحمٰن	۶۹۶
جنّت میں مؤمنوں کے واسطے موتیوں کے خیمے ہوں گے	〃
سُورۂ مُنافقون	〃
حضورؐ کا حضرت عمرؓ کو عبداللہ بن اُبی کے قتل سے منع فرمانا	〃
سُورۂ مطفّفین	۶۹۷
حشر کے میدان میں لوگوں کا پروردگار عالم کے سامنے کھڑے ہونا اور پسینے پسینے ہوجانا	〃

عنوان	صفحہ
سُورۃ والشّمس	۶۹۷
آیت پاک واذا انبعث اشقاھا کی تفسیر	〃
سُورۂ اللّیل	〃
فسنیسرہٗ للعسریٰ کی تفسیر تقدیر کا بیان اور شبہ تقدیر کے آگے عمل بے فائدہ چیز ہی کا رد	〃
سُورۂ اقرأ	۶۹۸
ابوجہل اگر کعبہ میں حضورؐ کے ساتھ گستاخی کرتا تو فرشتے پکڑ لیتے	〃
سُورۂ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ کی تفسیر	〃
سُورۂ کوثر کی تفسیر	۶۹۹
بندہ کا اپنے خدا کو جھٹلانا کیونکر ہے	〃
زُہد	〃
دنیا مسلمانوں کے لئے بمنزلہ قیدخانہ اور کافر کے لئے بمنزلہ جنت ہے	۷۰۰
دنیا اللہ کے نزدیک مُردار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔	
ذخیرہ اندوزی کی ممانعت اور خیرات کی ترغیب	〃

Marfat.com

عنوان	صفحہ
انسان کا مال وہی جو وہ خدا کی راہ میں خرچ کر گیا	۷۰۰
مُردہ قبر میں اپنے ساتھ صرف اپنا عمل لے جاتا ہے۔	۷۰۱
مال اور اولاد کی مثال	״
قبر میں عمل کے سوائے کوئی غمخوار نہیں	״
دنیا کی محبت میں ایک دوسرے سے سبقت نہ کرنا چاہئے	״
فتح ایران و روم اور آئندہ کے واقعات کی پیشین گوئی	۷۰۲
اپنے سے کمتر پر نظر رکھنا چاہئے برتر پر نہیں	״
شکر گزاری کا فائدہ	״
اللہ تعالیٰ پرہیزگار مالدار اور چھپ کر خیرات کرنے والے بندہ کو پسند فرماتا ہے	״
دیدار الٰہی کا بیان	۷۰۳
حضورؐ کی زندگی کس طرح بسر ہوتی تھی۔	۷۰۴
حضورؐ کا دُعا فرمانا کہ میرے اہل و عیال کی روزی بقدر زلیست عطا فرما۔	״
فقراء مہاجرین کا جنت میں اغنیاء سے بہت پہلے جانے کا ذکر	۷۰۵
اہل حجر کی زمین میں داخل ہونے کی ممانعت مگر روتے ہوئے	״
مسکین اور یتیم پر احسان کرنا چاہئے	״
محتاجوں کی حاجت روائی	״

عنوان	صفحہ
منافع میں سے تہائی مال خدا کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے	۷۰۶
ریاکاری حرام ہے	״
زبان کی حفاظت کا بیان	۷۰۷
دوسروں کو ہدایت کرنے اور خود عمل نہ کرنے کی سزا	״
اپنے عیوب کو بیان کرنے کی ممانعت	״
جمائی آئے تو کیا کرنا چاہئے	۷۰۸
رقاق کی متفرق احادیث	״
فرشتوں، جنوں اور آدم کی پیدائش	״
بنی اسرائیل کا گروہ مسخ ہو کر شاید چوہا بن گیا	״
مؤمن کے حق میں ہر حال بہتر ہے خوشی بھی رنج بھی	״
تعریف میں مبالغہ کرنیکی ممانعت	۷۰۹
مدح جائز اور ناجائز کی تفصیل	״
ابتدائے اسلام میں صرف قرآن لکھنے کی اجازت تھی	״
مذہب اسلام کے نظم و نسق کا بیان اور یہود و نصاریٰ کی تحریف کا ذکر	״
اصحاب اخدود (کھائیوں والوں) کا تذکرہ	۷۱۰
درویش اور ساحر کا قصہ	״
بچہ کی کرامت اور ہدایت الٰہی کا ظہور	״

عنوان	صفحہ
ابو الیسر کا قصہ اور حضرت جابرؓ کی حدیث	۷۱۳
ہجرت کا واقعہ	״
رقاق	״
وہ دو نعمتیں جن کے بارے میں اکثر لوگ ٹوٹے میں ہیں	״
دنیا میں ایسے رہو جیسے پردیسی رہتا ہے	۷۱۴
زہد اور قناعت کی ترغیب	״
انسان کی حرص کا نقشہ	״
حضورؐ کا ارشاد "مال تر و تازہ اور شیریں ہے"	۷۱۵
حضورؐ کا ارشاد "مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو"	״
تونگری دراصل دل کی تونگری ہے	״
امید و بیم کا ذکر	״
زبان کو بیکار باتوں سے بچانا چاہئے	۷۱۶
مہاجر وہ جو گناہوں سے بچے	״
حضورؐ کا ارشاد "جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور ویسے ہی دوزخ"	״
حضورؐ کا ارشاد "اپنے سے کمتر پر نظر رکھو برتر پر نہیں"	۷۱۷
ناشکری اور غرور کا علاج	״

Marfat.com

عنوان	صفحہ
اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے لہٰذا خاتمہ سے ڈرتے رہنا چاہیئے	۷۱۷
امانت داری کے اٹھ جانے کا ذکر	۷۱۸
نفلیں تقرب الٰہی کا ذریعہ ہیں	״
مؤمن کے عزیز اُٹھ جانے کا بدلہ جنت ہے۔	۷۱۹
مُردوں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت	״
قیامت کے دن کافر منہ کے بل چلیں گے	״
میدان حشر میں لوگوں کا پسینہ میں ڈوبنا	״
قیامت کے دن قصاص (بدلہ) لیا جائے گا۔	״
جس سے حساب میں پوچھ گچھ ہوئی وہ پکڑا گیا	۷۲۰
جنت میں ستر ہزار آدمی بلا حساب داخل ہوں گے	״
جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں جانے کے بعد کا اعلان	۷۲۱
جنت میں سب سے بڑھ کر نعمت خدا کی رضامندی ہے	״
جنتی کو جنت میں جانے سے پہلے دوزخ کا ٹھکانا بتایا جائیگا تاکہ وہ خدا کا شکر ادا کرے	۷۲۲
دوزخ کا سب سے ہلکا عذاب	״
دوزخ میں کافر کے کندھوں کو تین دن رات کی مسافت کے بقدر چوڑا کر دیا جائیگا	״

عنوان	صفحہ
حوض کوثر کا بیان	۷۲۳
ان لوگوں کا ذکر جو حضورؐ کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے اور شیعوں کے شبہ کا رد	״
متفرق احادیث	۷۲۴
وضو اور تحیۃ الوضو کی فضیلت	״
غازی کا سامان مہیا کرنے اور اس کے گھر کی نگرانی کرنے کی فضیلت	״
غازی کا سامان مہیا کرنے اور اسکے گھر کی نگرانی کرنے کی فضیلت	״
وتر اول رات پڑھنے کی اجازت اور پچھلی رات پڑھنے کی فضیلت	״
شہادت کی دعا مانگنے کی فضیلت	״
اسلام میں سنت حسنہ جاری کرنے پر ثواب اور سنت سیئہ نکالنے پر عذاب	״
اہل قبلہ کے حقوق	۷۲۵
راہ خدا کا غازی کون ہے؟	״
تراویح کی فضیلت	۷۲۶
ذمی اور معاہد کے قتل کا گناہ	״
حقوق العباد دنیا میں بخشوا لینے کی ترغیب	״
سجدۂ سہو کا بیان	״
پیادہ پا حج پر جانے کی نذر ماننا درست نہیں	۷۲۷
اہل میّت کے رونے سے میّت پر عذاب	״

عنوان	صفحہ
ناحق مال کھانے والوں کے لئے وعید	۷۲۷
بدترین خلائق وہ شخص ہے جس کی بدکلامی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا چھوڑ دیں	״
محرم کو زندہ شکار قبول کرنا درست نہیں	״
ازار بغیر غرور کے ٹخنوں سے نیچے لٹکے تو کوئی حرج نہیں	۷۲۸
ترکوں سے جنگ کی پیشینگوئی	״
عورت کو بغیر محرم کے سفر کرنے کی ممانعت	״
جہاد چھوڑ کر کھیتی باڑی میں مشغول ہونے کا وبال	״
دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت	۷۲۹
سورج کے طلوع وغروب سے قبل ایک رکعت پانے والے کا حکم	״
دنیاوی عذاب نیک وبد سب پر عام ہوتا ہے اور اُخروی عذاب صرف بدلوگوں پر	״
جب کوئی برا خواب دیکھے تو کیا کرے	״
تہجد سے قبل دو رکعت ہلکی پڑھنے کا حکم	۷۳۰
دوران خطبہ میں کسی کو زبان سے چُپ رہنے کو کہنا منع ہے	״
عرفہ کے دن دوڑنے بھاگنے کی ممانعت	״

Marfat.com

عنوان	صفحہ
چاندی، اونٹ اور چھواروں کی زکوٰۃ کا نصاب	۳۰
حضورؐ کا خواب میں سونے کے دو کنگھن دیکھنا۔ اور ان کو پھونک مار کر اڑا دینا	۳۱
حضورؐ کا خواب میں دودھ کا پیالہ دیکھنا اور اس کی سیرابی ناخنوں میں دیکھنا	״
حقیر سے حقیر تحفہ اور دعوت قبول کرنے کی ترغیب	۳۲
خدا کو محبوب وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو	״
جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے کی ممانعت	״
انسان کا اپنا مال وہی ہے جو اس نے خدا کی راہ میں خرچ کیا باقی اس کے وارثوں کا ہے	״
ایمان یمن میں ہے اور قساوت قلبی ربیعہ اور مضر میں	۳۳
سب پیغمبر ماں جائے بھائی ہیں اور حضرت عیسیٰؑ اور حضورؐ کے درمیان کوئی نبی نہیں	״
حکام کو انصار کیساتھ نرمی اور سلوک کرنیکی وصیت	״
باپ بیٹے سے زیادہ رسول اللہ سے محبت رکھنے کا حکم	۳۴

عنوان	صفحہ
فتوحات کی پیشین گوئی اور جہاد کی ترغیب	۳۴
قیامت میں قوم نوح کے خلاف امت محمدی کی گواہی	״
حضرت موسیٰؑ کے پتھر کے پیچھے بھاگنے کا قصہ	۳۵
فرشتے نور سے، جن آگ کی لو سے اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے	״
بدعتی کی سزائے جہنم	״
حائضہ سے بوسہ اور مساس جائز ہے	״
بھولی بھٹکی بکری پکڑ لینے کا حکم	۳۶
حضرت سعدؓ کو اتارنے کے لئے صحابہؓ کو اٹھنے کا حکم	״
ترک صلوٰۃ باعث کفر	״
مدینہ میں وبا اور دجّال داخل نہ ہوگا	۳۷
خدا کے دوست	״
عذاب قبر، فتنۂ دجّال اور گناہ و ناوان سے پناہ مانگنا	״

عنوان	صفحہ
وہ حدیثیں جو ہمیں صحیحین میں نہیں ملیں	۳۸
فتنہ کا بیان	״
احسان کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے	״
صبر و قناعت کی فضیلت	״
قوم بنی ثقیف کے قیدی کے ساتھ برتاؤ	״
جانوروں پر رحم کرنے کا حکم	۳۹
اونٹ کا بارگاہِ رسالت میں شکایت کرنا	״
اُم خالد بنت سعید کی فضیلت	״
حضرت جلیبیبؓ کی فضیلت	״
جانور کا عاریت پر دینا جائز ہے۔	״
جنگ تبوک کا ذکر	۴۰
سخت آندھی چلنے کی پیشین گوئی	״

ناشر

نورمحمد کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معتبر لوگوں سے روایت کرنا

(۱) م سَمُرَۃُ بْنُ جُنْدَبٍ وَّالْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ بِحَدِیْثٍ وَّھُوَ یَرٰی اَنَّہٗ کَذِبٌ فَھُوَ اَحَدُ الْکَاذِبِیْنَ۔

مسلم میں روایت ہے سمرہ بن جندبؓ اور مغیرہ بن شعبہؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو میری طرف سے روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹی حدیث ہے تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

ف دو جھوٹے یعنی مسیلمہ کذاب اور مختار یا اسود عنسی جنھوں نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا یا یہ مطلب کہ ایک جھوٹا وہ جس ناپاک نے حضرت پر جھوٹ باندھا، دوسرا جھوٹا یہ کہ اس جھوٹی حدیث کو روایت کرتا ہے جان بوجھ کے۔ اکثر لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہیں واہی تباہی حدیثیں نقل کیا کرتے ہیں جن کی کچھ اصل نہیں۔ مسلمان کو لازم ہے کہ حدیث میں بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث کو سچا نہ جانے جو حدیث کی معتبر کتابوں میں ہو اس کو مانے جیسے کہ یہ کتاب مشارق الانوار ہے کہ سب علمائے اہل سنت اس کو بہت صحیح جانتے ہیں۔

حضورؐ پر جھوٹ باندھنا

(۲) ق اَلْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ اِنَّ کَذِبًا عَلَیَّ لَیْسَ کَکَذِبٍ عَلٰٓی اَحَدٍ مَّنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔

بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے اوپر جھوٹ باندھنا اوروں پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہیں جو مجھ پر جھوٹ باندھے گا جان بوجھ کر، سو اپنی بیٹھک ٹھہرا لیوے دوزخ میں۔

جھوٹی حدیثیں وضع کرنے کا گناہ اور صحیح حدیثوں کی جستجو اور تلاش کرنے کی تاکید۔

ف یہ حدیث متواتر ہے یعنی اتنے لوگوں نے روایت کی کہ اس کے سچ ہونے کا یقین کامل ہوا۔ پچاس سے بھی زیادہ حضرتؐ کے اصحاب نے اس کو روایت کیا ہے۔ ہر چند ہر ایک پر جھوٹ باندھنا حرام ہے لیکن حضرتؐ پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہے اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اس کا دوزخ ہے اس واسطے علمائے حدیث نے حدیثوں کے پرکھنے میں بڑی محنتیں اور جاں فشانیاں کیں موضوع حدیثوں کو جانچ کر علیحدہ کر ڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صراف کھرے اور کھوٹے کو پہچان جاتا ہے ویسے علمائے حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہے کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب میں دیکھے اس حدیث کو سچا نہ جانے جب تک کہ اس کو حدیث کی مشہور کتابوں میں نہ دیکھے یا علمائے حدیث سے اس کی صحت نہ سنے۔

(۳) ق عَلِیٌّ لَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ یَّکْذِبْ عَلَیَّ یَلِجِ النَّارَ۔

بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ پر جھوٹ نہ باندھیو سو مقرر یہ بات ہے کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھیگا وہ دوزخ میں جاویگا۔

سنی سنائی بات بلا تحقیق بیان کرنا

(۴) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ کَفٰی بِالْمَرْءِ کِذْبًا

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مرد کو

Marfat.com

اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَفِي رِوَايَةٍ كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا۔

اتنا جھوٹ کفایت کرتا ہے کہ جو سنے اس کو ذکر کرے اور قضاعی کی روایت میں یوں ہے کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہے کہ جو سُنے اس کو بیان کرے۔

ف یعنی اکثر اخبار اور حکایات جھوٹ سے خالی نہیں ہوتے تو اگر ہر ایک بات کو بیان کرنے لگا تو یہ شخص بھی مقرر دروغ گو ٹھہرا یعنی دروغ کا مددگار ہوا۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جب تک بات کو خوب تحقیق نہ کر لیوے ہرگز زبان پر نہ لاوے۔

(۵) مر اِبْنِ مَسْعُوْدٍ بِحَسْبِ الْمُؤْمِنِ الْكِذْبُ اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ[1]

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایماندار کو اتنا جھوٹ کفایت کرتا ہے کہ جو بات سنے اسی کو کہنے لگے۔

ف یعنی جھوٹ صرف اسی چیز کا نام نہیں کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جھوٹ باندھے بلکہ یہ بھی جھوٹ میں داخل ہے کہ جو خبر سنے بدون تحقیق کئے اس کو کہنے لگے اس واسطے کہ اکثر اخبار جھوٹ مشہور ہو جاتے ہیں تو مومن عاقل کو اس کی تحقیق لازم ہے، بے تحقیق کسی بات کو زبان سے نہ نکالے اسی واسطے علمائے اہلِ سنت نے حدیث کی تحقیق میں بڑی محنت کی ہے اور خوب چھانٹ پچھوڑ کر کے صحیح حدیث کو ضعیف اور موضوع سے جدا کر دیا ہے حق تعالیٰ ان کے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہے کہ جو کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب میں دیکھے تو اس کو نہ مانے جب تک کہ علم حدیث کی معتبر کتابوں میں اس کی سند نہ پاوے۔

ناقابلِ اعتبار لوگوں کی روایت سے احتراز

(۶) مر اَبُوْهُرَيْرَةَ سَيَكُوْنُ فِيْ آخِرِ اُمَّتِيْ اُنَاسٌ يُّحَدِّثُوْنَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ۔

خلافِ اجماع باتوں پر کان نہ دھرنا چاہیے

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا عنقریب میری پچھلی امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو حدیثیں ظاہر کریں گے اور ایسی باتیں تم سے کہیں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہیں سنیں سو دُور بھاگو تم ان سے۔

ف اس حدیث میں اہلِ بدعت کا ذکر ہے جو اسلام کے مخالف نئے کاموں کو رائج کرتے ہیں برخلاف اجماعِ مسلمین کے خواہ جھوٹی حدیث بنا کر خواہ اولیاء اللہ کی طرف نسبت کر کے خواہ اماموں کی طرف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بے تحقیق کسی بات کو نہ ماننا چاہیے کہ اس میں دین بگڑتا ہے اور اسی سبب سے ہزاروں بدعتیں عالمگیر ہو گئیں۔

ایمان کا بیان

(۷) ق عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ

بخاری اور مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو اس کی گواہی دے کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمدؐ خدا کا رسول ہے اور یہ کہ نماز کو تو ٹھیک پڑھے اور زکوٰۃ دیوے اور رمضان کا روزہ رکھے اور خانۂ خدا کا حج کرے

[1] مسلم کی روایت میں حضرت ابن مسعودؓ سے بحسب المرء من الکذب کے الفاظ مروی ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ لَهٗ لِجِبْرَئِيْلَ حِيْنَ جَاءَهٗ عَلٰى صُوْرَةِ رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرٰى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَآءَ الشَّآءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِى الْبُنْيَانِ۔

اگر تجھکو اس کی راہ کی طاقت ہو یعنی بشرط خرچ اور سواری کے۔ یہ حضرتؐ نے جبرئیلؑ سے کہا جبکہ جبرئیلؑ حضرتؐ کے پاس مرد کی صورت پر آئے تھے۔ سو انھوں نے کہا کہ تم نے سچ کہا۔ جبرئیلؑ نے کہا تو مجھکو ایمان کی حقیقت بتلائیے۔ حضرتؐ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو دل سے مانے اللہ کو اور اسکے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے پیغمبروں کو اور پچھلے دن کو یعنی قیامت کو اور تقدیر کو مانے بھلی یا بری۔ جبرئیلؑ نے کہا تم نے سچ کہا۔ جبرئیلؑ نے کہا تو احسان اور اخلاص کی حقیقت فرمائیے حضرتؐ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے تو اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اسکو دیکھ رہا ہو، سو اگر اس طرح کا دیکھنا تجھ سے نہ ہو سکے تو یوں جان کہ وہی تجھ کو دیکھتا ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا تو اب قیامت کا حال فرمائیے کہ کب ہوگی۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو کچھ زیادہ تر نہیں جانتا۔ یعنی قیامت کی ناواقفی میں تم اور میں دونوں برابر ہیں۔ جبرئیلؑ نے کہا تو اسکے پتے ہی بتلائیے۔ حضرتؐ نے کہا کہ قیامت کی نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک اور مربی کو جنے یعنی مالکوں کے نطفے سے لونڈیاں جنیں تو ان کی اولاد بھی اپنے باپ کی طرح لونڈیوں کی مربی ٹھہری خلاصہ مطلب یہ کہ قیامت کے قریب کنیزک زادوں کی کثرت ہوگی۔ اور دوسری نشانی قیامت کی یہ ہے کہ تو دیکھے ننگے پاؤں ننگے بدن محتاج بکریاں چرانیوالوں کو کہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں یعنی کمینے اور بے حقیقت لوگ دولتمند ہوں گے بڑی بڑی عمارتیں بنا کر فخر کریں گے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کی حدیث میں اسلام اور ایمان کی حقیقت مذکور ہے نیز احسان کی وضاحت جس سے مراد تصوف اور درویشی ہے

ف پوری روایت اس حدیث کی یوں ہے کہ عمر فاروقؓ نے کہا کہ ہم حضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمودار ہوا نہایت سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا کہ اس پر کچھ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور ہم میں سے کوئی اس کو نہ پہچانتا تھا۔ سو چلا آیا یہاں تک کہ حضرتؐ کے پاس بیٹھا زانو کو حضرتؐ کے زانو سے ملا کر اور اپنی دونوں ہتھیلیاں حضرتؐ کے زانو پر رکھیں اور کہا کہ اے محمدؐ مجھکو اسلام کی حقیقت بتلا۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ عمر فاروقؓ نے کہا وہ مرد چلا گیا اور میں دیر تک حیرت میں چکارہا پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عمر تو جانتا ہے کہ یہ پوچھنے والا کون تھا میں نے کہا کہ خدا اور اس کا رسول ہی زیادہ تر دانا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمہارے پاس آیا تھا تم کو دین سکھلانے کو۔

ف اس حدیث کو حدیثِ جبرئیل کہتے ہیں اس واسطے کہ سائل جبرئیل تھے۔ اور ام الاحادیث اور ام الجوامع بھی اس کا نام ہے یعنی سب حدیثوں کی۔ یہ حدیث جڑ ہے اس واسطے کہ جو مطلب اور احادیث

Marfat.com

میں ہیں وے سب اس حدیث میں مجمل موجود ہیں۔ جیسے سورۂ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہیں کہ سب قرآن کے مطالب پر شامل ہے۔ حضرت جبرئیلؑ نے چار چیزیں حضرتؐ سے پوچھیں۔ اول اسلام کی حقیقت۔ دوسرے ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت۔ سو فرمایا کہ اسلام کی حقیقت پانچ رکن ہیں توحید اور رسالت کی گواہی اور نماز اور زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور حج۔ معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری اعمال کا نام ہے اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا۔ یعنی خدا کا یوں اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہے اور سب خوبیوں سے موصوف ہے اور فرشتوں کا یوں اعتقاد کرے کہ وے نوری خدا کے بندے ہیں رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہیں بموجب حکم کے سارے عالم کا انتظام کرتے ہیں گناہوں سے پاک ہیں، نہ مرد ہیں نہ عورت اور کتابوں کا یوں اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیمی کلام ہے جو ان میں ہے سو سچ ہے۔ کہتے ہیں کہ خدا کی ایک سو چار کتابیں ہیں دس حضرت آدمؑ پر اتریں اور پچاس حضرت شیثؑ پر اور تیس حضرت ادریسؑ پر اور دس حضرت ابراہیمؑ پر۔ باقی چار کتابیں تو تمام عالم میں مشہور ہیں توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن۔ لیکن قرآن سب سے افضل ہے۔ قرآن کے سوا اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہیں اس واسطے کہ ان پر اول تو اعتماد نہیں اور دوسرے یہ کہ وے منسوخ ہیں اور تیسرے یہ کہ جو اگلی کتابوں میں مطلب تھے سو سب قرآن میں موجود ہیں تو ہوتے قرآن کے دوسری آسمانی کتاب کی کچھ حاجت نہیں اور پیغمبروں کا یوں اعتقاد کرے کہ وے سب سے افضل اور پاک لوگ ہیں خدا نے ان کو اپنی کمال رحمت سے آدمیوں کی طرف بھیجا تاکہ ان کو نیک راہ بتلا دیں اور ان کا دین اور دنیا سنواریں اور ان کو قسم قسم کے معجزات دیئے کہ ان کی راستی میں کوئی عاقل آدمی شک نہ لاوے۔ وے سب گناہوں سے پاک ہیں صغیرہ ہوں یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہے اور حضرت آدمؑ کا گیہوں کھانا بقصد نہ تھا بھول چوک تھی اسی طرح اور پیغمبروں کو بھی قیاس کرنا چاہیئے اور سب پیغمبروں سے ہمارے حضرتؐ افضل ہیں جو کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان میں ممکن تھے وے تمام ہمارے حضرتؐ پر ختم ہو گئے اسی واسطے ہمارے حضرتؐ کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نہ رہی۔ خلافت اور امامت کا اعتقاد نبوت کے اعتقاد میں داخل ہے ایمان کا یہ جدا رکن نہیں جیسا کہ شیعہ کہتے ہیں۔ اور پچھلے دن کا یوں اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرتؐ نے فرمایا ہے سو درست ہے یعنی عذاب قبر اور قیامت کی نشانیاں اور صور کا پھنکنا اور مُردوں کا جینا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلا اور ترازو عمل تولنے کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب چیزیں حق ہیں ان میں کچھ شک نہیں۔ اور تقدیر کا یوں اعتقاد کرے کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا بھلا یا بُرا سو سب تقدیر سے ہے، بدون اس کی خواہش نہ پتی سے پلے نہ کوئی پونڈ سکے لیکن باوجود اس کے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہے کہ اس کے سبب سے انسان تعریف یا مذمت ثواب یا عذاب کے لائق ہوتا ہے۔ تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل ہونا چاہیئے زیادہ اس میں غور اور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہے اس واسطے کہ عقل ہماری میں اتنی کہاں طاقت ہے کہ کارخانۂ خدائی کے بھید سمجھے اسی واسطے حضرتؐ نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا۔ یہ ایمان مفصل کی حضرتؐ نے حقیقت بیان کی اور ایمان مجمل کی یہ حقیقت ہے کہ یوں اعتقاد کرے کہ جو حضرتؐ نے فرمایا اور بتلایا سو ٹھیک اور درست ہے نجات کے واسطے

Marfat.com

اتنا بھی کفایت ہے۔ پھر حضرتؐ نے احسان یعنی اخلاص کے دو درجے فرمائے۔ اعلیٰ درجہ تو یہ ہے کہ عبادت میں ایسا حضور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہے اس کو مشاہدہ کہتے ہیں اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ یہ تصور کرے کہ خدا مجھ کو دیکھتا ہے اس کو مراقبہ کہتے ہیں اس تصور میں بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور حضوری حاصل ہوگی۔ ممکن نہیں کہ اس تصور میں آدمی ادب چھوڑے یا اِدھر اُدھر التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسی کو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہے کہ وہ ہاتھ پاؤں ہلائے یا نظر کو اٹھائے معلوم ہوا کہ تصوف اور درویشی احسان کا نام ہے ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہیں اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتے ہیں اور حضوری اور اخلاص کو احسان کہتے ہیں اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہے اور گاہے اسلام اور ایمان کو ایک کہتے ہیں اس واسطے کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہیں اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہیں۔ اور بعضے لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور تصفیۂ باطن کو طریقت اور مشاہدے اور مراقبے کو حقیقت کہتے ہیں۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ دین کی بنیاد فقہ اور کلام اور تصوف پر ہے سو اس حدیث میں حضرتؐ نے تینوں مقام کو بیان فرما دیا۔ اسلام اشارہ ہے فقہ کا اور احسان اشارہ ہے تصوف کا جس میں حق الیقین اور مشاہدہ اور مراقبہ مذکور ہے۔ معلوم ہوا کہ دین میں کامل وہی ہے جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور جس میں ان تینوں میں سے بعض ہو اور بعض نہ ہو وہ ناقص اور کچا ہے اس واسطے کہ درویش بے فقہ کے شیطان ہے کہ احکامِ الٰہی سے غافل رہا حرام اور حلال کو نہ سمجھا اور فقیہ بے درویشی کے زاہد خشک اور قالب بے روح ہے اس واسطے کہ عمل بدون نیت خالص اور بے شوق اور حضور دل کے ناتمام ہے۔ یہی راہ مستقیم ہے اور باقی گمراہی۔

(۸) خ عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرَئِیْلُ اَتَاكُمْ لِیُعَلِّمَكُمْ دِیْنَكُمْ۔ [1]

بخاری میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عمرؓ تو کیا جانتا ہے کہ یہ پوچھنے والا کون ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ تر دانا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمہارے پاس آیا کہ تم کو تمہارا دین سکھلائے۔

ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب کے اور حدیث جبرئیل میں مفصل ہو چکا۔

نماز پنجگانہ کا بیان

(۹) ق طَلْحَةُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ سَاَلَهٗ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِیَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَیَّ

بخاری اور مسلم میں طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں ایک رات اور دن میں یہ حضرتؐ نے اس مرد سے کہا جس نے حضرتؐ سے اسلام کے ارکان پوچھے پھر اس مرد نے کہا کیا میرے اوپر ان پانچ کے سوائے اور بھی نماز ہے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں مگر اس طرح کہ تو نفل نماز پڑھے تو درست ہے حضرتؐ نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے۔ پھر

[1] یہ روایت صحیحین میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے بخاری میں جاءکم ہے اور مسلم کی روایت میں انّا کم یعلمکم دینکم کے الفاظ ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

غَيْرُهٗ فَقَالَ لَآ اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَآ اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَآ اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَآ اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ وَيُرْوٰى اَفْلَحَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ۔

اس نے کہا کیا میرے اوپر اس کے سوا اور بھی روزہ ہے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرتؐ نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر کیا تو اس نے کہا کیا مجھ پر زکوٰۃ کے سوا اور بھی دینا فرض ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں مگر یوں کہ تو بطور نفل دیوے۔ پھر پلٹ چلا وہ مرد اور وہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی کہ اس پر نہ بڑھاؤں گا اور نہ اس میں کچھ گھٹاؤں گا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ مراد کو پہنچا اگر یہ سچا ہے۔ اور دوسری روایت یوں ہے کہ مراد کو پہنچا اس کے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہے یا یوں فرمایا کہ بہشت میں داخل ہوا اس کے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہے۔

ف حضرتؐ نے حج کا ذکر نہیں کیا اس واسطے کہ اس کا سوال سب اسلام کے ارکان سے نہ تھا اور یہ جو اس نے کہا کہ میں نہ بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا یعنی ان فرض چیزوں میں اپنی طرف سے زیادتی کمی نہ کرونگا اور یہ مطلب نہیں کہ فرض کے سوائے سنت نفل نہ ادا کروں گا اور حضرتؐ نے جو اس کے باپ کی قسم کھائی تو عرب کی عادت کے موافق حضرتؐ کی زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نہ تھی یا غیر خدا کی قسم اس کے بعد منع ہوئی۔

ارکانِ اسلام

(۱۰) م اَنَسٌ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ قَالَهٗ لِضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر سچا ہے تو مقرر بہشت میں جاویگا یہ حضرتؐ نے ضمام بن ثعلبہؓ کے حق میں فرمایا۔

ف اصحاب بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا ضمام بن ثعلبہ اس کا نام تھا اس نے اسلام کے فرض حکم پوچھے حضرتؐ نے اس کو پانچوں وقت کی فرض نماز اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوٰۃ بتلائی تو اس نے کہا اس خدا کی قسم جس نے تجھ کو سچا پیغمبر کیا کہ میں اس میں نہ زیادتی کروں گا نہ کمی۔ جب وہ گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ ضمام کے کلام کا یہ مطلب نہیں کہ سوائے فرض کے میں سنت اور نفل نہ کروں گا بلکہ یہ مطلب کہ فرض چیزوں میں کچھ کمی زیادتی اپنی طرف سے نہ کروں گا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی ہو کر آیا تھا تو مطلب یہ کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی میں میری طرف سے کچھ کمی زیادتی نہ ہوگی۔ جیسا کہ حضرتؐ سے سنا ہے ویسا ہی ان سے کہوں گا۔

اسلام کے بنیادی اصول

(۱۱) ق اِبْنُ عُمَرَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ عَلٰى اَنْ يُّوَحَّدَ اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عُمَرَ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہے۔ خدا کو ایک جاننے پر اور نماز قائم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور رمضان کے روزے پر اور حج پر۔ سو ایک مرد نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا حج اور رمضان کے

Marfat.com

الْحَجِّ وَصِيَامِ رَمَضَانَ قَالَ لَا صِيَامَ رَمَضَانَ وَالْحَجَّ هٰكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيُرْوٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔

روزے پر۔ عبداللہ نے کہا نہیں رمضان کے روزے اور حج پر یونہی میں نے حضرت سے سُنا ہے اول روزہ بعد اس کے حج اور دوسری روایت یوں ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز ہے اس کی گواہی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

اللہ اور رسول پر ایمان لانا

(۱۲) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ قَالَهٗ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں چار چیز کا اور منع کرتا ہوں چار چیز سے۔ پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنی اس طرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہیں خدا کے سوائے اور محمدؐ رسول ہے اللہ کا۔ اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم زکوۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ پانچواں حصہ اس کا ادا کرو۔ اور منع کرتا ہوں تم کو کدو سے اور سبز گھڑے سے اور نقیر اور مقیر سے، یہ حضرتؐ نے عبدالقیس کے گروہ سے فرمایا۔

ف اس وقت میں شراب کے چار طرح کے برتن رائج تھے ایک تو کدو اور تونبا اور دوسرے سبز گھڑا جیسے سبز مرتبان تیسرے نقیر یعنی کھجور کی لکڑی کا کریدا برتن چوتھے مقیر یعنی روغن دار برتن جس میں روغن قیر ملا ہو جب شراب حرام ہوئی تو حضرتؐ نے اس کے برتنوں کا بھی استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب نوشی نہ یاد پڑے جبکہ شراب کی عادت چھٹ گئی تو آخر کو ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اور حدیث میں یہ آیا ہے۔

علم و عقل کی تعریف۔

(۱۳) ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ قَالَهٗ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تجھ میں دو خوبیاں ہیں جن کو خدا دوست رکھتا ہے ایک تو غصے کا بچاؤ دوسرے گرداؤ۔ یہ حضرتؐ نے اس آدمی سے کہا جس کا قوم عبدالقیس میں اشج لقب تھا۔

ف عبدالقیس ایک قوم کا نام ہے وہ قوم حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کے سب آدمی اپنی سواریاں چھوڑ جلدی سے حضرتؐ کی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلد بازی نہ کی اپنے اونٹ کو پہلے باندھا پھر کپڑے پہن کے حضرتؐ کے پاس خاطر جمع سے حاضر ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور اس کی تعریف کی۔ ذرا سی خلاف مرضی بات میں غصے میں لال ہو جانا اور ہر کام میں بدون غور کے شتابی اور جلد بازی کرنا جانوروں کی خو ہے اسواسطے خدا کو غصے کا بچاؤ اور گرداؤ پسند ہے۔

(۱۴) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ

Marfat.com

أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى

حضرتؐ نے فرمایا کہ خوشا بحال قوم یا یوں فرمایا کہ خوشا بحال ایلچیاں نہ ذلیل ہوں نہ شرمندہ۔ یہ حضرتؐ نے عبدالقیس کے ایلچیوں سے فرمایا جب کہ ان سے پوچھا کہ تم کون قوم یا کون ایلچی ہو۔ تو انھوں نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہیں۔

ف عبدالقیس ربیعہ کی قوم سے گروہ کا نام ہے جب وہ حضرت کی خدمت میں مسلمان ہونے کو آئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث سنا کر ان کی توقیر کی۔

شریعت اسلامی کی دعوت دینا

(۱۵) **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ سَتَأْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَاءِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَآئِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ ؕ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے جب معاذ بن جبلؓ کو یمن کا حاکم کر کے بھیجا تو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب اس قوم کے پاس آئیگا جو کتاب والے ہیں یعنی یہود اور نصاریٰ تو جب تو ان کے پاس جانا تو اُن کو بُلا اس طرف کہ گواہی دیں اس کی کہ کوئی خدا کے سوائے لائق پوجنے کے نہیں اور مقرر محمدؐ خدا کا رسول ہے۔ سو اگر وے اس بات میں تیرا کہنا مانیں تو ان کو خبردار کر اس سے کہ خدا نے ان پر ہر ایک دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں سو اگر وے اس میں بھی تیرا کہنا مانیں تو ان کو خبردار کر اس سے کہ خدا نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے مالداروں سے لی جاوے سو اُن کے محتاجوں پر پھیر کر دی جاوے سو اگر وے اس کو بھی مانیں تو الگ رہنا اُن کے عمدہ مال سے یعنی زکوٰۃ میں جانور چن چن کر عمدہ قسم نہ لینا اور ڈرا کیجیو مظلوم کی بددعا سے۔ سو بات یوں ہے کہ مظلوم کی دعا میں اور خدا میں کچھ آڑ نہیں یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ کسی پر ظلم نہ کرنا۔ شعر

بترس از آہِ مظلوماں کہ در وقت دعا کردن
اجابت از درِ حق بہرِ استقبال می آید

(۱۶) مر طَارِقُ ابْنُ اَشْيَمَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔ لہ

مسلم میں طارق بن اشیم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے زبان سے لا الہ الا اللہ کہا اور جو چیز کہ سوائے خدا کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر اس سے انکار کرے تو اس کا مال اور خون حرام ہے اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔

لہ یہ روایت مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے حضرت طارق ابن اشیم سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

ف یعنی جو مسلمان ہوا اس کا جان اور مال بچ گیا اور اگر اس نے مکر کیا ہوگا اپنے بچنے کے واسطے تو خدا اس کو سمجھ لے گا یعنی دل کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہیں ہم کو ظاہر کا حکم ہے لا الہ الا اللہ بڑا پتا ہے اسلام کا حضرتؐ کے وقت جو لا الہ الا اللہ کہتا وہ محمدؐ رسول اللہ بھی کہتا تھا۔ قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تھا اور یہ اس حدیث کا مطلب نہیں کہ جو صرف لا الہ الا اللہ کہے وہ مسلمان ہے خواہ حضرتؐ کو اور قیامت کو مانے یا نہ مانے اس واسطے کہ ایمان اس کا نام ہے کہ دین کی سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہے۔

(۱۷) ق اَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَجَابِرٌ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَہٗ وَنَفْسَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ وَحِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھکو لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا، یہانتک کہ وے لا الہ الا اللہ کہیں سو جس نے کہ لا الہ الا اللہ کہا اس نے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلا ہے اور اس کا حساب خدا کے ذمے پر ہے۔

ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اس کا جان اور مال لینا حرام ہے لیکن اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا یا مال ضامن ہوگا تو اس سے مال دلایا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر میں مسلمان ہوا اور دل میں کافر رہا تو اس سے خدا حساب کرلے گا۔ دلوں کے حال دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہیں۔

ایمان لانا حالتِ نزع سے پہلے پہلے تک معتبر ہے

(۱۸) ق اَلْمُسَیَّبُ بْنُ حَزْنٍ اَیْ عَمُّ قُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَلِمَۃً اُحَاجُّ لَکَ بِھَا عِنْدَ اللّٰہِ قَالَہٗ لِاَبِیْ طَالِبٍ عِنْدَ وَفَاتِہٖ۔

بخاری اور مسلم میں مسیب بن حزنؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے چچا کہہ لا الہ الا اللہ۔ کہہ لے اس کلمہ کو، خدا کے نزدیک اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیرے واسطے میں جھگڑ لوں گا۔ یعنی تیرے اسلام کی گواہی دے کر تجھکو بخشاؤں گا۔ یہ حضرتؐ نے ابوطالب سے کہا ان کے مرتے وقت۔

ف ابوطالب کی وفات کے وقت ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ موجود تھے جب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی تو ان کمبختوں نے کہا اے ابوطالب کیا تو عبدالمطلب کے دین کو چھوڑتا ہے حضرت بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور وہ شیطان اسی طرح ورغلاتے تھے آخرش کو ابوطالب نے کہا کہ وہ شخص عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہے اور کلمہ نہ کہا۔

(۱۹) ق اَلْمُسَیَّبُ بْنُ حَزْنٍ اَمَا وَاللّٰہِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ مَا لَمْ اَنْہَ عَنْکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِلٰی قَوْلِہٖ اَصْحَابُ الْجَحِیْمِ قَالَہٗ لِاَبِیْ طَالِبٍ عِنْدَ وَفَاتِہٖ

بخاری اور مسلم میں مسیب بن حزن سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو خدا کی قسم میں تیرے واسطے مانگے جاؤں گا جب تک مجھکو تیری بخشش مانگنے سے روک نہ ہوگی پھر خدا نے یہ آیت اتاری کہ پیغمبر اور ایمانداروں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کے واسطے دعا کریں مغفرت کی اگرچہ ان کے قرابتی ہوں حالانکہ ان پر ظاہر ہو چکا ہے کہ مشرک دوزخی لوگ ہیں یہ حضرتؐ نے ابی طالب کے مرتے وقت فرمایا۔

حضورؐ کو اپنے چچا ابوطالب کے حق میں دعا کے مغفرت کرنے کی ممانعت

Marfat.com

ف ابوطالب کے مرتے وقت حضرتؐ نے کہا کہ اے چچا لا الٰہ الا اللہ کہہ لے تو میں خدا سے تیری مغفرت کے واسطے حجت کر لوں گا ابوجہل نے کہا کہ اے ابوطالب اپنے باپ دادا کا دین مت چھوڑنا۔ دیر تک حضرتؐ کلمہ کہنے کو فرماتے رہے اور ابوجہل وغیرہ ورغلاتے رہے آخر کو ابوطالب نے کہا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرتؐ کو طلب مغفرت بھی منع ہوئی ابوطالب حضرتؐ کے چچا حضرتؐ پر نہایت نثار رہتے تھے اس واسطے حضرتؐ کو ان کی مغفرت کی بہت آرزو تھی۔

جو توحید پر مریگا جنت میں داخل ہوگا

(۲۰) م عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔

مسلم میں عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہے اللہ کا تو اللہ نے اس پر دوزخ حرام کی۔

(۲۱) ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ۔

بخاری اور مسلم میں عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور گواہی دے کہ محمدؐ اس کا بندہ ہے اور اس کا پیغمبر اور گواہی دے کہ عیسیٰؑ اللہ کا بندہ ہے اور اس کا پیغمبر اور اللہ کی بات سے بنا ہے جو مریمؑ کی طرف ڈالی تھی یعنی صرف حکم خدا سے بنا اس کا کوئی باپ نہیں، اور عیسیٰؑ اللہ کی بنائی روح ہے اور گواہی دے کہ بہشت اور دوزخ سچ مچ ہے خدا اس کو بہشت میں لیجائیگا کیسے ہی اسکے کام ہوں۔

ف یعنی جس مسلمان کے عقیدے قرآن اور حدیث کے موافق درست ہوئے وہ مقرر بہشتی ہے نیک کام اس کے ہوں یا بد خواہ حق تعالیٰ اپنے کرم سے یا حضرتؐ کی شفاعت سے اس کے سب گناہ معاف کر دے خواہ بقدر گناہ دوزخ میں پڑ کے بہشت میں جاوے۔ مسلمان سدا دوزخ میں نہ رہے گا آخر اس کو نجات ہے کلمے کی برکت سے۔

(۲۲) م اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيْتَ مِنْ وَّرَآءِ هٰذَا الْحَآئِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے ابوہریرہؓ لیجا میرے ان دونوں جوتوں کو سو جس سے تو ملے اس باغ کے اس طرف کہ وہ گواہی دیتا ہو اس کی کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہیں اسکی گواہی دیتا ہو دلی یقین والا ہو کر تو اس کو بہشت کی بشارت دے۔

ف ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اصحاب حضرتؐ کو ایک بار تلاش کرتے پھرتے تھے کسی کو معلوم نہ تھا کہ حضرتؐ کہاں ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ایک انصاری کے باغ میں ہیں میں خدمت میں حاضر ہوا تب حضرتؐ

Marfat.com

یہ حدیث فرمائی پھر ابوہریرہؓ حضرتؐ کی جوتیاں لیکر بشارت دینے کو چلے تو اول عمر فاروقؓ سے ملاقات ہوئی پوچھا کہاں جاتے ہو، ابوہریرہؓ نے قصہ نقل کیا عمر فاروقؓ نے ابوہریرہؓ کو دھکا دیا کہ یہ بات لوگوں کو مت سنا۔ ابوہریرہؓ نے عمر فاروقؓ کا گلہ حضرتؐ سے جاکر کیا۔ حضرتؐ نے عمر فاروقؓ سے کہا کہ تو نے ابوہریرہؓ کو بشارت دینے کے واسطے کیوں نہ جانے دیا۔ عمر فاروقؓ نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یارسول اللہ میرے نزدیک یہ بات مصلحت نہیں، میں ڈرتا ہوں کہ لوگ اس بشارت سے کہیں عمل کرنا نہ چھوڑ دیں یا حضرت لوگوں کو چھوڑیئے کہ عبادت کریں۔ آخرش حضرتؐ نے عمر فاروقؓ کی مصلحت پسند کی۔ معلوم ہوا کہ عوام خلقت کو ایسی بات نہ سناوے جس سے ان کے عقیدے اور عمل میں خلل پڑے اور حضرتؐ نے اپنی جوتیاں ابوہریرہؓ کو اس واسطے دیں تھیں کہ تا لوگ ان کی بات کو سند جانیں حضرتؐ کی نشانی دیکھکر۔ معلوم ہوا کہ عمر فاروقؓ کی حضرتؐ کے نزدیک بڑی عزت اور قدر تھی کہ ان کا صلاح اور مشورہ قبول ہوتا تھا اس حدیث میں صرف توحید پر بہشت کی بشارت ہے رسالت اور قیامت کا ذکر نہیں کیا اس واسطے کہ لا الٰہ الا اللہ کہنا دین اسلام کا پتا ہے یعنی ایمان سبب ہے نجات کا اور ایمان میں سب ضروریاتِ دین کے عقیدے داخل ہوگئے۔

(۲۳) م عُثْمَانُ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

مسلم میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مرگیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بیشک یہ بات ہے کہ خدا کے سوائے کوئی نہیں جہان کا مالک لایق بندگی اور پوجنے کے وہ بہشت میں گیا۔

ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں جو اکثر عوام خلقت منہ سے لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں اور بتوں کو پوجتے ہیں اولیاؤں کی قبروں کو سجدہ کرتے ہیں مصیبت میں ان کو نفع ضرر کا مختار جان کر پکارتے ہیں وے مشرک ہیں پورے مسلمان نہیں اس واسطے کہ حضرتؐ نے اس حدیث میں صاف فرمادیا کہ جو دل سے سوائے خدا کے کسی کو مالک پوجنے کے لایق نہ سمجھے وہ بہشتی مسلمان ہے اور یہ نہیں کہ زبان سے تو کلمہ کہیں اور مسلمانی کا دم ماریں پھر شرک بھی کریں تو لازم ہے مسلمان کو کہ جیسا زبان سے کہے ویسا دل میں عقیدہ رکھے ویسا ہی کیا کرے تب محمدی مسلمان ہو۔

(۲۴) ق مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ

بخاری اور مسلم میں معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہے کہ کیا حق ہے بندوں پر۔ معاذ نے کہا میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرتؐ نے فرمایا سو مقرر خدا کا حق تو بندوں پر یہ ہے کہ اس کی بندگی کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اے معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہے کہ کیا حق ہے بندوں کا خدا پر جبکہ وہ اس کو کریں یعنی

Marfat.com

إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ ثُلُثُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ۔

عبادت کریں لاشریک جان کر۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ تر دانا ہے۔ حضرت نے فرمایا بندوں کا حق خدا پر یہ ہے کہ ان کو عذاب نہ کرے۔

ف خدا کا حق بندوں پر واجب ہے اور بندے کا حق خدا پر کچھ بھی نہیں لیکن اس کے فضل وکرم کی راہ سے البتہ ہر طرح کی امید ہے۔

(۲۵) م۔ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيْهِمَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں اور مقرر میں خدا کا رسول ہوں نہ ملے گا خدا کو کوئی بندہ اس کلمہ کے ساتھ نہ شک لانے والا ان دونوں میں مگر کہ داخل ہوگا بہشت میں۔

ف یعنی جو کلمۂ شہادت پڑھے اور توحید اور رسالت میں اس کو کچھ شک نہ ہو سو وہ بہشت میں داخل ہوگا اگرچہ بقدر گناہ کے سزا پاوے۔

(۲۶) ق أَنَسٌ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَعْنِيْ مَالِكَ بْنَ دُخْشُمٍ قَالُوْا إِنَّهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَمَا هُوَ فِيْ قَلْبِهٖ قَالَ لَا يَشْهَدُ أَحَدٌ أَنَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَدْخُلُ النَّارَ أَوْ تَطْعَمَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا وہ اس کی گواہی نہیں دیتا کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور اس کی کہ میں خدا کا رسول ہوں مراد اس سے مالک بن دخشم ہے۔ اصحاب نے کہا وہ تو یہ کہتا ہے لیکن اس کے دل میں اس کا اعتقاد نہیں یعنی وہ منافق ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیوے پھر دوزخ میں بیٹھے یا یوں فرمایا کہ اس کو دوزخ کھاوے۔

ف حضرتؐ کے اصحاب منافقوں کا ذکر کرتے تھے مگر زیادہ تر نفاق کی نسبت مالک بن دخشم کی طرف کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جس نے توحید اور رسالت کی گواہی دی وہ بہشتی مسلمان ہے اور اگر اس کے دل میں اس کا اعتقاد نہ ہوگا تو خدا اس کو سمجھ لے گا ہم کو اس کی تفتیش کچھ ضرور نہیں ہم کو ظاہر کا حکم ہے۔

خدا اور رسول کا ماننے والا مومن ہے

(۲۷) م۔ اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا۔

مسلم میں عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس نے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہو گیا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر۔

ف خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی یہ نشانی ہے کہ اس کی قضا اور قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف اور مصیبت میں اس کا گلہ شکوہ نہ کرے۔ اور دین اسلام پر راضی ہونے کی یہ علامت ہے کہ اسلام کے احکام

Marfat.com

پر مضبوط ہو جاوے کفر کی رسوبات کے گردن نہ پھٹکے۔ اور حضرتؐ کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ پہچان ہے کہ حضرتؐ کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور جس کو یہ بات حاصل نہیں اسکو ایمان کے مزے سے خبر نہیں۔

ایمان کے بعض شعبے

(۲۸) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ قَ سَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ رِ وَاٰيَةُ الْبُخَارِيِّ وَسَبْعُوْنَ وَرِ وَاٰيَةُ مُسْلِمٍ سَبْعُوْنَ اَوْ سِتُّوْنَ عَلَى الشَّكِّ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کئی شاخیں ہیں اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی، بخاری کی روایت میں ستر ہیں اور مسلم کی روایت میں شک ہے راوی کو کہ حضرتؐ نے ستر شاخیں فرمائیں یا ساٹھ۔

ف یعنی ایمان بمنزلہ درخت کے ہے اور جتنی نیکیاں اور خوبیاں ہیں جیسے علم اور صبر اور شجاعت اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور شوق اور عبادت سو وہ اس کی شاخیں ہیں اور حیا ان میں بڑی عمدہ شاخ ہے، اسواسطے کہ شرع میں حیا اس حالت کو کہتے ہیں جو گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہو جاوے تو بیقرار کر دیوے۔ یہ جو حضرتؐ نے فرمایا کہ ایمان کی ستر شاخیں ہیں یا ساٹھ سو کثرت مراد ہے اس واسطے کہ نیکیوں کی کچھ حد سوائے خدا اور رسول کے ان کو کوئی نہیں گھیر سکتا جیسے ایمان، تمام نیکیوں اور خوبیوں کی جڑ ہے ویسے ہی کفر سب گناہوں اور برائیوں کی جڑ ہے سو اگر کافر میں کوئی نیک بات ہو تو آخرت میں اس کے کچھ کام نہ آوے گی اس واسطے کہ شاخ بدون جڑ کے سرسبز نہیں رہ سکتی آخر کو خشک ہو جاتی ہے۔

(۲۹) ق اَنَسٌ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ اور عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حیا سب کی سب بہتر ہے۔

(۳۰) خ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ۔

بخاری اور مسلم میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حیا سوائے خوبی کے کچھ نہیں لاتی۔

ف یعنی حیائے شرعی کا ہر حال میں نیک ہی ثمرہ ہوتا ہے۔

(۳۱) ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہے۔

ف یعنی شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہے کہ اس کے سبب سے آدمی برے کاموں سے بچتا ہے جتنی شرم زیادہ اتنا ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اتنا ایمان کم۔

اسلام کی سب اچھی باتیں

(۳۲) ق اِبْنُ عُمَرَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَ تَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو کھانا کھلاوے اور سلام کرے اس کو جس کو تو پہچانے اور جس کو نہ پہچانے۔ یہ حضرتؐ نے اس مرد سے کہا جس نے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرتؐ اسلام کی کونسی عمدہ خصلت ہے۔

ف معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے خواہ زبان سے خاصۂ اسلام ہے اور معلوم ہوا کہ مسلمان سے

Marfat.com

سلام کرنے میں آشنائی ضروری نہیں مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا افضل ہے کہ حق ہے اسلام کا اور محبت کا سبب ہے۔

وہ باتیں جن سے اسلام کی حلاوت نصیب ہوتی ہے

ایمان کی حلاوت تین چیزوں میں ہے جسکی علامت خدا اور رسول سے محبت کرنا ہے۔

(۳۳) ق اَنَسٌ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین خصلتیں ہیں کہ جس میں وے ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول تمام عالم سے زیادہ تر محبوب ہو۔ دوسرے یہ کہ محبت کرے مرد سے اس طرح کہ نچاہتا ہو اس کو مگر خدا ہی کے واسطے یعنی محبت میں دنیا کا کچھ لگاؤ نہیں تیسرے یہ کہ برا جانے کفر میں پھر پلٹ جانے کو بعد اس کے کہ خدا نے اسکو کفر سے نکالا جیسے اسکو برا لگتا ہے آگ میں ڈالا جانا یعنی کفر سے ایسا ڈرے جیسے آگ سے ڈرتا ہے۔

ف تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہنے کا یہ پتا ہے کہ خدا اور رسول کی رضامندی کو سب کی رضامندی پر مقدم رکھے خلاف شرع کام میں کسی کی رعایت نہ کرے خواہ پیر ہو خواہ آقا۔

ہر مومن میں حضورؐ کی محبت ہر ایک سے زیادہ ہونا ضروری ہے

حضورؐ کی محبت والدین اور اولاد کی محبت سے بھی زیادہ ہونی چاہیے

(۳۴) ق اَنَسٌ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں پورا ایمان دار ہونے کا تم میں سے کوئی جب تک میں اس کے نزدیک زیادہ تر دوست نہ ہو جاؤں اس کے باپ اور بیٹے اور سب آدمیوں سے۔

ف یعنی جب مجھ کو سب سے زیادہ چاہے اور سب کی رضامندی پر میری رضامندی مقدم رکھے تب پورا ایمان دار ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس نے اپنے جی کی ہوا اور ہوس سب مٹائی اور شریعت محمدی کی بہ تعظیم اطاعت کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پر فدا ہو گیا وہی پورا ایماندار ہے اور اسی کا نام ولی ہے اور وہی فقیر کامل ہے اور سچا مسلمان ہے اور جس کو یہ بات حاصل نہیں وہ شغال رنگین ہے مولوی ہو یا فقیر الٰہی ہم کو سچا مسلمان اپنے کرم سے کر لے۔ آمین۔

ایمان میں یہ چیز بھی داخل ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرے وہی غیر کیلئے

(۳۵) ق اَنَسٌ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہ ہوگا یہاں تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے وہی بات چاہے جو اپنی جان کے واسطے چاہتا ہے۔

ف اس حدیث میں حق اسلام کا بیان ہے یعنی جیسے اپنی جان کو بلا اور مصیبت سے بچاتا ہے ویسے ہی دوسرے کو بھی بچاوے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہے ویسی ہی دوسرے مسلمان کے واسطے

Marfat.com

چاہیے۔ اس حدیث پر عمل اس صاف دل سے ہووے جس کے دل میں کینہ اور حسد نہیں۔

(۳۶) مر اَنَسٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِجَارِہٖ اَوْ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اس کی قسم جس کے قابو میں میری جان ہے کہ پورا ایماندار بندہ نہ ہوگا یہاں تک کہ محبت کرے اپنے ہمسائے سے یا یوں فرمایا کہ اپنے بھائی مسلمان سے دوستی رکھے جیسے اپنی جان سے دوستی رکھتا ہے۔

پڑوسی کو ایذا دینا حرام ہے

(۳۷) مر اَنَسٌ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَبْدٌ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ

مسلم میں انسؓ سے روایت کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت میں وہ بندہ نہ جاویگا جس کا ہمسایہ اور پڑوسی اس کی بدی اور ظلموں سے امن نہ پاوے۔

ف ہمسائے کو رنج دینا ایسا حرام ہے کہ بہشت سے محروم رکھتا ہے۔

نیکی کی دعوت دیتے رہنا اور برائی سے روکتے رہنا فرض ایمانی ہے

(۳۸) مر اَبُوْسَعِیْدٍ مَنْ رَّاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔

مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تم لوگوں میں سے بری بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے بگاڑ دے اور جو ہاتھ سے بگاڑنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے اس کی برائی لوگوں کے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے بھی نہ کہہ سکے تو اس کو دل میں برا جانے اور دل میں برا جاننا بہت بودا ایمان ہے یعنی خلاف شرع کام کو اگر دل میں بھی برا نہ جانے تو اس میں کچھ بھی ایمان نہیں۔

بری باتوں سے روکنے کے طریقے

ف ایک بار مروان نے اپنی حکومت میں خطبہ عید کی نماز سے پہلے پڑھا تو ایک شخص نے اس سے کہا کہ تو بدعت کرتا ہے، خطبے کو نماز سے پہلے پڑھتا ہے، اس نے کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے نہ کروں گا تو ابوسعید صحابی نے کہا کہ اس نے اس حدیث پر عمل کیا جو میں نے حضرتؐ سے سنی یعنی جو خلاف شرع بات کو دیکھے تو اس کو منع کردے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب مسلمانوں پر بقدر قدرت فرض ہے کہ خلاف شرع باتوں سے لوگوں کو منع کریں خواہ ہاتھ سے خواہ زبان سے خواہ دل سے بعضے علما نے کہا ہے کہ ہاتھ سے روکنا حاکموں کا کام ہے زبان سے عالموں کا دل سے عوام خلقت کا۔

(۳۹) مر اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْ نَّبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّۃٍ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّہَا تَخْلُفُ مِنْ

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں جن کو خدا نے کسی امت میں مجھ سے پہلے بھیجا مگر اس کی بعضی امت سے خالص جان نثار لوگ اور اس کے اصحاب ہوا کئے ہیں کہ اس کی سنت اور اس کی راہ کو پکڑے رہتے ہیں اور اس کے حکم پیروی اور تابعداری کیا کرتے ہیں

بدعتیوں کی مذمت اور ان کو فہمائش کی تنبیہ۔

Marfat.com

بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ۔

بعد چند وقت یہ حال ہوتا ہے کہ ان کے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہیں کہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں اور وہ کام کرتے ہیں جن کا ان کو حکم نہیں سو جو شخص کہ ان ناخلفوں سے لڑے اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہے اور جو ان سے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہے اور جو اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہے ان تین کاموں کے سوائے پھر تو رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں

ف یعنی قدیم دستور ہے کہ سب پیغمبروں کے دین اور سنت کو ان کے اصحاب اور مددگار لوگ چند مدت خوب جاری رکھتے ہیں پھر ان کے بعد ناخلف لوگ ان کے دین کو برباد کر دیتے ہیں اور اپنی طرف سے بدعتیں نکالتے ہیں تو ایمانداروں پر واجب ہے کہ ان کے مٹانے اور دور کرنے میں کوشش کریں۔ عمدہ مرتبہ تو یہ ہے کہ ہاتھ سے مٹا دیں اور اگر نہ ہو سکے تو زبان سے منع کریں اور نہیں تو دل سے ان کو اور ان کی بدعتوں کو برا جانیں، اور جو ان تین باتوں سے کوئی ایک بات بھی نہ کرے اس میں کچھ ذرہ برابر بھی ایمان نہیں اور یہ جو بعضے جاہلوں میں مشہور ہے کہ موسیٰ بدین خود اور عیسیٰ بدینِ خود۔ ہم کو کیا ضرور جو ہم کسی کو بد کہیں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہے بلکہ ایمان کا یہی نشان ہے کہ بدعت اور خلاف شرع کاموں سے عداوت رکھے اور زبان سے اس کی برائی بیان کیا کرے۔ اور جس میں یہ بات نہیں وہ محمدی نہیں اسواسطے کہ اس کے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہو گیا کہ سنت کی طرف اسکو رغبت نہ بدعت سے نفرت۔

مومنین کا ایک دوسرے سے افضل ہونا اور اہلِ یمن کی ترجیح

(۴۰) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّ حِكْمَةٌ يَمَانِيَةٌ۔ [1]

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔

ف جب یمن کے لوگ حضرتؐ کے پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل ہوتے ہیں۔ حکمت اس علم کو کہتے ہیں جس سے دین اور دنیا آراستہ ہو جاوے۔ اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے اہلِ یمن کی۔ سچ فرمایا حضرتؐ نے یمن میں ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہیں۔

(۴۱) م جَابِرٌ غِلَظُ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْاِيْمَانُ فِيْ اَهْلِ الْحِجَازِ [2]

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دلوں کی سختی مشرقی لوگوں میں ہے اور ایمان حجاز کے لوگوں میں ہے۔

ف مدینے کی جانب مشرق مُضَر کی قوم بستی تھی نہایت سخت لوگ تھے۔ عرب میں حجاز اس ملک کا نام ہے جس میں مکہ اور مدینہ ہے۔

(۴۲) ق عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَلَا اِنَّ اٰلَ اَبِيْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِيْ بِاَوْلِيَآءَ

بخاری اور مسلم میں عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ابی فلاں کی اولاد میری دوست

[1] مسلم کی روایت میں الفقہ یمان کی بھی زیادتی ہے۔ [2] مسلم کی روایت میں جفاً کا لفظ اور موجود ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ وَلٰكِنْ لَّهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا۔

اور مددگار نہیں میرا تو مددگار خدا ہے اور مسلمانوں میں جونیک ہے۔ اور بخاری میں اتنی روایت زیادہ کی ہے لیکن ان کو میرے ساتھ قرابت ہے میں اس کو تر و تازہ کرتا رہوں گا یعنی برادری کا حق ادا کروں گا۔

ف حضرتؐ نے کسی شخص کو مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد ہماری دوست نہیں۔ واللہ اعلم وہ کون شخص تھا اس کو معین کرنا کہ اس کا فلاں نام ہے ہم پر کچھ ضروری نہیں ہر چند بعضے کہتے ہیں کہ حَکَم بن العاص مراد ہے اس کو خدا ہی پر حوالہ کرنا بہتر ہے۔ اور صالح المومنین سے بعضے کہتے ہیں کہ صدیق رضؓ اور فاروق رضؓ یا علی مرتضیٰ رضؓ مراد ہیں۔ واللہ اعلم۔

(۴۳) ق أَبُوْهُرَيْرَةَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ أَهْلِ الْغَنَمِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہے اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والے اور اونٹ والوں میں ہے اور شور کرنے والوں میں ہے جو اونٹ والے ہیں اور غریبی اور عمخواری بکری والوں میں ہے۔

ف اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئے اور دجّال بھی اسی جانب سے نکلے گا پھر فرمایا کہ جانوروں کی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہے سائیس اور شتربان اکثر بدخلق ہوتے ہیں اور بکری چرانے والے بیشتر مسکین ہوتے ہیں۔ اسی واسطے پیغمبروں نے بکریوں کو چرایا۔

(۴۴) ق أَبُوْهُرَيْرَةَ الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ مِنْ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ أَهْلِ الْغَنَمِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بڑائی مارنا اور اترانا شور کرنے والوں میں ہے جو اونٹ والے ہیں اور نرمی بھیڑ بکری والوں میں۔

ف عرب میں حضرتؐ کے وقت میں دو گروہ تھے سو ان کی عادت بتلائی کہ اونٹ والے بدمزاج ہیں اور بکریاں چرانے والے غریب ہیں یہ صحبت کی تاثیر ہے کہ اونٹ اکثر شریر ہوتا ہے اور بکری غریب اسی واسطے ابتدا میں ہر ایک پیغمبر نے بکریاں چرانے کی عادت کی۔ [1]

آپس میں محبت رکھنا اور ہر مسلمان کو سلام کرنا ایمان کا جزو ہیں۔

(۴۵) م۔ أَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تَحَابُّوْا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اس کی قسم جس کے قابو میں میری جان ہے کہ بہشت میں نہ جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ گے اور پورے ایماندار نہ ہو سکو جب تک آپس میں محبت نہ پیدا کرو گے کیا میں تم کو نہ بتلا دوں وہ چیز کہ جب اس کو کرو تو آپس میں دوستدار بن جاؤ۔ سلام علیک کرنا رائج کر دو اپنے مسلمان لوگوں میں۔

[1] مسلم نے ان احادیث کو عنوانِ بالا میں ذکر کیا ہے۔ ۱۲ (چشتی)

Marfat.com

ف یعنی بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہے اور ایمان محبت پر موقوف۔ تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہے۔ پھر حضرتؐ نے محبت حاصل کرنے کا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیکم کرنا۔ سلام سے اسواسطے محبت حاصل ہوتی ہے کہ دعائے خیر ہے یعنی خدا تم کو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہے کہ آدمی اپنے خیر خواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہے تو آپ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ ہر چند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہے لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانوں سے نہیں ہو سکتی اور سلام آسان بات ہے کہ ہر ایک کو ہو سکتا ہے اس واسطے حضرتؐ نے اسی کو خاص کر کے بتلایا لیکن افسوس عجب اُلٹا زمانہ ہو گیا ہے کہ جہالت اور غرور کے سبب سے اب بعضے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہیں اور عداوت پر کمر باندھتے ہیں۔ محبت اور خیر خواہی کی چیز ان الٹوں کے نزدیک عداوت کا سبب ہو گئی۔

دین خیر خواہی کا نام ہے

(۴۶) م تَمِيْمُ الدَّارِيُّ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ، اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِكِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔ [1]

مسلم میں تمیم داری سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیر خواہی کا نام ہے، دین خیر خواہی کا نام ہے، دین خیر خواہی کا نام ہے۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ کس کی خیر خواہی کا نام دین ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کی خیر خواہی اور اس کے رسول کی اور اس کی کتاب کی اور مسلمین کے حاکموں کی اور تمام مسلمانوں کی۔

ف اللہ کی خیر خواہی یہ کہ اس کا ایمان لاوے اور اس کے دین میں کجروی نہ کرے۔ عمل کو ریا سے خالص کرے، اس کے حکموں کو بجا لاوے اس کی نافرمانی سے بچے۔ اور رسول کی خیر خواہی یہ کہ اس کی تصدیق کرے اس کی سنت ہی پر چلے اور بدعت سے بچے۔ اور قرآن کی خیر خواہی یہ کہ اس کے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال تعظیم سے پڑھے اس کے مطالب کو غور کرے محکم پر عمل کرے، متشابہ پر ایمان لاوے، اس پر اعتراض کرنے والوں کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکموں کی یعنی اماموں کی خیر خواہی، یہ شرع کے موافق ان کی اطاعت کرے ان کی مخالفت سے بچے اور مسلمانوں کی خیر خواہی یہ کہ مقدور بھر ان کو فائدہ پہنچا دے، ان کو رنج نہ دے، نیک کام سکھلاوے بدکاموں سے روکے، ان کے واسطے چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہے۔

منافقین کی عادتیں

(۴۷) ق عَبْدُ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا چار چیزیں ہیں کہ جس میں وے چاروں ہوں گی وہ نرا منافق ہے اور جس میں ایک خصلت ہو گی ان چاروں سے تو اس میں ایک ہی نفاق کی خو ہے یہانتک کہ اس کو چھوڑ دیوے ایک تو یہ کہ جب اس کے پاس امانت رکھے تو اس میں خیانت کرے دوسرے

[1] مسلم کی روایت میں الدین النصیحۃ صرف ایک بار مروی ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

یہ کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے، تیسرے یہ کہ جب قول اور قرار کرے تو اس کے خلاف کرے چوتھے یہ کہ جب گفتگو اور جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے۔

نفاق کی نشانیاں اور منافقین کے اقسام۔

ف منافق دو قسم ہیں ایک یہ کہ دل میں کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے۔ حضرتؐ کے وقت میں جو منافق تھے اسی طرح کے تھے دوسرے یہ کہ دل میں کفر نہیں بلکہ اسلام ہے لیکن سست اعتقاد اور فسق و فجور میں گرفتار۔ سو اس حدیث میں دوسری قسم کا نفاق مراد ہے یعنی ایمان کے لائق تو یہ تھا کہ آدمی ان بد کاموں سے بچتا پھر جب ان کاموں میں گرفتار رہا تو اسلام کا لطف اس میں کچھ ظاہر نہ ہوا اس واسطے اس کو منافق فرمایا۔

(۴۸) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھے تو چرا وے۔

مسلمان کو کافر کہنے والا اُلٹا کافر ہو جاتا ہے

(۴۹) م اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَكْفَرَ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونوں میں کسی پر ضرور پلٹ پڑتی ہے۔

ف یعنی اگر وہ کافر ہے حقیقت میں جس کو کافر کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہیں تو اس وقت کفر کہنے والے پر پلٹ پڑے گا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نہ کہے شاید اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے غضب میں گرفتار ہووے۔ ہاں یوں کہنا مضائقہ نہیں کہ فلانا شخص کافروں کے کام کرتا ہے اگر اس کے عمل دین کے خلاف ہوں اور اگر کسی کا کفر بدلیل قطعی ثابت ہو گیا ہو اور ضروریات دین کے وہ انکار کرتا ہو تو اس کو شوق سے کافر کہے تاکہ کوئی اس کی راہ پر نہ چلے اور شریعتِ محمدی میں خلل نہ پڑے جیسے کہ اس زمانے میں ملحد فقیر ظاہر ہوتے ہیں کہ شریعتِ محمدی کو ہنستے ہیں بیشک وہ کافر ہیں۔

جانتے بوجھتے غیر کو باپ بتانا کفر کا کام ہے

(۵۰) ق اَبُوْذَرٍّ لَيْسَ مِنْ رَّجُلٍ اِدَّعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهٗ اِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوُّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ

بخاری اور مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہیں جو اپنا باپ چھوڑ کر غیر کو باپ بنا وے جان بوجھ کر مگر کہ وہ کافر ہو گیا . . . . . اور جو شخص دعوٰی ملکیت کا کرے جو اس کا نہیں وہ ہماری راہ پر نہیں اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو بنا لے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر کہہ کے یا اس کو خدا کا دشمن کہے اور

Marfat.com

كَذَا قَالَ مُسْلِمٌ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ۔

حالانکہ وہ ایسا شخص نہیں ہے تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا۔ مسلم نے اسی طرح روایت کی اور بخاری نے یوں روایت کی ہے کہ نہ عیب لگاویگا ایک مرد دوسرے مرد کو گناہ کا یا کفر کا مگر کہ کہنے والے پر پلٹ پڑے گا اگر وہ شخص گناہگار اور کافر نہ ہوگا۔

ف معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپا کر دوسرا نسب ظاہر کرنا اور بیگانی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا نیک کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہے جس میں کفر کا خوف ہے اور اگر کوئی صریح کفر کی بات دیکھکر کسی کو کوئی کافر کہے تو درست ہے لیکن پھر بھی احتیاط ضروری ہے کہ مبادا اپنے اوپر نہ پلٹ پڑے۔

(۵۱) ق سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ۔

بخاری اور مسلم میں سعد بن وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کر کسی اور سے ناتا رشتہ لگادے اور جانتا بھی ہو کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر بہشت حرام ہے۔

ف یعنی جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ بتلاوے تو وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا مغل اپنے آپ کو سید بتلاتے ہیں بہت برا کرتے ہیں کہ بہشت چھوڑ کر دوزخ کی تیاری کرتے ہیں۔

مسلمان کو گالی دینا فسق اور لڑائی لڑنا کفر کی بات ہے۔

(۵۲) ق ابْنُ مَسْعُودٍ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کو قتل کرنا ناانصافی اور ناشکری ہے۔

ف اگر قتل حلال جان کر مسلمان کو کرے تو صریحاً کفر ہے اور نہیں تو کبیرہ گناہ ہے۔

حضورؐ کا ارشاد "میرے بعد تم کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو"

(۵۳) ق أَبُو بَكْرَةَ وَجَرِيرٌ وَابْنُ عُمَرَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

بخاری اور مسلم میں ابوبکرہ اور جریر اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہ ہو جائیو کہ تم لوگوں سے بعضے بعضوں کی گردنیں ماریں۔

ف حضرتؐ نے آخر عمر میں حجۃ الوداع میں یہ حدیث فرمائی یعنی آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرنا کافروں کی عادت ہے تم ایسا نہ کرنا۔

کسی کے نسب میں عیب نکالنا اور میت پر رونا دھونا کفر کے کام ہیں۔

(۵۴) م أَبُو هُرَيْرَةَ اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو خصلتیں لوگوں میں ایسی ہیں جو ان کے حق میں کفر ہیں ایک تو نسب میں عیب لگانا دوسرے مُردے پر نوحہ کرنا۔

ف یعنی یہ کفر کی رسمیں ہیں اور اگر ان کو حلال جانکر کرے تو صاف کفر ہے۔

Marfat.com

غلام کا بھاگ جانا کفر کا کام ہے۔

(۵۵) م جَرِیْرٌ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَیُرْوٰی اَبَقَ مِنْ مَّوَالِیْهِ فَقَدْ کَفَرَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْهِمْ۔

مسلم میں جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو البتہ اس سے اتر گئی اسلام کی پناہ اور ایک روایت میں یوں کہ جو غلام بھاگا اپنے مالکوں سے سو البتہ کافر ہو گیا جب تک کہ ان میں نہ پلٹ آوے۔

ف اگر غلام بھاگنے کو حلال جان کر بھاگا تو سچ مچ کافر ہو گیا اور اگر حلال نہیں جانا تو کافر نہیں ہوا، اس نے کفرانِ نعمت کیا۔

(۵۶) م جَرِیْرٌ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ۔

مسلم میں جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب غلام اپنے آقا سے بھاگا اس کی نماز قبول نہیں ہوئی۔

بارش کی نسبت ستاروں کی طرف کرنا کفر کی بات ہے

(۵۷) م اَبُوْهُرَیْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ بَرَکَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِیْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا کَافِرِیْنَ یُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَیْثَ فَیَقُوْلُوْنَ بِکَوْکَبِ کَذَا وَکَذَا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں اتاری خدا نے کوئی برکت آسمان سے مگر بعضے لوگ اس کے منکر ہوتے ہیں خدا تو مینہ برساتا ہے سو لوگ کہتے ہیں کہ فلانے ستارے کی تاثیر سے برسا۔

(۵۸) م اَبُوْهُرَیْرَةَ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰی عِبَادِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ بِهَا کَافِرِیْنَ یَقُوْلُوْنَ الْکَوْکَبُ وَ بِالْکَوْکَبِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے میں اپنے بندوں پر کوئی ایسی نعمت نہیں دیتا جس کے بعضے بندے منکر نہ ہوتے ہوں کہتے ہیں فلانے ستارے نے پانی برسایا اور فلانے تارے کے سبب سے پانی برسا۔

ف یعنی مینہ تو خدا برساتا ہے اور نادان لوگ اسکو تارے اور نکہت کی تاثیر سے جان کر خدا کا شکر نہیں کرتے۔

انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے

(۵۹) ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ لَا یُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ یَعْنِی الْاَنْصَارَ۔

بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے انصار کے حق میں فرمایا کہ نہ ان کو دوست رکھے گا سوائے ایماندار کے اور نہ ان سے عداوت رکھے گا سوائے منافق کے جو اُن کو دوست رکھیگا خدا اس کو دوست رکھے گا اور جو ان سے عداوت رکھے گا خدا اس سے عداوت رکھے گا۔

انصار سے محبت رکھنا ضروری ہے۔

☆ ☆ ☆

ف مدینے والوں نے حضرتؐ کی مدد کی اسواسطے ان کو انصار کہتے ہیں یعنی رسول کے مددگار، اسی واسطے ان کی محبت مسلمانوں پر فرض ہوئی۔

(۶۰) خ اَبُوْسَعِیْدٍ م اَبُوْهُرَیْرَةَ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ

بخاری میں ابوسعیدؓ سے اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نہ رکھے گا جو مرد، وہ

Marfat.com

الیوم الآخر۔ خدا اور قیامت کو مانتا ہے۔

ف انصار مدینے کے لوگ ہیں جنھوں نے حضرتؐ کو اپنے شہر میں رکھا اور حضرتؐ پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی، اس واسطے ان کی محبت حضرتؐ نے ایمان میں داخل کی۔

کفر کا لفظ کفرانِ نعمت پر بھی بولا جاتا ہے

(۶۱) ق اَبُوْ سَعِیْدٍ یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَهْلِ النَّارِ

بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے عورتوں کے گروہ خیرات کرو اس واسطے کہ دوزخیوں میں تمہیں مجھکو زیادہ نظر پڑیں۔ یعنی دوزخ میں میں نے عورتیں مردوں سے زیادہ دیکھیں۔

دوزخ میں عورتوں کی کثرت کا سبب اپنے خاوندوں کی ناشکری اور لعنت ملامت کرنا ہے۔

ف حضرتؐ عید کو جب عیدگاہ سے پھرے تو عورتوں کے گروہ پر گذرے پھر یہ حدیث فرمائی۔ عورتوں نے پوچھا، یا حضرتؐ اس کا کیا سبب ہے کہ عورتیں مردوں سے زیادہ دوزخ میں ہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ سب کو سا کرتی ہیں اور اپنے خاوند کا حق نہیں مانتیں یعنی ناشکری کرتی ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہے۔

سجدہ کی فضیلت[1]

(۶۲) م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّیْطَانُ یَبْکِیْ یَقُوْلُ یَا وَیْلٰی اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَیْتُ فَلِیَ النَّارُ۔

مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہے آدم کا بیٹا قرآن میں سجدہ کی آیت پھر سجدہ کرتا ہے الگ ہو جاتا ہے شیطان روتا ہوا کہتا ہے کہ اے میری کمبختی حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو اس نے سجدہ کیا تو اس کیلئے بہشت ہے اور مجھکو سجدے کا حکم ہوا میں نے نہ مانا تو مجھ کو دوزخ ہے۔

یَا وَیْلَتٰی

ف اس حدیث میں سجدے کی فضیلت اور شیطان کے حسد اور افسوس کا بیان ہے۔

کبیرہ (بڑے بڑے) گناہ

(۶۳) ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْکُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبٰوا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہوں سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں، اصحابؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ وے کون گناہ ہیں فرمایا کہ خدا کے ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اس جان کو مارنا جس کا مارنا خدا نے حرام کیا ہے لیکن حق پر مارنا درست ہے اور بیاج کھانا اور یتیم کا یعنی بے باپ کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافروں کے سامنے سے بھاگنا اور خاوند والی ایماندار عورتوں کو جو بدکاری سے واقف نہیں ان کو عیب لگانا۔

کبیرہ گناہوں کا بیان۔

[1] امام مسلمؒ نے اس حدیث کو عنوان "تارکِ صلوٰۃ پر کافر کا لفظ بولا جاتا ہے" میں ذکر کیا ہے۔ ۱۲ (چشتی)

Marfat.com

ف ہرچند اس حدیث میں گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثوں میں زیادہ بھی ثابت ہیں۔ اسوقت اپنے ہی گناہوں کا ذکر کرنا مصلحت ہوگا۔

(۶۴) ق عَبْدُ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو مِنَ الْکَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْہِ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَھَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاہُ وَیَسُبُّ اُمَّہٗ فَیَسُبُّ اُمَّہٗ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ماں باپ کو گالی دینا بڑے گناہوں سے یہ گناہ ہے اصحابؓ نے کہا، یارسول اللہ کوئی مرد اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے حضرتؐ نے فرمایا ہاں یہ گالی دیتا ہے کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ اور کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

ف یعنی جب کسی کے ماں باپ کو گالی دی تو وہ بھی اس کے ماں باپ کو گالی دیگا تو حقیقت میں اپنے ماں باپ کو گالی دلانے کا یہی باعث ہوا۔

تکبّر حرام ہے

(۶۵) م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبُہٗ حَسَنًا وَّ نَعْلُہٗ حَسَنَۃً قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکھتا ہے یہ کہ اس کا کپڑا اچھا ہووے اور اس کا جوتا اچھا ہو حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہے یعنی نیک صفت ہے جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہے۔ یعنی اچھی پوشاک خدا کو پسند ہے یہ غرور نہیں بلکہ گھمنڈ اور غرور حق کو باطل کرنا واجبی بات کا انکار کرنا لوگوں کو حقیر اور ذلیل جاننا۔

غرور کی حقیقت کا بیان اور اچھا لباس پہننا غرور میں داخل نہیں۔

موحد کیلئے جنت اور مشرک کیلئے دوزخ

(۶۶) م جَابِرٌ مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ لَا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ لَقِیَہٗ یُشْرِکُ بِہٖ دَخَلَ النَّارَ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملا یعنی مرتے دم تک خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا تھا وہ بہشت میں جاویگا اور جو مرتے دم تک کسی چیز کو خدا کا شریک جانا کیا تو وہ دوزخ میں پڑیگا یعنی جو خدا ہی کو مالک جانے گا وہ بہشتی ہے اور جو خدا کے سوائے کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک سمجھا کیا وہ مشرک دوزخی ہے۔

ف حضرتؐ سے ایک شخص نے پوچھا کہ بہشت اور دوزخ میں جانے کے کیا کیا سبب ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

(۶۷) خ اَبُوْ ذَرٍّ مَنْ مَّاتَ مِنْ

بخاری میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو میری

Marfat.com

اُمَّتِیْ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ۔

امت سے اس طرح پر مریگا کہ خدا کے ساتھ کسی کو ساجھی نہ جانتا ہو تو وہ بہشت میں داخل ہوگا اگرچہ حرام کاری اور چوری کی ہو۔

ف یعنی مسلمان اگرچہ گنہگار ہو لیکن ایمان کی برکت سے ہمیشہ دوزخ میں نہ رہے گا یا بعد سزا کے بہشت میں جاوے گا یا بے سزا خدا کے فضل سے بہشت پاوے گا۔

(۶۸) **ق** اَبُوْ ذَرٍّ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیلؑ آیا سو اس نے مجھکو بشارت دی کہ جو مریگا تیری امت سے اس حالت پر کہ شرک نہ کرتا ہو اللہ سے کسی چیز کا تو وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ ابوذرؓ نے کہا میں نے کہا اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت میں داخل ہوگا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے۔

* * *

ف یعنی ایمان بہشت میں انجام کو لے جاوے گا اگرچہ گناہوں کے سبب سے سزا پاوے یا بدون سزا مغفرت ہو جاوے۔

کافر اگر کلمہ پڑھے تو اس کو قتل کرنا درست نہیں

(۶۹) **ق** اَلْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِیْ قَالَ **قَالَهٗ** حِیْنَ سَاَلَهُ الْمِقْدَادُ عَنْ قَتْلِ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الْكُفَّارِ بَعْدَ اَنْ قَطَعَ یَدَهٗ فِی الْحَرْبِ۔

بخاری اور مسلم میں مقداد بن اسودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مت مار اس کافر کو جو اب مسلمان ہو گیا سو اگر تو اس کو مارے گا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہو گیا اور تو واجب القتل اس کے برابر ہو جاوے گا جیسے وہ تھا کلمہ پڑھنے سے پہلے۔ یہ حضرتؐ نے فرمایا جب مقداد نے پوچھا اس شخص کا حال جو کافر تھا پھر لڑائی میں مقداد کا ہاتھ کاٹ کر مسلمان ہو گیا۔

ف یعنی اگر تو اس کو حالتِ کفر میں مار ڈالتا تو درست تھا اور اب وہ مسلمان ہوا اس کا خون بچ گیا اگر تو اس کو اب مارے گا تو اس کے بدلے تو مارا جاوے گا۔

(۷۰) **م** اُسَامَةُ یَا اُسَامَةُ اَقَتَلْتَهٗ بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَعْنِیْ رَجُلًا مِّنَ الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَیْنَةَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَمَّا غَشُوْهُ۔

مسلم میں اسامہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے اسامہ کیا تو نے اس کو قتل کر ڈالا لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد حضرتؐ کی مراد وہ مرد ہے گروہ حرقات کا جو قوم جہینہ کی ایک شاخ ہے اس نے لا الہ الا اللہ کہا تھا جبکہ اس کو گھیرا تھا۔

ف مصابیح میں اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ کو سردار بنا کر قوم جہینہ کے مارنے بھیجا تھا تو میں نے اس قوم کے ایک مرد کو پایا چاہا کہ اس کو نیزہ ماروں اُس نے لا الہ الا اللہ زبان سے کہا سو میں نے اس کو نیزہ مار کے مار ڈالا پھر یہ قصہ میں نے حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی —

Marfat.com

میں نے کہا یارسولؐ اللہ اس نے اپنے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑھا تھا یعنی وہ سچا مسلمان نہ تھا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو نے اس کا دل چیر کے دیکھا تھا یعنی تجھ کو دل کا حال کیا معلوم ہے۔ معلوم ہوا کہ شریعت میں ظاہر پر حکم ہے دل کا حال دریافت کرنے کا حکم نہیں اور اسامہؓ مجتہد تھے اور مجتہد کی خطا معاف ہے۔ اسی واسطے حضرتؐ نے اس مرد کا خون بہا نہیں دلوایا، سبحان اللہ حضرتؐ کے اصحاب کیا سچے لوگ تھے کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تھے چھپاتے نہ تھے۔

جس نے مسلمان ہوکر مسلمان پر ہتھیار اٹھایا وہ مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہے

(۷۱) ق اِبْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اٹھاوے وہ ہم میں سے نہیں۔

ف یعنی جو مسلمانوں سے لڑے وہ کامل مسلمان نہیں۔

(۷۲) م سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

مسلم میں سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو باغی ہوکر ہم پر تلوار کھینچے یعنی مسلمانوں پر تو وہ ہمارے طریقے پر نہیں۔

مسلمان ہوکر دھوکہ بازی کرنا اسلام کے خلاف ہے [1]

(۷۳) م اِبْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ [2]

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ہم سے یعنی مسلمانوں سے دغابازی کرے گا وہ مسلمانوں میں سے نہیں۔

ف ایک بار حضرتؐ بازار میں گئے ایک گیہوں کے ڈھیر میں ہاتھ ڈالا تو اندر گیلا پایا سبب اس کا پوچھا اس نے کہا کہ یا حضرتؐ پانی سے بھیگ گیا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھیگے گیہوں اوپر کیوں نہ رکھے کہ سب لوگ دیکھتے پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ جو دغابازی کرے دھوکا دے وہ مسلمان نہیں۔

میت کے مرنے پر منہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا درست نہیں

(۷۴) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَوْ اَوْ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہماری راہ پر نہیں جو مصیبت میں منہ کو کوٹے اور گریبان کو پھاڑے اور کفر کے بول بولے۔ اور دوسری روایت یوں ہے کہ جو ان تین کاموں سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر نہیں۔

ف کفر کے بول یعنی واویلا و مصیبتا کہنا یا یوں کہنا کہ ہائے یہ کیا غضب ہوا، یہ کیا ظلم اور ستم ہم پر ہوا یا میت کی بڑائیاں ذکر کرکے چلا کر رونا پیٹنا۔ سنت یہ ہے کہ مصیبت میں صبر کرے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھے۔ یہ کفر کی رسمیں نہ کرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی۔ لیکن دل میں غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا منع نہیں۔

---

[1] امام مسلمؒ نے اس حدیث کو عنوانِ بالا میں ذکر کیا ہے۔

[2] یہ روایت حضرت ابوہریرہؓ سے بایں الفاظ من غشنی فلیس منی مروی ہے حضرت ابن عمرؓ سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

(۷۵) ق اَبُوْمُوْسٰی لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَلَقَ وَلَاخَرَقَ وَلَاسَلَقَ۔

بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرما
کہ وہ شخص ہم لوگوں میں سے نہیں جو غم اور مصیبت میں سر کے بال منڈ
اور کپڑے پھاڑے اور منہ کھرچے اور چلاوے۔

ف کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اس کے غم میں یہ کام کرتے جس طرح ہندوؤں میں بال منڈانے کی رسم ہے اس واسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت میں یا محرم میں جیسے عوام کی عادت ہے پیٹنا اور چلا کر رونا حرام ہے اور ایسے لوگ حضرتؐ کے طریق پر نہیں اسواسطے کہ مصیبت میں صبر لازم ہے اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہیں۔

تہ بند ٹخنے سے نیچے لٹکانا، جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنا اور دیگر احسان جتانا جائز نہیں

(۷۶) م اَبُوْذَرٍّ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اَبُوْذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ۔

مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے خدا کلام نہ کرے گا قیامت کے دن اور ان کی طرف بنظر رحمت نہ دیکھے گا اور ان کو گناہوں سے پاک نہ کریگا اور ان کو عذاب دردناک ہے۔ ابوذرؓ نے کہا پھر حضرتؐ نے اس کو تین بار پڑھا۔ ابوذرؓ نے کہا کہ برباد ہوگئے وے لوگ اور ان کو ٹوٹا پڑا، کون ہیں وے لوگ یارسول اللہؐ؟ حضرتؐ نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانے والا یعنی جس کا پائجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے، دوسرا خیرات کرنیوالا جو احسان جتاوے، تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹی قسم کھا کر۔

(۷۷) م اَبُوْهُرَیْرَةَ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ کَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَکْبِرٌ۔ ۱۲

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے خدا کلام نہ کرے گا قیامت کے دن اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور ان کو سخت مار ہوگی ایک بڈھا حرام کار، دوسرا جھوٹا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج جو رولڑکے والا یعنی غرور سے نہ بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ نوکری اور کسب سے اپنے لوگوں کی خبرگیری کرے۔

ف ہرچند حرام کاری اور جھوٹ اور غرور سب کے حق میں بُرا ہے لیکن ان تین شخص کے حق میں نہایت بے موقع ہے کہ باوجود پیری کے حرام کاری سراسر شقاوت ہے اور باوجود بادشاہی اور سرداری کے جھوٹ بولنا بے فائدہ ہے اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ کرنا نہایت نامناسب ہے۔

---

۱۲ یہ حدیث صحیحین میں ان الفاظ کے ساتھ مروی نہیں۔
۱۲ مسلم کی روایت کے الفاظ ہیں۔ وقال ابومعاویہ ولا ینظر الیھم۔ (چشتی)

Marfat.com

(۷۸) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَجُلٌ عَلٰی فَضْلِ مَآءٍ بِالْفَلَاۃِ یَمْنَعُہٗ مِنِ ابْنِ السَّبِیْلِ وَرَجُلٌ بَایَعَ رَجُلًا بِسِلْعَۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَہٗ بِاللّٰہِ لَاَخَذَھَا بِکَذَا وَکَذَا فَصَدَّقَہٗ وَھُوَ عَلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ وَرَجُلٌ بَایَعَ اِمَامًا لَا یُبَایِعُہٗ اِلَّا لِدُنْیَا فَاِنْ اَعْطَاہُ مِنْھَا وَفٰی وَاِنْ لَمْ یُعْطِ مِنْھَا لَمْ یَفِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے خدا قیامت میں نہ بولے گا اور ان کو نہ دیکھے گا اور نہ ان کو گناہ سے پاک کریگا اور ان کیلئے عذاب دردناک ہے۔ ایک تو وہ مرد جو بیابان میں حاجت سے زیادہ پانی ہوئے اور مسافر کو اس پانی سے روکے اور دوسرا مرد وہ ہے جس نے کسی مرد سے ایک جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اس سے خدا کی قسم کھائی کہ میں نے اس جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو مول لیا سو اس نے اسکو سچا جانا اور حالانکہ اس نے اتنی قیمت کو نہ لیا تھا یعنی اس نے جھوٹی قسم کھائی، اور تیسرا مرد وہ ہے جس نے ایک امام سے بیعت کی اور اس نے بیعت نہیں کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نے دنیا سے اس کو کچھ دیا تو اس نے عہد پورا کیا اور اگر اس نے دنیا سے کچھ نہ دیا تو اس نے نہ پورا کیا۔

ف بائع کو جھوٹی قسم کھانا ہر وقت گناہ ہے لیکن عصر کے بعد زیادہ تر گناہ ہے کہ اس وقت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

خودکشی کا گناہ

خودکشی کرنے والے کی سزا۔

(۷۹) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَھُوَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ یَتَرَدّٰی فِیْھَا خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰی سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَسَمُّہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَحَسَّاہُ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِحَدِیْدَۃٍ فَحَدِیْدَتُہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَوَجَّاُ بِھَا فِیْ بَطْنِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے آپ کو پہاڑ پر سے گرا کر مار ڈالا تو وہ دوزخ کی آگ میں اونچے مکانوں سے ہمیشہ گرا کریگا پڑا رہے گا اس میں سدا اور جو زہر پی کر اپنی جان ماریگا تو اس کے ہاتھ میں زہر رہے گا دوزخ کی آگ میں ہمیشہ اسکو پیا کرے گا مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے ماریگا تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا دوزخ کی آگ میں سدا اپنے پیٹ میں اس کو بھونکا کریگا ہمیشہ۔

خیانت حرام ہے

(۸۰) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ کَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ الشَّمْلَۃَ لَتَلْتَھِبُ عَلَیْہِ نَارًا اَخَذَھَا مِنَ الْغَنَآئِمِ یَوْمَ خَیْبَرَ لَمْ تُصِبْھَا الْمَقَاسِمُ قَالَہٗ لِعَبْدٍ لَہٗ اِسْمُہٗ رِفَاعَۃُ وَیُقَالُ لَہٗ مِدْعَمٌ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یوں نہیں اس کی قسم جس کے قابو میں محمدؐ کی جان ہے کہ مقرر کملی تو اس کے بدن پر بھڑک رہی ہے آگ سی اس نے کملی کو جنگ خیبر میں تقسیم ہونے سے پہلے لے لیا تھا، یہ حضرتؐ نے اپنے غلام کے حق میں فرمایا جس کا رفاعہ نام تھا اور لقب اس کا مدعم تھا وہ قتل ہوا تھا۔

Marfat.com

قُتِلَ بِوَادِی الْقُرٰی مَقْفَلَہٗ مِنْ خَیْبَرَ۔ وادی القریٰ میں خیبر سے پلٹتے۔

ف وادی القریٰ یہودیوں کی ایک بستی کا نام تھا جب خیبر فتح کر کے حضرتؐ کا لشکر وہاں پہنچا تو حضرتؐ کے غلام یعنی مدعم کے تیر لگا وہ مر گیا اصحابؓ نے اس کی تعریف کی کہ اس کو شہادت نصیب ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہاں وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ میں جل رہا ہے جب لوگوں نے یہ سنا تو بہت گھبرائے ایک مرد نے چمڑے کا تسمہ لیا تھا وہ حضرتؐ کے پاس لایا حضرت نے فرمایا آگ کا تسمہ ہے یعنی اگر تو نہ دیتا تو آگ ہو کر یہ تسمہ تجھ کو جلاتا۔

مومن کے سوا جنت میں کوئی نہ جائے گا

(۸۱) م عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِی النَّاسِ اِنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ۔ [1]

صحیح مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اے خطابؓ کے بیٹے جا پکار دے لوگوں میں کہ مقرر یہ بات ہے کہ نجاویں گے بہشت میں سوائے ایمانداروں کے۔

ف جنگ خیبر میں ایک منافق لوٹ کے لالچ سے حضرتؐ کے ساتھ ہو کر لڑنے گیا سو اس کے تیر لگا وہ مر گیا لوگوں نے کہا وہ شہید ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے کوئی عبادت کام نہیں آتی، عبادت کی جڑ ایمان اور خالص نیت ہے۔

خودکشی کرنے والا کافر نہیں ہوتا

(۸۲) م جَابِرٌ اَللّٰھُمَّ وَلِیَدَیْہِ فَاغْفِرْ یَعْنِیْ رَجُلًا مِّنْ دَوْسٍ ھَاجَرَ مَعَ الطُّفَیْلِ بْنِ عَمْرِنِ الدَّوْسِیِّ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَاجْتَوَاھَا فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بِھَا بَرَاجِمَہٗ فَمَاتَ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اور اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی بخش دے یعنی اس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم سے تھا طفیل بن عمرو الدوسی کے ساتھ مدینے میں ہجرت کر آیا تھا سو وہاں کی ہوا اس کو ناموافق پڑی تو اس نے چوڑی گانسیوں سے اپنی انگلیوں کے درمیان والے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مر گیا

ف مصابیح میں جابرؓ سے روایت ہے کہ جب حضرتؐ نے مدینے کی طرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ ایک مرد نے بھی ہجرت کی، مدینے میں وہ نہایت بیمار ہو گیا اسی اضطراب میں اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے خون بند نہ ہوا اسی صدمے سے وہ مر گیا تو طفیل نے اس کو خواب میں دیکھا کہ سارا بدن اس کا اچھا ہے مگر ہاتھوں کو اپنے چھپائے ہے۔ طفیل نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اس نے کہا کہ ہجرت کی برکت سے میری مغفرت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھ تو کیوں لپیٹے ہے اس نے جواب دیا کہ یہ حکم ہوا کہ ہم اس کو نہیں سنوارتے جس کو تو نے خود بخود بگاڑا۔ پھر یہ خواب طفیلؓ نے حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے اس کے حق میں یہ دعا فرمائی یعنی الٰہی جیسے تو نے اس کے سارے بدن پر کرم کیا ہے تو اس کے دونوں ہاتھ پر بھی کرم کر۔ اس حدیث سے بڑی فضیلت ہجرت کی ثابت ہوئی اس شخص کو اپنے مارنے کی نیت نہ ہوگی کہ حرام موت ہوتی۔ اضطراب سے یہ حرکت ہوئی ہوگی یا شاید ہلاکی کی نیت ہو مگر ہجرت کی برکت اور حضرتؐ کی دعا سے اس کی مغفرت ہو گئی۔

[1] امام مسلم نے اس حدیث کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

اس ہوا کا ذکر جو قیامت کے قریب چلیگی اور ہر مومن کی روح قبض کریگی

(۸۳) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ رِیْحًا مِّنَ الْیَمَنِ مِنَ الْحَرِیْرِ فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ وَّیُرْوٰی ذَرَّۃٍ مِّنَ الْاِیْمَانِ اِلَّا قَبَضَتْہُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا چلاویگا ہوا کو یمن کے ملک سے ریشم سے بھی زیادہ نرم سو جس کے دل میں دانہ برابر بھی ایمان ہوگا۔ اور ایک روایت میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اس کو نچھوڑے گی بے مارے۔ یعنی سب ایماندار مرجاویں گے۔

ف یہ قیامت کے قریب ہوگا چنانچہ اور حدیث میں آیا ہے کہ قیامت بدکار کافروں پر قائم ہوگی اس وقت ایماندار کوئی نہ ہوگا۔

دور فتن سے پہلے پہلے نیک کام کرلینا بہتر ہے

(۸۴) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّیُمْسِیْ کَافِرًا اَوْ یُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَّیُصْبِحُ کَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَہٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نیک اعمال کو شتابی کرلو فسادوں سے پہلے ایسے فساد ہوں گے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی یعنی اندھا دھند زمانہ ہوجاویگا حق و باطل کی تمیز نہ رہے گی صبح کے وقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہوجاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہوجاویگا اپنے دین کو بیچے گا دنیا کے مال سے۔

ف اس حدیث میں ان فسادوں کی خبر ہے جو یزید اور سلطنت مروانیہ میں واقع ہوئے۔ اس حدیث میں ارشاد ہے کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہوسکیں سو کرلیوے۔

مومن کو ڈرتے رہنا چاہیے کہیں اس کے اعمال اکارت نہ ہوجائیں

(۸۵) ق اَنَسٌ یَا اَبَا عَمْرٍو مَا بَالُ ثَابِتٍ اَشْتَکٰی یَعْنِیْ ثَابِتَ بْنَ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَّاَبُوْ عَمْرٍو وَّھُوَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَّکَانَ قَالَ ثَابِتٌ اِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَلَمَّا اُخْبِرَ بِقَوْلِہٖ قَالَ بَلْ ھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوعمرو کیا حال ہے ثابت کا کیا وہ بیمار ہے۔ مراد ثابت سے وہ ہے جو قیس بن شماس کا بیٹا ہے اور ابوعمرو کنیت ہے سعد بن معاذ کی اور ثابت اپنے تئیں دوزخی کہتے تھے جب ان کے قول کی حضرتؐ کو خبر ہوئی حضرتؐ نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہے۔

ف انسؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ[1] یعنی نہ بلند کرو اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز پر کہ تمہارے اعمال اکارت ہوجاویں۔ اور ثابت بن قیس انصاریوں کے خطیب تھے ان کی آواز نہایت بلند تھی انھوں نے حضرتؐ کے پاس کا آنا چھوڑ دیا اپنے کو

---

[1] پوری آیت یوں ہے لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔ (یعنی نہ اونچی کرو آوازیں پیغمبر کی آواز سے اور اس سے بک بک کر نہ بولو جیسے تم ہو ایک دوسرے کو، کہیں اکارت نہ ہوجاویں تمہارے کئے اور تم کو خبر نہ ہو۔ ۱۲۔ (چشتی)

Marfat.com

بیٹھ رہے اور یہ سمجھے کہ میں دوزخی ہوں اس واسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہے ایک روز حضرتؐ نے سعد بن معاذؓ سے پوچھا کہ ثابت بن قیسؓ کیوں نہیں آتا ہے کیا بیمار ہے سعد بن معاذؓ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہے مگر مجھ کو اس کی بیماری نہیں معلوم۔ پھر سعد بن معاذؓ نے ثابت بن قیسؓ سے حال دریافت کیا اور سبب نہ آنے کا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہے تو میں دوزخی ہوا۔ سعد نے یہ قصہ حضرتؐ سے کہا حضرتؐ نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہے یعنی آیت کا یہ مطلب نہیں جو ثابت سمجھا بلکہ بے ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے روبرو منع ہے اور جس کی پیدائشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہے سبحان اللہ حضرتؐ کے اصحابؓ کیا باادب اور محتاط تھے۔

کیا زمانۂ جاہلیت کے اعمال پر باز پرس ہوگی

(۸۶) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْ اَحْسَنَ فِی الْاِسْلَامِ فَلَا یُؤْخَذُ بِمَا عَمِلَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِی الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام میں آیا تو جو کفر میں کیا اس پر پکڑا نہ جاوے گا اور جس نے اسلام میں برائی کی تو اگلے پچھلے دونوں گناہوں پر اس کی پکڑ ہوگی۔

ف جو اچھی طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا مرتے دم تک اس پر قائم رہا تو اس پر کفر کے گناہوں کا مواخذہ نہیں اور جو ظاہر میں اسلام لایا اور باطن سے نہیں، یا مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا اس کے اگلے پچھلے سب گناہوں پر مواخذہ ہے۔

اسلام لانے سے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں

(۸۷) م عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ یَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ قَالَهٗ لَهٗ حِیْنَ قَبَضَ یَدَهٗ عَنِ الْبَیْعَةِ فَقَالَ مَا لَكَ یَا عَمْرُو قَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قَالَ اَنْ یُّغْفَرَ لِیْ۔

مسلم میں عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ بیشک اسلام اگلے گناہوں کو ڈھا دیتا ہے اور ہجرت اگلے گناہوں کو ڈھا دیتی ہے اور حج اگلے گناہوں کو ڈھاتا ہے۔ یہ حضرتؐ نے عمرو بن عاصؓ سے کہا جب کہ اس نے بیعت کرنے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عمرو تجھ کو کیا ہوا جو تو نے بیعت نہ کی۔ عمرو نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ شرط کروں۔ حضرتؐ نے فرمایا کونسی شرط کرے گا اس نے کہا اپنی مغفرت کی شرط۔

ف جب کافر مسلمان ہوا تو اس کے سب گناہ خواہ ظلم خواہ کبیرہ خواہ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں، اسلام کی برکت سے کسی چیز کا مواخذہ باقی نہیں لیکن ہجرت اور حج سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں کبیرہ گناہ نہیں معاف ہوتے مگر بطریق خرق عادت ہر چند اس حدیث میں کچھ کبیرہ اور صغیرہ کی قید نہیں لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہے کہ سوائے اسلام کے اور عبادات سے صرف صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں لیکن جلال الدین سیوطیؒ نے بخاری کی شرح میں لکھا ہے کہ بعضی روایت میں آیا ہے کہ حج سے صغیرہ کبیرہ سب معاف ہو جاتے ہیں۔

واللہ اعلم

Marfat.com

اسلام لانے کے بعد زمانۂ کفر کے اچھے اعمال کا اعتبار ہوتا ہے۔

(۸۸) ق حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ لَهٗ

بخاری اور مسلم میں حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اس نیکی پر جو تجھ سے آگے ہوئی۔

ف حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ میں نے مسلمان ہونے کے وقت عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ حالت کفر میں جو میں نے نیکیاں کی ہیں جیسے برادر پروری اور گردن آزاد کرنا سو اس کا بھی ثواب مجھ کو ملے گا۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسلام کی برکت سے اگلی نیکی کا ثواب ضائع نہ ہوگا۔

آیت پاک اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ کی تشریح

(۸۹) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِاَبْنِهٖ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ قَالَهٗ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ وَقَالُوْا اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ [1]

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اس کا مطلب یوں نہیں جیسا تم نے گمان کیا وہ مطلب تو یوں ہے جیسا لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹا اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہے یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب یہ آیت اتری کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم کو نہ ملایا ان کو قیامت میں امن امان ہے تو یہ بات حضرتؐ کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور انھوں نے کہا کہ ہم لوگوں میں کون ایسا ہے جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہیں کرتا۔

ف ظلم بیجا کام کا نام ہے کفر بھی بے جا کام ہے تو اصحاب، ظلم کے معنی عام سمجھے تھے اسواسطے گھبرائے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک صغیرہ گناہ سے نہیں بچ سکتا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس آیت میں ظلم سے مراد شرک ہے گناہ مراد نہیں جو تم گھبراتے ہو۔ معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث میں بعضی جگہ لفظ تو عام ہوتے ہیں اور معنی خاص مراد ہوتے ہیں بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو۔

وساوس اور خطرات انسانی پر باز پرس نہیں

(۹۰) ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهٖ اَوْ تَعْمَلْ بِهٖ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ جو جو خطرے اور خیال دل میں آتے ہیں سو خدا نے اسکے گناہ میری امت سے معاف کر دیئے جب تک اس کو نہ بولے یا اس پر عمل نہ کرے

بغیر کئے وساوس پر باز پرس نہیں ہوتی۔

ف یعنی جس برے کام کا خطرہ دل میں آوے سو معاف ہے اور اگر اس کو منہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا۔

(۹۱) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا تم وہ کہا چاہتے ہو جیسا تم سے پہلے کتاب والوں نے کہا کہ ہم نے حکم خدا کا سنا اور نہ مانا بلکہ تم یوں کہو کہ الٰہی ہم نے تیرا حکم سنا اور

[1] امام مسلم نے اس حدیث کو عنوان "سچے ایمان اور اخلاص کا بیان" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ قَالَهُ لَمَّا نَزَلَتْ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَقَالُوا كُلِّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُطِيقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا نُطِيقُهَا۔

مان لیا اے رب ہمارے تیری بخشش کو ہم چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف ہمارا ٹھکانا ہے۔ یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب کہ سورۂ بقر کے اخیر میں یہ آیت اتری کہ خدا ہی کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور اگر ظاہر کرو جو تمہارے دلوں میں ہے یا اس کو چھپاؤ اس کا حساب خدا تم سے کریگا تو اصحاب نے کہا کہ ہم کو اول ان کاموں کا حکم ہوا جن کو ہم کر سکتے ہیں مثل نماز اور روزے اور جہاد اور خیرات کے اور البتہ ہم پر یہ آیت اتری اور یہ ہمارے قابو میں نہیں۔

ف یعنی خیالات اور وسواس سے دل کو روکنا ہمارے اختیار میں نہیں اگر اس کا بھی حساب ہوا تو ہمارا کہیں ٹھکانا نہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم اہلِ کتاب کی طرح حکم عدولی نہ کرو۔ بندے کو لائق نہیں کہ اپنے مالک کے حکم میں تکرار کرے بلکہ یہ حکم بھی مان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ تم پر آسانی کرے۔ پھر اصحابؓ نے حضرتؐ کے بموجب ارشاد کے عمل کیا اور حکم مانا تو یہ آیت اتری کہ حق تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسی قدر جتنا اس کو اختیار ہے یعنی اب خیالات اور خطرات پر پکڑ نہیں۔ تفسیر مدارک میں لکھا ہے کہ سب علماء کا یہی مذہب ہے کہ خطرات پر مواخذہ نہیں لیکن عزم پر مواخذہ ہے۔ عزم اس ارادے کو کہتے ہیں جو دل میں جم گیا ہو اور ٹھن چکا ہو۔

جزائے نیکی کا بیان

نیکوکار مسلمان پر رحمتِ الٰہی کا فیضان۔

(۹۲) ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ وَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی نے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین ستھرا بنایا پھر جو نیک بات کریگا تو دس گنی لکھی جاوے گی سات سو کے برابر تک اور جو بدی کرے گا تو وہ اتنی لکھی جاویگی جتنی کی ہے یہاں تک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہے۔

ف یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی کو دس سے سات سو تک خدا بڑھاتا ہے، دس سے تو کوئی کم نہیں آگے نیت پر موقوف ہے جیسی نیت خالص ہوگی ویسی ہی زیادتی بھی ہوگی اور بدی اگر کرے گا تو اتنی ہی رہے گی اس میں ترقی نہیں۔ اس حدیث سے خدا کی رحمت کا خیال کرنا چاہئے کہ اپنے بندے مسلمان کی بدی کو اتنا ہی رکھے اور نیکی کو سات سو تک بڑھا دے۔ اسلام سنوارنا یہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے شرک اور بدعت چھوڑے، شریعتِ محمدی کی کمال تعظیم سے اطاعت کا ارادہ کر لیوے اور ظاہر اور باطن سے محمدی بنے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد پر ہے۔

(۹۳) م أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا سَيِّئَةً وَإِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرشتوں سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اس کو اس پر مت لکھو اور اگر اس نے اس بدکام کو کیا تو ایک بدی لکھو اور جب اس نے

Marfat.com

بندوں پر رحمتِ خداوندی کا بیان۔

فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا عَشْرًا۔

نیکی کا قصد کیا اور اس پر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو، اور اگر اس نے نیک کام کیا تو دس نیکیاں لکھو۔

ف سبحان اللہ کیا اس کی رحمت اپنے بندوں پر بیحساب ہے کہ بدکام کے قصد کو نہ لکھا وے اور نیک کام کے قصد کو بدون کئے لکھا وے اور بدی کو ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اس کو دریافت کیا چاہئے کہ بدی کا قصد البتہ نہیں لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہو گیا یعنی اس کا کرنا بے تردد خوب سا دل میں ٹھن گیا تو اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے اس بدکام کو خوف الٰہی سے عمل میں نہ لایا اور اس پر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاوے گی اس واسطے کہ اس نے خدا کے واسطے اپنی خواہش نفسانی کو مارا۔ دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم مصمم سوائے خوفِ الٰہی کے کسی اور سبب سے ظاہر نہ ہونے پایا تو بیشک ایک گناہ لکھا جاوے گا جیسے کسی نے رات کو اپنے دل میں یہ عزم مصمم کیا کہ میں کل فلانے کو قتل کروں گا یا فلانی عورت سے حرام کروں گا اور اسی رات کو وہ مر گیا یا وہ عورت مر گئی تو اس پر قصد قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا چنانچہ یہ مطلب اور حدیثوں میں صاف مذکور ہے۔

مسلمان جب ایمان میں وسوسہ پائے تو کیا کہے

(۹۴) **ف** أَبُوْهُرَيْرَةَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آتا ہے شیطان تم میں سے کسی کے پاس، تو کہتا ہے کہ کس نے ایسا پیدا کیا کس نے ویسا بنایا، یہانتک کہ کہتا ہے کہ کس نے تیرا رب کو پھر جب شیطان یہانتک اس کو پہنچا دے تو اس کو چاہئے کہ خدا سے پناہ مانگے اور رک رہے۔

ف یعنی جب اس کو ایسا خیال فاسد آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال سے دل کو ہٹا دے اسواسطے کہ ذکر خدا شیطان کے وسواس کو دفع کر ڈالتا ہے جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہو جاتی ہے۔

(۹۵) **م** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ تِلْكَ مَحْضُ الْإِيْمَانِ يَعْنِي الْوَسْوَسَةَ قَالَهُ حِيْنَ سُئِلَ عَنْهَا وَهِيَ مَا يَجِدُ الْإِنْسَانُ فِيْ نَفْسِهٖ مَا يَتَعَاظَمُ أَنْ يَتَكَلَّمَ وَيُرْوٰى ذٰلِكَ صَرِيْحُ الْإِيْمَانِ رَوَاهُ أَبُوْهُرَيْرَةَ تَفَرَّدَ بِهٖ مُسْلِمٌ أَيْضًا۔

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس وسوسے کو پا جانا تو محض ایمان ہے یہ حضرتؐ نے اسوقت فرمایا جبکہ وسوسے کا حضرتؐ سے سوال ہوا۔ وسوسہ اس کو کہتے ہیں جس کا خیال آدمی اپنے دل میں پاتا ہے اور اس کے کہنے کو برا جانتا ہے اور دوسری روایت ابوہریرہؓ سے یوں ہے کہ یہ تو صریح ایمان ہے۔ اس حدیث کو بھی صرف مسلم نے روایت کیا۔

ف مشکوٰۃ میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ چند اصحاب نے حضرتؐ پاس آکر پوچھا کہ یا حضرتؐ ہمارے دلوں میں نہایت برے برے خیالات آتے ہیں کہ ہم ان کو زبان پر لانا بڑا گناہ جانتے ہیں، تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی برے خیال کو برا جاننا اور زبان پر نہ لانا ایمان کی نشانی ہے اگر دل میں ایمان نہ ہوتا تو کون روکتا

Marfat.com

وسوسہ کو برا جاننا ایمان کا تقاضا ہے۔

اور یہ مطلب نہیں کہ برے خیالات آنا صریح ایمان ہے چنانچہ ابوداؤد میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرتؐ سے کہا کہ میرے دل میں بعضا ایسا برا خیال آتا ہے کہ اگر میں جل کے کوئلہ ہو جاؤں تو بھی زبان سے نہ نکالوں۔ حضرتؐ نے فرمایا شکر خدا کا جس نے شیطان کا کام وسوسے ہی پر ڈالا یعنی شیطان کافروں سے تو شرک اور بت پرستی کرواتا ہے لیکن مومن پر سوائے برے خیال ڈالنے کے اس کا کچھ زور نہیں چلتا۔ وسوسے کا علاج یہ ہے کہ اس کی طرف دھیان نہ کرے اور التجا کرے پناہ مانگے لاحول پڑھے اور لا الہ الا اللہ کی کثرت کرے کہ اکسیر ہے۔

(۹۶) م انسؓ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ تیری امت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہیں گے ایسا کیا ہے ایسا کیا ہے یہانتک کہ کہیں گے کہ یہ تو خدا ہے جس نے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کس نے پیدا کیا۔

ف یعنی اس امت کے بعضے نادان بیہودہ سوالات کرتے کرتے یہانتک نوبت پہنچا دیں گے کہ خدا میں تردد کریں گے حالانکہ اس کے برابر کوئی حماقت نہیں اس واسطے کہ خدا کا وہ محتاج ہے جو اول اس کا وجود نہ ہو بعد عدم کے ظاہر ہو اور جس کے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر غیر کا محتاج ہو، یہ وہی سوال ایسا ہے جیسے کوئی کہے کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہے اور آفتاب کس کی روشنی سے ظاہر ہے۔ مصرع آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ حدیث میں آیا ہے جسکو ایسا وسوسہ آوے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے۔

(۹۷) م ابوہریرۃؓ لَا يَزَالُوْنَ يَسْئَلُوْنَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ تجھ سے پوچھتے ہیں اے ابی ہریرہؓ کہ بھلا یہ تو خدا نے پیدا کیا خدا کو کس نے پیدا کیا۔

ف ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شیطان دل میں خیال ڈالتا ہے کہ زمین آسمان کس نے بنایا تو کہتا ہے خدا نے تو شیطان پوچھتا ہے کہ خدا کو کس نے بنایا تو اس وقت تو قل ہو اللہ احد پڑھا کر۔ یعنی شیطان قرآن سے دفع ہوگا اور دوسری روایت ابوہریرہؓ سے ہے کہ چند گنوار لوگ مسجد میں آئے مجھ سے پوچھا کہ بھلا خدا کو کس نے پیدا کیا میں وہاں سے اٹھا اور میں نے کہا سچ فرمایا تھا حضرتؐ نے کہ ایسے سوال کرنیوالے احمق بھی ہوتے ہیں۔ **ف** ہر مسلمان صاف طبیعت کی یہ پیدائشی بات ہے کہ وہ جانتا ہے کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا خدا ہے اس کے پہلے کوئی چیز ہی نہیں جو اس کو بناوے اور ہزاروں دلیل عقلی سے بھی یہی بات ثابت ہے ایسا سوال وہی کرے گا جس کی اصل پیدائش میں فرق ہے اور عقل میں نقصان اور یہ عجب حماقت کا سوال ہے کہ جب اس کو خدا کہا تو پھر اس کے پیدا کرنے والے کو پوچھنا عجب نادانی ہے کہ اگر خدا کا پیدا کرنے والا کوئی ہے تو وہ خدا کا سیکورہا وہ بھی مخلوق ہوگیا مثل اور مخلوقات کے۔ جب ایسا واہی کسی کو خیال آوے تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے۔

Marfat.com

جو شخص اپنے بچاؤ میں مارا گیا وہ شہید ہے

(۹۸) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے مال کے بچانے کے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہے۔

ف یہ حدیث بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو کی روایت ہے صرف مسلم کی علامت سہو ہے اور ابوہریرہؓ کی طرف اس روایت کی نسبت خطا ہے کاتب کی، مصابیح میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو میں کیا کروں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے مال کو نہ دے۔ پھر اس نے کہا اگر وہ ہتھیار کرے اور لڑے حضرتؐ نے فرمایا کہ تو بھی اس سے لڑ۔ پھر اس نے کہا بھلا اگر وہ مجھے مار ڈالے حضرتؐ نے فرمایا کہ تو شہید ہوگا پھر اس نے کہا کہ اگر میں اس کو مار ڈالوں حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا دوزخی ہوا۔ اس وقت حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ جو اپنے مال بچانے کے سبب سے مارا جائے وہ شہید ہے۔

جھوٹی قسم کھا کر کسی کا حق مارنا جائز نہیں

(۹۹) م وَائِلُ ابْنُ حُجْرٍ مَنِ اقْتَطَعَ اَرْضًا ظَالِمًا لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ۔

مسلم میں روایت ہے وائل بن حجرؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو چھین لے گا کسی کی زمین ظالم بن کر ملے گا اللہ سے قیامت میں اور خدا اس پر نہایت غضبناک ہوگا۔

(۱۰۰) م اَبُوْاُمَامَۃَ اِیَاسُ ابْنُ ثَعْلَبَۃَ الْحَارِثِیُّ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنِہٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ وَاِنْ کَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاِنْ کَانَ قَضِیْبًا مِّنْ اَرَاکٍ۔

مسلم میں روایت ہے ایاس بن ثعلبہؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو چھین لے گا حق کسی مسلمان کا جھوٹی قسم کھا کر سو اللہ نے بیشک اس کے لئے دوزخ ٹھہرا رکھی اور بہشت اس پر حرام کی تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ تھوڑی چیز ہو تو بھی؟ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو۔

رعایا کے حقوق میں خیانت کرنے والا حاکم دوزخی

(۱۰۱) ق مَعْقِلُ بْنُ یَسَارٍ مَا مِنْ عَبْدٍ یَسْتَرْعِیْہِ اللّٰہُ رَعِیَّۃً یَمُوْتُ یَوْمَ یَمُوْتُ غَاشًّا لِّرَعِیَّتِہٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ۔

بخاری اور مسلم میں معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہیں مرتا ہے جس کو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا تو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہے مگر کہ خدا نے اس پر بہشت کو حرام کیا۔

ف یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہے

(۱۰۲) م مَعْقِلُ بْنُ یَسَارٍ مَا مِنْ اَمِیْرٍ یَلِیْ اُمُوْرَ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ لَا یَجْھَدُ لَھُمْ وَیَنْصَحُ لَھُمْ اِلَّا لَمْ یَدْخُلْ مَعَھُمُ الْجَنَّۃَ۔

مسلم میں معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کوئی ایسا حاکم نہیں کہ جو مسلمانوں کے کاموں کا مالک ہو پھر نہ محنت کرے ان کے واسطے اور نہ ان کی خیر خواہی کرے مگر وہ حاکم مسلمانوں کے ساتھ بہشت میں نہ داخل ہوگا۔

ف معلوم ہوا کہ حاکم پر فرض ہے کہ رعیت کے واسطے محنت اور جانفشانی کرے اور جو ان کے حق میں

Marfat.com

بہتر ہو سو عمل میں لاوے اور اگر حاکم اپنی رعیت سے غافل رہا اور اپنے عیش و آرام میں پڑا تو بہشت سے محروم ہوا۔

امانت کا دنیا سے اٹھ جانا اور دلوں کا ایمان سے خالی رہ جانا

(۱۰۳) ق حُذَيْفَةُ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا حَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَهٗ مَا اَظْرَفَهٗ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ۔

بخاری اور مسلم میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سووے گا مرد ایک نیند سو اٹھا لی جاویگی امانت اور دیانت اس کے دل سے تو ہو جاویگا اس کا نشان جیسے آنکھ کا آبلہ یعنی سرسم داغ، پھر سوویگا ایک نیند تو اٹھا لی جاویگی امانت اور دیانت اس کے دل سے، تو ہو جاویگا اس کا نشان آبلے کی طرح جیسے تو چنگاری کو اپنے پیر پر ڈھلکاوے سو اس پر آبلہ پڑ جاوے سو وہ تجھکو پھولا دیکھ پڑے گا حالانکہ اس میں کچھ نہیں پھر لوگ خرید فروخت کریں گے یہ نہیں لگتا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہانتک کہ کہا جائے گا کہ فلانے کی اولاد میں ایک امانت دار مرد ہے، یہانتک نوبت پہنچے گی کہ کہا جاویگا آدمی کے حق میں کہ فلانا شخص کیا خوب دلاور ہے کیا لطیف و ظریف ہے کیا خوب عقلمند ہے اور حالانکہ اس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں یعنی امانت داری نہیں۔

امانت داری کا اُڑ جانا اور بد دیانتی کا پھیل جانا۔

ف خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ امانت داری دمبدم کم ہوتی جاوے گی آخر کو یہ حال ہو جاوے گا کہ نامی اور مشہور لوگ جن کی لوگ تعریف کریں گے ان کی بھی نیت بدل جاوے گی کچھ امانت داری ان کے دل میں نہ رہے گی۔ حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ سے میں نے دو باتیں سنیں سو ایک تو میں دیکھ چکا اور دوسری بات کا میں منتظر ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ امانت داری مردوں کے دلوں کے اندر اتری سو انھوں نے قرآن اور حدیث سے علم سیکھا یعنی ظاہر اور باطن سے امانت دار اور دیندار ہو گئے۔ اور دوسری بات حضرتؐ نے ہم سے امانت کے جاتے رہنے کی کہی۔ پھر یہ حدیث فرمائی۔

(۱۰۴) م حُذَيْفَةُ تَعْرُضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى يَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ

مسلم میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سامنے آتے ہیں فتنے دلوں پر جیسے چٹائی بنانے کے وقت ایک ایک لکڑی پے در پے سامنے آتی ہے سو جو دل کہ ان فتنوں کو پلایا تو اس میں ایک سیاہ نکتہ ڈالا گیا، اور جس دل نے ان فتنوں کا انکار دیا تو اس میں ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہے تو دو قسم کے دل ہو گئے، ایک سفید دل ہو گیا جیسے سنگِ مرمر، سو اس کو کسی طرح کا فتنہ ضرر نہیں کرتا جب تک آسمان اور زمین کو قیام ہے اور دوسرا دل کالا غاکستری رنگ ہے جیسے اوندھا کوزہ،

Marfat.com

مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ الْحَدِيْثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِمُسْلِمٍ۔

نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سوائے اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہیں جانتا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے یعنی بخاری اور مسلم دونوں میں موجود ہے لیکن یہ خاص روایت مسلم کی ہے۔

ف یعنی فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلوں پر ہجوم رہتا ہے سو جس دل میں واہیات جم گیا سو سیاہ ہوگیا اس کو نیک بد کی تمیز نہیں رہتی جیسے اوندھے برتن میں پانی نہیں ٹھہرتا اور جس دل نے ان کا کچھ دھیان نہ کیا اور آپ کو خطرات واہیہ سے بچایا وہ دل روشن ہوجاتا ہے اسکو نیک بد کی تمیز ہوتی ہے وہ گناہ سے بچتا رہتا ہے۔

اسلام شروع میں بھی اجنبی تھا اور پھر اجنبی بن جائے گا

(۱۰۵) هم اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَّسَيَعُوْدُ الدِّيْنُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر اسلام پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہوجاویگا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہو جیو مسافروں کو۔

اسلام کے ضعف کا بیان اور دین پر پابند رہنے والوں کو بشارت۔

ف مطلب یہ کہ اسلام اول اول بہت کم تھا کوئی اس کا یار اور مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر میں کوئی نہیں پوچھتا پھر ہوتے ہوتے اسلام سارے عالم میں پھیلا۔ سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہوجائے گا جیسے پہلے تھا تو اسوقت کے مسلمان مسافروں کی طرح بے یار و مددگار ہوجاوینگے جیسا اسوقت میں کہ جو دینداری پر کمر باندھتا ہے کوئی اس کی نہیں سنتا ہے، کافر تو ایک طرف کلمہ گو اس کو ہنستے ہیں سو حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت میں اسلام پر مضبوط رہا اس کو خوشی ہو جیو بہشت کی۔

قیامت کے قریب ایمان کا اُٹھ جانا

(۱۰۶) هم اَنَسٌ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِى الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نہ کہا جاویگا اللہ اللہ۔

ف اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ قیامت اس وقت آئے گی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ نہ کہے گا یعنی سب کافر ہوجاویں گے۔ دوسرا مطلب یہ کہ قیامت اسوقت ہوگی کہ گناہ پر کوئی انکار نہ کرے گا یعنی اس وقت کوئی اتنا بھی گنہگار بدکار سے نہ کہے گا کہ ارے خدا سے ڈر خدا سے ڈر۔

مجبوری میں ایمان چھپانا

(۱۰۷) ق حُذَيْفَةُ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّكُمْ اَنْ تُبْتَلَوْا۔

بخاری اور مسلم میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم نہیں جانتے ہو کہ شاید تم بلا میں ڈالے جاؤ۔

ف حذیفہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ تھے حضرتؐ نے فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہیں ہم نے کہا کہ یا حضرتؐ کیا ہمارے واسطے کچھ آپ کو خوف ہے ہم لوگ تو چھ سو سے سات سو تک ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی سو جیسا حضرتؐ نے فرمایا تھا ہم بلا میں پڑے کافروں کے غلبے سے نماز نہ پڑھ سکتے تھے مگر چھپ کر اور ابتدائے اسلام میں بہت اصحاب حبش وغیرہ کی طرف مکہ چھوڑ کر نکل گئے تھے۔

(۱۰۸) خ حُذَيْفَةُ اُكْتُبُوْا لِيْ مَنْ

بخاری میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لکھ لاؤ

Marfat.com

يَلْفِظُ بِالْاِسْلَامِ وَيُرْوٰى اَحْصُوْا لِيْ كَمْ يَلْفِظُ الْاِسْلَامَ فَكَانُوْا خَمْسَ مِائَةٍ وَ يُرْوٰى مَا بَيْنَ سِتِّ مِائَةٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةٍ وَيُرْوٰى اَلْفًا وَّخَمْسَ مِائَةٍ -

میرے واسطے انکو جو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہوں اور دوسری روایت یوں ہے کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا کلمہ کہتے ہیں تو پانچ سو تھے اور ایک روایت یوں ہے کہ چھ سو اور سات سو کے اندر تھے اور ایک روایت یوں ہے کہ پندرہ سو تھے۔

حضورؐ کی رسالت پر ایمان رکھنا

(۱۰۹) ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا مِنَ الْاَنْبِيَآءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗٓ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْٓ اُوْتِيْتُهٗ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْٓا اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر نہیں مگر کہ اس کو معجزے دیئے گئے اسقدر کہ آدمی اس پر ایمان لاویں اور مجھ کو تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہے یعنی قرآن جس کو خدا نے میری طرف بھیجا سو میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن سب پیغمبروں سے زیادہ تر میرے تابعدار ہوں گے۔

معجزۂ قرآنی اگلے انبیاء کے معجزات سے بڑھ کر ہے۔

ف یعنی ہر ایک پیغمبر کو خدا نے معجزے دیئے کہ جس قدر سے ان کی راستی اور پیغمبری ثابت ہو جائے اور لوگ ان پر ایمان لاویں لیکن حضرتؐ کا معجزہ یعنی قرآن خدا کا کلام سب معجزوں سے نرالا اور افضل ہے کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہے اور پیغمبروں کے معجزے باقی نہیں رہے اور جب قیامت تک باقی رہا تو ہر دم حضرتؐ کے معجزے کی دلیل قائم رہی تو ہر زمانے میں تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جاویں گے اس واسطے حضرتؐ نے فرمایا کہ جب پیغمبروں کی امت سے محمدی لوگ زیادہ ہوں گے اور ہر چند ہمارے حضرتؐ سے ہزاروں معجزے ہوئے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ قرآن ہی ہے اس واسطے حضرت نے صرف اسی کو ذکر کیا۔ عادتِ الٰہی یوں ہی جاری رہی کہ جس زمانے میں جس ہنر کا بہت چرچا ہوتا ہے تو ان کے پیغمبر کو بھی اسی قسم کا معجزہ بدون سیکھے عنایت ہوتا ہے تاکہ ان کو بلاشبہ پیغمبر کی راستی معلوم ہو جاوے۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ کے وقت میں جادو کا چرچا تھا تو ان کو اسی قسم کا معجزہ ملا یعنی عصا سانپ بن جاتا تھا اور حضرت عیسیٰؑ کے معجزات میں اکثر شفائے امراض تھی کہ طب کا بہت چرچا تھا اور ہمارے حضرتؐ کے وقت میں فصاحت اور بلاغت کا عرب میں بہت چرچا تھا اس واسطے حضرتؐ کو قرآن ملا اور حکم ہوا کہ اگر تم کو پیغمبری میں شبہ ہو تو ایک سورت کے برابر کہو۔ کسی سے نہ ہو سکا۔ سب فصحائے عرب عاجز ہو گئے۔ اگر ہو سکتا تو ضرور کہتے۔ سہل کام چھوڑ کے اپنی جان دینا کیوں اختیار کرتے اور اعجاز قرآنی کے سبب سے قرآن شریف میں اختلاف نہیں پڑا سو اسطے کہ اسلام میں بہت مذہب ہو گئے ہر شخص اپنے مذہب کے موافق اپنا لیتا برخلاف توریت اور انجیل کے کہ ان میں اعجاز نہ تھا اسی واسطے ان میں تحریف اور اختلاف ہو گیا۔

(۱۱۰) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ وَّلَا يُؤْمِنُ بِالَّذِيْ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قابو میں محمدؐ کی جان ہے کہ نہ سنے گا مجھ کو کوئی اس امت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اس پر

Marfat.com

اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ۔

جس کے واسطے میں بھیجا گیا یعنی شریعت کا مگر کہ وہ ایمان نہ لانے والا دوزخیوں سے ہوگا۔

ف امت دو قسم ہے ایک امت دعوت یعنی جن کو اسلام کی طرف بلایا اس میں کافر اور مسلمان سب داخل ہیں، دوسری امت اجابت یعنی جو لوگ ایمان لائے اس میں صرف مسلمان داخل ہیں۔ امت سے مراد اس حدیث میں امت دعوت ہے۔ **ف** یہودی اور نصرانی کو اس واسطے خاص کر کے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونے کے جب ان پر بھی حضرت کا ایمان لانا فرض ہوا تو غیر اہل کتاب کو بطریق اولیٰ ایمان لانا فرض ہوگا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاں حضرتؐ کی اور اسلام اور دین کی خبر نہ پہنچی ہو تو وے لوگ معذور ہیں، ان سے صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہ ہوگا۔

حضرت عیسیٰؑ کا حضورؐ کی شریعت کے تابع ہو کر آسمان سے اترنا

(۱۱۱) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُّقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے کہ اتریگا تم میں اے مسلمانو عیسیٰ مریمؑ کا بیٹا حاکم عادل ہو کر سو توڑے گا چلیپا کو اور قتل کریگا خوک کو اور گرادیگا جزیہ کو اور کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہانتک کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔

حضرت عیسیٰؑ کے اترنے پر صلیب توڑدی جائیگی سور قتل کئے جائیں گے ٹیکس اٹھادیا جائیگا اور مال کی بہتات ہوجائے گی۔

ف قیامت کے قریب امام مہدیؑ کے وقت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کریں گے اور نصرانی دین کو مٹاویں گے محمدی دین پر عمل کریں گے چلیپا سولی کی صورت کو کہتے ہیں جیسے یہ شکل ہے † نصاریٰ اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے ہیں اس واسطے کہ ان کے گمان میں حضرت عیسیٰؑ سولی پر مارے گئے اور ہرچند ابھی نصاریٰ سے جزیہ لینا درست ہے لیکن حضرت عیسیٰؑ اپنے وقت میں نصاریٰ سے جزیہ نہ قبول کریں گے اگر وے ایمان نہ لاویں گے تو ان کو قتل کریں گے۔

(۱۱۲) **م** جَابِرٌ لَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَآءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ لڑتا رہے گا دین حق پر غالب ہو کر قیامت تک پھر اتریگا عیسیٰ مریمؑ کا بیٹا تو کہے گا مسلمانوں کا سردار یعنی امام مہدی علیہ السلام کہ آیئے امام بن کر ہم کو نماز پڑھایئے تو عیسیٰ کہیں گے کہ نہیں تمہیں آپس میں ایک دوسرے کا سردار یہ خدا نے بزرگی دی ہے اس امت کو۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہے گا۔

اس زمانہ کا ذکر جبکہ ایمان قبول نہ ہوگا

(۱۱۳) **ق** اَبُوْذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ

بخاری اور مسلم میں، ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا

Marfat.com

اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ تَذْهَبُ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلَ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنَ وَلَا يُؤْذَنَ لَهَا فَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ؕ

کہ اے ابوذرؓ کیا تو جانتا ہے کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہے یعنی بعد غروب ہونے کے سو میں نے کہا خدا اور اس کا رسول زیادہ تر دانا ہے پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ جاتا ہے سجدہ کرتا ہے عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہے کہ طلوع کر کے دوسرا دورہ شروع کرے پھر اس کو اجازت ملتی ہے اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہ ہوگا۔ یعنی قیامت کے قریب وہ اجازت مانگے گا دورہ کرنے کی تو اس کو اجازت نہ ملے گی پھر اس کو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جدہر سے تو آیا ہے تو نکلے گا پچھم کی طرف سے سو یہی مطلب ہے قرآن میں خدا کے اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہے اپنی قرارگاہ تک یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہے عزت والے دانا کا۔

آفتاب گھڑی کی طرح ہے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گھڑی کے ہے کہ ایک رات اور ایک دن چل کر بند ہو جاتی ہے اور بدون کوکے دوسرے دن نہیں چلتی۔ اسی طرح ہر روز آفتاب بدون حکم الٰہی نہیں طلوع کرتا جب اس حکیم مطلق کا ٹھانا حساب پورا ہو جاوے گا تو اس عالم کی کل بگڑ جاوے گی اولٹی چال چل کر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جاوے گا اور اسی کا نام قیامت ہے۔

(۱۱۴) م اَبُوْهُرَيْرَةَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین نشانیاں ہیں کہ جب وے نکلیں تو اس کو ایمان لانا نہ فائدہ کریگا جو ان نشانیوں سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان میں کچھ بہتری کی ہو یعنی ایمان کو نفاق سے خالص کیا ہو، ایک نشانی تو سورج کا پچھم سے نکلنا، دوسری نشانی دجال، تیسری نشانی زمین کا جانور۔

ف یعنی جب یہ نشانیاں ظاہر ہوئیں تو قیامت نمود ہوگئی ایمان بالغیب باقی نہ رہا اس واسطے اس وقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نہ کرے گا۔

(۱۱۵) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا رَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔ [2]

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلے گا سورج اپنے ڈوبنے کے مکان سے پھر جب اس کو دیکھیں گے لوگ تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہیں۔ سو اسوقت نہ فائدہ کریگا کسی جان کو اس کا ایمان جس کو پہلے سے ایمان نہ تھا۔

ف یعنی بن دیکھے کا ایمان معتبر ہے اور جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ اسی واسطے اگر کافر

---

[1] اس روایت کا کچھ حصہ بخاری میں مذکور ہے اور کچھ مسلم میں، مشارق میں دونوں روایتوں کو یکجا کر دیا گیا ہے۔

[2] مسلم کی روایت کے الفاظ اس حدیث کے الفاظ سے مختلف ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

مرتے دم تک ایمان لاوے تو معتبر نہیں کہ اس وقت بھی عذاب آخرت سامنے آجاتا ہے۔

ابتداء وحی کی کیفیت

(۱۱۶) خ عَائِشَةُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَهُ لِلْمَلَكِ الَّذِیْ جَاءَهُ بِغَارِ حِرَآءٍ فَقَالَ اِقْرَأْ قَالَ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اِقْرَأْ قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ الثَّانِیَةَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اِقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ الثَّالِثَةَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ۔

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تو پڑھا نہیں، یہ حضرتؐ نے اس فرشتے سے فرمایا جو حضرتؐ کے پاس حرا پہاڑ کے غار میں آیا تھا سو اس نے حضرتؐ سے کہا کہ پڑھ حضرتؐ نے فرمایا پھر اس نے مجھ کو پکڑا اور سخت دبایا یہانتک کہ مجھ کو طاقت نہ رہی پھر اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں سو اس نے مجھ کو پکڑا اور دوسری بار دبایا یہانتک کہ مجھ کو طاقت نہ رہی پھر اس نے مجھ کو چھوڑا اور کہا کہ پڑھ میں نے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں سو اس نے مجھ کو پکڑا اور تیسری بار دبایا یہانتک کہ مجھکو طاقت نہ رہی پھر اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ اپنے رب کا نام جس نے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی پھٹکی سے۔ پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہے جس نے قلم کے سبب سے علم دیا سکھایا آدمی کو جس کی اس کو خبر نہ تھی۔

آغاز وحی کی کیفیت۔

ف حضرتؐ جب چالیس برس کے ہوئے اور پیغمبری کا زمانہ قریب ہوا تو حضرتؐ نے گوشہ گیری اختیار کی، مکے میں ایک حرا پہاڑ ہے اس کے غار میں ذکر اور فکر میں رہتے اور غیب کی آوازیں سنتے، درخت اور پتھر حضرت کو سلام کرتے جو خواب دیکھتے سو ٹھیک ہوتے چھ مہینے اسی حالت میں گذرے پھر سورۂ اقرأ کی پانچ آیتیں حضرت جبرئیلؑ لے آئے ریشمیں کپڑے پر لکھی تھیں حضرت حرف شناس نہ تھے نہ پڑھ سکے حضرت جبرئیلؑ نے حضرتؐ کو دبایا اور علم لدنی دیا پھر حضرتؐ گھر میں تشریف لائے، دل حضرتؐ کا کانپتا تھا حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ مجھ کو اڑھاؤ جب حضرتؐ کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہؓ سے یہ سب حال کہا اور فرمایا کہ مجھ کو اپنی جان کا خوف ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے کہا یہ نہیں ہونے کا آپ خوش ہو جیئے خدا آپ کو ہرگز نہ برباد کرے گا آپ تو راست گو ہیں برادر پرور ہیں محتاج کو دیتے ہیں عاجز کا کام کر دیتے ہیں، مہمانداری کرتے ہیں لوگوں کے مصائب میں کام آتے ہیں پھر حضرت خدیجہؓ حضرتؐ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اس واسطے کہ وہ شخص انجیل کا عالم تھا اور بڈھا اور اندھا ہو گیا تھا اس نے جب حضرتؐ سے یہ حال سنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰؑ پر اترا تھا یعنی جبرئیلؑ۔ کاش میں جوان ہوتا کاش میں زندہ ہوتا جس وقت کہ تیری قوم تجھ کو نکالے گی حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا میری قوم مجھ کو نکال دیگی۔ ورقہ نے کہا ہاں یہی سنت ہے سب پیغمبروں کی پھر اس کے بعد تین برس وحی نہ اتری پھر سورۂ مدثر اتری اور قرآن اترنا متواتر ہوا۔

لہ حرا، بالکسر والمد از کوہ ہائے مکہ منصرف است و بعضے او را مؤنث میدانند پس غیر منصرف قرار می دہند۔

Marfat.com

(۱۱۷) ق جَابِرٌ بَيْنَا اَنَا اَمْشِیْ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِیْ جَآءَنِیْ بِحِرَآءٍ جَالِسًا عَلٰی كُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَدَثَّرُوْنِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کہ میں چلا جاتا تھا کہ اچانک میں نے آسمان سے ایک آواز سنی تو میں نے سر کو اٹھایا تو ناگہاں وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ پر آیا تھا آسمان زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے سو میں اُس سے کانپا خوف کے مارے پھر میں پلٹ آیا یعنی گھر کی طرف تو میں نے کہا کہ مجھ کو کمبل اڑھاؤ کمبل اڑھاؤ سو لوگوں نے مجھ کو اڑھایا پھر خدا نے یہ آیتیں اتاریں کملے کپڑے کے جھرمٹ مارنے والے اُٹھ اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی اللہ اکبر کہہ کے نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی سے منع کر۔

ف اول اقراء کی سورت اتری پھر قریب تین برس کے وحی نہ آئی پھر یا ایہا المدثر کی سورت اتری تب حضرتؐ نے کافروں سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا۔

(۱۱۸) ق جَابِرٌ جَاوَرْتُ بِحِرَآءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَیْتُ جِوَارِیْ نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِیْ فَنُوْدِیْتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِیْ وَخَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِیْتُ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا هُوَ عَلَی الْعَرْشِ فِی الْهَوَآءِ یَعْنِیْ جِبْرَئِیْلَ فَاَخَذَتْنِیْ رَجْفَةٌ شَدِیْدَةٌ فَاَتَیْتُ خَدِیْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِیْ فَدَثَّرُوْنِیْ فَصَبُّوْا عَلَیَّ مَآءً فَاَنْزَلَ اللّٰهُ یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حرا کے پہاڑ میں میں نے ایک مہینے کا اعتکاف کیا جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا تو میں نالے کے اندر اترا تو مجھ کو کسی نے پکارا تو میں نے اپنے آگے اور پیچھے، داہنے اور بائیں دیکھا تو میں نے کسی کو نہ پایا پھر مجھ کو کسی نے پکارا تو میں دیکھنے لگا سو میں نے کسی کو نہ دیکھا پھر مجھ کو کسی نے پکارا تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو وہی فرشتہ یعنی جبرئیلؑ ہوا میں تخت پر بیٹھا ہے سو مجھ کو سخت کپکپی نے لیا تو میں خدیجہؓ پاس آیا سو میں نے کہا مجھ کو اڑھاؤ تو انھوں نے مجھ کو اڑھایا اور مجھ پر پانی چھڑکا پھر خدا نے سورۂ مدثر اتاری یعنی اے جھرمٹ مارنے والے اٹھ اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے خوف دلا۔

ف حضرتؐ پر اول اقرأ کی سورت اتری پھر تین برس وحی بند رہی اس کے بعد سورۂ مدثر اتری۔

شب معراج کی کیفیت

تصوف کا بیان۔

(۱۱۹) ق مَالِكُ ابْنُ صَعْصَعَةَ بَیْنَمَا اَنَا فِی الْحَطِیْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِی الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِیْ اٰتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَیْنَ هٰذِهٖ اِلٰی هٰذِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِیْ ثُمَّ

بخاری اور مسلم میں مالک بن صعصعہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں حطیم میں اور کبھی حضرتؐ نے یوں فرمایا کہ میں حجر میں لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا یعنی جبرئیلؑ سو اس نے پھاڑا۔ راوی نے کہا کہ میں نے حضرتؐ سے سنا فرماتے تھے سو اس نے چیرا درمیان میں یہاں سے یہاں تک یعنی سینے کے

Marfat.com

أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَمْلُوَّةٍ إِيمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرَئِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ فَقَالَ هٰذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيٰى وَعِيسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ قَالَ هٰذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ

نیچے سے ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے آگے سونے کا طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اس کے پھر وہیں رکھا گیا پھر میرے آگے ایک جانور کیا گیا یعنی براق کہ خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا مد نظر پر اپنا قدم ڈالتا تھا، سو اس پر میں سوار کیا گیا پھر تو لے چلا مجھ کو جبرئیل یہاں تک کہ پہلے آسمان پاس پہنچا تو جبرئیلؑ نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرئیلؑ نے کہا کہ میں جبرئیلؑ ہوں، کہا کون تیرے ساتھ ہے؟ جبرئیلؑ نے کہا محمدؐ ہے، کہا کیا بلایا گیا ہے؟ جبرئیلؑ نے کہا ہاں۔ کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو میں جب داخل ہوا تو ناگاہ دیکھتا کیا ہوں کہ وہاں حضرت آدمؑ ہیں سو جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ تیرا باپ آدمؑ ہے سو اس کو سلام کر تو میں نے اس کو سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا۔ پھر جبرئیلؑ مجھ کو لے چلے یہاں تک کہ دوسرے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے، چوکیدار فرشتوں نے کہا یہ کون ہے، جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیلؑ ہوں کہا اور تیرے ساتھ کون ہے؟ جبرئیلؑ نے کہا محمدؐ ہے۔ کہا کیا بلایا گیا ہے؟ جبرئیلؑ نے کہا ہاں، کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا۔ پھر دروازہ کھولا گیا سو میں جب داخل ہوا تو ناگاہ وہاں یحییٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیکھا اور وے دونوں خالاتی بھائی ہیں۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ یحییٰؑ اور عیسیٰؑ ہیں سو ان کو سلام کر تو میں نے ان کو سلام کیا سو انھوں نے سلام کا جواب دیا پھر دونوں نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا۔ پھر جبرئیلؑ مجھ کو تیسرے آسمان تک لے چڑھا سو چاہا کہ دروازہ کھلے، چوکیدار فرشتوں نے کہا یہ کون ہے جبرئیلؑ نے کہا کہ میں جبرئیلؑ ہوں، کہا اور تیرے ساتھ کون ہے؟ جبرئیلؑ نے کہا محمدؐ ہے۔ کہا کیا بلایا گیا ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ ہاں، کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا۔ پھر دروازہ کھولا گیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں یوسفؑ تھے۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ یوسف ہے سو اس کو سلام کر تو میں نے اس کو سلام کیا تو اُس نے مجھ کو سلام کا

Marfat.com

مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ
فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ
قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيْلَ
وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ
مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا
خَلَصْتُ فَاِذَا اِدْرِيْسُ قَالَ هٰذَا
اِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى
اَتَى السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ
مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ
قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ
فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا
هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ
ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ
السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا
قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ
قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ
فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا مُوْسٰى قَالَ هٰذَا مُوْسٰى
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ
قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكٰى فَقِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ
قَالَ اَبْكِيْ لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّنْ
يَّدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِيْ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى

جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا۔ پھر جبرئیل مجھ کو لے چڑھا یہاں تک کہ چوتھے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیداروں نے کہا یہ کون ہے جبرئیلؑ نے کہا میں ہوں جبرئیل، کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیلؑ نے کہا محمدؐ ہے۔ کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیلؑ نے ہاں۔ کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا۔ سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں ادریسؑ تھے۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ ادریسؑ ہے سو اس کو سلام کر تو میں نے اسکو سلام کیا اس نے جواب دیا پھر کہا کیا خوب نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجھ کو جبرئیلؑ لے چڑھا یہاں تک کہ پانچویں آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیداروں نے کہا یہ کون ہے جبرئیلؑ نے کہا میں ہوں جبرئیل، کہا اور تیرے ساتھ کون ہے، جبرئیل نے کہا محمدؐ ہے، کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیلؑ نے کہا ہاں، کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا۔ سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں ہارونؑ تھے۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ ہارونؑ ہے سو اس کو سلام کر تو میں نے اس کو سلام کیا اس نے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا۔ پھر مجھ کو جبرئیلؑ لے چڑھا یہاں تک کہ چھٹے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیداروں نے کہا یہ کون ہے؟ جبرئیلؑ نے کہا میں ہوں جبرئیل۔ کہا اور تیرے ساتھ کون ہے؟ جبرئیلؑ نے کہا محمدؐ ہے۔ کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیلؑ نے کہا ہاں۔ کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں موسیٰؑ تھے۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ موسیٰؑ ہے سو اس کو سلام کر، تو میں نے اسکو سلام کیا۔ سو اس نے جواب دیا پھر کہا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب میں وہاں سے ہٹا تو موسیٰؑ رویا۔ کسی نے کہا اے موسیٰؑ تیرے رونے کا کیا سبب ہے۔ موسیٰؑ نے کہا میں روتا ہوں اس واسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت میں جاویں گے۔ پھر جبرئیلؑ مجھ کو لے چڑھا ساتویں آسمان تک سو جبرئیلؑ نے چاہا کہ دروازہ کھلے

Marfat.com

السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ
مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ
قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ
فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ هٰذَا
اَبُوْكَ اِبْرَاهِيْمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَرَدَّ السَّلَامَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعَتْ لِيْ
سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ
قِلَالِ هَجَرَ[1] وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ
الْفِيَلَةِ قَالَ هٰذِهٖ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى وَاِذَا
اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ
بَاطِنَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرَئِيْلُ
قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ نَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَ
اَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ
ثُمَّ رُفِعَ اِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ثُمَّ اُتِيْتُ
بِاِنَآءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَّاِنَآءٍ مِّنْ لَّبَنٍ وَّاِنَآءٍ
مِّنْ عَسَلٍ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ
الْفِطْرَةُ اَنْتَ عَلَيْهَا وَاُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ
عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ
فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا
اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً
كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ
خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ
جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ
اِسْرَائِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى
رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ
فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ

چوکیداروں نے کہا یہ کون ہے؟ جبرئیلؑ نے کہا میں ہوں جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہے؟ جبرئیلؑ نے کہا محمدؐ ہے۔ کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیلؑ نے کہا ہاں۔ کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا۔ سو جب میں وہاں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں ابراہیمؑ تھے جبرئیلؑ نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیم ہے سو اس کو سلام کر تو میں نے اس کو سلام کیا سو اس نے سلام کا جواب دیا۔ پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا۔ پھر وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ یعنی پلے سرے کا بیری کا درخت بلند نمود ہوا تو ناگاہ اس کے بیر جیسے ہجر کے مٹکے اور اس کے پتے جیسے ہاتھیوں کے کان۔ جبرئیلؑ نے کہا یہی سدرۃ المنتہیٰ ہے اور ناگاہ وہاں چار نہریں تھیں دو نہریں کھلی اور دو چھپی تو میں نے کہا اے جبرئیلؑ یہ کیا ہیں۔ جبرئیلؑ نے کہا چھپی ہوئی دو نہریں تو بہشت کی نہریں ہیں اور کھلی نہریں تو نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھکو بیت المعمور نمود ہوا یعنی فرشتوں کا کعبہ جو ہر دم فرشتوں سے بھرا رہتا ہے۔ پھر ایک برتن شراب سے بھرا اور ایک دودھ سے اور ایک شہد سے، میرے سامنے کیا گیا تو میں نے دودھ کو لیا۔ سو جبرئیلؑ نے کہا یہ دودھ پیدائشی دین اسلام کی صورت پر ہے جس دین پر تو اور تیری امت ہے پھر میرے اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن میں پچاس وقت کی۔ پھر میں وہاں سے پلٹ آیا۔ سو موسیٰؑ کے پاس ہو کر نکلا تو موسیٰؑ نے کہا کیا تجھکو حکم ہوا۔ سو میں نے کہا مجھ کو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا۔ موسیٰؑ نے کہا مقرر تیری امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہ ہو سکے گی۔ اور البتہ خدا کی قسم میں آزما چکا ہوں لوگوں کو تجھ سے پہلے اور میں علاج کر چکا ہوں قوم بنی اسرائیل کا نہایت تدبیر سے، سو پلٹ جا اپنے رب پاس، سو اس سے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے۔ تو میں پھرا سو خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی اتار ڈالی۔ سو میں موسیٰؑ پاس پھر آیا تو موسیٰؑ نے اسی طرح یعنی اول بار کی طرح چالیس

فَاِذَا

[1] ہجر محرکہ بہای ہوز شہریست بیمن مذکر است و منصرف و گاہے مؤنث باشد پس غیر منصرف بود ۱۲ از قاموس۔

Marfat.com

إِلَى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ فَقُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّيْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنْ أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ حَدِيْثُ الْمِعْرَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لٰكِنِّيْ تَتَبَّعْتُ فِيْهِ سِيَاقَ الْبُخَارِيِّ۔

نماز سے بھی کم کرانے کو کہا پھر میں خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے دس نمازیں اتاریں پھر میں موسیٰؑ پاس آیا پھر موسیٰؑ نے اسی طرح کہا۔ پھر میں لوٹ گیا پھر میرے اوپر سے خدا نے دس نماز کو اتارا پھر میں موسیٰؑ پاس گیا۔ پھر موسیٰؑ نے اسی طرح کہا پھر میں پلٹ گیا سو مجھ کو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر میں موسیٰ پاس گیا پھر موسیٰ نے اسی طرح کہا پھر میں پلٹ گیا تو مجھ کو ہر روز پانچ نمازوں کا حکم ہوا۔ سو میں موسیٰ پاس پھر آیا تو موسیٰؑ نے کہا کیا تجھ کو حکم ہوا۔ سو میں نے کہا مجھ کو ہر روز پانچ نمازوں کا حکم ہوا تو موسیٰؑ نے کہا مقرر تیری امت سے ہر روز پانچ نمازیں بھی نہ ہو سکیں گی اور البتہ میں لوگوں کو تجھ سے پہلے آزما چکا ہوں اور بنی اسرائیل کا علاج کر چکا ہوں نہایت تدبیر سے سو پھر جا اپنے رب پاس اور اپنی امت کے لئے آسانی مانگ۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا میں اپنے رب سے یہانتک کہ میں شرما گیا یعنی اب عرض نہیں کر سکتا ولیکن اب تو راضی ہوں مانے لیتا ہوں۔ پھر جب میں موسیٰؑ کے پاس سے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ میں نے جاری کیا اور مضبوط کر لیا اپنی فرض نماز کو اور ہلکا کر ڈالا اپنے بندوں سے۔ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہے یعنی بخاری اور مسلم دونوں میں آئی ہے لیکن میں نے اس میں بخاری کی روایت کی پیروی کی ہے۔

ف حطیم اور حجر اس مکان کا نام ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ بنایا تھا تو کعبہ میں داخل تھا۔ جب قریش نے حضرتؐ کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اس چند گز مکان کو کعبے سے اتر کی طرف علیحدہ کر دیا کعبے کا تابدان اسی طرف ہے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ معراج کے وقت حطیم میں تھے اور بخاری مسلم کی دوسری روایت یوں ہے کہ اس وقت حضرتؐ اپنے گھر میں تھے تو مطلب یہ کہ اول حضرتؐ گھر میں تھے پھر جبرئیل حضرتؐ کو حطیم میں لے گئے۔ پھر وہاں سے معراج کو چلے تو کبھی حضرتؐ نے گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونوں درست ہیں اور بعضی روایت میں امّ ہانی کا گھر مذکور۔ ام ہانی علی مرتضیٰؓ کی بہن کا نام ہے۔ حضرتؐ کا اور ان کا ملا ہوا گویا ایک ہی گھر تھا۔ اور حجر عرب میں ایک مکان ہے وہاں کے مٹکے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور حضرتؐ کا دو بار سینہ چیر کے دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن میں تاکہ کھیل کود کی ہوس نہ ہو۔ دوسری بار معراج کے وقت، تا جوانی کی ہوس زور نہ کرے اور دل میں ایسی کامل صفائی ہو کہ دربار الٰہی کی لیاقت اعلیٰ رتبے کی

Marfat.com

حاصل ہوئی۔ اور حضرت موسیٰؑ کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب نہ تھا اس واسطے کہ پیغمبر لوگ حسد سے پاک ہیں، بلکہ ان کو اپنی امت پر افسوس آیا کہ میں مدت تک ان میں سمجھاتا رہا اور بہت معجزات دکھائے پر لوگ ایمان کم لائے تو بہشت میں بھی کم جاویں گے اور محمدؐ کی تھوڑی عمر میں بیشمار لوگ ایمان لائے اور قیامت تک ایمان لاتے جاویں گے تو بہشت میں میری امت سے زیادہ تر داخل ہوں گے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار حضرتؐ سے کہہ کر پچاس نماز کو پانچ نماز تک کا ہے کو کم کرواتے اور حضرت موسیٰؑ نے ہمارے حضرتؐ کو لڑکا حقارت سے نہیں کہا بلکہ بڑی عمر والے جوان کو لڑکا کہتے ہیں بلکہ اس میں حضرتؐ کی گویا تعریف کی کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ حاصل ہوا کہ سب پیغمبروں سے افضل ہو گئے اور یہ جو فرمایا کہ نیل اور فرات سدرۃ المنتہیٰ کے نیچے سے نکلی ہیں یعنی اگر اس عالم کے پانی کو اس عالم کے پانی سے تشبیہ دیجئے تو نیل اور فرات ان نہروں کا نمونہ ہیں یا حقیقت میں نیل اور فرات کی مدد انھیں نہروں سے ہوتی ہو گو ہم کو نہ نظر آوے واللہ اعلم۔ اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ اول حضرتؐ مکے سے مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس میں گئے وہاں دو رکعت نماز پڑھ کے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور میں جو ساتویں آسمان پر ہے ستر ہزار فرشتے عبادت کو جاتے ہیں پھر کبھی دوبارہ نہیں پلٹ آتے ہیں اور بیت المعمور ہر چند ساتویں آسمان پر ہے لیکن ہر ایک آسمان میں اسی کی سیدھ پر اسی طرح کا عبادت خانہ ہے اور کعبہ بھی اسی کے نیچے ہے بالفرض اگر وہاں سے پتھر گرے تو کعبے کی چھت پر پڑے۔ صحیح مسلم میں روایت ہے کہ جب حضرت پانچ وقت کی نماز پر راضی ہو گئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب دس نماز کے ثواب کے برابر ملے گا تو پانچ کی پچاس ہو گئیں سو امت پر تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر الٰہی کے خلاف بھی نہ ہوا۔

ف معراج مکے میں ہجرت سے اول ایک برس ہوئی اور اس میں اختلاف ہے کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے، سوتے ہوئی یا جاگتے۔ صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہے کہ بیداری میں روح اور بدن سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثوں سے صاف یہی ثابت ہوتا ہے۔ اور اگر خواب میں معراج ہوتی تو عمدۂ کمالات اور معجزات میں داخل نہ ہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نہ کرتے اور بیت المقدس کی حضرتؐ سے سب نشانیاں نہ پوچھتے اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کی روح کو معراج ہوئی جسم مکے میں رہا تو خطابی نے کہا کہ حضرتؐ کو دو معراجیں ہوئیں ایک معراج روحی دوسری معراج جسمی اور اس میں اختلاف ہے کہ معراج میں حضرتؐ نے خدا کو دیکھا تھا یا نہیں۔ حضرت عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے مشہور روایت یہ ہے کہ نہیں دیکھا اور یہی مذہب ہے اکثر محدثین اور متکلمین اور فقہا کا، اور عبداللہ بن عباسؓ سے ایک روایت یوں ہے کہ آنکھ سے دیکھا اور عطاء سے یوں روایت ہے کہ دل سے دیکھا واللہ اعلم۔ جو یہ کہے کہ بیت المقدس تک جانے کا انکار کرے وہ کافر ہے اس واسطے کہ قرآن میں اس کا صاف بیان ہے اور بیت المقدس سے آسمانوں کے چڑھنے کا انکار کرے تو بدعتی ہے۔

(۱۲۰) م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْئَلُنِيْ عَنْ مَسْرَايَ فَسَاَلَتْنِيْ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا وَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَرَفَعَهُ

مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تو حطیم میں تھا اور قریش مجھ سے شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی وے چیزیں اور نشانیاں پوچھیں جو مجھ کو خوب یاد نہ تھیں اور مجھ کو رنج ہوا کہ ویسا رنج

Marfat.com

معراج کے بعض واقعات۔

اللّٰہُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ مَا یَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَأْتُھُمْ بِہٖ وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَۃٍ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ فَاِذَا مُوْسٰی قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فَاِذَا رَجُلٌ جَعْدٌ ضَرْبٌ کَاَنَّہٗ مِنَ الرِّجَالِ شَنُوْأَۃَ وَاِذَا عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِہٖ شَبَھًا عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدِنِ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا اِبْرَاھِیْمُ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ اَشْبَہُ النَّاسِ بِہٖ صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَمَمْتُھُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوۃِ قَالَ قَآئِلٌ یَّا مُحَمَّدُ ھٰذَا مَالِکٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ فَالْتَفَتُّ اِلَیْہِ فَبَدَأَنِیْ بِالسَّلَامِ۔

کبھی نہ ہوا تھا سو خدا نے اس مکان کی صورت اٹھا کر میرے سامنے کر دی کہ میں اس کو دیکھتا جاتا تھا جو نشانی مجھ سے وے پوچھتے تھے میں ان کو بتلاتا تھا اسی کو دیکھ کر اور شب معراج میں میں نے اپنے تئیں پیغمبروں کے گروہ میں دیکھا سو موسیٰؑ تو کھڑا نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا گھنگرالے بال والا دبلا وہ ایسا تھا جیسے قوم شنوأۃ کے لوگ اور ناگاہ عیسیٰ بن مریم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہے اس سے زیادہ تر مشابہت میں قریب تر عروۃ بن مسعود ثقفی ہے اور ناگاہ ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہے سب لوگوں میں سے زیادہ تر اس کے ساتھ مشابہ تمہارا صاحب ہے، صاحب سے اپنی ذات مراد رکھی پھر نماز کا وقت آیا تو میں نے ان پیغمبروں کی امامت کی پھر میں جب نماز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا ہے اے محمدؐ یہ مالک ہے دوزخ کا داروغہ سو تو اس کو سلام کر تو میں اس کی طرف متوجہ ہوا سو اسی نے مجھ کو پہلے سلام کیا۔

ف جس رات حضرتؐ کو معراج ہوئی اس کی صبح کو حضرتؐ نے اس کا حال کعبے میں حطیم کے اندر لوگوں سے بیان کیا۔ کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش بیت المقدس کو دیکھ آئے تھے ان لوگوں نے وہاں کی نشانیاں حضرتؐ سے پوچھیں حضرتؐ کو یاد نہ تھیں خدا نے اس کی صورت سامنے کر دی سو حضرتؐ نے ٹھیک ٹھیک وہاں کے پتے بتلائے کافر شرمندہ ہو کر رہ گئے معراج کے قصے میں روایت ہے کہ حضرتؐ نے جبرئیلؑ سے کہا کہ اگر میں معراج کا قصہ کسی سے کہوں تو کون مجھ کو سچا جانے گا۔ جبرئیلؑ نے کہا ابی بکر صدیق تیری تصدیق کریگا جب کافروں نے حضرتؐ سے معراج کا حال سنا تو چڑانے کے واسطے ابی بکر صدیقؓ سے کہا ابی بکر صدیقؓ نے کہا کہ کچھ تعجب نہیں کہ جو خدا کہ ایک دم میں جبرئیلؑ کو عرش سے زمین پر بھیجتا ہے وہ قادر ہے کہ اسی طرح حضرتؐ کو بھی زمین سے آسمان پر لے جاوے اسی دن سے ابی بکر کا صدیق لقب ہو گیا۔ شنوأ یمن میں ایک قوم کا نام ہے اس کے لوگ گھنگرالے بال والے اور دبلے ہوتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح میں پیغمبر لوگ نماز پڑھتے ہیں ہر چند اس عالم میں عبادت فرض نہیں۔

(۱۲۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَیُّ وَادٍ ھٰذَا قَالُوْا وَادِی الْاَزْرَقِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی ھَابِطًا مِّنَ الثَّنِیَّۃِ وَلَہٗ جُؤَارٌ اِلَی اللّٰہِ بِالتَّلْبِیَۃِ ثُمَّ اَتٰی عَلٰی ثَنِیَّۃِ ھَرْشٰی فَقَالَ اَیُّ ثَنِیَّۃٍ ھٰذِہٖ قَالُوْا

مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کون نالا ہے اصحاب نے کہا یہ ازرق نالا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ گویا میں دیکھتا ہوں موسیٰؑ کو کہ اترتا ہے ٹیلے سے اور اس کی بلند آواز ہے خدا کی طرف اس طرح سے کہ اللھم لبیک یعنی اے میرے رب میں تیرے حضور میں حاضر ہوں پھر حضرتؐ آئے

Marfat.com

تُلْبِيَةَ هَرْشٰى قَالَ كَاَنِّيْٓ اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَآءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ وَّهُوَ يُلَبِّيْ۔

ہر شے ٹیلے پر سو فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہے؟ اصحاب نے کہا کہ یہ ہرشیٰ ٹیلا ہے حضرتؐ نے فرمایا گویا میں دیکھتا ہوں یونس بن متی کو سرخ اونٹنی گنجان روئیں والی پر یونسؑ پر پشمینہ کا جبہ ہے اسکی اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے اور وہ بھی اللھم لبیک کہہ رہا ہے۔

ف یہ حضرتؐ نے حجۃ الوداع کے سال مکے اور مدینے کی راہ میں فرمایا۔ حضرتؐ نے یہ حال خواب میں دیکھا یا اُن کی روحوں کو واقعی دیکھا۔

(۱۲۲) ق جَابِرٌ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مجھکو معراج کے مقدمے میں قریش نے جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہوا سو خدا نے بیت المقدس کو میرے لئے ظاہر کیا تو میں نے ان کو اس کے پتے اور نشانیوں سے خبر دینا شروع کیا اور میں اس کی طرف نظر کرتا جاتا تھا۔

(۱۲۳) ق اِبْنُ عُمَرَ اُرَانِيْ لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَآءٍ مِّنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَآءٍ مِّنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَآءً مُتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ اِذَآ اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھکو خواب میں ایک رات معلوم ہوا کہ کعبے کے پاس ہوں تو میں نے ایک مرد دیکھا گیہواں رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہواں رنگ مرد دیکھے ہوں اس کے کندھوں تک بال ہیں جیسے کہ تو نے بہت اچھے کندھوں تک بال دیکھے ہوں سو اس مرد نے ان بالوں میں کنگھی کی ہے تو ان سے پانی ٹپکتا ہے دو مردوں پر تکیہ دیئے۔ یا یوں فرمایا کہ دو مردوں کے کندھوں پر تکیہ دیئے وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے سو میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے تو کسی نے کہا کہ یہ مسیحؑ ہے مریمؑ کا بیٹا۔ پھر میں نے یکایک ایک اور مرد دیکھا نہایت گھنگر والے بال والا داہنی آنکھ کا کانا اسکی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کسی نے کہا یہ مسیح دجال ہے۔

ف حضرت عیسیٰؑ کا لقب اس واسطے مسیح ہوا کہ انھوں نے گھر نہیں بنایا اکثر جنگل میں پھرا کرتے تھے اور ان کے ہاتھ لگانے سے بیمار چنگے ہوتے تھے اور دجال کا لقب اس واسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن میں تمام عالم کو پھر ڈالے گا عیسیٰ علیہ السلام اور دجال قیامت کے قریب آوینگے حضرتؐ نے ان دونوں مسیحوں کی نشانیاں بتلادیں کہ مسلمان پہچان لیویں دھوکا نہ کھاویں۔

(۱۲۴) م جَابِرٌ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَآءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے سامنے کئے گئے پیغمبر سو موسیٰؑ تو دبلا پتلا مرد جیسے قوم شنوأۃ

Marfat.com

رِجَالِ شَنُوْأَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ۔

کے مرد، اور دیکھا میں نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگوں میں عیسیٰؑ سے زیادہ ترمشابہ عروہ بن مسعود ہے اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگوں میں ابراہیمؑ سے زیادہ ترمشابہ تمہارا صاحب ہے یعنی خود حضرتؐ اور میں نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگوں میں جبرئیل سے زیادہ ترمشابہ دحیہ بن خلیفہ ہے۔

آیت پاک وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرٰى کا بیان

(۱۲۵) ھ اَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَّنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ وَيُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى إِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ۔

مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بے شک خدا نہیں سوتا ہے اور اس کی شان کے مناسب بھی نہیں سونا جھکاتا ہے ترازو کو اور اٹھاتا ہے، یعنی بندوں کے عمل تولتا ہے بعضے قبول کرتا ہے بعضے رد کرتا ہے، یا روزی کم زیادہ کرتا ہے اٹھ جاتے ہیں اس کی طرف رات کے کام دن کے کاموں سے پہلے۔ خدا کا پردہ نور ہے، اگر اس پردے کو اٹھادے تو اس کی ذات پاک کی روشنیاں جلا دیویں ساری خلق کو جہانتک خدا کی نظر کام کرے یعنی تمام عالم کو۔

اللہ کی ذات نور کے پردوں میں ہے اس نے دنیا میں ظاہری آنکھوں سے اس کا دیدار نہیں ہوسکتا۔

ف اس حدیث میں خدا کے علم اور اس کی عظمت وجلال کا بیان ہے۔

(۱۲۶) ھ اَبُوْ ذَرٍّ نُوْرٌ أَنّٰى أَرَاهُ قَالَهُ حِيْنَ سَأَلَهُ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ۔

مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا نور ہے میں اس کو کیونکر دیکھتا۔ یہ حضرتؐ نے اسوقت فرمایا جبکہ ابوذرؓ نے پوچھا کہ حضرتؐ نے کیا اپنے رب کو دیکھا تھا؟

ف یعنی اس کی ذات پاک پرنور جلال کے پردے ہیں دنیا میں آنکھ کو دیکھنے کی طاقت کہاں۔

مومنین کو آخرت میں دیدارِ الٰہی نصیب ہوگا

(۱۲۷) ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ إِنَّ آدْنٰى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَّقُوْلَ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهُ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تم لوگوں میں سے کم سے کم بہشتی کا یہ رتبہ ہوگا کہ اس سے خدا کہے گا کہ لے مانگ جو تیری آرزو ہو سو بندہ مانگے گا پھر دوسری بار مانگے گا۔ پھر خدا فرمائے گا کہ کیا مانگ چکا؟ بندہ کہے گا کہ ہاں مانگ چکا جتنا مجھکو مانگنا تھا پھر خدا اس سے فرمائیگا کہ لے ہم تجھکو دیا جتنا تو نے مانگا بلکہ اس کے ساتھ اتنا اور بھی۔

ف ادنیٰ بہشتی کا یہ رتبہ ہے کہ جتنا مانگے گا اس کا دونا پاوے گا تو بڑے بڑے مرتبے والوں کو خدا

Marfat.com

ہی جانے کہ کیا کیا کچھ ملے گا۔

(۱۲۸) م صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ يَقُوْلُوْنَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ۔

مسلم میں صہیبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب داخل ہوچکیں گے بہشتی لوگ بہشت میں تو حق تعالیٰ فرماوے گا کہ تم چاہتے ہو کہ اور بھی زیادہ کچھ تم کو دوں بہشت والے کہیں گے کہ کیا روشن نہیں کرچکا تو ہمارے مونہوں کو کیا بہشت میں ہم کو نہیں داخل کرچکا اور دوزخ سے بچا چکا۔ یعنی سب کرم تو تونے کئے اس سے زیادہ کون سے کرم کا ارادہ ہے تو پردہ اٹھایا جاویگا یعنی دیدار الٰہی ہوگا۔ سو بہشت کی کوئی نعمت پائی ہوئی ان کے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ پیاری نہ ہوگی۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت میں ایمانداروں کو دیدار الٰہی بچون و بیچگون نصیب ہوگا اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اسکو لگا نکھائے گی اور یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا جو اس نعمت سے بے نصیب ہیں وہ انکار کرتے ہیں جیسے معتزلہ اور خارجی اور رافضی۔

(۱۲۹) ق أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقَىٰ هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ نَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم کو شک پڑتی ہے چودہویں رات کے چاند دیکھنے میں؟ اصحابؓ نے کہا کہ نہیں یارسول اللہ۔ فرمایا بھلا تم کو کچھ تردد اور اختلاف اور ازدحام ہوتا ہے سورج کے دیکھنے میں جس وقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہ ہو۔ اصحابؓ نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا سو مقرر تم خدا کو بھی اسی طرح دیکھو گے۔ حق تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن جمع کرے گا تو فرماویگا کہ جو جس چیز کی بندگی کر رہا ہو تو اس کا ساتھ دیوے یعنی اپنے معبود کے ساتھ دوزخ میں جاوے سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا ہوگا تو آفتاب کے ساتھ جاویگا اور جو چاند کو پوجتا ہوگا سو چاند کا ساتھ دیوے گا اور جو بتوں اور دیوبھوت کو پوجتا ہوگا وہ ان کے ساتھ جاوے گا اور یہ امت محمدی باقی رہ جاویگی اس میں منافق لوگ بھی ہوں گے تو حق تعالیٰ مسلمانوں پر ظاہر ہوگا اس صفت میں جو ان کے اعتقاد کے مخالف ہے سو فرماویگا کہ میں تمہارا رب ہوں تو مسلمان کہیں گے کہ نعوذ باللہ خدا ہم کو تجھ سے پناہ میں رکھے۔ ہم اس مکان میں منتظر ہیں یہانتک کہ ہمارا رب ہم پر ظاہر ہو۔ سو جبکہ ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو

دیدار الٰہی کا بیان جنت و دوزخ اور پل صراط کا ذکر نیز اس شخص کا ذکر جو سب کے پیچھے جنت میں جائے گا۔

Marfat.com

فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ
رَبُّنَا فَيَتَّبِعُوْنَهٗ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ
بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَنَا وَ
اُمَّتِيْ اَوَّلَ مَنْ يُّجِيْزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ
يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ
يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ
كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ
رَاَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوْا
نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا مِثْلُ
شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ مَا
قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ
بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَ
مِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ثُمَّ يُنْجٰى حَتّٰى اِذَا فَرَغَ
اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَاَرَادَ اَنْ
يُّخْرِجَ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ
اَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ
كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِّمَّنْ اَرَادَ
اللّٰهُ اَنْ يَّرْحَمَهٗ مِمَّنْ يَّقُوْلُ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ فِي النَّارِ بِعَرْفِهِمْ
بِاَثَرِ السُّجُوْدِ تَاْكُلُ النَّارُ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ
اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ
قَدِ امْتَحَشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ
فَيَنْبُتُوْنَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ
حَمِيْلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ
بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ مُّقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ
عَلَى النَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ
دُخُوْلًا اَلْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اصْرِفْ
وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ فَاِنَّهٗ قَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا
وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَآؤُهَا فَيَدْعُو اللّٰهَ مَا شَآءَ اللّٰهُ

پہچان جاویں گے۔ پھر حق تعالیٰ اس صفت میں ظاہر ہوگا
جو ان کے اعتقاد کے موافق ہے سو فرماویگا کہ میں تمہارا
رب ہوں تو مسلمان کہیں گے کہ ہاں تو ہمارا رب ہے سو اس کا
اتباع کریں گے اور دوزخ کی پشت پر پل صراط رکھا جاویگا تو
میں اور میری امت سب سے پہلے عبور کریں گے اور سوائے پیغمبروں
کے اس دن کوئی نہ بول سکے گا اور پیغمبروں کا قول اس دن یہ ہوگا
کہ الٰہی پناہ پناہ اور دوزخ میں آنکڑے ہیں جیسے سعدان کے
کانٹے۔ سعدان ایک جھاڑ کا نام ہے اس کے کانٹے سرکج
ہوتے ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے
ہیں؟ اصحابؓ نے کہا ہاں یارسول اللہ۔ حضرتؐ نے فرمایا تو
وے دوزخ کے آنکڑے بھی سعدان کے کانٹوں کی طرح ہیں مگر
یہ کہ سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہیں فرشتے
ان آنکڑوں سے لوگوں کو دوزخ کے اندر پل صراط سے کھینچ
لیویں گے ان کے بداعمال کے سبب سے سو بعضا آدمی تو اپنے
عمل سے ہلاک ہوجاوے گا اور بعضا ادھ مُوا نجات پانے تک
یہاں تک کہ جب حق تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فراغت کرے گا
اور چاہے گا کہ نکالے دوزخ والوں میں سے اپنی رحمت سے
جسکو کہ چاہے تو فرشتوں کو حکم کرے گا کہ دوزخ سے اس کو
نکالیں جس نے خدا کے ساتھ کچھ شرک نہ کیا ہو جس پر خدا نے
رحمت کا ارادہ کیا ہو جو کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے ان کو
دوزخ میں پہچان لیویں گے ان کو سجدے کے نشان سے
پہچانیں گے۔ آگ آدمی کو جلا ڈالے گی مگر سجدے کے نشان کو
خدا نے دوزخ پر سجدے کا مکان جلانا حرام کیا ہے تو دوزخ کا
نکالے جاویں گے جلے بھنے پھر ان پر آب حیات چھڑکا جاویگا
تو اس سے وے جم اٹھیں گے جیسے پانی کے بہاؤ سے کوڑے
میں خودرو دانہ جم اٹھتا ہے پھر حق تعالیٰ بندوں کا فیصلہ
کر چکے گا اور ایک مرد باقی رہ جاوے گا دوزخ کا سامنا کئے
ہوئے اور وہ اہل بہشت میں سب سے پیچھے بہشت میں داخل
ہوگا تو وہ کہے گا اے میرے رب میرا منہ دوزخ سے پھیر دے

Marfat.com

اَنْ يَّدْعُوَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ هَلْ عَسَيْتَ
اِنْ فَعَلْتُ ذَالِكَ بِكَ اَنْ تَسْئَلَ غَيْرَهٗ
فَيَقُوْلُ لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهٗ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ
مِنْ عُهُوْدٍ وَّمَوَاثِيْقَ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَيَصْرِفُ
اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَاِذَآ اَقْبَلَ عَلَى
الْجَنَّةِ وَرَاٰهَا سَكَتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ
يَّسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ قَدِّمْنِيْ اِلٰى
بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَيْسَ قَدْ
اَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ
لَا تَسْئَلُنِيْ غَيْرَ الَّذِيْ اَعْطَيْتُكَ وَيْلَكَ
يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ
يَدْعُوا اللّٰهَ حَتّٰى يَقُوْلَ لَهٗ فَهَلْ عَسَيْتَ
اِنْ اَعْطَيْتُكَ ذَالِكَ اَنْ تَسْئَلَ غَيْرَهٗ
فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مَا شَآءَ اللّٰهُ
مِنْ عُهُوْدٍ وَّمَوَاثِيْقَ فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ
الْجَنَّةِ فَاِذَا قَامَ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ
اِنْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَاٰى مَا فِيْهَا مِنَ
الْحَبْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ مَا شَآءَ اللّٰهُ
اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِي
الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَيْسَ قَدْ
اَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ اَلَّا
تَسْئَلَ غَيْرَ مَا اُعْطِيْتَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ
اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ لَا
اَكُوْنَنَّ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوا اللّٰهَ
حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاِذَا ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْهُ
قَالَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللّٰهُ تَمَنَّ
فَيَسْئَلُ رَبَّهٗ وَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِنَّ اللّٰهَ لَيُذَكِّرُهٗ فَيَقُوْلُ
مِنْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ
اللّٰهُ لَكَ ذَالِكَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ۔

کہ اس کی بدبو نے مجھکو تنگ کردیا اور اس کی لپٹ نے مجھ کو
جلاڈالا سو خدا سے دعا کیا کریگا جہانتک کہ خدا اس کا دعا کرنا
چاہے گا۔ پھر حق تعالیٰ فرماویگا کہ اگر میں یہ تیرا سوال پورا
کروں تو اس کے سوائے تو کچھ اور بھی سوال کرے گا سو وہ شخص
کہے گا میں اس کے سوائے کچھ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے
کے قول قرار کریگا جس طرح کہ خدا چاہے گا تو خدا اس کے
منہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دیگا سو جب کہ بہشت کا سامنا
کریگا اور اس کو دیکھے گا جتنا کہ خدا چاہے گا پھر کہے گا اے میرے
رب مجھکو بڑھادے بہشت کے دروازے تک تو حق تعالیٰ اس سے
فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہیں کرچکا ہے پہلے سوال کے سوائے
مجھ سے اور سوال نہ کریگا تیرا برا ہو اے آدمی تو کیا ہی دغاباز ہے
تو وہ مرد کہے گا اے میرے رب اور خدا سے دعا مانگے گا یہانتک
کہ حق تعالیٰ اس سے فرماویگا اگر میں تیرا یہ مطلب پورا کروں تو
اسکے سوا تو اور کچھ بھی مانگے گا تو وہ کہے گا تیری عزت کی قسم ہے کہ
نہ مانگونگا سوا اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا تو خدا اسکو
بہشت کے دروازے پر کردیگا سو جب بہشت کے دروازے پر
کھڑا ہوگا تو تمام بہشت اس پر نمود ہوجاویگی سو اس کو نظر
آویگا جو کچھ اس میں نعمت اور فرحت سے ہے تو جب رہیگا جتنا
کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا اے میرے رب اب مجھکو بہشت میں داخل کر
تو حق تعالیٰ اس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہیں کرچکا ہے کہ اب میں
نہ مانگونگا تیرا برا ہو اے آدمی کیا ہی تو دغاباز ہے تو وہ کہے گا اے
میرے رب میں تیری خلق میں بدبخت بے نصیب نہیں ہونیکا سو ہمیشہ
دعا کیا کریگا یہانتک کہ خدا اس سے راضی ہوجاویگا سو جبکہ خدا راضی
ہوگا تو فرماویگا کہ جا بہشت میں سو جب وہ بہشت میں جاویگا حق تعالیٰ
اس سے فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگے گا اپنے رب سے اور تمنا ظاہر
کریگا یہانتک کہ اس پر کرم ہوگا کہ حق تعالیٰ اس کو یاد دلاویگا تو کہے گا
کہ فلانی چیز اور فلانی چیز مانگ یہانتک کہ جب اسکی سب ہوس
اور خواہشیں ہوچکیں گی حق تعالیٰ فرماویگا تیرے یہ سب سوال پورے
ہوئے اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی۔

Marfat.com

ف اس حدیث سے بتفصیل تمام رویتِ الٰہی قیامت میں ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہے اہلسنت وجماعت کا، جن لوگوں کی قسمت میں نعمت دیدار نہیں وے اس کا انکار کرتے ہیں لیکن یہ اعتقاد ضرور کرنا چاہیئے کہ حق تعالیٰ شکل اور جسم سے پاک ہے اس کے دیدار کی کیفیت ہم کو معلوم نہیں جس طرح کہ حق سبحانہ ہم کو دیکھتا ہے اور جہت کا مقید نہیں اسی طرح اپنے بے جہت دکھلانے پر بھی قادر ہے۔ ہر چند آدمی کی عقل یہاں حیران ہے لیکن اس کی قدرت سے سب آسان ہے۔

(۱۳۰) **ق** اَبُوْمُوْسٰی جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِیَتُهُمَا وَمَا فِیْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِیَتُهُمَا وَمَا فِیْهِمَا وَمَا بَیْنَ الْقَوْمِ وَبَیْنَ اَنْ یَّنْظُرُوْا اِلٰی رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَآءُ الْكِبْرِیَآءِ عَلٰی وَجْهِهٖ فِیْ جَنَّةِ عَدْنٍ

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چاندی کی دو بہشتیں ہیں ان کے برتن اور جو چیز ان میں ہے سب چاندی کی ہے اور سونے کی دو بہشتیں ہیں ان کے برتن اور جو چیز ان میں ہے سب سونے کی ہے اور اس قوم کے درمیان اور اپنے رب کے دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں سوائے ایک جلال کے چادر کے کہ اسکی ذات پاک پر ہے عدن کی بہشت میں۔

* * *

ف اس حدیث میں وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ۝ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتَانِ ۝ کا بیان ہے۔

شفاعت کی وجہ سے مسلمانوں کا دوزخ سے رہائی پانا

(۱۳۱) اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا اَلْجَنَّةَ رَجُلٌ یَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَیَاْتِیْهَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَیَاْتِیْهَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْیَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِیْ اَوْ تَضْحَكُ بِیْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰی

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میں جانتا ہوں کہ دوزخ والوں سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلے گا اور بہشتیوں میں جو سب کے بعد بہشت میں جاویگا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلے گا گھٹنوں کے بل گھسٹتا یعنی جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہے سو خدا اس سے کہیگا جا بہشت میں داخل ہو تو وہ بہشت میں آویگا اس کے خیال میں ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہے یعنی کہیں اس میں جگہ نہیں سو پھر آویگا۔ پھر کہے گا یارب میں نے تو اس کو بھرا پایا تو خدا فرماویگا اس سے کہ جا بہشت میں داخل ہو، پھر وہ بہشت میں آویگا تو اس کے خیال میں بھری معلوم ہوگی تو پلٹ آوے گا پھر کہے گا اے میرے رب میں نے اس کو بھرا پایا سو خدا اس سے فرماویگا جا بہشت میں سو البتہ تیرے لئے تو دنیا برابر جگہ ہے اور دس گنی دنیا کی یا یوں فرمایا کہ مقرر تیرے لئے دنیا کی دس گنی جگہ موجود ہے۔ سو وہ کہے گا کہ رب کیا تو مجھ سے کھلی کرتا ہے یا تو مجھ سے ہنستا ہے بادشاہ ہو کر۔ کہا عبداللہ بن مسعودؓ اس حدیث کے راوی نے کہ البتہ میں نے دیکھا حضرتؐ کو

Marfat.com

بَدَتْ ثَوَاجِذُهٗ فَكَانَ يُقَالُ ذَاكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً

حدیث فرما کر ہنسنے لگے یہاں تک کہ اندر کے دانت حضرتؐ کے کھل گئے۔ سو حضرتؐ کے زمانے میں یہ حال تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ شخص رتبے میں ادنیٰ بہشتی ہے یعنی جب ادنیٰ بہشتی کا یہ رتبہ ہے کہ اس جہان کا دس گنا اس کا مکان ہوگا تو عمدہ مرتبے والوں کے مکان خدا جانے کہ کتنے بڑے اور کیسے ہوں گے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گناہوں کے سبب دوزخ میں پڑیگا لیکن آخر کو اس کی نجات ہوگی اور بہشت ملے گی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بے حد و بے حساب ہے، آدمی کے خیال میں نہیں آسکتی۔

(۱۳۲) **م** اَنَسٌ اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِى الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِىٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَّا يُصَدِّقُهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت میں اول سفارش کرنے والا میں ہوں پیغمبروں میں کسی پیغمبر کی تصدیق نہیں ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی اور البتہ پیغمبروں میں بعضا ایسا بھی پیغمبر ہے جس کی ایک مرد کے سوا اس کی امت میں کوئی تصدیق نہ کرے گا۔

ف یعنی جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہے اتنی کسی پیغمبر کی نہیں اس واسطے اول میں ہی سفارش کرونگا بہشت میں سفارش ترقی درجات کی ہوگی۔

(۱۳۳) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوْهَا فَاُرِيْدُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِىْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِىْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے کہ اس کو وہ مانگتا ہے۔ اور میں چاہتا ہوں انشاء اللہ کہ ذخیرہ کر رکھوں اپنی اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کیلئے قیامت کے دن۔

حضورؐ نے امت پر اتنی شفقت فرمائی کہ جو دعا قبول ہونے والی دعا تھی اس کو امت کے حق میں آخرت کیلئے اٹھا رکھا ہے۔

ف ہر چند پیغمبروں کی بہت دعائیں مقبول ہوتی ہیں لیکن ان کے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک ہی ہوتی ہے اور باقی میں امید ہوتی ہے یقین نہیں۔ سو حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنی یقینی مقبول دعا کو اپنی امت کے واسطے رکھ چھوڑا کہ قیامت کے کٹھن وقت میں ان کے کام آوے۔ اس حدیث سے حضرتؐ کی بیحد شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوئی ؎

اے مسلمانو کرو شکرِ خدا — تم نے پایا مصطفیٰؐ سا پیشوا
دیکھو کیا تم پر تھا رحمِ مصطفیٰ — ہولِ محشر کا بھی ساماں کر گیا
تم کو واجب لازم ہے اسکی پیروی — دور کر دو بدعتوں کی گمرہی

(۱۳۴) **م** اَبُوْسَعِيْدٍ اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَاسٌ اَصَابَتْهُمُ

مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت میں دوزخ کے لائق ہیں سو وے تو اس میں نہ مریں گے نہ جئیں گے ولیکن کچھ لوگ ہوں گے کہ ان کو دوزخ کی

Marfat.com

النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَاَمَاتَتْهُمْ اِمَاتَةً حَتّٰى اِذَا كَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيْٓءَ بِهِمْ ضَبَآئِرَ ضَبَآئِرَ فَبُثُّوْا عَلٰٓى اَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيْلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ۔

آگ لگے گی ان کے گناہوں کے سبب سے یا یوں فرمایا کہ ان کی خطاؤں کے سبب سے سو آگ نے ان کو بے دم کر دیا یہاں تک کہ جب وے جل کے کوئلا ہو جاویں گے تو شفاعت کا حکم ہوگا سو وے لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ تو بہشت کی نہروں پر بکھیرے جاوینگے پھر حکم ہوگا اے بہشتیو اُن پر پانی ڈالو تو وے جم اٹھیں گے جیسے جنگلی خود رو دانہ جمتا ہے بہاؤ کے کوڑے کرکٹ میں۔

ف یعنی کافر جو دوزخ کے لئے بنے ہیں نہ ان کو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاویں نہ زندگی ایسی ہے جس میں چین ہو مگر گنہگار مسلمان دوزخ میں پڑ کے چند مدت مردہ ہو جاویں گے یعنی شدت عذاب سے بیہوش ہو جاویں گے گویا مر گئے پھر سزا کے بعد بہشت میں داخل ہوں گے۔

(۱۳۵) م اَنَسٌ اٰتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں آؤنگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن سو میں دروازہ کھلواؤنگا تو کہیگا چوکیدار تو کون ہے سو میں کہونگا کہ میں محمدؐ ہوں تو چوکیدار کہیگا تجھی کا مجھکو حکم ہے کہ نہ کھولوں کسی کے واسطے تجھ سے پہلے۔

(۱۳۶) ق اَنَسٌ يَجْمَعُ النَّاسَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَهْتَمُّوْنَ لِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو الْخَلْقِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيْٓئَتَهٗ الَّتِيْٓ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيْٓئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيْلًا فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا جمع کرے گا لوگوں کو قیامت کے دن سو غمناک ہوں گے اس حشر کی مصیبت سے تو کہیں گے کہ اگر ہم سفارش کرواویں اپنے رب کے پاس تاکہ ہم اس مکان سے راحت پاویں تو خوب بات ہے سو آدمؑ کے پاس آویں گے تو یوں کہیں گے کہ تم آدم ہو سب آدمیوں کے باپ تجھ کو بنایا خدا نے اپنے دست قدرت سے اور تجھ میں اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتوں کو سو انھوں نے تجھ کو سجدہ کیا۔ ہماری سفارش کیجئے اپنے رب کے پاس تاکہ ہم کو راحت دیوے اس مکان کی تکلیف سے تو آدم کہے گا کہ میں اس مقام کے لائق نہیں سو یاد کریگا اپنی اس خطا کو جو اس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اس خطا کے سبب سے ولیکن تم جاؤ نوحؑ کے پاس کہ وہ پہلا رسول ہے کہ خدا نے اس کو بھیجا سو وے لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آویں گے تو وہ کہے گا کہ میں اس مقام کے لائق نہیں سو یاد کرے گا اپنی خطا کو جو اس سے ہوئی تو شرماویگا اپنے رب سے

شفاعتِ کبریٰ اور مقامِ محمود

Marfat.com

فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ
الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهُ مِنْهَا وَلٰكِنِ
ائْتُوْا مُوْسَى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ
التَّوْرٰيةَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ
هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ
فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهُ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا
عِيْسٰى رُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ فَيَاْتُوْنَ
عِيْسٰى رُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ فَيَقُوْلُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا
عَبْدًا قَدْ غَفَرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَسْتَاْذِنُ
عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ فَاِذَا اَنَا رَاَيْتُهُ
وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ
اَنْ يَّدَعَنِيْ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ
رَاْسَكَ قُلْ يُسْمَعْ سَلْ تُعْطَ اشْفَعْ
تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَحْمَدُ
رَبِّيْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ رَبِّيْ ثُمَّ
اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاُخْرِجُهُمْ
مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ
اَعُوْدُ فَاَقَعُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ
مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ
يُقَالُ لِيْ اِرْفَعْ رَاْسَكَ يَا مُحَمَّدُ
وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَحْمَدُ
رَبِّيْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ رَبِّيْ ثُمَّ
اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاُخْرِجُهُمْ
مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ
قَالَ فَلَا اَدْرِيْ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي
الرَّابِعَةِ قَالَ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا

اس کے سبب سے ولیکن تم جاؤ ابراہیمؑ کے پاس جسکو خدا نے
اپنا دوست بنایا۔ سو وے لوگ ابراہیمؑ کے پاس آویں گے
تو ابراہیم کہیں گے کہ میں اس مقام کے لائق نہیں اور یاد کرینگے
اپنی خطا کو جو ان سے ہوئی تو شرماویں گے اپنے رب سے اس کے
سبب سے ولیکن تم جاؤ موسیٰؑ کے پاس جس سے خدا نے بلاواسطہ
کلام کیا اور اس کو توریت دی سو وے لوگ موسیٰؑ کے پاس آوینگے
موسیٰؑ کہے گا میں اس مقام کے لائق نہیں اور یاد کریگا اپنی خطا
کو جو اس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اس کے سبب۔
ولیکن تم جاؤ عیسیٰؑ روح اللہ کے پاس جو خدا کے کلام سے پیدا
ہوا یعنی صرف بلفظ کن موجود ہوا کوئی اس کا باپ نہ تھا
سو وے لوگ عیسیٰؑ روح اللہ کے پاس آویں گے تو عیسیٰؑ کہیگا
کہ میں اس مقام کے لائق نہیں ولیکن تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس جو خدا کا خاص چیلہ ہے مقرر اس کی اگلی پچھلی بھول
چوک سب معاف ہوگئی سو وے سب لوگ میرے پاس آوینگے سو
میں اپنے رب سے اجازت مانگونگا تو مجھ کو اجازت ملے گی سو
میں جبکہ اس کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر پڑوں گا سو مجھ کو
خدا سجدے میں رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہے گا پھر حکم ہوگا اے
محمدؐ اپنا سر اٹھا لے کہہ سنا جاویگا مانگ تجھ کو دیا جاوے گا
سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو میں اپنا سر اٹھاؤنگا
تو میں تعریف کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب
مجھ کو سکھلاویگا پھر میں سفارش کروں گا سو میرے واسطے
ایک اندازا ور مقدار ٹھہرائی جاوے گی یعنی اتنے لوگوں کی
مغفرت ہوئی تو میں اتنے لوگوں کو دوزخ سے نکالوں گا اور
بہشت میں داخل کروں گا۔ پھر میں پلٹ آؤنگا اور سجدے میں
گروں گا سو مجھ کو خدا سجدے میں رہنے دیگا جتنا کہ چاہے گا
پھر حکم ہوگا مجھ کو کہ اپنا سر اٹھا لے اے محمدؐ اور بول تیرا کہا سنا
جاوے گا اور مانگ تجھ کو دیا جاویگا اور سفارش کر تیری
سفارش مقبول ہوگی، تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا سو تعریف
کرونگا جیسی تعریف کہ مجھ کو میرا رب سکھلاویگا۔ پھر میں

Marfat.com

بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ اَتِيْهِ الرَّابِعَةَ اَوْ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ وَذِكْرُ مُوْسٰى الَّذِيْ تَقَدَّمَ هُوَ فِيْ بَعْضِ رِوَايَاتِ الْبُخَارِيِّ

سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاویگی تو میں اتنے لوگوں کو دوزخ سے نکالوں گا اور بہشت میں داخل کرونگا راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار میں حضرتؐ نے فرمایا کہ پھر میں کہونگا اے میرے رب اب تو دوزخ میں کوئی باقی نہیں رہا مگر وہی شخص جسکو قرآن نے بند کیا یعنی جس کی مغفرت کا قرآن میں حکم نہیں یعنی مشرکین اور کافرین۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا پھر میں چوتھی بار اپنے رب کے پاس آؤنگا یا یوں فرمایا کہ چوتھی بار پھرونگا اور موسیٰؑ کا ذکر جو آگے ہو چکا سو بخاری کی بعضی روایات میں ہے۔

ف) معلوم ہوا کہ حشر میں سب پیغمبر جواب دیں گے اور اپنی اپنی بھول چوک یاد کر کے شرماوینگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق ہوں گے اور ہم گنہگاروں کو اس قہر کے مقام سے بچاوینگے اسوقت شوکتِ محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی، اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبریٰ کہتے ہیں جو ہمارے حضرت کو خاص ہے دوسرے پیغمبر کو اس میں کچھ دخل نہیں پہلے حضرتؐ سے اسواسطے شفاعت نہ شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبروں کی زبان سے ثابت ہو جاوے کہ سوائے حضرتؐ کے کسی کو ایسا رتبہ نہیں۔ ہر چند انبیا اور اولیا اور علما کی بھی شفاعت ثابت ہے لیکن وہ شفاعت جزئی ہے شفاعت کلی نہیں۔ اول اس میدان میں سوائے ہمارے حضرتؐ کے کوئی قدم نہ رکھ سکے گا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر الٰہی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرو ہوا تو اور پیغمبر اور امام بھی بقدر اپنے مراتب کے شفاعت پر مستعد ہوں گے۔ ؎

اس ماہرو کا سب سے نرالا ہی طور ہے ۔۔۔ دلبر سبھی ہیں پر مرا دلبر کچھ اور ہے

(۱۳۷) ق جَابِرٌ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ۔ ؎

بخاری میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکلے گی ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے۔

ف مراد اس قوم سے گنہگار مسلمان ہیں جو گناہوں کے سبب سے دوزخ میں پڑیں گے پھر ایمان کے سبب سے بواسطے انبیا اور شہدا اور علما کی شفاعت کے آخر کو بہشت میں داخل ہوں گے۔

(۱۳۸) ق اَنَسٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکلے گا دوزخ سے جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اس کے دل میں ایک جو کے برابر نیکی۔ پھر نکلے گا دوزخ سے جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اس کے دل میں ایک گیہوں کے برابر نیکی پھر نکلے گا دوزخ سے جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اس کے دل میں ایک ذرہ برابر نیکی۔ بخاری میں قتادہ کی روایت میں انسؓ سے

؎ روایت مذکورہ کے الفاظ صحیحین کی روایت کے مطابق نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَکَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِنَ الْخَیْرِ مَا یَزِنُ ذَرَّۃً زَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَایَۃٍ قَتَادَۃُ عَنْ اَنَسٍ مِّنْ اِیْمَانٍ مَکَانَ خَیْرٍ۔

بجائے نیکی کے ایمان کی لفظ روایت کی ہے یعنی جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں ایک جو کے برابر یا گیہوں کے برابر یا ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے آخر کو نجات پاویگا۔

(۱۳۹) م اَنَسٌ یُخْرَجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَۃٌ فَیُعْرَضُوْنَ عَلَی اللّٰہِ فَیَلْتَفِتُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا فَلَا تُعِیْدُنِیْ فِیْھَا فَیُنَجِّیْہِ اللّٰہُ مِنْھَا۔

مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکالے جاویں گے دوزخ سے چار شخص تو سامنے لائے جاویں گے خدا کے سو ان میں سے ایک شخص منہ پھیر کے کہے گا اے میرے رب جبکہ تو نے مجھکو دوزخ سے نکالا تو اب مجھ کو اسمیں پھر نہ ڈالیو تو خدا اسکو نجات دیگا۔

حضورؐ کا قیامت کے دن اپنی امت کے حق میں دعا فرمانا

(۱۴۰) ق اَنَسٌ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃً وَاِنِّیْ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً لِّاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ مقرر ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہے اور میں نے اپنی دعا چھپا رکھی ہے اپنی امت بخشانے کے واسطے قیامت کے دن۔

ف اس حدیث میں بشارت ہے امت کی بخشش کی جو ایمان سے مرا۔ اور معلوم ہوا کہ حضرتؐ کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا امت کے واسطے رکھی اپنی ذات کے واسطے نہ کی، قربان اس نبی رحیم اور کریم پر۔

جو کفر پر مرا وہ دوزخی ہے

(۱۴۱) م اَنَسٌ اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاکَ فِی النَّارِ فَقَالَ لِرَجُلٍ سَاَلَہٗ اَیْنَ اَبِیْ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دوزخ میں ہے۔ ایک آدمی نے پوچھا کہ میرا باپ کہاں ہے تب حضرتؐ نے یہ فرمایا۔

ف اس آدمی نے پہلے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ میں ہے جب وہ غمگین ہو کر چلا تو حضرتؐ نے اس کو بلایا پھر یہ فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا دونوں دوزخ میں ہیں تاکہ اس کے دل کو تسلی ہو یعنی تاکہ وہ یوں سمجھے جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا تو میں کیا چیز ہوں سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرتؐ میں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں کی مغفرت نہیں بعضے احادیث میں آیا ہے کہ حضرتؐ کی خاطر سے حضرتؐ کے والدین کو حق تعالیٰ نے قبر میں زندہ کیا سو وے ایمان لائے لیکن محدثین کے نزدیک وے احادیث معتمد نہیں۔ واللہ اعلم

حضورؐ کا اپنے کنبہ قبیلہ کو عذاب الٰہی سے ڈرانا

(۱۴۲) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَا بَنِیْ کَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ مُرَّۃَ بْنِ کَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ ھَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے کعب بن لوی کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانوں کو دوزخ سے، اے مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے، اے عبد شمس کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے، اے ہاشم کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے۔

لہ امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "جسکا خاتمہ کفر پر ہوا وہ دوزخی ہے اور حضورؐ کی شفاعت کا مستحق نہیں" میں ذکر کیا ہے (حشتی)

Marfat.com

يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا۔

اے عبدالمطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے اے فاطمہؓ چھڑا اپنی جان کو دوزخ سے۔ اس واسطے کہ میں بیشک مالک نہیں تمہارے بچانے کا خدا کے عذاب سے کچھ بھی مگر البتہ تمہاری برادری کا حق ہے سو میں اس کو ملاؤنگا تر و تازہ کر کے یعنی برادری کا حق ادا کرونگا۔

ف جب یہ آیت اتری کہ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ یعنی عذاب الٰہی سے اے محمدؐ ڈرا دے اپنے قریبی برادری والوں کو تو حضرتؐ نے ابتدائے اسلام میں سب قریش کو مکے میں جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی اوپر سے نیچے تک سب یک جدی برادروں کو علیحدہ علیحدہ نام لیکر حلم الٰہی سنا دیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے میں کسی کو دوزخ سے نہ بچا سکوں گا باقی رہی گنہگار مسلمانوں کی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی، رہا برادری کا حق سو بخوبی ادا ہوگا۔

(۱۴۳) م قَبِيْصَةُ بْنُ مُخَارِقٍ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ[1] اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَاَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَاُ اَهْلَهٗ فَخَشِيَ اَنْ يَّسْبِقُوْهُ فَجَعَلَ يُهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ

مسلم میں قبیصہ بن مخارق رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عبد مناف کی اولاد میں عذاب الٰہی سے تمہارا ڈرانیوالا ہوں اور میری تمہاری مثل جیسے اس مرد کی مثل جس نے دشمن کو دیکھ لیا کہ غارت کو جاتے ہیں تو وہ مرد چلا کہ اپنے لوگوں کو بچاوے سو ڈرا کہ اس کے پہنچنے سے دشمن آگے پہنچ جاوینگے سو وہیں سے چلانے لگا کہ ارے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دشمن آپہنچا۔

ف جب قرآن میں حکم ہوا کہ اے پیغمبر اپنے برادروں کو ڈرا دے عذاب الٰہی سے تب حضرتؐ نے اپنے سردار یعنی عبد مناف کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی مجھ کو یقین کامل ہے کہ کافر دوزخ میں پڑیں گے سو میرا دل تمہارے کفر پر جلتا ہے کہ میں گھبرا گھبرا کر تم کو سمجھاتا ہوں کہ کفر چھوڑو مسلمان ہو تو عذاب سے بچو جیسے وہ مرد کہ گھبرا کر اپنی قوم کو دیکھے ہوئے دشمن سے خبردار کرتا ہے۔

(۱۴۴) م عَائِشَةُ يَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَّالِيْ مَا شِئْتُمْ۔

مسلم میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے فاطمہؓ محمدؐ کی بیٹی، اے صفیہؓ عبدالمطلب کی بیٹی، اے عبدالمطلب کی اولاد میں مالک نہیں تمہاری بہتیری کا خدا سے کسی چیز کا، میرے مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے۔

ف جب یہ آیت اتری کہ اے پیغمبر اپنی برادری والوں کو عذاب سے ڈرا دے تب حضرتؐ نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا میں اپنے مال دینے میں مجھکو اختیار ہے، آخرت کا میں مالک اور مختار نہیں بدون ایمان اور نیک عمل کے میری قرابت پر نہ پھولیو۔

---

[1] امام مسلم نے اس عنوان مذکور کی تینوں حدیثوں کو "جس کا خاتمہ کفر پر ہوا وہ دوزخی ہے اور حضورؐ کی شفاعت کا مستحق نہیں" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

جس کا خاتمہ کفر پر ہوا اس کو اپنے اعمال کچھ فائدہ نہ دینگے

(۱۴۵) م عَائِشَةُ لَا يَنْفَعُهُ لِاَنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ قَالَهُ لَهَا حِيْنَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ فَهَلْ ذَالِكَ نَافِعُهُ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اس کے کچھ کام نہ آویگا اس واسطے کہ اس نے کسی دن نہیں کہا کہ اے میرے رب میرا گناہ بخشیو قیامت کے دن یہ حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جب حضرت عائشہؓ نے کہا تھا کہ یارسولؐ اللہ ابن جدعان کفر کے زمانے میں برادری سے سلوک کرتا تھا اور محتاج کو کھانا دیا کرتا تھا بھلا یہ اس کے کچھ کام آویگا۔

ف یعنی وہ شخص کافر تھا قیامت پر ایمان نہ رکھتا تھا اسی واسطے اس نے کبھی قیامت کی مغفرت نہ مانگی اور کافر کے نیک کام آخرت میں کچھ کام نہ آوینگے۔ نیکیوں کے واسطے ایمان شرط ہے۔

(۱۴۶) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَّهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب آدمیوں میں نہایت ہلکا عذاب والا ابوطالب ہے اسکے پاؤں میں دو آگ کی جوتیاں ہیں جن سے اسکا دماغ ابلتا ہے۔

ف ابوطالب نے کلمہ نہ پڑھا اسواسطے دوزخ نصیب ہوا اور حضرتؐ سے نہایت سلوک کرتے تھے اس واسطے سب دوزخیوں سے ان پر عذاب ہلکا ہے معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا یہ حال ہے کہ دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہے تو سخت عذاب کو خیال کیا چاہئے کہ کیسا ہوگا۔

(۱۴۷) م اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَّارٍ يَّغْلِيْ دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ

مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا عذاب کی راہ سے کمترین سب دوزخیوں سے وہ شخص ہوگا کہ دو آگ کی جوتیاں پہنے ہوگا جس سے بھیجا ابلے گا ہانڈی کی طرح جوتیوں کی گرمی کے سبب سے۔

ف الٰہی تیری پناہ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب یہ ہے۔ سخت عذاب کو اسی پر قیاس کیا چاہئے۔

ابوطالب کو دوزخ میں کمتر اور ہلکا عذاب ہونے کی وجہ

(۱۴۸) ق اَلْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ وَلَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ يَعْنِيْ اَبَا طَالِبٍ[2]

بخاری اور مسلم میں عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ یعنی ابوطالب دوزخ کے پایاب یعنی چھچھلی (کم گہری) آگ میں ہے اور اگر میں نہ ہوتا تو دوزخ کے نیچی تہ میں ہوتا۔

ف ابوطالب نے حضرتؐ کو پرورش کیا اور ہمیشہ حضرتؐ کے حامی اور مددگار رہے اسواسطے ان پر کمتر ہلکا عذاب ہوا۔

---

[1] یہ حدیث صرف مسلم میں ہے بخاری میں نہیں۔

[2] امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "ابوطالب کے حق میں حضورؐ کا شفاعت کرنا اور آپ کی دعا سے عذاب میں تخفیف ہوجانا" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

مسلمانوں کی چند جماعتیں بے حساب و کتاب سیدھی جنّت میں جائینگی

(۱۴۹) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ زُمْرَۃٌ ھُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا تُضِیْٓءُ وُجُوْھُھُمْ اِضَاءَۃَ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہوگا بہشت میں میری امت سے ایک گروہ کہ وے ستر ہزار ہوں گے، ان کے منہ جیسے چاند روشن ہوتا ہے چودھویں رات کو۔

(۱۵۰) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا زُمْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ مِّنْھُمْ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہوں گے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار وے ایک ہی گروہ ہیں میری امت سے چاند کی صورت پر۔

ف متقی اور متوکل لوگ مراد ہیں جو ہر حال میں خدا پر نظر رکھتے ہیں، اسباب ظاہری کے گرفتار نہیں چنانچہ اور حدیث میں یہ مضمون صاف آیا ہے۔

(۱۵۱) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِیْ الْجَنَّۃَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار بدون حساب کے۔

ف یعنی ان کے نامۂ اعمال صرف ان کو دکھلا دیئے جاویں گے زیادہ گفت و شنید نہ ہوگی۔

(۱۵۲) ق سَھْلُ بْنُ سَعْدٍ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْ سَبْعُ مِائَۃِ اَلْفٍ الشَّکُّ مِنْ اَبِیْ حَازِمٍ مُتَمَاسِکُوْنَ اٰخِذٌ بَعْضُھُمْ بَعْضًا لَا یَدْخُلُ اَوَّلُھُمْ حَتّٰی یَدْخُلَ اٰخِرُھُمْ وُجُوْھُھُمْ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ

بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں داخل ہوں گے میری امت سے ستر ہزار یا یوں فرمایا کہ ستر لاکھ۔ یہ شک ابوحازم تابعی کو پڑا جو اس حدیث کا ایک راوی ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ وے لوگ بہشت میں جاوینگے لئے ہوئے ایک دوسرے کو تھامے (پکڑے) ان کے اگلے نہ داخل ہوں گے جب تک کہ ان کے پچھلے نہ داخل ہوں گے یعنی ایک قطار ہو کر برابر یکبارگی اندر جاویں گے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہوں گے۔

جنتیوں کی نصف تعداد حضورؐ کے امتیوں کی ہوگی

(۱۵۳) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبُعَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَکُوْنُوْا نِصْفَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَذٰلِکَ اَنَّ الْجَنَّۃَ لَا یَدْخُلُھَا اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَۃٌ

آدھے جنتی حضورؐ کے امتی ہیں۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشت کے لوگوں میں چوتھائی ہو ہم نے کہا ہاں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیوں کی تہائی ہو؟ ہم نے کہا ہاں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قابو میں محمدؐ کی جان ہے کہ مقرر میں امید رکھتا ہوں کہ تم بہشتیوں میں آدھے ہوگے اور اس کا سبب یہ ہے کہ بہشت میں

Marfat.com

وَمَا اَنْتُمْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ۔

سوائے مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہیں ہو تم اہل شرک میں مگر جیسے ایک سفید بال گائے بیل کی کھال میں یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال میں۔

ف یعنی آدھی بہشت میں امت محمدی ہوگی اور نصف باقی میں اور پیغمبروں کی امتیں ہوں گی۔ اول حضرتؐ نے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر آدھا۔ اس واسطے کہ لوگ شکر الٰہی کریں اور دم بدم خوشی میں ترقی ہو۔

(۱۵۴) **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ قَالَ فَذَالِكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ۔ قَالَ فَاشْتَدَّ ذَالِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا ذَالِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ يَّاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفًا وَّمِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْاُمَمِ

بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماویگا اے آدمؑ تو وہ کہے گا حاضر ہوں تیری خدمت اور اطاعت میں اور سب بہتری تیرے ہی ہاتھوں میں ہے سو خدا فرماویگا کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ میں ڈالے جاوینگے ان کو جدا کر آدم کہیں گے الٰہی کسقدر ہے دوزخ کا حصہ خدا فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نوسو اور ننانوے۔ یعنی ہزار آدمی میں ایک بہشتی اور باقی دوزخی۔ حضرتؐ نے فرمایا سو یہ اس وقت ہوگا جبکہ بڈھا ہو جاویگا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دیوے گی اور تو دیکھے گا لوگوں کو بیہوش اور دیوانے اور حالانکہ وہ دیوانے نہیں ولیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا۔ راوی نے کہا سو یہ بات اصحاب پر نہایت سخت گذری تو اصحابؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ ہم میں سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنی جب ہزار میں ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرا تو ہم کو نجات پانے کی کیا امید باقی رہی حضرتؐ نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش رہو اس واسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہوں گے اور تم میں سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنی دوزخ کے بھرنے کے واسطے یاجوج ماجوج کیا کم ہیں جو تم گھبراتے ہو۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں اس کی امید رکھتا ہوں کہ تم لوگ بہشتیوں کے چوتھائی ہوگے۔ راوی نے کہا تو ہم اصحاب نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا اس کی قسم جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں اس کی امید رکھتا ہوں کہ تم بہشتیوں کے تہائی ہوگے۔

Marfat.com

آدھے جنتی حضورؐ کے امتی ہیں۔

كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ

راوی نے کہا تو ہم نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے قابو میں میری جان ہے کہ تم آدھے ہو گے تمام اہل بہشت کے البتہ تمہاری مثل اور امتوں میں جیسے سفید بال کی مثل سیاہ بیل کی کھال میں یا کہ جیسے داغ کی مثل گدھے کے ہاتھ میں۔

ف یعنی امت محمدی بہ نسبت اگلی امتوں کے نہایت کم ہے دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتوں کے کافر کچھ کم نہیں۔ معلوم ہوا کہ آدھی بہشت میں یہ امت مرحومہ ہو گی اور آدھی میں اور پیغمبروں کی امتیں ہوں گی۔ اتنا کرم اس امت پر محض اس نبی کریمؐ کی بدولت ہے۔ اللہم صل وسلم علیہ۔ اس حدیث کا اول مضمون جگر کے ٹکڑے کرتا ہے اور پچھلا مضمون بغلیں بجواتا ہے۔ ایمان کے دو پر ہیں خوف اور رجا۔ نہ نرا خوف ہی بہتر کہ رحمت سے ناامید کر ڈالے، نہ بے دغدغہ امید ہی رکھنا چاہیے کہ خلاف شرع اور بے قید بنا ڈالے۔

گناہ جاہلیت کے کام ہیں

(۱۵۵) ق أَبُوذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ إِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ وَقَالَ لَهُ حِينَ عَيَّرَ غُلَامَهُ بِأُمِّهِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تو ایسا مرد ہے کہ تجھ میں جہالت کی خو ہے تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں یعنی آدم کی اولاد ہیں اور تمہارے خدمتگار ہیں خدا نے ان کو تمہارے ہاتھ کے نیچے ڈالا ہے یعنی ان کا مالک کیا ہے۔ سو جس کا بھائی جس کی ملک میں ہو سو اس کو کھلاوے جو آپ کھاتا ہو اور اس کو پہناوے جو آپ پہنتا ہو، اور ان پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جو ان کو دبا ڈالے سو ان پر اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی ان کی مدد کرو۔ یہ حدیث حضرتؐ نے ابوذرؓ سے فرمائی جب ابوذرؓ نے اپنے غلام کو ماں کی گالی دی۔

ش ابوذر غفاریؓ جیسا آپ لباس پہنتے تھے ویسا ہی ان کا غلام پہنے تھا کسی نے ان سے سبب پوچھا تب یہ حدیث بیان کی۔ لونڈی غلام کو کھانا کپڑا دستور کے موافق بقدر مقدور دینا واجب ہے اپنے برابر کھانا کپڑا دینا مستحب ہے فرض نہیں اور گالی دینا درست نہیں۔ اگر کام بگاڑے جھڑکنا درست ہے اور بھاری کام کو نہ کہے اگر کہے تو آپ بھی اس کام میں شریک ہووے۔

اعمال کے نتیجے نیت کے مطابق ہوتے ہیں

(۱۵۶) ق عُمَرُ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ

بخاری اور مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عملوں کا اعتبار نیتوں سے ہے اور ہر ایک

لہ مسلم شریف کی روایت میں لاطمع کا لفظ ہے لارجو کا نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔

مرد کے واسطے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔ یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہیں سو جس کی ہجرت اللہ اور رسولؐ کے واسطے ہوئی تو اس کی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اس کا ثواب پاویگا اور جس کی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اس کو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوئی جس کے واسطے اس نے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت

خلوصِ نیت کی تشریح اور ریا کی مذمت

ف بعضی روایت میں یوں آیا ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جس کا ام قیس نام تھا مدینے کی طرف ہجرت کی۔ لوگوں نے یہ حال حضرتؐ سے کہا، تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچھ ثواب نہیں کہ نیت خالص نہیں۔ نیت ارادہ اور قصد دلی کا نام ہے زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہیں مثلاً اگر نماز کی نیت دل میں کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اس کے نکلے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ پکار کے زبان سے نماز میں نیت کرنا تو ہرگز درست نہیں لیکن اس میں اختلاف ہے کہ زبان سے بھی کہنا درست ہے یا نہیں اہل فقہ اس کو مستحب کہتے ہیں تاکہ دل اور زبان موافق ہو جاویں اور اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہے اس واسطے کہ حضرتؐ سے ثابت نہیں ہر چند ہجرت دین میں نہایت عمدہ عبادت ہے لیکن بدون خالص نیت کے اس کی بھی کچھ حقیقت نہیں۔ اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیئے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہے تو سبحان اللہ اور نہیں تو اس کو قالب بے روح سمجھا چاہیئے اور جب نیت پر مدار ٹھہرا تو خوش نیتی سے مباحات میں بھی ثواب ہوتا ہے جیسے کھانا اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو، اپنی جورو سے صحبت کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے۔ بلکہ اگر ایک عمل میں کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاوے مثلاً مسجد میں بیٹھنا ایک عمل ہے لیکن اس میں کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہے۔ ایک تو یہ کہ دوسری نماز کی انتظار کرنا، دوسرے یہ کہ آنکھ اور کان کو گناہوں سے روکنا، تیسرے اعتکاف کرنا، چوتھے حضرتؐ پر درود اور سلام کرنا، پانچویں علم سیکھنا یا غیر کو سکھلانا، نیک بات بتلانا، برے کام سے روکنا غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت میں اصل ہے اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہے اسی واسطے محدثین کا معمول ہے کہ حدیث کی کتابوں میں اول اسی حدیث کو لکھتے ہیں تاکہ حدیث پڑھنے والوں کی نیت درست ہو جاوے، خدا ہی کے واسطے علم حدیث پڑھیں دنیا کا کسی طرح لگاؤ نہ رکھیں۔ امام شافعیؒ کی روایت ہے کہ اس حدیث کو دین میں ستر جگہ دخل ہے مراد کثرت ہے یعنی ہر جگہ اس کا دخل ہے۔ عبادات میں اور معاملات میں اور عادات میں سب علمائے حدیث اس حدیث کی صحت پر متفق ہیں، اور بعضے اس کو متواتر کہتے ہیں۔ واللہ اعلم

Marfat.com

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان تکلیف نہ پائیں

(۱۵۷) ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچیں۔

ف یعنی زبان سے نہ غیبت کرے نہ گالی دے اور نہ ہاتھ سے کسی کو ناحق مارے نہ چرا دے۔

طہارت

پاک رہنے صدقہ کرنے نماز پڑھنے اور ذکر کرنے کی فضیلت۔

(۱۵۸) م اَبُوْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِيُّ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَآءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَّفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا۔

مسلم میں ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا طہارت آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں کا ثواب یا ہر ایک کا ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل ہے اور صبر کرنا یعنی مصیبت اور تکلیف میں دین پر ثابت رہنا روشنی ہے اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہے اگر اس پر عمل کیا یا تجھ پر الزام کی حجت ہے اگر اس پر عمل نہ کیا۔ ہر ایک آدمی صبح کرتا ہے سو اپنی جان کو بیچتا ہے یعنی صبح ہوتے ہر شخص کام میں مشغول ہوتا ہے سو یا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اگر نیک عمل کیا یا اس کو ہلاک کرتا ہے اگر بد عمل کیا۔

ف طہارت کو آدھا ایمان اس واسطے فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام ایمان ہے۔ سو ظاہر بدن کی طہارت یعنی غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی یعنی صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھہرے اور نماز کو اس واسطے نور فرمایا کہ نماز اکثر بے حیائی اور بے کام سے جو دل کی سیاہی کا سبب ہیں روکتی ہے یا نماز کے سبب سے قبر میں نور ہوگا اور قیامت کی ظلمت میں نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہنچے گا اور خیرات کو ایمان کی دلیل اس واسطے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنا مال خدا کی راہ میں دیا تو معلوم ہوا کہ اس کو خدا کا اور آخرت کا ایمان ہے اور نہیں تو اپنی محبوب چیز کو کیوں خرچ کرتا اور صبر کو روشنی اس واسطے فرمایا کہ جب آدمی نے مصیبت میں جزع فزع نہ کی اور تکلیف سے نہ گھبرایا تو شیطان اس کے نفس کی ظلمت دور ہوئی اور جب ظلمت گئی تو روشنی ہوئی۔

نماز کے لئے طہارت ضروری ہے

(۱۵۹) م اِبْنُ عُمَرَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بے طہارت اور پاکی کے نماز قبول نہیں ہوتی اور صدقہ قبول نہیں ہوتا غنیمت چوری

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون غسل اور وضو نماز قبول نہیں اور حرام مال کو خدا کی راہ میں دینے سے کچھ ثواب نہیں

Marfat.com

(۱۶۰) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَاتُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کا وضو ٹوٹے اس کی نماز قبول نہیں جب تک وضو نہ کرلیوے۔

ف وضو ٹوٹتا ہے اس سے جو آگے اور پیچھے سے نکلے اور تکیہ لگا کر سونے سے اور خون پیپ بدن پر بہنے سے اور پنکی اور دیوانگی سے۔

وضو کا بیان

(۱۶۱) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ۔

بخاری میں روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو ڈھیلے لے تو چاہیے کہ طاق لے یعنی تین لے یا پانچ یا سات۔

وضو کی فضیلت اور اس کے بعد نماز پڑھنے کا ثواب

(۱۶۲) ق عُثْمَانُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ فَيُصَلِّيْ صَلٰوةً اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار سب جگہ خوب پانی پہنچاوے پھر نماز پڑھے کوئی نماز ہو تو خدا اس کے گناہوں کو معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلی نماز تک۔

ف یہ بشارت ہے تحیۃ الوضو کے نماز کی۔

(۱۶۳) م عُثْمَانُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُوْرَ الَّذِيْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِّمَا بَيْنَهُنَّ۔

نماز پنجگانہ

مسلم میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے غسل ہو یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اس پر فرض کی پھر نماز پڑھے یہی پنجگانہ نماز تو وہ نمازیں اپنے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہو جاویں گی یعنی صغیرہ گناہوں کو مٹا دیں گی۔

(۱۶۴) م اَبُوْهُرَيْرَةَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَّا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَآئِرُ۔

کونسی نیکیاں گناہوں کا کفارہ ہیں

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان کے گناہوں کا اوتار ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچے۔

ف معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کو دور کرتی ہیں اور کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں اور جس گناہ میں حق العباد ہو یعنی آدمی کی تقصیر کی ہو تو اس کے معاف کرنے پر اس کی بخشش موقوف ہے۔

وضو کے بعد کا بیان

(۱۶۵) م عُمَرُ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ الْوُضُوْءَ اَوْ يُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وضو کے بعد کا بیان

مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص وضو کرے تو کمال مرتبے کو پہنچاوے یا پورا وضو کرے پھر یوں کہے کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ سوائے خدا کے

Marfat.com

وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ۔

کوئی بندگی کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کا بندہ ہے اور اس کا پیغام پہنچانیوالا تو کھول دیئے جاتے ہیں اس کے واسطے بہشت کے آٹھوں دروازے جس دروازے سے کہ اس کا جی چاہے بہشت میں جاوے

ف اس حدیث میں اچھی طرح وضو کرنے اور بعد اس کے توحید اور رسالت کی گواہی دینے کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہے۔

استنجے کیلئے طاق عدد ڈھیلے لینا

(۱۶۶) م جَابِرٌ اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُوْتِرْ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی استنجے کیواسطے ڈھیلے لیوے تو طاق لے یعنی تین یا پانچ یا سات۔

(۱۶۷) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِّنْ مَّنَامِهٖ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے تو تین بار ناک جھاڑے اس واسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ میں رہتا ہے۔

ف سوتے میں بلغم اور رطوبت دماغ سے اتر کے ناک کی جڑ میں جمع ہوتا ہے اس کے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہے۔ سو فرمایا کہ تین بار چھنک ڈالے تاکہ سستی دور ہو جاوے۔ بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اس واسطے کہ اس سے سستی اور غفلت ہوتی ہے عبادت میں سو یہ عین آرزو ہے شیطان کی، یا سچ مچ وہاں رات کو شیطان رہتا ہو، واللہ اعلم۔

وضو میں پاؤں کا پورا دھونا

(۱۶۸) ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خرابی ہے ایڑیوں کو دوزخ سے۔

ف حضرتؐ نے چند لوگوں کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کیا اور ان کی ایڑیاں خشک رہ گئیں تھیں وہاں پانی نہ لگا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہ خشک نہ رہنے پاوے۔

(۱۶۹) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خرابی ہے کوچوں کو دوزخ سے یعنی اگر وضو میں کوچے خشک رہیں گے تو دوزخ میں جلیں گے۔

ف ان دونوں حدیثوں سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دھونا وضو میں فرض ہے تھوڑا بھی خشک رکھنا ایسا گناہ ہے کہ اس کا انجام دوزخ ہے ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہیں سو غلط ہے قرآن کا مطلب حضرتؐ سے بہتر کون سمجھ سکتا ہے۔

وضو میں سارے اعضاء کو پورا پورا دھونا ضروری ہے

(۱۷۰) م عُمَرُ اِرْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ

مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پلٹ

Marfat.com

قَالَهٗ لِرَجُلٍ تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلٰى قَدَمِهٖ فَرَجَعَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى۔

سو اچھی طرح سے اپنا وضو کر یہ حضرتؐ نے اس مرد سے کہا جس نے وضو کیا اور ایک ناخن برابر اپنے قدم کو خشک چھوڑا پھر وہ شخص پلٹا سو اس نے وضو کیا پھر نماز پڑھی۔

ف معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کی اندک خشکی بھی وضو کو باطل کرتی ہے۔

وضو کرتے وقت پانی کے ساتھ گناہ جھڑ جاتے ہیں

وضو کی فضیلت

(۱۷۱) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ۔ [1]

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اس کے تمام بدن سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں۔

(۱۷۲) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنِهٖ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَّدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب بندہ مسلمان یا ایماندار (یہ شک ہے راوی کو کہ حضرتؐ نے مسلم کا لفظ فرمایا یا مومن کا) سو دھوتا ہے اپنے منہ کو تو نکل جاتے ہیں اس کے منہ سے سب گناہ جن کو اپنی آنکھ سے دیکھا پانی گرنے کے ساتھ ہی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ، اور جب اپنے دونوں ہاتھ دھوئے تو اس کے ہاتھوں سے سب گناہ نکل جاتے ہیں جن کو ہاتھ سے پکڑے کیا پانی گرنے کے ساتھ ہی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ پھر جب اپنے دونوں پاؤں دھوئے تو نکل جاتے ہیں سب گناہ جن کو پیروں سے چل کر کیا پانی کے ساتھ ہی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ یہاں تک کہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔

ف اس حدیث میں فضیلت ہے وضو کی۔ معلوم ہوا کہ وضو سے گناہ دور ہوتے ہیں یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ توبہ سے۔

وضو میں نور پیدا کرنے کا طریقہ

(۱۷۳) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مومن کا زیور جہاں تک پہنچتا ہے وضو کا پانی۔

ف یعنی جہاں تک وضو کا پانی لگتا ہے وہاں تک قیامت میں آفتاب کی سی روشنی ہوگی۔

(۱۷۴) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ رَدِدْتُ اَنَا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا اِخْوَانَكَ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہم کو یہ تمنا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے؟ اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں حضرت نے فرمایا کہ تم تو میرے اصحاب ہو

[1] مسلم شریف میں یہ روایت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابوہریرہؓ سے نہیں (چشتی)

Marfat.com

جو لوگ حضورؐ کے دیدار سے محروم رہے ان پر حضورؐ کی عنایت۔

وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔

یعنی ہم صحبت اور رفیق ہو تمہارے برابر کون ہو سکتا ہے اور ہمارے بھائی وے لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے یعنی اس زمانے میں موجود نہیں۔ تو صحابؓ نے کہا کہ آپ یا رسولؐ اللہ قیامت میں شفاعت کے واسطے کیونکر پہچانیں گے ان لوگوں کو جو ہنوز موجود نہیں۔ سو حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کے کئی پچکلیاں گھوڑے ہوں یکرنگ مشکی گھوڑوں کے اندر، کیا وہ اپنے گھوڑوں کو نہ پہچان لیوے گا۔ صحابؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ کیوں نہ پہچانے گا۔ حضرتؐ نے فرمایا تو وے لوگ بھی قیامت میں آویں گے منہ اور ہاتھ پاؤں روشن کر کے وضو کے اثر سے، اور میں حوض کوثر پر اُنکا پیشوا ہوں سامان تیار کرنے والا۔

ف اس حدیث میں حضرتؐ نے اپنے محرومانِ دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کر کے دلاسا دلایا اور حوض کوثر کا وعدہ کیا۔ مسلمانوں کو اس سے زیادہ تر کون فخر ہوگا کہ حضرتؐ نے ان کو اپنا بھائی فرمایا۔ مصرع

معشوق کہ عشاق نوازست ہمیں ست

(۱۷۵) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اُمَّتِيْ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کے منہ اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے قیامت کے دن وضو کے اثر سے۔

ف یعنی جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہے سو قیامت میں روشن ہو جاوے گا۔

حوض کوثر کا ذکر

(۱۷۶) **م** حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ اِنَّ حَوْضِيْ لَاَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُوْدُ الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِيْبَةَ عَنْ حَوْضِهٖ۔ [1]

مسلم میں حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میرا حوض کوثر کافروں سے بہت دور ہوگا جیسے شہر اَیلہ شہر عدن سے دور ہے قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ میں مقرر کافر لوگوں کو اس حوض سے ہانکوں گا جیسے مرد اپنے حوض سے بگانے اونٹ کو ہانکتا ہے۔

ف اَیلہ شام میں ایک شہر کا نام ہے اور عدن یمن میں ایک شہر کا نام ہے یعنی جیسے اَیلہ عدن سے بہت دور ہے، ویسے کافر میرے حوض سے دور رہیں گے اس کا پانی ان کے نصیب میں نہیں یا یہ مطلب کہ میرا حوض اتنا لمبا چوڑا ہے جیسے ایلہ سے عدن تک یعنی باوجود اس وسعت کے کافر اس سے بے نصیب ہیں۔

[1] امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

مشقت کی حالت میں پورے وضو کرنے کی فضیلت

تین قسم کے اعمال گناہوں کو مٹاتے اور اور درجے بڑھاتے ہیں۔

(۱۷۷) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہاں میں بتلاتا ہوں تم کو وہ چیز جس کے سبب سے خدا گناہوں کو مٹادے اور درجے بلند کرے۔ اصحاب نے کہا ہاں یارسول اللہ یہ تو ضرور بتلائیے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ پورا وضو کرنا سخت وقتوں میں اور کثرت آمد و رفت مسجدوں کی اور انتظار کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کی نماز کے بعد سو حقیقت میں یہی عمدہ رباط ہے۔

ف رباط اس کو کہتے ہیں کہ دارالاسلام کی حد پر چھاؤنی ہو اور گھوڑے باندھے جاویں تاکہ کافروں کا لشکر نہ آنے پاوے۔ سو فرمایا کہ یہ تین عمل باطن کی چھاؤنی ہیں کہ شیطان کے لشکر کو روکتے ہیں۔ سخت وقتوں میں پورا وضو کرنا یعنی نہایت سردی میں یا بیماری میں اچھی طرح تین بار اعضا کو دھونا یا گراں قیمت پانی مول لیکر وضو کرنا۔ کثرت آمد و رفت مسجد میں یعنی پنجگانہ نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا انتظار کرنا یعنی مسجد میں مثلاً عصر پڑھ کے مغرب کے واسطے بیٹھنا۔

مسواک کرنا

(۱۷۸) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو میں ان کو واجب کر کے مسواک کا حکم کرتا یعنی پنجگانہ نماز میں۔

ف مسواک کرنا سنت ہے بالاتفاق خصوصاً نماز کے وقت اور امام شافعیؒ کے نزدیک فجر اور ظہر کو زیادہ تاکید ہے۔ مسواک سے بو دفع ہوتی ہے۔ وضو اور قراءت قرآن اور نیند اور سکوت اور بھوک کے وقت زیادہ تر مستحب ہے۔ مسواک کڑوی لکڑی کی چاہئے۔ پیلو کی مسواک سب سے بہتر، چھوٹی انگلی برابر موٹی اور بالشت برابر لمبی۔

(۱۷۹) خ اَنَسٌ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ۔

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے تم سے مسواک کرنے کی خوبی بارہا کہی۔

ف غرض یہ کہ مسواک میں غفلت اور سستی نہ کرو، مسواک کی عادت ڈالو۔

فطری خصلتیں

(۱۸۰) ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاٰبَاطِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی کی پیدائشی چیزیں پانچ ہیں۔ اول ختنہ کرنا۔ دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا۔ تیسرے مونچھیں کترنا۔ چوتھے ناخن کاٹنا پانچویں بغلوں کے بال اکھاڑنا۔

غ صح: ق۔ بخاری ج۲ ص۱۰۷۵ و مسلم ج۱ ص۱۲۸۔ چشتی

Marfat.com

ف یعنی ہر ایک انسان جس میں کہ آدمیت ہے وہ ان پانچوں چیزوں کو ایسا پسند کرتا ہے گویا کہ یہ پیدائشی بات ہے تعلیم کی اس میں کچھ حاجت نہیں اس واسطے کہ اول تو اس میں پاکی اور ستھرائی ہے دوسرے فائدہ بھی ہے۔ ختنے[1] میں یہ فائدہ ہے کہ میل نہیں جمتا، پیشاب کا قطرہ نہیں رہتا اور جماع میں زیادہ لذت ہوتی ہے، اور ناف کے نیچے بال مونڈنے میں یہ فائدہ ہے کہ میل دور ہوتا ہے اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہے اور مونچھوں کے کترانے میں یہ فائدہ کہ مجوسی اور ہندو کی مشابہت نہ ہو اور کھانے پینے میں کچھ جھجک نہ رہے اور ناخن کاٹنے میں یہ فائدہ کہ میل اور نجاست نہ جم رہے اور بغل کے بال دور کرنے میں یہ فائدہ کہ میل نہ رہے اور وہاں کی گندگی دور ہوتی رہے۔ ہر چند سنت یہ ہے کہ ناف کے نیچے کے بال استرے سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہے اور جس کو بال اکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہے اور بغل کے بال مونڈنا بھی درست ہے۔ اور دوسری حدیث میں پیدائشی چیزیں دس فرمائیں۔ پانچ تو یہی جو اس حدیث میں ہیں اور باقی پانچ یہ کہ اول سر پر مانگ نکالنا جس کے سر پر بال ہوں، دوسری کلی کرنا، تیسری ناک صاف کرنا، چوتھی مسواک کرنا، پانچویں پانی سے استنجا کرنا۔ کبھی حضرتؐ نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا۔

(۱۸۱) م عَائِشَةُ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَ السِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَ قَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ۔ قَالَ الرَّاوِیْ وَنَسِیْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دس چیزیں پیدائشی سنت ہیں ایک تو خوب مونچھ کترانا۔ دوسرے داڑھی چھوڑنا بقدر قبضہ۔ تیسری مسواک کرنا۔ چوتھی پانی سے ناک صاف کرنا۔ پانچویں ناخن کاٹنا۔ چھٹی انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا تاکہ میل نہ جم رہے۔ ساتویں بغل کے بال اکھاڑنا۔ آٹھویں زیر ناف کے بال مونڈنا۔ نویں پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا۔ راوی نے کہا کہ میں دسویں چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلی ہو یعنی خوب یاد نہیں لیکن قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں چیز شاید کلی کرنا مراد ہو۔

مونچھیں کتروانا اور ڈاڑھی رکھنا

(۱۸۲) م اَبُوْهُرَيْرَةَ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى۔ [1]

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوب کتراؤ مونچھوں کو اور رکھو ڈاڑھیوں کو۔

ف مونچھ کتروانا اور ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور مونچھ نہ کتروانا اور ڈاڑھی مونڈانا یا نہایت کتروانا کبیرہ گناہ ہے۔ مسلمانوں کو خدا توفیق غیرت دے۔

طاق عدد سے استنجا کرنا

(۱۸۳) ھر سَلْمَانُ لَا يَسْتَنْجِيْ اَحَدُكُمْ

مسلم میں سلمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی

---

[1] امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے (چشتی)

اس کے خلاف امام فخر الدین رازی سے مواہب لدنیہ میں منقول ہے کہ ختنے میں فائدہ یہ ہے کہ لذت مباشرت کی باعتدال ہو جاتی ہے اور اسواسطے کہ بسبب دور ہو جانے پوست کے حشفہ میں فی الجملہ سختی آجاتی ہے اور بہت نرمی نہیں رہتا جیسا کہ بسوقت پوست کے اندر رہنے اور لائق شروعیت کے وسط معتدل ہے۔

Marfat.com

بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ۔ — تم میں بدون تین پتھر یا ڈھیلے کے استنجا نہ کیا کرے۔

ف جائے ضرور کے بعد تین ڈھیلے لینا سنت ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا۔ امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی حاصل ہو تو کفایت کرتا ہے اور تین ڈھیلے لینا مستحب ہے فرض نہیں۔

قبلہ کی طرف استنجا کرنے کی ممانعت

(۱۸۴) **ق** اَبُوْاَیُّوْبَ اِذَآ اَتَیْتُمُ الْغَآئِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا بِبَوْلٍ وَّلَا بِغَآئِطٍ وَّلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا۔

بخاری اور مسلم میں ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم جائے ضرور کو جایا کرو تو قبلہ کے سامنے نہ بیٹھا کرو اور نہ اس کو پیٹھ دیا کرو، نہ پیشاب کے وقت نہ جائے ضرور کے وقت بلکہ پورب یا پچھم بیٹھا کرو۔

ف جائے ضرور اور پیشاب کے وقت قبلے کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظمؒ کے نزدیک درست نہیں نہ جنگل میں نہ آبادی میں اور امام شافعیؒ کے نزدیک جنگل میں منع ہے اور آبادی میں درست۔ چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ کی اس میں روایت بھی ہے لیکن زیادہ احتیاط امام اعظمؒ کے مذہب میں ہے اور یہ جو فرمایا کہ پورب پچھم بیٹھا کرو، یہ مدینے والوں کو فرمایا کہ ان کا قبلہ دکھن کی طرف ہے۔ ہندوستان کا قبلہ پچھم کی طرف کو ہے تو یہاں اُتر دکن بیٹھنا چاہیئے۔

(۱۸۵) **م** اَبُوْهُرَیْرَةَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى حَاجَتِهٖ فَلَا یَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا یَسْتَدْبِرْهَا۔ [1]

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی جائے ضرور کے واسطے بیٹھے تو قبلے کا سامنا نہ کرے اور نہ اس کو پیٹھ دیوے۔

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

(۱۸۶) **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَا یُمْسِكَنَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ بِیَمِیْنِهٖ وَهُوَ یَبُوْلُ وَلَا یَتَمَسَّحْ فِی الْخَلَآءِ بِیَمِیْنِهٖ وَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَآءِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے اپنا ناڑا اپنے داہنے ہاتھ سے پیشاب کرتے اور نہ داہنے ہاتھ سے پاخانے میں ڈھیلے پونچھے اور نہ سانس چھوڑے برتن میں پانی پینے کے وقت شاید ناک یا منہ سے کچھ ٹپک پڑے اور گھن آوے اور داہنا ہاتھ کھانے پینے کا ہے جائے ضرور کی جگہ اس کا لگانا مناسب نہیں۔

* * *

(۱۸۷) **ق** اَبُوْقَتَادَةَ الْحَارِثُ ابْنُ رِبْعِیٍّ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَآءِ وَاِذَا اَتَى الْخَلَآءَ فَلَا یَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِیَمِیْنِهٖ وَلَا یَتَمَسَّحْ بِیَمِیْنِهٖ۔

بخاری اور مسلم میں ابوقتادہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیئے تو دم نہ چھوڑے پانی میں اور جب پاخانے میں آوے تو نہ چھوئے اپنا ناڑا داہنے ہاتھ سے اور نہ ڈھیلے پونچھے داہنے ہاتھ سے۔

---

[1] امام مسلم نے ان دونوں حدیثوں کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔
[2] حدیث مذکور کے الفاظ بخاری کی روایت کے مطابق نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

شارع عام پر پاخانہ پھرنے کی ممانعت

(۱۸۸) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِتَّقُوا اللَّاعِنَیْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ قَالَ الَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّھِمْ۔ [1]

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو دو لعنت کرنے والے کاموں سے۔ اصحاب نے کہا کہ وہ کام لعنت کرنے والے کون ہیں؟ حضرتؐ نے فرمایا جو آدمی کہ لوگوں کی راہ میں جائے ضرور پھرے یا ان کے سایے کے مقام میں۔

ف راہ اور سایہ دار درخت کے نیچے جائے ضرور پھرنا رنج رسانی کا سبب ہے۔ اس واسطے لوگ اس پر لعنت کرتے ہیں اور بد کہتے ہیں۔

موزوں پر مسح کرنا

(۱۸۹) ق اَلْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ یَا مُغِیْرَۃُ خُذِ الْاِدَاوَۃَ۔

بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے مغیرہ اٹھالے وضو کے برتن کو۔

ف مغیرہؓ سے روایت ہے کہ میں حضرتؐ کے سفر میں ساتھ تھا۔ جب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی تو میں وضو کا برتن حضرتؐ کے ساتھ لے چلا۔ حضرتؐ نے اول جائے ضرور سے فراغت کی، شامی جبہ حضرتؐ پہنے تھے۔ آستینیں اس کی تنگ تھیں، اس میں سے ہاتھ نکال کر حضرتؐ نے وضو کیا اور میں پانی ڈالتا جاتا تھا۔ پھر حضرتؐ نے موزوں پر مسح کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت گار سے وضو کروانا درست ہے۔

(۱۹۰) ق اَلْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ دَعْھُمَا فَاِنِّیْ اَدْخَلْتُھُمَا طَاھِرَتَیْنِ یَعْنِی الْخُفَّیْنِ فَمَسَحَ عَلَیْھِمَا۔

بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ان کو رہنے دے مت اتار۔ اس واسطے کہ میں نے پاک پہنے ہیں یعنی دونوں موزوں کو، یہ حضرتؐ نے مغیرہ سے فرمایا۔

ف مغیرہؓ سے روایت ہے کہ میں سفر میں حضرتؐ کے ساتھ تھا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرے پاس پانی ہے میں نے کہا کہ ہاں۔ پھر حضرتؐ سواری سے اترے میں نے پانی ڈالا حضرت نے وضو کیا منہ اور ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا۔ حضرتؐ موزے پہنے تھے میں جھکا کہ موزے اتاروں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اتارنے کی کچھ حاجت نہیں۔ میں نے وضو کر کے ان کو پہنا تھا۔

مشکوک ہاتھ برتن میں نہ ڈالنا چاہیے

(۱۹۱) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَّنَامِہٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَھَا ثَلٰثًا فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ پانی میں جبتک اس کو تین بار نہ دھولیوے اسواسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ کہاں اس کا ہاتھ رات کو رہا یعنی پاک جگہ یا ناپاک جگہ۔

ف اکثر عرب جائے ضرور پھر کے ڈھیلے سے استنجا کر کے سو رہتے تھے اس واسطے حضرتؐ نے ہاتھ دھو کو فرمایا کہ شاید وہاں ہاتھ لگ گیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رات کو احتلام ہوا اور ہاتھ بھر جاوے غرض کہ یہ

---

[1] امام مسلمؒ نے اس حدیث کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

مستحب ہے کہ تین بار ہاتھ دھولیوے تب پانی کے اندر ڈالے۔

کتّا اگر برتن میں منہ ڈال جائے تو کیا کرنا چاہئے

(۱۹۲) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کُتا تمہارے کسی کے برتن میں پی جاوے تو چاہئے کہ سات بار اس کو دھوڈالے۔

ف امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے کہ کتّے کے جھوٹے برتن کو سات بار دھوئے تو پاک ہووے لیکن ایکبار مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے۔ اور امام اعظمؒ کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہوجاتا ہے سات بار دھونے کا اول حکم ہوا تھا کہ عرب لوگ کتوں کو ناپاک نہ جانتے تھے۔

(۱۹۳) م عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّعَفِّرُوْہُ الثَّامِنَۃَ فِی التُّرَابِ۔

مسلم میں عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب برتن میں کتا منہ ڈالے تو اس کو سات بار دھوڈالو اور آٹھویں بار خشک مٹی سے مانجو۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

(۱۹۴) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْہُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پیشاب کرے کوئی بندھے پانی میں پھر اس سے نہاوے۔

ف یعنی جو پانی بندھا ہو بہتا نہ ہو جیسے حوض اس میں پیشاب کرنا درست نہیں کہ نجس ہوجاویگا وضو اور غسل کے لائق نہ رہے گا۔

جنبی مرد اور عورت کو ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کی ممانعت

(۱۹۵) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا یَغْتَسِلْ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّائِمِ وَھُوَ جُنُبٌ۔

صح م

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہاوے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں ناپاک ہوکر۔

ف یعنی حوض چھوٹا ہوگا تو ناپاکی کے غسل سے ناپاک ہوجاوے گا۔ حنفی مذہب میں دہ در دہ حوض۔ یعنی چاروں طرف دس دس ہاتھ کا حوض مانند دریا کے ہے کہ ناپاکی گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک اس کا رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے۔ اور امام شافعیؒ کے مذہب میں قلّتین مانند دریا کے ہے جب تک رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے قلّتین دو بڑے مٹکے جس میں پانچسو رطل بغدادی پانی سماوے۔

مسجد گندی ہوجائے تو اسے دھونا چاہئے

(۱۹۶) ق اَنَسٌ اِنَّ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَیْءٍ مِنْ ھٰذِہِ الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا ھِیَ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ وَقِرَآءَۃِ الْقُرْاٰنِ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ یہ مسجدیں اس لائق نہیں کہ اس میں کچھ پیشاب اور ناپاکی ہو مسجدیں تو صرف یاد خدا اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے ہیں۔

ف ایک گنوار مسجد میں آیا، نماز کے بعد مسجد کے کونے میں پیشاب کرنے لگا۔ اصحابؓ نے اس کو للکارا حضرتؐ نے اصحابؓ کو منع کیا یعنی نادانی سے اس نے کیا۔ پھر فرمایا کہ تم آسانی کرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہو

Marfat.com

سختی کے واسطے نہیں، پھر پانی سے اس مکان کو دھلا ڈالا۔ پھر اس گنوار کو بلا کر یہ حدیث فرمائی۔ سبحان اللہ حضرتؐ کی ذات کیا رحمت تھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہئے اور مسجد میں سوائے عبادت کے اور کچھ مناسب نہیں اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ نہ جانتا ہو اس پر غصہ نہ چاہئے۔

(۱۹۷) ق اَنَسٌ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ یَعْنِی الْاَعْرَابِیَّ الَّذِیْ بَالَ فِی الْمَسْجِدِ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کاٹو اس کے پیشاب کرنے کو چھوڑ دو اس کو تا کہ پیشاب کر لیوے، مراد اس سے وہ گنوار ہے جس نے مسجد میں پیشاب کیا۔

ف ایک گنوار مسجد میں پیشاب کرنے لگا اصحابؓ نے اس کو للکارا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب تو اس نے نادانی سے پیشاب کیا اب کر لینے دو پھر حضرتؐ نے اس کو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہے یہاں نجاست نہ چاہئے پھر اس مکان کو دھلوا ڈالا۔

پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا چاہئے

(۱۹۸) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَمَا اِنَّهُمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَیُرْوٰی لَا یَسْتَنْزِهُ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقرر ان دونوں پر عذاب ہوتا ہے اور ان پر کسی مشکل کام میں عذاب نہیں ہوتا ان دو سے ایک تو چغلی کے واسطے آدرفت کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے کنارہ نہ کرتا تھا۔ اور دوسری روایت یوں ہے کہ پیشاب سے طہارت نہ کرتا تھا۔

ف حضرتؐ دو قبروں پر گذرے اور ایک ٹہنی کھجور کی چیر کے دونوں قبروں پر گاڑ دی اور فرمایا کہ جب تک یہ تر رہیں گی تو خدا کی تسبیح کریں گی اس کی برکت سے ان کے عذاب میں تخفیف ہو گی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی چغل خوری سے بچنا اور پیشاب آڑ میں کرنا یا طہارت کرنا ایسے کام نہیں جو آدمی پر مشکل ہوں۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتا ہے۔

پتھروں سے استنجا کرنا

(۱۹۹) خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَبْغِنِیْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَاْتِنِیْ بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثٍ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تلاش کر لا میرے واسطے پتھر کہ میں اس سے استنجا کروں اور نہ لانا میرے پاس ہڈی اور گوبر کو۔

ف معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے پاک کرنا پاخانے کے بعد سنت ہے اور ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہیں اور اسی طرح کوئلے سے۔

پیاسے جانور کو پانی پلانا بڑے ثواب کا کام ہے

(۲۰۰) خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ رَجُلًا رَاٰی کَلْبًا یَاْکُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے کیچڑ

Marfat.com

فَاَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهٗ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهٗ بِهٖ حَتّٰى اَرْوَاهُ شَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔ [1]

کھاتا تھا سو اس مرد نے اپنا موزہ لیکر اس میں پانی بھر کر اسکو پلایا یہانتک کہ اس کو چھکا دیا سو خدا نے اس کی محنت ٹھکانے لگائی پھر اس کو بہشت میں داخل کیا۔

دودھ پینے کے بعد کلی کرنا

(۲۰۱) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا فَاَلَهٗ حِيْنَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ اس میں چکنائی ہے یہ حضرتؐ نے فرمایا جب دودھ کو پیا تھا پھر پانی منگا کر کلی کی۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چکنی چیز کھاوے تو کلی کرنا سنت ہے۔

سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

(۲۰۲) خ اَنَسٌ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ۔

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو اس کو چاہئے کہ سو رہے یہانتک کہ جانے جو پڑھے۔

ف یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی حالت میں نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت میں آدمی کہتا ہے کچھ اور نکلتا ہے اور کچھ۔

مسجد میں پیشاب پر پانی بہانا کافی ہے

(۲۰۳) خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ دَعُوْهُ وَاَرْيِقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُّيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چھوڑ دو اور اس کو پیشاب پر چھوٹا ڈول پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا بہا دو۔ اس واسطے کہ تم تو بھیجے گئے ہو آسانی کرنے والے اور نہیں بھیجے گئے سختی کرنے والے۔

ف ایک گنوار نے حضرتؐ کی مسجد میں پیشاب کر دیا اصحابؓ نے اس کو للکارا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ پھر حضرتؐ نے اس کو بلا کر فرمایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہے یہاں پیشاب کرنا مناسب نہیں۔ معلوم ہوا کہ نادان کے قصور پر سختی کرنا نہ چاہئے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے سے دور ہو جاتی ہے۔

لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کا استعمال کرنا

(۲۰۴) ق اَبُوْ مُوْسٰى اِشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَاَبْشِرَا يَعْنِيْ مِمَّا اجْتَمَعَ مِنْ وُضُوْئِهٖ بَعْدَ مَا مَجَّ فِيْهِ قَالَهٗ لِاَبِيْ مُوْسٰى

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونوں اس پانی کو پیو اور اپنے منہ اور سینوں پر ڈالو اور خوش ہو یعنی اس پیالے کا پانی جس میں حضرتؐ نے ہاتھ دھوئے اور کلی ڈالی تھی۔ یہ حضرتؐ نے ابوموسیٰ

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "کتے کا برتن میں منہ ڈالکر پینا" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

وَبِلَالٍ۔ اور بلالؓ سے فرمایا۔

ف حضرتؐ کے لعاب سے پانی متبرک ہوگیا۔ زہے قسمت ابوموسیٰؓ اور بلالؓ کی جن کے پیٹ میں گیا۔

غسل کے احکام

جنبی لوگوں سے ملاقات کرسکتا ہے۔

(۲۰۵) **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ [1]

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

ف ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مجھ کو ایکبار نہانے کی حاجت ہوئی راہ میں حضرت ملے۔ میں اس راہ سے پلٹ کر نہا کے حضرتؐ کے پاس حاضر ہوا۔ حضرتؐ نے پوچھا کہ تو کہاں تھا۔ میں نے عرض کی کہ مجھ کو غسل کی حاجت تھی۔ بے غسل خدمت میں حاضر ہونا مجھکو برا معلوم ہوا تب حضرتؐ نے فرمایا کہ سبحان اللہ ایماندار ناپاک نہیں ہوتا یعنی نماز پڑھنا اور مسجد میں جانا البتہ بے غسل درست نہیں لیکن ملاقات درست ہے۔

عورت کا بینڈھیوں میں پانی پہنچانا

(۲۰۶) **خ** اُمُّ سَلَمَۃَ اِنَّمَا یَکْفِیْکِ اَنْ تَحْثِیْ عَلٰی رَاْسِکِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ ثُمَّ تُفِیْضِیْنَ عَلَیْکِ الْمَآءَ فَتَطْھُرِیْنَ۔

بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھ کو یہی کفایت کرتا ہے کہ تو تین چلو اپنے سر پر ڈالے پھر تمام بدن پر پانی بہاوے تو پاک ہو جاوے۔

ف مصابیح میں روایت ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت میں اپنے سر کی چوٹی بہت مضبوط باندھتی ہوں کیا میں غسل کی حالت میں چوٹی کھول ڈالا کروں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچا تو چوٹی کھولنا ضرور نہیں اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا لیکن مرد کو غسل میں جوڑا کھولنا ضروری ہے۔

جہاں کسی کے آنے کا خطرہ نہ ہو وہاں بے پردہ نہانا جائز ہے

(۲۰۷) **خ** اَبُوْھُرَیْرَۃَ بَیْنَمَآ اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا خَرَّ عَلَیْہِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَھَبٍ فَجَعَلَ اَیُّوْبُ یَحْتِیْ فِیْ ثَوْبِہٖ فَقَالَ لَہٗ رَبُّہٗ یَا اَیُّوْبُ اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُکَ عَمَّا تَرٰی قَالَ بَلٰی وَعِزَّتِکَ وَلٰکِنْ لَّا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِکَ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت میں حضرت ایوبؑ برہنہ نہاتے تھے تو ان پر سونے کی ٹڈی کا جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوبؑ بھر بھر کے اپنے کپڑے میں رکھنے لگے سو اُن سے ان کے رب نے کہا کہ اے ایوب کیا میں تجھ کو مالدار اور اس سونے سے جس کو دیکھتا ہے بے پرواہ نہیں کر چکا۔ یعنی تو محتاج نہیں کیوں اسکو سمیٹتا ہے حضرت ایوبؑ نے کہا کہ کیوں نہیں مجھ کو تیری عزت کی قسم ہے کہ مجھ کو تو مال کی کچھ پرواہ نہیں لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجھ کو بے پرواہی نہیں۔

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "جنبی کا پسینہ پاک ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ف اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہیں ہے بلکہ تیری عطا سمجھ کر لیتا ہوں کہ غلام مالک کی عنایت کی ہوئی چیز سے کسی حالت میں بے پرواہ نہیں ہو سکتا کہ اس کو سرور مالک کی مہربانی پر ہے مال پر نہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برہنہ غسل کرنا درست ہے اور مالدار کو اگر بے طمع اور بے تلاش مال ملے تو اس کو خدا کی عنایت سمجھ کر لینا توکل کے مخالف نہیں۔

تیمم کا بیان

تیمم کی کیفیت اور حنفیہ کی توجیہ۔

(۲۰۸) **ق** عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهٗ يُرْوٰى ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ فَنَفَضَ بِيَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ **قَالَهٗ** لَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھ کو تو بس یہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح۔ پھر حضرتؐ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ایکبار مارے پھر ملا بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونوں ہتیلیوں پر اور اپنے منہ پر۔ اور دوسری روایت یوں ہے کہ پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اس سے ملا اپنے منہ اور دونوں ہتیلیوں کو۔ یہ حضرتؐ نے عمارؓ سے فرمایا

ف روایت ہے عمارؓ سے کہ حضرتؐ نے مجھ کو کسی کام کو بھیجا تو مجھ کو نہانے کی حاجت ہوئی اور میں نے پانی نہ پایا تو میں زمین پر لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے یعنی یہ سمجھے کہ جیسے غسل میں پانی سب جگہ پہنچانا ضرور ہے ویسے ہی مٹی بھی ضرور ہوگی۔ عمارؓ کہتے ہیں کہ یہ قصہ میں نے حضرتؐ سے عرض کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل دونوں کا بدلا ہے جب پانی نہ ہو یا بیماری ہو۔ امام احمدؒ کے مذہب میں تیمم ایک ضربہ ہے اور یہی حدیث ان کی مضبوط دلیل ہے۔ امام اعظمؒ، امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے مذہب میں تیمم میں دو ضربیں ہیں ان کی دلیل اور حدیثیں ہیں چنانچہ طبرانی اور دار قطنی اور حاکم نے جابرؓ سے روایت کی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیمم دو ضربی ہے ایک ضربہ منہ کو اور دوسرا ضربہ ہاتھوں کو کہنیوں تک۔ اور سنن ابی داؤد میں عمارؓ سے اسی طرح کی روایت ہے۔ حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے لیکن بخاری اور مسلم میں نہیں باقی اس کی تفصیل صراط مستقیم سفر السعادت کی شرح میں مذکور ہے۔

مٹی سے تیمم کرنا

(۲۰۹) **ق** جَابِرٌ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَآئِمُ وَلَمْ

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو پانچ نعمتیں ملیں کہ مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں۔ مجھ کو فتح نصیب ہوئی دھاک سے مہینہ بھر کی راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر ہوئی یعنی ہر جگہ نماز اور تیمم درست ہے۔ سو جس مرد کو میری امت سے جہاں نماز کا وقت ملے وہاں نماز پڑھ لیوے اور حلال ہوئے

Marfat.com

تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً۔

میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھ سے پہلے کسی کو حلال نہ تھے اور مجھ کو شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا اور پیغمبر فقط اپنی قوم پر بھیجا جاتا تھا اور میں تمام عالم کے لوگوں پر بھیجا گیا۔

ف یعنی ان پانچ چیزوں سے حضرتؐ سب پیغمبروں سے افضل ہوئے۔ حضرتؐ کا رعب یہ تھا کہ بادشاہِ روم خوف کھاتا تھا اور نصاریٰ کو سوائے عبادت خانے کے اور جگہ نماز پڑھنا درست نہ تھا اور تیمم کا حکم نہ تھا امت محمدیؐ کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت میں اول حضرتؐ کے سوائے کوئی پیغمبر شفاعت نہ کر سکے گا اور ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسی کو حاصل نہیں ہوا بجز حضرتؐ کے۔

حیض (ماہواری خون) کا بیان

جنابت (ناپاکی) کی حالت میں سونا اور وضو کرنا مستحب ہے

(۲۱۰) **ق** اِبْنُ عُمَرَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَکَرَکَ ثُمَّ نَمْ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وضو کر اور اپنے آلت کو دھو ڈال پھر سو رہا کر۔

ف عمر فاروقؓ نے کہا کہ رات کو غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسوقت غسل نہ ہو سکے تو نجاست کو دھو کر وضو کر کے سو رہے تاکہ روح کو صفائی حاصل ہو جاوے۔

(۲۱۱) **م** اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَھْلَہٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّأْ۔

مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیئے کہ وضو کر لیوے۔

* * * *

ف یعنی اول ناڑا دھوئے پھر وضو کرے کہ اس وقت وضو سے قوت اور رغبت زیادہ ہوتی ہے اور بدن ہلکا ہو جاتا ہے۔

بچہ ماں باپ کی صورت پر کیوں پیدا ہوتا ہے

(۲۱۲) **م** اَنَسٌ اِنَّ مَآءَ الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَمَآءَ الْمَرْاَةِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَیِّھِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ یَکُوْنُ مِنْہُ الشَّبَہُ۔ [1]

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر منی مرد کی گاڑھی سفید ہے اور عورت کی منی پتلی زرد ہے سو ان دونوں میں سے جو غالب پڑ گئی یا جو پہلے نکلی تو اسی سبب سے مشابہت ہوتی ہے۔

ف یہودیوں نے حضرتؐ سے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی ماں کی صورت پر ہوتا ہے کبھی باپ کی۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جس کی منی غالب پڑی یا جس کی پہلے نکلی اسی کی صورت پر لڑکا ہوتا ہے۔

---

[1] امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "منی کے نکلنے سے عورت پر غسل کرنا ضروری ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

اخلاقِ نبوی کے چند نمونے

(۲۱۳) **م** ثَوْبَانُ اِنَّ اسْمِیْ مُحَمَّدٌ نِ الَّذِیْ سَمَّانِیْ بِہٖ اَھْلِیْ۔ [1]

مسلم میں ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمدؐ ہے جو میرے لوگوں نے میرا نام رکھا ہے۔

ف ثوبانؓ سے روایت ہے کہ میں حضرتؐ کے پاس کھڑا تھا یہودیوں کا ایک عالم آیا اس نے کہا السلام علیک یا محمدؐ۔ میں نے اس کو دھکیل دیا کہ بے ادبی سے نام کیوں لیتا ہے، یا رسول اللہؐ کیوں نہیں کہتا ہے، تب حضرتؐ نے یہ فرمایا کہ میرے لوگوں نے میرا یہی نام رکھا ہے۔ یعنی کیا ہوا جو اس نے میرا نام لیا۔ سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرتؐ میں۔

(۲۱۴) **م** ثَوْبَانُ لَقَدْ سَاَلَنِیْ ھٰذَا عَنِ الَّذِیْ سَاَلَنِیْ عَنْہُ وَمَا لِیْ عِلْمٌ بِشَیْءٍ مِّنْہُ حَتّٰی اَتَانِیَ اللّٰہُ بِہٖ **قَالَ** حِبْرٌ مِّنَ اَحْبَارِ الْیَھُوْدِ حِیْنَ سَاَلَہٗ حِبْرٌ مِّنْ اَحْبَارِ الْیَھُوْدِ عَنْ اَوَّلِ طَعَامِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَعَنِ الشَّبَہِ۔ [1]

مسلم میں ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ سے اس نے پوچھا جو کہ پوچھا اور حالانکہ مجھ کو اس کا کچھ بھی علم نہ تھا یہانتک کہ خدا نے مجھ کو اس کا علم دیا۔ یہ حضرتؐ نے اسوقت فرمایا جبکہ علمائے یہود سے ایک عالم نے حضرتؐ سے پوچھا کہ بھلا کھانا بہشتیوں کا کون ہوگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی ماں سے۔

یہودی علما کا بارگاہِ رسالت میں آکر صداقت نبوت کا امتحان کرنا

ف مصابیح میں روایت ہے کہ جب حضرتؐ مدینے میں آئے تو عبداللہ بن سلام نے کہ یہود میں بڑے عالم تھے حضرتؐ سے کہا کہ میں تین باتیں پوچھتا ہوں کہ ان کو سوائے پیغمبر کے کوئی نہیں جانتا بتلائیے تو کہ قیامت کی نشانیوں سے پہلی نشانی کون ہے، اور بہشتیوں کو پہلا کھانا کون ملے گا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور کبھی ماں کی صورت پر تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی آگ ہے جو لوگوں کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لی جاوے گی اور بہشتی لوگ اول کھانا مچھلی کی کلیجی کا نکلا ہوا گوشت کھاویں گے اور اگر مرد کی منی نے سبقت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی نے سبقت کی تو ماں کی صورت پر ہوتا ہے پھر عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور آپ خدا کے سچے رسول ہیں۔

(۲۱۵) **م** عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا وَھَلْ یَکُوْنُ الشَّبَہُ اِلَّا مِنْ قِبَلِ ذٰلِکَ وَاِذَا عَلَا مَاؤُھَا مَاءَ الرَّجُلِ اَشْبَہَ الرَّجُلُ اَخْوَالَہٗ وَاِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَھَا اَشْبَہَ اَعْمَامَہٗ۔ [1]

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس سے کرامت کرو مشابہت نہیں ہوتی مگر اسی کے سبب سے اور جب غالب ہوتی عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا اپنے ماموں کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر مرد کی منی غالب ہوئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ ہوتا ہے اپنے چچوں کے۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر عورت کو احتلام ہو اور منی کا پانی دیکھے تو غسل کرے حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں غسل کرے۔ حضرت عائشہؓ نے اس عورت سے کہا تیرا بھلا ہو کیا عورت

---

[1] امام مسلم نے ان تینوں حدیثوں کو عنوان "عورت اور مرد کی منی سے بچہ پیدا ہوتا ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

کو بھی احتلام ہوتا ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر عورت کی منی نہ ہوتی تو لڑکا ماموں کی صورت سے کس طرح مشابہ ہوتا۔

غسل میں سارے بدن پر تین تین بار پانی بہانا

(۲۱۶) **ق** جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَمَّا اَنَا فَاُفِیْضُ عَلٰی رَاْسِیْ ثَلٰثَ اَکُفٍّ وَقَالَ الْبُخَارِیُّ ثَلٰثًا وَّاَشَارَ بِیَدَیْہِ کِلْتَیْھِمَا قَالَہٗ حِیْنَ تَمَارَوْا فِی الْغُسْلِ عِنْدَہٗ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَمَّا اَنَا فَاِنِّیْ اَغْسِلُ رَاْسِیْ بِکَذَا وَکَذَا۔

بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تو پانی ڈالتا ہوں اپنے سر پر تین انجل اور بخاری نے کہا تین بار، اور حضرتؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا یعنی سر پر پانی ڈالنے کا۔ یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جبکہ اصحاب نے حضرتؐ کے پاس غسل میں شک اور تردد کیا سو بعض قوم نے کہا میں تو اپنے سر کو فلانی فلانی چیز سے دھوتا ہوں۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل میں تین بار پانی ڈالنا سنت ہے۔ عرب میں اکثر تغار[1] سے غسل کرتے تھے اسواسطے حضرتؐ نے انجل کو ذکر کیا۔

حیض کے بعد غسل کر کے خوشبو لگانا

(۲۱۷) **م** عَنْ عَائِشَۃَ تَاْخُذُ اِحْدٰکُنَّ مَاءَھَا وَسِدْرَتَھَا فَتَطَھَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّھُوْرَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلٰی رَاْسِھَا فَتَدْلُکُہٗ دَلْکًا شَدِیْدًا حَتّٰی تَبْلُغَ سُوْرَ رَاْسِھَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَیْھَا الْمَاءَ ثُمَّ تَاْخُذُ فِرْصَۃً مُمَسَّکَۃً فَتَطَھَّرُ بِھَا قَالَتْ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ شَکَلٍ حِیْنَ سَاَلَتْہُ عَنْ غُسْلِ الْمَحِیْضِ۔

غسلِ حیض کی کیفیت

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی عورت اپنے پانی اور بیر کی پتی کو..... ..... یعنی بیر کی پتی پانی میں جوش کر کے طہارت کرے سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہانتک کہ اپنے سر کی چوٹی پر پہنچے یعنی سر کو نیچے سے اوپر تک خوب ملے پھر ایک چیتھڑا مشک آلود لیوے اس سے پاکی حاصل کرے یعنی اندر رکھے تاکہ بدبو دفع ہو اور رحم نطفہ قبول کرے یہ حضرت نے اسما بنت شکل سے فرمایا جبکہ اس نے حیض کے غسل کی کیفیت پوچھی۔

* * *

ف بیر کی پتی کو پانی میں جوش کرنے سے یہ فائدہ ہے کہ میل خوب چھوٹ جاوے۔

(۲۱۸) **ق** عَائِشَۃُ خُذِیْ فِرْصَۃً مِّنْ مِّسْکٍ وَتُرْوِیْ مُمَسَّکَۃً فَتَطَھَّرِیْ بِھَا۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لے ٹکڑا کپڑے کا مشک سے آلودہ پھر اس سے پاکی حاصل کر۔

ف ایک عورت نے پوچھا کہ یا حضرتؐ میں حیض کے بعد کس طرح طہارت کیا کروں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ غسل کے بعد لتے[2] میں مشک لگا کر رکھ لیا کرتا کہ خون کی بدبو دفع ہو۔

---

[1] مٹی کا ناند۔ [2] جس طرح دونوں ہاتھ ملا کے دعا مانگتے ہیں اسی طرح ملے ہوئے ہاتھوں کو انجل کہتے ہیں۔ غلہ اور جنس کے لینے دینے میں بیشتر اس کا استعمال ہے۔ عوام اس کو انجلی کہتے ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

ستر عورت (جن اعضا کا شریعت میں چھپانا) ضروری ہے انکو چھپانا

(۲۱۹) م اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِرْجِعْ اِلٰى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً قَالَهٗ لَهٗ۔

مسلم میں مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا پلٹ جا اپنے کپڑے کی طرف سو اس کو لے اور نہ چلا کرو ننگے۔ یہ حضرت نے مسور سے فرمایا۔

ف مسورؓ سے روایت ہے کہ میں بھاری پتھر اٹھائے لئے جاتا تھا میرا تہمد کھل پڑا میں اس کو باندھ نہ سکا اور برہنہ اس کو لے گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ستر عورت فرض ہے۔

شروع اسلام میں بغیر انزال (بغیر منی نکلے) غسل کرنا واجب نہ تھا

(۲۲۰) م عَائِشَةُ اِنِّیْ لَاَفْعَلُ ذٰلِكَ اَنَا وَهٰذِهٖ ثُمَّ نَغْتَسِلُ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میں اور یہ یعنی عائشہؓ ایسا کرتا ہوں پھر ہم نہاتے ہیں۔

ف کسی نے حضرتؐ سے مسئلہ پوچھا اگر عورت اور مرد صحبت کریں اور انزال نہ ہو تو غسل واجب ہے یا نہیں، تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی غسل واجب ہے صحبت سے انزال ہو یا نہ ہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلے کے بیان میں حیا نہ کرے ؎

در طلب کردن حقیقت کار — از خدا شرم دار و شرم مدار

(۲۲۱) م اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّمَا الْمَآءُ هٰذَا حَدِیْثٌ مَنْسُوْخٌ۔

مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پاکی تو صرف پانی نکلنے سے ہے۔ یہ حدیث منسوخ ہے۔

ف یعنی جب منی نکلی تو پانی سے غسل واجب ہو جاتا ہے اس حدیث کا حکم منسوخ ہے چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہے منی نکلے یا نہ نکلے۔

(۲۲۲) م اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ الْوُضُوْءُ قَالَهٗ لِعِتْبَانِ بْنِ مَالِكٍ وَّهُوَ حَدِیْثٌ مَّنْسُوْخٌ۔

مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب عورت سے صحبت کرنے میں تو جلدی اور شتابی میں ڈالا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجھ پر نہیں اور وضو تجھ کو لازم ہے۔ یہ حضرتؐ نے عتبان بن مالکؓ سے فرمایا اور یہ حدیث منسوخ ہے۔

ف حضرت ایک بار عتبان بن مالکؓ کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت کرتے تھے حضرتؐ کی خبر سن کر جلدی سے بدون فراغت ہوئے حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی۔ اول اسلام میں یہی حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تھا۔ پھر یہ حکم منسوخ ہوا، اب صرف صحبت بے انزال سے بھی غسل واجب ہے۔

(۲۲۳) م عَائِشَةُ اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔ لہ

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مرد بیٹھا عورت کے چوشاخے میں اور لگا ختنہ عورت کے ختنے میں تو غسل واجب ہو گیا عورت پر۔

لہ مسلم شریف میں یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

ف عورت کا چوشاخا یعنی دو پنڈلیاں اور دورانیں یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہے منی نکلے یا نہ نکلے۔ اول حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تھا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا۔

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنا

(۲۲۴) **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ وَعَائِشَۃَ تَوَضَّؤُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وضو کرو آگ کی پکی چیز سے۔

ف یہ حدیث منسوخ ہے اول یہی حکم تھا اب اس پر حکم نہیں اس واسطے کہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے بکری کا پختہ گوشت کھایا اور پہلے وضو سے نماز پڑھی بعد کھانے کے وضو نہ کیا۔

جبتک وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہو محض شک سے وضو نہیں ٹوٹتا

(۲۲۵) **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ فِیْ بَطْنِہٖ شَیْئًا فَاَشْکَلَ عَلَیْہِ اَخَرَجَ مِنْہُ شَیْءٌ اَمْ لَا فَلَا یَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ میں کچھ گڑگڑاہٹ پاوے سو اس کو شبہ پڑے کہ اس کے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہیں تو مسجد سے نہ نکلے یہانتک کہ آواز سنے یا بدبو پاوے۔

ف یعنی جب قرا قر سے وضو ٹوٹنے کا شبہ پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد سے باہر نہ نکلے اور جب حدث کی آواز سنے اور بدبو پائے تو اس صورت میں وضو گیا غرضکہ شبہ سے وضو نہیں جاتا یقین سے جاتا ہے۔

مردہ جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے

(۲۲۶) **م** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِذَا دُبِغَ الْاِھَابُ فَقَدْ طَھُرَ۔

مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جب صاف ہو گیا چمڑا مصالحہ وغیرہ سے تو پاک ہوا۔

ف یہی مذہب ہے امام اعظمؒ کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف کرنے سے پاک ہو جاتے ہیں سوائے آدمی اور خوک کے، آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعی کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسی طرح پاک نہیں ہوتا۔

(۲۲۷) **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ ھَلَّا اَخَذْتُمْ اِھَابَھَا فَدَبَغْتُمُوْہُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِہٖ یَعْنِیْ شَاۃً لِمَیْمُوْنَۃَ مَیْتَۃً۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم نے اس کی کھال کیوں نہ لی سو اس کو تم پاک صاف کرتے پھر اسکو اپنے کام میں لاتے یعنی حضرت میمونہؓ کی مردہ بکری۔

ف حضرت میمونہؓ کی بکری مرگئی اس کو گھوڑے پر ڈال دیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے جانور کی کھال صاف کرنے کے بعد کام روائی کے لائق ہے موت سے کھال حرام نہیں ہوتی۔

مردہ جانور کا کھانا حرام ہے

(۲۲۸) **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا حُرِّمَ مِنَ الْمَیْتَۃِ اَکْلُھَا۔ [1]

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مردے کا تو صرف کھانا ہی حرام ہے۔

[1] امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ف حضرتؐ نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ پھینک دی ہے فرمایا کہ اس کی کھال کیوں نہ کھینچ لی، اور مصالحہ سے کیوں نہ پاک کرلی کہ تمہارے کام آتی۔ لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہے۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے کا کھانا البتہ حرام ہے، کھال لینا تو منع نہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت اور بال اور روئیں اور پر بٹھا لینا درست ہے۔

کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا ضروری نہیں

(۲۲۹) **م** اِبْنُ عَبَّاسٍؓ لِمَ اَلِلصَّلٰوۃِ وَ یُرْوٰی لِمَ اُصَلِّیْ فَاَتَوَضَّأُ وَیُرْوٰی اُرِیْدُ اَنْ اُصَلِّیَ فَاَتَوَضَّأُ۔ **قَالَہٗ** حِیْنَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَآءِ فَاُتِیَ بِطَعَامٍ فَقِیْلَ اَلَا تَتَوَضَّأُ۔

مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیوں وضو کروں کیا نماز کے واسطے۔ اور ایک روایت یوں ہے کسواسطے کیا مجھ کو نماز پڑھنا ہے جو وضو کروں۔ اور دوسری روایت یوں ہے کہ کیا میں نماز کا ارادہ کرتا ہوں جو وضو کروں یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جبکہ آپؐ پاخانے سے نکلے تو آپؐ کے آگے کھانا رکھا گیا سو لوگوں نے کہا کہ آپ وضو نہیں کرتے۔

ف پورا قصہ یوں ہے کہ پھر حضرتؐ نے کھایا اور ہاتھ میں پانی نہ لگایا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے واجب ہے کھانے کے واسطے واجب نہیں۔ ہرچند کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہے لیکن حضرتؐ نے اس واسطے ہاتھ نہ دھوئے تاکہ لوگوں کو معلوم ہوجاوے کہ اگر ہاتھ پاک ہوں تو دھونا واجب نہیں۔

پاخانے جانے کے وقت کی دعا

(۲۳۰) **ق** اَنَسٌؓ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ **کَانَ یَقُوْلُہٗ** اِذَا دَخَلَ الْخَلَآءَ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں دیو بھوت اور بھتنیوں کے شر سے۔ یہ دعا حضرتؐ پاخانے میں داخل ہوتے ہوئے فرماتے۔

ف پاخانے میں خدا کا نام مذکور نہیں ہوتا سو اسواسطے شیطان وہاں رہتے ہیں اس سبب سے حضرتؐ نے یہ دعا کی۔

حائضہ عورت مسجد میں سے بغیر داخل ہوئے ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز اٹھا سکتی ہے

(۲۳۱) **م** عَائِشَۃُؓ اِنَّ حَیْضَتَکِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِکِ **قَالَہٗ** لَھَا۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں لگا ہے یہ حضرتؐ نے عائشہؓ سے فرمایا

ف ایک بار حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ مجھ کو چٹائی کی جانماز لادے مسجد سے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مجھ کو حیض کی حالت ہے یعنی اس حالت میں مسجد کے اندر کیونکر جاؤں۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی قدم مسجد سے باہر رکھ ہاتھ بڑھا کر جانماز اٹھالے۔

(۲۳۲) **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَؓ یَا عَائِشَۃُ نَاوِلِیْنِی الثَّوْبَ وَیُرْوَی الْخُمْرَۃَ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ مجھکو کپڑا اڑھادے اور دوسری روایت میں کہ جانماز

لہ امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "ناپاکی کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز ہے" میں ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

فَقَالَتْ اِنِّیْ حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَیْضَتَكِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِكِ۔

اٹھادے یو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مجھ کو حیض کے دن ہیں تو حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو تیرے ہاتھ میں نہیں۔

ف یعنی حائضہ عورت کو چیز چھونا درست ہے اس واسطے کہ اس کے ہاتھ میں تو نجاست نہیں لگی۔

(۲۳۳) **م** عَائِشَةُ نَاوِلِیْنِی الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ لَهَا۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چٹائی لادے مسجد سے۔

ف گھر میں ایک مکان تھا وہاں عورتیں نماز پڑھتی تھیں اس کو مسجد فرمایا۔ اس حدیث میں حضرت کی مسجد مراد نہیں اس واسطے کہ حضرت عائشہؓ اس وقت حائض تھیں اور حائض کو مسجد میں جانا درست نہیں اور یا یہ مطلب کہ حائض عورت ہاتھ بڑھا کے مسجد سے اگر کوئی چیز اٹھا لیوے تو درست ہے، حائضہ کو مسجد کے اندر جانا منع ہے۔

اذان کا بیان

اذان سننے والا وہی الفاظ کہے جو موذن کہتا ہے اور پھر حضورؐ پر درود بھیجے

(۲۳۴) **م** عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ عَلَیْهِ الشَّفَاعَةُ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے کی آواز سنو تو کہتے جاؤ جس طرح مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو، اس واسطے کہ جو میرے اوپر ایک بار درود پڑھے گا خدا اس کے سبب سے دس بار اس پر رحمت کریگا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو البتہ وسیلہ بہشت میں ایک بڑے عمدہ مقام کا نام ہے۔ نہیں لائق ہے وہ مقام مگر ایک بندے کے واسطے خدا کے بندوں سے اور امیدوار ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا یعنی وہ عالی مقام مجھ ہی کو ملے گا سو جو شخص خدا سے میرے واسطے وہ وسیلہ مانگا کرے گا یعنی اذان کے بعد، اس پر میری شفاعت ضرور ہوگی۔

درود کی فضیلت اور حضورؐ کی فضیلت تمام عالم پر۔

ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان کے اول حضرتؐ پر درود پڑھے پھر وہ دعا پڑھے جس میں وسیلے کا ذکر ہے تاکہ حضرتؐ کی شفاعت اس کے گناہ بخشادے اور درود کی بڑی فضیلت اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ جو حضرت پر ایک بار درود پڑھے اس پر دس بار خدا رحمت کرتا ہے اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبروں سے ہمارے حضرتؐ افضل ہیں اس واسطے کہ وہ عالی مقام یعنی وسیلہ سوائے حضرتؐ کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملے گا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی عَبْدِكَ وَسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

(۲۳۵) **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ۔

بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم اذان سنا کرو تو کہا کرو جیسا موذن کہتا ہے۔

Marfat.com

ف مگر دوسری حدیث میں ہے کہ بجائے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔

(۲۳۶) **م** عُمَرُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ. ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

مسلم میں عمر فاروق رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم میں سے جواب میں کہے اللہ اکبر اللہ اکبر، پھر موذن کہے اشہدان لا الہ الا اللہ تو سننے والا کہے اشہدان لا الہ الا اللہ، پھر موذن جب کہے اشہدان محمدا رسول اللہ تو سننے والا کہے اشہدان محمدا رسول اللہ۔ پھر جب موذن کہے حی علی الصلوۃ تو سننے والا کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب موذن کہے حی علی الفلاح تو سننے والا کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ پھر جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر۔ پھر جب موذن کہے لا الہ الا اللہ تو سننے والا کہے لا الہ الا اللہ۔ اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت میں جاوے۔

ف اس حدیث میں حضرتؐ نے اذان کا جواب دینا سکھایا اور سچے دل سے جواب دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا۔ جب مسلمان اذان سنے تو سب کاروبار چھوڑ کر اذان کا جواب دیوے تاکہ بہشت کی بشارت میں داخل ہو۔ اکثر علماء کے نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہے اور اگر ایک مکان میں کئی اذانوں کی آواز آتی ہو تو اپنے محلے کی مسجد کی اذان کا جواب دیوے، باقی کا جواب دینا واجب نہیں اور اگر قرآن پڑھتا ہو تو چپ رہے جواب اذان کا دیگر پڑھے۔

(۲۳۷) سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ۔

اذان کے بعد کی دعا کا ثواب

مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو موذن سے اذان سن کر یوں کہے کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور محمدؐ اللہ کا بندہ ہے اور اس کا رسول، میں راضی ہوں اللہ کی مالکی اور محمدؐ کی پیغمبری سے اور مسلمانی کے دین سے تو اس کے گناہ بخشے جاویں گے۔

اذان کی فضیلت اور اذان سن کر شیطان کا بھاگنا

(۲۳۸) **م** اَنَسٌ اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اذان دینے والے قیامت کے دن سب لوگوں سے گردن بلند ہوں گے۔

ف بلند گردن ہوں گے یعنی رحمتِ الٰہی کے زیادہ تر امیدوار ہوں گے اسواسطے کہ منتظر اور امیدوار اپنی

Marfat.com

مراد کے واسطے گردن بڑھائے تاکا کرتا ہے۔ یا یہ مطلب کہ قیامت میں پسینہ لوگوں کے لبوں تک پہنچے گا لیکن اذان دینے والوں کو بسبب گردن بلندی کے کچھ رنج نہ ہوگا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہوں گے یعنی سب لوگوں میں باعزت اور نمودار ہوں گے۔

(۲۳۹) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ وَلَہٗ حُصَاصٌ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب موذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے گوز کرتا ہوا۔

ف یعنی اذان کی آواز سے شیطان پر ایسا صدمہ ہوتا ہے کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بھاگتا ہے اسی واسطے حضرتؐ نے اور حدیث میں فرمایا ہے کہ جب کسی کو جنگل میں شیطان اور بھوت سنا ویں یا نظر پڑیں تو اسوقت اذان پکار کے کہے تاکہ بھاگ جاویں اور یہ مجرب عمل ہے۔

(۲۴۰) م جَابِرٌ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوۃِ ذَھَبَ حَتّٰی یَکُوْنَ مَکَانَ الرَّوْحَآءِ

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سنتا ہے تو وہاں سے بھاگ جاتا ہے جتنی دور روحا ہے۔

ف روحا ایک مکان ہے مدینے سے چھتیس کوس۔

نماز میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا

(۲۴۱) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَھِیَ خِدَاجٌ ھِیَ خِدَاجٌ ھِیَ خِدَاجٌ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑھے جس میں الحمد کی سورت نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہے وہ ناقص ہے وہ ناقص ہے۔

ف جب ابوہریرہؓ نے یہ حدیث روایت کی تو کسی نے کہا کہ اگر ہم امام کے پیچھے ہوں تو الحمد کس طرح پڑھیں تو کہا اپنے دل میں پڑھ لیا کرو میں نے حضرتؐ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے بیچ آدھا آدھا بانٹا ہے سو جب بندہ کہتا ہے کہ "الحمد للہ رب العالمین" تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری خوبیاں بیان کیں اور جب کہتا ہے کہ "الرحمن الرحیم" تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہے "مالک یوم الدین" تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہے کہ "ایاک نعبد وایاک نستعین" تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے واسطے ہے اور بندے کے واسطے بھی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے۔ پھر جب کہتا ہے "اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین" تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ بات صرف بندے ہی کے واسطے ہے اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے۔

نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے

ف امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ الحمد پڑھنا نماز میں فرض ہے اسی حدیث کی دلیل سے امام اعظمؒ کی طرف سے یہ جواب ہے کہ اگر الحمد پڑھنا فرض ہوتا تو الحمد کے چھوڑنے سے نماز بالکل باطل ہو جاتی ناقص کہلا کر اس کے ترک سے ناقص ہونا یہ دلیل ہے واجب ہونے کی۔

(۲۴۲) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا صَلٰوۃَ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

Marfat.com

الَّا بِقِرَآءَةٍ۔ نہیں ہوتی بدون قرآن پڑھے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز میں فرض ہے۔

(۲۴۳) **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا۔ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا خدا اس پر دس بار رحمت کریگا۔

ف درود پڑھنے کا ثواب بیحساب ہے اور حدیث میں حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کی مصیبتوں میں جب لوگ گرفتار ہوں گے تو میں اول ان کو بچاؤں گا جو مجھ پر بہت درود پڑھا کئے۔

(۲۴۴) **ق** عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔ بخاری اور مسلم میں عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں نماز اس کی جس نے الحمد کی سورت نہ پڑھی۔

ف امام شافعیؒ کے مذہب میں بدون الحمد پڑھے نماز نہیں ہوتی۔ یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔ اور امام اعظمؒ کے نزدیک نماز بے الحمد کامل نہیں ہوتی۔

نماز جلدی پڑھنے کی ممانعت

نماز میں تعدیل ارکان ضروری ہے

(۲۴۵) **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ۔ [1] بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پلٹ جا پھر نماز پڑھ اس واسطے کہ تیری نماز نہیں ہوئی۔

ف حضرتؐ مسجد میں تھے ایک شخص نماز پڑھ کے چلا حضرتؐ کو سلام کیا۔ حضرتؐ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تو اپنی نماز پھر پڑھ تیری نماز نہیں ہوئی، اس شخص نے پھر جلدی جلدی نماز پڑھی اور سلام کر کے چلا۔ حضرتؐ نے فرمایا پھر نماز پڑھ تیری نماز نہیں ہوئی۔ اسی طرح تین بار اس نے نماز پڑھی پھر اُس نے کہا خدا کی قسم مجھ کو اس سے زیادہ بہتر نہیں پڑھ آتی۔ تب حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کے واسطے کھڑا ہو کر تو اللہ اکبر کہا کر پھر پڑھا کر جو کچھ کہ تجھ کو قرآن سے یاد ہو پھر رکوع کیا کر آرام اور تسکین سے، پھر سر اٹھایا کر یہانتک کہ خوب سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کیا کر اطمینان سے پھر سر اٹھایا کر اطمینان سے پھر بیٹھا کر پھر اسی طرح ہر رکعت میں کیا کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان نماز میں واجب ہے نہایت جلدی کرنے سے یا نماز باطل ہوتی ہے یا مکروہ۔

حدیثِ قدسی

(۲۴۶) **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ۔ [1] مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو بانٹا اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھوں آدھ اور میرے بندے کے لئے ہے جو مانگے۔

ف پوری روایت یوں ہے کہ جب بندہ الحمد للہ رب العلمین کہتا ہے خدا فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب الرحمن الرحیم کہتا ہے خدا فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری ثنا اور صفت کی اور جب مالک یوم الدین کہتا ہے خدا فرماتا ہے میرے بندے نے میری بڑائی کی اور جب ایاک نعبد

[1] ان دونوں حدیثوں کو امام مسلمؒ نے عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

وایاک نستعین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے یعنی عبادت خدا کو اور بندہ کا فائدہ بندہ کو اور جب اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتا ہے خدا فرماتا ہے یہ میرے بندے کے واسطے ہے یعنی سورۂ فاتحہ میں دو مطلب ہیں ایک حمد و ثنا، دوسرے دعا، تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہے اور دُعا بندے کے واسطے ہے سو اسی واسطے فرمایا کہ نماز سورۂ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھوں آدھ ہے۔

حوض کوثر کا ذکر

(۲۴۷) م اَنَسٌ نَزَلَتْ عَلَیَّ اٰنِفًا سُوْرَۃٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ہ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ہ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ہ ثُمَّ قَالَ تَدْرُوْنَ مَا الْکَوْثَرُ فَقُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ نَھْرٌ وَّعَدَنِیْہِ رَبِّیْ عَلَیْہِ خَیْرٌ کَثِیْرٌ ھُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَیْہِ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اٰنِیَتُہٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ فَیُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْھُمْ فَاَقُوْلُ رَبِّ اِنَّہٗ مِنْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ مَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ بَعْدَکَ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ابھی مجھ پر ایک سورت اتری پھر حضرتؐ نے انا اعطینا کی سورت پڑھی یعنی اے محمدؐ ہم نے تجھ کو کوثر دیا تو نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی کر، مقرر تیرا دشمن بے نام و نشان ہے پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے؟ سو ہم نے کہا کہ خدا اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوثر نہر ہے کہ میرے رب نے اس کا مجھ سے وعدہ کیا ہے اس پر بہت خیر ہے۔ کوثر حوض ہے جس پر میری امت گذرے گی اس کے برتن جتنے آسمان کے تارے تو ایک بندہ میری امت کا حوض سے روکا جاویگا تو میں کہونگا اے میرے رب یہ تو میری امت سے ہے تو حکم ہوگا کہ تو نہیں جانتا کہ تیرے بعد اس نے کیا نئی راہ نکالی یعنی مرتد ہو گیا۔

ف عرب کے چند گروہ حضرتؐ کے بعد مرتد ہو گئے، صدیق اکبرؓ نے ان کو مارا وے لوگ حوض کوثر سے بے نصیب ہیں۔

نماز میں تشہد کا پڑھنا

(۲۴۸) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا قَعَدَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَقُلِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں بیٹھے تو التحیات پڑھے یعنی سب زبان کی عبادتیں جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتیں جیسے نماز اور حج وغیرہ اور مال کی عبادتیں جیسے زکوۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے واسطے ہیں۔ سلام تجھ کو اے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہے ہم کو اور سب خدا کے نیک بندوں پر، گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندہ ہے خدا کا اور اس کا رسول ہے۔

Marfat.com

ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم نماز میں بیٹھ کر کہا کرتے تھے خدا کو سلام، جبرئیلؑ کو سلام، میکائیلؑ کو فلانے اور فلانے کو سلام۔ تب حضرتؐ نے ہم کو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تم نے کہا کہ خدا کے نیک بندوں پر سلام ہے تو جتنے خدا کے بندے آسمان اور زمین میں ہیں خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سب کو تمہارا سلام پہنچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا کچھ ضرور نہیں، نماز میں التحیات پڑھنا امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک واجب ہے اور امام مالکؒ کے مذہب میں سنت ہے۔

تشہد کے بعد درود پڑھنا

(۲۴۹) **ق** اَبُوْحُمَیْدِ نِ السَّاعِدِیُّ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

بخاری اور مسلم میں ابوحمیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ درود کو یوں کہا کرو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمدؐ پر اور اس کی بیبیوں پر اور اس کی اولاد پر جیسے تو نے مہر کی ابراہیمؑ پر اور برکت کر محمدؐ پر اور اس کی بیبیوں پر اور اس کی اولاد پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیمؑ پر، بیشک تو سب خوبیوں سراہا بڑائی والا ہے۔

نماز میں آمین کہنا

(۲۵۰) **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَآ اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلَآئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نماز میں امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہیں اس واسطے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق پڑ جاویگا تو اس کے اگلے گناہ بخشے جاویں گے۔

ف آمین کے معنی یہ ہیں کہ دعا ہماری قبول کر یعنی جس طرح فرشتے خدا کی رحمت پر بھروسہ کر کے حضور دل سے آمین کہتے ہیں ویسے تم بھی آمین کہو کہ جب تمہارا اور ان کا آمین کہنا موافق پڑے گا گناہوں کی مغفرت ہوگی۔

(۲۵۱) **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَقَالَتِ الْمَلَآئِکَۃُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس وقت کسی نے آمین کہی اور فرشتوں نے آسمان میں آمین کہی پھر موافق پڑ گئی ایک آمین دوسری سے تو اس آمین کہنے والے کے پچھلے گناہ معاف ہو جاویں گے۔

ف یعنی جب ایک ہی وقت میں آدمی اور فرشتے نے آمین کہی تو مغفرت ہوتی ہے۔

(۲۵۲) **خ** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلَآئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔ [1]

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین۔ کہے تو تم آمین کہو اس واسطے کہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق پڑ جاویگا اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاویں گے۔

[1] مسلم شریف میں امام کے بجائے لفظ قاری مروی ہے۔

Marfat.com

امام نماز میں سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو مقتدیوں کو ربنا لک الحمد کہنا چاہیئے

(۲۵۳) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلَائِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تم کہو اللھم ربنا لک الحمد اس واسطے کہ جس کا قول فرشتوں کے قول سے موافق پڑا تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاویں گے۔

ف امام اعظمؒ اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا یہی مذہب ہے کہ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد کہیں۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونوں قول کو امام بھی جمع کرے اور مقتدی بھی جمع کریں لیکن اس حدیث سے اول مذہب قوی معلوم ہوتا ہے۔

مقتدی کو امام کی اقتدا کرنا ضروری ہے

(۲۵۴) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَیْہِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہے کہ اسکی پیروی کیجئے سو امام کے خلاف نکرو یعنی جو امام کرے سو مقتدی بھی کریں۔

ف اس میں اختلاف ہے کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑھاوے تو مقتدی کیا کریں۔ امام احمدؒ کے نزدیک بموجب اس حدیث کے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ بیٹھکر نماز پڑھیں اور امام مالکؒ کے نزدیک بیٹھکر نماز میں امامت کرنا درست نہیں اور امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں چنانچہ حضرتؐ نے آخر عمر میں بیٹھ کر امامت کی اور اصحابؓ نے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کی تو حضرتؐ کے پچھلے فعل سے یہ حدیث قولی منسوخ ہوئی۔

(۲۵۵) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْٓا اٰمِیْنَ وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ امام سے آگے جلدی نہ کیا کرو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہا کرو اور جب ولا الضالین کہے تب تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہا کرو اللھم ربنا لک الحمد۔

ف حاصل یہ کہ امام کی اطاعت واجب ہے۔ جب امام تکبیر اور رکوع اور سجدہ پہلے کر لیوے تب تم کیا کرو امام پر سبقت درست نہیں۔

(۲۵۶) م جَابِرٌ اِنْ کِدْتُمْ لَتَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ یَقُوْمُوْنَ عَلٰی مُلُوْکِھِمْ وَھُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا ائْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِکُمْ اِنْ صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ حال یوں تھا کہ تم ابھی قریب تھے کہ فارسیوں اور رومیوں کا سا کام کرتے وے لوگ اپنے بادشاہوں پاس کھڑے رہتے ہیں اور ان کے بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں سو ایسا نہ کیا کرو تابعداری

[1] امام مسلمؒ نے حدیث مذکور کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

قِيَامًا وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا فَاَلَهٗ حِيْنَ صَلّٰى قَاعِدًا وَّالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ فَقَعَدُوْا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ۔

کیا کرو اپنے اماموں کی۔ اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو۔ یہ حضرتؐ نے فرمایا جبکہ بیماری کے سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور اصحاب پیچھے کھڑے تھے۔ پھر حضرتؐ نے ان کو بیٹھ جانے کا اشارہ کیا تو بیٹھ گئے جب حضرتؐ نے سلام پھیرا تو یہ حدیث فرمائی

ف بعضوں کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے اور اکثر اماموں کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے، اس واسطے کہ حضرتؐ نے مرض الموت میں بیٹھ کر امامت کی اور اصحابؓ نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی، معلوم ہوا کہ نماز میں اشارہ کرنا نماز کو نہیں توڑتا اور معلوم ہوا کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے ہونا جیسا کہ معمول ہے درست نہیں لیکن محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور بے ادب لوگوں کے ہٹانے کے واسطے درست ہے۔

حضورؐ کی زندگی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا امامت فرمانا

(۲۵۷) **ق** عَائِشَةُ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُّصَلِّ بِالنَّاسِ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ کہو ابوبکرؓ سے کہ لوگوں کو نماز پڑھاوے۔

ف حضرتؐ نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی اور پانچ دن اُن سے امامت کروائی چنانچہ اس کا مفصل قصہ دوسرے باب میں ہے جو عہدہ حضرتؐ کو خاص تھا یعنی امامت کا سو اپنی حیات میں ابوبکر صدیقؓ کو دیا اس میں صاف اشارہ ہے خلافت کا گویا حضرتؐ نے ان کو اپنا ولیعہد کیا۔

(۲۵۸) **ق** عَائِشَةُ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاَلَهٗ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تم یوسف کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو یعنی کیوں خلاف نمائی کرتی ہو کہو ابوبکر سے کہ لوگوں کو خود امام ہو کر نماز پڑھاوے یہ حضرتؐ نے اس بیماری میں فرمایا جس میں انتقال ہوا

ف بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کہو ابی بکرؓ سے لوگوں کو نماز پڑھاوے میں نے کہا کہ ابوبکرؓ نرم دل مرد ہے اگر حضرتؐ کے مقام پر نماز پڑھانے کو کھڑا ہوگا رونے لگے گا قرآن کی آواز لوگ نہ سنیں گے، عمرؓ کو فرمائیے کہ نماز پڑھاوے حضرتؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو نماز لوگوں کو پڑھاوے۔ پھر میں نے حفصہؓ سے کہا کہ تم حضرتؐ سے کہو حفصہؓ نے حضرتؐ سے یہی کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ حضرتؐ کی حیات میں پانچ دن صدیق اکبرؓ نے امامت سے نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبرؓ کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرتؐ کا خاص تھا یعنی نماز کی امامت کا سو اپنی زندگی میں صدیق اکبرؓ کو دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی میں کسی کو تخت اور چتر شاہی دیوے تو یہ علامت ہے کہ بادشاہ نے اسکو ولیعہد کیا

اگر امام نماز میں بھول جائے تو مرد کو سبحان اللہ کہکر خبردار کرنا چاہئے

(۲۵۹) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلتَّصْفِيْحُ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

[1] امام مسلم نے عنوان مذکور کی دونوں حدیثوں کو عنوان "امام بحالت عذر کسی اور کو امام بنا سکتا ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ۔

دستک عورتوں کو چاہئے اور سبحان اللہ کہنا مردوں کو چاہئے

ف یعنی اگر امام نماز میں چوکے تو عورت دستک دیکر اس کو خبردار کردے اور مرد سبحان اللہ کہہ کے۔

(۲۶۰) **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَالِيْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ وَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ۔

بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا مجھ کو کیا ہے کہ میں نے تم کو دیکھا کہ تم نے بہت تالی بجائی جس کو نماز میں کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جس میں امام کو خبردار کرنا پڑے چاہئے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہے اس واسطے کہ جب اس نے سبحان اللہ کہا تو اس کی طرف التفات کیا جاوے گا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہوجاویگا۔ حضرتؐ نے فرمایا اور تالی مارنا تو عورتوں کے واسطے چاہئے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو سبحان اللہ نہ کہے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر مارے اس واسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر مرد کو بدخیال آتا ہے۔

حضورؐ کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتدا کرنا۔

ف صحیح بخاری میں روایت ہے کہ حضرتؐ ایک قوم میں صلح کرنے کو گئے تھے، نماز کا وقت آیا لوگوں نے ابی بکرؓ کو امام بنا کر نماز شروع کی پھر حضرتؐ تشریف لائے اور اصحاب نماز میں تھے تو حضرتؐ بھی صف میں نماز کی نیت کر کے کھڑے ہوئے اصحاب نے دستک دی تاکہ صدیقؓ حضرتؐ کے آنے سے خبردار ہوجاؤ اور صدیقؓ کی یہ عادت تھی کہ نماز میں کسی طرف نہ دیکھتے تھے۔ جب بہت لوگوں نے تالیاں بجائیں، تو صدیق نے نظر کی دیکھا کہ حضرتؐ صف میں کھڑے ہیں۔ حضرتؐ نے اشارہ کیا صدیق اکبرؓ سے کہ وہیں ٹھہرے رہو اور امامت کئے جاؤ، پھر صدیق اکبرؓ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر شکر خدا ادا کیا کہ حضرتؐ نے مجھ کو امامت کرنے کو فرمایا پھر پیچھے ہٹے یہاں تک کہ صف میں برابر ہوگئے اور حضرتؐ نے آگے بڑھ کے امامت کی پھر حضرتؐ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اے ابی بکرؓ میرے حکم کے بعد تو کیوں نہ وہاں قائم رہا۔ صدیق اکبرؓ نے کہا کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو یہ لیاقت نہیں کہ رسول اللہؐ کے آگے امام بنے پھر حضرتؐ نے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے صدیق اکبرؓ کی نہایت عمدہ فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرتؐ نے ان کو اپنی امامت کرنے کا حکم دیا بلکہ اول صدیقؓ کے پیچھے نماز کی نیت بھی کر چکے تھے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون کمال ہوگا جسکو تمام عالم کا امام اپنا امام بنائے۔

نماز نہایت عاجزی سے ادا کرنا چاہئے

(۲۶۱) **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا فُلَانُ اَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ اَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلّٰى كَيْفَ يُصَلِّيْ فَاِنَّمَا يُصَلِّيْ لِنَفْسِهٖ اِنِّيْ لَاَبْصُرُ مِنْ وَّرَاءِيْ كَمَا اَبْصُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ[1] فلانے تو کیوں نہیں اپنی نماز خوبی سے پڑھتا کیوں نہیں دیکھتا نمازی جب نماز پڑھتا ہے سو وہ اپنے بھلے کے واسطے پڑھتا ہے۔ مقرر میں دیکھتا ہوں اپنے پیچھے سے جیسا اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

[1] امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "اگر امام کے آنے میں دیر ہو تو مقتدی کسی اور کو امام بنالیں" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ف ایک شخص حضرتؐ کے پیچھے صف میں نماز پڑھتا تھا اور اِدھر اُدھر دیکھتا جاتا تھا جب حضرتؐ نماز پڑھ چکے تو پھر کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب حضور دل سے چاہیئے اِدھر اُدھر دیکھنا اپنے مالک کے روبرو کمال بے ادبی ہے اور یہ معجزہ حضرتؐ کا تھا کہ جیسا سامنے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پشت سے۔

(۲۶۲) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ ھَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ ھٰھُنَا وَاللّٰہِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ رُکُوْعُکُمْ وَلَا خُشُوْعُکُمْ وَاِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا سامنا ادھر ہی ہے خدا کی قسم مجھ پر تمہارا رکوع اور خشوع چھپا نہیں رہتا اور مقرر میں تم کو دیکھتا ہوں اپنے پس پشت سے۔

ف جماعت میں بعضے نومسلم ادب سے نماز نہ پڑھتے رکوع اور سجود اور صف میں برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی تاکہ اس حرکت سے باز رہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ جیسے سامنے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پشت سے۔ یہ معجزہ تھا حضرتؐ کا۔

امام سے پہلے رکوع سجدہ میں جانا جائز نہیں

(۲۶۳) م اَنَسٌ اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ اِمَامُکُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِیَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ اَمَامِیْ وَمِنْ خَلْفِیْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ رَاَیْتُمْ مَا رَاَیْتُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا قَالُوْا وَمَا رَاَیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے لوگو میں تمہارا امام ہوں مجھ سے آگے رکوع نہ کیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پھیرنا۔ اس واسطے کہ میں دیکھتا ہوں اپنے آگے سے اور پیچھے سے۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قابو میں محمدؐ کی جان ہے کہ اگر تم دیکھتے جو میں نے دیکھا تو تھوڑا ہنستے اور بہت سا روتے اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہؐ آپ نے کیا دیکھا حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا۔

ف معلوم ہوا کہ مقتدی کو اطاعت امام کی واجب ہے، رکوع اور سجود اور قیام اور قعود میں امام سے سبقت حرام ہے۔ جب اول امام رکوع سجود کر لیوے تو مقتدی کریں۔ پھر ہنسنے کی برائی بیان کی کہ اس کا سبب غفلت ہے اور رونے کی تعریف کی کہ اس کا سبب بیداری اور علم ہے۔

(۲۶۴) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَمَا یَخْشٰی اَحَدُکُمْ[1] اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰہُ رَاْسَہٗ رَاْسَ حِمَارٍ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰہُ صُوْرَتَہٗ صُوْرَۃَ حِمَارٍ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم میں کوئی نہیں ڈرتا جبکہ امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے کہ خدا اس کے سر کو گدھے کے سر سے بدل ڈالے یا خدا اس کی صورت کو گدھے کی صورت کر ڈالے۔

ف یعنی جو سجدے سے اپنے امام کے قبل سر اٹھاوے وہ نادان ہے حقیقت میں گدھا ہے اور ظاہر میں آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت نہیں کرتا یا یہ مطلب کہ ایسے مرد کی سزا آخرت میں ایسی ہوگی۔ خلاصہ مطلب یہ کہ مقتدی جلدی نہ کرے اس پر امام کی اطاعت واجب ہے۔

[1] صحیح مسلم میں احدکم کا لفظ نہیں ہے۔

Marfat.com

نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھنا چاہیئے۔

(۲۶۵) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَیَنْتَھِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَّفْعِھِمْ اَبْصَارَھُمْ عِنْدَ الدُّعَآءِ فِی الصَّلٰوۃِ اِلَی السَّمَآءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُھُمْ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا مقرر باز رہیں لوگ اپنی آنکھ اٹھانے سے نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نہیں تو ان کی نظریں چھین لی جاویں گی۔

ف نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف آنکھ اٹھانا درست نہیں اس واسطے کہ حق تعالیٰ مکان سے پاک ہے۔

نماز میں ہاتھوں کا ہلانا جلانا درست نہیں

(۲۶۶) م جَابِرُ بْنُ سَمُرَۃَ مَالِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَآ اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اِسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَرَاٰنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ عِزِیْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ کَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّھَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّھَا قَالَ یُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰی وَیَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ

مسلم میں جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا ہے مجھ کو کہ میں تم کو ہاتھ اٹھائے دیکھتا ہوں تمہارے ہاتھ گویا چنچل گھوڑوں کی دم ہیں یعنی جیسے چنچل گھوڑوں کی دمیں نہیں ٹھہرتیں ویسے تمہارے ہاتھ نہیں ٹھہرتے۔ ٹھہرے رہا کرو نماز میں یعنی ہلا جلا نہ کرو پھر حضرتؐ دیر کے بعد ہمارے پاس ہو کر نکلے تو ہم کو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کئے بیٹھے ہیں سو فرمایا کہ کیا ہے مجھ کو کہ تم کو جدا جدا تتر بتر دیکھتا ہوں۔ پھر دیر کے بعد ہمارے پاس ہو کر نکلے اور فرمایا کہ تم کیوں نہیں صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہیں اپنے رب کے نزدیک تو ہم نے کہا یا رسولؐ اللہ فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا پورا کر لیتے ہیں پہلے صفوں کو اور صف کے اندر آپس میں بھر جاتے ہیں یعنی ملے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں کچھ صف کے درمیان فرق نہیں چھوڑتے۔

ف سنن ابی داؤد میں جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ جب اصحابؓ حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو داہنے بائیں ایک دوسرے کو ہاتھ اٹھا کر سلام کرتا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور سلام کے واسطے ہاتھ اٹھانا نماز کے اندر منع کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکاتِ نماز کے سوائے کوئی جنبش نماز میں درست نہیں اور صفوں کا پورا کرنا مستحب ہے جب تک اول صف نہ بھر جائے دوسری صف نہ چاہیئے اور جب تک دوسری صف نہ بھر جاوے تیسری صف نہ چاہیئے اسی طرح اور صفوں میں لحاظ رکھنا ضرور ہے۔

(۲۶۷) خ جَابِرُ بْنُ سَمُرَۃَ عَلٰی مَا تُوْمِئُوْنَ بِاَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَآ اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ وَاِنَّمَا یَکْفِیْ اَحَدَکُمْ اَنْ یَّضَعَ یَدَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ ثُمَّ یُسَلِّمُ عَلٰی اَخِیْہِ مَنْ عَلٰی یَمِیْنِہٖ وَشِمَالِہٖ۔

مسلم میں جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کس پر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھوں سے گویا کہ تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑوں کی دمیں ہیں یعنی جیسے شریر گھوڑا ہر دم اپنی دم ادھر ادھر ہلاتا ہے ویسے ہی تم ہلاتے ہو اور آدمی کو تو اتنا کفایت کرتا ہے کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھے رہے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرے جو اسکے داہنے اور بائیں پر ہوں۔

Marfat.com

ف نماز کے اخیر میں بعضے لوگ ہاتھ اٹھا کر داہنے بائیں کے لوگوں کو سلام کرتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور نماز میں سلام کے وقت ہاتھ اٹھانا منع کیا۔

نماز میں صفیں برابر رکھنے کا حکم

(۲۶۸) **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّآ اَنْ یَّسْتَھِمُوْا عَلَیْہِ لَاسْتَھَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّھْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْآ اِلَیْہِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَۃِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ جانیں جتنا ثواب کہ اذان دینے اور جماعت کی اول صف میں ہے پھر جھگڑا فیصل ہونے کا کوئی طریق نہ پاویں سوائے قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالیں۔ اور اگر جانیں کہ کیا ثواب ہے ظہر کی اول وقت نماز پڑھنے میں تو جماعت کے واسطے مسجد میں حاضر ہونے کی نہایت جلدی کریں اور اگر جانیں کہ کتنا ثواب ہے عشا اور فجر کی جماعت کا تو آویں گھسٹتے۔

ف یعنی اگر اذان اور اول صف کا ثواب معلوم ہو جاوے تو لوگوں میں جھگڑا پڑے ہر ایک شخص یہی چاہے کہ میں ہی اذان دوں اور میں ہی صف اول میں داخل ہوں پھر یہ جانیں کہ یہ جھگڑا بدون قرعہ کے نہ فیصل ہوگا تو ضرور قرعہ ڈالیں جس کا نام نکلے وہ اذان کہے اور صف اول میں داخل ہو، اور اگر جماعت فجر اور عشا کا ثواب معلوم ہوا اور مسجد میں بسبب ضعف اور ناتوانی کے پاؤں سے نہ آسکیں تو لڑکوں کی طرح گھسٹتے ہوئے آویں۔ حدیث میں اذان اور صف اول اور ظہر کے اول وقت اور حضور جماعت فجر اور عشا کی فضیلت کا بیان ہے لیکن دوسری حدیث میں آیا ہے کہ گرمی میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت مستحب ہے، تاکہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو اور جماعت پوری ہو۔

(۲۶۹) **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَقِیْمُوا الصَّفَّ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ اِقَامَۃَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوۃِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سیدھا کرو صف کو نماز میں اس واسطے کہ سیدھا کرنا صف کا نماز کی خوبصورتی ہے۔

ف راستی صف کی یہ کہ برابر لوگ کھڑے ہوں اور درمیان میں فرق نہ ہو۔

(۲۷۰) **ق** اَنَسٌ سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَۃَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوۃِ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صفوں کو اس واسطے کہ صفوں کو برابر کرنا نماز کا کمال ہے۔

(۲۷۱) **م** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ وَاِیَّاکُمْ وَھَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ۔

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا چاہیے کہ تم میں سے عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے قریب ہوا کریں پھر ان کے بعد وے لوگ ہوا کریں جو ان سے میل رکھتے ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے میل رکھتے ہوں اور تم بچو بازاروں کی بک بک سے۔ یعنی مسجد اور جماعت میں بازار کی طرح شور اور ہجوم کرو۔

عالموں کو امام کے قریب کھڑا ہونا چاہیے۔

Marfat.com

ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کا دستور تھا کہ جماعت کے وقت ہمارے مونڈھوں کو ملاتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر ہو جاؤ اور قیام میں مختلف نہ ہو، نہیں تو تمہارے دلوں میں اختلاف پڑ جاویگا پھر حضرت یہ حدیث فرماتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب اہل علم اور عقل کھڑے ہوں تاکہ مسائل کو سیکھیں اور اگر امام کو سہو واقع ہو تو اس کو خبردار کریں اور علماء کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف میں کھڑے ہوں۔ ابوبکر صدیقؓ کا دستور تھا کہ نماز میں حضرتؐ کے پیچھے برابر کھڑے ہوتے تھے اس جگہ دوسرا شخص نہیں کھڑا ہوتا تھا۔

(۲۷۲) **ق** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ۔

بخاری اور مسلم میں نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفوں کو نہیں تو خدا پھوٹ ڈال دیگا تمہارے دلوں میں۔

ف یعنی جماعت کی صف برابر نہ ہونے کا یہ اثر ہے کہ آپس میں اختلاف پڑ جاویگا اور تکرار ہوگی تو رنج ہوگا۔

رکوع اور سجدے میں عورتوں کو مردوں کے بعد سر اٹھانا چاہیئے

(۲۷۳) **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں پہلی صف بہتر ہے اور بری صف پچھلی صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں بہتر پچھلی صف ہے اور بری پہلی صف ہے۔

ف حضرتؐ کے وقت میں مرد اور عورتیں جماعت کی نماز میں شریک ہوتے تھے۔ اول مردوں کی صفیں ہوتی تھیں بعد اس کے عورتوں کی۔ سو فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں اول صف بہتر اس واسطے کہ وے جلدی حاضر ہوئے امام سے قریب عورتوں سے نہایت دور رہے اور پچھلی صف کو برا فرمایا اس واسطے کہ وہ دیر کرکے نماز میں آئے، امام سے دور پڑے عورتوں سے قریب ہوئے حالانکہ مرد عورت کے متصل ہونے میں فساد کا خوف ہے اور عورتوں کی صفوں میں پہلی صف کو برا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی اس واسطے کہ پہلی صف مردوں سے قریب ہے اس میں کمال پردہ پوشی نہیں اور پچھلی صف مردوں سے دور ہے اس میں پردہ پوشی نہایت ہے معلوم ہوا کہ عورت مرد کو نظر روکنا لازم ہے ان کا ایک مقام پر متصل ہونا نہ چاہیئے۔

عورت کو خوشبو لگا کر باہر نکلنے کی ممانعت

(۲۷۴) **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بُخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ۔ [1]

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائے ہووے ہمارے ساتھ اخیر عشا کی نماز میں نہ حاضر ہو۔

ف حضرتؐ نے اس واسطے منع کیا کہ تاریکی کے وقت میں خوشبو سونگھ کے جوان مردوں کو بدخیال نہ آوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات میں عورت کا نکلنا درست نہیں۔

---

[1] امام مسلمؒ نے حدیث مذکور کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

(۲۷۵) م زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ الثَّقَفِيَّةُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ فَلَا تَمَسَّنَّ طِيْبًا۔ [1]

مسلم میں زینبؓ عبداللہ بن مسعودؓ کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم عورتوں میں سے کوئی عشا کی نماز کو آوے تو خوشبو نہ لگاوے۔

ف خوشبو عورت کو اس واسطے منع کی کہ جماعت میں کسی کو برا خیال نہ آوے۔

اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو عورتیں جماعت میں شریک ہو سکتی ہیں

(۲۷۶) ق اِبْنُ عُمَرَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَآءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ منع کرو خدا کی باندیوں کو خدا کی مسجدوں سے۔

ف یعنی اگر عورتیں مسجد میں نماز کے واسطے جاویں تو منع نہ کرو۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اگر حضرتؐ دیکھتے جو عورتوں نے خلاف شرع وضع نکالی ہے تو مسجدوں میں ان کا جانا منع کرتے۔ اسی واسطے مجتہدوں نے کہا ہے کہ حضرتؐ کے زمانے میں عورت کا مسجد میں جانا درست تھا اور اب زمانے میں فساد بہت ہے اب درست نہیں۔

امام کو لمبی قرأت نہ کرنی چاہئے

(۲۷۷) م عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاخْفِفْ بِهِمِ الصَّلٰوةَ۔

مسلم میں عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو نماز میں امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز ان کے ساتھ پڑھ۔

ف سب اماموں کا یہی مذہب ہے کہ امام کو لازم ہے کہ بہت لمبا نہ کرے زیادہ دیر نہ لگائے اس واسطے کہ مقتدی بیمار اور ضعیف بھی ہوتے ہیں ان کو تکلیف ہوگی۔ جماعت کم ہوا کرے گی لیکن ایسی جلدی بھی درست نہیں کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص ہوں اور رکوع سجدہ پورا نہ ہو اور اگر قوم کے چند گنے لوگ ہیں اور وہ طول نماز سے راضی ہیں تو نماز کو طول کرنا اس صورت میں درست ہے۔

(۲۷۸) ق اَنَسٌ اِنِّيْ لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلٰوتِيْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَآئِهٖ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لمبی نماز پڑھوں پھر سنتا ہوں لڑکوں کا رونا تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں اس سبب سے کہ میں جانتا ہوں اس کی ماں کے شدت اوجاع اور قلق کو اس کے رونے کے سبب سے۔

ف حضرتؐ کے وقت میں عورتیں بھی جماعت کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں اور عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہے ان کا رونا ان پر نہایت شاق ہے تو اس واسطے حضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تھے کہ مبادا عورتیں طول نماز سے اپنے لڑکوں کا رونا سن کر بیقرار ہو کے کہیں نماز نہ توڑ دیں یا جماعت کا آنا نہ چھوڑ دیں۔

[1] امام مسلمؒ نے اس حدیث کو مابعد کے بعد کے عنوان میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہے، بڈھے اور لڑکے اور بیماروں کا ضرور خیال رکھے، اتنی لمبی نماز نہ پڑھے کہ ان کو تکلیف ہو۔

رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا پڑھنا چاہیے

(۲۷۹) م اَبُوْ سَعِیْدٍ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ کَانَ یَقُوْلُہٗ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ۔

نصب بحذف ندا کا۔

مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اے ہمارے رب تیرے ہی واسطے تعریف ہے آسمانوں اور زمین کے برابر بعد اس کے جو چیز تیری خواہش میں ہو اس کے برابر بڑائی اور تعریف کے لائق جو بندے نے کہا تیری تعریف میں سو اس کا تو لائق تر ہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں، الٰہی کوئی روکنے والا نہیں تیری دی ہوئی چیز کو اور کوئی دینے والا نہیں تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے مالدار کو اس کا نصیبہ اور مال کچھ فائدہ نہیں کرتا یعنی بدون عبادت اور عاجزی کے مالداری قیامت کو کچھ کام نہ آویگی، یہ حضرت فرماتے تھے جب رکوع سے سر اٹھا کر کھڑے ہوتے تھے۔

ف یہ دعا حنفی مذہب میں نفل نمازیں پڑھے فرض میں نہیں۔

رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے کی ممانعت

(۲۸۰) م اِبْنُ عَبَّاسٍ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ یَرَاھَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَہٗ اَلَا وَاِنِّیْ نُھِیْتُ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَاکِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّکُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِیْہِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَھِدُوْا فِی الدُّعَآءِ فَقَمِنٌ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَکُمْ۔ ؎

مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے لوگو البتہ پیغمبری کی خوش خبریوں سے اب کچھ باقی نہیں رہا سوائے ٹھیک خواب کے کہ اس کو مسلمان دیکھے یا اس کے واسطے کوئی اور مسلمان دیکھے اور مجھ کو منع ہوا کہ میں قرآن پڑھوں رکوع کرتے یا سجدہ کرتے سو رکوع میں تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان ربی العظیم کہو اور سجدے میں بدل دعا میں کوشش کرو کہ سزاوار ہے سجدے میں تمہاری دعا قبول ہونا

ف یہ حدیث حضرتؐ نے انتقال کے قریب حجرے کا پردہ اٹھا کر فرمائی یعنی جو علم غیب کہ بواسطے نبوت کے تم کو حاصل ہوتا تھا سو اس کا دروازہ بند ہو چکا کیونکہ میرا انتقال ہوتا ہے میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہاں مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونے کا ٹھیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہے قیامت تک خواہ مسلمان آپ دیکھے یا اس کے واسطے کوئی اور دیکھے پھر رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنا منع فرمایا اور سجدے کو دعا کے قبول ہونے کا مقام بتلایا اس واسطے کہ خاک پر سر رکھنا عاجزی کا کمال رتبہ ہے۔ رحمتِ الٰہی جوش ہی مارا چاہیے۔

؎ امام مسلمؒ نے حدیثِ مذکور کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھنا چاہیئے

(۲۸۱) م عَلِیٌّ وَعَائِشَۃُ اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔

مسلم میں علی مرتضیٰؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کے سبب تیرے غصے سے اور تیری بخشش کے سبب تیرے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں تجھ سے یعنی تیرے قہر سے، میں تیری ثنا اور تعریف کو گھیر نہیں سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ذات کی خود تعریف کی۔

ف مصابیح میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضرتؐ کو بستر پر نہ پایا سو میں تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ حضرتؐ کے تلووں پر پڑا اور حضرتؐ سجدے میں یہ دعا کرتے تھے۔

(۲۸۲) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا خواہ پہلا خواہ پچھلا خواہ کھلا خواہ چھپا۔

ف مصابیح میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ اس دعا کو سجدے میں پڑھتے تھے۔

(۲۸۳) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَقْرَبُ مَا یَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَآءَ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بندہ نہایت نزدیک تر ہوتا ہے سجدے کی حالت میں سو سجدے میں بہت دعا کیا کرو۔

ف سجدے میں کمال رتبہ تعظیم کا ہے اور بندے کی نہایت عاجزی ہے کہ اس نے اپنے اشرف الاعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے رکھا اس سبب سے اس کو اس حالت میں نہایت قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے اور کمال رحمتِ الٰہی اس پر متوجہ ہوتی ہے تو ایسے وقت میں دعا مانگنا غنیمت جانے۔

سجدہ کی فضیلت اور اس کی ترغیب

(۲۸۴) م ثَوْبَانُ عَلَیْكَ بِكَثْرَۃِ السُّجُوْدِ فَاِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰهِ سَجْدَۃً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِھَا دَرَجَۃً وَحَطَّ عَنْكَ بِھَا خَطِیْئَۃً قَالَ لَهٗ۔

مسلم میں ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدوں کی کثرت اس واسطے کہ کبھی تو ایسا سجدہ نہ کرے گا کہ خدا اس کے سبب سے تیرا درجہ نہ بلند کرے اور اس کے سبب سے تیرا گناہ نہ گھٹاوے یہ حضرتؐ نے ثوبانؓ سے فرمایا

ف ثوبانؓ حضرتؐ کے چیلے تھے انھوں نے حضرتؐ سے پوچھا کہ یا حضرتؐ مجھ کو وہ کام بتلایئے جو مجھ کو بہشت میں لیجاوے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

اعضائے سجدہ کا ذکر اور نماز میں کپڑے اور بالوں کو سمیٹنے وغیرہ کی ممانعت

(۲۸۵) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْھَۃِ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو حکم ہوا ہے سجدہ کرنے کا سات ہڈیوں پر

Marfat.com

وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ۔ [1]

مٹھی پر اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کے سرے پر اور یہ حکم ہوا ہے کہ نماز میں کپڑے اور بالوں کو نہ سمیٹوں۔

ف نماز میں بالوں کو جوڑا باندھنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا مکروہ ہے۔

(۲۸۶) م اَلْعَبَّاسُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ اَرْاٰبٍ وَجْهُهٗ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔ [2]

مسلم میں حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سجدہ کرتا ہے بندہ تو اس کے ساتھ بدن کے سات عضو سجدہ کرتے ہیں اس کا منہ اور اس کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں اس کے گھٹنے اور دونوں اس کے قدم۔

ف منہ سجدہ کرتا ہے یعنی ماتھا اور ناک۔

(۲۸۷) م اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ يَعْنِي الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَرَاْسُهٗ مَعْقُوْصٌ۔

مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنی جو اپنے سر کے بالوں کا جوڑا باندھکر نماز پڑھے جیسے مثل اس آدمی کی جو مشکیں بندھا نماز پڑھے۔

ف بالوں کو جوڑا باندھکر نماز پڑھنا مرد کو مکروہ ہے بلکہ کھلا رہنے دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کریں۔

سجدہ میں ہتھیلیاں زمین پر رکھنا چاہئے کہنیاں نہیں

(۲۸۸) م اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ۔

مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھ زمین پر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اور اونچا رکھ اپنی دونوں کہنیوں کو۔

ف یعنی سجدے میں کہنیاں زمین پر رکھنا کتے اور لومڑی کی طرح مکروہ ہے۔

(۲۸۹) ق اَنَسٌ اِعْتَدِلُوْا فِيْ سُجُوْدِكُمْ وَلَا يَبْسُطَنَّ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ۔ [3]

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ درست اور ٹھیک ہو جایا کرو اپنے سجدے میں اور تم میں سے کوئی اپنے دونوں ہاتھوں کو نہ بچھایا کرے کتے کی طرح۔

ف سجدے میں کہنیوں کو زمین سے اور پیٹ کو رانوں سے ملانا مکروہ ہے علیحدہ رکھے۔

میدان میں نماز پڑھنے کے لئے سترہ (آڑ) کرنا چاہئے۔

(۲۹۰) م طَلْحَةُ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَّرَّ وَرَآءَ ذٰلِكَ۔

مسلم میں طلحہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہئے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نہ کرے کہ اسکی اس طرف سے کون گذر گیا۔

ف یعنی اگر میدان میں نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر بے دغدغہ نماز پڑھے جو چاہے آمد رفت کرے۔

---

[1] مسلم کی روایت میں اشار بیدہ علی انفہ کا اور اضافہ ہے۔
[2] یہ حدیث مطبوعہ نسخہ میں نہیں۔
[3] مسلم شریف میں لا یبسط کا لفظ ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

(۲۹۱) م اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَيُقِيْ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قطع کرتے ہیں نماز کو کتا اور عورت اور گدھا اور بچاتی ہے اس سے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر۔

ف یعنی اگر نماز کے سامنے کتا اور عورت اور گدھا آجاوے تو نماز جاتی رہتی ہے اور اگر ہاتھ بھر لکڑی کھڑی ہو تو ان کے آگے آنے سے نماز میں کچھ خلل نہیں پڑتا۔ علماء کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے اس واسطے کہ اور حدیث میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نماز پڑھتے تھے اور میں حضرتؐ کے آگے چارپائی پر لیٹی رہتی تھی تو معلوم ہوا کہ عورت کے آگے ہونے سے نماز نہیں جاتی۔

(۲۹۲) م اَبُوْذَرٍّ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَاِنَّهٗ يَسْتُرُهٗ اِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ۔

مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہو تو اس کی آڑ ہو جاتی ہے جب اس کے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو اور اگر اس کے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو اس کی نماز توڑتا ہے گدھا اور عورت اور کالا کتا۔

ف جب دیوار کی آڑ نہ ہو تو نمازی اپنے سامنے ایک ہاتھ کے برابر لمبی لکڑی اور انگلی برابر موٹی لکڑی کھڑی کرے پھر اگر کوئی اس کے آگے سے نکل جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیوں کو بھی کفایت کرتی ہے اور سب اماموں کے نزدیک گدھے اور سیاہ کتے اور عورت کے سامنے آنے سے نماز نہیں جاتی لیکن امام احمدؒ کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے نماز ٹوٹتی ہے۔ سب علماء کے نزدیک ابوسعیدؓ کی حدیث دلیل ہے کہ نماز کسی چیز سے نہیں جاتی اور بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں حضرتؐ کے سامنے سویا کرتی تھی اور حضرتؐ نماز پڑھا کرتے تھے۔

نمازی کے آگے سے گذرنے کی ممانعت

(۲۹۳) ق اَبُوْ جُهَيْمٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں ابوجہیمؓ سے روایت ہے جن کا نام عبداللہ بن حارث ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے کا چلنے والا جانتا کہ اس پر کتنا عذاب ہوگا تو مقرر اس کو وہاں کا کھڑا ہو رہنا چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اس کے آگے چلنے سے بہتر معلوم ہوتا۔

ف اس حدیث میں راوی نے صاف روایت نہیں کی کہ چالیس برس حضرتؐ نے فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاویؒ نے جو بڑے محدث ہیں کہا ہے کہ چالیس برس مراد ہیں مہینے یا دن مراد نہیں واللہ اعلم۔ نمازی کے آگے چلنا اس وقت میں گناہ ہے جب اس کے آگے کچھ آڑ نہ ہو، اور اگر آڑ ہو تو درست ہے گناہ نہیں۔

[1] امام مسلمؒ نے دونوں حدیثوں (۲۹۳ و ۲۹۴) کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

کالا کتّا شیطان ہے

(۲۹۴) م اَبُوْذَرٍّ اَلْکَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ۔

مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہے یعنی موذی ہے۔

ف کالے کتے کو اس واسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بدذات ہوتا ہے اور شکاری نہیں ہوتا تعلیم نہیں قبول کرتا اور اکثر سویا کرتا ہے اسی واسطے اس کا قتل کرنا درست ہے۔

اگر ایک ہی کپڑے میں بدن چھپ جائے تو نماز پڑھ سکتا ہے

(۲۹۵) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَوَلِکُلِّکُمْ ثَوْبَانِ قَالَہٗ لِسَائِلٍ سَاَلَہٗ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں یہ حضرتؐ نے اس شخص سے کہا جس نے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کو پوچھا۔

ف یعنی اگر ایک کپڑے میں نماز درست نہ ہو تو عرب میں اکثر لوگوں کی نماز نہ ہو کیونکہ تم عرب لوگوں میں ہر ایک کے پاس تو دو کپڑے نہیں ہوتے۔

ایک کپڑے میں نماز پڑھتے وقت اس کا کچھ حصہ کندھے پر ڈال لینا چاہیئے

(۲۹۶) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْہِ۔

بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کو چاہیئے کہ دونوں کھونٹ جدا جدا کرے یعنی اگر لمبا کپڑا ہے تو ایک کھونٹ سے ستر چھپا دے دوسرے کھونٹ کو مونڈھوں پر ڈالے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو اس سے ستر ہی چھپاوے اور نماز پڑھ لے۔

(۲۹۷) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا یُصَلِّیْ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقِہٖ مِنْہُ شَیْءٌ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی تم میں نماز نہ پڑھا کرے ایک کپڑے میں اس طرح کہ کندھے پر اس کپڑے سے کچھ بھی نہ ہو۔

ف کھلے کندھے نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ بے تعظیمی ہے نماز کی اگر لمبا کپڑا ہو تو آدھے کا لنگ باندھے اور آدھے سے کندھے چھپاوے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو ناچاری ہے صرف لنگ باندھ کے نماز پڑھ لے۔ معلوم ہوا کہ جس کے پاس اور بھی کپڑا ہو تو صرف پائجامے سے نماز پڑھنا کندھے کھول کر مکروہ ہے۔

کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو کیسے نماز پڑھے

(۲۹۸) ق جَابِرٌ اِذَا کَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْہِ وَاِذَا کَانَ ضَیِّقًا فَاشْدُدْ عَلٰی حَقْوَیْکَ قَالَہٗ لَہٗ۔[1]

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کپڑا لمبا چوڑا ہو تو اس کے دونوں کھونٹوں کو جدا جدا باندھ یعنی آدھا کندھوں پر ڈال اور آدھے سے شرمگاہ چھپا اور اگر کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمر ہی باندھ یعنی شرمگاہ چھپانا مقدم ہے۔ یہ حضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا۔

[1] روایت مذکورہ کے الفاظ بخاری کی روایت کے مطابق نہیں۔

Marfat.com

صلیب اور تصویر بنے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے

(۲۹۹) خ اَنَسٌ اَمِیْطِیْ عَنَّا قِرَامَكِ فَاِنَّهٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِیْرُهٗ تَعْرِضُ فِیْ صَلَاتِیْ۔

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دور کر اپنے نقش دار پردے کو ہمارے آگے سے اسواسطے کہ اس کی تصویریں ہمیشہ میرے سامنے آیا کرتی ہیں نماز میں۔

ف حضرت عائشہؓ نے رنگین پردہ جس میں تصویریں تھیں گھر میں لٹکایا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

نماز پڑھتے وقت دائیں طرف نہ تھوکنا چاہیئے

(۳۰۰) ق اَبُوْهُرَیْرَةَ وَاَبُوْسَعِیْدٍ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَا تَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْیُسْرٰی۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھکھار کے تھوکے تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے اور چاہیئے کہ اپنے بائیں طرف بائیں پاؤں کے تلے تھوکے۔

ف ایکبار حضرتؐ نے مسجد میں قبلے کی دیوار کی طرف تھوک لگا دیکھا ٹھیکری سے اس کو چھڑا ڈالا اور یہ حدیث فرمائی۔ نماز میں قبلے کی طرف تھوکنا اسواسطے منع ہوا کہ نمازی خدا سے عرض معروض کرتا ہے اور داہنی طرف فرشتہ ہے حضرتؐ کے وقت مسجد میں فرش نہ ہوتا تھا اس واسطے قدم کے نیچے تھوکنے کو فرمایا اسوقت میں اگر نماز پڑھے تھوک آوے تو کپڑے میں لے لیوے چنانچہ اور روایت میں کپڑے کا ذکر بھی آیا۔

مسجد میں تھوکنے کا کفارہ

(۳۰۱) ق اَنَسٌ اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اسکو مٹی سے دبا دینا اس گناہ کا اُتارنا ہے

ف اور اگر مسجد سنگین ہو یا اس میں گچ لگی ہو تو تھوک کو پونچھ ڈالنا چاہیئے۔

قبر کو سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت

(۳۰۲) ق عَائِشَةُ اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِیْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا فِیْهِ تِیْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَعْنِیْ كَنِیْسَةً بِالْحَبَشَةِ كَانَ یُقَالُ لَهَا مَارِیَةُ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ وے لوگ جب ان میں کوئی نیکبخت آدمی مرتا تھا تو اس کی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اس مسجد میں یہ تصویریں بناتے تھے وے خدا کے نزدیک قیامت میں بدترین خلق ہیں۔ یہ ملک حبش کے نصاریٰ کو فرمایا ان لوگوں نے وہاں ماریہ نام عبادت خانہ بنایا تھا۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرتؐ کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی نے حبش کے عبادت خانے کی تعریف کی یعنی اگر حکم ہو تو حضرتؐ کی قبر پر ویسا ہی بنا دے۔ تب حضرتؐ نے تکیے سے سر اٹھا کر یہ حدیث فرمائی یعنی وے برا کرتے ہیں تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا۔

Marfat.com

مشرکین کی قبریں کھود کر مسجد بنانا درست ہے

(۳۰۳) ق اَنَسٌ یَا بَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ ھٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰہِ نَطْلُبُ ثَمَنَہٗ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھ سے مول کرو قیمت لو بنی نجار نے کہا قسم خدا کی ہم اس کی قیمت نہیں چاہتے ہیں مگر خدا سے یعنی ہم حضرتؐ کو بدون قیمت نذر کرتے ہیں اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہیں۔

ف جب حضرت مدینے میں آئے تو مسجد نہ تھی جہاں نماز کا وقت آتا وہاں نماز پڑھ لیتے تھے سو اب جس جگہ حضرتؐ کی مسجد ہے وہاں کھجور کا باغ تھا انصاریوں کی ملکیت کا حضرتؐ نے مول لینے کے ارادے پر ان سے یہ حدیث فرمائی، اُن جاں نثاروں نے بلا قیمت نذر کیا۔ وہاں کافروں کی قبریں تھیں حضرتؐ نے ان کی ہڈیاں کھدوا کر مسجد بنائی۔

جب مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز پڑھے

صح ق (۳۰۴) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں جاوے تو دو رکعتیں پڑھ بیٹھنے سے پہلے۔

ف اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہے۔ سنت یہی ہے کہ اول تحیۃ المسجد پڑھے تب مسجد میں بیٹھے۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو لوگوں کی عادت ہے کہ اول اندر بیٹھ لیتے ہیں خصوصاً جمعے کے دن، پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہیں سو بیجا ہے۔

امام برحق کی اطاعت ضروری ہے

(۳۰۵) خ اَبُوْسَعِیْدٍ وَیْحَ عَمَّارٍ یَدْعُوْھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیَدْعُوْنَہٗ اِلَی النَّارِ۔ [1]

بخاری میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ افسوس ہے عمار پر وہ تو ان کو بہشت کی طرف بلاویگا اور وے لوگ اس کو دوزخ کی طرف بلاویں گے۔

ف جب علی مرتضیٰؓ اور معاویہؓ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے معلوم ہوا کہ امام برحق کی اطاعت دخول جنت کا سبب ہے اور بغاوت اور نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہے۔

حضورؐ کا حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کی وجہ سے شیطان کو چھوڑ دینا

(۳۰۶) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ [2] اِنَّ عِفْرِیْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَیَّ الْبَارِحَۃَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ صَلٰوتِیْ فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ فَاَخَذْتُہٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَہٗ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنوں میں سے ایک راکس رات کو میرے آگے گھس پڑا میری نماز توڑ دینے کو، سو خدا نے اس کو میرے قابو میں کر دیا پھر میں نے اس کو پکڑ لیا سو میں نے چاہا کہ مسجد کے کھنبوں سے

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "مسجد کی تعمیر میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹانا" میں ذکر کیا ہے۔
[2] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "قیدی اور قرضدار کا مسجد میں باندھنا" میں ذکر کیا ہے

Marfat.com

عَلٰی سَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِیِ الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْہِ کُلُّکُمْ فَذَکَرْتُ دَعْوَۃَ اَخِیْ سُلَیْمَانَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّہٗ خَاسِئًا۔

کسی کھنبے میں باندھ دوں تاکہ تم سب لوگ اس کو دیکھو پھر مجھکو یاد پڑگئی اپنے سلیمان بھائی کی دعا، وہ یہ دعا تھی کہ اے میرے رب میری مغفرت کراور دے مجھ کو ایسی بادشاہی کہ میرے بعد پھر کسی کو ویسی نہ ملے حضرتؐ نے فرمایا پھر میں نے اس کو دھکیل دیا دھتکار کے۔

ف جن اور دیو حضرت سلیمانؑ کے قابو میں تھے اور انھوں نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسی کو نہ ملے اس واسطے حضرتؐ نے اس شیطان کو چھوڑ دیا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہیں ہوسکتا۔ اس واسطے کہ اس مردود کی اتنی جرأت ہے کہ حضرتؐ کے ساتھ بے ادبی کو تیار ہوا تھا، اللہ بچاوے تو اس سے بچے، آدمی بیچارے کی کیا طاقت ہے۔

مسجد میں تقریر کرتے وقت ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالکر کسی بات کو سمجھانا درست ہے

(۳۰۷) خ اِبْنُ عُمَرَ اَوْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو کَیْفَ اَنْتَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو اِذَا بَقِیْتَ فِیْ حُثَالَۃٍ مِّنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُھُوْدُھُمْ وَاَمَانَاتُھُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا ھٰکَذَا وَشَبَّکَ اَصَابِعَہٗ قَالَ فَکَیْفَ اَصْنَعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تَاْخُذُ مَا تَعْرِفُ وَتَدَعُ مَا تُنْکِرُ وَتُقْبِلُ عَلٰی خَاصَّتِکَ وَتَدَعُ عُھُمْ وَعَوَامَّھُمْ۔ [1]

بخاری میں عبداللہ بن عمر یا عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عبداللہ بن عمرو تو کیا کریگا جبکہ تو باقی رہ جاویگا کوڑا ناقص لوگوں میں جن کے عہد و پیمان اور امانت اڑ یاں بگڑ جاویں گی اور ان میں پھوٹ پڑ جاویگی تو وے لوگ اس طرح ہوجاوینگے اور حضرتؐ نے ان کے اختلاف کی مثال دی اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قینچی کرکے۔ عبداللہ بن عمروؓ نے کہا سو اس وقت میں یا رسول اللہؐ میں کیا کروں حضرت نے فرمایا جو تیری دانست میں اچھی بات ہو اس کو لیجیو اور بری کو چھوڑ یو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور ان کو انکے حالات پر چھوڑنا۔

ف یعنی جب زمانہ بگڑ جاوے اور بے دیانتی کے سبب لوگوں میں اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہو تو ایسے وقت میں دیندار کو لازم ہے کہ اپنی اصلاح اور درستی پر کمر باندھے اور عوام سے خبر نہ ہو۔

⁂

⁂

[1] صحیح بخاری میں یہ حدیث مسنداً مذکور نہیں، بلکہ تعلیقاً آئی ہے حافظ بدرالدین عینی المتوفی ۸۵۵ھ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث محدث برزالی کے قلم سے لکھی ہوئی ملی ہے اگرچہ اس کی تخریج کا ذکر نہ حافظ اسماعیل اور ابونعیم ہی نے کیا ہے اور نہ ہی محدث ابن بطال نے۔ مگر ابومسعود دمشقی نے اسے کتاب الاطراف میں بیان کیا ہے اور انھوں نے اس حدیث کو ابورمیح عن الغربی مسنداً دیکھا ہے۔ علامہ عینی نے امام حمیدی کی الجامع بین الصحیحین سے ان الفاظ کو بھی نقل کردیا ہے دیکھو عمدۃ القاری ج ۶ ص ۲۶ طبع منیریہ مصر۔

Marfat.com

مساجد کے احکام

حضور علیہ السلام کا کعبہ یمانیہ منہدم کرانا

(۳۰۸) م اَبُوْهُرَيْرَةَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ بِسِتَّةٍ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَآفَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ۔ لہ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھکو فضیلت حاصل ہوئی اور پیغمبروں پر چھ چیزوں کے سبب سے مجھ کو جوامع الکلم عطا ہوئی اور مجھ کو رعب سے فتح ملی، اور میرے واسطے غنیمت کے مال حلال ہوئے اور میرے واسطے تمام زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور میں تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور میں خاتم النبیین ہوا۔

ف جوامع الکلم اس کو کہتے ہیں جس میں تھوڑے لفظ اور بہت مطلب ہوں۔ جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہیں جن کے معانی اور مطالب کی کچھ حد نہیں جتنا غور کیجئے اتنے مطالب کھلتے ہیں باقی مفصل مضمون اس حدیث کا حدیث ۲۰۹ میں گزر چکا۔ لیکن اس میں چھ چیز کو فرمایا اور اس میں پانچ چیز۔ سو اس کا سبب یہ ہے کہ اول حضرتؐ کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پھر چھٹی چیز بھی عنایت ہوئی۔

قبروں کو مسجدیں بنانے کی ممانعت

(۳۰۹) ق عَائِشَةُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاریٰ پر کہ ان لوگوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنایا۔

قبروں کو مسجد بنانے اور ان پر مشرکانہ افعال کرنے کی ممانعت

ف بخاری اور مسلم میں روایت ہے کہ حضرتؐ نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی۔ حضرت ڈرے کہ مبادا کہیں میری امت بھی یہود اور نصاریٰ کی طرح میری قبر کو مسجد نہ ٹھہراوے اور جندبؓ سے روایت ہے کہ میں نے پانچ روز حضرتؐ کے انتقال سے پہلے حضرتؐ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی امتوں نے اپنے پیغمبروں اور اولیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار ہو قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنائیو۔ میں تم کو منع کئے دیتا ہوں یہود اور نصاریٰ پیغمبروں اور نیکوں کی قبروں پر مسجدیں بنا کر عبادت کرتے تھے اور قبروں کی طرف سجدہ کرتے تو صاف شرک تھا اس واسطے حضرتؐ نے تاکید سے منع کیا۔ معلوم ہوا کہ جو بات مسجد اور کعبے کو خاص ہے وہ قبروں پر نہ چاہیئے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ اولیاء کی اسی واسطے قبروں کو سجدہ کرنا اور ان کے گرد گھومنا درست نہیں سوا اسکے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہے اور اسی واسطے قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے۔ ہندوستان میں اولیاء کی قبروں پر اکثر شرک کے کام ہوتے ہیں اور جس سے حضرتؐ نے انتقال کے وقت کمال تاکید سے منع کیا تھا یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ اب لوگ کرتے ہیں خدا مسلمانوں کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی حدیث سمجھیں اور ان کاموں سے کنارہ کر کے محمدی بنیں۔ آمین۔

لہ امام مسلم نے حدیث مذکور کو "مساجد کے احکام میں" ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

قبروں پر مسجد بنانا حرام ہے

(۳۱۰) م جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّيْٓ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔

مسلم میں جندب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار رہو کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے تو وے اپنے پیغمبروں اور اولیا کی قبروں کو مسجدیں بناتے تھے خبردار ہو جاؤ سو تم قبروں کو مسجدیں نہ بنالو میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔

ف قبرستان میں نماز پڑھنا اس واسطے منع ہے کہ اس میں شبہ پڑتا ہے کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی ہے بلکہ اول شرک عالم میں اسی طرح سے رائج ہوا، اس واسطے حضرتؐ نے بتاکید تمام اس کو منع کیا۔ معلوم ہوا کہ قبروں کو سجدہ کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیت ہے تو صاف کفر ہے۔

(۳۱۱) م جَابِرٌ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔ [1]

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود کو انھوں نے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔

(۳۱۲) م جَابِرٌ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہودیوں پر انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد ٹھہرایا۔

ف۔ اس میں اشارہ ہے کہ امتِ محمدی ایسا نہ کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے خلیل ہیں

(۳۱۳) م جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّيْٓ اَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا۔ [2]

مسلم میں جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں انکار کرتا ہوں خدا کے روبرو کہ تم لوگوں میں سے کوئی میرا جانی پیارا نہیں اسواسطے کہ خدا نے مجھ کو اپنا دوست بنالیا ہے جیسا ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا۔

ف خلیل اس دوست کو کہتے ہیں جس کی محبت دل کے اندر جم گئی ہو سو اس طرح کی محبت پیغمبر کے دل میں سوائے خدا کے کسی کی نہ تھی لیکن امت پر شفقت اور رحمت سو بے حد و حساب تھی۔ بعضی روایت میں آیا ہے کہ جب حضرتؐ کی وفات کے پانچ دن باقی رہے تو کسی نے کہا یا رسول اللہؐ میں آپ کو بہت چاہتا ہوں آپ بھی مجھ کو کچھ چاہتے ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

مسجد بنانے کی فضیلت اور ترغیب

بشارت تعمیر مسجد

(۳۱۴) ق عُثْمَانُ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ۔

بخاری اور مسلم میں روایت ہے عثمانؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بناوے اور اس سے صرف اللہ کی رضامندی چاہے نام غرض نہ ہو تو اللہ اس کے لئے ویسا گھر بہشت میں بناوے گا۔

* * * *

[1] یہ روایت صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں۔

[2] امام مسلمؒ نے حدیث مذکور کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

نماز میں بات چیت کرنا درست نہیں

(۳۱۵) م مُعٰوِیَۃُ ابْنُ الْحَکَمِ السُّلَمِیُّ اِنَّ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ لَایَصْلُحُ فِیْھَا شَیْءٌ مِّنْ کَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا ھِیَ التَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ وَقِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ۔

مسلم میں معٰویہ بن حکم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر یہ نماز ہے اس میں مناسب نہیں کچھ آدمیوں کی سی بات کرنا نماز تو صرف تسبیح اور تکبیر اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہے۔

٭ ٭ ٭

ف مصابیح میں معٰویہ بن حکمؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اتنے میں ایک آدمی نے چھینکا۔ میں نے کہا یَرْحَمُکَ اللّٰہ۔ لوگوں نے مجھے گھڑکا۔ میں نے کہا کہ تم کو کیا ہوا ہے جو مجھ کو دیکھتے ہو تو وے لوگ اپنی رانیں کوٹنے لگے تب میں سمجھا کہ مجھ کو چپ کرنا چاہتے ہیں تو میں چپ رہا۔ پھر جب حضرت نماز پڑھ چکے تو حضرتؐ کے قربان، میں نے ایسا نرمی سے بتلانے والا نہیں دیکھا، قسم خدا کی مجھکو مارا، نہ گالی دی، نہ جھڑکا۔ نرمی سے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب دینا، بات کرنا نماز میں درست نہیں۔

(۳۱۶) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر نماز میں تو ایک دُھن ہے یعنی نماز میں سوائے نماز کے اور کسی طرف توجہ نہ چاہئے۔

٭ ٭ ٭

ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم پہلے حضرتؐ کو نماز میں سلام کیا کرتے تھے حضرتؐ جواب دیا کرتے تھے۔ جب ہم مدت کے بعد حبش کے سفر سے آئے حضرتؐ نماز میں تھے ہم نے سلام کیا حضرتؐ نے جواب نہ دیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی یعنی وہ حکم اب موقوف ہو گیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا، سلام کرنا، جواب دینا، بے سبب کھانسنا، ادھر اودھر دیکھنا نماز میں درست نہیں۔

(۳۱۷) م جَابِرٌ مَا فَعَلْتَ فِی الَّذِیْ اَرْسَلْتُکَ لَہٗ فَاِنَّہٗ لَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اُکَلِّمَکَ اِلَّا اَنِّیْ کُنْتُ اُصَلِّیْ قَالَ لِجَابِرٍ وَّقَدْ اَرْسَلَہٗ فِیْ حَاجَۃٍ فَجَاءَ وَھُوَ یُصَلِّیْ عَلٰی بَعِیْرِہٖ مُتَطَوِّعًا اِلٰی غَیْرِ الْقِبْلَۃِ فَکَلَّمَہٗ فَقَالَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا وَاَوْمَاَ بِیَدِہٖ نَحْوَ الْاَرْضِ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا کیا تو نے جس کام کے واسطے میں نے بھیجا تھا اور نہیں روکا مجھکو تیرے ساتھ بات کرنے سے مگر اس سبب نے کہ میں نماز پڑھتا تھا۔ حضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا اور ان کو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو جابرؓ وہاں سے آئے اور حضرتؐ اپنے اونٹ پر قبلے کے سوائے اور طرف منہ کئے ہوئے نماز پڑھتے تھے سو جابرؓ نے حضرتؐ سے کچھ بات کی تو حضرتؐ نے یوں اشارہ کیا ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف اشارہ کیا۔

٭ ٭ ٭

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہے خواہ قبلے کی طرف منہ ہو یا نہ ہو لیکن سجدے کا اشارہ رکوع سے زیادہ نیچا کرنا چاہئے مگر فرض نماز سواری پر درست نہیں اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا۔

٭ ٭ ٭

Marfat.com

نماز میں شیطان پر لعنت کرنا اور اس کے شر سے پناہ مانگنا درست ہے

(۳۱۸) م اَبُوالدَّرْدَآءِ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ جَآءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِيَجْعَلَهُ فِيْ وَجْهِيْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَخْذَهٗ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ۔

مسلم میں ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا کا دشمن شیطان شعلہ آگ کا لایا تھا کہ میرے منہ میں لگاوے سو میں نے تین بار کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے پھر میں نے تین بار کہا کہ میں خدا کی پوری لعنت تجھ پر بھیجتا ہوں پھر بھی نہ ہٹا پھر میں نے اس کو پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے سلیمان بھائی دعا نہ کر گئے ہوتے تو وہ صبح کو بندھا پڑا ہوتا کہ مدینے کے لڑکے اس سے کھیلتے۔

ف حضرت سلیمانؑ کی دعا کا مطلب دوسری حدیث گذر چکی ہے۔

نماز میں کنکریاں ہٹانا یا زمین کو برابر کرنا مکروہ ہے

(۳۱۹) ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھوکے اپنے منہ کے سامنے اس واسطے کہ خدا کا قبلہ ہے اس کے روبرو۔

(۳۲۰) م مُعَيْقِيْبُ بْنُ اَبِيْ فَاطِمَةَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً

مسلم میں معیقب بن ابی فاطمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو ضرور ہی کرنے والا ہووے تو ایک بار کر۔

ف ایک شخص نماز میں سجدہ کرنے کے وقت سجدہ گاہ سے پتھریاں ہٹانے لگا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اول تو یہ کام نماز میں بہتر نہیں اور اگر تجھ کو نہایت ہی ضرورت ہو تو ایک بار کا کرنا مضائقہ نہیں ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمتر کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہیں توڑتا۔

مسجد میں تھوکنے کی ممانعت

(۳۲۱) م اَبُوْذَرٍّ عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُّ فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُّ فِيْ مَسَاوِيْ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ۔

مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامنے لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو میں نے امت کے نیک اعمال میں پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے علیحدہ ڈالی جاوے اور امت کے بد اعمال میں میں نے پایا کھکھار کو جو مسجد میں ہو اور زمین میں نہ دبائی جائے۔

ف راہ میں تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور پتھر۔

(۳۲۲) ق اَنَسٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ تَحْتَ قَدَمِهٖ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز میں ہوتا ہے تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہے سو نہ تھوکے اپنے آگے اور نہ اپنے داہنے لیکن اپنے بائیں پیر کے نیچے تھوک لے۔

Marfat.com

ف اول تو نماز میں تھوکنا مناسب نہیں اور اگر تھوک آجائے تو آگے نہ تھوکے اس واسطے کہ قبلہ ہے اور داہنے فرشتہ ہے تو بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔ اگر جنگل میں ہو اور اگر مسجد میں ہو یا بائیں طرف اور نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے میں تھوک لے۔

منقش کپڑے پہن کر نماز نہ پڑھنا چاہیے

ایسا لباس پہنکر نماز پڑھنا جس سے حضور قلب میں خلل آتا ہو مکروہ ہے۔

(۳۲۳) **ق** عَائِشَةُ اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَّاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری اس سیاہ لوئی (چادر) دھاری دار کو ابوجہم کے پاس لیجاؤ اور میرے پاس ابوجہم کی موٹی کملی لے آؤ اسواسطے کہ اس نے مجھ کو ابھی نماز میں غافل کردیا۔

ف ابوجہم نے باریک سیاہ کملی چوکھنٹی جس کے دونوں کناروں پر دھاریاں تھیں حضرتؐ کو تحفہ بھیجی حضرتؐ نے اس کو اوڑھ کے نماز پڑھی۔ پھر نماز کے بعد یہ حدیث فرمائی یعنی اس کی عمدگی اور نقش کاری نے خشوع اور خضوع میں خلل ڈالا اس واسطے حضرتؐ نے اس کو پھیر دیا اور اس کے عوض موٹی کملی منگوائی تاکہ ان کی خاطر شکنی نہ ہو۔ معلوم ہوا کہ جو لباس کہ نماز میں خلل ڈالے اور دھیان بٹاوے اس کا پہننا مکروہ ہے اور اسی طرح مسجد اور جانماز کی نقش کاری مکروہ ہے کہ دھیان بٹتا ہے۔

بھوک کی حالت میں پہلے کھانا کھانا اور پھر نماز پڑھنا چاہیئے

(۳۲۴) **م** عَائِشَةُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہیں کھانا موجود ہوتے اور نہ اس وقت کہ جب جائے ضرور اور پیشاب غالب ہو۔

ف یعنی جب کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھائے تب نماز پڑھے تاکہ نماز میں کھانے کی طرف دل نہ لگا رہے اور اسی طرح جب جائے ضرور یا پیشاب زیادہ لگے تو اس سے فراغت کرکے نماز پڑھے تا نماز میں خلش باقی نہ رہے۔

بدبودار چیز جیسے پیاز لہسن وغیرہ کھا کر مسجد میں نہ جانا چاہیئے

(۳۲۵) **م** جَابِرٌ مَنْ اَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ اٰدَمَ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو پیاز اور لہسن اور گندنا[1] کھاوے سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آئے اس واسطے کہ فرشتوں کو اس چیز سے یعنی بدبو سے تکلیف ہوتی ہے جس سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

(۳۲۶) **ق** جَابِرٌ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ۔

بخاری اور مسلم میں روایت ہے جابرؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے۔

ف پیاز لہسن کا کچا کھانا مکروہ ہے اور اس کو کھا کر مسجد میں جانا اور بھی برا۔ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ مولی بھی پیاز لہسن کے برابر ہے کہ اس کی ڈکار میں بھی بدبو آتی ہے، اگر پیاز لہسن کو پکا دے

[1] گندنا ایک قسم کا بدبودار سبزہ ہے فارسی میں اس کو زبودہ کہتے ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

یا سر کے میں ڈال کے بُو دور کرے تو کھانا درست ہے۔

(۳۲۷) **ق** اَنَسٌ وَّاَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ فَلَا یَقْرَبْ مَسْجِدَنَا۔

بخاری اور مسلم میں روایت ہے انسؓ اور ابوہریرہؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اس درخت لسن سے کھاوے وہ ہماری مسجد میں نہ آوے۔

(۳۲۸) **م** اَبُوْ سَعِیْدٍ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَیْسَ بِیْ تَحْرِیْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لِیْ وَلٰکِنَّھَا شَجَرَۃٌ اَکْرَہُ رِیْحَھَا یَعْنِی الثُّوْمَ **قَالَہٗ** حِیْنَ قَالَ النَّاسُ حَرُمَتْ حَرُمَتْ حِیْنَ قَالَ مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ الْحَدِیْثَ۔

مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ میرے اختیار میں حرام کرنا نہیں جس کو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن لسن کا ایسا پیڑ ہے کہ مجھکو اس کی بُو بری معلوم ہوتی ہے۔ یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب لوگوں نے کہا کہ لسن حرام ہوا حرام ہوا۔ جبکہ حضرتؐ نے فرمایا تھا کہ جو لسن کھاوے وہ ہماری مسجد میں نہ آوے۔

ف یعنی حرام مقرر کرنا بدون خدا کے حکم میرے اختیار میں نہیں یہ خدا کی شان ہے اور لسن کی حرمت شرعی نہیں کراہت طبعی ہے۔

(۳۲۹) **ق** جَابِرٌ کُلْ فَاِنِّیْ اُنَاجِیْ مَنْ لَّا تُنَاجِیْ یَعْنِی الثُّوْمَ الْمَطْبُوْخَ **قَالَہٗ** لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو کھا اس واسطے کہ میں کانا پھوسی کرتا ہوں اُس سے جس سے تو کانا پھوسی نہیں کرتا۔

ف حضرتؐ کے روبرو پکا ہوا ساگ آیا اس میں لسن کی بُو آئی۔ حضرتؐ نے اس کو نہ کھایا۔ کسی صحابیؓ سے فرمایا کہ تو کھا۔ صحابیؓ نے دیکھا کہ حضرتؐ نہیں کھاتے ہیں تو اس نے بھی ہاتھ کھینچا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ یعنی پکا لسن کھانا ہر چند حلال ہے مگر میں اس عذر سے نہیں کھاتا کہ مجھ سے اور جبرئیلؑ سے کلام ہوا کرتا ہے اور ان کو اس کی بو سے نفرت ہے۔

گم شدہ چیز مسجد میں تلاش کرنے کی ممانعت

(۳۳۰) **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا یَنْشُدُ ضَالَّۃً فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا رَدَّھَا اللّٰہُ اِلَیْکَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِھٰذَا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو سُنے کسی کو کہ گم ہوئی چیز مسجد میں تلاش کرتا ہے تو اس سے یوں کہے کہ خدا کرے تیری چیز تجھ کو نہ ملے۔ مسجدیں اس واسطے نہیں کہ گم ہوئی چیز کو اس میں تلاش کیجئے۔

ف یعنی مسجدیں عبادت کے واسطے ہیں دنیا کے کاموں کے لئے نہیں۔

(۳۳۱) **م** بُرَیْدَۃُ بْنُ الْحُصَیْبِ لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِیَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِیَتْ لَہٗ **قَالَہٗ** لِرَجُلٍ نَشَدَ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا اِلَی الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ۔

مسلم میں بریدہ بن حصیبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کرے تو نہ پاوے۔ مسجدیں تو بنائی گئی ہیں جس واسطے بنائی گئیں۔ یہ حضرتؐ نے اس مرد سے کہا جو مسجد میں تلاش کرتا تھا، سو اُس نے یوں کہا کہ کوئی سرخ اونٹ بتلادے کہ کہاں ہے۔

ف یعنی مسجدیں عبادت کے واسطے ہیں، کوئی چیز اس میں تلاش کرنا یا دنیا کی اس میں بات کرنا درست

Marfat.com

نہیں۔ اسی واسطے حضرتؐ نے اس تلاش کرنے والے کو بددعا دی۔ مسجد میں سوال کرنا درست نہیں بلکہ دینا بھی مسجد میں درست نہیں۔

سجدۂ سہو کا بیان

حدیث ذوالیدین کا ذکر جس میں حضورؐ کے سہو کا بیان ہے۔

(۳۳۲) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَصَدَقَ ذُوالْیَدَیْنِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے۔

ف مصابیح میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام پھیر کے اُٹھ کھڑے ہوئے جماعت میں صدیقؓ اور فاروقؓ بھی تھے مگر رعب سے کلام نہ کر سکے۔ جماعت میں ایک شخص تھا خرباق نام، اس کا لقب ذوالیدین تھا اس واسطے کہ اس کے ہاتھ لمبے تھے اس نے کہا یارسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے۔ حضرتؐ نے فرمایا یہ کچھ بھی کم نہیں، نہ نماز کم ہوئی نہ میں بھولا ہوں۔ اس نے کہا کچھ تو ضرور ہوا ہے یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہیں۔ تب حضرتؐ نے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی ذوالیدین کیا سچ کہتا ہے؟ اصحابؓ نے کہا کہ ہاں پھر حضرتؐ نے آگے بڑھ کر اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ سہو کا کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک پیغمبروں کو بھی ہوتی ہے اور اگر امام کو شک پڑے تو مقتدیوں کے قول پر عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو نہیں باطل کرتا لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک ہر طرح کا کلام نماز کو باطل کرتا ہے۔ امام طحاویؒ نے کہا ہے کہ اس وقت تک نماز میں کلام کرنا حرام نہیں تھا پھر کلام کرنا نماز میں منسوخ ہوگیا۔ عینی نے شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ اول اسلام میں کلام کرنا نماز میں درست تھا۔ چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہے۔ پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ جب امام پر تو مقتدی سبحان اللہ کہکر امام کو آگاہ کرے۔ سو اگر یہ حدیث نسخ کلام کے بعد کی ہوتی تو ذوالیدین تسبیح سے حضرتؐ کو آگاہ کرتے کلام نہ کرتے اور جبکہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ یہ قصہ اس وقت کا ہے جب کہ کلام کرنا درست تھا تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ واللہ اعلم

(۳۳۳) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیْتُ فَذَکِّرُوْنِیْ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں بھی آدمی ہی ہوں بھول جاتا ہوں جیسا تم بھولتے ہو تو جب میں بھی بھولا کروں تو مجھکو یاد دلا دیا کرو۔

ف مصابیح میں عبداللہ بن مسعودؓ سے پوری روایت یوں ہے کہ حضرتؐ نے ایک بار ظہر کی پانچ رکعت پڑھیں، اصحابؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ کیا نماز خدا کے حکم سے بڑھائی گئی؟ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کہتے ہو؟ اصحاب نے کہا کہ حضرتؐ نے بجائے چار رکعت کے پانچ رکعت پڑھیں تو حضرت نے بعد سلام کے دو سجدے کئے پھر یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ نسیان مقتضائے بشریت ہے پیغمبروں کو بھی ہوتا ہے لیکن یہ نسیان حکمت سے خالی نہیں چنانچہ سہو کا مسئلہ ہی معلوم ہوگیا۔

نماز میں شک پیدا ہو جائے کہ کے رکعتیں پڑھیں تو اس کو کیا کرنا چاہئے

(۳۳۴) م اَبُوْسَعِیْدٍ اِذَا شَکَّ

مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی

Marfat.com

اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلَاتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِّاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِّلشَّيْطَانِ

شک کرے اپنی نماز میں سو نہ جانے کہ کتنی پڑھیں تین رکعت یا چار رکعت تو شک اور تردد کو چھوڑے اور جس پر یقین رکھتا ہو اسی پر بنا دے پھر دو سجدے کرے سلام کرنے سے پہلے تو اگر پانچ رکعتیں پڑھی ہوں گی تو وہ سجدہ سہو سے جوڑا ہو جاوینگی یعنی چھ ہوں گی اور اگر نماز پڑھے چار ہی کے پورا کرنے کو تو دو سجدے نے شیطان پر خاک ڈالی۔

ف یعنی جب شک پڑے کہ تین رکعتیں ہوئیں یا چار تو شک چھوڑے یقین کر لیوے یعنی کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چھوڑے جیسے اس صورت میں تین رکعت کو اعتبار کر کے چار کو چھوڑے اور چوتھی رکعت پڑھ کے سجدہ سہو کا کرے۔ پھر اگر حقیقت میں پانچ رکعتیں ہوئی ہوں گی تو دو سجدے سہو کے مل کر چھ ہو گئیں اور اگر حقیقت میں چار ہی رکعتیں ہوئیں تو دو سجدے سے شیطان پر خاک پڑی یعنی شبہ تو شیطان ڈالتا ہے جب نماز پوری ہوئی تو دو سجدوں کا ثواب زیادہ ملا شیطان کے منہ پر خاک پڑی کہ اس کا مطلب نہ ہوا۔ معلوم ہوا کہ سہو کا سجدہ نقصان پورا کرنے کے واسطے مقرر ہوا ہے۔ یہ حدیث امام شافعیؒ کی دلیل ہے کہ شک میں کمتر کو اعتبار کرے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا کرے۔

(۳۳۵) **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيَبْنِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جب کسی کو شک پڑے اپنی نماز میں تو چاہیئے کہ اٹکل کرے ٹھیک بات کی پھر اسی پر بنا دے پھر دو سجدے کرے۔

ف پوری روایت مصابیح میں یوں ہے کہ اول سلام کرے پھر دو سجدے کرے یہ حدیث ظاہر میں امام اعظم کی دلیل ہے کہ شک میں گمان غالب اور اٹکل پر عمل کرے سجدہ سہو کا کرے یہ اس کے واسطے ہے جس کو شک بہت پڑتا ہو اور جسکو اول بار شک پڑے وہ اس نماز کو چھوڑ کے سرے سے نماز شروع کرے۔

نماز کے بعد تسبیح فاطمہ کا پڑھنا

(۳۳۶) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ لَهٗ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ کہے اور تینتیس بار اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے بار ہوئے اور یہ کہہ کے پورے سو کرے کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر تو اس کے گناہ بخشے جاویں گے اگرچہ سمندر کے پھینے (جھاگ) برابر ہوں۔

Marfat.com

نماز کے آخر میں عذابِ قبر سے پناہ مانگنا مستحب ہے

(۳۳۷) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَيُرْوٰى اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِيْرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی التحیات پڑھے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزوں کی پناہ مانگے یوں کہے کہ اے خداوند میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے۔ اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جب فراغت کرے پچھلی التحیات سے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزوں کی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے۔

ف زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے کافروں کا غلبہ محتاجی یا بہت دولت جو خدا کو بھلا دے اور موت کا فتنہ، موت کے وقت کی سختیاں، خاتمہ خراب ہونا۔ سنت ہے کہ بعد التحیات اور درود کے یہ دعا پڑھے۔

(۳۳۸) ق عَائِشَةُ شَهِدَتْ اَنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا يَعْنِيْ عَجُوْزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ دَخَلَتَا عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتَا اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دونوں عورتوں نے سچ کہا کہ مقرر مُردوں پر ایسی مار پڑتی ہے کہ اس کو سب جانور سنتے ہیں یہود مدینے والوں کی دو بڑھیاں مراد ہیں جو حضرت عائشہؓ کے پاس آئیں سو انھوں نے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوتا ہے۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میرے پاس یہود کی دو بڑھیاں آئیں انھوں نے مجھ کو عذابِ قبر کی خبر دی میں نے ان کی بات نہ مانی جب وے چلی گئیں تب میں نے یہ حال حضرتؐ سے کہا۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور حضرت ایسی کوئی نماز نہ پڑھتے تھے کہ جس میں عذاب قبر سے پناہ نہ مانگتے ہوں۔

(۳۳۹) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پناہ مانگو خدا کی خدا کے عذاب سے، پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے، پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے، پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے اور فساد سے۔

نماز کے لئے اطمینان اور وقار کے ساتھ آنا چاہیے

(۳۴۰) ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ[1] وَالْوَقَارَ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوٰۃ سنو تو چلو جماعت کی نماز کے واسطے ٹھہرے ہوئے آہستگی اور آرام سے اور

[1] رفع بنا بر ابتدا بریں تقدیر جملہ حالیہ و نصب بنا بر بودن علیکم بمعنی الزموا دریں صورت جملہ معطوف بر امشوا و ہر تقدیر وقار معطوف بر السکینۃ ۱۲

Marfat.com

اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔

نہ جلدی کرو سو جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ اتنی پڑھو اور جو چھوٹ رہے اس کو آپ تمام کرلو۔

ف معلوم ہوا کہ جماعت کے واسطے جھپٹنا مکروہ ہے اس واسطے کہ جلدی میں دم پھول جاتا ہے نماز چین سے نہیں ہوتی اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور بعضے علماء کے نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہے۔

نماز کے لئے کب صف بندی کرنی چاہئے

(۳۴۱) **ق** اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ۔

بخاری اور مسلم میں ابو قتادہؓ سے جن کا حارث بن ربعی نام ہے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو اٹھا نہ کرو جب تک مجھ کو آتے دیکھ نہ لیا کرو۔

ف حضرتؐ کا گھر مسجد سے ملا ہوا تھا سنت آپ گھر میں پڑھتے تھے جب فرض کی تکبیر ہوتی تھی تب حضرتؐ گھر میں سے تشریف لاتے تھے لوگ تکبیر کے ہوتے اٹھ کھڑے ہوتے تھے سو فرمایا کہ بدون میرے آئے نہ اٹھا کرو۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اٹھیں اور امام اعظمؒ کے نزدیک حی علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت امام اور مقتدی کھڑے ہوں اور قد قامت الصلوٰۃ کے وقت نماز شروع کریں۔

چند دعائیں

(۳۴۲) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی فرق ڈال دے میرے اور میرے گناہوں کے درمیان جیسے تو نے فرق ڈالا ہے مشرق اور مغرب میں، الٰہی چھانٹ ڈال مجھ کو گناہوں سے جیسے سفید کپڑا چھانٹا جاتا ہے میل سے، الٰہی دھو ڈال میرے گناہوں کو پانی اور برف اور اولے سے یعنی طرح طرح کی مغفرت کر۔

(۳۴۳) **م** اِبْنُ عُمَرَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ يَعْنِيْ قَوْلَ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو اس سے تعجب آیا کہ اس کے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے اس مرد کا قول مراد ہے جو اصحاب کے ساتھ نماز میں داخل ہوا پھر اس نے اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا کہا کہ میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا جب سے کہ میں نے حضرتؐ کو یہ کہتے سنا۔

(۳۴۴) **م** اَنَسٌ لَقَدْ رَاَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میں نے دیکھا بارہ فرشتوں کو کہ اس کی طرف جھپٹتے تھے کہ

Marfat.com

قَالَهٗ لِرَجُلٍ جَآءَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ وَقِيْلَ الرَّجُلُ هُوَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ۔ [1]

ان میں کونسا فرشتہ اس کو اٹھا لیجاوے، یہ حضرتؐ نے اس مرد سے فرمایا جو ہانپتا آیا پھر اس نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ بعضوں نے کہا کہ وہ مرد رفاعہ بن رافع الانصاری ہے۔

ف حضرتؐ نماز میں تھے کہ رفاعہ انصاری جماعت کے واسطے دوڑتے ہوئے آئے اور نماز میں یہ کلمات پڑھے۔ حضرتؐ نے بعد نماز کے پوچھا کہ یہ کلام کس نے پڑھا اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے واسطے فرشتے مقرر ہیں کہ آسمان پر اس کو اٹھا لیجاتے ہیں۔

نماز ختم کرنے کے بعد کی دعا

(۳۴۵) **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ كَانَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن زبیر بن عوامؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے نہیں جنبش گناہ سے اور نہ طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے نہیں کوئی معبود برحق سوائے خدا کے اور ہم کسی کی بندگی نہیں کرتے سوائے اس کے اسی کی نعمت ہے اور اسی کا فضل اور اسی کو عمدہ تعریف ہے سوائے خدا کے، کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ ہمارا تو یہ حال ہے کہ ہم دین کو صرف اسی کے واسطے خالص کر چکے اگرچہ کافروں کو یہ برا لگے۔ یہ کلمہ حضرت پڑھتے تھے ہر ایک نماز کے بعد۔

(۳۴۶) **ق** اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ كَانَ يَقُوْلُهٗ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ

نماز کے بعد کا ذکر

بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں کوئی معبود برحق سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ الٰہی کوئی روکنے والا نہیں تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہیں تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے کو اس کا نصیبہ کچھ نفع نہیں کرتا اس ذکر کو ہر نماز کے بعد فرماتے تھے۔

(۳۴۷) **م** عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی تجھی کو سچی سلامتی ہے تو ہر عیب اور مکروہات سے سالم ہے اور تیری ہی طرف سے خلق کو سلامتی حاصل ہوتی ہے تو بڑی

[1] امام مسلم نے اس عنوان کی حدیثوں کو عنوان "تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کیا پڑھنا چاہیے" میں ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

وَالْاِكْرَامِ۔

برکت والا ہے اے جلال اور بڑائی والے۔

(۳۴۸) م كَعْبُ ابْنُ عُجْرَةَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَاَرْبَعٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً۔

مسلم میں کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہیں کہ ہر نماز کے بعد آتے ہیں ان کا کہنے والا یا کرنے والا نقصان نہیں پاتا۔ وے الفاظ یہ ہیں تینتس بار سبحان اللہ اور تینتس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر۔

(۳۴۹) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّ ثَلٰثِيْنَ مَرَّةً۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتلاؤں جس سے تم اپنی اگلی امتوں کے مرتبے پا جاؤ اور اپنے پچھلے لوگوں سے بڑھ جاؤ اور نہ ہو کوئی تم سے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسا تم نے کیا اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ ایسی چیز ضرور بتلائیے حضرتؐ نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر کہو ہر ایک نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس بار۔

ف محتاج اصحاب نے حضرتؐ سے کہا کیا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہیں مالدار لوگ بھی وہی کرتے ہیں لیکن وے ہم سے بڑھ گئے زکوٰۃ اور خیرات دینے میں اور یہ ہم سے نہیں ہو سکتا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

نماز پنجگانہ کے اوقات کا بیان

(۳۵۰) م عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو اِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ تَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّحْضُرَ الْعَصْرُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ تَضِيْفَ الشَّمْسُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّسْقُطَ الشَّفَقُ وَ اِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَآءَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم فجر کو نماز پڑھو تو اس کا وقت ہے جب تک کہ سورج کا پہلا کنارہ نکلے یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اس کا وقت ہے جب تک کہ عصر آوے اور جب تم عصر پڑھو تو اس کا وقت ہے یہانتک کہ سورج ڈوبنے کو جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اس کا وقت ہے جب تک سرخی ڈوبے اور جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اس کا وقت ہے آدھی رات تک۔

ف ہر چند عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک اور عشا کا وقت صبح تک ہے مگر اس حدیث میں مستحب وقت فرمایا یعنی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو اور دھوپ زرد ہو تو وقت مکروہ ہے اور عشا بھی بعد آدھی رات کے مکروہ ہے۔

(۳۵۱) ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو

بخاری اور مسلم میں ابو مسعودؓ سے جن کا عقبہ بن عامر انصاری

Marfat.com

لِلْاَنْصَارِیِّ نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ فَاَمَّنِیْ فَصَلَّیْتُ مَعَہٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَہٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَہٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَہٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَہٗ۔

نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل اترا سو اُس نے میری امامت کی تو میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اسکے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے اسکے ساتھ نماز پڑھی۔

ف یعنی پانچ وقت کی فرض نماز تعلیم کے واسطے جبرئیلؑ نے حضرتؐ کو پڑھائی تاکہ امت کو اسطرح تعلیم کریں

سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنا چاہئے

ق (۳۵۲) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو اس واسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہے۔

ف یعنی گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز میں تاخیر مستحب ہے تاکہ جماعت زیادہ ہو اور یہ دونوں حدیثیں امام اعظمؒ کے مذہب کی کامل دلیلیں ہیں۔

(۳۵۳) ق اَبُوْذَرٍّ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ انْتَظِرِ انْتَظِرْ قَالَہٗ لِلْمُؤَذِّنِ بِالظُّھْرِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دے ٹھنڈا ہونے دے۔ یا کہ یوں فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر۔ یہ حضرتؐ نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا۔

ف یعنی گرمی کے موسم میں ٹھنڈے وقت اذان دینا اور نماز پڑھنا مستحب ہے۔

عصر کی نماز چھوٹ جانے کا سخت گناہ ہے

(۳۵۴) م اِبْنُ عُمَرَ مَنْ فَاتَتْہُ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلَہٗ وَمَالَہٗ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کی عصر کی نماز جاتی رہے تو جیسے اس کے جورو لڑکے اور مال چھن گیا۔

صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے

(۳۵۵) ق عَلِیٌّ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰہُ قُبُوْرَھُمْ وَبُیُوْتَھُمْ نَارًا قَالَہٗ یَوْمَ الْخَنْدَقِ۔

بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہم کو باز رکھا بیچ والی نماز سے خدا ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھرے۔ یہ حضرتؐ نے جنگ خندق کے دن فرمایا۔

ف جنگ خندق میں کافروں نے نہایت ہجوم کیا بڑی دھوم کی لڑائی ہوئی حضرتؐ نے فرصت پائی عصر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسطیٰ جس کی محافظت کی قرآن شریف میں بڑی تاکید ہے عصر کی نماز ہے اسواسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب اور عشا کے بیچ میں پڑی ہے۔

نماز فجر اور عصر کی فضیلت

(۳۵۶) ق جَرِیْرٌ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ

بخاری اور مسلم میں جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت میں دیکھو گے اپنے رب کو جیسا اس کو

Marfat.com

فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ

دیکھتے ہو یعنی چاند کو ہجوم نہ کر سکو گے اس کے دیکھنے میں یعنی ہجوم سے اس کے دیدار میں کچھ حجاب اور آڑ نہ ہوگی جیسے چاند کے دیکھنے میں ہجوم خلل نہیں ڈالتا۔ سو اگر تم سے ہو سکے کہ غافل نہ ہو نماز سے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پھر حضرتؐ نے قرآن سے اس کی دلیل پڑھی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے۔

ف مصابیح میں جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے۔ حضرتؐ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا پھر یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا کا دیدار قیامت میں ایمانداروں کو نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا۔ شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہیں، یہ دولت ان کے نصیب ہی میں نہیں انکار ہی کیا چاہیں۔ معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے میں دخل ہے۔

(۳۵۷) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَآئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَآئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْئَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہیں فرشتے ہر ایک رات اور دن میں اور مجتمع ہوتے ہیں عصر کی نماز اور فجر کی نماز میں۔ پھر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں وے فرشتے جو رات کو تمہارے درمیان رہے تو خدا ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ تمہارا حال ان سے زیادہ تر جانتا ہے، کہ کس حال میں تم نے میرے بندوں کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم ان کو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا ان کو ہم نے نماز پڑھتے۔

کاتبانِ اعمال کا تبادلہ

ف معلوم ہوا کہ ہر شب و روز اخبار نویس فرشتوں کی دو بار بدلی ہوتی ہے اور بندوں کا حال دو وقت دربار الٰہی میں عرض ہوتا ہے۔ سبحان اللہ اگر حاکم کا ہر کارہ کسی شخص پر متعین ہو تو اس کے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہیں کر سکتا اور یہاں احکم الحاکمین کے ہر کاروں کا آدمی کو کچھ خیال نہیں آتا۔ ضعف ایمان کا سبب ہے جو غفلت اور چین میں عمر گذرتی ہے۔ شعر

گر روز براز خدا بترسیدے ہمچناں کز ملک ملک بودے

(۳۵۸) **م** عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا۔

مسلم میں عمارہ بن رویبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ جاوے گا دوزخ میں جس نے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھی۔

ف فجر آرام کا وقت ہے اور عصر کاروبار دنیا کا وقت ہے۔ اس واسطے ان وقتوں کی نماز کا اتنا اثر اور ثواب ہوا۔

Marfat.com

عشا کی نماز میں تاخیر مستحب ہے

(۳۵۹) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَآ اَنْ اَشُقَّ عَلٰٓی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ اَنْ یُّصَلُّوْھَا کَذٰلِکَ یَعْنِیْ صَلٰوۃَ الْعِشَآءِ قَالَہٗ حِیْنَ اَخَّرَھَا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت پر مشکل اور کٹھن نہ جانتا تو میں ان کو واجب کر کے حکم کرتا کہ عشا کی نماز اسی طرح پڑھا کریں ایک بار حضرتؐ نے زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی تب یہ حدیث فرمائی۔

ف معلوم ہوا کہ عشا کی نماز میں تاخیر مستحب ہے یعنی تہائی رات سے آدھی رات تک۔ بعد آدھی رات کے مکروہ وقت ہے۔

(۳۶۰) ق عَائِشَۃُ مَا یَنْتَظِرُھَا مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ اَحَدٌ غَیْرُکُمْ یَعْنِیْ صَلٰوۃَ الْعِشَآءِ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں انتظاری کرتا عشا کے نماز کی زمین والوں سے تمہارے سوا کوئی۔

ف ایک رات حضرتؐ نے بہت دیر کر کے نماز پڑھی یہاں تک کہ بعضے لوگ سو گئے تھے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اس وقت تک زمین پر تمہارے سوا نماز پڑھنے سے کوئی باقی نہیں رہا یعنی سب پڑھ چکے تمہیں منتظر بیٹھے ہو تو تم کو دو سبب سے زیادہ ثواب ہوا ایک تو انتظار کا ثواب دوسرے خالی وقت کی عبادت کا ثواب کہ تمہارا کوئی شریک نہیں معلوم ہوا کہ عشا کی نماز دیر کر کے پڑھنا افضل ہے۔

(۳۶۱) م اَنَسٌ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَلَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوۃٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوۃَ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور ہمیشہ تم نماز ہی میں ہو جب تک نماز کے منتظر رہو گے۔

ف ایکبار حضرتؐ نے عشا کی نماز دیر کر کے پڑھی تہائی یا آدھی رات گذری تب اصحاب سے یہ حدیث فرمائی۔

(۳۶۲) ق اَبُوْمُوْسٰی عَلٰی رِسْلِکُمْ اُعَلِّمُکُمْ وَاَبْشِرُوْا اِنَّ مِنْ نِّعْمَۃِ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اَنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ یُصَلِّیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃَ غَیْرُکُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰی ھٰذِہِ السَّاعَۃَ اَحَدٌ غَیْرُکُمْ قَالَہٗ حِیْنَ اَعْتَمَ بِالصَّلٰوۃِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جلدو نہ کرو ٹھہرو میں تم کو سکھلاتا ہوں اور خوشخبری سناتا ہوں کہ البتہ خدا کا تم پر احسان ہے کہ تمہارے سوا کوئی ایسا آدمی نہیں جس نے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یوں حضرتؐ نے فرمایا کہ تمہارے سوائے اس گھڑی میں کسی نے نماز نہیں پڑھی یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی۔

ف ایک بار حضرتؐ نے آدھی رات گئے نماز پڑھی اور یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کا تم پر احسان ہے کہ اس وقت کی عبادت تمہارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت میں اس وقت تمہارے شریک نہیں۔

(۳۶۳) خ عَبْدُاللّٰہِ ابْنُ مُغَفَّلٍ لَا تَغْلِبُنَّکُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰی اسْمِ صَلٰوتِکُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَتَقُوْلُ الْاَعْرَابُ الْعِشَآءُ

بخاری میں عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم پر غلبہ نہ کرنے پاویں عرب کے جنگلی لوگ تمہارے مغرب کی نماز کے نام پر حضرتؐ نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو

Marfat.com

وَاَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَلٰی اسْمِ صَلٰوتِکُمْ اَلَا اِنَّهَا الْعِشَآءُ وَهُمْ یَعْتِمُوْنَ بِالْاِبِلِ وَیُرْوٰی صَلٰوتِکُمُ الْعِشَآءِ فَاِنَّهَا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَآءُ وَاِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ

عشا کہتے ہیں اور روایت کی مسلم نے عبداللہ بن عمرؓ سے غالب نہ ہو دیں جنگلی لوگ تمہاری نماز کے نام پر جان رکھو کہ البتہ اس کا نام عشا ہے اور جنگلی لوگ جبر کرکے اندھیرے میں اونٹ کا دودھ دوہتے تھے۔ اور دوسری روایت یوں ہے کہ تمہاری نماز کا نام عشا ہے سو البتہ اس نماز کا نام خدا کی کتاب میں عشا ہے اور جنگلی لوگ اندھیرے میں اونٹوں کا دودھ دوہتے ہیں۔

ف عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کی نماز کو عتمہ کہتے تھے یعنی اندھیرے کی دودھ والی نماز، اس واسطے کہ عشا کے وقت وہ لوگ اپنے اونٹوں کا دودھ دوہتے تھے سو حضرتؐ نے فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ نمازوں کے شرعی نام بدل جاویں اور جنگلی لوگوں کی بولی مشہور ہو جاوے اس واسطے منع کیا۔

مستحب وقت ٹالکر نماز پڑھنا مکروہ ہے

(۳۶۴) خ اَبُوْذَرٍّ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا کَانَتْ عَلَیْكَ اُمَرَآءُ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اَوْ قَالَ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَکْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ قَالَهٗ لَهٗ۔

بخاری میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ تو کیا کریگا اس وقت جبکہ تجھ پر ایسے حاکم ہوں گے جو نماز کو مار ڈالیں گے یا یوں فرمایا کہ نماز کو مستحب وقت سے تاخیر کرینگے یعنی مکروہ وقت میں پڑھیں گے میں نے کہا اس وقت میں مجھ کو آپ کیا حکم کرتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا تو نماز کو مستحب وقت میں پڑھ لیا کیجیو پھر اگر تو جماعت کی نماز ان کے ساتھ پاوے تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لیجیو کہ یہ دوسری نماز تیرے حق میں نفل ہو جاویگی یہ حضرتؐ نے ابوذرؓ سے فرمایا۔

ف اسلام میں نماز کی سستی اول سلطنتِ مروانیہ سے شروع ہوئی۔

نماز باجماعت کی فضیلت

(۳۶۵) م اَبُوْهُرَیْرَةَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِکُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس ۲۵ حصے افضل ہے۔

(۳۶۶) م اَبُوْهُرَیْرَةَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ قَالَهٗ لِرَجُلٍ اَعْمٰی حِیْنَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیْسَ لِیْ قَآئِدٌ یَقُوْدُنِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ وَسَاَلَهٗ اَنْ یُّرَخِّصَ لَهٗ فَیُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰی

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان سنتا ہے سائل نے کہا کہ ہاں حضرتؐ نے فرمایا تو مسجد میں حاضر ہوا کر۔ یہ حضرتؐ نے اندھے مرد سے کہا جب کہ اس نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی لانے والا آدمی نہیں جو مجھ کو مسجد میں لے آوے اور اس نے چاہا کہ حضرت اس کو اجازت دیں تو اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کرے تو حضرتؐ نے اسکو اجازت

Marfat.com

دَعَاهُ فَقَالَ۔

دی، جب وہ پھر چلا تو حضرتؐ نے اس کو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت واجب ہے جب اندھے کو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت نہ ہوئی تو صحیح سالم کو کیونکر ہوگی۔ امام اعظمؒ کے نزدیک جماعت سنت موکدہ ہے یعنی واجب کے قریب ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک فرض کفایہ ہے۔

جمعہ فرض ہونے کی دلیل

(۳۶۷) م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ۔

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا البتہ میں نے ارادہ کیا کہ حکم کروں کسی مرد کو کہ لوگوں کو جماعت کی نماز پڑھاوے پھر میں اُن مردوں کے گھر جلا دوں جو جمعے کی نماز میں نہیں آتے۔

ف اس حدیث سے بکمال تاکید نماز جمعہ کا فرض ہونا ثابت ہوا، اسی واسطے فقہ میں لکھا ہے کہ جو تین بار جمعہ کی نماز ترک کرے اس کی عدالت ساقط ہے گواہی کے لائق نہیں۔ اور معلوم ہوا کہ امام کو جائز ہے کہ اپنا کسی کو خلیفہ کرے نماز کی امامت میں اور خود کسی اور ضروری کام میں مشغول ہو۔ اور معلوم ہوا کہ جمعہ فرض عین ہے کہ ہر شخص پر فرض ہے فرض بالکفایہ نہیں کہ بعضوں کے پڑھنے سے نہ پڑھنے والوں کا گناہ دور ہو، اور معلوم ہوا کہ تعزیر میں مال کا تلف کرنا بھی درست ہے۔

جماعت کی فضیلت اور نماز کیلئے انتظار کرنے کا ثواب

(۳۶۸) م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ مَضٰى فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خُطْوَتَاهُ اِحْدٰهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً۔

مسلم میں روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کرکے اپنے گھر میں پاک ہوا پھر کسی مسجد میں گیا نماز فرض پڑھنے کو تو دو دو ڈگ (قدم) کا یہ حال ہوگا کہ ایک ڈگ سے گناہ مٹے گا دوسرے ڈگ سے درجہ بلند ہوگا۔

(۳۶۹) م عُثْمَانُ مَنْ صَلَّى الْعِشَآءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ

مسلم میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی تو اس نے جیسے آدھی رات تہجد کی نماز پڑھی اور جس نے صبح کی نماز جماعت میں پڑھی تو اس نے جیسے تمام رات تہجد کی نماز پڑھی۔

ف روایت ہے کہ حضرتؐ ایک بار شب بیداری اور نماز تہجد کی خوبیاں بیان فرماتے تھے۔ اس میں بعضے لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم محنتی لوگ ہیں، دن بھر محنت مزدوری کرتے ہیں ہم سے نہیں ہو سکتا کہ ہم شب بیداری کریں تو حضرتؐ نے ان کے حق میں یہ حدیث فرمائی۔

(۳۷۰) م جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَاِنَّهٗ

مسلم میں جندب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کی امان میں آگیا سو کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا تم کو ڈھونڈے کسی بات میں اپنی امان کے سبب سے

Marfat.com

مَنْ يَّطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُّدْرِكْهُ ثُمَّ يُكِبُّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ۔

یعنی صبح کے نمازی کو کسی طرح نہ چھیڑو وہ خدا کی امان میں ہے سو بیشک خدا جسکو اپنی پناہ دینے کے سبب سے ڈھونڈھتا ہے پکڑ لیتا ہے یعنی اس کا گنہگار کسی طرح بچ نہیں سکتا پھر اس کو اوندھا منہ کے بل دوزخ میں ڈالدیتا ہے۔

ف یعنی صبح نیند اور غفلت کا وقت ہے تو اس وقت اٹھ کر نماز پڑھنا دلیل ہے اس کے سچے ایمان کی اس واسطے خدا نے اس کو اپنی پناہ میں لیا اور اس کے ناحق رنج دینے والے کو دوزخ کا وعدہ کیا۔

(۳۷۱) **مر** اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ كَانَ يَمْشِيْ اِلٰى مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا يَرْكَبُ وَيَرْجُوْ فِيْ اَثَرِ وَالْاَجْرَ۔

مسلم میں ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھ کو ملے گا جس کا تو ثواب چاہتا ہے۔ یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے فرمایا جو پیدل حضرتؐ کی مسجد میں آتا تھا اور سوار نہ ہوتا تھا اور اپنے قدم میں ثواب کی امید رکھتا تھا۔

ف ایک شخص تھا اس کا گھر بہت دور تھا حضرتؐ کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ بروقت مسجد میں آتا تھا۔ کسی نے اس سے کہا کہ اندھیرے اور گرمی میں سوار ہو کر آیا کرو اس نے کہا میں پیادہ آنے میں ثواب کی امید رکھتا ہوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تجھ کو اس نیت اور اس محنت کا ثواب ملے گا۔

(۳۷۲) **مر** جَابِرٌ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے قوم بنی سلمہ اپنے گھروں میں بنے رہو تا تمہارے نقش قدم لکھے جاویں اپنے گھروں میں بنے رہو تاکہ تمہارے نقش قدم لکھے جاویں۔

ف بنی سلمہ انصاریوں کی ایک قوم تھی ان کے گھر حضرتؐ کی مسجد سے دور تھے اُس قوم نے چاہا کہ مسجد کے گرد آ بسیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی دوبار یعنی ہر چند مسجد دور ہونے سے تم کو آتے جاتے تکلیف ہے لیکن یہ کتنا بڑا ثواب ہے کہ ہر ایک قدم کے شمار پر ایک نیکی تمہارے واسطے لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے معلوم ہوا یہ کہ جس کا گھر مسجد سے دور ہو وہ اس آنے جانے کی تکلیف کو غنیمت جانے۔

(۳۷۳) **مر** جَابِرٌ اِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً **قَالَهٗ** لِرَهْطِ جَابِرٍ وَقَدْ اَرَادُوْا اَنْ يَّبِيْعُوْا بُيُوْتَهُمْ فَيَقْرُبُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تمہارے واسطے ہر قدم پر درجہ ہے یہ حضرتؐ نے جابرؓ کی قوم سے فرمایا اور ان لوگوں نے اپنے گھروں کے بیچ ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اور چاہا تھا کہ حضرتؐ کی مسجد کے قریب آ رہیں۔

ف یعنی جتنا تم دور رہو گے اور مسجد میں آیا کرو گے اتنا ثواب زیادہ پاؤ گے کہ ہر قدم پر درجہ بلند ہو گا۔

(۳۷۴) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر کوئی نماز ہی میں ہے جب تک اس کو نماز ہی روکے رہے نہیں کوئی چیز اس کو اپنے گھر والوں کی طرف آنے سے روکے ہے سوائے نماز کے۔

Marfat.com

ف یعنی مسجد میں جتنی دیر جماعت کے انتظار میں گذرتی ہے وہ سب نمازیں داخل ہے۔ نماز کی برابر وقتِ انتظار کا بھی ثواب ملے گا بشرطیکہ سوائے انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد میں نہ ٹھہرا ہو۔

(۳۷۵) م اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ قَدْ جَمَعَ اللّٰہُ لَکَ ذٰلِکَ کُلَّہٗ فَاَتٰی لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قِیْلَ لَہٗ لَوِ اشْتَرَیْتَ حِمَارًا تَرْکَبُہٗ فِی الظَّلْمَاءِ وَفِی الرَّمْضَاءِ وَکَانَ لَا تُخْطِئُہٗ صَلٰوۃٌ مَعَ بُعْدِہٖ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ مَنْزِلِیْ اِلٰی جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ یُّکْتَبَ لِیْ مَمْشَایَ اِلَی الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِیْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰی اَھْلِیْ

مسلم میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ جمع کر رکھا ہے خدا نے تیرے واسطے یہ سب کچھ۔ حضرتؐ نے اس انصاری مرد سے فرمایا جس سے لوگوں نے کہا کہ اگر تو سواری مول لے اور تاریکی اور گرمی کے وقت نماز کے واسطے اس پر سوار ہوا کرے تو مناسب ہے اور اس مرد کا حال یہ تھا کہ کوئی جماعت کی نماز اس سے نہ چھوٹتی تھی باوجودیکہ وہ حضرتؐ کی مسجد سے بہت دور رہتا تھا تو اس نے جواب دیا کہ مجھ کو اس بات کی خوشی نہیں کہ میرا گھر مسجد کے متصل ہو اس واسطے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف میرا آنا لکھا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گھر جاؤں تو پلٹنے کا بھی ثواب لکھا جاوے۔

ف معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد اور رفت دونوں میں ثواب ہے، جتنا گھر دور اتنے قدم زیادہ تو اتنا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے۔

(۳۷۶) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَھَرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْہُ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ھَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِکَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا۔

نماز پنجگانہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بتاؤ تو کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ندی ہو کہ وہ اس میں ہے ہر روز پانچ بار نہاوے کیا اس کا کچھ میل باقی رہے۔ اصحابؓ نے کہا کہ کچھ اس کے میل سے نہ باقی رہیگا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہی حال ہے پانچ نمازوں کا کہ ان کے سبب سے حق تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

ف یعنی جیسے ہر روز پانچ وقت نہانے سے بدن پر میل نہیں رہتا اسی طرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہیں رہتے لیکن صرف پانی ڈالنے سے میل نہیں چھوٹتا بدن کا ملنا اور مانجنا بھی شرط ہے اسی طرح نماز میں بھی حضوری دل اور اپنے رب کے روبرو گڑگڑانا ضرور چاہیئے تاکہ گناہوں کا میل دل سے چھوٹے۔

(۳۷۷) م جَابِرٌ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ کَمَثَلِ نَھَرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰی بَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْہُ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی مثل جیسے جاری دریا گہرے کی مثل کہ کسی کے دروازے پر ہووے اور پانچ بار ہر روز اس میں نہاوے یعنی ایسا شخص گناہوں سے پاک رہے گا جیسے پانچ وقت کا نہانے والا میل سے صاف رہتا ہے۔

Marfat.com

بازاروں کے بارے میں حضورؐ کا ارشاد

(۳۷۸) م ابُوْھُرَیْرَۃَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا۔ [1]

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شہروں کے مکانات میں خدا کے نزدیک مسجدیں دوست تر ہیں اور شہروں کے مکانات میں خدا کے نزدیک دشمن تر بازاریں ہیں۔

ف مسجدیں اس واسطے زیادہ ترپسند ہیں کہ وے عبادت گاہ ہیں ان میں خدا یاد آتا ہے اور بازاریں اسواسطے ناپسند ہوئیں کہ ان میں دنیا یاد آتی ہے بلکہ اکثر لوگ خرید فروخت کی مشغولی سے عصر کی نماز قضا کر ڈالتے ہیں یا تنگ وقت پڑھتے ہیں۔

سب سے زیادہ کون امامت کا مستحق ہے

(۳۷۹) م اَبُوْسَعِیْدٍ اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَۃً فَلْیَؤُمَّھُمْ اَحَدُھُمْ وَاَحَقُّھُمْ بِالْاِمَامَۃِ اَقْرَؤُھُمْ۔

مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین آدمی ہوں تو ایک ان کی امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے ان میں وہ ہے جو قرآن خوب پڑھ جانتا ہو۔

ف حضرتؐ کے وقت میں جو بڑا قاری ہوتا تھا وہ مسائل بھی خوب جانتا تھا اسواسطے حضرتؐ نے قاری کو عالم پر مقدم رکھا اور اب اکثر اماموں کا یہ مذہب ہے کہ عالم مسئلہ دان، قاری پر مقدم ہے کہ نماز میں اگر کچھ خلل ہوگا تو عالم درست کرلے گا۔ نرا قاری اور حافظ کیا جانے کہ کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہے اور کس سے مکروہ ہوتی ہے۔

(۳۸۰) م اَبُوْمَسْعُوْدٍ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَآءَۃِ سَوَآءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّۃِ سَوَآءً فَاَقْدَمُھُمْ ھِجْرَۃً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْھِجْرَۃِ سَوَآءً فَاَقْدَمُھُمْ سِنًّا وَلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِہٖ وَلَا یَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔

مسلم میں ابومسعود انصاریؓ سے جن کا نام عقبہ بن عمرو ہے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ امامت کرے قوم کی جو اُن میں قرآن کا بڑا قاری ہو، سو اگر وے لوگ قرأت میں برابر ہوں تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو، سو امامت کرے اور اگر حدیث اور فقہ میں بھی سب برابر ہوں تو امامت کرے جس نے ان میں سے اول ہجرت کی ہو، سو اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو ان میں بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے ایک مرد دوسرے مرد کی حکومت کے مقام میں اور نہ بیٹھے اس کے گھر میں اس کی مسند پر بدون اس کی اجازت کے۔

مراتب امامت کا بیان

ف فقہ میں لکھا ہے کہ امامت میں افضل عالم ہے اس کے بعد قاری اس کے بعد متقی اس کے بعد بڑی عمر والا۔ اور اس حدیث میں قاری کو عالم پر افضل فرمایا اس واسطے کہ حضرتؐ کے وقت میں جو قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا۔ اور پچھلے زمانے میں اکثر لوگ قاری ہوتے ہیں اور عالم نہیں ہوتے اسواسطے فقہ میں عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب اصحاب پر ختم ہوا اسواسطے فقہ میں پرہیزگاری کو ہجرت کے قائم مقام کیا۔

[1] امام مسلمؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "صبح کی نماز پڑھکر اپنی جگہ بیٹھے رہنے کی فضیلت" میں ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

کفار کے حق میں حضورؐ کا بددعا فرمانا۔

(۳۸۱) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَ عَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ بِمَکَّۃَ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْئَتَکَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا عَلَیْھِمْ سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ [1]

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی نجات دے ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ربیعہ کو اور مکے کے دبے ہوئے بے زور مسلمانوں کو، الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور ان پر سات برس کا قحط ڈال، جیسے یوسفؑ کے وقت میں قحط پڑا تھا۔

ف مکے میں چند غریب مسلمان تھے جیسے ولید اور عیاش اور سلمہ اور عمار اور خباب وغیرہ کفار قریش ان کو بہت ستاتے تھے۔ حضرتؐ نے ان کی مخلصی کی دعا کی آخر خدا نے ان کو نجات دی۔ اور مضر عرب میں ایک قوم تھی وے بڑے سخت لوگ تھے اس واسطے حضرتؐ نے اُن پر بددعا کی۔

قضا نماز جماعت سے فوت ہوئی تو جماعت سے قضا کرنا

(۳۸۲) م اَبُوْقَتَادَۃَ اِنَّکُمْ تَسِیْرُوْنَ عَشِیَّتَکُمْ وَلَیْلَتَکُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَآءَ اِنْشَآءَ اللّٰہُ غَدًا قَالَہٗ قَبْلَ لَیْلَۃِ التَّعْرِیْسِ بِیَوْمٍ۔ [2]

مسلم میں ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم چلوگے دوپہر ڈھلے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاؤگے جو خدا نے چاہا۔ یہ حضرتؐ نے ایک دن پہلے اس رات سے فرمایا تھا جب پچھلی رات کو سوگئے تھے۔

ف یہ حدیث حضرتؐ نے جنگِ خیبر یا تبوک میں فرمائی، دن گرمی کے تھے پانی کم ملتا تھا اور اس رات کو چلتے چلتے آخر شب سوگئے تھے نماز فجر فوت ہوگئی پھر قضا جماعت سے پڑھی۔

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حق میں حضورؐ کی دعا

(۳۸۳) م اَبُوْقَتَادَۃَ حَفِظَکَ اللّٰہُ بِمَا حَفِظْتَ بِہٖ نَبِیَّہٗ قَالَہٗ لَہٗ سَحَرَ لَیْلَۃَ التَّعْرِیْسِ حِیْنَ دَعَمَہٗ ثَالِثَۃً۔ [3]

مسلم میں قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا تیری محافظت کرے اس کے بدلے کہ تو نے خدا کے پیغمبر کی محافظت کی، یہ حضرتؐ نے ابوقتادہ سے فرمایا لیلۃ التعریس کی صبح کو جبکہ ابوقتادہؓ نے تیسری بار حضرت کو ٹیک دیکر سنبھالا۔

ف حضرتؐ نے خیبر کو فتح کرکے رات کو کوچ کیا۔ صبح کے قریب حضرتؐ پر نیند کا غلبہ ہوا۔ حضرتؐ سوار تھے نیند کے سبب سے جھک جھک جاتے تھے اور ابوقتادہ انصاری حضرتؐ کو تھام لیتے تھے تیسری بار حضرتؐ چونکے معلوم ہوا کہ ابوقتادہؓ تھامتے آتے ہیں، تب حضرتؐ نے ان کے حق میں یہ دعا کی۔

حضورؐ کے معجزے

(۳۸۴) م [3] اَبُوْقَتَادَۃَ اِحْفَظْ عَلَیْکَ

مسلم میں ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ

---

[1] امام مسلمؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "جب کوئی مصیبت نازل ہو تو تمام نمازوں میں دعائے قنوت پڑھنا چاہئے" میں ذکر کیا ہے۔
[2] امام مسلمؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "قضا نماز جلد ادا کرنی چاہئے" میں ذکر کیا ہے۔
[3] امام مسلمؒ نے ان دونوں عنوانوں کی حدیثوں کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

مِيْضَاتَكَ فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَأٌ قَالَ لَهٗ سَحَرَ لَيْلَةَ التَّعْرِيْسِ۔

فرمایا کہ تھلے رہ اپنے وضو کے برتن کو اس کا کچھ حال ظاہر ہوتا ہے یہ حضرتؐ نے اس رات کی صبح کے وقت فرمایا جس رات کے پچھلے وقت مقام ہوا تھا۔

حضورؐ کے دو معجزے، اول پانی کا جوش مارنا، دوسرے پیشینگوئی کے مطابق واقع ہونا۔

ف صبح کو حضرتؐ نے یہ فرمایا اور دن کو پیاس غالب ہوئی اور پانی نہ تھا اسی برتن سے پانی ابلنے لگا اور ابو قتادہؓ پلانے لگے یہاں تک کہ تمام لشکر آسودہ ہوگیا۔ اس حدیث سے دو معجزے ثابت ہوئے ایک تو پانی کا جوش کرنا دوسرے آئندہ کی خبر دینا۔

(۳۸۵) **م** اَبُوْ قَتَادَةَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ اُطْلُقُوْا لِيْ غُمَرِيْ قَالَهٗ ظَهِيْرَةَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ۔

مسلم میں ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم پر ہلاکی نہ ہوگی کھول لاؤ میرے پاس میرا چھوٹا پیالہ، یہ حضرتؐ نے جس رات آخر شب لشکر اترا تھا اس دن دوپہر ڈھلتے فرمایا۔

حضورؐ کا معجزہ ایک پیالہ پانی سے تیس ہزار کا لشکر سیراب ہونا۔

ف جنگ تبوک سے جب حضرتؐ پھرے تو موسم گرمی کا تھا پانی کہیں نہ تھا جب دوپہر گذری اصحابؓ نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہیں پیاس کے مارے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم ہلاک نہ ہوگے پھر پیالا منگوایا جو کجاوے میں بندھا تھا اور وضو کے برتن سے تھوڑا پانی اس میں ڈالا پھر اس کو اپنے منہ سے لگایا خواہ پیا یا کچھ اس میں پھونکا، پانی میں اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا تیس ہزار کا لشکر تھا یا ستر ہزار کا، یہ حضرتؐ کا معجزہ ہوا۔

(۳۸۶) **م** اَبُوْ قَتَادَةَ اَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَجِيْئَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَاِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا قَالَهٗ غَدَاةَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ بَعْدَ مَا صَلّٰى الْفَجْرَ۔

مسلم میں ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار کہ ماجرا تو یوں ہے کہ نیند میں کچھ تقصیر نہیں، تقصیر تو اس شخص پر ہے جو نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے سو جو شخص کہ ایسا کرے یعنی سونے سے اسکی نماز قضا ہو جاوے تو قضا کی نماز پڑھے جس وقت کہ اس سے آگاہ ہو پھر جب کل ہو تو کل کی نماز وقت پر پڑھے یعنی یوں نہ کرے کہ جس وقت آج کی قضا پڑھے کل کی ادا نماز بھی اسی وقت پڑھے، اس خیال سے کہ آج سے شاید وقت بدل گیا یہ حضرتؐ نے لیلۃ التعریس کی صبح کو کہا نماز فجر کی قضا کرنے کے بعد۔

ف حضرتؐ جہاد سے پھرے اور رات بھر چلے تھوڑی رات رہے سوئے اور چند اصحاب کو چوکیدار مقرر کیا کہ نماز کے وقت جگا دیویں ایسا اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی قضا ہوگئی، دن چڑھے اول حضرت جاگے۔ وہاں سے آگے بڑھ کے قضا کی نماز پڑھی۔ اصحابؓ نے کہا کہ اس ہماری تقصیر کا کیا کفارہ ہے؟ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

(۳۸۷) **م** اَبُوْ قَتَادَةَ مَتٰى كَانَ هٰذَا مَسِيْرُكَ مِنِّيْ قَالَهٗ لِاَبِيْ قَتَادَةَ سَحَرَ

مسلم میں ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کب سے یہ تیری چال میرے ساتھ تھی یہ حضرتؐ نے ابو قتادہ سے لیلۃ التعریس

Marfat.com

لَیْلَۃِ التَّعْرِیْسِ حِیْنَ دَعَمَ ثَالِثَۃً۔ کی فجر کو فرمایا جبکہ اس نے تیسری بار حضرتؐ کو تھام لیا۔

ف حضرتؐ رات بھر منزل کی نیند کے غلبے سے جھکنے لگے۔ ابو قتادہؓ نے تین بار حضرتؐ کو تھام لیا۔ تیسری بار حضرتؐ جاگ پڑے تب یہ حدیث فرمائی جب کہ ابو قتادہؓ سے یہ حال معلوم ہوا تو حضرتؐ نے ابو قتادہؓ کے حق میں یوں دعا کی کہ خدا تیری محافظت کرے جیسے تو نے اپنے پیغمبر کی محافظت کی۔

(۳۸۸) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لِیَاْخُذْ کُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِہٖ فَاِنَّ ھٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِیْہِ الشَّیْطَانُ **قَالَہٗ** غَدَاۃَ لَیْلَۃِ التَّعْرِیْسِ۔ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا چاہیے کہ پکڑے رہے ہر ایک مرد اپنے اونٹ کے سر کو سو مقرر یہ منزل ہے کہ اس میں ہمارے پاس شیطان آیا۔ یہ حضرتؐ نے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا۔

ف جنگ خیبر سے پلٹتے ہوئے آخر شب حضرتؐ اور تمام لوگ سو گئے فجر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ مکان ہے شیطان کا ایسا نہ ہو کہ شیطان کسی کے اونٹ کو بہکا دیوے تو ہشیاری کرنا چاہیے۔

(۳۸۹) م اَلْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُھُمْ شُرْبًا۔ [1] مسلم میں مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا ان کا پچھلا ہے پانی پینے میں۔

ف یعنی ساقی کو لازم ہے کہ اول اور پیاسے مسلمانوں کو پلا دے پھر سب کے بعد آپ پیئے اسی طرح ہر حاکم اور رئیس اور داروغہ کو لازم ہے کہ جس میں اختیار رکھتا ہو اول اور مسلمانوں کو مقدم رکھے سرداری اسی کا نام ہے۔

(۳۹۰) ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ اِذْھَبْ فَاَطْعِمْ ھٰذَا عِیَالَکَ وَاعْلَمْ اَنَّا لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَّائِکَ زَادَ الْبُخَارِیُّ شَیْئًا وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ اَسْقَانَا **قَالَہٗ** ضَحْوَۃَ لَیْلَۃِ التَّعْرِیْسِ لِذَاتِ الْمَزَادَتَیْنِ۔ بخاری اور مسلم میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جا اور اس طعام کو اپنے گھر والوں کو کھلا اور دریافت کرلے کہ ہم نے تیرا پانی کچھ بھی نہیں کم کیا ولیکن خدا نے ہم کو پانی پلایا۔ یہ حضرتؐ نے لیلۃ التعریس کے پہر دن چڑھے دو کھال والی عورت سے فرمایا۔

ف حضرت کسی سفر میں تھے گرمی کی شدت ہوئی اور پیاس لوگوں پر غالب ہوئی پانی کہیں نہ تھا اصحابؓ نے یہ حال حضرتؐ سے کہا حضرتؐ نے دو شخصوں کو پانی تلاش کرنے کے واسطے بھیجا انھوں نے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار پانی کی دو کھالیں لادے چلی آتی ہے اس کو حضرتؐ کے پاس لے آئے۔ حضرتؐ نے کھال سے پانی لیکر لوگوں کو پلانا شروع کیا یہاں تک کہ لوگ آسودہ ہو گئے اور وے کھالیں اسی طرح پانی سے لبریز تھیں پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اس عورت کو کچھ دو، کسی نے کھجور کسی نے آٹا کسی نے ستو اس کو دیئے، تب حضرتؐ نے اس عورت سے یہ حدیث فرمائی۔

نماز کے اوقات کا بیان

ظہر کی نماز گرمی میں ٹھنڈے وقت پڑھنا چاہیے

(۳۹۱) ق اَبُوْذَرٍّ اِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ بخاری اور مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

[1] یہ روایت صحیح مسلم میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ۔

گرمی کی سختی دوزخ کے جوش اور ابال سے ہے سو جب خوب گرمی ہوا کرے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو۔

ف یعنی اس عالم کی گرمی دوزخ کی گرمی کا نمونہ ہے اور جوش غضب کا وقت۔ ہے کہ ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا چاہئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز اول وقت مستحب نہیں ٹھنڈے وقت پڑھے۔ یہی مذہب ہے امام اعظمؒ کا۔

عصر کی نماز چھوڑ دینے کا گناہ

(۳۹۲) **ق** بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ۔

بخاری اور مسلم میں بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑی اس کا کیا اکارت ہوا۔

ف قرآن اور حدیث میں نماز عصر کی نہایت تاکید ہے اس واسطے کہ یہ وقت غفلت کا ہے لوگ اس وقت بازار میں مشغول ہوتے ہیں سیر کو نکلتے ہیں نماز اکثر قضا ہو جاتی ہے، مسلمان کو لازم ہے کہ نماز عصر کا زیادہ تر خیال رکھے ایسا نہ ہو کہ عمل اکارت ہوا سو اسطے کہ ہر روز فرشتے عصر کے وقت نامۂ اعمال آسمان پر لیجاتے ہیں۔

اگر غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت کا وقت بھی ملجائے تو نماز پوری کرنا ضروری ہے

(۳۹۳) **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّمَا بَقَآءُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمہاری زندگی کی تو مدت جو تم سے آگے امتیں ہو چکی ہیں اتنی ہے جتنی مدت عصر کی نماز سے ہے شام تک۔

ف یعنی اگلی امتوں کی عمر بہت ہوتی تھی اور تمہاری کم یعنی اس تھوڑی زندگی میں جس قدر عبادت ہو سکے سو کر لو، دنیا کی ہوس میں زیادہ نہ پھنسو۔

عشا اور فجر میں سستی کرنا نفاق کی علامت ہے

(۳۹۴) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَثْقَلُ صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَآءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ [1]

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ منافقوں پر بہت بھاری نماز عشا کی اور فجر کی نماز ہے اور اگر وے لوگ جانیں جو کہ ان میں ثواب ہے تو مقرر ان کے واسطے آویں گھسٹتے ہوئے

صحیح

ف عشا کے وقت نیند کا غلبہ یا قصہ کہانی یا ناچ رنگ کا دیکھنا بیشتر ہوتا ہے اور فجر کو نیند کی لذت چھوڑنا کچھ ظاہری مسلمانوں پر نہایت سخت معلوم ہوتا ہے اس واسطے ان دونوں وقتوں کی نماز ان سے نہیں ہو سکتی۔ معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز میں کاہلی کرے اور دل چراوے اس میں نفاق کی علامت موجود ہے لازم ہے کہ اپنے دل کو سمجھاوے اور توبہ کرے۔

فجر کی نماز کی فضیلت

(۳۹۵) **ق** اَبُوْمُوْسٰى مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو دونوں ٹھنڈے وقت یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھیگا وہ بہشت میں جائیگا۔

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "عشا اور عتمہ کا ذکر" میں بیان کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ف فجر کو نیند غالب ہوتی ہے، عصر کو خرید فروخت اور دنیا کے بہت کام آگے آتے ہیں تو اس واسطے ان نمازوں کا زیادہ تر ثواب ہے۔ اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ ان کے سوائے اور نماز کی حاجت نہیں اسواسطے کہ جب آدمی نے ایسے سخت وقت کی نماز پڑھی تو آسان وقتوں کی خواہ مخواہ پڑھے گا۔

جس کو نماز کی رکعت ملی اسے نماز مل گئی

(۳۹۶) **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الصَّلٰوۃِ فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے نماز کی ایک رکعت پائی تو اس نے البتہ سب نماز پائی۔

ف اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ جس نے ایک رکعت جماعت میں پائی تو اس نے جماعت کی نماز کا ثواب پایا اور دوسرے یہ کہ جس نے ایک رکعت کی بقدر نماز کا وقت پایا تو اس کی باقی نماز ادا ہے قضا نہیں جیسے کہ صبح کی نماز میں ایک رکعت کے بعد آفتاب طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہوگئی اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا لیکن امام اعظمؒ کے مذہب میں اس صورت میں عصر کی نماز تو ہوگئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہوئی۔

عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک کوئی اور نماز پڑھنے کی اجازت نہیں

(۳۹۷) **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَا یَتَحَرَّی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِھَا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قصد کیا کرے تم میں کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور نہ سورج ڈوبتے۔

ف یعنی صبح اور عصر کی نماز افضل وقت پڑھنا چاہیئے یہ نہیں کہ قصد کیا کرے کہ اب پڑھتا ہوں اب پڑھتا ہوں، پھر دیر کر کے مکروہ وقت یا عین طلوع اور غروب میں نماز پڑھے۔

قضا نماز کیلئے بھی اذان دینا چاہیئے

(۳۹۸) **خ** اَبُوْ قَتَادَۃَ الْحَارِثُ اِبْنُ رِبْعِیٍّ اِنَّ اللّٰہَ قَبَضَ اَرْوَاحَکُمْ حِیْنَ شَآءَ وَرَدَّھَا عَلَیْکُمْ حِیْنَ شَآءَ یَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلٰوۃِ۔

بخاری میں ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بند کر رکھا ہے تمہاری جانوں کو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا۔ اے بلالؓ اٹھ اور لوگوں کو خبر کر دے نماز کی یعنی اذان کہہ۔

ف ایک بار حضرتؐ نے رات کو سفر کیا جب تھوڑی رات رہی تو اصحابؓ نے عرض کی کہ اگر حضرتؐ ٹھہریں تو لوگ تھوڑا سو لیویں حضرتؐ نے فرمایا کہ کہیں نماز قضا نہ ہو جاوے تب بلالؓ نے کہا کہ یا رسول اللہؐ میں جاگتا رہوں گا نماز کے وقت جگا دوں گا پھر لوگ سو گئے بلالؓ پہلے جاگا کئے جب نیند کا بہت غلبہ ہوا تو کجاوے کو ٹیک دیکر بیٹھ گئے پھر سو گئے۔ سب کی فجر کی نماز قضا ہوگئی۔ جب دھوپ نکلی تو حضرتؐ پہلے سب سے جاگے پھر فرمایا کہ اے بلالؓ کدھر گیا جو تو نے کہا تھا۔ بلالؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ ایسی نیند مجھ کو کبھی نہیں آئی میں ناچار ہوں، پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ یہاں سے اٹھو یہ شیطان کا مقام ہے کہ سب غافل ہو گئے پھر آگے بڑھ کے قضا کی نماز جماعت سے پڑھی اس رات کو لیلۃ التعریس کہتے ہیں۔

Marfat.com

کھانے میں غیر کو شریک کرنا

(۳۹۹) ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْھَبْ بِثَالِثٍ وَّمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اَرْبَعَۃٍ فَلْیَذْھَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ اَوْ کَمَا قَالَ۔ لہ

بخاری اور مسلم میں عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کے پاس دو آدمی کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو کھلانے کے واسطے لیجاوے اور جس کے پاس چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچ چھ کو لیجاوے۔ راوی کو شک ہے کہ پانچ چھ فرمایا کہ اس کے بدلے کچھ اور۔

ف جب حضرتؐ کافروں کے خوف سے مکہ چھوڑ کر مدینے میں آئے تو حضرتؐ کے ساتھ اور اصحابؓ بھی آئے مال اسباب وطن میں چھوٹ رہا اصحابِ صفہؓ کو زیادہ تر کھانے کی تکلیف ہونے لگی تب حضرتؐ نے مدینے میں رہنے والوں سے یہ فرمایا کہ جس کے پاس دو کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو ہمارے پاس سے لیجاوے اور کھانا کھلاوے۔

وتر سب سے آخر میں پڑھنا

(۴۰۰) ق اِبْنُ عُمَرَ اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلَاتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنی رات کی نماز میں پچھلی نماز وتر کر کرو۔

ف یعنی تہجد کے بعد وتر چاہئے اور جو شخص کہ کبھی رات کو اٹھتا ہو اور کبھی سو جاتا ہو اس کو لازم ہے کہ وتر کو عشا کے وقت پڑھ لیا کرے لیکن حضرتؐ کے فعل سے ثابت ہے کہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹھکر پڑھتے تھے۔

اذان کا بیان

مؤذن کی فضیلت

(۴۰۱) خ اَبُوْسَعِیْدٍ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَھِدَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ ۲ہ

بخاری میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جہانتک موذن کی آواز پہنچتی ہے وہاں تک جو جن اور آدمی اور کوئی چیز سنے گا وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت میں گواہی دیگا

ف یعنی اس کے ایمان کی اور اس بات کی کہ وہ لوگوں کو نماز کے واسطے بلایا کرتا تھا گواہی دیں گے سب سننے والے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین اور پہاڑ۔ اسی واسطے مستحب ہے کہ خوب زور سے اذان کہے

صبح صادق کے بعد اذان کہنا

(۴۰۲) ق عَائِشَۃُ اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ۔ ۳ہ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ بلالؓ رات کو اذان دیتا ہے سو تم کھایا پیا کرو جبتک عبداللہ ابن ام مکتومؓ اذان نہ دیوے۔

۱ہ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوانؓ عشا کی نماز کے بعد گھر والوں اور مہمانوں سے باتیں کرنا" میں ذکر کیا ہے۔

۲ہ امام مسلمؒ نے حدیث مذکور کو عنوان" اونچی آواز سے اذان کہنا چاہئے" میں ذکر کیا ہے۔

۳ہ یہ حدیث صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے حضرت عائشہؓ سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

ف بلال کچھ رات رہے اذان دیتے تھے تاکہ لوگ تہجد کی نماز کو اٹھ کر پڑھیں اور جو جاگتے ہوں وے سو رہیں اور عبداللہ صبح کو اذان کہتے تھے وے اندھے تھے جبتک لوگ نہ کہتے کہ فجر ہوئی وے اذان نہ کہتے تھے۔ سو حضرتؐ نے فرمایا کہ روزہ دار سحری کھایا کریں بلالؓ کی اذان کا خیال نہ کریں۔

نماز باجماعت کی فضیلت

نماز باجماعت کا ثواب تنہا نماز پڑھنے سے پچیس ۲۵ یا ستائیس درجہ زیادہ ہے۔

(۴۰۳) خ اِبْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً هٰذِهٖ رِوَايَةُ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ۔

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے افضل ہے یہ ابوسعیدؓ کی روایت ہے اور عبداللہ بن عمرؓ کی روایت میں ستائیس درجے کا ذکر ہے۔

(۴۰۴) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَصَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ وَالْمَلَآئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰٓى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت میں اس کے گھر اور بازار کی نماز سے بیس ۲۰ چند درجے زیادہ ہے یعنی پچیس یا ستائیس اور اس کا سبب یہ ہے کہ جب آدمی نے وضو کیا بخوبی پھر مسجد میں آیا اس حالت سے کہ سوائے نماز کے اس کی جنبش کا کوئی سبب نہ ہو تو ایسا شخص کوئی قدم نہ چلے گا مگر کہ خدا اس ڈگ (قدم) کے سبب سے اس کا ایک درجہ بلند کریگا اور اس کی جہت سے اس کا گناہ دور کرے یہانتک کہ مسجد میں آوے پھر جب مسجد میں آیا تو نماز میں داخل ہوا جب تک کہ اس کو نماز روکے رہے یعنی جو مدت نماز کے انتظار میں گذرے گی وہ نماز میں شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملے گا اور فرشتے اس کو دعا کرتے ہیں جبتک کہ اس مکان میں بیٹھا رہے گا جس میں نماز پڑھ چکا فرشتے کہتے الٰہی اس پر رحم کر الٰہی اس کی مغفرت کر الٰہی اس کی توبہ قبول کر اس پر برحمت متوجہ ہو، یہ وعدہ اس شرط پر ہے جبتک کہ مسجد میں کسی کو تکلیف نہ دیوے جبتک مسجد میں دنیا کی بات نہ کرے یا وضو نہ ٹوٹے۔

ف ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس ۲۵ درجے افضل اور ثواب میں زیادہ اور اگر نیت زیادہ خالص ہوئی تو ستائیس درجے تک بھی نوبت پہنچتی ہے۔ پھر حضرتؐ نے اس کا سبب ارشاد کیا کہ کا وضو کرنا اور مسجد میں صرف نماز ہی کے واسطے جانا مسجد تک ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف اور انتظار نماز میں داخل ہونا اور فرشتوں کا دعا دینا اور مسجد میں طاہر اور باادب رہنا فضول کلام اور تکلیف انام سے بچنا اس فضیلت اور ترقی کا سبب ہے تنہا نماز پڑھنے میں یہ امور حاصل نہیں۔

Marfat.com

دو اور دو سے زیادہ آدمی جماعت کا حکم رکھتے ہیں

(۴۰۵) ق مَالِكِ بْنُ الْحُوَيْرِثِ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا قَالَهُ لَهُ وَلِصَاحِبٍ لَّهُ۔ لہ

بخاری اور مسلم میں مالک بن حویرثؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہیے کہ تم دونوں میں بڑا امام ہووے۔ یہ حضرتؐ نے مالک اور ان کے ساتھی سے فرمایا۔

ف مالک بن حویرثؓ سے روایت ہے کہ ہم دو آدمی حضرتؐ کے پاس حاضر ہوئے جب ہم نے گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں بھی اذان کہنا چاہیئے اور جماعت دو آدمی میں بھی ہوتی ہے اور جب علم میں برابر ہوں تو بڑی عمر والا امام بنے۔

صبح شام مسجد میں جانے کی فضیلت

(۴۰۶) ق أَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد میں آیا کرے گا تو خدا اس کے واسطے مہمانی طیار کرے گا بہشت میں ہر صبح و شام۔

اقامت کے وقت صف میں کوئی اور نماز نہ پڑھنا چاہیئے

(۴۰۷) ق مَالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ الصُّبْحَ أَرْبَعًا نُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا صبح کی تو چار رکعتیں پڑھتا ہے کیا صبح کی تو چار رکعتیں پڑھتا ہے۔

ف صحیح مسلم میں عبداللہ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نمازِ فجر کی اقامت ہوئی تو حضرتؐ نے ایک مرد کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہے اور موذن اقامت کہتا ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب فجر کی جماعت ہوئی ہو تو سنت صف میں پڑھنا نہ چاہیئے۔ اس حدیث کا راوی عبداللہ بن مالک ہے اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی، غلطی ہے۔

اگر اقامتِ صلوٰۃ کے وقت کھانا سامنے آجائے تو کھا لینا چاہیئے

(۴۰۸) ق إِبْنُ عُمَرَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی نہ کرے جبتک کھانے سے فراغت نہ کر لیوے اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہو گئی ہو۔

ف جلدی کرنا اس واسطے منع فرمایا کہ کھانے کی طرف دل لگا رہے گا حضور دل سے نماز نہ ہوگی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوک کا نہیں ہے اور کھانا کھاتے تک جماعت ہو چکے گی تو نماز میں شریک ہو۔ روایت ہے کہ عبداللہ بن عباسؓ اور ابوہریرہؓ کباب کھاتے تھے اتنے میں جماعت کی تکبیر ہوئی عبداللہ بن عباسؓ نے ابوہریرہؓ سے کہا کہ جلدی نہ کرو اس کو کھا لو تاکہ نماز میں دل نہ لگا رہے۔

(۴۰۹) ق عَائِشَةُ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے

لہ روایت مذکورہ کے الفاظ مسلم کی روایت کے مطابق نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ۔

فرمایا کہ جب رات کا کھانا تیار ہو اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کھانے کی ابتدا کرو۔

ف یعنی اول کھانے سے فراغت کرو پھر نماز پڑھو تاکہ تسکین سے نماز ہو کھانے کی طرف نہ دل لگا رہے۔

ف حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ مجھ کو مدت سے آرزو تھی کہ میں حضرتؐ کو خواب میں دیکھوں اور کسی حدیث کی صحت حضرتؐ سے تحقیق کروں تاکہ مجھ کو اعلیٰ رتبے کی سند حاصل ہو اور اس آرزو میں بہت برس گذرے آخر شب ہفتے کی شب ذیقعدہ کی اٹھارہویں تاریخ سنہ چھ سو گیارہ ہجری میں فجر کے قریب میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں نے چھت پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرتؐ بیٹھے رات کا کھانا کھاتے ہیں اور حضرتؐ کے ساتھ اور چند لوگ ہیں سو حضرتؐ نے مجھ کو کھانے کے واسطے بلایا میں نے چاہا کہ نماز پڑھ کے جواب دوں تو مجھ کو ابو سعید ابن معلی کی وہ بات یاد آئی کہ حضرتؐ نے ان کو پکارا تھا اور وہ نماز پڑھتے تھے سو انھوں نے بے نماز پڑھے جواب نہ دیا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے کیا نہیں فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اس کے رسول کو جب تم کو بلاوے۔ اس خیال سے میں حضرتؐ کے پاس گیا تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہؐ کیا یہ حدیث صحیح ہے کہ جب رات کا کھانا تیار ہو تو اول کھانا شروع کرو حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں یعنی یہ حدیث صحیح ہے۔

اگر امام اچھی طرح نماز نہ پڑھے تو گناہ اسی کے سر ہے

(۴۱۰) **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَئُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمہارے امام تمہارے واسطے نماز پڑھتے ہیں سو اگر انھوں نے ٹھیک نماز پڑھی تو تم کو پورا ثواب ملا اور اگر انھوں نے کچھ خطا کی تو تم کو اقتدا کا ثواب ہے اور ان پر بے التفاتی کا عذاب ہے۔

ف یعنی جماعت کا ترک کرنا کسی طرح درست نہیں، اس واسطے کہ اگر امام نے نماز کے سب شرائط اور ارکان ادا کئے تو تمہاری نماز پوری ہوگئی اور اگر انھوں نے نماز کی کسی شرط اور رکن کو ترک کیا تو تم کو ثواب ہے اس واسطے کہ تم کو اس کی خبر نہیں مگر ان پر عذاب ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑھاوے اور مقتدیوں کو اس کی خبر نہ ہو تو ان کی نماز ہوگئی لیکن امام پر اس کا وبال پڑے گا۔

جب کوئی تنہا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی نماز پڑھے

(۴۱۱) **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَآءَ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی آدمیوں کو نماز پڑھاوے یعنی امام بنے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ آدمیوں میں ضعیف اور بیمار اور بڈھے بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا اپنے واسطے نماز پڑھے تو طول کرے جتنا چاہے۔

مکبر بن کر امام کی تکبیر لوگوں کو سنانا جائز ہے

(۴۱۲) **خ** اَبُوْسَعِيْدٍ اِئْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ۔

بخاری میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہیے کہ تمہاری اقتدا کریں جو تمہارے بعد ہیں۔

Marfat.com

ف بعضے اصحاب صف سے پیچھے کھڑے تھے حضرتؐ نے فرمایا کہ آگے بڑھو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اول صف کے لوگ نماز میں میری پیروی کریں اور دوسری صف والے پہلی صف والوں کی اقتدا کریں اسی طرح سے آخر تک۔ حضرتؐ کا معمول تھا کہ ہوشیار اور دانا اصحاب کو صفِ اول میں کھڑا کرتے تھے تاکہ حضرتؐ سے آداب نماز کے سیکھیں اور غیروں کو سکھلا دیں۔

سورۂ اخلاص سے محبت کی فضیلت

(۴۱۳) **خ** اَنَسٌ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ يَعْنِيْ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ۔ [1]

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص کی محبت تجھ کو بہشت میں داخل کرے گی۔

ف ایک شخص نے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرتؐ میں سورۂ اخلاص یعنی قل ہو اللہ سے بہت محبت رکھتا ہوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

صف میں ملنے سے پہلے رکوع نہ کرنا چاہیئے

(۴۱۴) **خ** اَبُوْبَكْرَةَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ قَالَهُ لَهٗ۔

بخاری میں ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام پھر نہ کرنا یہ حضرتؐ نے ابوبکرہؓ سے فرمایا

ف حضرتؐ رکوع میں تھے ابوبکرہؓ اس خیال سے کہ رکوع کا ثواب نہ جاتا رہے جلدی سے صف کے پیچھے نیت کرکے رکوع میں شریک ہو گئے۔ جب حضرتؐ کو یہ حال معلوم ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ یعنی عبادت کی حرص عمدہ بات ہے خدا زیادہ کرے لیکن پھر ایسی جلدی نہ کرنا کہ صف میں ملنا افضل ہے اور صف کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہے اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن نماز نہیں باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی پھر پڑھنے کو فرماتے۔

کیا عورتیں نماز کے واسطے مسجد میں جا سکتی ہیں

(۴۱۵) **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَاْذَنَتْكُمْ نِسَآؤُكُمْ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاْذَنُوْا لَهُنَّ۔ [2]

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں نماز کے واسطے جانے کی اجازت مانگیں تو ان کو اجازت دو۔

ف اس مضمون کا بیان مفصل ہو چکا کہ اب عورتوں کے نکلنے کا فتویٰ نہیں زمانہ بگڑ گیا۔

عورت کو مسجد میں جانے کے لئے شوہر سے اجازت لینا چاہیئے

(۴۱۶) **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا۔ [3]

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسی سے اس کی جورو مسجد میں جانے کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اس کو منع نہ کرے۔

---

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "ایک رکعت میں دو سورتیں ایک ساتھ پڑھنا" میں ذکر کیا ہے۔
[2] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "عورتوں کا رات کی نماز کے واسطے اندھیرے مسجد میں آنا اور نماز پڑھ کر جلد واپس ہو جانا" میں ذکر کیا ہے۔
[3] بخاری کی روایت میں لفظ مسجد مذکور نہیں۔

(چشتی)

Marfat.com

مسافر کی نماز کا بیان

(۴۱۷) م عُمَرُ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ يَعْنِي الْقَصْرَ فِي السَّفَرِ مَعَ الْاَمْنِ۔

مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نماز کا قصر صدقہ ہے کہ خدا نے تم پر تصدق کیا ہے سو اسکے صدقے کو قبول کرو یعنی امن کی حالت میں بھی نماز کا قصر سفر میں چاہیئے۔

ف سفر میں چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہے یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رخصت ہے تو مناسب نہیں کہ خدا کی رخصت کو نہ مانے اور پوری پڑھے اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ کا کہ سفر میں پوری نماز پڑھنا درست نہیں۔

بارش کے دن اپنی قیام گاہ پر نماز پڑھنا جائز ہے

(۴۱۸) م جَابِرٌ لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِيْ رَحْلِهٖ قَالَهٗ فِيْ يَوْمٍ مَّطِيْرٍ فِيْ سَفَرٍ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھ لیوے جو شخص کہ تم میں سے چاہے اپنے بستر پر یہ حضرتؐ نے مینہ برسنے کے دن سفر میں فرمایا۔

ف معلوم ہوا کہ مینہ کے عذر سے جماعت میں حاضر نہ ہونا درست ہے۔

اقامت ہوتے وقت اور نماز پڑھنا درست نہیں

(۴۱۹) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہیں سوائے فرض کے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسجد میں جماعت کی نماز ہوتی ہو تو سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہے لیکن حنفی مذہب میں صرف فجر کی سنت جماعت سے علیحدہ مسجد کے دروازے کے قریب پڑھ کے جماعت میں ملے اور اگر جانے کہ سنت پڑھنے سے جماعت کی ایک رکعت بھی نہ ملے گی تو سنت نہ پڑھے جماعت میں ملے اور اگر کوئی آگے سے پڑھتا ہوا ایک رکعت پڑھ چکا تو دوسری رکعت ملا کر سلام پھیر کے جماعت میں شریک ہووے اور اگر اول رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو اس نماز کو توڑ کر جماعت میں ملے دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کی۔

(۴۲۰) م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ يَا فُلَانُ بِاَيِّ الصَّلٰوتَيْنِ اعْتَدَدْتَ اَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ اَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا قَالَهٗ لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهٗ۔

مسلم میں عبداللہ بن سرجسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے فلانے دونوں نمازوں سے کس نماز کا تو نے حساب کیا یعنی کس نماز کو معتبر جانا کیا اس نماز کو جو تو نے اکیلے پڑھی یا اس نماز کو جو ہمارے ساتھ پڑھی۔ یہ حضرتؐ نے اس مرد سے فرمایا جو مسجد میں آیا اور حضرتؐ فرض نماز فجر کی پڑھتے تھے سو اس نے شاید دو سنت رکعتیں مسجد کے ایک کنارے میں پڑھیں پھر حضرتؐ کے ساتھ نماز میں داخل ہوا۔

ف یعنی جماعت کے ہوتے سنت پڑھنا نہ چاہیئے اور یہی مذہب ہے اکثر اماموں کا۔ اور امام اعظمؒ کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت میں شریک ہو جاوے گا تو مسجد کے باہر صف سے دور سنت پڑھے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بھی نہ ملے گی تو جماعت میں شریک ہو جاوے سنت نہ پڑھے۔

Marfat.com

مسجد میں داخلہ کی دعا

(۴۲۱) م اَبُوْ حُمَيْدٍ اَوْ اَبُوْ اُسَيْدٍ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

مسلم میں ابو حمیدؓ یا ابو اسیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں جاوے تو چاہیئے کہ یوں کہے کہ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھولدے اور جب مسجد سے نکلے تو یوں کہے کہ اے اللہ میں تیرا فضل اور رزق چاہتا ہوں۔

ف مسجد میں جاتے اور نکلتے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

چاشت کی نماز کا بیان

نماز چاشت کو صلوۃ الاوابین بھی کہتے ہیں۔

(۴۲۲) م زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمَضَتِ الْفِصَالُ۔

مسلم میں زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ صلوۃ الاوابین اس وقت ہے جبکہ اونٹ کے بچوں کے تلوے جلنے لگیں۔

ف یعنی چاشت کے وقت ریت گرم ہوتی ہے بچوں کے تلوے جلنے لگتے ہیں وے ہر طرف سے بھاگ کے اونٹوں کے گرد ہو جاتے ہیں۔ مشائخ لوگ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز کو صلوۃ الاوابین کہتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کو صلوۃ الضحیٰ اور نماز چاشت کا نام صلوۃ الاوابین ہے۔ اوابین اُن عابدوں کو کہتے ہیں جن کا دل عبادت الٰہی کی طرف جھکا رہتا ہے۔

نماز چاشت کی فضیلت

(۴۲۳) م اَبُوْ ذَرٍّ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَتُجْزِئُ مِنْ ذَالِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى۔

مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک آدمی کی ہڈی ہڑی پر ہر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہے سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور لوگوں کو نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کے عوض دو رکعتیں پہر بھر دن چڑھے کی کفایت کرتی ہیں۔

ف یعنی صحیح سالم رکھنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہے تو آدمی پر اس کی شکر گذاری بھی ضروری ہے۔ پھر فرمایا کہ خیرات کرنا صرف مال ہی خرچ کرنے میں منحصر نہیں بلکہ ذکر الٰہی کا بھی ثواب خیرات کے برابر ہے اور چاشت کی دو رکعتیں تو اس شکر گزاری میں کفایت کرتی ہیں۔

فجر کی سنتوں کی فضیلت

(۴۲۴) م عَائِشَةُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو رکعتیں فجر کی بہتر ہیں تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا میں ہے نماز فجر سے کمتر ہے۔

ف یہ سنت فجر کی فضیلت ہے حضرتؐ کا دستور تھا کہ تمام سنت اور نفل سے فجر کی سنت کو مقدم جانتے تھے اور کمال رعایت رکھتے تھے۔

Marfat.com

فرضوں سے پہلے اور بعد کی سنتوں کی فضیلت

(۴۲۵) م اُمِّ حَبِیْبَۃَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ یُصَلِّیْ لِلّٰہِ کُلَّ یَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً تَطَوُّعًا غَیْرَ فَرِیْضَۃٍ اِلَّا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ اَوْ اِلَّا بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ۔

مسلم میں حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہیں جو ہر روز فرض کے سوائے بارہ رکعتیں سنت کی خدا کے واسطے پڑھے مگر کہ خدا اس کے واسطے بہشت میں گھر بنا دیگا راوی کو شک ہے کہ اس طرح فرمایا کہ یوں فرمایا کہ مگر اس کے واسطے بہشت میں گھر بنایا جاویگا۔ مطلب ایک ہے کچھ لفظ کا فرق ہے۔

ف اس حدیث میں بارہ رکعت سنت موکدہ کی فضیلت کا بیان ہے یعنی دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی۔

(۴۲۶) خ اُمِّ حَبِیْبَۃَ مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشَرَۃَ سَجْدَۃً تَطَوُّعًا بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ۔

سنن پنجگانہ کا ثواب۔

بخاری میں حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو سنت نماز پڑھے ہر دن بارہ رکعت اس کے لئے بہشت میں گھر بنایا جائے گا۔

ف مراد ان رکعتوں سے رات دن کی معمول سنتیں ہیں دو فجر کی، چھ ظہر کی، دو مغرب کی، دو عشا کی۔

تہجد کی نماز کا بیان

(۴۲۷) م عُمَرُ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِہٖ مِنَ اللَّیْلِ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْہُ فَقَرَاَہٗ مَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الظُّھْرِ کُتِبَ لَہٗ کَاَنَّمَا قَرَاَہٗ مِنَ اللَّیْلِ۔

مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے رات کے وظیفے سے سو گیا یعنی سب وظیفہ نیند کے سبب سے قضا ہو یا تھوڑا، پھر اس نے صبح سے ظہر تک کسی وقت پڑھ لیا تو اس کا ثواب ویسا لکھا جائے گا جیسا رات کا۔

ف یعنی اس وقت میں کرنے سے اس کا ثواب نہ گھٹے گا پورا ملے گا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا پڑھنے کو یہی وقت بہتر ہے۔

(۴۲۸) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا مَضٰی شَطْرُ اللَّیْلِ اَوْ ثُلُثَاہُ یَنْزِلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ ھَلْ مِنْ سَآئِلٍ فَیُعْطٰی ھَلْ مِنْ دَاعٍ فَیُسْتَجَابَ لَہٗ ھَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَیُغْفَرَ لَہٗ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الصُّبْحُ وَیُرْوٰی مَنْ یُّقْرِضُ غَیْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ وَیُرْوٰی عَدِیْمٍ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب آدھی رات جاتی ہے یا تہائی رات باقی رہے خدا تعالیٰ بڑی برکت والا اترتا ہے پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہے کہ کوئی ہے مانگنے والا جو دیا جاوے کوئی ہے دعا کرنے والا تو اس کی دعا قبول ہووے کوئی ہے گناہ بخشانے والا جس کے گناہ بخشے جاویں اسی طرح فرماتا ہے صبح تک اور ایک روایت میں یوں ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ کون قرض دے اس کو جو مفلس قلاش اور لیمار دنا دہندہ نہیں یعنی خدا کو۔ اور ایک روایت میں بجائے عدوم کے عدیم ہے لیکن مطلب ایک ہی ہے۔

ف خدا تعالیٰ جسم سے پاک ہے اترنا چڑھنا اس کی شان نہیں تو مطلب یہ ہے کہ آدھی رات سے صبح

Marfat.com

تک رحمتِ الٰہی اپنے بندوں پر نہایت متوجہ ہوتی ہے یہاں تک کہ خود سوال اور دعا کا تقاضا فرماتا ہے تاکہ قبول کرے۔ معلوم ہوا کہ وہ وقت نہایت برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہے اسی واسطے اس وقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرض کے سب نفلوں سے بہتر ہے افسوس صد افسوس کہ یہ دولت ہر رات کو ہو اور اہلِ غفلت اس وقت نیند میں یا ناچ رنگ میں اس دولت سے محروم رہیں۔ اللہ اپنے کرم سے اس وقت کی نماز کا شوق ہمارے دلوں میں ڈالے اور اس کی قدر ہم کو سمجھاوے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دیجے اس کو جو مفلس اور نادہند نہیں یعنی قرض اس خیال سے مفلس کو نہیں دیتے کہ یہ کہاں سے ادا کرے گا اور بدمعاملہ کو نہیں دیتے کہ یہ کھا جاویگا دغاباز ہے ادا نہ کرے گا۔ سو خدا فرماتا ہے کہ میں مفلس نہیں جو نہ دیسکوں اور نادہند نہیں جو دیتے ہوئے ڈرتے ہو۔ یعنی میری صفت غنی اور کریم ہے ایک کے عوض دس سے سات سو تک دیتا ہوں پھر میری راہ میں دیتے ہوئے تم کو کیا تامل ہے۔

(۴۲۹) م جَابِرٌ اِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْئَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَيُرْوٰى خَيْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ رات میں ایک ساعت وہ ہے کہ مسلمان بندہ خدا سے بہتری مانگے اور اس ساعت کے موافق پڑ جاوے تو خدا اس کو ضرور دیوے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ جو دین دنیا کی بہتری مانگے تو خدا اس کو ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات ہے۔

ف یعنی وہ ساعت جس میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے وہ ہر رات میں ہوتی ہے بعضوں نے کہا ہے کہ وہ ساعت پچھلی رات کو صبح کے قریب ہوتی ہے بعضوں نے کہا جب تہائی رات رہتی ہے تب ہوتی ہے حضرتؐ نے اس واسطے صاف نہ فرمایا تاکہ لوگ اس کے شوق میں رات بھر عبادت کریں۔

(۴۳۰) م جَابِرٌ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہے جس کا قیام دراز ہو۔

ف زیادہ قیام سے نماز اس واسطے افضل ہوئی کہ جتنا قیام زیادہ اتنی قرآن کی قرأت زیادہ۔ علماء نے کہا ہے کہ ان کو رکوع اور سجود کی کثرت بہتر ہے اور تہجد کی نماز میں طول قیام افضل ہے۔

(۴۳۱) ق اِبْنُ عُمَرَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں پھر جب تو فجر ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر۔

ف امام شافعیؒ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعت افضل ہے اور یہی حدیث ان کی دلیل ہے

(۴۳۲) ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وتر کی نماز ایک رکعت ہے پچھلی رات سے۔

وتر کی ایک رکعت اور تین رکعت بھی ہر دو ہیں۔

ف امام شافعیؒ کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہے اور یہی حدیث ان کی دلیل ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک وتر کی تین رکعتیں ہیں چنانچہ ترمذی میں حدیث ہے علی مرتضیٰؓ سے کہ حضرتؐ وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے۔ ترمذی نے کہا کہ اسی طرح کی روایت ہے عمران بن حصینؓ اور عائشہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ اور ابو ایوبؓ سے۔ اور

Marfat.com

جامع الاصول میں بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے تہجد کی تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ وتر کی تین رکعتیں ہیں جیسے مغرب کی تین رکعتیں ہیں وہ رات کی وتر ہے اور مغرب دن کی وتر۔ مستحب وقت وتر کا آخر شب ہے۔ جس کو اپنے جاگنے پر اعتماد ہو۔

(۴۳۳) م اِبْنُ عُمَرَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ فجر سے آگے وتر پڑھ لیا کرو۔

ف یعنی صبح صادق سے پہلے اور جب صبح نمود ہوئی تو وتر کا وقت نہ رہا لیکن قضا پڑھنا درست ہے۔

شب میں حضورؐ کی نماز اور دعا کا ذکر

(۴۳۴) م عَلِیٌّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ فِیْ یَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَیْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ كَانَ یَقُوْلُهٗ بَعْدَ قَوْلِهٖ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ وَاِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ثُمَّ

مسلم میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی تو بادشاہ ہے کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے تیرے تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے زیادتی کی اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار کیا سو میرے سب گناہوں کو بخشدے نہیں بخشتا گناہوں کو سوائے تیرے اور ہدایت کر مجھ کو بہتر خوئیں نہیں ہدایت کرتا بہتر خوؤں کو سوائے تیرے اور ہٹا دے مجھ سے بری خوؤں کو نہیں ہٹاتا بری خوؤں کو سوائے تیرے بار بار تیری خدمت میں حاضر ہوں اور نیکی بالکل تیرے ہاتھوں میں ہے اور بدی تیری طرف نہیں۔ میں تجھ سے قائم ہوں اور تیری ہی طرف پھر آنے والا ہوں تو بڑی برکت والا ہے اور سب سے اونچا تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں اس دعا کو حضرتؐ بعد وجھت وجھی کے پڑھتے تھے یعنی اللھم سے انت الیک تک اور جب حضرت رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے اللھم سے عصبی تک یعنی الٰہی تیرے ہی واسطے میں نے رکوع کیا یعنی جھکا اور تیرا میں ایمان لایا اور تیرا ہی میں تابع ہو گیا جھک پڑے تیرے لئے میرے کان اور آنکھ اور میرا گودا اور میری ہڈی اور میرا پٹھا پھر جب حضرتؐ رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اس دعا کو ربنا سے من شئ بعد تک پڑھتے تھے یعنی اے ہمارے رب تیری ہی واسطے حمد اور شکر ہے آسمانوں کے برابر اور زمین اور جو آسمان زمین کے اندر ہے اس کے برابر اور اس کے بعد جو چیز تیری خواہش میں ہو اس کے برابر پھر جب حضرتؐ سجدہ کرتے تھے تو اس دعا کو اللھم سے احسن الخالقین

Marfat.com

يَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

تک پڑھتے تھے یعنی الٰہی میں نے تیرا سجدہ کیا اور تیرا میں ایمان لایا اور تیرا میں تابعدار ہوگیا سجدہ کیا میرے چہرے نے اس کو جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ چیری خدا بڑی برکت والا ہے سب بنانے والوں سے بہتر پھر نماز میں اخیر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرت التحیات اور سلام پھیرنے کے درمیان اللھم سے الا انت تک فرماتے تھے یعنی الٰہی بخشدے میرے لئے جو میں نے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا ہے اور جو میں نے چھپایا اور جو میں نے کھولا اور جو میں نے زیادتی کی اور اس کو بخش جس کو تو مجھ سے زیادہ تر دانا ہے تو آگے کرتا ہے جس کو چاہے اور پیچھے ڈالتا ہے جسکو چاہتا ہے تیرے سوائے کوئی بندگی کے لائق نہیں۔

ف یہ جو فرمایا کہ بدی تیری طرف نہیں یعنی بدکام سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی یا یہ مطلب کہ ہر چند نیکی اور بدی کا خالق خدا ہی ہے لیکن بندگی کا ادب یہ ہے کہ بدی کو اس کی طرف نسبت نہ کیا جائے جیسے دعا میں یا خالق الشر یا خالق الکلب والخنزیر نہیں لاتے اور حالانکہ ان سب کا خالق وہی ہے حنفی مذہب میں یہ دعائیں نفل نمازیں کرے نہ فرض میں۔

تہجد کے وقت کی دعا

(۴۳۵) **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَ لِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَيُرْوٰى

مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اے ہمارے رب تجھی کو حمد ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا تھامنے والا ہے اور جو ان کے درمیان ہے اور تجھی کو شکر ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان والوں کی روشنی ہے اور تیرے ہی واسطے شکر ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان والوں کا بادشاہ ہے اور تیرے ہی واسطے شکر ہے تو سچ ہے اور تیرا وعدہ سچ ہے اور تیرا ملنا سچ ہے اور تیرا قول حق ہے اور بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور پیغمبر حق ہیں اور محمدؐ حق ہے اور قیامت حق ہے یعنی یہ سب چیزیں سچ سچ ہیں ان میں کچھ شک نہیں۔ الٰہی میں تیرا تابعدار ہوا اور تیرا میں ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری طرف میں نے رجوع کی اور تیری مدد سے میں جھگڑتا ہوں اور تیری ہی طرف میں جھگڑوں رجوع کرتا ہوں کہ تو فیصل کر سو بخش دے مجھ کو جو کہ میں نے آگے کیا اور پیچھے ڈالا اور جس کو میں نے چھپایا اور جو ظاہر کیا۔ اور یہ بھی اس سے روایت ہے کہ یہ فرماتے تھے اور اس گناہ کو بخش جس کو تو مجھ سے

Marfat.com

بَعْدَ ذٰلِكَ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ لَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ كَانَ یَقُوْلُهٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتَهَجَّدُ۔

زیادہ تر واقف ہے تو ہی آگے کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور تو ہی پیچھے ڈالتا ہے جس کو چاہتا ہے کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے تیرے۔ راوی کو شک ہے کہ حضرتؐ نے لا الہ الا انت یا لا الہ غیرک فرمایا لیکن مطلب دونوں کا ایک ہے۔ یہ دعا حضرت پڑھتے تھے جبکہ رات کو اٹھتے تھے تہجد کی نماز پڑھنے کو۔

(۴۳۶) م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْكَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ اور اسرافیلؑ کے رب، اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے، اے چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں جھگڑا فیصل کرے گا جس میں وے پھوٹ پھٹک ڈال رہے ہیں اپنے حکم سے مجھ کو حق دین کی ہدایت کر جس میں اختلاف پڑا ہے مقرر تو ہی ہدایت کرتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف۔

نفل نماز گھر میں پڑھنا بہتر ہے

(۴۳۷) ق زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِیْعُكُمْ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیُكْتَبُ عَلَیْكُمْ فَعَلَیْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِیْ بُیُوْتِكُمْ فَاِنَّ خَیْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ۔

تراویح کے سنت ہونے کا بیان اور شیعوں کے شبہ کا رد

بخاری اور مسلم میں زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمہارے ساتھ تمہارا عمل یعنی تراویح کے واسطے جمع ہونا یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ تم پر قریب ہے کہ فرض ہو جاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گھروں میں اس واسطے کہ بہتر نماز مرد کی اپنے گھر ہی میں ہے مگر فرض نماز یعنی فرض نماز مسجد میں افضل ہے۔

ف حضرتؐ نے ایک سال رمضان میں مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ بنایا عبادت اور اعتکاف کے واسطے حضرتؐ نے اس کے اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی چند اصحاب بھی ساتھ ہوئے ایک رات بہت لوگ مسجد میں جمع ہوئے حضرتؐ نے اس رات نماز نہ پڑھی اصحاب سمجھے کہ حضرتؐ سو گئے بعضے اصحاب کھانسنے لگے تاکہ حضرت جاگیں اور نماز پڑھاویں۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں ڈرتا ہوں کہ تراویح کی نماز تم پر فرض نہ ہو جاوے پھر اگر نہ ہو سکے گی تو گنہگار ہو گے اپنے گھروں میں جا کر پڑھو۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت میں تراویح کی نماز مسجد میں جاری کی اس واسطے کہ نماز کی نوبی حضرتؐ کے فعل سے ثابت تھی صرف فرض ہونے کے خوف سے حضرتؐ نے موقوف کروا دی تھی اور حضرتؐ کے بعد وہی موقوف ہوئی فرض ہونے کا ڈر نہ رہا۔ شیعہ جو کہتے ہیں کہ تراویح عمرؓ کی ایجاد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے بلکہ حضرتؐ کی سنت ہے۔

(۴۳۸) م جَابِرٌ اِذَا قَضٰی اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِهٖ نَصِیْبًا مِّنْ

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کر چکے تو چاہیے کہ اپنے گھر کے واسطے بھی

Marfat.com

الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِیْ بَیْتِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ خَیْرًا۔

نمازیں سے کچھ حصہ رکھے اس واسطے کہ خدا اس کے گھر میں نماز کے سبب سے بہتری اور برکت کرنے والا ہے۔

ف یعنی جب مسجد میں فرض پڑھے تو سنت اور نفل گھر میں پڑھے اس واسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ سوائے فرض کے سب نمازیں گھر میں افضل ہیں تاکہ خیر اور برکت گھر میں ہو اور شیطان کا دخل نہ ہو۔

(۴۳۹) خ ن اَبُوْهُرَیْرَةَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ مَّقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ تُقْرَأُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بنایا کرو مقرر شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقر پڑھی جاوے۔

ن در نسخہ قدیمہ

ف یعنی گھروں میں مردوں کی طرح بے عمل نہ پڑ رہا کرو بلکہ گھر میں قرآن پڑھا کرو تاکہ شیطان بھاگے۔

(۴۴۰) م اَبُوْمُوْسٰی مَثَلُ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُذْكَرُ اللّٰهُ فِیْهِ وَالْبَیْتِ الَّذِیْ لَا یُذْكَرُ اللّٰهُ فِیْهِ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔

مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس گھر کی مثل جس میں خدا کا ذکر ہوتا ہے اور اس گھر کی جس میں خدا کی یاد نہیں ہوتی جیسے زندے اور مردے کی مثل۔

ف یعنی جس گھر میں خدا کی یاد ہوتی ہے وہ بابرکت اور بارونق ہے اور جس میں خدا کی یاد نہیں وہ بے برکت ہے۔

پابندی سے عمل کرنے کی فضیلت

(۴۴۱) م اَبُوْهُرَیْرَةَ عَلَیْكُمْ مِّنَ الْاَعْمَالِ بِمَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا۔ [1]

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اپنے اوپر ویسے عمل لازم پکڑو جو تم کر سکو اس واسطے کہ خدا کو ملال اور ماندگی نہیں ہوتی یہانتک کہ تم تھک جاؤ۔

صحیح نوافل نشاط میں پڑھنے چاہئیں اکتائے ہوئے نہیں۔

ف حضرت عائشہؓ سے بخاری میں روایت ہے کہ ہمارے یہاں ایک عورت آئی اس نے ایک رسّی لٹکائی تھی رات بھر نہ سوتی تھی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اس کو پکڑ لیتی حضرتؐ گھر میں آئے تو رسّی کا حال پوچھا تو میں نے اس عورت کا حال بتلایا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی نفل عبادت جبھی تک بہتر ہے کہ خوشی سے ادا ہو اس میں جی لگے کہ خدا ثواب اور رحمت کو نہیں کاٹتا جب تک تم کو ملال اور ماندگی عبادت میں نہ ہو۔

اگر نماز میں اونگھنے لگے یا قرآن پڑھنے میں دل نہ لگے تو سو جانا چاہئے

(۴۴۲) م اَبُوْهُرَیْرَةَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّیْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی لِسَانِهٖ فَلَمْ یَدْرِ مَا یَقُوْلُ فَلْیَضْطَجِعْ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اٹھے یعنی تہجد کی نماز کے واسطے پھر قرآن اس کی زبان سے صاف نہ پڑھا جاوے سو نیند سے ایسا غافل کہ نہ جانے کہ کیا کہتا ہے تو چاہئے کہ لیٹ رہے۔

ف یعنی تہجد کی نماز سرور اور حضور سے چاہئے نیند کے غلبے میں یہ بات حاصل نہیں اس واسطے سونے کو فرمایا پھر جب غلبہ نیند کا دفع ہو تب نماز میں قرآن پڑھے۔

[1] مسلم کی روایت میں فواللہ لا یمل اللہ کے الفاظ ہیں۔ بخاری میں یہی روایت حضرت انسؓ سے مروی ہے جو لفظاً روایتِ مذکور سے زیادہ مطابقت رکھتی ہے۔

Marfat.com

(۴۴۳) ق عَائِشَةُ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَعْسَانُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اونگھے نماز پڑھتے تو چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ نیند جاتی رہے اس واسطے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے گا اونگھتا تو اس کو نہ معلوم ہوگا شاید وہ تو مغفرت مانگنے کا قصد کرے سو اپنی جان کو کوسنے لگے۔

عذر کی حالت میں بیٹھکر اشارہ سے نماز پڑھنا جائز ہے

(۴۴۴) خ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ۔

بخاری میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے کھڑے نماز پڑھی وہ بہتر ہے اور جس نے بیٹھے نماز پڑھی اس کو کھڑے کا آدھا ثواب ہے اور جس نے لیٹے نماز پڑھی اس کو بیٹھے کا آدھا ثواب ہے۔

ف یہ حدیث اس بیمار کے حق میں ہے کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑھتا ہے لیکن اگر چاہے تو تکلیف اٹھا کر کھڑے بھی پڑھ لے۔ اور یا لیٹے فرض پڑھتا ہے لیکن تکلیف سے بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہے تو ایسے بیمار کو آدھا ثواب ہے اور جس بیمار سے کسی طرح اٹھا بیٹھا نہ جاوے اس کا ثواب پورا ہے بیٹھے پڑھے یا کھڑے اور بعضوں کے نزدیک اس حدیث سے نفل نماز مراد ہے۔

اگر بیٹھکر بھی نماز نہ پڑھ سکے تو کروٹ کے بل لیٹ کر نماز پڑھنا چاہیے

(۴۴۵) خ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ قَالَ لَهٗ۔

بخاری میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نماز پڑھ کھڑے ہو کر اور اگر تجھ سے نہ ہو سکے تو بیٹھ کے پڑھ سو اگر بیٹھ کے بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کے پڑھ۔ یہ حضرتؐ نے عمران کے مزید

ف عمران سے روایت ہے کہ مجھ کو بواسیر کی بیماری تھی میں نے حضرتؐ سے اس کا مسئلہ پوچھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیمار کو ہر طرح نماز پڑھنا درست ہے خواہ کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹے۔

پچھلی رات میں دعا کرنے اور نماز پڑھنے کی فضیلت

(۴۴۶) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْئَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ۔

لہ الاخیر صفت ثلث سے صفت لیل۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اترتا ہے ہمارا رب ہر رات کو پہلے آسمان تک جب تک کہ پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہے تو فرماتا ہے کہ کون مجھ سے دعا مانگتا ہے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں، کون مجھ سے سوال کرتا ہے تاکہ میں اس کو دوں۔ کون مجھ سے گناہ بخشواتا ہے کہ میں اس کے گناہ بخشوں۔

پچھلی رات دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔

ف خدا کے نزول سے مراد اس کی رحمت کا نزول ہے۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہے اس وقت کی دعا مستجاب ہے پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت خواب غفلت میں کٹتا ہے۔ ۵

Marfat.com

ہر شبے از بہر تو اے بوالفضول — می کند از اوج جباری نزول
تو ز جائے خود چو مرد بے ادب — برنگیری گام نے روز و نہ شب

نبی کا قلب ہمیشہ بیدار رہتا ہے

(۴۴۷) خ عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔ [1]

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات حضرتؐ نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑھ کے سو گئے جب بلالؓ نے صبح کی اذان کہی تو حضرتؐ نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا تب میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ آپ سو گئے تھے وضو کیوں نہ کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں سونے میں اپنے بدن کے حال سے غافل نہیں ہوتا، سب کا سونا وضو توڑتا ہے مگر حضرت اس میں خاص ہیں۔

رات کو اٹھکر تہجد پڑھنے کی فضیلت

بیداری شب کی دعا اور تہجد کی فضیلت۔

(۴۴۸) خ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَدَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ۔

بخاری میں روایت ہے عبادہ بن صامتؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو رات کو سونے سے جاگا اور اس نے لا الہ الا اللہ سے الٰہم اغفرلی تک پڑھا اور کوئی دعا کی تو قبول ہوگی اور اگر وضو کر کے نماز تہجد بھی پڑھی تو نماز بھی اس وقت کی نہایت قبول ہوگی۔ لا الہ الا اللہ سے آخر تک کے یہ معنی ہیں کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہیں وہ اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اسی کا سب ملک ہے اور اسی کو سب تعریفیں ہیں اور وہ سب چیز کر سکتا ہے سب خوبیاں اللہ کو، پاک ہے سب عیبوں سے اور سب سے بڑا۔ بدون اس کی مدد نہ گناہ سے بچاؤ ہے نہ بندگی پر طاقت۔ اس کے بعد یوں کہے اے میرے اللہ مجھ کو بخشدے۔

نفل کی دو دو رکعتیں ہیں

نماز استخارہ کی [illegible]

(۴۴۹) خ جَابِرٌ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ

بخاری میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیئے کہ دو رکعتیں فرض کے سوائے پڑھے یعنی نفل نیت کرے پھر یہ دعا پڑھے اللہم سے آخر تک یعنی الٰہی میں تجھ سے خیریت مانگتا ہوں تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھ سے قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہوں تیرے بڑے فضل سے سو مقرر تو قادر

---

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "حضور کا رمضان اور غیر رمضان میں ہمیشہ رات کو اٹھکر نماز تہجد پڑھنا" میں ذکر کیا ہے۔
[2] صحیح بخاری میں حتی کے بجائے حین کا لفظ ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْقَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْقَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ۔

ہے مجھ کو قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو سب چھپی چیزوں کا دانا ہے الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام بہتر ہے میرے واسطے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کار میں یا یوں فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت میں تو اس کو میرے واسطے مقدر کر اور اس کو میرے واسطے آسان کر دے برکت دے الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق میں برا ہے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کار میں یا یوں فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت میں تو اس کو ہٹا دے مجھ سے اور ہٹا دے مجھ کو اس سے اور مقرر کر دے میرے واسطے بہتر کام کو جہاں کہیں کہ ہو پھر مجھ کو اس سے راضی کر دے۔

ف جابر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ہم کو استخارہ سکھلایا جیسے قرآن سکھلایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہے کہ دو رکعت پڑھ کے یہ دعا کرے اور اس کام کا نام لیوے تین روز یا سات روز اسی طرح کرے انجام بخیر ہوگا یا خواب میں کچھ حال معلوم ہوگا یا دل میں کرنا نہ کرنا جم جاوے گا غرض کہ جس نے جس کام میں اس طرح استخارہ کیا اس کا نقصان نہیں ہوا۔ سنت استخارہ اسی طرح ہے اور یہ جو شیعہ تسبیح سے استخارہ کرتے ہیں، یا بعضے لوگ اور طریقوں سے استخارہ کرتے ہیں سو بے اصل ہے۔ غیب دریافت کرنے کا شرع میں کوئی قاعدہ مقرر نہیں۔

حضورؐ کا نماز میں تشریف لانا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پیچھے ہٹنا

(۴۵۰) **ق** سَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابی بکر کس چیز نے تجھ کو روکا لوگوں کے نماز پڑھانے سے جبکہ میں نے تجھ کو اشارہ کیا تھا۔

ف اس حدیث کا پورا قصہ حدیث ۲۶۰ میں گزر چکا ہے کہ حضرتؐ کہیں گئے تھے صدیق اکبرؓ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے جب حضرت نماز میں تشریف لائے تو صدیقؓ سے اشارہ فرمایا کہ امامت کئے جاؤ، صدیقؓ ہٹ آئے، حضرتؐ نے نماز پڑھا کر یہ حدیث فرمائی۔

عبادت کی خاطر اپنی جان کو مصیبت میں نہ ڈالنا

(۴۵۱) **ق** عَائِشَةُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا كَسِلَ اَوْ فَتَرَ قَعَدَ وَيُرْوٰى فَلْيَقْعُدْ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا چاہئے کہ نماز پڑھا کرے ہر ایک شخص جبتک خوش دل اور چست رہے پھر جب کاہل یا سست ہو تو بیٹھ رہے اور دوسری روایت یوں ہے کہ اس کو بیٹھ رہنا چاہئے۔

ف انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مسجد میں رسی لٹکی دیکھی پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ حضرت زینبؓ کا دستور ہے کہ جب تہجد کی نماز میں سست ہو جاتی ہیں تو اس کو تھام لیتی ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ یعنی سستی میں نفل پڑھنا بے لطف ہے۔

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "نماز میں بوقت ضرورت ہاتھ اٹھا کر اشارہ کرنا" میں ذکر کیا ہے (چشتی)

Marfat.com

مغرب سے قبل نماز پڑھنا

(۴۵۲) **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔ [1]

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے حضرتؐ نے تیسری بار میں فرمایا کہ جو چاہے سو نماز پڑھے یہ اس خوف سے فرمایا کہ لوگ اس کو سنت موکدہ نہ جانیں۔

ف لوگوں نے پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہے یا نہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند مغرب سے پہلے نماز درست ہے لیکن تاکید اور التزام نہ چاہئے کہ ادائے فرض میں تاخیر ہوگی۔

فضائل قرآن

(۴۵۳) **ق** عَائِشَةُ يَرْحَمُهَا اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا اٰيَةً كُنْتُ اُنْسِيْتُهَا وَ يُرْوٰى اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَهُ حِيْنَ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْخَطْمِيَّ الْاَنْصَارِيَّ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ

بخاری اور مسلم سے حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا اس پر رحمت کرے البتہ اس نے تو مجھکو فلانی فلانی آیت یاد دلائی جو مجھ سے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یوں ہے کہ جس آیت کو میں نے فلانی اور فلانی سورت سے نسیان کے سبب ساقط کر ڈالا تھا۔ یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جبکہ عبداللہ بن یزید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا۔

قرآن کی نگہداشت کا حکم

(۴۵۴) **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةً كَيْتَ وَ كَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهُ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بری بات ہے ہر ایک مسلمان کے حق میں کہ یوں کہے کہ میں ایسی ایسی آیت قرآن کی بھول گیا بلکہ یوں کہے کہ وہ شخص بھلایا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو اس واسطے قرآن مردوں کے سینوں سے جلد نکل جاتا ہے ان اونٹوں سے بھی زیادہ جو اپنے زانو بندرسیوں سے چھوٹ بھاگیں۔

قرآن کا ہمیشہ دور کرنا چاہئے کیونکہ اس کا بھول جانا سخت گناہ ہے۔

ف اونٹ جہاں رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے چند روز غفلت کی اور دور اور تکرار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہے اسواسطے کہ قرآن میں متشابہ بہت ہیں اندک غفلت میں قابو سے جاتا رہتا ہے لہٰذا حضرتؐ نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اس کا دور اور تکرار چلی جاوے تاکہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہے مفت نہ برباد ہو۔ قرآن کا بھلانا گناہ کبیرہ ہے اس کو آسان بات نہ جانے اور یہ جو فرمایا کہ یوں نہ کہے کہ میں قرآن کو بھول گیا اس واسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہے تو اس طرح نہ کہے کہ اس میں بے پرواہی نکلتی ہے اور خلاف شرع بات پر جرأت ثابت ہوتی ہے۔

[1] صحیح بخاری میں صلوا قبل المغرب کے الفاظ مکرر نہیں ہیں ۱۲۔ (چشتی)

Marfat.com

(۴۵۵) ق اَبُوْمُوْسٰی تَعَاهَدُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِّنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا۔

بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا کرو اس قرآن کو سو قسم ہے اس کی جس کے قابو میں محمدؐ کی جان ہے کہ البتہ قرآن زیادہ چھوٹ بھاگنے والا ہے اُن اونٹوں سے جو اپنی رسیوں میں بندھے نہیں۔

ف اونٹ جہاں اپنی رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظِ قرآن نے دَور چھوڑا بھولا اس واسطے حضرتؐ نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور چلا جاوے تاکہ قابو میں بنا رہے۔

(۴۵۶) ق اِبْنُ عُمَرَ مَثَلُ الْقُرْاٰنِ مَثَلُ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَقَّلَهَا صَاحِبُهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ تَرَكَهَا ذَهَبَتْ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قرآن کی مثل بندھے اونٹ کی سی مثل ہے کہ اگر اس کے مالک نے باندھے رکھا تو اس کو اپنے قابو میں بند رکھا اور اگر اس کو رسی سے چھوڑا تو جاتا رہا۔

ف یعنی حافظِ قرآن کو لازم ہے کہ ہمیشہ دور کرتا رہے نہیں تو بھول جائے گا۔

قرآن کی تلاوت اچھی آواز کے ساتھ کرنا چاہیئے

(۴۵۷) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَآ اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ كَاَذَنِهٖ لِنَبِیٍّ يَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے کوئی چیز رضامندی سے نہیں سنی پیغمبر کی قراءت کے برابر جو پیغمبر خوش آوازی سے قرآن پڑھے پکار کے یعنی پیغمبر کا قرآن پڑھنا آواز سے خدا کو بہت پسند ہے۔

ف قرآن خوش آوازی سے پڑھنا درست ہے بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ حروف کی کمی زیادتی نہ ہو اور راگ راگنی کی رعایت نہ کرے اور معانی میں خلل نہ پڑے۔

(۴۵۸) م اَبُوْمُوْسٰی لَوْ رَاَيْتَنِیْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ لِقِرَآءَتِكَ الْبَارِحَةَ قَالَ لَهٗ

مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو مجھ کو دیکھتا جو وقت کہ میں رات کو بیٹھا قرآن پڑھنا سنتا تھا تو تجھ کو بھلا معلوم ہوتا اور تو زیادہ خوش آوازی سے پڑھتا یہ حضرتؐ نے ابو موسیٰؓ سے فرمایا۔

ف ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھتے تھے کہ حضرتؐ اُدھر سے گذرے تو کھڑے ہو کر سنا صبح کو یہ حدیث ابو موسیٰؓ سے فرمائی۔

قرآن کی تلاوت کے وقت آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہیں

(۴۵۹) ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ تِلْكَ الْمَلَآئِكَةُ كَانَتْ تَسْمَعُ لَكَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ قَالَ لِاُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ حِيْنَ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ

بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وے فرشتے تھے تیرا قرآن پڑھنا سنتے تھے اور اگر تو پڑھتا، تو فجر کو لوگ فرشتوں کو دیکھتے فرشتے ان سے نہ چھپتے حضرتؐ نے اسید بن حضیر سے فرمایا جب کہ وے سورۂ کہف

لہ صحیحین میں انما مثل صاحب القرآن کے الفاظ ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

بِاللَّيْلِ وَعِنْدَهٗ فَرَسٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْا وَتَدْنُوْا وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ مِنْهَا۔ [1]

پڑھتے تھے اور ان کے پاس گھوڑا دو رسیوں میں بندھا تھا تو اسیدؓ کو ایک بدلی نے چھپا لیا اور اس میں چراغ روشن تھے تو رفتہ رفتہ بدلی قریب ہوتی جاتی تھی اور ان کا گھوڑا اس سے بھڑکتا تھا۔

ف بخاری میں پورا قصہ یوں ہے کہ اسید بن حضیرؓ کا لڑکا ان کے پاس سوتا تھا گھوڑے کے بھڑکنے سے ڈرے کہ کہیں لڑکا نہ کچل جاوے قرآن پڑھنا موقوف کیا بدلی بھی غائب ہوگئی۔ صبح کو یہ حال حضرتؐ سے عرض کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن کے سننے کو فرشتے حاضر ہوتے ہیں ہر کسی کو نظر نہیں آتے۔

حافظ قرآن کی فضیلت

ماہر قرآن کی فضیلت اور اس شخص کا ثواب جو اٹک اٹک کر قرآن پڑھتا ہے۔

(۴۶۰) **ق** عَائِشَةُ الْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قرآن کا خوب واقف پاک لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہے اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کی زبان اس میں اٹکتی ہے اور قرآن پڑھنا نہایت مشکل ہے اس کو دو ثواب ہیں یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا ثواب رنج کشی کا۔

ف یعنی جو قرآن کے معانی سے خوب واقف ہے اور اس کو بے تکلف پڑھتا ہے اس کا مرتبہ نہایت عمدہ ہے کہ وہ ثواب میں ان فرشتوں کے ساتھ ہے جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں اور جس کی زبان نہیں پلٹتی باوجود محنت کے اس سے حروف نہیں ادا ہوتے تو کیا رحمت ہے خدا کی کہ اس کے واسطے دو ثواب مقرر کئے مطلب یہ کہ قرآن سے کسی طرح غفلت نہ چاہئے اگر خوب واقف ہے تو سبحان اللہ کہ فرشتوں میں شمار ہوا اور اگر خوب زبان نہیں چلتی تو بھی دوہرا ثواب موجود ہے۔

(۴۶۱) **ق** اَبُوْمُوْسٰى مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ۔

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس ایماندار کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہے ترنج یعنی بیٹھے نیبو کی مثل ہے کہ اس کی بو بھی اچھی اور اس کا مزہ بھی اچھا اور اس ایماندار کی مثل جو قرآن نہیں پڑھا کرتا چھوارے کی سی مثل ہے کہ اس میں بو نہیں اور اس کا مزہ میٹھا ہے اور اس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہے دونا مروے کی سی مثل ہے کہ اس کی بو اچھی اور اس کا مزہ کڑوا اور اس منافق کی مثل جو قرآن نہیں پڑھا کرتا اندرائن کے پھل کی سی مثل ہے کہ اس میں بو نہیں اور مزا اس کا کڑوا۔

ف یعنی مومن قرآن خواں میں دو صفتیں ہیں ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اس کو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسری ظاہری جس کا اثر لوگوں کو پہنچتا ہے اس کو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن خواں کا ظاہر اور باطن دونوں بہتر ہیں اور جو مومن کہ قرآن خواں نہیں اس کا باطن ایمان کے سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر

[1] صحیح بخاری میں یہ حدیث اسید بن حضیرؓ سے مروی ہے حضرت براء بن عازبؓ سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

نہیں۔ اور منافق قرآن خواں میں ظاہری اثر ہے مگر باطنی نہیں کہ اس کا اعتقاد درست نہیں اور جو منافق کہ قرآن خواں نہیں نہ ظاہر اس کا اچھا نہ باطن۔

قرآن سننے کی فضیلت

(۴۶۲) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ جب اپنے گھر پلٹ جاوے تو تین گابھن اونٹنیاں بڑی قدوالی موٹی گھر میں پاوے ہم نے کہا ہاں حضرتؐ نے فرمایا تو جو کوئی تین آیتیں اپنی نماز میں پڑھے اس کے حق میں بہتر ہے تین گابھن اونٹنیوں بڑی قدوالی موٹیوں سے۔

(۴۶۳) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ قَالَهٗ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ النِّسَآءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا رَفَعْتُ رَأْسِيْ اَوْ غَمَزَنِيْ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِيْ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَاَيْتُ دُمُوْعَهٗ تَسِيْلُ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑھ میں نے کہا کہ یارسول اللہ میں آپ کے آگے قرآن پڑھوں اور حالانکہ قرآن آپ پر اترا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو یہ بھلا معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنوں تو میں نے سورۂ نساء پڑھی یہانتک کہ میں جب اس آیت پر پہنچا کہ کیا حال ہوگا اس وقت جبکہ ہم ہر امت کے گواہ یعنی پیغمبر کو لاویں گے اور تجھ کو اس امت پر گواہ لاویں گے تو میں نے اپنا سر اٹھایا یا یوں کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو میں ہاتھ لگایا تو میں نے سر اٹھایا سو میں نے دیکھا کہ حضرتؐ کے آنسو جاری ہیں۔

ف حضرتؐ اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کرکے روئے اور مزید شفقت سے اپنی امت پر روئے کہ ان کے افعال کا میں کیا بیان کروں گا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر سے قرآن سننا اور مطلب کو غور کرکے رونا مستحب ہے اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے سننے میں تاثیر زیادہ ہوتی ہے۔

نماز میں قرآن پڑھنے کی فضیلت

(۴۶۴) م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقُلْنَا كُلُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُحِبُّ ذَالِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ اَوْ يَقْرَأُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَّاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ خَيْرٌ مِّنْ ثَلٰثٍ وَّ

مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کون تم میں ایسا ہے کہ یہ چاہے کہ ہر ایک دن صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جاوے پھر وہاں سے دو اونٹنیاں بڑے کوہان والیاں لاوے بغیر گناہ اور بے قطع برادری کے یعنی نہ چوری اور غصب کیا ہو نہ کسی برادر کا حق کاٹا ہو تو ہم نے کہا کہ ہم سب لوگ یارسول اللہ اس بات کو چاہتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا تو پھر کیوں نہیں تم میں سے ہر ایک مسجد کو جاتا ہے کہ غیر کو سکھلاوے یا خود دو آیتیں قرآن کی پڑھے یہ اس کے حق میں بہتر ہے دو اونٹنیوں سے اور تین آیتیں

Marfat.com

أَرْبَعٌ خَيْرٌ مِّنْ أَرْبَعٍ وَّمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ۔

بہتر ہیں تین اونٹنیوں سے اور چار آیتیں بہتر ہیں چار اونٹنیوں سے اور اس طرح آیتوں کا شمار اونٹنیوں کے شمار سے بہتر ہے یعنی پانچ افضل ہیں پانچ سے اور چھ افضل ہیں چھ سے۔

ف بطحان اور عقیق مدینے سے دو کوس پر دو مکان ہیں وہاں بازار لگتے تھے عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہیں اس واسطے اس کو خاص کر ذکر کیا۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ قرآن پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہے اس واسطے کہ آخرت کا ثواب باقی ہے اور دنیا کا فانی۔

قرآن پڑھنے کا ثواب اور سورۂ بقرہ کی فضیلت

(۴۶۵) **م** أَبُوْ أُمَامَةَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ

مسلم میں ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو کہ یہ بخشاویگا اپنے پڑھنے والوں کو قیامت کے دن، پڑھو نورانی دو سورتوں کو یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کو دے دونوں سورتیں قیامت میں آوینگی جیسے دو ابر یا جیسے دو سائبان یا جیسے دو قطاریں صف بستہ چڑیوں کی، عذاب کو ہٹاویں گی اپنے پڑھنے والوں سے پڑھا کرو سورۂ بقرہ کو اس واسطے کہ اس کا لینا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا پچتاوا ہے اور اس پر قابو نہیں چلتا جادوگروں کا یعنی اس کی برکت سے جادو نہیں اثر کرتا۔

سورۂ کہف اور آیۃ الکرسی کی فضیلت

(۴۶۶) **م** أَبُو الدَّرْدَآءِ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ۔

مسلم میں ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو یاد کرلے دس آیتیں سورۂ کہف کے سرے کی سو وہ دجال کے فتنے سے بچا۔

(۴۶۷) **ق** أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ۔

مسلم میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابی منذر تو جانتا ہے کہ خدا کی کتاب سے کون آیت بہت بڑی ہے تیرے ساتھ ابی بن کعب نے کہا کہ میں بولا کہ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی آیۃ الکرسی بڑی آیت ہے۔ ابی بن کعبؓ نے کہا کہ حضرتؐ نے خوش ہو کر میرا سینہ تھپکا اور فرمایا کہ تجھ کو علم مبارک ہو اے ابی منذر۔

ف ابی منذر کنیت ہے ابی بن کعبؓ کی، قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرتؐ نے ان کی ذہن آزمائی کی پھر ان کے علم اور فہم سے خوش ہوئے اور برکت کی دعا کی۔ آیۃ الکرسی اس واسطے سب آیتوں سے افضل ہے کہ اس میں صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہے۔

Marfat.com

قل ہو اللہ احد پڑھنے کی فضیلت

(۴۶۸) م اَبُو الدَّرْدَآءِ اِنَّ اللّٰہَ جَزَّأَ الْقُرْاٰنَ ثَلٰثَۃَ اَجْزَآءٍ فَجَعَلَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ جُزْءًا مِّنْ اَجْزَآءِ الْقُرْاٰنِ۔

مسلم میں ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا نے قرآن کو تین ٹکڑے کیا ہے سو قل ہو اللہ احد کو قرآن کے حصوں سے ایک حصہ ٹھہرایا۔

ف تمام قرآن کا مطلب تین قسم ہے ایک قسم میں خدا کی وحدانیت اور اس کی صفات ہیں دوسری قسم میں قصے ہیں، تیسری قسم میں حلال اور حرام کے حکم ہیں۔ اس حساب سے قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کا ٹھہرا کہ اس میں توحید اور صفاتِ الٰہی کا بیان ہے۔

(۴۶۹) خ اَبُوْ سَعِیْدٍ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فِیْ لَیْلَۃٍ۔

بخاری میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم میں سے عاجز ہے اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات پڑھے

ف اصحاب نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کو پڑھنا کس سے ہو سکے حضرتؐ نے فرمایا کہ قل ہو اللہ قرآن کی تہائی ہے۔ یعنی اس کا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(۴۷۰) خ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَقَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ یَعْنِیْ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ۔

بخاری میں ابو سعیدؓ اور ابو قتادہ بن نعمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہے قرآن کی تہائی کے۔

(۴۷۱) م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِحْشُدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَأُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَرَأَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔

مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگ یکجا ہو کہ میں اب قرآن کی تہائی پڑھوں گا سو جمع ہوئے جس کو جمع ہونا تھا پھر حضرتؐ گھر سے نکلے پھر قل ہو اللہ احد پڑھی۔

قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنے کی فضیلت

(۴۷۲) م عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ اَلَمْ تَرَ اٰیَاتٍ اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ لَمْ یُرَ مِثْلُھُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو نے نہیں دیکھا اُن آیتوں کو جو اس رات کو اُتریں ان کے برابر کسی نے کبھی نہیں دیکھیں یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔

ف لبید بن عاصم یہودی نے حضرتؐ پر جادو کیا تھا بال میں گیارہ گرہیں دی تھیں جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتیں اتریں تو گیارہ گرہیں کھل گئیں حضرتؐ کو صحت حاصل ہوئی یہ جو فرمایا کہ ان کے برابر کوئی آیت نہیں یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے یہ دونوں سورتیں بے نظیر ہیں۔

قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی فضیلت

(۴۷۳) م عُمَرُ اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَّیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ۔

مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرتا ہے اس قرآن سے بعضے لوگوں کا اور بعضوں کو اسی سے گرا دیتا ہے۔

Marfat.com

ف یعنی جن لوگوں نے قرآن کو پڑھا اور اس پر عمل کیا ان کا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگوں نے اس پر عمل نہ کیا، وے بے قدر ہوئے۔

قرآن سات قراءتوں پر نازل ہوا ہے

(۴۷۴) **ق** عُمَرُ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

بخاری اور مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قرآن اتارا گیا عرب کی سات بولیوں میں سو اس میں سے پڑھو جو تم کو آسان معلوم ہو۔

ف عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ میں نے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان دوسری طرح پڑھتے سنی اور مجھ کو اور طرح سے یاد تھی سو میں اس کو حضرتؐ کے پاس لایا کہ مجھ کو آپ نے جس طرح سورۂ فرقان سکھائی ہے اس کے خلاف ہشام پڑھتا ہے حضرتؐ نے کہا اے ہشام پڑھ اس نے پڑھی جس طرح اس کو معلوم تھی۔ حضرتؐ نے فرمایا اسی طرح قرآن اترا ہے پھر مجھ سے فرمایا کہ تو پڑھ مجھ کو جس طرح معلوم تھا میں نے پڑھا حضرتؐ نے فرمایا کہ اسی طرح قرآن اترا ہے بعد اس کے یہ حدیث فرمائی۔ عرب کی سات بولیاں عمدہ جن میں قرآن اترا ہے وہ یہ ہیں پہلی[1] قریش کی بولی، دوسری[2] ہذیل کی بولی، تیسری[3] ہوازن کی بولی، چوتھی[4] یمن کی بولی، پانچویں[5] طے کی بولی، چھٹی[6] ثقیف کی بولی، ساتویں[7] بنی تمیم کی بولی۔ اس حدیث کے مطلب میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ سات قرأتیں مراد ہیں بعضے کچھ اور کہتے ہیں لیکن ٹھیک بات یہی ہے کہ سات بولیاں مراد ہیں۔

(۴۷۵) **م** اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَا بُنَيَّ اُرْسِلَ اِلَيَّ اَنِ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُّ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُّ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُّكَهَا مَسْئَلَةٌ تَسْئَلُنِيْهَا فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسلم میں ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے حکم بھیجا گیا میری طرف اس کا کہ پڑھ قرآن کو ایک حرف میں یعنی ایک قرأت میں یا ایک بولی میں سو میں نے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری امت پر سو خدا نے پھر حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑھ قرآن کو دو حرفوں میں سو میں نے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ میری امت پر آسانی کر سو خدا نے حکم بھیجا میری طرف کہ پڑھ قرآن کو سات حرفوں میں یعنی عرب کی سات بولیوں میں اور یہ حکم ہوا کہ تجھ کو بشمار ہر بار حکم بھیجنے کے جس کو میں نے تیری طرف پلٹا ایک ایک سوال کرنے کی اجازت ہے کہ تو اس کو مانگے یعنی تین بار کوئی اور دعا کر تو قبول ہو۔ حضرتؐ نے فرمایا سو میں نے کہا اے خداوند میری امت کو بخش اے خداوند میری امت کو بخش یعنی دو بار تو سوال کر چکا اور پیچھے ڈال رکھا میں نے تیسرے سوال کو اس دن کے واسطے کہ جب خلق جھکے گی میری طرف سب کی سب یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔

⁂ ⁂ ⁂

⁂ ⁂

⁂

ف ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قرآن دوسری قرأت میں پڑھا میں اس قرأت کو

Marfat.com

نہیں جانتا تھا، میں اس کو حضرتؐ کے پاس لایا۔ حضرتؐ نے میری اور اس کی دونوں قرأتوں کو درست فرمایا سو میرے دل میں اس وقت ایسا شک پڑ گیا کہ حالت کفر میں بھی ویسا شک نہ تھا۔ حضرتؐ سمجھ گئے سو حضرتؐ نے ایسا ہاتھ میرے سینے پر مارا کہ میں خوف کے مارے پسینے میں ڈوب گیا اور گویا میں نے خدا کو دیکھ لیا یعنی شک جاتا رہا حق بات صاف کھل گئی پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ حضرتؐ کو اپنی امت پر کیا شفقت تھی کہ عرض معروض مکرر کر کے سات قرأت یا سات بولیوں کی اجازت لی تاکہ امت پر ایک قرأت مشکل نہ پڑے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیئے کہ جب اپنے حبیب کو اپنی امت پر اتنا مہربان دیکھا تو امت کے حق میں تین بار سوال کرنے کی بھی اور اجازت دی سو حضرتؐ نے امت کی بخشش کا دوبار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے واسطے رکھ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر خوفزدہ ہوں گے اور کسی کے واسطے نہ کہہ سکیں گے تب ہمارے حضرتؐ شفاعت پر مستعد ہوں گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت میں پیغمبر لوگ بھی حضرتؐ سے اپنے واسطے کچھ سعی سفارش چاہیں گے یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام جیسے پیغمبر بھی دامنِ محمدیؐ پکڑیں گے۔ اس حدیث سے ہمارے حضرتؐ کی فضیلت تمام پیغمبروں پر صاف ثابت ہوئی۔

ان اوقات کا بیان جن میں نماز پڑھنا درست نہیں

(۴۷۶) **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب نکل آوے اور جب ڈوبے سورج کا کنارہ تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب ڈوب جاوے۔

ف سورج کے طلوع اور غروب میں نماز پڑھنا حرام ہے۔

(۴۷۷) **م** اَبُوْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيُّ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْعَصْرِ۔

مسلم میں ابوبصرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر یہ عصر کی نماز ان پر بھی فرض ہو چکی ہے جو لوگ تم سے آگے ہو چکے ہیں سو انھوں نے ضائع کیا یعنی دنیا کے کاروبار میں رہے اس کو نہ پڑھا سو جو اس کی محافظت کرے گا اور اس کو تاکے رہے گا اس کو اور نمازوں سے اس کا دوہرا ثواب ملے گا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ تارا نہ نکلے۔

حضرت عمرو بن عبسہؓ کی بارگاہِ رسالت میں حاضری

(۴۷۸) **م** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذَالِكَ يَوْمَكَ هٰذَا اَلَا تَرٰى حَالِيْ وَحَالَ النَّاسِ وَلٰكِنِ ارْجِعْ اِلٰى اَهْلِكَ فَاِذَا سَمِعْتَ بِيْ قَدْ ظَهَرْتُ فَاْتِنِيْ

مسلم میں عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا بیشک میرا ساتھ دینا تجھ سے نہ ہو سکے گا اس وقت میں کیا تو نہیں میرے حال اور لوگوں کے حال کو دیکھتا ہے یعنی ابھی کفر غالب ہے اور اسلام مغلوب لیکن پھر جا اپنے لوگوں میں پھر جب تو میرا حال سنیو کہ میں کافروں پر غالب ہوا تو میرے پاس آئیو

Marfat.com

قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ قَالَ اِنِّيْ مُتَّبِعُكَ

یہ حضرتؐ نے عمرو بن عبسہؓ سے فرمایا جب اس نے کہا کہ میں تیرا ساتھ دونگا تابعداری کرونگا۔

ف پورا قصہ بخاری اور مسلم میں عمرو بن عبسہؓ سے یوں روایت ہے کہ میں کفر کے وقت میں بھی کافروں کو گمراہ اور بت پرستی کو برا جانتا تھا پھر میں نے سنا کہ ایک شخص مکے میں غیب کی خبریں دیتا ہے۔ میں اسی اشتیاق سے مکے گیا۔ دیکھا کہ حضرتؐ کافروں کے غلبے سے اپنے مکان سے نہیں نکل سکتے۔ میں حضرتؐ کے پاس گیا پھر میں نے پوچھا کہ تم کون ہو۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں پیغمبر ہوں۔ میں نے پوچھا کہ پیغمبر کس کو کہتے ہیں؟ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے اپنے بندوں کو میری زبانی پیغام بھیجا ہے۔ میں نے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے برادرس سے سلوک کرنا اور بتوں کو توڑنا اور صرف خدا کو مالک جاننا اور کسی کو اس کا شریک نہ جاننا۔ پھر میں نے کہا کہ حضرت کا ساتھ کس کس نے دیا ہے؟ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک میاں اور ایک غلام نے یعنی صدیق اکبرؓ اور بلالؓ۔ پھر ں نے کہا کہ میں بھی حضرتؐ کا ساتھ دیتا ہوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر میں رخصت ہو کر اپنے گھر گیا ب حضرت، رینے میں آئے تب میں خدمت میں حاضر ہوا۔

(۴۷۹) م عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اَرْسَلَنِيْ بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ وَكَسْرِ الْاَوْثَانِ وَاَنْ نُّوَحِّدَ اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ سَاَلَهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ اَرْسَلَكَ يَعْنِي اللّٰهَ۔

مسلم میں عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مجھ کو بھیجا ہے برادر پروری بتلانے کو اور بتوں کے توڑنے کو اور اس واسطے کہ ہم سب لوگ خدا کو اکیلا مالک جانیں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ سمجھیں یہ حضرت نے عمرو بن عبسہؓ سے فرمایا جب کہ اس نے پوچھا حضرتؐ سے کہ خدا نے تم کو کس کام کے واسطے بھیجا ہے۔

ف ابتدائے اسلام میں جبکہ اسلام بہت ضعیف تھا یہ شخص یعنی عمرو بن عبسہؓ مکے میں آیا حضرتؐ سے س نے پوچھا کہ تم کون ہو حضرتؐ نے فرمایا میں پیغمبر ہوں اس نے کہا پیغمبر کیا؟ حضرتؐ نے فرمایا خدا نے مجھ کو بھیجا ہے اس نے کہا کس واسطے بھیجا ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر اس نے کہا کس کس نے تمہارا ساتھ دیا ہے حضرتؐ نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام نے یعنی ابوبکر صدیقؓ اور بلالؓ نے پھر اس نے کہا میں بھی تمہارا ساتھ دیتا ہوں حضرتؐ نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھ نہ دے سکے گا تو نہیں دیکھتا میری ناتوانی اور کافروں کا غلبہ۔ ب تو اپنے گھر پلٹ جا جب تو ہماری فتح سنیو تو آیو۔

(۴۸۰) م عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ

مسلم میں عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ پھر نماز کو موقوف کر جبکہ آفتاب نکلے یہاں تک کہ اونچا ہو جاوے اسواسطے کہ آفتاب جبکہ نکلتا ہے تو شیطان کے دونوں سینگوں کے اندر نکلتا ہے اور اسوقت کافر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں پھر جب آفتاب بلند ہو تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اسوقت

لہ امام مسلم نے ان احادیث مذکورہ کو عنوانِ بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ۔

نمازیں عبادت والے موجود اور حاضر ہوتے ہیں یہانتک کہ سایہ نیز
کے ساتھ قائم ہوجاوے یعنی دوپہر ہو اور زمین پر سایہ نہ رہے پھ
اس وقت نماز موقوف کر اس واسطے کہ اس وقت دوزخ بھڑکائی
جاتی ہے پھر جب سایہ دوپہر کا پلٹے اور بڑھ چلے تو نماز پڑھ
اس واسطے کہ اس وقت عبادت والے نماز میں موجود اور حاضر
ہوتے ہیں یہانتک کہ عصر کی نماز سے فراغت پاوے پھر نماز کو
موقوف کر یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے اس واسطے کہ آفتاب
شیطان کے دو سینگوں کے اندر ڈوبتا ہے اور اس وقت آفتاب
کو کافر سجدہ کرتے ہیں۔

ف عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ مدینے میں تشریف لائے تو میں نے حضرتؐ سے نماز کے وقت
پوچھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر وقت نماز پڑھنا درست ہے لیکن تین وقت درست نہیں طلوع غروب
کے وقت تو اس واسطے منع ہے کہ اس وقت آفتاب کو کافر سجدہ کرتے ہیں تو مسلمانوں کو ان کی مشابہت نہ چاہیے
اور دوپہر کو دوزخ بھڑکائی جاتی ہے جلال کا وقت ہے۔

فضائلِ وضو

(۴۸۱) **ق** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهٗ فَيُمَضْمِضُ وَ يَسْتَنْشِقُ وَيَنْتَثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَآءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَّفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ

بخاری اور مسلم میں عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ کوئی تم میں سے ایسا مرد نہیں جو وضو کا پانی اپنے نزدیک رکھے
پھر کلی کرے پھر ناک میں پانی ڈالے اور جھاڑے مگر کہ گر جاتے ہیں
گناہ اس کے چہرے کے اور اس کے منہ اور ناک کے اندر کے پھر
جب اپنا منہ دھوتا ہے جیسا کہ خدا نے اس کو فرمایا ہے تو اس
چہرے کے گناہ گر پڑتے ہیں پانی کے ساتھ داڑھی کے دونوں
طرفوں سے پھر دھوتا ہے دونوں ہاتھوں کو دونوں کہنیوں
تک تو اس کے دونوں ہاتھوں کے گناہ انگلیوں کی پوروں
پانی کے ساتھ گر پڑتے ہیں پھر بندہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو
اس کے گناہ بالوں کے کناروں سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہیں پھ
دھوتا ہے اپنے دونوں پاؤں کو دونوں ٹخنوں تک تو اس
پاؤں کے گناہ پوروں سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہیں۔ پھر اگر وہ
ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیاں کیں اور جس بڑ
کے وہ لائق ہے ویسی اس نے بڑائی کی اور اپنے دل کو خدا
واسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون وسواس نماز پڑ

Marfat.com

كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔ — تو اپنے گناہوں سے پھرتا ہے اس دن کی سی حالت پر جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

ف یعنی وضو اور حضور دل سے نماز پڑھنے کی یہ تاثیر ہے کہ سب صغیرہ گناہوں سے آدمی پاک ہو جاتا ہے باقی اس کا بیان آگے ہو چکا۔

مغرب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا

(۴۸۲) م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ۔ — مسلم میں عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے۔ پھر حضرتؐ نے تیسری بار فرمایا کہ جو چاہے سو پڑھے یعنی واجب نہیں۔

سورۂ بقرہ کی فضیلت

(۴۸۳) ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ مَنْ قَرَأَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔ — بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو رات کو سورۂ بقر کی آخری دو آیتیں پڑھے گا (یعنی آمن الرسول سے آخر تک تو وے کفایت کرتی ہیں۔

ف یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہے اور برکت کا سبب ہے تو جس نے آمن الرسول پڑھا تو کافی ہے۔ بجائے تہجد کفایت کرتا ہے۔

قرآن کو اچھی آواز سے پڑھنا چاہیئے

(۴۸۴) ق اَبُوْ مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔ — بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ البتہ تجھ کو بانسری دی گئی ہے داؤدؑ کی بانسریوں سے۔

ف ابو موسیٰؓ نہایت خوش آواز تھے۔ حضرتؐ نے سفر میں ایک رات ان کو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی دلکش ہے گویا تیرا گلا بانسری ہے اور تیری آواز میں لحن داؤدی کا اثر ہے۔ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام شتر آوازوں میں زبور پڑھتے تھے کبھی اس طرح پڑھتے تھے کہ غمگین آدمی خوش ہو جاتا اور جب غمگیں آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا کوئی جاندار ہوش میں نہ رہتا اور تاریخ میں لکھا ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرتؑ کو حلقہ کر لیتے اور شیر اور بھیڑیے قریب ہو جاتے اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور ہوا چلنے سے تھم جاتی اور سب کو غش آ جاتا اور اکثروں کی روح بدن سے نکل جاتی۔ غرض کہ خوش آوازی نعمت خداداد ہے بشرطیکہ اس کو خلاف شرع راگوں میں اور واہیات غزلوں میں نہ صرف کرے بلکہ بے بناوٹ قرآن پڑھے کہ ہمیں ہم عبادت اور ہم لذت دونوں موجود ہیں۔

حضورؐ کا عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا

(۴۸۵) ق اُمُّ سَلَمَةَ يَا بِنْتَ اَبِيْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ — بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے ابی امیہ کی بیٹی تو نے مجھ سے بعد عصر کے دو رکعتوں کا

لہ امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان بالا ہی میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

اَتَانِیْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَیْسِ بِالْاِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُوْنِیْ عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

حال پوچھا سو اس کا حال یہ ہے کہ کچھ لوگ قوم عبدالقیس سے اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سو انھوں نے مجھ کو مشغول کرلیا بعد ظہر کے دو رکعتوں سے سو وہ دونوں رکعتیں یہ ہیں۔

بہتر شخص تو وہ ہے جو قرآن پڑھتا اور پڑھاتا ہے

(۴۸۶) خ عُثْمَانُ وَعَلِیٌّ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔

بخاری میں حضرت عثمانؓ اور علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تم لوگوں میں وہ بہتر ہے جو خود قرآن کو سیکھے اور غیروں کو سکھلاوے۔

ف خواہ رواں پڑھے اور قرأت کے قاعدے سیکھے اور سکھلاوے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب اور احکام خود سمجھے اور لوگوں کو سمجھاوے لیکن ہاں یہ البتہ ہے کہ مطلب کی سمجھ صرف لفظ سے زیادہ تر افضل ہے کہ غرض از تنزیل قرآن تہذیب نفوس ست نہ محض ترتیل حروف۔

جمعہ کے احکام

نماز جمعہ سے پہلے نہانا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا مستحب ہے

(۴۸۷) ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْجُمُعَةَ فَلْیَغْتَسِلْ۔ لہ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کو آوے تو چاہیئے کہ غسل کرے۔

(۴۸۸) خ اَبُوْهُرَیْرَةَ حَقٌّ اللّٰهِ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَّغْتَسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ یَغْسِلَ رَأْسَهٗ وَجَسَدَهٗ وَیُرْوٰی لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ اَنْ یَغْتَسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ یَوْمًا۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کا حق ہر مسلمان پر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دھوئے اور دوسری روایت یوں ہے کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہے کہ ہر ہفتے میں غسل کرے ایک دن یعنی جمعے کے دن غسل کرنا مستحب ہے۔

جمعہ کی نماز کے واسطے مسجد میں جلد جانے کی فضیلت

(۴۸۹) ق اَبُوْهُرَیْرَةَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّانِیَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ کَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ

بخاری و مسلم میں روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو نہایا جمعے کے دن جیسے ناپاکی کے واسطے نہاتے ہیں یعنی خوب نہایا اور ہر جگہ پانی پہنچایا پھر دوپہر ڈھلتے اول وقت مسجد میں آیا تو جیسے اس نے اونٹ قربانی کیا اور دوسری گھڑی آیا تو اس نے جیسے گائے بیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو اس نے جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو اس نے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچویں گھڑی

لہ روایت مذکور کے الفاظ صحیحین کی روایت کے مطابق نہیں ہیں۔ غ صحیح مسلم ج۱ ص۲۸۰ بخاری ج۱ ص۱۲۳ (چشتی)

Marfat.com

الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَآئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ

تو اس نے جیسے ایک انڈا خدا کی راہ میں دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبے اور نماز کو سننے کو دروازہ چھوڑ کر مسجد میں آجاتے ہیں۔

ف فرشتے جمعے کے دن مسجدوں کے دروازوں پر لکھتے جاتے ہیں کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد میں آجاتے ہیں مسلمانوں کو لازم ہے کہ جمعے کو جلد مسجد میں حاضر ہوا کریں جتنا جلد جاوینگے اتنا ثواب پاویں گے۔

اس وقت کا ذکر جس میں دعا قبول ہوتی ہے

(۴۹۰) **م** اَبُوْمُوْسٰی مَابَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰٓى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ يَعْنِىْ سَاعَةَ الْجُمُعَةِ۔

مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جمعے کی مقبول ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہے۔

ف بہت احادیث میں ثابت ہے کہ جمعے میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں مسلمان جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ وہ ساعت کون ہے سو دو قول ان میں نہایت صحیح ہیں ایک تو یہ کہ وہ ساعت اس وقت سے ہے کہ امام منبر پر بیٹھے یہاں تک کہ نماز ہو چکے اس قول کی سند ہی حدیث ہے دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعے کی اخیر ساعت ہے جب آفتاب ڈوبنے لگے چنانچہ عبداللہ بن سلام سے اس مضمون کی حدیث منقول ہے اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول نہایت قوی ہے چنانچہ اس کی تفصیل صراط المستقیم سفر السعادت کی شرح موجود ہے جس کو تحقیق کا شوق ہو اس کو دیکھے۔

جمعہ کے دن کی اور دنوں پر فضیلت کا ذکر

(۴۹۱) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا افضل دن جس پر آفتاب نکلا جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم پیدا ہوئے اور اسی دن بہشت میں داخل کیے گئے اور اسی دن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت نہ قائم ہوگی مگر جمعہ کے دن۔

جمعہ کی فضیلت کو انسان کے ساتھ کیا خصوصیت ہے۔

ف چھ دن میں تمام عالم پیدا ہوا یکشنبہ سے پیدائش شروع ہوئی جمعہ پر ختم ہوئی تو یہود سمجھے کہ ہفتے کو خدا نے تمام عالم کی پیدائش سے فراغت پائی تو ہم کو لازم ہے کہ سب دنیا کا کام چھوڑ کے اس دن عبادت کریں اور نصاریٰ یہ سمجھے کہ ابتدائے پیدائش عالم کی یکشنبہ سے ہوئی اور ان کے گمان فاسد میں حضرت عیسیٰؑ مقتول اور مصلوب ہو کر تین دن کے بعد اسی دن زندہ ہوئے تو یہی بڑا دن ٹھہرا اور اسلام میں جمعہ بڑا دن ہے اس واسطے کہ حضرت آدمؑ کی پیدائش اور بہشت میں داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان کی جنس کو صرف جمعہ کے دن سے نہایت خصوصیت ہے تو لازم ہے کہ اسی دن دنیا کا کام چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہوویں۔ ہر چند بنظر ظاہر بہشت سے نکلنا انسان کے حق میں احسان نہیں لیکن حقیقت میں بڑا احسان ہے۔ اس واسطے کہ حضرت آدمؑ کے آنے سے عالم میں بڑی بڑی برکتیں ہوئیں انبیا اور اولیا اور ابرار لوگ پیدا ہوئے اور زمین آدمؑ کی اولاد سے قیامت تک آباد اور گلزار ہو گئی۔

Marfat.com

(۴۹۲) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا وَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْاَحَدِ فَجَآءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ وَيُرْوٰى بَيْنَهُمْ قَبْلَ الْخَلَآئِقِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھکا دیا خدا نے جمعہ سے ان کو جو ہم سے پہلے تھے تو یہودیوں کے واسطے ہفتے کا دن ہوا اور نصاریٰ کے واسطے یکشنبہ کا دن ہوا پھر خدا ہم کو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعہ کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنی جمعہ کو مقدم کیا ہفتے اور یکشنبہ پر اور اسی طرح وے لوگ ہمارے پیچھے رہوں گے قیامت کے دن ہم دنیا میں تو پچھلے ہیں اور قیامت میں پہلے ہیں جن کا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یوں ہے کہ ہم ان لوگوں میں مقدم ہیں جن کا فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا۔

حدیث اور انجیل کی روایت مرجوسہ کی عیسائیوں اور یہودیوں پر فضیلت۔

ف انسان کے واسطے خدا کے نزدیک جمعہ کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اس واسطے کہ حضرت آدمؑ اسی دن پیدا ہوئے اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت ٹھہری لیکن یہود اور نصاریٰ کی فہم میں یہ بات نہ آئی۔ یہود نے ہفتے کی تعظیم کی اس خیال سے کہ خدا نے اسی دن پیدائش سے فراغت کی اور نصاریٰ نے یکشنبہ کی تعظیم کی اس تصور سے کہ عیسیٰ علیہ السلام ان کے گمان میں سولی پانے کے بعد قبر سے اسی دن نکلے اور آسمان پر گئے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن ان کے دن پر دنیا میں مقدم ہے اسی طرح قیامت میں امتِ محمدیؐ ان پر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب کتاب سے فراغت پاجاوے گی چنانچہ اس کے مطابق متی کی انجیل باب ۲۰ میں امت محمدی کی صفت موجود ہے کہ پچھلی امت اگلی ہوجاوے گی اور اگلی امتیں پچھلی ہوجاویں گی۔

جمعہ کی نماز کے واسطے فرشتوں کا نمازیوں کی آمد کو ترتیب وار لکھنا

(۴۹۳) ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَآئِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَآءُوْا يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے سب دروازوں پر فرشتے ہوتے ہیں لکھتے جاتے ہیں کہ فلانا شخص آیا اس کے بعد فلانا پھر جب امام خطبے کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لپیٹ ڈالتے ہیں ان کاغذوں کو جن میں لوگوں کے نام لکھے جاتے تھے اور مسجد میں آتے ہیں خدا کے ذکر سننے کو۔

* * *

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک امام خطبہ نہیں شروع کرتا تو آنے والوں کو فرشتے لکھتے ہیں تو ان کا زیادہ ثواب بھی ہوگا اور جب خطبہ شروع ہوا تو اس وقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفتر میں نہیں لکھتے۔ حدیث میں اشارہ ہے کہ مسلمان جلد مسجد میں حاضر ہوں۔

* *

*

Marfat.com

نماز جمعہ کی فضیلت

آداب جمعہ

(۴۹۴) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ وَزِیَادَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا

مسلم میں روایت ہے ابوہریرہ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے اچھی طرح سے وضو کیا یعنی وضو کے فرض سنت مستحب سب بجالایا پھر مسجد میں آیا پھر خطبہ سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اس کے گناہ بخشے گئے اس وقت سے پچھلے جمعہ تک اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو خطبے کے وقت کنکریاں ٹالا کیا تو اس نے بیہودہ کام کیا۔

(۴۹۵) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَصَلّٰی مَا قُدِّرَ لَہٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِہٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَعَہٗ غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی وَفَضْلُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ۔

مسلم میں روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو نہایا پھر نماز جمعہ کے واسطے مسجد میں آیا پھر اس نے سنتیں پڑھیں جتنی اس کی قسمت میں تھیں پھر چپکا بیٹھا رہا یہاں تک کہ امام خطبہ پڑھ چکا پھر امام کے ساتھ نماز فرض پڑھی اس کی مغفرت ہوئی اس وقت سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن اور بھی۔

ف یعنی جس نے یہ سب کام کئے اس کے دس روز کے گناہ معاف ہوئے اس واسطے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہے۔ جمعہ کا غسل سنت ہے اور خطبے کے وقت چپ رہنا فرض ہے۔

حضورؐ کا خطبہ

(۴۹۶) م اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ قَالَہٗ حِیْنَ جَآءَہٗ ضِمَادُ الْاَزْدِیُّ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَرْقِیْ مِنْ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَاِنَّ اللّٰہَ یَشْفِیْ عَلٰی یَدَیَّ مَنْ شَآءَ فَھَلْ لَّکَ۔

مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر سب خوبیاں اللہ کے واسطے ہیں ہم اس کو سراہتے ہیں اور اسی سے ہر کام میں مدد مانگتے ہیں جس کو اس نے راہ پر لگایا اس کو کوئی نہیں بہکا سکتا اور جس کو اس نے بہکایا اس کو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی لائق پوجنے کے نہیں خدا کے سوا وہ اکیلا مالک ہے کوئی اس کا ساجھی نہیں اور بیشک محمدؐ اسی کا بندہ ہے اور اسی کا پیغام پہنچانے والا بعد اس کے یہ خطبہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا تھا جب حضرتؐ کے پاس ضماد نام منتر والا آیا تھا سو اس نے کہا تھا کہ مجھ کو آسیب اور دیوانگی جھاڑنے کا منتر آتا ہے اور میرے ہاتھ سے خدا جس کو چاہتا ہے آرام دیتا ہے سو تجھ کو بھی اگر خواہش ہو تو میں تجھے جھاڑوں

ف ضماد ازدی یمن کا ایک شخص تھا جھاڑ پھونک میں اس کو دخل تھا جب وہ مکے میں آیا تو مکے کے کافروں نے اس سے کہا کہ معاذ اللہ محمدؐ دیوانہ ہو گیا ہے کچھ آسیب کا اس پر خلل ہے تو اس کو اپنے منتر سے جھاڑ۔ وہ حضرتؐ کے پاس آیا اور حضرتؐ سے جھاڑنے کو پوچھا تب حضرتؐ نے اما بعد تک خطبہ پڑھا بعد حمد اور نعت کے کچھ اور فرمانا چاہتے تھے اس نے حضرتؐ کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑھئے۔ حضرتؐ نے اس کو دوبارہ پڑھا۔ اس نے کہا کہ

Marfat.com

پھر پڑھئے حضرتؐ نے اس کو تین بار پڑھا۔ پھر ضماد نے کہا کہ میں نجومیوں، جادوگروں اور شاعروں کے بہت کلام سن چکا
ایسا عمدہ کلام تو میں نے کبھی نہیں سنا۔ واللہ اس کلام کی فصاحت کی سمندر کی طرح تھاہ نہیں ملتی۔ یا حضرتؐ اپنا ہاتھ
بڑھائیے میں بیعت اور توبہ کرتا ہوں۔ پھر ضماد مسلمان ہوا۔ سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑے گئے۔

(۴۹۷) م جَابِرٌ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہے اور بہتر طریقہ محمدؐ کا طریقہ ہے اور نہایت برے کام جو دین میں نئے نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

ف یعنی میرے بعد قرآن اور میری سنت پر چلیو اس واسطے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہیں اور میرے طریق سے بہتر کسی کا طریق نہیں کہ تم میری راہ چھوڑ کے اور کوئی راہ اختیار کرو پھر دین میں نئے کاموں سے روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اس کا نام ہے جس کی شرع میں کچھ اصل نہ ہو۔

خطبہ نماز سے مختصر ہونا چاہئے۔

(۴۹۸) م عَمَّارٌ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ۔

مسلم میں عمارؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ نماز کو بڑھانا مرد کا اور خطبہ کو گھٹانا پتا ہے اس کی دانائی اور عقلمندی کا سو تم نماز کو بڑھایا کرو اور خطبے کو مختصر اور کم کر کے پڑھا کرو۔

ف خطبہ مسلمانوں کی نصیحت کے واسطے ہے کہ عبادت پر مستعد رہیں اور نماز خود عبادت ہے تو جس نے بقدر ضرورت تھوڑا خطبہ پڑھا اور نماز کو بڑھایا تو وہ عقلمند ہے کہ اصل مطلب کو سمجھ گیا اور جس نے خطبے کو بہت لمبا چوڑا پڑھا اور نماز کو گھٹایا جیسا اس زمانے میں اکثر ناواقف ایام کرتے ہیں وہ نادان ہیں کہ لوگوں کو تو خطبے میں اطاعت اور عبادت کی نصیحت کرتا ہے اور آپ عمل نہیں کرتا کہ نماز سے عمدہ عبادت میں جلدی مچاتا ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ خطبہ لمبا چوڑا پڑھنا اور نماز میں جلدی کرنا نہایت مکروہ ہے اور صاف حماقت ہے۔

(۴۹۹) م عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ قُلْ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَهٗ لِرَجُلٍ خَطَبَ عِنْدَهٗ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى۔

مسلم میں عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہے یوں کہہ کہ جو نافرمانی خدا اور اس کے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا۔ یہ حضرتؐ نے اس مرد سے کہا جس نے حضرتؐ کے روبرو خطبہ پڑھا سو یوں خطبے میں اس نے کہا تھا کہ جو خدا اور اس کے رسول کی تابعداری کریگا تو اس نے راہ پائی اور جس نے اُن دو کی نافرمانی کی سو گمراہ ہوا۔

ف اس خطیب کو برا اس واسطے فرمایا کہ اس نے خدا اور رسول کو ایک لفظ میں ملا دیا تھا پھر اس کو سکھلایا کہ علیحدہ علیحدہ کہا کر۔

(۵۰۰) ق جَابِرٌ اَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا وَيُرْوٰى قُمْ فَارْكَعْ

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو دو رکعتیں پڑھ چکا ہے یعنی تحیۃ المسجد کی اس نے کہا کہ نہیں حضرتؐ

Marfat.com

رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزَ فِيهِمَا قَالَ لِسُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ حِيْنَ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ۔

فرمایا کہ اُٹھ اور ان کو پڑھ لے اور دوسری روایت یوں ہے کہ اٹھ اور دو رکعتیں پڑھ اور ان میں اختصار کر یعنی ہلکی پڑھ یہ حضرتؐ نے سلیک غطفانی سے فرمایا جب کہ وہ جمعے کے دن آیا اور حضرتؐ منبر پر بیٹھے تھے تو سلیک بیٹھ گیا بدون تحیۃ المسجد پڑھے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبے کے وقت بھی تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا اور امام اعظمؒ کے نزدیک خطبے کے وقت تحیۃ المسجد درست نہیں، اس واسطے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو نماز اور کلام نہیں چاہیئے۔

جمعہ کی نماز کے بعد چار یا دو سنتیں پڑھنا چاہئیں

(۵۰۱) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تم لوگوں سے بعد جمعے کے نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعتیں سنت پڑھے۔

ف اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ کا اور بعد جمعہ کے چھ رکعتوں کی بھی روایت آئی ہے۔

(۵۰۲) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کے فرض پڑھ چکے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔

ف یہی مذہب ہے امام اعظمؒ اور شافعیؒ کا کہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں سنت ہیں اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جمعہ کی چھ رکعتیں سنت ہیں چنانچہ یہ روایت علی مرتضیٰؓ سے ہے۔

نماز جمعہ کی تاکید اور اس کے چھوڑنے پر سخت وعید

(۵۰۳) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ضرور باز رہیں لوگ جمعہ چھوڑنے سے نہیں تو خدا ان کے دلوں پر مہر کر دیگا پھر بیشک وے غافلوں میں ہو جاویں گے۔

ف یعنی جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہے کہ دل پر غفلت کی مہر ہو جاتی ہے اور جب غفلت ہوئی تو رحمتِ الٰہی سے دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز فرض ہے بدون شرعی عذر کے اس کا ترک کرنا ہرگز درست نہیں۔

جو شخص خطبہ کے دوران میں مسجد میں آئے اسے دو رکعت نماز پڑھنی چاہئے

(۵۰۴) **ق** جَابِرٌ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی آوے جمعہ کے دن اور امام خطبے کے واسطے نکل چکا ہو تو چاہیئے کہ دو رکعتیں پڑھ لیوے۔

ف یہ حدیث دلیل ہے امام شافعیؒ کی کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا ضرور ہے اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو۔ امام اعظمؒ کے مذہب میں خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہیں خطبے کا سننا فرض ہے سنت کرتے ہیں فرض فوت ہوتا ہے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہیں۔

Marfat.com

جمعہ کے دن غسل کرنا

(۵۰۵) ق اِبْنُ عُمَرَ مَنْ جَآءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو جمعہ پاوے وہ نہاوے۔

جمعہ کے دن خوشبو لگانا

(۵۰۶) ق اَبُوْسَعِيْدِ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَاَنْ يَّسْتَنَّ وَاَنْ يَّمَسَّ طِيْبًا اِنْ وَّجَدَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر ایک بالغ جوان پر واجب ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو۔

ف بعضے بموجب اس حدیث کے کہتے ہیں کہ جمعہ کا غسل واجب ہے لیکن اکثر اماموں کے نزدیک غسل واجب نہیں سنت اور مستحب ہے۔ اگر بموجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہئے تو مسواک اور خوشبو لگانے کو بھی واجب کہئے۔ حالانکہ مسواک اور خوشبو کسی کے نزدیک واجب نہیں تو مطلب حدیث کا یہ کہ غسل واجب ہے یعنی ثابت ہے اور نہایت بہتر ہے۔

جمعہ کے دن تیل لگانا

(۵۰۷) خ سَلْمَانُ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ اَوْ مَسَّ مِنْ طِيْبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلّٰى مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى۔

بخاری میں سلمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو نہا جمعے کے دن اور پاک صاف ہوا جتنی صفائی اس سے ہو سکے حجامت بنوائی اور سفید کپڑے پہنے پھر تیل لگایا یا خوشبو پھر ڈھلے مسجد میں گیا سو دو ملے بیٹھوں کو اس نے نہ چھیڑا پھر نماز جتنی اس کی قسمت میں تھی یعنی تحیۃ المسجد اور سنتیں پھر جب منبر پر آیا تو وہ چپکا خطبہ سنتا رہا تو اس شخص کی مغفرت ہو اس وقت سے پچھلے جمعہ تک۔

ف بعضے لوگوں کی عادت ہے کہ جمعہ کے دن دیر کر کے آتے ہیں اور صفیں چیرتے لوگوں کو تکلیف دیتے اور صف میں جاتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف چیرنا درست نہیں یا پہلے سے اول صف میں بیٹھ رہے یا پھر جگہ پاوے وہیں بیٹھ جاوے۔

منبر پر چڑھ کر خطبہ دینا

(۵۰۸) ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا۔

بخاری اور مسلم میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے انصاری عورت سے فرمایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہدے کہ میرے واسطے لکڑیوں کا منبر بنا دے کہ اس پر میں لوگوں سے کلام کیا کروں۔

ف ایک انصاری عورت کا رومی غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا حضرتؐ نے اس سے منبر کی فرمائش کی جب اس نے بنایا تھا حضرتؐ اس پر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور جب منبر نہ تھا تو زمین پر ستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑھتے حضرتؐ کو اس میں تکلیف ہوتی تھی۔ ایک صحابی نے جن کا نام تمیم تھا عرض کی کہ یا حضرتؐ منبر بنوائیے جا

Marfat.com

شام کے ملک میں ہوتا ہے تب حضرتؐ نے منبر بنوایا۔

خطبہ میں حمد وثنا کے بعد لفظ اما بعد کہنا

(۵۰۹) خ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِیْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الَّذِیْ اُعْطِیْ وَلٰکِنِّیْ اُعْطِیْ اَقْوَامًا مَا اَرٰی فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَکِلُ اَقْوَامًا اِلٰی مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰی وَالْخَیْرِ فِیْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ۔

بخاری میں عمرو بن تغلبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ خدا کی قسم کہ میں دیتا ہوں ایک مرد کو اور چھوڑتا ہوں دوسرے مرد کو سو جس کو میں چھوڑتا ہوں وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہے اس سے جس کو میں دیتا ہوں لیکن میں تو چند قوموں کو دیتا ہوں اس واسطے کہ میں ان کے دلوں میں بے صبری اور حرص دیکھتا ہوں اور بعضی قوموں کو اس پر چھوڑتا ہوں کہ خدا نے ان کے دلوں میں بے پرواہی اور خیر ڈالی ہے انھیں میں عمرو بن تغلب بھی ہے۔

ف حضرتؐ کے پاس کچھ مال آیا حضرتؐ نے بعضوں کو دیا اور بعضوں کو نہ دیا۔ پھر حضرتؐ کو معلوم ہوا کہ جن کو مال نہیں دیا وے رنجیدہ ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرے دینے کو محبت اور نہ دینے کو رنج کا سبب نہ سمجھو بلکہ بالعکس معاملہ ہے کہ بے صبری لالچی لوگوں کو دیتا ہوں اور قناعت والوں کو قناعت پر چھوڑتا ہوں۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے احکام

چھوٹی بچیوں کا عید کے دن کھیلنا کودنا اور گانا بجانا

(۵۱۰) ق عَائِشَةُ یَا اَبَا بَکْرٍ اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا وَّهٰذَا عِیْدُنَا۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

عید کے دن دف بجانا چھوٹی بچیوں کے ساتھ مخصوص ہے۔

ف مصابیح میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت کپڑا اوڑھے لیٹے تھے اور انصاریوں کی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیاں دف بجا کر بہادری کے کرتب کے گیت گاتی تھیں اتنے میں صدیق اکبرؓ آئے انھوں نے لڑکیوں کو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر میں شیطانی باجے کا کیا کام۔ تب حضرتؐ نے منہ کھول کر یہ حدیث فرمائی یعنی عید کے دن ایسے راگ کا کچھ مضائقہ نہیں اس واسطے کہ اول تو دف بجانا حرام نہیں دوسرے گانے والی لڑکیاں ہیں جوان عورت نہیں جو محل شہوت ہوں تیسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہیں بلکہ بہادری دین کی کارآمد چیز ہے اسی حدیث سے بعضے عالموں کا یہ مذہب ہے کہ خوشی کے حالوں میں جیسے شادی اور ختنہ اور عید میں بے مزامیر راگ یا دف کے گانا درست ہے بشرطیکہ دینی کام میں کچھ ہرج نہ ہووے اور گانے والا خوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت نہ ہو۔ اور راگ کا مطلب خلاف شرع نہ ہو۔ غرضکہ راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہیں بلکہ اسی حدیث سے صاف منع ہونا معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؐ نے عید کا عذر فرمایا تو معلوم ہوا کہ اس کی عادت کرنا درست نہیں اگرچہ خلاف شرع راگ نہ ہو۔

(۵۱۱) ق عَائِشَةُ دُوْنَکُمْ یَا بَنِیْ اَرْفِدَةَ قَالَهٗ یَوْمَ عِیْدٍ لِلسُّوْدَانِ وَکَانُوْا

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا لو اپنی ڈھال اور برچھیوں کو اے ارفدہ کی اولاد۔ یہ حضرتؐ نے عید کے

Marfat.com

يَلْعَبُوْنَ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ۔ دن حبشیوں سے کہا اور وے کھیل رہے تھے ڈھال اور برچھیوں سے۔

ف ارفدہ حبش کے جد کا نام ہے جس کی وے سب اولاد ہیں۔ روایت ہے کہ عید کے دن حضرت عائشہ رض کے گھر میں حضرتؐ تھے اور حبشی مسجد کے صحن میں ڈھال اور برچھیوں سے کثرت کرتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ حضرتؐ نے اس کھیل کو اس واسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہے پھری گدکے کی کثرت خصوصًا ایسے مباحات کا عید کے دن کچھ مضائقہ نہیں کہ مزید سرور کا سبب ہے۔

ایامِ تشریق میں عبادت کرنے کی فضیلت

ذی الحجہ کے پہلے عشرہ (دس دن) کی فضیلت

(۵۱۲) **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَا الْعَمَلُ فِیْ اَیَّامٍ اَفْضَلَ مِنْهَا فِیْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ یُخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ یَرْجِعْ بِشَیْءٍ یَعْنِیْ اَیَّامَ الْعَشْرِ۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنوں میں افضل نہیں ہے ان دنوں سے یعنی ذی الحجہ کے دس دنوں سے۔ اصحاب نے کہا اور راہِ خدا میں جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہیں۔ فرمایا اور راہِ خدا میں جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہیں مگر اس مرد کا جہاد افضل ہے کہ جو نکلا اپنا جان اور مال نثار کرتا پھر نہ پلٹا کچھ لیکر یعنی شہید ہوگیا۔

ف معلوم ہوا کہ عشرۂ ذی الحجہ کے برابر کوئی ایام کی عبادت افضل نہیں۔

صلوٰۃ استسقا۔ بارش کے واسطے نماز پڑھنے کا بیان

حضورؐ کی دعا سے بارش ہونا

(۵۱۳) **ق** اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا **قَالَهٗ** فِی الْاِسْتِسْقَاءِ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہماری فریاد سن ہم پر مینہ کو برسا الٰہی ہم پر مینہ کو برسا، الٰہی ہم کو پانی دے۔ یہ حضرتؐ نے پانی کی طلب میں دعا کی۔

ف ایک بار حضرتؐ کے وقت میں قحط پڑا حضرتؐ منبر پر جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار آیا اس نے کہا یا رسولؐ اللہ جانور مر گئے اور لڑکے بالے بھوکوں مرتے ہیں دعا کیجئے خدا پانی برسا دے تب حضرتؐ نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی تین بار اور آسمان پر کہیں بدلی کا نشان نہ تھا تو یکایک پہاڑ کے نیچے سے بادل اٹھا اور سارے آسمان پر پھیل گیا اور سات دن لگاتار پانی برسا کہ آفتاب نظر نہ پڑا۔ حضرتؐ دوسرے جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اس نے کہا کہ یا رسول اللہؐ جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہوئے اور راہیں بند ہوگئیں دعا کیجئے کہ خدا مینہ کو روکے تو حضرتؐ نے ہاتھ اٹھائے اور یوں دعا کی کہ الٰہی ہمارے آس پاس پانی برسے ہم پر اب نہ برسے۔ الٰہی ٹیلوں پر پہاڑیوں پر اور نالوں میں اور جنگل کے درختوں میں مینہ برسے۔ تو مدینے کے اوپر سے بادل ٹل گیا ڈھال کی طرح مدینہ خالی ہوگیا۔ آس پاس برسا کیا۔ یہ معجزہ تھا حضرتؐ کا۔

(۵۱۴) **ق** اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینہ برسے ہم پر نہ برسے۔

ف اس کا قصہ اس سے پہلی حدیث میں گذر چکا کہ اول حضرتؐ نے مینہ کی دعا کی جب سات روز تک بارش ہوتی رہی تب یہ دعا فرمائی۔

Marfat.com

(۵۱۵) **ق** اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ **دعا بہ** حِیْنَ اسْتَسْقٰی فَقِیْلَ لَہٗ ھَلَکَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰہَ یُمْسِکْھَا عَنَّا۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی پانی برسے ٹیلوں پر اور پہاڑیوں پر اور نالوں کے اندر اور درخت جمنے کے مکانوں پر۔ یہ حضرتؐ نے دعا کی جبکہ اول مینہ مانگا تھا پھر حضرتؐ سے یوں کہا گیا کہ پانی کی کثرت سے جانور مر گئے اور راہیں بند ہو گئیں سو خدا سے دعا کیجئے کہ ہم سے مینہ کو روکے۔

ف اس کا پورا قصہ اوپر مذکور ہو چکا۔

حضورؐ کا آندھی اور بادل سے خوفزدہ ہو جانا

(۵۱۶) **ق** عَائِشَۃُ یَا عَائِشَۃُ مَا یُؤْمِنُنِیْ اَنْ تَکُوْنَ فِیْہِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّیْحِ وَقَدْ رَاٰی قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوْا ھٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا **قالہ** لَمَّا قَالَتْ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَی النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْغَیْمَ فَرِحُوْا رَجَاءَ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْہِ الْمَطَرُ وَاَرَاکَ اِذَا رَاَیْتَہٗ عُرِفَتْ فِیْ وَجْھِکَ الْکَرَاھِیَۃُ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ کون چیز مجھ کو نڈر کرتی ہے شاید اس آندھی اور بدلی میں عذاب الٰہی ہو۔ مقرر ایک قوم یعنی عاد پر عذاب ہو چکا ہے آندھی سے اور البتہ قوم نے عذاب الٰہی دیکھا تھا سو کہا تھا کہ یہ بدلی ہمارے لئے پانی کی برسانے والی۔ یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب کہ حضرت عائشہؓ نے کہا تھا یا رسول اللہؐ میں دیکھتی ہوں لوگوں کو جب بدلی دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اس امید سے کہ اس میں مینہ ہو گا اور میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ جب آپؐ بدلی دیکھتے ہیں تو آپؐ کے چہرے پر کراہیت اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہے۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرتؐ کو کبھی اس طرح ہنستے نہیں دیکھا کہ حضرتؐ کا خوب مُنہ کھل جاوے مگر مسکراتے تھے اور جب آندھی اور بدلی آتی تو گھبراتے اور دعائے خیر کرتے خوف سے کبھی اٹھتے کبھی بیٹھتے یہی حالت حضرتؐ کی رہتی جب تک پانی نہ برستا تو میں نے اس کا سبب پوچھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی بے خوف ہونے کا کیا مقام ہے آخر عاد کی قوم اسی طرح ہوا ہی سے برباد ہوئی۔ قول مشہور کا کہ نزدیکا نرا بیش بود حیرانی۔ اس حدیث سے خوب مطلب حل ہوا، بندگی اسی کا نام ہے کہ بندہ اپنے مالک سے ذرا ذرا سی بات میں لرزتا ہے۔

آندھی چلنے کے وقت کی دعا

(۵۱۷) **م** عَائِشَۃُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ کَانَ یَقُوْلُہٗ اِذَا عَصَفَتِ الرِّیْحُ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کے اندر کی بھلائی اور جس واسطے یہ آندھی بھیجی گئی اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی برائی اور اس کے اندر کی برائی اور جس واسطے یہ بھیجی گئی ہے اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں یہ دعا حضرت کرتے تھے جب سخت ہوا چلتی تھی۔

ارشاد نبویؐ: میری مدد پُروا ہوا سے کی گئی ہے اور قوم عاد کو پچھوا ہوا سے ہلاک کیا گیا ہے

(۵۱۸) **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُھْلِکَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو فتح نصیب ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے۔

Marfat.com

خدا ہی جانتا ہے بارش کب ہوگی

(۵۱۹) خ اِبْنُ عُمَرَ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا یَعْلَمُ اَحَدٌ مَّا یَكُوْنُ فِیْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا یَعْلَمُ اَحَدٌ مَّا یَكُوْنُ فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَمَا یَدْرِیْ اَحَدٌ مَّتٰی یَجِیْٓءُ الْمَطَرُ۔

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کنجیاں غیب کی پانچ ہیں ان کو کوئی نہیں جانتا سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا کہ عورت کے پیٹ میں کیا ہے لڑکی یا لڑکا اور کوئی جی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کوئی جی نہیں جانتا کہ کس زمین پر مرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ مینھ کب آوے گا۔

ف یعنی غیب کی بات بالیقین سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا غیب کا دروازہ سارے عالم پر بند ہے اسکی کنجیاں کسی کے پاس نہیں کہ کھولے جب چاہے بے تردد دریافت کرے۔ پیغمبروں کو وحی سے اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہے لیکن یہ غیب دانی نہیں خدا کے بتلانے سے معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے وحی اور الہام ہر وقت قابو میں نہیں کہ جب چاہیں دریافت کرلیں نجوم اور رمل اور جفر میں یقین نہیں حاصل ہوتا صرف حساب اور اٹکل ہی ہزار بار مخالف ہوتا ہے کبھی موافق بھی پڑجاتا ہے اور ہر چند علم طب میں حاملہ عورت کی علامات لکھی ہیں کہ پیٹ میں لڑکی ہے یا لڑکا۔ پھر جب علامات اور قرائن پر مدار ٹھہرا تو غیب دانی نہ ہوئی۔ علاوہ اس کے اکثر خطا بھی ہوتی ہے اور یہ تو کبھی نہیں معلوم ہوتا کہ لڑکا گورا ہے یا کالا اس کے اعضا سب درست ہیں یا ناقص۔ خلاصہ یہ کہ علم غیب خدا کو مخصوص ہے۔ بالیقین بے تردد کسی کو نہیں معلوم ہوسکتا اور یہی عقیدہ ہے اہل اسلام کا جس کے اس اعتقاد میں خلل ہے بالیقین اس کے ایمان میں خلل ہے۔

سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا

(۵۲۰) ق اَلْمُغِیْرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ اَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰی تَنْجَلِیَ۔

بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں خدا کی نشانیوں سے کسی کے مرنے جینے سے ان میں گہن نہیں پڑتا پھر جب تم گہن کو دیکھا کرو تو اللہ سے دعا کیا کرو اور نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ روشن ہوجاوے۔

ف جس دن ابراہیمؑ حضرتؐ کے بیٹے کا انتقال ہوا اسی دن گہن پڑا لوگوں نے کہا کہ گہن ابراہیمؑ کی موت سے پڑا۔ تب حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہے تمہارا گمان غلط ہے کسی کے مرنے جینے پر گہن موقوف نہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگوں میں مشہور ہے کہ جب گہن پڑا تو کوئی سردار مرتا ہے سو غلط بات ہے۔ گہن کی نماز دو رکعت سنت ہے بڑی سورتیں اس میں پڑھے جب تک روشنی نہ ہو ذکر اور دعا میں مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہے۔

Marfat.com

احکامِ جنائز

موت کے وقت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی تلقین کرنا

(۵۲۱) م اَبُوْسَعِیْدٍ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

مسلم میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سکھلاؤ اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ۔

ف یعنی مرنے کے وقت لا الہ الا اللہ پکار کے کہو تاکہ مرنے والا بھی سن کے کہے اور یوں نہ اس سے کہنا چاہئے کہ لا الہ الا اللہ کہہ کہ شاید بدحواسی سے انکار کر بیٹھے۔

مردے کے حق میں خیر کی دعا کرنا

(۵۲۲) م اُمُّ سَلَمَۃَ لَا تَدْعُوْا اِلَّا لِاَنْفُسِکُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنَّ الْمَلَآئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ۔

مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دعا کرو اپنی جانوں کے واسطے سوائے نیک دعا کے اس واسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں تمہارے کہنے پر۔

ف حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میرا پہلا خاوند یعنی ابوسلمہ مرگیا لوگ اس کے غم میں اپنے واسطے بددعا کرنے لگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس وقت فرشتے موجود ہیں بددعا نہ کرو نہیں تو ان کے آمین کہنے سے وہی کام ہوگا

(۵۲۳) م اُمُّ سَلَمَۃَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلَآئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ۔

مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مُردے کے پاس جمع ہو تو اس کے حق میں نیک بات بولا کرو اس واسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں جو تم کہتے ہو۔

ف یعنی جب آدمی مرگیا تو اس وقت فرشتے موجود ہوتے ہیں تمہارے قول پر آمین کہتے ہیں تو اس کے حق میں نیک بات بولو دعا کرو۔ معلوم ہوا کہ مردے کی خوبیاں بیان کرنا اور اس کے واسطے دعا کرنا مستحب ہے اس کے بدکاموں کا ذکر نہ چاہئے۔

مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا اور خیر کی دعا مانگنا چاہئے

(۵۲۴) م اُمُّ سَلَمَۃَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِیْبُہٗ مُصِیْبَۃٌ فَیَقُوْلُ مَآ اَمَرَہُ اللّٰہُ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَآ اِلَّآ اَخْلَفَ اللّٰہُ لَہٗ خَیْرًا مِّنْھَا۔

مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کو مصیبت پہنچے پھر وہ کہے جو خدا نے اس کو فرمایا ہے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی ہم خدا کے ہیں اور اسی کی طرف پھر جانے والے ہیں۔ الٰہی ثواب دے مجھ کو میری مصیبت میں اور پیچھے اس سے بہتر بدلا دے مگر کہ خدا پیچھے سے بہتر بدلا اس کو دیتا ہے۔

ف جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا مستحب ہے ایک بار چراغ گل ہوگیا حضرتؐ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اصحاب نے کہا یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چراغ گل ہونا کون بڑی مصیبت ہے جو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہے یعنی ہر رنج اور تکلیف میں کم ہو یا زیادہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا چاہئے۔

Marfat.com

(۵۲۵) م اُمِّ سَلَمَةَ قُوْلِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَۃً قَالَہٗ لَھَا حِیْنَ مَاتَ اَبُوْسَلَمَۃَ۔

مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یوں کہو کہ الٰہی مجھ کو بخش اور اس کو یعنی خاوند کو اور اس کے بعد مجھ کو اس کا نیک بدلا دے یہ حضرتؐ نے حضرت ام سلمہؓ سے فرمایا جب کہ ابوسلمہ کا انتقال ہوا۔

ف حضرت ام سلمہؓ کے اول خاوند یعنی ابوسلمہ کا جب انتقال ہوا تب حضرتؐ نے ان کو یہ تعلیم کی جقتعالےٰ نے دعا قبول کی حضرتؐ سے ان کا نکاح ہوا۔

(۵۲۶) م اُمِّ سَلَمَۃَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ۔

مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی سلمہؓ کو اور اس کا ہدایت والوں میں درجہ بلند کر اور اس کے بعد باقی رہے لوگوں میں تو خلیفہ بن یعنی ان کا حافظ اور نگہبان رہ اور بخشدے ہم کو اور اس کو اے رب العالمین اور اس کی قبر کو کشادہ کر اور اس میں روشنی کر دے۔

ف ابوسلمہ حضرت ام سلمہؓ کے پہلے خاوند تھے جب وہ مرگئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرتؐ نے ان کے واسطے یہ دعا کی۔

مرتے وقت مُردے کی آنکھیں بند کرنا چاہئیں

(۵۲۷) م اُمِّ سَلَمَۃَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَہُ الْبَصَرُ۔

مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہے تو آنکھ بھی اس کے پیچھے لگی چلی جاتی ہے۔

ف حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ابوسلمہ مرگئے تو حضرتؐ تشریف لائے دیکھا تو آنکھ کھلی رہ گئی ہے جیسے مُردوں کی ہوتی ہے۔ پھر حضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے آنکھ بند کردی اور یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مُردے کی آنکھ بند کردینا چاہئے۔

(۵۲۸) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلَمْ تَرَوْا الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُہٗ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَذٰلِکَ حِیْنَ یَتْبَعُ بَصَرُہٗ نَفْسَہٗ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تم کیا نہیں دیکھتے ہو آدمی کو جب مرجاتا ہے تو اس کی آنکھ اوپر کی طرف کھلی رہ جاتی ہے لوگوں نے کہا کیوں نہیں حضرتؐ نے فرمایا سو وہ اسوقت ہوتا ہے جبکہ اس کی بینائی جان کر پیروی کرتی ہے۔

ف یعنی جان کے ساتھ بینائی بھی نکل جاتی ہے یہ سبب ہے آنکھ کے کھلے رہنے کا۔

عزیز کے مرنے پر صبر کرنا چاہئے

(۵۲۹) غ اُمِّ سَلَمَۃَ اَتُرِیْدِیْنَ اَنْ تُدْخِلِی الشَّیْطَانَ بَیْتًا اَخْرَجَہُ اللّٰہُ مِنْہُ قَالَہٗ لِاِمْرَاَۃٍ جَاءَتْ تَسْعِدُ

بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ شیطان کو اس گھر میں داخل کرے جس سے خدا نے اس کو نکالا ہے۔ یہ حضرتؐ نے اس عورت سے فرمایا جو ابی سلمہ

سوگ منانے کیلئے بیٹھنا جائز نہیں۔

غ صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۰۱۔ حدیث مذکور صرف مسلم شریف میں ہے بخاری میں نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

اُمَّ سَلَمَۃَ عَلَی الْبُکَآءِ عَلٰٓی اَبِیْ سَلَمَۃَ۔ کی موت پر ام سلمہؓ کو رولانے آئی تھی۔

ف حضرت ام سلمہؓ کے اول خاوند کا نام ابی سلمہ تھا جب وے مر گئے تب کوئی عورت ان کو رُلانے آئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایمان کی برکت سے شیطان اس گھر سے دور ہوا ہے اب رونے اور پیٹنے سے شیطان کو پھر اس گھر میں نہ داخل کر۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کے واسطے محفل کرنا شیطانی کام ہے مصیبت میں صبر چاہیئے نہ کہ ہائے ہائے مچائے۔

صبر شروع مصیبت کے وقت معتبر ہے

(۵۳۰) **ق** اَنَسٌ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی۔ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمے کے نزدیک ہے۔

ف ایک عورت قبر پر روتی تھی حضرتؐ ادھر سے نکلے اس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے کہا میرے پاس سے ٹل جائیے تم پر وہ مصیبت نہیں پڑی جو مجھ پر پڑی لیکن وہ عورت حضرتؐ کو نہیں پہچانتی تھی کسی نے اس سے کہا یہ تو حضرتؐ تھے تب وہ گھبرائی اور پچتائی پھر حضرتؐ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرتؐ میں نے آپ کو نہیں پہچانا تھا یعنی اب میں آپ کا حکم مانتی ہوں اور صبر کرتی ہوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدائے مصیبت صبر کا وقت ہے اور اسی صبر کا شرع میں ثواب اور اعتبار ہے اس واسطے کہ جب مصیبت کو بہت مدت گذرے تو آدمی کو خود بخود صبر آجاتا ہے ایماندار ہو یا کافر تو اس صبر کا کچھ اعتبار نہیں۔

عزیزوں کے رونے سے کیا میت پر عذاب ہوتا ہے؟

(۵۳۱) **ق** عُمَرُ اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِہٖ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَا نِیْحَ عَلَیْہِ۔ بخاری اور مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے قبر میں، نوحہ کرنے سے۔

ف نوحے سے میت پر عذاب اس صورت میں ہے کہ وہ اپنے اوپر نوحہ کرنے کی وصیت کر جاوے یا کہ اس کے خاندان میں نوحہ گری ہوتی ہو اور وہ باوجود قدرت کے منع نہ کرے۔

نسب پر فخر کرنا اور دوسروں کے نسب میں عیب نکالنا درست نہیں

(۵۳۲) **م** اَبُوْ مَالِکٍ اَلْاَشْعَرِیُّ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ لَا یَتْرُکُوْنَھُنَّ اَلْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ بِالْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَآءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَۃُ۔ مسلم میں ابو مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چار خصلتیں میری امت میں زمانۂ کفر کی رسمیں ہیں جن کو نہ چھوڑیں گے ایک تو بڑائی مارنا اپنے خاندانوں پر دوسرے عیب لگانا لوگوں کے نسب میں تیسرے مینھ کو چاہنا ستاروں سے یعنی نکھت کی تاثیر سے مینھ کو سمجھنا۔ چوتھے نوحہ کرنا۔

زمانۂ جاہلیت کی رسوم ان چار باتوں میں ہے

ف فی الحقیقت یہ کفر کی رسمیں اس امت میں جاری ہیں تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری میں گرفتار ہیں اور خاندان پر فخر کرنا اور غیروں کے نسب میں طعنہ کرنا اکثر خواص میں بھی موجود ہے اللہ پناہ میں رکھے۔

میت کو تین بار یا پانچ بار غسل دینا اور آخر میں کافور ملنا مستحب ہے

(۵۳۳) **ق** اُمَّ عَطِیَّۃَ وَاسْمُھَا نُسَیْبَۃُ۔ بخاری اور مسلم میں ام عطیہ سے جس کا نسیبہ بنت کعب نام ہے

Marfat.com

بِنْتُ كَعْبٍ اِغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ۔

روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کو غسل دو تین بار یا پانچ با
یا اس سے بھی زیادہ اگر تم اس کو دیکھو اور اخیر غسل میں کافور ڈا
یا حضرتؐ نے یوں فرمایا کہ تھوڑا سا کافور ڈالو پھر جب تم غسل
دینے سے فراغت پاؤ تو مجھ کو خبر کرو۔

ف حضرتؐ کی بیٹی کا انتقال ہوا تھا عورتیں ان کو غسل دیتی تھیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ غسل تین بار پر موقوف نہیں جہانتک کہ طہارت اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہے اور اخیر غسل میں کافور ڈالنا سنت ہے۔

غسل دینے میں دائیں جانب سے ابتدا کرنی چاہئے

(۵۳۴) ق اُمُّ عَطِيَّةَ اِبْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا قَالَهُ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِيْ غَسَّلْنَ ابْنَتَهُ وَهِيَ زَيْنَبُ زَوْجَةُ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَكَانَتْ اَكْبَرَ بَنَاتِهِ۔

بخاری اور مسلم میں ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
اس کی داہنی طرفوں سے اور وضو کے مقاموں سے غسل دینا شرو
کرو، یہ حضرتؐ نے ان عورتوں سے فرمایا جو حضرتؐ کی بیٹی کو غسل
میت دیتی تھیں ان کا نام زینب تھا ابوالعاص بن ربیع کی بی بی
حضرت کی بیٹیوں میں یہی سب سے بڑی تھیں۔

ف معلوم ہوا کہ میت کا داہنی طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہے اور داہنی طرف میں وضو کے مقامو کو یعنی منہ اور ہاتھ کو مقدم کرے۔

کفن میں زیادہ کپڑے میسر نہ آئیں تو ایک کپڑا بھی کفایت کرتا ہے

(۵۳۵) ق خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ ضَعُوْهَا مِمَّا يَلِيْ رَاْسَهُ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ يَعْنِيْ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ حِيْنَ اسْتُشْهِدَ بِاُحُدٍ

بخاری اور مسلم میں خباب بن ارتؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
فرمایا کہ اس کملی کو اس کے سر کی طرف ڈالو اور اس کے دونوں پاؤ
گھاس رکھو یعنی مصعب بن عمیرؓ کے جبکہ وہ جنگ احد میں شہید ہوئے

ف جب مصعب شہید ہوئے تو سوائے ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا اور کملی بھی ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے تھے تو پاؤں کھلتے تھے اور اگر پاؤں پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب کچھ میسر نہ آوے تو کفن میں ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہے۔

میت کو اچھا کفن دینا چاہئے

(۵۳۶) م جَابِرٌ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کو
اپنے بھائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہئے اچھا سا کفن دیو

ف یہ مطلب نہیں کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا مراد ہے اور اس کی قدر اور لیاقت کے

کفن دفن میں عجلت کرنی چاہئے

(۵۳۷) ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوْهَا اِلَى الْخَيْرِ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فر
کہ جلدی لیجایا کرو جنازے کو سو اسواسطے کہ اگر مردہ نیک ہے

Marfat.com

لِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

اس کو تم نے بہتری سے نزدیک کر دیا یعنی قبر میں جا کر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہیں تو تم نے اپنی گردن سے شر کو اتارا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن دفن میں جلدی کرنا مستحب ہے۔

مردے کے بارے میں حضورؐ کا ارشاد

۵۳۸) ق اَبُوْقَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ سُتَرِيْحٌ وَّمُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَعَبْدُ الْفَاجِرِ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔

بخاری اور مسلم میں ابوقتادہؓ سے جن کا حارث بن ربعی نام ہے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ مردہ آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا۔ اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ آرام پانے والا اور آرام دینے والا کیسا؟ تو حضرتؐ نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے آرام پاتا ہے اور ظالم فاسق بندے سے آدمی اور بستیاں اور درخت اور جانور آرام پاتے ہیں۔

ش حضرتؐ کے سامنے ایک جنازہ نکلا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی مومن متقی کے حق میں دنیا قید خانہ ہے جہاں وہ مر گیا عذاب سے چھوٹا۔ ایمان اور عبادت کی برکت سے قبر ہی سے بہشت کی لذت کا نمونہ پانے لگا اور ظالم فاسق بے قید ہوتا ہے ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہے تو اس کی موت سے عالم کو آرام ہے۔

جنازہ اور دفن میں شرکت کا ثواب

۵۳۹) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَّمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو جنازہ پر آیا یہاں تک کہ نماز اس پر پڑھی تو اس کو قیراط بھر ثواب ہے اور جو حاضر رہا یہاں تک کہ دفن ہو چکا تو اس کو دو قیراط بھر ثواب ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا حضرت دو قیراط کتنے بڑے؟ فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے برابر۔

چالیس مسلمانوں کا نماز جنازہ پڑھنا میت کی مغفرت کا سبب ہے

۵۴۰) م اِبْنُ عَبَّاسٍ مَا مِنْ رَّجُلٍ مُّسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَّا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ۔

مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں ایسا کوئی مرد مسلمان جو مر جاوے پھر اس کے جنازے پر چالیس مرد جو شرک نہ کرتے ہوں خدا کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہوں مگر کہ خدا ان کی سفارش اس کے حق میں قبول کرتا ہے۔

ف معلوم ہوا کہ چالیس مسلمان موحد کا نماز پڑھنا سبب ہے میت کی مغفرت کا۔ عبداللہ بن عباسؓ تلاش کر کے جنازے کی نماز کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے بموجب اس حدیث کے۔ اور حضرت عائشہؓ کی روایت میں سو مسلمانوں کا ذکر ہے تو جب چالیس کی سفارش قبول ہے سو کی زیادہ تر قبول ہوگی اور بعضی حدیث میں آیا ہے کہ تین صفیں کریں۔

۵۴۱) م عَائِشَةُ مَا مِنْ مَّيِّتٍ يُّصَلِّيْ

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا

Marfat.com

عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ۔

کہ کوئی مردہ نہیں جس پر مسلمان کا گروہ کہ شمار میں سو کو پہنچ گئے ہوں جنازے کی نماز پڑھیں اور سب لوگ اس کی مغفرت کی سفارش کریں مگر کہ ان کی سفارش قبول ہوگی اس کے حق میں۔

ف عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں چالیس خالص مسلمان کی سفارش کا ذکر ہے اور اس حدیث میں سو کا ذکر ہے تو مطلب یہ کہ اگر خالص مسلمان ہوں تو چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہے اور نہیں تو سو مسلمان کی دعا مقبول ہے

مسلمان میت کی جیسی گواہی دیتے ہیں ویسا ہی اس کا انجام ہوتا ہے

(۵۴۲) م اَنَسٌ مَرَّ بِجَنَازَةٍ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَرَّ بِجَنَازَةٍ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔

صحیح مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کو تم نے بھلا کہا اس کو بہشت واجب ہوئی اور جس کو تم نے برا کہا دوزخ اس کو واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین میں تم خدا کے گواہ ہو زمین میں۔ تم خدا کے گواہ ہو زمین میں۔

ف مصابیح میں روایت ہے کہ ایک جنازہ نکلا۔ اصحابؓ نے اس کی تعریف کی۔ دوسرا جنازہ نکلا اصحابؓ نے اس کو برا کہا۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری میں بھی ہے کچھ ایک دو لفظ کا فرق ہے۔ معلوم ہوا کہ اصحاب بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کے گواہ ہیں ان کی تعریف کرنے اور برا کہنے کو بڑا دخل ہے اور دنیادار اور فاسق کی تعریف اور برا کہنے کا کچھ اعتبار نہیں۔ اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدوں کا اجماع اور اتفاق حجت ہے اور کامل سند ہے۔ اور بزارؒ کی کتاب میں عامر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مر گیا اور خدا اس کی بدی جانتا ہے اور لوگ تعریف کریں تو خدا اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندوں کی گواہی قبول کی اور اس کے گناہ دیدہ و دانستہ معاف کئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہے کہ زبان خلق نقارۂ خدا۔

حضورؐ کا معجزہ

(۵۴۳) م عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَّجَابِرٌ اِنَّ اَخًا لَّكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ۔

مسلم میں عمران بن حصینؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ اصحابؓ سے فرمایا کہ آج تمہارا بھائی مر گیا اٹھو اس کے جنازہ کی نماز پڑھو۔

ف ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نصرانی مذہب اور انجیل کا عالم تھا مسلمانوں سے حضرتؐ کا حال دریافت کر کے قرآن سن کر حضرتؐ پر بے دیکھے ایمان لایا۔ مسلمانوں کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا۔ جس دن وہ حبش میں مر گیا اسی دن حضرتؐ نے مدینے میں خبر دی اور یہ حدیث فرمائی۔ پھر عیدگاہ میں صف باندھ کر اس کی نماز پڑھی۔ معجزہ ہے حضرتؐ کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق پڑی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائب پر نماز پڑھنا درست اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا۔ حنفی مذہب کہتے ہیں کہ یہ بات حضرتؐ کو خاص تھی شاید زمین طے ہو گئی ہو اور دو نزدیک ہو گیا ہو، اوروں کو غائب پر نماز پڑھنا درست نہیں۔

Marfat.com

نماز جنازہ کے لئے لوگوں کو بلانا

(۵۴۴) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوَّةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِيْ عَلَيْهِمْ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقررہ قبریں اندھیرے سے بھری ہیں مُردوں کے حق میں اور البتہ خدا ان کو روشن کر دیتا ہے میری دعا سے ان پر۔

ف ایک آدمی رات کو مر گیا اصحابؓ نے اس کی حضرتؐ کو خبر نہ کی صبح کو جب آپ نے اس کی قبر کو دیکھا تو پوچھا یہ کس کی قبر ہے۔ لوگوں نے حال کہا کہ فلانے آدمی کی ہے حضرتؐ نے فرمایا ہم کو کیوں نہ خبر کی۔ بعد اس کے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی نماز کے واسطے لوگوں کو بلانا مستحب ہے۔

جنازہ دیکھکر کھڑے ہو جانا بہتر ہے اور بیٹھے رہنا جائز

(۵۴۵) ق عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ ثُمَامَةَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ مَنْسُوْخٌ۔

بخاری اور مسلم میں عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو یہانتک کہ تم سے آگے بڑھ جاوے۔ یہ حدیث منسوخ ہے۔

ف اول یہ حکم تھا پھر حضرتؐ نے موقوف کیا۔

جنازہ زمین پر رکھنے سے پہلے نہ بیٹھنا چاہئے

(۵۴۶) م اَبُوْسَعِيْدٍ اِذَا تَبِعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوْا حَتّٰى تُوْضَعَ۔

مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم پیچھے جنازے کے چلو نہ بیٹھا کرو جب تک گردنوں سے زمین پر رکھا نہ جاوے۔

ف سنت یہی ہے کہ بدون جنازہ رکھے نہ بیٹھے کہ اکثر جنازہ اٹھانے والوں کو مدد کی حاجت ہوتی ہے بے جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہے۔

میت کے حق میں دعا کرنا

(۵۴۷) م عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَهٗ حِيْنَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ۔

جنازہ کی دعا جو تمام مطالب کیلئے جامع ہے۔

مسلم میں عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اس کو بخش اور اس پر رحم کر اور اس کو عافیت اور آرام دے اور اس کا گناہ معاف کر اور اس کی عزت سے مہمانی کر اور اس کے بیٹھنے کے مقام کو کشادہ کر یعنی قبر کو اور اس کو دھو پانی سے اور برف سے اور اولے سے یعنی اس کو پاک کر طرح طرح کے کرم سے اور اس کو صاف کر ڈال گناہوں سے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتا ہے اور بدل دے اس کو گھر اس کے گھر سے بہتر اور علاقے وار لوگ اس کے علاقے وار لوگوں سے بہتر اور جورو بدل دے اس کی جورو سے بہتر اور ڈال دے اس کو بہشت میں اور بچا دے اس کو قبر کے عذاب سے۔ یا یوں فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے یہ حضرتؐ نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑھی۔

Marfat.com

ف اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرتؐ نے اس میت کے واسطے اس تفصیل سے دعا کی تو مجھ کو تمنا ہوئی کہ کاش میں بجائے اس میت کے ہوتا۔

قبروں پر بیٹھنا اور ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جائز نہیں

(۵۴۸) م اَبُوْ مَرْثَدِ نِ الْغَنَوِیُّ لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْٓا اِلَیْهَا۔

مسلم میں ابو مرثدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قبروں پر نہ بیٹھا کرو اور ان کی طرف نماز نہ پڑھا کرو۔

ف یعنی قبروں کو ایسا ذلیل بھی نہ کرو کہ اس پر بیٹھو اور پاخانہ اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نہ کرو کہ ان کو قبلہ بنا کر اُدھر نماز پڑھو، یا ان سے دعا مانگو۔ معلوم ہوا کہ قبروں پر نماز درست نہیں۔

(۵۴۹) م اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اس کا کپڑا جلا کر کھال کو لگے یہ بہتر ہے اس کے حق میں قبر پر بیٹھنے سے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبروں پر چلنا پھرنا سخت گناہ ہے۔

یتیم کے ساتھ سلوک اور احسان کرنا چاہئے

(۵۵۰) م جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ کَمْ مِنْ عِذْقٍ مُّعَلَّقٍ اَوْ مُدَلًّی وَیُرْوٰی مُذَلَّلٍ فِی الْجَنَّةِ لِاَبِی الدَّحْدَاحِ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا بہتیرے خرما کے گچھے لٹک رہے یا جھک رہے ہیں ابو دحداح کے واسطے اور دوسری روایت یوں ہے کہ بہشت میں گچھے ایسے جھک رہے ہیں کہ ان کا توڑنا نہایت آسان ہے۔

ف ایک یتیم اور ابولبابہ سے ایک خرمے کے درخت پر جھگڑا تھا۔ یتیم رونے لگا حضرتؐ نے ابولبابہؓ سے فرمایا کہ اگر تو اس کو درخت دے ڈالے تو بہشت میں اس کے عوض خرمے کے گچھے پاوے۔ ابولبابہ نے درخت دیدیا۔ ابو دحداح نے وہ درخت ابولبابہ سے مول لیکر اس یتیم کو دیا جب ابو دحداح مر گئے حضرتؐ نے ان کے جنازے کی نماز پڑھ کے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ یتیم سے سلوک اور احسان کرنا خدا کو نہایت پسند ہے۔

مردوں کے حق میں مغفرت کی دعا مانگنا

(۵۵۱) م عَائِشَةُ یَا عَائِشَةُ مَا لَکِ حَشْیَا رَابِیَةً قَالَتْ قُلْتُ لِاَیِّ شَیْءٍ فَقَالَ لَتُخْبِرِیْنِیْ اَوْ لَیُخْبِرَنِیَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ فَاَخْبَرْتُهٗ قَالَ فَاَنْتِ السَّوَادُ الَّذِیْ رَاَیْتُ اَمَامِیْ قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِیْ فِیْ صَدْرِیْ لَهْدَةً اَوْجَعَتْنِیْ ثُمَّ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْکِ وَرَسُوْلُهٗ قَالَتْ مَهْمَا

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا تیرا حال ہے جو دم پھولی اور ہانپتی ہے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ کس چیز سے یعنی کوئی سبب نہیں میرے ہانپنے کا، تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کا سبب بتلا دے یا تو پھر مجھ کو ظاہر باطن کا دانا خبردار بتلا دیگا حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان پھر میں نے حضرتؐ کو سب حال بتلا دیا حضرتؐ نے فرمایا تو تو ہی سیاہ سیاہ جس کو میں نے اپنے آگے دیکھا میں نے کہا کہ ہاں۔ سو حضرتؐ نے مہربانی سے میری چھاتی میں ایسا دھکا مارا

Marfat.com

يَكْتُمُ النَّاسُ يَعْلَمُهُ اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَانِيْ حِيْنَ رَاَيْتِ فَنَادَانِيْ فَاَخْفَاهُ مِنْكِ فَاَجَبْتُهُ فَاَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَكِ وَخَشِيْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِيْ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَاْتِيَ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ

کہ میرے درد ہونے لگا۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو نے یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اس کا تجھ پر ظلم کریگا یعنی تیری باری کی رات کسی اور بی بی کے پاس میں جاتا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا جس چیز کو لوگ چھپاتے ہیں خدا اس کو جانتا ہے حضرتؐ نے فرمایا ہاں جانتا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ جبرئیلؑ میرے پاس آیا تھا جبکہ تو نے دیکھا پھر اس نے مجھ کو پکارا اور تجھ سے چھپایا سو میں نے اس کو جواب دیا اور تجھ سے میں نے چھپایا اور جبرئیل کبھی تیرے پاس نہ آیا تھا اور تو اپنے کپڑے اتار چکی تھی اور میرے گمان میں یہ آیا تھا کہ تو سو گئی۔ سو مجھ کو برا لگا کہ تجھ کو جگاؤں اور ڈرا اس کہ تو گھبرائیگی سو جبرئیلؑ نے کہا کہ مقرر تیرا رب تجھ کو یہ حکم کرتا ہے کہ تو بقیع کے قبرستان والے مردوں کے پاس جا پھر ان کے واسطے مغفرت مانگ۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میری باری کی رات حضرتؐ میرے پاس تشریف لائے اور اتنا لیٹے کہ حضرتؐ کے گمان میں میں سو گئی پھر حضرتؐ اٹھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور آہستہ جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجھ کو یہ رشک آیا کہ شاید حضرتؐ کسی اور بی بی کے پاس جاتے ہیں سو میں بھی اپنی کرتی پہن اور اوڑھنی اوڑھ کے حضرتؐ کے پیچھے چلی یہانتک کہ حضرت قبرستان میں گئے اور بہت دیر تک وہاں کھڑے رہے۔ پھر حضرتؐ نے تین بار ہاتھ اٹھا کر دعا کی، بعد اس کے حضرتؐ وہاں سے پھرے تو میں بھی پھری، حضرتؐ جھپٹے میں بھی جھپٹی سو میں جلدی سے آگے آکر لیٹ رہی جب حضرتؐ آئے تب یہ حدیث فرمائی۔ بقیع مدینے کے قبرستان کا نام ہے حضرتؐ کے مکان سے نہایت متصل ہے کئی قدم کا فرق ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان میں جانا اور مردوں کے واسطے دعا کرنا سنت ہے۔

(۵۵۲) م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی بقیع الغرقد والے مردوں کو بخش۔

ف بقیع الغرقد مدینے کے قبرستان کا نام ہے۔ اس دعا میں بشارت ہے مغفرت کی ان کو جو مدینہ میں مرے اور وہاں دفن ہوئے

مشرکین کے حق میں دعائے مغفرت کرنے کی ممانعت

(۵۵۳) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّيْ فَلَمْ يَاْذَنْ لِيْ وَاسْتَاْذَنْتُهُ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِيْ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کی مغفرت مانگوں سو مجھ کو اجازت نہ دی اور میں نے اجازت مانگی کہ اس کی قبر کی زیارت کروں سو مجھ کو زیارت کی اجازت دی۔

ف حضرتؐ نے جب اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو حضرتؐ روئے اور ساتھ والے روئے اور فرمایا کہ زیارت کیا کرو قبروں کی کہ اس سے موت یاد پڑتی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ قرآن میں مشرکوں کے واسطے مغفرت مانگنا منع ہے پھر حضرتؐ نے اپنی ماں کی مغفرت مانگنے کا کیوں ارادہ کیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرتؐ کو اپنے اختصاص کی امید

Marfat.com

ہو گی یعنی ہر چند اوروں کو مشرکوں کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہیں مگر شاید مجھ کو درست ہو علی الخصوص کہ حضرتؐ کے سبب سے ابوطالب کے عذاب میں تخفیف ہوئی تھی یا کہ یہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو۔

حضورؐ کا ارشاد۔ عزیزوں کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے

(۵۵۴) ق عَایِشَۃُ اِنَّہٗ لَیُبْکٰی عَلَیْھَا وَاِنَّھَا لَتُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِھَا یَعْنِیْ یَھُوْدِیَّۃً۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حال یہ ہے کہ لوگ اس یہودی عورت پر روتے ہیں اور اس کی قبر میں اس پر عذاب ہو رہا ہے۔

ف ایک یہودی عورت مر گئی تھی لوگ اس کے روتے تھے حضرت اُدھر سے نکلے تب یہ حدیث فرمائی۔

(۵۵۵) خ عُمَرُ مَنْ نِیْحَ عَلَیْہِ یُعَذَّبُ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ۔

بخاری میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس مردے پر نوحہ ہوا تو اس پر عذاب ہوتا ہے نوحے کے سبب سے۔

ف کفار عرب کی عادت تھی کہ مرتے وقت وصیت کرتے تھے کہ ہم کو خوب رونا اور ہماری خوبیاں بیان کرنا تو اسواسطے حضرتؐ نے فرمایا کہ نوحے سے عذاب ہوتا ہے یعنی جس نوحے کی میت وصیت کر جاوے اور دوسرا مطلب یہ کہ جس کے خاندان میں نوحہ کر کے رونے کی عادت ہو اور وہ منع نہ کرے تو اس کے مرنے کے بعد جو اس پر نوحہ ہو گا تو اس پر اس کا عذاب ہو گا اس سبب سے کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا کیوں نہ منع کر گیا اور اگر بعد اس کے منع کرنے کے لوگ نہ مانیں گے تو اس کا کچھ قصور نہیں اس واسطے کہ خدا عادل ہے ایک کا گناہ دوسرے کی گردن پر نہیں ڈالتا۔

میت پر رونا پیٹنا جائز نہیں

(۵۵۶) ق عَایِشَۃُ اِذْھَبْ فَاحْثُ فِیْ اَفْوَاھِھِنَّ مِنَ التُّرَابِ یَعْنِیْ نِسَآءَ جَعْفَرَ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حِیْنَ اَکْثَرْنَ الْبُکَآءَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ لِرَجُلٍ قَالَ لَقَدْ غَلَبْنَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جا اور ان کے منہ میں خاک جھونک دے یعنی جعفر بن ابی طالب کی عورتوں کے جبکہ انھوں نے بکثرت زور زور سے جعفر پر رونا شروع کیا۔ یہ حضرتؐ نے اس مرد سے فرمایا جس نے کہا تھا یا رسول اللہ عورتیں ہم پر غالب ہو گئیں یعنی کہنا نہیں مانتیں اور رونے سے باز نہیں رہتی ہیں۔

ف جعفر طیار کو حضرت نے لڑائی پر بھیجا تھا جب ان کی شہادت کی خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی عورتیں نوحہ کر کے رونے لگیں ایک شخص نے حضرتؐ کو اس حال کی خبر دی حضرتؐ نے فرمایا کہ ان کو جا کر باز رکھ اس نے جا کر منع کیا عورتوں نے نہ مانا، اس نے پھر حضرتؐ سے عرض کی کہ نہیں مانتی ہیں حضرتؐ نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسی طرح تین بار حضرتؐ نے اس کو بھیجا اس نے کہا کہ یا حضرت عورتیں نہیں مانتی ہیں اور ہم پر غلبہ کرتی ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور عورتوں پر غصہ کیا۔ اس حدیث سے نوحہ گری اور چلا کر رونے کی حرمت بتاکید تمام ثابت ہوئی۔

(۵۵۷) ق اِبْنُ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَیْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰکِنْ یُعَذِّبُ بِھٰذَا اَوْ یَرْحَمُ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم نہیں سنتے ہو کہ البتہ خدا آنکھ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہیں کرتا ولیکن عذاب تو اس کے سبب سے یعنی زبان سے کرتا ہے یا رحم کرتا ہے۔

Marfat.com

ف مصابیح میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہؓ بیمار تھے حضرتؐ ان کی عیادت کو گئے اور حضرتؐ کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ تھے جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ سعد بن عبادہؓ غش میں بیہوش پڑے ہیں۔ پوچھا کہ کیا یہ مرگیا لوگوں نے کہا کہ غش میں ہے تو حضرتؐ روئے اور لوگ بھی حضرتؐ کا رونا دیکھکر روئے۔ پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل میں غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہے اور زبان سے نوحہ کرنا اور واویلا کرنا غضب الٰہی کا سبب ہے اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الٰہی کا سبب ہے۔

یہودی کے جنازہ کے لئے کھڑا ہونا

(۵۵۸) **خ** جَابِرٌ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا۔

بخاری میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ موت ڈرنے کی چیز ہے سو جب تم جنازہ دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو۔

ف اول جنازہ دیکھکر اٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا، اب جنازہ دیکھکر اٹھنا سنت نہیں۔

مَردوں کو جنازہ اٹھانا چاہیئے

(۵۵۹) **خ** اَبُوْسَعِیْدٍ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ كَانَتْ غَیْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ یَا وَیْلَهَا اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا یَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانُ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ۔

بخاری میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور اس کو لوگ اپنے مونڈھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر نیک روح ہوتی ہے تو کہتی ہے مجھ کو آگے لیچلو اور اگر نیک نہیں ہوتی تو کہتی ہے اے خرابی تم کدھر اس کو لئے جاتے ہو ہر چیز اس کی آواز سنتی ہے سوائے آدمی کے اور اگر آدمی اس کو سنے تو چیخ مارے۔

ف نیک آدمی کو ثواب نمودار ہوتا ہے تو مشتاق ہوتا ہے اور بد آدمی عذاب قبر کے خوف سے گھبراتا ہے۔

مردے کے دفن کے لئے قبر میں کس کو اترنا چاہیئے۔

(۵۶۰) **خ** اَنَسٌ هَلْ فِیْكُمْ مِنْ اَحَدٍ لَمْ یُقَارِفِ اللَّیْلَةَ یَعْنِی الذَّنْبَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِیْ قَبْرِهَا یَعْنِیْ قَبْرَ بِنْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کوئی تم میں ایسا شخص ہے جس نے آج رات کو صحبت داری نہ کی ہو سو ابوطلحہؓ نے کہا کہ میں ہوں حضرتؐ نے فرمایا تو اس کی قبر میں اتر یعنی حضرتؐ کی بیٹی کی قبر میں۔

ف انسؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کی بیٹی کے جنازے پر حاضر ہوئے اور حضرتؐ قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ یہ جو حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے رات کو حرکت نہ کی ہو یعنی عورت سے صحبت نہ کی ہو۔ معلوم ہوا کہ قبر میں داخل ہونا اس کا افضل ہے جس نے اس رات کو صحبت نہ کی ہو۔

شہدائے احد کے بارے میں حضورؐ کا ارشاد

(۵۶۱) **غ م** جَابِرٌ اَنَا شَهِیْدٌ عَلٰی هٰؤُلَآءِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَعْنِیْ قَتْلٰی اُحُدٍ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں ان پر گواہ ہوں گا قیامت کے دن یعنی جنگ احد کے شہیدوں پر۔

ف جنگ احد میں ستر اصحاب شہید ہوئے حضرتؐ دو دو لاشوں کو ایک ایک قبر میں دفن کرتے تھے اور فرماتے

غ صح خ۔ مسلم میں یہ روایت نہیں ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

تھے کہ جو زیادہ قرآن خواں ہو اس کو قبلے کی طرف مقدم کرو۔ پھر یہ حدیث فرمائی یعنی میں ان کی خالص شہادت کا گواہ ہوں۔

حالت نزع سے پہلے کا ایمان معتبر ہے

(۵۶۲) خ اَنَسٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ قَالَهٗ عِنْدَ اِسْلَامِ غُلَامٍ یَهُوْدِیٍّ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَکَانَ یَخْدِمُهٗ۔

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شکر خدا کو جس نے اسکو دوزخ سے بچایا یہ حضرتؐ نے یہودی لڑکے کے وقتِ مرگ مسلمان ہوتے فرمایا اور وہ لڑکا حضرتؐ کی خدمت کیا کرتا تھا۔

ف ایک یہودی لڑکا حضرتؐ کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرتؐ اس کے دیکھنے کو گئے اور اس کے سرھانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا اس کے باپ نے کہا کہ ابوالقاسم کا کہا مان پھر وہ مسلمان ہو گیا تب حضرتؐ نے اس طرح شکر کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر سے خدمت لینا درست ہے اور کافر کی عیادت جائز ہے اور مرض الموت میں مسلمان ہونا مقبول ہے بشرطیکہ آخرت کا عذاب سامنے نہ آ گیا ہو۔

خودکشی کی سزا

(۵۶۳) خ اَبُوْهُرَیْرَةَ اَلَّذِیْ یَحْنُقُ نَفْسَهٗ یَحْنُقُهَا فِی النَّارِ وَالَّذِیْ یَطْعَنُهَا یَطْعَنُهَا فِی النَّارِ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جان کو گلا گھونٹ کے مارے وہ آپ کو دوزخ میں گھونٹا کریگا اور جو آپ کو تلوار یا چھری بھونک کے مارے وہ دوزخ میں آپ کو بھونکا کرے گا۔

ف یعنی جو جس طرح آپ کو حرام موت مارے گا وہ اسی طرح کی دوزخ میں سزا پایا کرے گا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہے ویسے ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہے۔

منافقین پر نماز جنازہ پڑھنا اور مشرکین کے حق میں مغفرت کی دعا مانگنا کیسا ہے

(۵۶۴) ق اِبْنُ عُمَرَ اِنِّیْ قَدْ خُیِّرْتُ فَاخْتَرْتُ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اِنْ زِدْتُ عَلَی السَّبْعِیْنَ یُغْفَرُ لَهٗ زِدْتُ عَلَیْهَا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو منافقوں کی مغفرت مانگنے کا اختیار دیا گیا تھا سو میں نے اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر مجھ کو معلوم ہوتا کہ اگر میں ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو اس کی مغفرت ہو تو میں ستر بار سے زیادہ مانگتا۔

ف عبداللہ بن ابی مدینے میں ایک منافق تھا حضرتؐ کو بہت رنج دیتا تھا جب وہ مر گیا اس کے بیٹے نے حضرتؐ کا کرتا اس کے کفن کے واسطے مانگا حضرتؐ نے دیا پھر اس نے جنازے کی نماز کے واسطے کہا۔ حضرتؐ نماز کے واسطے اٹھے تب عمر فاروقؓ نے حضرتؐ کا دامن پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے ہیں حالانکہ خدا قرآن میں فرماتا ہے: اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنی منافقوں کی تو بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگے گا خدا ان کو کبھی نہ بخشے گا۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا نے مجھ کو اس آیت میں مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے میں اختیار دیا ہے صاف منع نہیں کیا آیت میں تو خدا نے

Marfat.com

یہی فرمایا ہے کہ ستر بار مغفرت مانگنے سے مغفرت نہ ہوگی میں ستر بار سے زیادہ مانگوں گا اگر اس کی مغفرت جانوں۔ پھر حضرتؐ نے اس منافق پر نماز پڑھی تو یہ آیت اتری وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا یعنی نماز مت پڑھ کبھی اس پر جو کافر مرا۔ معلوم ہوا کہ کافر کے حق میں پیغمبر کی بھی دعا کچھ فائدہ نہیں کرتی۔

لوگوں کا میت کی تعریف کرنا

(۵۶۵) خ عُمَرُ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ نَفَرٍ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔

بخاری میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دیں خدا اس کو بہشت میں داخل کرے گا۔ عمر فاروقؓ نے کہا پھر ہم نے کہا اور دو آدمی کی گواہی بھی، بہشت میں لے جاتی ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا اور دو کی گواہی بھی بہشت میں لے جاتی ہے۔ عمر فاروقؓ نے کہا پھر ہم نے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچھا۔

ف معلوم ہوا کہ خالص مسلمانوں کی گواہی نجات کا سبب ہے۔

جن کی اولاد بچپن میں مرگئی ان کے حق میں بشارت

(۵۶۶) خ اَنَسٌ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ۔

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لوگوں میں سے کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کے تین لڑکے مر گئے ہوں جو جوانی کو نہیں پہنچے مگر کہ خدا اس کو بہشت میں داخل کرے گا بسبب زیادتی رحمت باپ کے لڑکوں پر۔

ف یعنی باپ کو لڑکوں کی کمال محبت ہوتی ہے اور جتنی محبت زیادہ اتنی ہی ان کے موت کی مصیبت زیادہ پھر جب باپ نے ایسی مصیبت میں صبر کیا تو لائق بہشت کے ہوا۔

جھوٹے کی سزا

(۵۶۷) ق سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ هَلْ رَاٰى مِنْكُمْ اَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخَذَا بِيَدَيَّ فَاَخْرَجَانِيْ اِلٰى اَرْضٍ مُّقَدَّسَةٍ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَّرَجُلٌ قَآئِمٌ بِيَدِهٖ كَلُّوْبٌ مِّنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُهٗ فِيْ شِدْقِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰٓى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُّضْطَجِعٍ عَلٰى

بخاری اور مسلم میں سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے ہم نے کہا کہ نہیں حضرتؐ نے فرمایا مگر میں نے تو آج کی رات خواب میں دیکھا دو مرد آئے میرے پاس آئے سو انھوں نے میرے دونوں ہاتھ پکڑے سو مجھ کو پاک زمین کی طرف لے گئے تو وہاں ایک مرد تو بیٹھا ہے اور ایک مرد کھڑا ہے اس کے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا ہے اس کو بیٹھے مرد کے کلپھڑے میں ڈالتا ہے کہ اس کی گدی تک پہنچ جاتا ہے، پھر اس کے دوسرے کلپھڑے سے اسی طرح کرتا ہے یعنی جب تک دوسرے کلپھڑے کو چیرتا ہے پہلا کلپھڑا اچھا ہو جاتا ہے پھر دوبارہ اسی طرح کرتا ہے تو میں نے کہا کہ یہ کیا ہے۔ ان دونوں مردوں نے کہا آگے چل سو ہم آگے چلے یہاں تک کہ چت لیٹے مرد کے

بدکار، سود خوار، جھوٹے اور قرآن پر عمل نہ کرنے والے

Marfat.com

قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَآئِمٌ عَلٰى رَأْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْ بِصَخْرَةٍ
فَيَشْدَخُ بِهٖ رَأْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ
الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَاْخُذَهٗ فَلَا يَرْجِعُ
اِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَأْسُهٗ وَعَادَ رَأْسُهٗ
كَمَا هُوَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا
قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا اِلٰى نَقْبٍ مِّثْلِ
التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَّاَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ
تَحْتَهٗ نَارٌ فَاِذَا اُوْقِدَتِ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى
كَادُوْا يَخْرُجُوْنَ فَاِذَا اُخْمِدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا
وَفِيْهَا رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا
قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ
مِّنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَآئِمٌ وَّعَلٰى شَطِّ النَّهَرِ
رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ
الَّذِيْ فِي النَّهَرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَى
الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ
فَجَعَلَ كُلَّمَا جَآءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ
بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا
انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ
خَضْرَآءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَّفِيْ اَصْلِهَا
شَيْخٌ وَّصِبْيَانٌ وَاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِّنَ
الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُّوْقِدُهَا فَصَعِدَا
بِيْ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا لَمْ اَرَ قَطُّ
اَحْسَنَ وَاَفْضَلَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَّ
شَبَابٌ وَّنِسَآءٌ وَّصِبْيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا
فَصَعِدَا بِيْ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ
اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ وَاَفْضَلَ
مِنْهَا فِيْهَا شُيُوْخٌ وَّشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا
اِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِيْ اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِيْ
عَمَّا رَاَيْتُ قَالَ نَعَمْ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ

پاس آئے اور ایک مرد اس کے سر پر پتھر لئے کھڑا ہے سو اس سے اس کے
سر کو کچلتا ہے تو اس کو جب مارتا ہے پتھر ڈھلک جاتا ہے تو اس کی طرف
وہ چلا جاتا ہے کہ لے آوے سو یہاں تک پلٹ کر نہیں پہنچتا ہے کہ اس کا
سر جڑ جاتا ہے اور درست ہو جاتا ہے جیسا کہ تھا سو وہ مرد اس کی طرف
پلٹ آتا ہے اور مارتا ہے سو میں نے کہا کہ یہ کیا ہے انھوں نے کہا کہ آ
چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو مثل تنور تھا پہنچے اس کا منہ تنگ
اور اندر کشادہ ہے اس کے نیچے آگ جل رہی ہے سو جب کہ آگ بھڑکتی
تھی اس کے اندر کے لوگ اونچے ہو آتے تھے یہاں تک کہ قریب تھا کہ
نکل پڑیں پھر جب بجھتی تھی تو اس کے اندر ہو جاتے تھے اور اس میں
ننگے مرد اور عورتیں تھیں سو میں نے کہا کہ یہ کیا ہے انھوں نے کہا کہ
آگے چل۔ تو ہم چلے یہاں تک کہ خون کی نہر پر پہنچے اس میں ایک مرد
کھڑا ہے اور نہر کے کنارے پر ایک مرد ہے اس کے دونوں ہاتھوں میں
پتھر ہیں سو وہ مرد سامنے چلا جو نہر میں تھا سو جبکہ اس نے چاہا کہ
نکلے کنارے والے مرد نے اس کے منہ میں پتھر مارا سو اس کو ہٹایا جہاں
کہ وہ تھا سو جب وہ نکلنے لگتا تھا اس کے منہ میں پتھر مارتا تھا سو
پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو میں نے کہا کہ یہ کیا ہے انھوں نے
کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہاں تک کہ ایک سبز باغ تک پہنچے اس میں
ایک بڑا درخت تھا اور اس کی جڑ میں ایک پیر مرد اور لڑکے ہیں
اور درخت کے قریب ایک مرد ہے اس کے آگے آگ ہے وہ اس
بھڑکا رہا ہے سو میرے ساتھی دونوں مرد مجھ کو اس درخت پر چڑھا
لیگئے اور ایک گھر میں مجھ کو داخل کیا کہ میں نے کبھی اس سے بہتر
افضل گھر نہیں دیکھا اس میں مرد ہیں بڈھے اور جوان اور عورتیں اور
لڑکے پھر مجھ کو انھوں نے اس سے نکالا تو درخت پر مجھ کو چڑھا
لے گئے سو ایک گھر میں مجھ کو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل
میں نے کبھی اس سے بہتر اور افضل نہیں دیکھا اس میں بڈھے اور
جوان ہیں سو میں نے ان سے کہا کہ تم دونوں نے مجھ کو رات بھر
تو اب بتلاؤ مجھ کو جو کہ میں نے دیکھا ہے۔ انھوں نے کہا کہ
ہم بتاتے ہیں اس مرد کو جو تو نے دیکھا تھا جس کے گلپھڑے چیرے
جاتے تھے سو جھوٹا آدمی تھا کہ جھوٹی باتیں بنا کر لوگوں سے

Marfat.com

رَآيْتَهٗ يُشَقُّ شِدْقُهٗ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِيْ رَآيْتَهٗ يُشْدَخُ رَأْسُهٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيْهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِيْ رَآيْتَهٗ فِي النَّقْبِ هُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِيْ رَآيْتَهٗ فِي النَّهَرِ اٰكِلُ الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِيْ رَآيْتَ فِيْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهٗ فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلٰى الَّتِيْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ وَاَنَا جِبْرَئِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَاِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابِ وَيُرْوٰى مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَآءِ قَالَ ذَاكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ دَعَانِيْ اَدْخُلْ مَنْزِلِيْ قَالَ اِنَّهٗ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَهٗ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ۔

تھا لوگ اس سے سیکھ کر اوروں سے نقل کرتے تھے یہاں تک سارے جہان میں جھوٹ مشہور ہو جاتا تھا تو اس پر یہ عذاب ہوا کرے گا روزِ قیامت تک اور جس کو تو نے دیکھا تھا کہ اس کا سر کچلا جاتا تھا سو وہ مرد ہے جس کو خدا نے قرآن سکھلایا سو قرآن سے غافل ہو کر رات کو سویا یعنی تہجد میں قرآن نہ پڑھا اور دن کو اس پر عمل نہ کیا یہی عذاب اس پر ہوا کرے گا روز قیامت تک۔ اور جن کو تو نے گڑھے میں دیکھا وے حرام کار لوگ ہیں اور جس کو تو نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہے اور جس پیر مرد کو کہ تو نے درخت کی جڑ کے پاس دیکھا وے ابراہیم علیہ السلام ہیں اور یہ جو لڑکے کہ ان کے گرد ہیں سو لوگوں کی اولاد ہیں اور جو کہ آگ بھڑکاتا ہے سو مالک ہے دوزخ کا داروغہ۔ اور پہلا گھر جس میں تو داخل ہوا تھا وہ عوام ایمان داروں کا مقام ہے اور یہ گھر تو شہیدوں کا گھر ہے اور میں جبرئیلؑ ہوں اور یہ میکائیل ہے۔ اب اپنے سر کو تو اٹھا سو میں نے اپنے سر کو اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اوپر بدلی ہے۔ اور دوسری روایت یوں ہے کہ میرے اوپر تہ بتہ سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہے انھوں نے کہا کہ یہ تیرا مقام ہے تو میں نے کہا کہ مجھے چھوڑو میں اپنے مکان میں جاؤں انھوں نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہے کہ تو نے ابھی اس کو پورا نہیں کیا۔ جبکہ تو عمر کو پورا کر چکے گا تو اپنے مکان میں آوے گا۔

❁

ف اس حدیث میں جھوٹ اور قرآن کی غافلی اور سود خوری کی سزا کا بیان ہے حفظ قرآن کا یہ حق ہے کہ اس کو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصاً رات کو تہجد میں اور اس کے احکام پر عمل کرے۔ اور معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لڑکے مرنے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سپرد ہوتے ہیں اور ثابت ہوا کہ حضرتؑ کے سوائے شہیدوں کا درجہ اور مسلمانوں سے نہایت افضل ہے۔

زکوٰۃ کے احکام

غلام اور سواری کے گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں

(۵۶۸) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں۔

Marfat.com

ف یعنی خدمتی غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں اور غلام اور گھوڑے سوداگری کے ہوں تو اُن پر زکوٰۃ ہے۔

حضورؐ کا ایک ارشاد

(۵۶۹) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عمرؓ تو نہیں جانتا کہ مرد کا چچا اور اس کا باپ ایک جڑ کی دو شاخیں ہیں۔

ف یعنی چچا اور باپ تعظیم اور توقیر میں برابر ہیں کہ دونوں ایک دادا سے پیدا ہیں جیسے ایک جڑ سے دو شاخ۔ عمر فاروقؓ زکوٰۃ کی تحصیل کے عامل تھے حضرت عباسؓ کے زکوٰۃ نہ دینے کی حضرتؐ سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروقؓ سے یہ حدیث فرمائی۔

جس کھیت کو دریا کا پانی دیا جائیگا اس میں عشر (دسواں حصہ) واجب ہے

(۵۷۰) م جَابِرٌ فِیْمَا سَقَتِ الْاَنْھَارُ وَالْغَیْمُ الْعُشُوْرُ وَفِیْمَا سُقِیَ بِالسَّانِیَۃِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کھیت کو دریا اور بدلی سینچے اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جو کھیت اونٹوں پر پانی لاد کر سینچا جاوے اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔

ف جس میں محنت کم تھی اس کی زکوٰۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جس میں محنت زیادہ تھی اس کی کم زکوٰۃ مقرر ہوئی، حکمت اس کا نام ہے۔

زکوٰۃ نہ دینے والوں کی سزا

(۵۷۱) م جَابِرٌ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا یَفْعَلُ فِیْھَا حَقَّھَا اِلَّا جَآءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرَ مَا کَانَتْ وَقَعَدَ لَھَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَیْہِ بِقَوَآئِمِھَا وَاَخْفَافِھَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا یَفْعَلُ فِیْھَا حَقَّھَا اِلَّا جَآءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرَ مَا کَانَتْ وَقَعَدَ لَھَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُہٗ بِقُرُوْنِھَا وَتَطَؤُہٗ بِقَوَآئِمِھَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ لَا یَفْعَلُ فِیْھَا حَقَّھَا اِلَّا جَآءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرَ مَا کَانَتْ وَقَعَدَ لَھَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُہٗ بِقُرُوْنِھَا وَتَطَؤُہٗ بِاَظْلَافِھَا لَیْسَ فِیْھَا جَمَّآءُ وَلَا مُنْکَسِرُ قَرْنٍ وَلَا صَاحِبِ کَنْزٍ لَا یَفْعَلُ فِیْہِ حَقَّہٗ اِلَّا جَآءَ کَنْزُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ یَتْبَعُہٗ فَاتِحًا فَاہُ فَاِذَا اَتَاہُ فَرَّ

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اونٹوں کا کوئی ایسا مالک نہیں جس نے ان کا حق نہ ادا کیا یعنی ان کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی مگر کہ قیامت کے دن وہ اونٹ آویں گے جتنے کبھی تھے ان سے زیادہ ہو کر یعنی شمار میں زیادہ ہوں گے یا ڈیل میں اور ان کا مالک برابر میدان میں بیٹھے گا اس طرح کہ وہ اونٹ اس پر دوڑ کر اپنے پاؤں اور تلوں سے کچلیں گے اور کوئی ایسا گائے بیلوں کا مالک نہیں جو ان کی زکوٰۃ نہیں دیتا مگر کہ وہ گائے بیل قیامت کے دن آویں گے جتنے کبھی تھے ان سے زیادہ تر ہو کر اور ان کا مالک برابر میدان میں بیٹھے گا اس طرح پر کہ گائے بیل اپنے سینگوں سے اس کو بھونکیں گے اور اپنے پاؤں سے اس کو روندیں گے اور کوئی مالک بھیڑ بکریوں کا ایسا نہیں جو ان کی زکوٰۃ نہیں ادا کرتا مگر کہ وہ بھیڑ بکریاں آویں گی قیامت کے دن جتنی کبھی تھیں ان سے زیادہ تر ہو کر اور ان کا مالک برابر میدان میں بیٹھے گا اس طرح کہ وہ اس کو اپنے سینگوں سے بھونکیں گے اور اپنے کھروں سے اس کو روندیں گی کوئی ان میں منڈی اور سینگ ٹوٹی نہیں اور چاندی سونے کا مالک کوئی ایسا نہیں جو اس کی زکوٰۃ

Marfat.com

مِنْهُ فَيُنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَإِذَا رَأَى أَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ

نہیں دیتا مگر کہ قیامت میں وہ مال اور گنج گنجا اژدہا بن کے آوے گا مالک کے پیچھے دوڑیگا اپنا منہ کھول کر پھر جب اپنے مالک کے پاس آویگا تو اس کو دیکھکر وہ بھاگے گا تو فرشتہ اس کو پکارے گا کہ لے اپنا گنج اور مال جس کو تو نے چھپا رکھا تھا مجھ کو اس کی کچھ پروا نہیں پھر جب مالک دیکھے گا کہ اس سے بچاؤ کی کچھ تدبیر نہیں تو ناچار ہوکر اپنا ہاتھ اس اژدہے کے منہ میں ڈال دے گا سو اس کے ہاتھ کو چبا ڈالے گا اونٹ کی طرح۔

ف یعنی جو جانوروں کی اور مال کی زکوۃ نہ دے گا اس پر ایسا ایسا عذاب ہوگا۔ اور اژدھا گنجا اس واسطے ہوگا کہ جب سانپ بہت پرانا اور نہایت زہردار ہوتا ہے تو اس کے سر کے بال زہر کے مارے جھڑ جاتے ہیں۔

(۵۷۲) م أَبُو هُرَيْرَةَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہیں جو اس کا حق نہیں ادا کرتا یعنی زکوۃ نہیں دیتا مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو آگ سے پگھلا کر اس چاندی سونے کے پتر بنائے جاویں گے پھر دوزخ کی آگ میں وہ پتر دھکائے جاویں گے پھر ان سے مالک کی کوکھ اور ماتھا اور پیٹھ داغی جاویگی جب وہ پتر سرد ہو جاویں گے تو پھر گرما کر داغے جاویں گے یہ عذاب اتنے بڑے دن میں ہوا کریگا جس کا لمبا پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ جب بندوں کے درمیان فیصلہ ہو چکے گا پھر اس کو اس کی راہ دکھلائی جاویگی یا بہشت کی طرف یا دوزخ کی طرف۔

ف ان دونوں حدیثوں میں زکوۃ نہ دینے والے مالداروں کے عذاب کا حال مفصل بیان ہے۔ ہمارے ملک میں نماز روزے کا جا بجا کچھ چرچا ہے لیکن افسوس زکوۃ دینے کی عادت بالکل چھوٹ گئی۔ برس دن کے بعد چالیسواں حصہ نکالتے جان نکلی جاتی ہے اور حالانکہ شادی غمی اور نام نشان کے کاموں میں ہزاروں روپے برباد کرتے ہیں کیسا ہی بخیل کیوں نہ ہو لیکن کچھ نہ کچھ آخر اس کا بھی خرچ ہوتا ہے لیکن زکوۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہے۔ اکثر مالدار بخیلوں کو دیکھا کہ انھوں نے کس کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کھایا نہ کسی کو خدا کی راہ میں دیا پھر جب وہ بے نصیب مرگئے تو ان کے لڑکوں اور وارثوں نے اس مال کو چند روز میں اڑا دیا تو غور کیا چاہیے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہے کہ خود تو ہزار مشقت سے مال جمع کیجئے اور غیر اس کو اڑا دیں اور پھر پچاس ہزار برس کے دن میں ایسے سخت عذابوں میں جس کے صرف خیال کرنے سے روح قبض ہوتی ہے گرفتار ہوجئے۔ مالدار مسلمان کو لازم ہے کہ ان باتوں میں خوب غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر جان کر قیامت کی سختیاں دھیان کر کے اپنے مالک کا حکم بجا لائے اور اپنے مال کی زکوۃ نکالے اور شیطان کے وسوسے کو نہ مانے کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہو جاوے گا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ والے مال میں برکت دینے کا وعدہ کیا ہے۔ شعر: زکوۃ مال بدر کن کہ فضلۂ زر را + چو باغبان درود بیشتر دہد انگور۔

Marfat.com

(۵۷۳) ق اَبُوْهُرَیْرَةَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیَّ فِیْهَا شَیْئًا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰیَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ فَاَلَهٰ حِیْنَ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمے میں میرے اوپر کچھ نہیں اتارا مگر یہی ایک آیت جو سب کو شامل ہے کہ جو ذرہ برابر نیکی کرے گا سو دیکھے گا اور جو ذرہ برابر بدی کرے گا سو دیکھے گا۔

ف لوگوں نے حضرتؐ سے سوال کیا کہ گدھوں میں زکوٰۃ ہے یا نہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند ان میں زکوٰۃ واجب نہیں لیکن اگر کوئی راہِ خدا میں دے گا مقرر ثواب پاوے گا اس واسطے کہ اندک نیکی کا ثواب اور اندک بدی کا عذاب روبرو آوے گا۔ ہدایہ میں لکھا ہے کہ گدھوں میں زکوٰۃ نہیں لیکن سوداگری کی نیت سے زکوٰۃ واجب ہے۔

زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ

(۵۷۴) م اَبُوْذَرٍّ بَشِّرِ الْکَانِزِیْنَ بِکَیٍّ فِیْ ظُهُوْرِهِمْ یَخْرُجُ مِنْ جُنُوْبِهِمْ وَبِکَیٍّ مِّنْ قِبَلِ اَقْفَائِهِمْ یَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ

ق وَیُرْوٰی بَشِّرِ الْکَانِزِیْنَ بِرَضْفٍ یُّحْمٰی عَلَیْهِ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَیُوْضَعُ عَلٰی حَلَمَةِ ثَدْیِ اَحَدِهِمْ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ کَتِفِهٖ وَیُوْضَعُ عَلٰی نُغْضِ کَتِفِهٖ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْیِهٖ یَتَزَلْزَلُ۔

مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والوں کو داغنے کی ان کی پیٹھوں میں داغا جاوے گا پسلیوں سے نکلے گا اور ان کی گدھیوں کی طرف سے داغا جاویگا ان کی پیشانیوں سے نکلے گا۔ بخاری اور مسلم میں دوسری روایت یوں ہے کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والوں کو گرم پتھر کی جو دوزخ کی آگ میں خوب گرم کیا جاویگا پھر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکھا جاوے گا یہانتک کہ مونڈھے کی اوپر والی ہڈی سے نکل جاویگا اور مالدار کے مونڈھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جاوے گا یہانتک کہ اس کی دونوں چھاتیوں کی نوک سے نکل جاویگا اور بخیل تھرتھراویگا۔

ف یہ عذاب مالدار بخیل زکوٰۃ نہ دینے والے پر ہوگا۔

(۵۷۵) ق اَبُوْذَرٍّ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ یَّمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ مِّنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَّا یُؤَدِّیْ زَکٰوتَهَا اِلَّا جَآءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْظَمَ مَا کَانَتْ وَاَسْمَنَهٗ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا کُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرٰهَا

بخاری اور مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وے نہایت زیان کار اور بڑے ٹوٹے والے ہیں قسم ہے رب کعبہ کی۔ تو میں نے کہا یا رسول اللہؐ آپ پر میرے ماں باپ قربان۔ وے زیان کار کون ہیں حضرتؐ نے فرمایا وے بڑے مالدار مگر وہ زیان کار نہیں جو دیوے اس طرح اور اس طرح اور اس طرح اپنے آگے سے اور پیچھے سے اور اپنے داہنے سے اور بائیں سے اور ایسے لوگ تو کم ہیں جو اونٹ اور گائے اور بکری کا مالک ان کی زکوٰۃ نہ دیگا تو قیامت میں وے جانور دنیا سے بہت بڑے اور نہایت موٹے ہو کر آویں گے اس کو کوچیں گے اپنے سینگوں سے اور اس کو روندیں گے اپنی تلیوں سے اور کھروں سے جب پچھلے

Marfat.com

عَادَتْ عَلَيْهِ أَوَّلُهَا حَتَّى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔

جانور گذر چکیں گے تو پہلے جانور پھر پلٹ آویں گے اسی طرح کو نچا روندا کریں گے یہانتک کہ آدمیوں میں فیصلہ ہو چکے گا۔

ف ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کعبے کے سایے میں بیٹھے تھے تو جب مجھ کو حضرتؐ نے دیکھا تب یہ حدیث فرمائی۔ یعنی سخی مالدار تو کم ہیں اکثر بخیل ہوتے ہیں زکوٰۃ دیویں نہ محتاجوں کی خبر لیویں۔ جب قیامت کے عذاب میں گرفتار ہوں گے تب ان کی زیان کاری ثابت ہوگی۔

صدقہ کی ترغیب اور دینے والے کو بشارت

(۵۷۶) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کر تو میں بھی تجھ کو دیا کرونگا۔

ف اس حدیث میں سخی کو خدا نے کشایشِ مال کا وعدہ کیا ہے یہی سبب ہے کہ سخی کو محتاج نہیں دیکھا لیکن اس کو دریافت کیا چاہیے کہ سخاوت خدا کو پسند ہے اور اسراف ناپسند ہے۔ سخاوت یہ کہ شرع کے موافق نیک کاموں میں خرچ کرنا اور اسراف یہ کہ خلاف شرع بیجا کاموں میں اڑانا جیسے ناچ رنگ میں یا نمود کے مقام میں۔

اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت

(۵۷۷) **م** ثَوْبَانُ اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

مسلم میں ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہتر دینار جس کو خرچ کرے وہ دینار ہے جس کو اپنے جورو لڑکوں پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار افضل ہے جس کو جہاد میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار بہتر ہے جس کو جہاد میں اپنے ساتھیوں پر یعنی نوکر چاکر یا اور غازیوں پر خرچ کرتا ہے۔

ف جورو لڑکوں پر مال خرچ کرنا اس واسطے افضل ہوا کہ فرض ہے اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اس واسطے بہتر ہوا کہ مملوک ہے خصوصاً راہِ خدا میں زیادہ تر پرورش کے لائق ہوا اور غازیوں پر صرف کرنا دین کی امداد ہے اور احسان ہے۔ معلوم ہوا کہ فقیروں کے دینے سے اپنے بیوی بچوں کو دینا مقدم اور افضل ہے اس واسطے کہ فرض ہے اور خیرات نفل ہے اور حالانکہ فرض ادا کرنا نفل سے افضل ہے۔

پہلے اپنے نفس پر خرچ کرنا چاہیے پھر اہل وعیال پر اس کے بعد عزیزوں پر

(۵۷۸) **ق** اَنَسٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ قَالَهُ لِاَبِيْ طَلْحَةَ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہے شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہے اور میں نے سنا جو تو نے کہا اور مجھ کو یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ تو اس کو اپنے قرابت والوں میں تقسیم کر دے۔ یہ حضرتؐ نے ابوطلحہؓ سے فرمایا۔

ف قرآن میں اس مضمون کی آیت اتری کہ نیکوکاری نہ حاصل کر سکو گے جب تک اپنے پسندیدہ اور محبوب مال کو راہِ خدا میں نہ خرچ کرو گے تو ابوطلحہ انصاری نے کہا کہ خدا یوں فرماتا ہے کہ میرے سب قسم کے مال سے مجھ کو وہ باغ بہت پیارا ہے جس کا بیرحا نام ہے اس کو میں نے خدا کی راہ میں دیا۔ سو یا حضرتؐ اس کو جیسا چاہئے سو کیجئے اور

Marfat.com

جس کو مناسب دیکھئے اس کو دیجئے۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ حضرتؐ نہایت خوش ہوئے ان کی تعریف کی اور اس باغ کو ابو طلحہؓ کے رشتہ داروں کو دلایا۔ معلوم ہوا کہ خیرات دینے میں غیروں کی نسبت برادری کے لوگ مقدم ہیں یہ باغ مدینے میں نہایت عمدہ تھا حضرتؐ کی مسجد کے سامنے تھا اس کا پانی نہایت شیریں تھا۔ حضرتؐ اکثر اس میں تشریف لیجاتے تھے اور اس کا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہے کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہِ خدا میں نثار کرے۔

اہل وعیال پر خرچ کرنا جہاد میں خرچ کرنے غلام آزاد کرنے اور صدقہ دینے سے بھی زیادہ افضل ہے۔

(۵۷۹) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ فِيْ رَقَبَةٍ وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِيْ اَنْفَقْتَ عَلٰى اَهْلِكَ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک دینار تو نے جہاد میں خرچ کیا اور ایک دینار تو نے گردن چھڑانے میں یعنی غلام آزاد کرنے میں خرچ کیا اور ایک دینار تو نے محتاج کو خیرات دی اور ایک دینار تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا ان سب میں بڑا ثواب ہے جو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔

ف جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل وعیال کا خرچ اس واسطے افضل ہوا کہ یہ فرض عین ہے۔ فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا چاہیے، اپنے اہل وعیال پر ہر شخص خرچ کرتا ہے لیکن اگر اس کو خدا کا حکم جان کر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ تر ثواب پاوے۔

(۵۸۰) م جَابِرٌ اِبْدَاْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا قَالَهٗ لِاَبِيْ مَذْكُوْرٍ مِنَ الْاَنْصَارِ حِيْنَ اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهٗ يَعْقُوْبُ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اول اپنی ذات سے شروع کر سو اس پر خرچ کر پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل وعیال کو دے پھر اگر تیرے اہل وعیال سے بچے تو اپنے رشتہ داروں کو دے سو تیرے رشتہ داروں سے بھی بچے تو اس طرح اور اس طرح یعنی دائیں اور بائیں ہر ایک محتاج کو دے۔ یہ حضرتؐ نے ابو مذکور انصاری کو فرمایا جبکہ اس نے اپنے یعقوب غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یعنی اس نے یوں کہا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو میرا غلام آزاد۔ ایسے غلام کو مدبر کہتے ہیں۔

ف مصابیح میں جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اس کے پاس اس غلام کے سوائے کچھ مال نہ تھا جب حضرتؐ کو یہ خبر پہنچی تو حضرتؐ نے اس کا آزاد کرنا نہ درست رکھا اور فرمایا کہ اس کو کون مول لیتا ہے۔ ایک شخص نے آٹھ سو درم کو مول لیا۔ پھر حضرتؐ نے وے درم اس انصاری کو دیں اور یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ محتاج کی خیرات کرنے سے اپنے اہل وعیال کو دینا مقدم ہے۔ اول خویش بعدہٗ درویش۔

اہل وعیال کا نفقہ بھی صدقات میں داخل ہے بشرطیکہ فرض ادا کرنے کی نیت ہو۔

(۵۸۱) ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو اَلْاَنْصَارِيُّ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةً وَّهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً

بخاری اور مسلم میں ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا البتہ مسلمان جب اپنے بیوی بچوں کے کھانے پینے کا کچھ مال خرچ کرے ثواب کی نیت سے تو وہ مال صدقے کے برابر ہے ثواب میں۔

ف یعنی اپنے گھر کے خرچ میں اگر یوں نیت کرے کہ خدا نے مجھ پر یہ فرض کیا ہے اسی کے حکم سے میں خرچ کرتا ہوں تو اس میں بھی خیرات کے برابر ثواب ملے گا اور اگر بے نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب۔

Marfat.com

ہر نیک کام کو صدقہ کہا جا سکتا ہے

(۵۸۲) ق جَابِرٌ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہے۔

ف یعنی اس میں خیرات کے برابر ثواب ہے۔

(۵۸۳) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَّ اَعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَّالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَّبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّتُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر روز جس میں آفتاب نکلے آدمیوں کی ہر ایک ہڈی اور ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہے انصاف کرنا دو شخصوں میں خیرات ہے مدد کرنا مزدور کی اس کی سواری میں سو اس کو سواری پر چڑھا دینا اس کا اسباب اس کے جانور پر اٹھا کر لاد دینا خیرات ہے اور نیک بات سے کسی کا دل خوش کر دینا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا بھی خیرات ہے اور ہر ایک قدم جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہے اور تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہے۔

لوگوں کی امداد کرنا بھی صدقہ میں شامل ہے۔

ف یعنی ہر روز ہر آدمی کو خیرات کرنا لازم ہے اس واسطے کہ ہر روز زندگی دینا اور تندرست رکھنا خدا کا تازہ احسان ہے تو بندوں کو اس کی شکر گذاری بھی ضرور ہے۔ پھر فرمایا کہ شکر گذاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہیں ہم پر ہر روز مشکل پڑے بلکہ انصاف کرنا یا تھکے ماندے کو اس کی سواری پر سوار کرا دینا اس کا اسباب لاد دینا نماز کے واسطے مسجد میں حاضر ہونا، راہ سے موذیات کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات میں داخل ہیں ان میں سے جو سامنے ہے اس کو کرے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت کی شکر گذاری خدا کی رضامندی کے واسطے بجا لاوے۔

(۵۸۴) م اَبُوْذَرٍّ اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُوْنَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً بِكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ فِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ قَالَ لَهٗ لِنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ

مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا خدا نے تم کو وہ نہیں دیا جس کا تم صدقہ دو البتہ ہر ایک بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور برے کام سے روکنا صدقہ ہے اور تمہارے جماع کرنے میں صدقہ ہے۔ اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی تو اپنی شہوت کا کام کرے اور اس میں بھی اس کو ثواب ہوگا یعنی اپنی لذت میں ثواب ہونے کی کیا وجہ۔ ثواب تو عبادت میں ہوتا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر اپنی شہوت کو حرام میں رکھے یعنی زنا کرے تو البتہ اس پر عذاب ہوگا تو اسی طرح جب اس شہوت کو حلال میں رکھا تو اس کو ثواب ہوگا یعنی ثواب شہوت پر نہیں بلکہ خدا کی اطاعت پر ہے کہ

[1] یہ حدیث صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ۔

اس نے اپنی شہوت کو حرام سے روکا حلال میں صرف کیا۔ یہ حضرتؐ نے اپنے چند اصحابؓ سے کہا جنھوں نے کہا تھا کہ یارسول اللہ مالدار لوگ تو ثواب لے گئے۔ وے نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور اپنی حاجت سے زیادہ مالوں کو صدقہ دیتے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

ف یعنی صدقے اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہیں کہ تم کو افسوس آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل میں خیرات کا ثواب حاصل ہے یہانتک کہ جماع میں بھی ثواب ہے۔ جماع میں ثواب اسیوقت ہے جب نیت بخیر کرے یعنی حکم خدا جان کر کرے نیک اولاد کی اس سے امید رکھے۔

اللہ اکبر اور سبحان اللہ وغیرہ کہنے کی فضیلت[1]

(۵۸۵) م عَنْ عَائِشَةَ اِنَّهٗ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى لِسِتِّيْنَ وَثَلٰثِمَائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلٰثِمَائَةِ السُّلَامٰى فَاِنَّهٗ يُمْسِيْ وَيُرْوٰى يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بات تو یہ ہے کہ آدم کی اولاد سے ہر آدمی تین سو ساٹھ جوڑ پر بنایا گیا ہے سو جو شخص اللہ اکبر کہے اور الحمد للہ کہے اور لا الہ الا اللہ کہے اور استغفر اللہ کہے اور لوگوں کی راہ سے اینٹ پتھر پھینک دے یا کانٹا کو یا ہڈی کو لوگوں کی راہ سے علیحدہ کر دے یعنی تاکہ خلقت کو آرام پہنچے یا نیک بات سکھلاوے یا برے کام سے روکے، ان تین سو ساٹھ جوڑ والی ہڈیوں کی گنتی کے برابر تو وہ آدمی اس دن شام کرے اس حال پر کہ اس نے اپنی جان دور ڈالی دوزخ سے۔ اور ایک روایت میں بجائے شام کریگا کے چلے گا آیا ہے دونوں روایت کا مطلب ایک ہے۔

ف یعنی آدمی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں جس نے اتنی بار خدا کا نام لیا اور ذکر کیا تو اس نے شکر گذاری کی خالق کا حق ادا کیا تو دوزخ سے دور پڑا خواہ ہر ایک ذکر کو تین سو ساٹھ بار کہا خواہ سب کو ملا کر تین سو ساٹھ بار پڑھا۔

حلال کمائی کی تاکید

(۵۸۶) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَّا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَّاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ قَالَ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے لوگو البتہ خدا پاک ہے نہیں قبول کرتا ہے مگر عمل پاک اور مال پاک کو مقرر خدا نے حکم کیا ایمانداروں کو جس کا حکم کیا پیغمبروں کو، فرمایا قرآن میں اے پیغمبرو کھاؤ پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو، میں البتہ تمہارے عمل کا جاننے ہوں۔ اور خدا نے قرآن میں فرمایا ہے اے ایماندارو کھاؤ حلال مال اور پاک چیزوں کو جو میں نے تم کو دیں پھر حضرت

[1] ان حسب ذیل غیر متعلق عنوانات کی احادیث کو امام مسلمؒ نے عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَّمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَّغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ۔

ذکر کیا اس مرد کا جس نے بڑا لمبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ پھیلاتا ہے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اور یوں کہتا ہے اے میرے رب اے میرے رب اے میرے رب اور حالانکہ کھانا اس کا حرام اور پینا اس کا حرام بدن اس کا پالا گیا حرام غذا سے پھر کہاں سے ایسے شخص کی دعا قبول ہو۔

ف پاک مال وہ ہے جس میں کسی کا دعوٰی اور جھگڑا نہ ہو اور شرع میں درست ہو۔ چوری کا مال اور غصب کا مال پاک نہیں اس واسطے کہ مالک کا دعوٰی اس میں موجود ہے اور خرچی کا مال اور رشوت کا اور بیاج کا اگرچہ اس میں بظاہر دعوٰی نہیں لیکن اس طرح مال لینا شرع میں درست نہیں تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بے فائدہ بات ہے کہ خدا اس کو قبول نہیں کرتا اس واسطے کہ وہ پاک ہے ناپاک کو کس طرح قبول کرے اور حلال طلب کرنے میں پیغمبروں اور مسلمانوں کو خدا کا ایک سا حکم ہے۔ اس میں رد ہے ان لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ او صاحب ہم اور پیغمبر لوگ برابر نہیں جو ان کی طرح طلب حلال میں جانفشانی اور محنت کریں پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر چند مضطر اور مسافر رنج کش کی دعا مقبول ہوتی ہے لیکن جب اس کا کھانا پینا اور گوشت پوست حرام مال کا ہوا تو دعا مقبول ہونے کی کون صورت ہے خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق میں ساری عبادتوں میں سے حلال روزی تلاش کرنا مقدم ہے بدون اس کے نہ عبادت میں کچھ مزا ہے نہ دعا قبول ہونے کی کچھ امید ہے۔ اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہیں کہ حلال مال دنیا میں کس کو ملتا ہے اس کی تلاش بے فائدہ ہے سو غلط بات ہے اس واسطے کہ محنت مزدوری کرنا کھیتی کرنا، سوداگری شرع کے موافق کرنا، نوکری کرنا بشرطیکہ اس میں کوئی خلاف شرع کام نہ کرنا پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ میں بے خواہش اس کو کچھ دیوے یہ سب درست ہے جو مال ان طریقوں سے حاصل ہو وہ حلال اور پاک ہے غرض کہ جس ایماندار کو قیامت میں خدا کو منہ دکھانے کا یقین ہے اس کے نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہے اور حرام خور خدا فراموش سے گفتگو نہیں۔

قیامت کے قریب مال کی کثرت ہو جائے گی

(۵۸۷) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ تُلْقِي الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ وَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهٗ فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگل دیویگی زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونوں کے برابر سونے اور چاندی کے یعنی زمین کے اندر کے خزانے اور چاندی سونے کی کانیں قیامت میں زمین پر ظاہر ہو جاویں گی تو آوے گا قاتل سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میں نے فلانے کو قتل کیا اور آویگا برادری کا حق کاٹنے والا سو کہے گا کہ اسی کی محبت میں میں نے برادری کا حق کاٹا اور آویگا چرانے والا سو کہے گا کہ اسی کی محبت میں میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر اس مال کو چھوڑ دینگے سو نہ لیویں گے اس میں سے کچھ بھی۔

Marfat.com

ف یہ قیامت کے قریب ہوگا خوف قیامت سے فرصت کہاں جو آدمی مال کو لیوے۔

(۵۸۸) **ق** حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ تَصَدَّقُوْا فَيُوْشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ اُعْطِيْهَا لَوْ جِئْتَنَا بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا۔

بخاری اور مسلم میں حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ صدقہ اور خیرات کرو قریب ہے کہ مرد اپنا صدقہ لیجاوے گا تو فقیر کہے گا کہ اگر تو اس کو کل لاتا تو میں اس کو قبول کرتا اور اب تو مجھ کو اس کی حاجت نہیں تو نہ پاوے گا کسی کو جو صدقہ قبول کرے۔

ف امام مہدی کے وقت میں مال کی کثرت ہوگی سب لوگ مالدار ہو جاویں گے کوئی محتاج نہ ملے گا جو صدقہ لے، سو فرمایا کہ اس وقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاجوں کو دو۔

فرشتوں کی سخی کے لئے دعا اور بخیل کے لئے بددعا

(۵۸۹) **م** اَبُوالدَّرْدَآءِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يَقُوْلَانِ اللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِقٍ خَلَفًا وَّعَجِّلْ لِمُمْسِكٍ تَلَفًا۔ [1]

مسلم میں ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نہیں طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اس کے دونوں کناروں پر دو فرشتے کہتے ہیں کہ الٰہی جلدی دے خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان۔

ف یہی سبب ہے کہ سخی کا ہاتھ خالی نہیں رہتا اور بخیل کا خواہ مخواہ نقصان ہوتا ہے۔

صدقہ دینا چاہئے چاہے وہ تھوڑا ہی ہو

(۵۹۰) **ق** عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔

بخاری اور مسلم میں عدیؓ، حاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جس سے ہو سکے دوزخ سے چھپنا یعنی بچ رہنا کھجور کی پھانک ہی دیکر بھی تو اس کو کیا چاہئے۔

ف یعنی خیرات کرنا دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے تھوڑے بہت کا خیال نہ چاہئے یہانتک کہ کھجور کی پھانک برابر بھی دینا دوزخ سے روکے گا۔ خدا نیت خالص کو دیکھتا ہے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایک عورت بدکار نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اسی سبب سے بخشی گئی۔

(۵۹۱) **م** جَرِيْرٌ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَيَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ

مسلم میں جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات تو یہ ہے کہ مقرر خدا نے اپنی کتاب میں یہ آیتیں اتاری ہیں کہ اے لوگو ڈرو اپنے رب سے جس نے تم کو ایک ذات سے بنایا اور اسی سے اس کی جورو پیدا کی یعنی آدمؑ کی پسلی سے حوا بنائی اور ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں بکھیریں اور ڈرو خدا سے جس کے نام کے وسیلے سے آپس میں سوال کرتے ہو اور ڈرو قرابت کی بدسلوکی سے

[1] یہ حدیث صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے: ما من یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدھما اعط منفقا خلفا ویقول الآخر اعط ممسکا تلفا۔

Marfat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّن دِينَارِهِ مِن دِرْهَمِهِ مِن ثَوْبِهِ مِن صَاعِ بُرِّهِ مِن صَاعِ تَمْرِهِ ۔ حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ۔

البتہ خدا تم پر نگہبان ہے یعنی تمہارا حال جانتا ہے اے ایماندارو ڈرو خدا سے اور چاہیئے کہ ہر ایک جان غور کرے کہ اس نے اپنے واسطے کل کا یعنی قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو خدا سے مقرر البتہ خدا خبردار ہے جو تم کرتے ہو حضرتؐ نے فرمایا چاہیئے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنے دینار سے اور اپنے درم سے اور اپنے کپڑے سے گیہوں کے صاع سے چھوہارے کے صاع سے یہانتک حضرتؐ نے فرمایا کہ آدھی کھجور ہی سہی۔

ف جریرؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ مضر کی قوم ننگی نہایت محتاج آئی حضرتؐ کو ان کا حال دیکھکر نہایت درد آیا بلالؓ سے فرمایا کہ اذان دے جب لوگ جمع ہوئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سب آدم کی اولاد ہو تو یہ لوگ بھی تمہارے بھائی ٹھہرے تو ان پر احسان کرنا واجب ہوا کہ قیامت میں یہ خیرات تمہاری نجات کا سامان ہوگی۔ ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کرے۔ اول ایک انصاری مرد اشرفیوں کا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت یوں ہے کہ عمر فاروقؓ مٹھی بھر اول درمین لائے پھر تو تار لگا سب لوگ ہر ایک چیز لائے حضرتؐ نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو شخص نیک راہ نکالے گا تو اس راہ پر چلنے والوں کا سب کا ثواب اس کو ملے گا اور جو بدراہ نکالے گا تو سب کا عذاب اس پر پڑیگا۔

(۵۹۲) **ق** عَائِشَةُ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو دوزخ سے کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی۔

ف یعنی کمتر خیرات بھی دوزخ سے بچاتی ہے۔

قرب قیامت کی نشانی

(۵۹۳) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَمُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ہو جاوے عرب کی زمین چراگاہ سبزہ زار نہروں والی۔

ف عرب کی زمین میں نہ سبزہ ہے نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانے میں اس میں سبزہ اور نہریں ہوں گی اور بعضے کہتے ہیں کہ زمین عرب سے مدینہ مراد ہے یعنی آخر زمانے میں لوگ عمارت اور آبادی پر زیادہ مصروف ہوں گے دنیا کی محبت غالب ہوگی۔

دودھ والا جانور صدقہ کرنے کی فضیلت

(۵۹۴) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ مَّنَحَ مِنْحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوْحَهَا وَغَبُوْقَهَا ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو دودھارا اونٹ یا گائے یا بکری کسی کو دودھ دینے کو عاریت دیگا تو ہر روز اس کے صبح و شام کے دودھ سے دو صدقے کا ثواب دینے والے کو ہوا کرے گا۔

[1] امام مسلمؒ نے حدیث مذکور کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے ۵۲ حدیث مذکور میں روایت کے کچھ درمیانی الفاظ چھوٹ گئے ہیں۔

Marfat.com

سخی اور کنجوس کی مثال

(۵۹۵) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ اَوْجُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ اِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ انْسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُعَفِّيَ اَثَرَهٗ وَاِذَا هَمَّ الْبَخِيْلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَنْهُ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ اِلٰى تَرَاقِيْهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰى صَاحِبَتِهَا فَيَجْتَهِدُ اَنْ يُّوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيْعُ وَيُرْوٰى فَلَا تَتَّسِعُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت جیسے دو مردوں کی کہاوت جن پر دو کرتے یا دو زرہیں ہوں لوہے کی جب کہ ارادہ کرتا ہے خیرات کرنے والا خیرات کا تو اس پر زرہ کشادہ ہو کر لمبی چوڑی ہو جاتی ہے یہانتک کہ اس کے نقش قدم پر گھسٹتی جاتی ہے اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ سمٹ جاتی ہے اور اس کے دونوں ہاتھ گردن تک کھنچ جاتے ہیں اور ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقے سے ٹھہر جاتا ہے تو وہ کوشش کرتا ہے کہ زرہ کشادہ ہو سو نہیں کر سکتا۔ اور دوسری روایت یوں ہے کہ زرہ نہیں کشادہ ہوتی۔

ف یعنی سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ کشادہ ہو جاتا ہے۔ ہاتھ دل کی اطاعت کرتے ہیں دینے کے وقت خوب پھیلتے ہیں بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے اس کا دل تنگی کرتا ہے تو دینے کو ہاتھ نہیں پھیلتے گویا کسی نے اس کے ہاتھ پکڑ لئے۔ خلاصہ مطلب یہ کہ سخی کمال خوشی سے خیرات کرتا ہے اور بخیل کی خیرات کرتے جان نکلتی ہے اور روح قبض ہوتی ہے۔

اگر صدقہ لاعلمی کی وجہ سے غیر مستحق کو پہنچ جائے تو بھی صدقہ دینے والے کا ثواب ضائع نہیں ہوتا

(۵۹۶) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَّاَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى غَنِيٍّ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ وَّعَلٰى غَنِيٍّ وَّعَلٰى سَارِقٍ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک مرد نے کہا کہ میں مقرر آج کی رات خیرات دوں گا سو اپنی خیرات لیکر نکلا تو اس کو حرام کار عورت کے ہاتھ میں رکھ آیا تو فجر کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرام کار عورت کو خیرات ملی سو اس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہے، حرام کار کی خیرات پر مقرر اب اور خیرات کروں گا سو وہ اپنی خیرات لیکر نکلا سو اس کو مالدار کے ہاتھ میں رکھ آیا تو فجر کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہے مالدار کی خیرات پر مقرر اب صدقہ دوں گا سو اپنا صدقہ لیکر نکلا تو اس کو چوٹے کے ہاتھ میں رکھ آیا تو فجر کو لوگ ذکر کرنے لگے کہ چوٹے کو صدقہ ملا تو اس مرد نے کہا کہ الٰہی تیرا شکر ہے حرام کار اور مالدار اور چوٹے کی خیرات تو اس سے خواب میں کہا گیا کہ تیری خیرات تو قبول ہو گئی۔ حرام کار کی خیرات تو اس واسطے قبول ہوئی کہ شاید وہ خیرات کا مال پاکر

Marfat.com

تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهِ۔

اپنی حرام کاری سے باز رہے اور شاید کہ مالدار سوچے اور شرماوے سو وہ بھی خیرات کرے اس مال سے جو خدا نے دیا ہے اور شاید کہ چوٹا اس کے سبب سے چوری سے باز رہے۔

ف معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقے کا ثواب کسی طرح ضائع نہیں ہوتا اگرچہ ناواقفی سے بے موقع خرچ ہو نیت خالص چاہیے۔

خزانچی اور بیوی کا صدقہ کرنا

(۵۹۷) **م** أَبُوْ مُوْسٰى اَلْخَازِنُ الْأَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا أُمِرَ بِهٖ طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ

مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ امانتدار خزانچی اور داروغہ جو دیوے مالک کے حکم کے موافق اپنا دل کھول کر خیرات کرنے والوں سے ایک وہ بھی ہے۔

ف یعنی جو دینے کا ثواب ہے اس میں داروغہ اور خانساماں بھی شریک ہے بشرطیکہ خوشی سے دیوے اور جو داروغہ دیتے ہوئے کتراوے وہ ثواب سے بے نصیب ہے اس واسطے کہ مالک تو دلاتا ہے اور اس ناپاک کا ناحق پیٹ پھولتا ہے اس کے برابر دوسرا بخیل نہیں۔

(۵۹۸) **ق** عَائِشَةُ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَ لِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ أَجْرِ بَعْضٍ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ میں کھانا کسی کو دیوے بدون لٹائے تو اس کو ثواب دینے کا ہے اور اس کے خاوند کو کمانے کا اور اناج رکھنے والے کو بھی اتنا ثواب ہے نہ گھٹا دیگا ایک دوسرے کے ثواب کو۔ یعنی تینوں کو پورا ثواب ملے گا۔

ف بدون لٹائے یعنی اتنا نہ دے ڈالے کہ اس کے لڑکے فاقہ کریں اور یہ ثواب جب ہے کہ خاوند نے دینے کو منع نہ کیا ہو

(۵۹۹) **م** أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَصُمِ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهٖ وَلَا تَأْذَنُ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهٖ وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهٖ فَإِنَّ نِصْفَ أَجْرِهٖ لَهٗ۔

مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نفل روزہ عورت نہ رکھے خاوند کے ہوتے بدون اس کے حکم کے اور نہ خاوند ہوتے بدون اس کے حکم کسی کو کسی کام کے واسطے گھر میں نہ آنے دیوے اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اس کے حکم خدا کی راہ میں دیوے گی تو اس کا آدھا ثواب خاوند کو ہوگا۔

ف اس حدیث میں خاوند کے حق عورت پر فرمائے۔ فرض روزے میں خاوند کی اجازت کی حاجت نہیں نفل روزہ بغیر اس کی مرضی درست نہیں کہ مرد کو کسی سبب سے تکلیف نہ ہو اور خاوند کی کمائی سے راہ خدا میں دینا جب درست ہے کہ اس کی اجازت ہو صریحاً یا اس کو رنج نہ ہو جب سنے اور اگر ناخوش ہو یا منع کیا ہو تو عورت کو کسی طرح دینا درست نہیں۔

لوگوں سے چھپا کر صدقہ دینے کی فضیلت

(۶۰۰) **ق** أَبُوْ هُرَيْرَةَ سَبْعَةٌ

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے

غ صحیح - بخاری ج ۱ ص ۱۳۱ (چشتی)

Marfat.com

ان سات آدمیوں کا تذکرہ جو قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے سائے تلے ہوں گے۔

يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔

فرمایا کہ سات شخص ہیں جن کو خدا اپنے سایے میں رکھے گا جس دن اُس کے سائے کے سوائے کہیں سایہ نہ ہوگا یعنی قیامت میں ایک[1] تو منصف سردار، دوسرا[2] وہ جوان جوانمرد جوانی سے خدا کی بندگی میں مشغول ہوا۔ تیسرا[3] وہ مرد جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہے یعنی بار بار جماعت کے واسطے مسجد میں جاتا ہے اور مسجد کے بناؤ چناؤ میں لگا رہتا ہے۔ چوتھے[4] وے دو مرد جو خدا ہی کے واسطے آپس میں محبت رکھتے ہیں ملتے ہیں تو اسی پر اور جدا ہوتے ہیں تو اسی پر۔ پانچواں[5] وہ مرد جس کو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنی بدکاری کے واسطے سو اس نے کہا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ چھٹا[6] وہ مرد کہ جس نے خیرات کی تو اس کو چھپایا یہانتک کہ نہیں جانتا اس کا بایاں ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اس کے داہنے ہاتھ نے۔ ساتواں وہ مرد جس نے خدا کو یاد کیا خالی مکان میں سو جاری ہوگئیں اس کی دونوں آنکھیں یعنی خوفِ الٰہی سے رویا۔

تندرستی میں جب جی مال جمع کرنے کے درپے ہو خیرات کرنا افضل ہے

(۶۰۱) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَمَا وَاَبِيْكَ لَتُنَبَّأَنَّ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى زَادَ مُسْلِمٌ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ ثُمَّ اتَّقَفَا وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ تَفَرَّدَ مُسْلِمٌ بِقَوْلِهٖ اَمَا وَاَبِيْكَ۔ [2]

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو تیرے باپ کی قسم ہے کہ البتہ تجھ کو اپنے سوال کی خبر معلوم ہو جاویگی بہتر صدقہ یہ ہے کہ تو خیرات کرے جس حالت میں کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری کی امید رکھتا ہو وہ ہے جو تندرستی میں دیا گیا۔ مسلم میں اتنی روایت زیادہ کی کہ تجھ کو زندگی کی امید ہو۔ پھر بخاری اور مسلم دونوں نے اس روایت میں اتفاق کیا اور خیرات کرنے میں دیر مت کر یہانتک کہ مرنے لگے اور روح حلق میں پہنچے اس وقت یوں کہے کہ فلانے کو اتنا اور فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث ہو چکا صرف مسلم میں اما وابیک کی روایت ہے۔

بہترین صدقہ

ف ایک مرد نے حضرتؐ سے پوچھا کہ میں اپنے مال کو کیونکر صدقہ کروں اور کونسی خیرات افضل ہے تو حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خیرات کرنا صحت کی حالت میں افضل ہے کہ مال دینے کو جی نہ چاہے زندگی کی امید ہو اور یہ نہیں کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو اتنا مال دینا اور فلانے کو اتنا اس واسطے کہ اگر اس وقت نہ کسی کو دیگا تو بھی مال اس کے ہاتھ سے گیا اور غیروں کو ملا یعنی وارثوں کو۔

---

[1] مسلم کی روایت میں الامام العادل کے الفاظ ہیں۔
[2] روایت مذکورہ کے الفاظ مسلم کی روایت کے مطابق نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

خیرات دینے والا لینے والے سے افضل ہے

(۶۰۲) ق حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى۔

بخاری اور مسلم میں حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہتر خیرات بوبالداری سے ہو۔

ف یعنی قرضدار یا محتاج کو خیرات کرنا ضرور نہیں اس کو واجب ہے کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل وعیال کی خبرگیری کرے کہ ان کا حق فقیروں کے حق پر مقدم ہے خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جس کا مال حاجتِ شرعی سے زیادہ ہو۔

مال وغیرہ دینے میں اہل وعیال مقدم ہیں

غ (۶۰۳) خ أَبُو أُمَامَةَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَإِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ۔

بخاری میں ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے زائد از حاجت مال کو تیرا خرچ کرنا بہتر ہے تیرے واسطے اگر تو نے اس مال کو رکھ چھوڑا تو برا ہے تیرے واسطے اور تجھ کو ملامت نہ ہوگی بقدر اپنے اہل وعیال کے قوت رکھنے پر۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے زکوٰۃ دینے کے زائد مال کو راہِ خدا میں دینا مستحب ہے کہ آخرت کا ذخیرہ ہو اور مال رکھنے میں برائی ہے کہ اس پر حساب اور غیروں کو فائدہ لیکن بقدر اپنے گھر بار کے خرچ رکھنے پر ہرگز ملامت نہیں اور توکل کے بھی مخالف نہیں کہ حضرت اپنی بیبیوں کو سال بھر کا قوت دیتے تھے۔

(۶۰۴) ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِبْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اول اپنے اہل وعیال سے دینا شروع کر۔

ف یعنی اہل وعیال کا دینا فرض ہے اور غیروں کا دینا نفل۔ اور فرض نفل سے مقدم ہے چنانچہ اسکی تفصیل گزر چکی۔

مانگنے کھانے کی ممانعت

(۶۰۵) م أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا هِيَ جَمْرٌ فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ وَلْيَسْتَكْثِرْ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو لوگوں سے مال مانگے جمع کرنے کیلئے اور مالدار ہونے کے واسطے تو وہ مال اس کے حق میں چنگاریاں ہیں: دوزخ کی چاہے چنگاریاں کم کرے چاہے بہت

بلا ضرورت سوال کرنے کی سزا

ف فاقے میں سوال کرنا درست ہے جمع کرنے کے واسطے نہیں۔

(۶۰۶) م مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ۔

مسلم میں معاویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو سو قسم خدا کی جو تم میں کوئی مجھ سے کچھ مانگے گا اور کچھ مجھ کو ناخوش کر کے پاوے گا تو جو میں اس کو دوں گا اس میں برکت نہ ہوگی۔

ف یعنی جو چمٹ کر سوال کر کے کچھ مجھ سے پاویگا وہ مال بے برکت ہوگا۔ معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہے خصوصاً چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہے۔

(۶۰۷) ق ابْنُ عُمَرَ مَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے

غ صحیح م۔ مسلم ج۱ ص۳۳۲۔ ؎ اس عنوان کی دونوں حدیثوں کو امام مسلمؒ نے عنوانِ بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ۔

فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا آدمی کا یہ نوبت پہنچاویگا کہ خدا کو ملے گا منہ پر ایک بوٹی بھی نہ ہوگی۔

ف یعنی لوگوں سے سوال کرنے والا قیامت میں نہایت ذلیل ہوگا۔

(٦٠٨) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَلَا التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچارہ محتاج وہ نہیں جس کو ایک چھوہارا اور دو چھوہارے اور ایک لقمہ اور دو لقمے کی طمع دربدر پھراوے۔ حقیقت میں بیچارہ محتاج تو وہ ہے جو حرام اور سوال سے رکا رہتا ہے اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھ لو کہ لاینہ دینے کے وہ لوگ ہیں کہ باوجود محتاجی کے لوگوں سے نہیں سوال کرتے چمٹ کر کہ بدون کئے پیچھا نہ چھوڑیں۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو محتاج لوگ سوال نہیں کرتے ان کے دینے میں زیادہ تر ثواب ہے گدائی فقیروں سے اور ان کا حق مقدم ہے ان کے حق سے، اس واسطے کہ انھوں نے گدائی کو اپنا پیشہ مقرر کر لیا ہے اگر ایک مقام پر نہ پاوینگے تو دوسرے مقام سے مانگ لاویں گے اور وے بیچارے بے زبان ہیں خواہ دنیا کی غیرت سے خواہ توکل اور قناعت سے۔

کس کو سوال کرنا درست ہے

(٦٠٩) **م** قَبِيْصَةُ بْنُ مُخَارِقٍ يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلٰثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهٗ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَّرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِى الْحِجَا مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا كَذَا وَقَعَ فِيْ كِتَابِ مُسْلِمٍ حَتّٰى يَقُوْمَ وَالصَّوَابُ يَقُوْلُ وَكَذَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ بِاللَّامِ۔

مسلم میں قبیصہ بن مخارقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے قبیصہ سوال کرنا حلال نہیں مگر ایک کو تین قسم کے آدمیوں سے ایک تو وہ مرد جس نے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا تو اس کو سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ اتنا مال پاجاوے پھر رک رہے اور دوسرا مرد وہ جس پر ایسی آفت پڑی جس سے اس کا مال برباد ہوگا تو اس کو سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا حضرتؐ نے یوں فرمایا کہ زندگی کی سدرمق حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہے جس کو فاقے کی نوبت پہنچے یہانتک کہ کھڑے ہو کر گواہی دیں اس کی قوم کے تین دانا آدمی کہ فلانے کو فاقہ ہے تو اس کو سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا یوں فرمایا کہ زندگی کی سدرمق حاصل کرے ان تین کے سوائے سوال کرنا اے قبیصہ حرام ہے کھاتا ہے سوال کرنے والا حرام کو۔ صحیح مسلم میں اسی طرح حَتّٰى يَقُوْمَ کی روایت اور ٹھیک یقول ہے جس طرح ابوداؤد نے لام سے روایت کیا ہے۔

ف غیر کا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اس طرح پر کہ جیسے دو آدمی میں مال کے سبب جھگڑا ہو قرض کی بابت یا خون کی بابت یا ڈانڈ کی بابت اور تیسرا آدمی ان دونوں میں صلح کرا دیوے اور اس قدر مال کو اپنے ذمہ پر کر لیوے تو اس کو

Marfat.com

سوال کرنا درست ہے، عرب میں اس طرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا اور آفت سے مال برباد ہونا جیسے آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا لٹ جانا اور یہ جو فاقے کی گواہی تین آدمیوں کی فرمائی سو باعتبار احتیاط اور استحباب کے ہے کسی عالم کے نزدیک یہ شرط نہیں کہ بدون گواہی کے فاقے والے کو سوال کرنا درست نہ ہو، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہے لیکن ان تین صورتوں میں درست ہے ان کے سوائے کسی طرح سوال درست نہیں۔ مصابیح میں قبیصہؓ سے روایت ہے کہ میں مال کا ضامن ہوا اور حضرتؐ سے میں نے سوال کیا۔ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ تو ٹھہر جا زکوٰۃ کا مال جب آوے گا تو میں تجھ کو دونگا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

بلا مانگے کوئی دیوے تو لینا جائز ہے

(۶۱۰) ق عُمَرُ اِذَا اُعْطِیْتَ شَیْئًا مِّنْ غَیْرِ مَسْئَلَةٍ فَکُلْ وَتَصَدَّقْ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تجھ کو بدون مانگے کچھ ملے تو اس کو کھا اور خدا کی راہ میں دے۔

ت عمر فاروقؓ کو حضرتؐ کچھ دینے لگے۔ عمر فاروقؓ نے کہا جو مجھ سے زیادہ تر محتاج ہو اس کو دیجئے مجھ کو کچھ حاجت ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ یعنی جب بے مانگے کچھ ملے تو اس کو خدا کی دی ہوئی روزی سمجھے نہ پھیرے اگر حاجت ہو اپنے کام میں لاوے اور نہیں تو کسی اور محتاج کو دے لیکن سوال کرنا دو طرح ہے ایک تو زبان سے مانگنا یہ تو صاف حرام ہے دوسرے دل میں کسی چیز کی کسی شخص سے تاک لگانا یہ دلی سوال ہے تقوے کی راہ سے یہ بھی حرام ہے۔

(۶۱۱) ق عُمَرُ مَاجَآءَکَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ اَنْتَ غَیْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ وَ اِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَکَ۔

بخاری اور مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے اس طرح پر کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہ ہو تو اس کو لے اور جو ایسا مال نہ ہو تو اس کے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال۔

ت مصابیح میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ مجھ کو مال دینے لگے میں نے کہا کہ جو مجھ سے زیادہ تر محتاج ہو اس کو دیجئے حضرتؐ نے فرمایا اس کو لے اپنا کام چلا اور خیرات کر پھر یہ حدیث حضرتؐ نے فرمائی یعنی جو مال بدون توقع بے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہے اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل میں تاک لگائی اور اس کی طرف مال لگا کر باطنی سوال کیا تو وہ حلال اور طیب نہیں۔

نقل ہے کہ امام احمدؒ ایک شخص سے اٹھوا کر بازار سے گیہوں لائے۔ امام احمدؒ کے فرزند گھر میں بیٹھے روٹی کھاتے تھے، اس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا۔ امام احمدؒ کے بیٹے نے اس شخص کو روٹی دی اس بزرگ نے نہ قبول کی۔ جب وہ پلٹ کر چلے اور ان کو امام احمدؒ نے روٹی دی تو انھوں نے قبول کی اور چلے گئے۔ بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ ان کا کیا سبب ہے کہ میں نے روٹی دی تو قبول نہ کی اور تم نے دی تو قبول کی۔ امام احمدؒ نے کہا کہ اس وقت ان کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اس کو باطنی سوال سمجھے اس واسطے قبول نہ کی اور میں نے جب روٹی دی تو ان کو خواہش نہ تھی کہ اس سے ناامید ہو کر چلے تھے اس واسطے قبول کی۔ غرض کہ جس طرح ظاہری سوال زبان سے منع ہے ایسے ہی باطنی سوال بھی دل سے منع ہے۔

Marfat.com

دنیاوی لالچ کی مذمت

(۶۱۲) ق اَنَسٌ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰى اِلَيْهِمَا ثَالِثًا وَّلَا يَمْلَاُ جَوْفَ بْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر آدمی کے پاس دو جنگل بھر مال ہوتا تو ان کے ساتھ اور تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سوائے خاک کے نہیں بھرتا اور خدا اسی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہے جو حرص اور لالچ سے توبہ کرتا ہے۔

ف یعنی آدمی کی حرص اگرچہ بہت مالدار ہو زندگی میں کسی طرح نہیں بجھتی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہیں ہوتی اس کا پیٹ قبر کی خاک کے بغیر کوئی چیز نہیں بھر سکتی پھر کم حرصی اور قناعت کی تعریف فرمائی۔ شعر

تنگ چشمِ مرد دنیا دار را یا قناعت پُر کند یا خاکِ گور

بعضی روایت میں آیا ہے کہ یہ حدیث قرآن کی آیت تھی آخر کو منسوخ ہو گئی۔

(۶۱۳) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشَّيْخُ شَابٌّ فِيْ حُبِّ اثْنَيْنِ فِيْ حُبِّ طُوْلِ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ۔ لہ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بڈھا جوان ہے دو چیز کی محبت میں۔ بڑی عمر ہونے کی محبت میں اور مال زیادہ ہونے کی محبت میں۔

ف یعنی پیری میں عمر درازی کی محبت اور کثرت مال کی محبت نہایت بڑھ جاتی ہے۔ مصرع مرد چوں پیر شود حرص جواں میگردد + عمر درازی کی محبت اس واسطے زیادہ ہوتی ہے کہ دنیا چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا اور نیک عمل نہ ہونے سے موت اور قبر اور قیامت سے جی گھبراتا ہے اور کثرت مال کی محبت اس واسطے ہوتی ہے کہ میری اولاد کے کام آوے اور مجھ کو خود پیری میں محتاجی نہ ہو۔ اس حدیث میں مذمت ہے طول عمر اور کثرت مال کے حرص۔

(۶۱۴) ق اَنَسٌ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ اَلْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بوڑھا ہوتا ہے آدمی اور جوان ہوتی ہیں اس میں دو خصلتیں ایک مال پر حرص دوسرے عمر پر حرص۔

ف یعنی پیری کی حالت میں مال اور زندگی کی نہایت حرص بڑھ جاتی ہے۔

قناعت کی فضیلت اور ترغیب

(۶۱۵) ق اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا يَكُنْ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَآءً خَيْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے پاس مال ہوگا اس کو میں تم سے چھپا کر جمع نہ کر رکھوں گا جو سوال اور حرام کاموں میں سے آپ کو بچاوے پرہیزگار بننے کے پر تو خدا اس کو سچا پرہیزگار کر دے گا اور جو دنیا سے بے پرواہی کو رکھے گا تو خدا اس کے دل کو دنیا کے مال سے بے پرواہ کر دے گا جو شخص کہ مصیبت اور بلا میں آپ کو بزور صبر والا بناوے گا تو اس کو سچا بے بناوٹ کا صابر کر دے گا اور کسی کو بہتر اور کشادہ صبر سے کوئی نعمت نہیں ملی۔

تہذیب اخلاق میں پہلے تکلیف اٹھانی پڑتی ہے لیکن تدریجاً یہ بات جاتی رہتی ہے اور پھر ایک ملکہ پیدا ہو جاتا ہے۔

لہ صحیح مسلم میں قلب الشیخ کے الفاظ ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

ف مصابیح میں روایت ہے کہ کچھ انصاری اصحاب نے حضرتؐ سے مال مانگا حضرتؐ نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرتؐ کے پاس کچھ باقی نہ رہا تب یہ حدیث فرمائی۔ یہ حدیث تہذیبِ اخلاق اور درویشی کی جڑ ہے۔ معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہے لیکن اول بد خو چھوڑنے میں محنت اور ریاضت ہے آخر کو نیک خو عادت ہو جاتی ہے پھر محنت اور تکلف اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہیں رہتی۔ بعضے لوگ کہتے ہیں کہ آدمی کی خو نہیں بدلتی یہ پیدائشی بات ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہے اگر خو بدلنا ممکن نہ ہوتا تو پیغمبروں کا آنا اور ان کی تعلیم بے فائدہ ہو جاتی جانوروں کی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہے جیسے باز اور شکاری کتے کی۔ تو بھلا آدمی کی کیونکر نہ بدلے۔ ہاں یہ البتہ ہے کہ بدون محنت کچھ نہیں ہوتا۔ جو بد خو بدلنے کا طریقہ چاہے وہ احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت کو دیکھے۔

(۶۱۶) **م** عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پہنچا جو مسلمان ہوا اور اس کو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے جتنا اس کو دیا اس پر قناعت نصیب کی۔

ف قناعت والے ایماندار کو اس واسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اس کی آخرت سنوری اور قوت ضروری سے دنیا کے تکلیف بھی نہ ہوئی تو گویا دونوں جہان سے برخوردار ہوا اور اگر ایمان ہوا اور قناعت نہ ہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق ظاہر نہیں ہوا طمع آدمی کو نظروں میں ذلیل اور حقیر کر دیتی ہے۔ شعر

اے قناعت تو نگرم گرداں کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست

لیکن اہل و عیال کی ضروریات کو طلب کرنا قناعت کے مخالف نہیں بلکہ طمع زائد از حاجت چیز کی تلاش کا نام ہے۔

دنیا کی زیب و زینت اور کشائش سے دھوکہ نہ کھانا چاہئے

(۶۱۷) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَخْوَفُ وَيُرْوٰى اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِمَّا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا قَالُوْا وَمَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَرَكَاتُ الْاَرْضِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ قَالَ يَاْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ اِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ وَيُرْوٰى يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ فَاِنَّهَا تَاْكُلُ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثُمَّ اجْتَرَّتْ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر خوف جس کا مجھ کو تم پر ڈر لگا ہے وہ چیز ہے جو کہ خدا تمہارے واسطے نکالے گا دنیا کی زینت اور آرائش سے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ دنیا کی آرائش سے کون چیز مراد ہے حضرت نے فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اناج اور لباس اور فرش اور چاندی سونے کی کان۔ اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک چیز بھی بدی لاوے گی یعنی جب زمین کی پیدا ہوئی چیز کو برکت اور خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کیونکر ہوگا۔ حضرتؐ نے فرمایا سچ ہے کہ خیر سے خیر ہی ہوتی ہے۔ البتہ ہر ایک گھاس جس کو ربیع کی فصل اگاتی ہے جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہے یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہے یعنی اگر حد سے زیادہ چرے۔ اور دوسری روایت میں یوں ہی کہ چارا جانور کو ہلاک کرتا ہے پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاکت کے

لہ صحیحین میں یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابوہریرہؓ سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

وَبَالَتْ وَتَلَطَّتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ
اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ
اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ وَوَضَعَهٗ فِیْ حَقِّهٖ
فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِغَیْرِ
حَقِّهٖ كَانَ كَالَّذِیْ یَاْكُلُ وَلَا یَشْبَعُ۔

کر دیتا ہے یا اس جانور سبزہ کھانے والے کو ہلاکت نہیں کہ وہ
کھایا کیا یہاں تک کہ جب اس کی دونوں کوکھیں تن گئیں یعنی جبکہ
آسودہ ہوا تو آفتاب کے سامنے جا پڑا پھر اس نے جگالی کی اور
پیشاب کیا اور لید کی پھر چراگاہ میں پلٹ گیا سو اس نے کھانا
شروع کیا بیشک یہ مال دنیا کا ہرا بھرا اور شیریں ہے سو جس نے
اس کو بجا لیا اور بجا صرف کیا یعنی حلال وجہ سے کمایا اور شرع
کے موافق موقع پر خرچ کیا تو یہ مال دین کی اچھی مددگاری ہے ا
جس نے اس مال کو ناحق لیا یعنی طمع سے اور حرام وجہ سے جمع کیا
تو اس مالدار کا حال اس بیمار کا سا حال ہے کہ جوع کلبی کی بیماری
سے کھاتا جاتا ہے اور کبھی آسودہ نہیں ہوتا۔

ف اس حدیث میں حضرتؐ نے ایک مثال حریص اور بخیل مالدار کی، دوسری مثال سخی مالدار کی فرمائی۔ تو جس مالدار نے مال کو جمع رکھا اور حقداروں کا حق ادا نہ کیا اس کا حال اس جانور کا سا حال ہے جس نے گھاس کھائی پھر پیٹ پھول کے کرکری کی بیماری سے مر گیا تو گھاس نے اس کے حق میں کچھ فائدہ نہ کیا بلکہ ناحق جان گئی اور جس مالدا نے خود کھایا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اس کا حال جیسے اس جانور کا حال ہے جس نے گھاس کو چرا پھر آسودہ ہو کر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کر کے پیشاب اور لید سے فضلہ دور کیا ایسے جانور کو ہرگز ہلاکت نہیں اور کرکری کا کچھ ڈر نہیں سو جس مالدار نے اپنی ضرورت کے بعد جب جناب الٰہی کی طرف توجہ کی اور اس کو آفتاب رحمت کا سامنا ہوا تو زائد از حاجت مال کو مثل پیشاب اور لید کے علیحدہ کرنے میں اپنی صحت جانتا ہے اور مصارف خیر میں صرف کر کے اپنے رب کی شکرگذاری کرتا ہے۔

ضعیف الایمان لوگوں کی دلداری کے لئے خیرات دینا

(۶۱۸) **ق** اَنَسٌ اِنَّ قُرَیْشًا حَدِیْثُ عَهْدٍ
بِجَاهِلِیَّةٍ وَّمُصِیْبَةٍ وَاِنِّیْ اَرَدْتُّ
اَنْ اُجْبِرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ
اَنْ یَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْیَا وَتَرْجِعُوْا
بِرَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰی بُیُوْتِكُمْ لَوْ مَلَكَ النَّاسُ
وَادِیًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ
شِعْبَ الْاَنْصَارِ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے انصاریوں سے
فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کو نئی مصیبت پڑی ہے۔ تازہ کفر کو چھوڑے
ہے سو میں نے چاہا کہ ان کو انعام دوں اور ان سے لگاوٹ
کروں تم کیا اس بات سے راضی نہیں کہ لوگ دنیا کا مال لیکر پھریں
اور تم اپنے گھروں کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھرو اگر اور
لوگ ایک راہ چلیں اور انصاری اصحاب اور راہ چلیں تو میں
انصاریوں ہی کی راہ چلوں۔

ف مصابیح میں انسؓ سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کے بعد جنگ حنین فتح ہوئی تو مال اسباب بہت ہاتھ آیا۔ حضرتؐ نے قریش یعنی مکے کے رہنے والوں کو سو سو اونٹ دیئے تب بعضے نوجوان انصاریوں نے کہا کہ خدا حضرتؐ کو بخشے، قریش کو آپ دیتے ہیں ہم کو چھوڑتے ہیں حالانکہ ان کے خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہے ہیں

Marfat.com

یعنی ہماری تلواروں کے زور سے وے مسلمان ہوئے ہیں۔ جب یہ خبر حضرتؐ کو معلوم ہوئی تب صرف انصاریوں کو حضرتؐ نے ایک خیمے میں جمع کیا اور یہ حال پوچھا تو انصاریوں کے رئیسوں اور عقلمندوں نے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے دانا لوگوں نے یہ ہرگز نہیں کہا لیکن ہمارے نوجوانوں نے البتہ کہا ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش نومسلم ہیں ان کو تازہ مصیبت پڑی ہے بھائی بندان کے لڑائیوں میں مارے گئے ہیں۔ اسلام کی خوبی ان کے دل میں اچھی طرح نہیں جمی لگاوٹ کے واسطے دنیا کا مال دینا ان کو مناسب تھا اور تم ایماندار لوگ ہو تم کو دنیا لینا مناسب نہیں۔ قریش نے دنیا پائی تم نے مجھ کو پایا زہے قسمت اس کی جس کے حصے میں حضرتؐ آویں۔ اس حدیث سے انصاریوں کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

(۶۱۹) **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَیْرُہٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْہُ خَشْیَۃَ اَنْ یُّکَبَّ فِی النَّارِ عَلٰی وَجْھِہٖ۔

بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میں بعضے آدمی کو دیتا ہوں اور میرے نزدیک اس کے سوائے اور شخص بہت پیارا ہوتا ہے اس ڈر سے دیتا ہوں کہ کہیں وہ دوزخ میں اوندھا نہ ڈالا جائے۔

ف یعنی اگر اس کو میں نہ دوں تو وہ کافر ہو جاوے تو دوزخی ہوا، مراد اس سے وے لوگ ہیں جو نومسلم تھے اور ایمان ان کے دلوں میں خوب نہیں رچا تھا۔

(۶۲۰) **م** عُمَرُ اِنَّھُمْ خَیَّرُوْنِیْ بَیْنَ اَنْ یَّسْئَلُوْنِیْ بِالْفُحْشِ اَوْ یُبَخِّلُوْنِیْ وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ **قَالَہٗ** حِیْنَ قَسَمَ قَسْمًا فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِغَیْرِ ھٰؤُلَآءِ کَانَ اَحَقَّ بِہٖ مِنْھُمْ۔

مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ان نومسلموں نے مجھ کو اختیار دیا اس میں کہ مجھ سے نیٹ بری طرح سوال کریں یا مجھ کو بخیل مشہور کریں اگر نہ پاویں اور میں تو بخیل نہیں۔ یہ حدیث اسوقت فرمائی جب حضرتؐ نے کچھ مال بعضے نومسلموں کو دیا تھا تو عمر فاروق نے کہا یا رسولؐ اللہ اس مال کے سزاوار ان کے سوائے اور لوگ محتاج ایماندار تھے۔

ف خلاصہ مطلب حضرتؐ کے جواب کا یہ ہے کہ اگر نومسلم مال کو نہ پاتے تو مجھ کو بخیل مشہور کرتے اس واسطے میں نے ان کو دیا اور محتاجوں کو نہ دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہل کو دینا اپنی آبرو بچانے کے واسطے درست ہے۔

خوارج کا بیان

(۶۲۱) **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ ھٰذَا قَوْمًا یَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ یَقْتُلُوْنَ اَھْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدَعُوْنَ اَھْلَ الْاَوْثَانِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ لَئِنْ اَدْرَکْتُھُمْ لَاَقْتُلَنَّھُمْ قَتْلَ عَادٍ **قَالَہٗ** لِذِی الْخُوَیْصِرَۃِ حِیْنَ قَالَ اتَّقِ اللّٰہَ

بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر اس کی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑھیں گے کہ ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا یعنی دل میں قرآن کی تاثیر نہ ہوگی زبان سے پڑھیں گے اس پر عمل نہ کریں گے مسلمانوں کو قتل کریں گے بت پرستوں کو چھوڑیں گے وے لوگ نکل جاویں گے اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے، اگر میں نے ان کو پایا تو مقرران کو قتل کروں گا قوم عاد کا سا قتل۔ یہ حدیث اس کے حق میں فرمائی کہ

Marfat.com

يَا مُحَمَّدُ حِيْنَ قَسَمَ ذُهَيْبَةً فِيْ تُرْبَتِهَا كَانَ بَعَثَ بِهَا عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بَيْنَ الْاَقْرَعِ وَعُيَيْنَةَ وَعَلْقَمَةَ وَ زَيْدِ نِ الْخَيْلِ۔

جس کا نام ذی الخویصرہ تھا جب اس نے کہا تھا خدا سے ڈر اے محمدؐ۔ جب حضرتؐ کچا سونا مٹی ملا ہوا جس کو حضرت علیؓ نے یمن سے بھیجا تھا بانٹتے تھے چار آدمیوں کے درمیان ایک اقرع دوسرا عیینہ، تیسرا علقمہ، چوتھا زید خیل۔

ف یہ چاروں عرب میں سردار تھے تازہ اسلام لائے تھے اس واسطے وہ کچا سونا حضرتؐ نے انھیں کو دیا دلداری کے واسطے۔ بنی تمیم کی قوم میں ایک شخص منافق تھا ذوالخویصرہ اس کا نام، اس نے کہا اے پیغمبر خدا سے ڈر عدل کر برابر بانٹ، ہم کو بھی دے۔ تب حضرتؐ نے فرمایا کہ اے کمبخت اگر میں عدل نہ کروں گا تو پھر دنیا میں کون عادل پیدا ہوگا۔ عمر فاروق نے کہا یا حضرتؐ اگر حکم ہو تو میں گردن اس کی کاٹ ڈالوں یہ منافق ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ مت مار لوگ بدنام کریں گے کہ پیغمبر اپنے ساتھیوں کو مارتا ہے۔ جب وہ وہاں سے اٹھ گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس کی نسل سے بیدین لوگ پیدا ہوں گے۔ ابو سعیدؓ اس حدیث کے راوی سے بخاری میں روایت ہے کہ وے قوم خارجی پیدا ہوئی جنھوں نے حضرت علیؓ کی امامت نہ مانی اور حضرت علیؓ نے ان کو قتل کیا اور میں بھی اس لڑائی میں موجود تھا جو حضرتؐ نے نشانی فرمائی تھی وہ ان میں موجود تھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں کہ قرآن پڑھتے ہیں ظاہر کی عبادت کرتے ہیں اور دل میں ان کے ایمان نہیں یعنی دل میں شرک اور بدعت بھرا ہے تو ان کی عبادت کچھ اعتبار نہیں۔ دانا مسلمان کو چاہئے کہ ان کی ظاہری عبادت پر دھوکہ نہ کھاوے

(٦٢٢) **ق** عَلِيٌّ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے میں کم عمر ناقص عقل، کلام کریں گے بہتر لوگوں کا سا کلام، پڑھیں گے قرآن کو، ایمان نہ اترے گا ان کے نرخروں کے نیچے یعنی ایمان کا کچھ اثر نہ ہوگا، نکل جاویں دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکاری جانور سے۔ سو جہاں کہیں تم ان کو پاؤ تو ان کو قتل کرو سو البتہ ان کے قتل کرنے میں قتل کرنے والوں کو ثواب ہے قیامت میں خدا کے نزدیک۔

ف اس قوم سے خارجی لوگ مراد ہیں جن کو حضرت علیؓ نے قتل کیا۔

(٦٢٣) **م** جَابِرٌ مُعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَّتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنِّيْ اَقْتُلُ اَصْحَابِيْ اِنَّ هٰذَا وَاَصْحَابَهٗ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں خدا کی مانگتا ہوں اس سے کہ لوگ یہ چرچا کریں کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں البتہ یہ شخص اور اس کے ساتھی قرآن پڑھتے ہیں کہ ان کے نرخروں سے نیچے نہیں اترتا یعنی قرآن کی دل میں تاثیر نہیں ہو یہ لوگ دین سے نکلے جیسے تیر جانور سے پار ہو جاتا ہے۔

ف ذی الخویصرہ ایک منافق تھا اس نے حضرتؐ سے کہا کہ آپ انصاف سے نہیں تقسیم کرتے حضرت

Marfat.com

فرمایا کہ اگر میں نہ انصاف کروں گا تو کون کریگا۔ عمر فاروقؓ نے کہا یا حضرتؐ اگر حکم ہو تو میں اس منافق کو مار ڈالوں، تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ بے دین لائق قتل کے ہے لیکن اس میں بدنامی ہوگی کہ پیغمبر اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے تو لوگ ملاقات سے وحشت کریں گے اسلام سے محروم رہیں گے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہے بعضی جگہ ٹال جانا چاہیئے۔

(۶۲۴) م جَابِرٌ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلْ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھ پر خرابی پڑے کون انصاف کریگا جبکہ میں نے نہ انصاف کیا البتہ تجھ پر نقصان اور ٹوٹا پڑا اگر میں منصف نہ ہوا۔

ف ایک منافق نے بے ادبی سے کہا کہ یا حضرتؐ آپ تقسیم انصاف سے نہیں کرتے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس کا قصہ کئی بار اس کتاب میں ہو چکا۔

(۶۲۵) ق أَبُو سَعِيدٍ إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ۔

بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مجھ کو اس کا حکم نہیں ہوا ہے کہ میں لوگوں کے دلوں میں سوراخ کروں اور نہ اس کا حکم ہے کہ ان کے پیٹوں کو چیروں یعنی مجھ کو ظاہر کا حکم ہے دل اور پیٹ کی بات دریافت کرنا میرا کام نہیں۔

ف اس کا قصہ ہو چکا ہے کہ حضرت کچھ مال بانٹتے تھے ذوالخویصرہ خارجی نے کہا کہ انصاف سے بانٹو تو خالدؓ نے کہا یا حضرتؐ حکم ہو تو میں اس کی گردن کاٹوں حضرتؐ نے فرمایا شاید کہ یہ نمازی ہے۔ خالدؓ نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑھتے ہیں اور ان کے دل میں کچھ ہے اور زبان میں کچھ اور ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل کا حساب خدا کرلے گا ہم کو ظاہر کا حکم ہے۔ معلوم ہوا کہ نمازی پر پناہ ہے اور لوگوں کے دلوں کا حال دریافت کرنا ضرور نہیں۔

حضورؐ اور آپ کی آل اولاد پر زکوٰۃ لینا حرام تھا

(۶۲۶) ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي أَوْ فِي بَيْتِي فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا۔

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میں اپنے گھر والوں پاس پلٹ جاتا ہوں تو کھجور کو اپنے بچھونے یا اپنے گھر میں پڑے پاتا ہوں سو اس کو اٹھا لیتا ہوں کہ کھاؤں پھر ڈرتا ہوں کہ کہیں زکوٰۃ کی نہ ہو تو اس کو پھینک دیتا ہوں۔

ف زکوٰۃ کا مال حضرتؐ پر بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا ہر چند یقینی ثابت نہ تھا کہ وہ کھجور زکوٰۃ کی ہے لیکن احتیاط سے حضرتؐ اس کو نہ کھاتے تھے معلوم ہوا کہ تقویٰ اور پرہیزگاری شبہ والی چیز چھوڑ دینے کا نام ہے۔

(۶۲۷) م عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ۔

مسلم میں عبد المطلب بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حلال نہیں زکوٰۃ کا مال لینا بنی ہاشم کو۔ زکوٰۃ کا مال تو آدمیوں کا میل ہے۔

ف بعضے بنی ہاشم نے حضرتؐ سے کہا کہ ہم کو بھی تحصیل زکوٰۃ کا حاکم کر کے بھیجیے تاکہ ہم کو بھی منفعت ہو جیسے

غ مسلم ج ۱ ص ۳۴۲ بخاری ج ۱ ص ۵۰۹ میں یہ روایت حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے۔ حضرت جابرؓ سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

اوروں کو ہوتی ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری ہو، تمہارے لائق نہیں کہ لوگوں کا میل کچیل اور صدقہ لو۔ یہ ان کی تسکین کے واسطے فرمایا۔ اور دوسرا سبب یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر حضرت زکوٰۃ اپنی آل اور اولاد کے واسطے حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوٰۃ اپنے نفع کے واسطے مقرر کی ہے۔

(۶۲۸) **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ کَخَ کَخْ اِرْمِ بِھَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَۃَ وَیُرْوٰی لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَۃُ **قَالَہٗ** لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا حِیْنَ اَخَذَ تَمْرَۃً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَۃِ فَجَعَلَھَا فِیْ فِیْہِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا چھی چھی اس کو پھینک دے کیا تو نہیں جانتا کہ ہم لوگ زکوٰۃ نہیں کھاتے اور دوسری روایت یوں ہے کہ ہم کو زکوٰۃ حلال نہیں۔ یہ حضرتؐ نے امام حسنؓ سے فرمایا جبکہ انھوں نے زکوٰۃ کی کھجوروں سے ایک کھجور اٹھالی اور اپنے منہ میں رکھ لی۔

ف حضرت امام حسنؓ اس وقت لڑکے تھے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوٰۃ کا مال حرام ہے۔

حضورؐ پر اور آپ کی آل اولاد کو ہدیہ لینا حلال تھا

(۶۲۹) **ق** اُمُّ عَطِیَّۃَ وَاسْمُھَا نُسَیْبَۃُ اِنَّھَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّھَا **قَالَہٗ** حِیْنَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ اِلَیْھَا مِنَ الصَّدَقَۃِ فَبَعَثَتْ اِلٰی عَائِشَۃَ مِنْھَا بِشَیْءٍ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَ ھَلْ عِنْدَکُمْ مِنْ شَیْءٍ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنَّ نُسَیْبَۃَ بَعَثَتْ اِلَیْنَا مِنَ الشَّاۃِ الَّتِیْ بَعَثْتَ بِھَا اِلَیْھَا۔

بخاری اور مسلم میں ام عطیہؓ سے جن کا نُسَیبہ نام ہے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقررہ بکری اپنے مقام کو پہنچ چکی۔ اور دوسری روایت یوں ہے کہ حضرتؐ نے ایک بار زکوٰۃ کی بکری نسیبہ کو بھیجی نسیبہ نے اس بکری کا تھوڑا گوشت حضرت عائشہؓ کو بھیجا پھر حضرتؐ گھر میں حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اور فرمایا کہ کچھ تمہارے پاس کھانے کی چیز ہے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ کچھ نہیں ہے مگر نسیبہ نے اس بکری کا کچھ گوشت بھیجا ہے جو آپ نے اس کو بھیجی تھی۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

قبضہ بدل جانے سے حکم بھی بدل جاتا ہے۔

ف یعنی زکوٰۃ کا مال ہر چند حضرتؐ پر حرام تھا لیکن جب محتاج کو پہنچ گیا اور ان سے پھر کچھ اس میں سے حضرتؐ کے گھر بھیجا تو اس کا کھانا درست ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ جب ملکیت بدلی تو حکم بھی بدل گیا۔

(۶۳۰) **م** جُوَیْرِیَۃُ زَوْجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَرَّبَ بِیْہِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّھَا یَعْنِیْ عَظْمًا مِّنْ شَاۃٍ اُعْطِیَتْہُ مَوْلَاتُھَا مِنَ الصَّدَقَۃِ۔

مسلم میں حضرت جویریہؓ حضرتؐ کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس گوشت کو میرے پاس لا اس واسطے کہ زکوٰۃ یا خیرات اپنے مقام کو پہنچ گئی۔

ف حضرتؐ نے کھانا مانگا حضرت جویریہؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ اس وقت کچھ حاضر نہیں لیکن میری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت ملا ہے وہ حاضر ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند زکوٰۃ اور خیرات ہم کو درست نہ تھی لیکن اول محتاج کو ملی اور محتاج نے دوسرے شخص کو دی تو اس کو درست ہو گئی۔

(۶۳۱) **ق** اَنَسٌ ھُوَ لَھَا صَدَقَۃٌ وَّلَنَا ھَدِیَّۃٌ یَعْنِیْ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِہٖ عَلٰی بَرِیْرَۃَ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ گوشت اس کے حق میں صدقہ ہے اور ہمارے واسطے تحفہ ہے یعنی وہ گوشت جو بریرہؓ کو صدقہ ملا تھا۔

Marfat.com

ف بریرہ حضرت عائشہؓ کی خادمہ تھی اس کو زکوٰۃ کا گوشت ملا تھا حضرتؐ نے اس کو کھایا اور یہ فرمایا۔ یعنی جب زکوٰۃ کا اول محتاج مالک ہوا پھر اس نے غنی یا ہاشمی کو دیا تو درست ہے۔

صدقہ دینے والے کو دعا دینا

(۶۳۲) **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی رحم کر ابی اوفیٰ کے لوگوں پر۔

ف جب یہ آیت اتری کہ اے محمدؐ لوگوں کے مالوں سے زکوٰۃ لے اور ان کے واسطے دعا مانگ تو عبداللہ بن ابی اوفیٰ زکوٰۃ لائے تو حضرتؐ نے ان کے حق میں یہ دعا کی۔

محصل زکوٰۃ کو خوش کرنا

(۶۳۳) **م** جَرِیْرٌ اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَنْکُمْ وَهُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ۔

مسلم میں جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا عامل آوے تو چاہیئے کہ تم سے راضی جائے۔

ف اسلام کی سلطنت میں امام کی طرف سے بستیوں میں بعد سال کے عامل زکوٰۃ کی تحصیل کو جاتا تھا اور اب بھی ولایت میں جاتا ہے سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پھرے خوشی سے مال کی زکوٰۃ نقد اور جانوروں کی ادا کیا کرو۔ اس واسطے کہ وہ امام کا بھیجا ہوا ہے اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہے۔

زکوٰۃ کا واجب ہونا شریعت سے ثابت ہے

(۶۳۴) **ق** اَبُوْهُرَیْرَةَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا فَقَالَ لِرَجُلٍ قَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّیْ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا شَیْئًا اَبَدًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو خوشی سے چاہے بہشتی مرد کو دیکھنا تو اس کو دیکھے یہ بات حضرتؐ نے اس مرد کے حق میں فرمائی جس نے کہا تھا یا رسول اللہ مجھ کو وہ کام بتائیے جس کے کرنے سے میں بہشت میں جاؤں حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اللہ کی بندگی کر کسی کو اس کا شریک مت ٹھہرا اور نماز فرض پڑھا کر اور فرض زکوٰۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر پھر اس مرد نے کہا اس پاک ذات کی قسم جس کے قابو میں میری جان ہے کہ اپنی طرف سے فرض جان کر نہ اس پر کچھ بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا۔

ف اس حدیث میں حج کا ذکر نہیں فرمایا تو اس شخص پر حج فرض نہ ہوگا یا یہ سبب کہ حج عمر بھر میں ایک بار فرض ہوتا ہے۔ نماز روزہ اور زکوٰۃ ہمیشہ فرض ہے۔

پاک کمائی سے صدقہ دینا

(۶۳۵) **خ** اَبُوْهُرَیْرَةَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَیِّبٍ وَّلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَقْبَلُهَا بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یُرَبِّیْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ

بخاری میں روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو صدقہ دے گا کھجور کے برابر حلال روزی سے اور اللہ قبول بھی نہیں کرتا سوائے حلال کے سو اس کو خدا قبول فرماتا ہے رحمت کے داہنے ہاتھ سے پھر اس کو پالا کرتا ہے دینے والے کے واسطے

Marfat.com

فَلُوَّهُ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ۔

جیسے تم اپنے بچھڑے کو پالتے ہو یہاں تک کہ اس تھوڑی چیز کو بڑھاتا ہے کہ وہ پہاڑ کی برابر ہو جاتی ہے۔

ف یعنی اگر حلال مال تھوڑا بھی راہ خدا میں دے تو اس کا ثواب بے حساب ہے۔ اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھوں روپے خرچ کرے خدا اس کو ہرگز قبول نہیں کرتا۔ دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھ روپے کے برابر ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ تیسرے یہ کہ مسلمان للہ خرچ کرنے میں حلال مال کا دھیان رکھے تھوڑے بہت کا خیال نہ کرے۔

قیامت کے قریب مال کی کثرت

(۶۳۶) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يَهُمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَتَهٗ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ تم میں مال بہت ہو جاوے گا تو ابل پڑے گا یہاں تک کہ مالدار فکر میں رنجیدہ ہوگا کہ کون اس کی زکوٰۃ کا مال لیوے۔

ف یہ قیامت کے قریب امام مہدیؑ کے وقت میں ہوگا کہ سب مالدار ہو جاویں گے کوئی محتاج نہ ملے گا جو زکوٰۃ کا مال قبول کرے یا قیامت کی نشانیاں دیکھ کے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے کی فرصت نہ ہوگی۔

لاعلمی میں باپ کا بیٹے کو زکوٰۃ دینا

(۶۳۷) **خ** مَعْنُ بْنُ يَزِيْدَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ۔

بخاری میں معن بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تجھ کو ہو چکا جو تو نے نیت کی اے یزید اور تیرا ہو چکا جو تو نے پایا اے معن۔

ف یزید نے زکوٰۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کہ کسی محتاج کو دیوے وکیل نے نادانستہ یزید کے بیٹے معن کو تاریکی میں دیا جب یزید کو یہ حال معلوم ہوا تب اپنے بیٹے کو حضرتؐ کے پاس لے گیا اور یہ حال کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے اوپر سے زکوٰۃ ادا ہو گئی اور اس کو لینا درست ہوا نادانستگی کے سبب سے اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ اور امام محمدؒ کا کہ اگر تاریکی میں باپ یا بیٹے کو زکوٰۃ دیوے نادانستگی سے تو زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے دوبارہ زکوٰۃ دینا ضرور نہیں۔

سخاوت کی ترغیب اور سفارش کا ثواب

(۶۳۸) **ق** اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ لَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ارْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ لَا تُوَكِّيْ فَيُوَكِّيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ لَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ۔ [2]

بخاری اور مسلم میں اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا نہ بند رکھ تو خدا بھی بند کرے گا۔ کچھ راہِ خدا میں دیا کر جتنا تجھ سے ہو سکے، نہ باندھ رکھ کہ خدا بھی باندھ رکھے گا اور گن کے مال نہ رکھ تو خدا بھی تجھ کو گن کے دیگا۔

ف یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نہ کر راہ خدا میں دیا کر خدا بھی تجھ کو دیئے جاوے گا اور اگر تو روکے گی تو خدا بھی روکے گا۔

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "صدقہ دینے میں جلدی کرنا" میں ذکر کیا ہے۔ [2] حدیث مذکور میں صحیح بخاری کے عنوان مذکورہ کی دونوں حدیثوں کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ ۱۲ (چشتی)۔

Marfat.com

(۶۳۹) خ عَنْ اَبُوْمُوْسٰی اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا۔

بخاری میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سفارش کرو لوگوں کی، ثواب پاؤ گے۔

ف یعنی سفارش سے اہل حاجت کا کام نکال دینا ثواب کا موجب ہے۔

زکوٰۃ کے ڈر سے اکٹھے مال کو الگ الگ اور الگ الگ مال کو اکٹھا کرنا درست نہیں

(۶۴۰) خ اَبُوْبَکْرٍ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْیَۃَ الصَّدَقَۃِ۔

بخاری میں ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ ملائے جدا جانوروں کو اور نہ جدا کرلے ملے جانوروں کو زکوٰۃ کے ڈر سے۔

ف یعنی جیسے چالیس بکری سے ایک سو بیس[۱۲۰] تک کی زکوٰۃ ایک بکری ہے تو مثلاً دو شخصوں کی چالیس چالیس بکریاں علیحدہ علیحدہ ہیں تو زکوٰۃ دینے کے وقت یہ حیلہ کریں کہ ان سب اسّی بکریوں کو ملا کر ایک شخص کی بتلا دیں تا ایک بکری زکوٰۃ میں جاوے اور اگر علیحدہ علیحدہ رہیں تو دو بکریاں زکوٰۃ میں جائیں یا کہ مثلاً ایک شخص کی چالیس بکریاں ہیں تو ایک بکری دینا لازم تھا اس نے زکوٰۃ دینے کے وقت بیس بیس دو جگہ کر دیں تاکہ زکوٰۃ دینا نہ پڑے اس واسطے کہ چالیس بکری سے کم میں زکوٰۃ نہیں تو فرمایا کہ زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نہ کرے اور نہ عامل زکوٰۃ لینے والا بھی اسی طرح زیادہ لینے کا حیلہ کرے۔ معلوم ہوا کہ زکوٰۃ بچانے کا حیلہ کرنا درست نہیں جیسے بعضے ظاہری مسلمان زکوٰۃ کے مال کو ایک برتن میں رکھ کر اس کو اناج سے چھپا کر فقیر کو دیتے ہیں اور فقیر کو نہیں معلوم کہ اس میں کیا ہے پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہیں کہ زیادہ قیمت دیکر اس فقیر سے وہ برتن اور اناج مول لے لیوے، یہ لوگ خدا کو دم دیتے ہیں۔ بازی بازی بریش بابا بازی۔ ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے جن پر خدا نے غضب اور عذاب کیا۔

رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا

(۶۴۱) خ اَبُوْسَعِیْدٍ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُکِ وَوَلَدُکِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِہٖ عَلَیْہِمْ۔

بخاری میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سچا عبداللہ بن مسعود تیرا خاوند اور تیرا بیٹا زیادہ تر حقدار ہے اور محتاجوں سے جن پر تو خیرات کرے۔

ف زینب عبداللہ بن مسعودؓ کی بی بی نے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرتؐ آج آپ نے خیرات کرنے کو فرمایا سو میں نے چاہا کہ اپنا زیور محتاجوں کو خیرات کروں سو عبداللہ بن مسعودؓ یوں کہتا ہے کہ میں اور میرا بیٹا اور محتاجوں سے زیادہ تر حقدار ہیں۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بیوی مالدار ہو اور خاوند محتاج ہو تو خاوند ہی کو خیرات دینا افضل ہے۔

محصل زکوٰۃ کا بارگاہ رسالت میں شکایت کرنا

(۶۴۲) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ فَقِیْرًا فَاَغْنَاہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّکُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَہٗ وَاَعْتُدَہٗ فِیْ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں ناشکری کرتا ابن جمیل مگر اس سبب سے کہ وہ محتاج تھا سو اس کو خدا نے اور اس کے رسول نے غنی اور مالدار کر دیا اور خالد کا تو یوں حال ہے کہ خالد پر تم مقرر زیادتی کرتے ہو البتہ اس نے اپنی زرہوں کو اور

غ صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۳۰۔

Marfat.com

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَهِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا۔ ۱؎

اپنے ہتھیاروں کو اور گھوڑے کو خدا کی راہ میں بند کر رکھا ہے یعنی جہاد کے واسطے وقف کر دیا ہے اور عباس بن عبدالمطلب رسول اللہ کے چچا پر زکوٰۃ ہے اور اس کے ساتھ اتنی اور بھی یعنی دوہری دو سال کی زکوٰۃ۔

ف زکوٰۃ تحصیل کرنے والے عامل نے حضرتؐ سے شکایت کی کہ ابن جمیل اور خالد اور عباس زکوٰۃ نہیں دیتے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہونے کے بدولت غنیمت کے مال سے مالدار ہوا ہے پھر بھی ناشکری کرتا ہے اور زکوٰۃ نہیں ادا کرتا اور خالد کا عذر حضرتؐ نے بیان کیا کہ اس نے اپنا مال خدا کی راہ میں وقف کر دیا ہے۔ اس عبارت سے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت میں خوشی سے خرچ کرے اس سے ممکن نہیں کہ فرض ادا نہ کرے۔ دوسرے یہ کہ جس قدر مال اس نے وقف کر دیا اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اور عباسؓ کے حق میں فرمایا کہ ان پر دو سال کی زکوٰۃ ہے ان کو ادا کرنا چاہئے شاید کہ حضرت عباسؓ سے ان کی تنگدستی کے سبب زکوٰۃ نہ لی ہوگی اس واسطے کہ یہ درست ہے کہ حاکم اگر مصلحت جانے تو زکوٰۃ میں مہلت دیوے اور ایک روایت یوں ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عباسؓ کی دو سال کی زکوٰۃ میرے اوپر ہے۔ اس عبارت کے بھی دو مطلب ہیں ایک تو یہ شاید حضرتؐ نے عباسؓ سے کچھ مال قرض لیا ہو سو اس کو زکوٰۃ میں مجرا دیا یا عباسؓ نے خود اپنی خوشی سے دو برس کی زکوٰۃ پیشگی دی ہو یا حضرتؐ نے خود وقت حاجت کے ان سے پیشگی مانگ لی ہو، اس واسطے کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوٰۃ لینا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ کا اور امام مالکؒ کے نزدیک زکوٰۃ کا پیشگی لینا اور دینا درست نہیں۔

سوال کرنے سے بچنا چاہئے

(۶۴۳) م اَلزُّبَيْرُ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ اَحْبُلَهٗ ثُمَّ يَاْتِيَ الْحَبَلَ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةٍ مِّنْ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا لِيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَسْتَعِيْنَ بِثَمَنِهَا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْئَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ۔

مسلم میں زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیاں لیوے پھر پہاڑ میں جاوے سو اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاوے پھر اس کو بیچے تاکہ خدا اس کے سبب سے اس کی آبرو رکھے اور دوسری روایت ہے کہ اس کی قیمت سے اپنا کام چلاوے تو یہ اس کے حق میں لوگوں کے سوال کرنے سے بہتر ہے اس کو دیویں یا نہ دیویں۔

ف یعنی لکڑیاں بیچ کھانا سوال سے بہتر ہے اس واسطے کہ سوال میں ایک تو ذلت ہے دوسرے حصول مطلب کا یقین نہیں ملے یا نہ ملے۔

احد پہاڑ کی فضیلت

(۶۴۴) ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ۔ ۲؎

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

۱؎ امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "زکوٰۃ کے مصرف" میں ذکر کیا ہے ۔ ۶ صحیح ق مسلم ج ۱ ص ۳۳۳ بخاری ج ۱ ص ۱۹۹ ۔ ۲؎ امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "عشر وصول کرنے سے پہلے چھواروں کا اندازہ کر لینا چاہئے" میں ذکر کیا ہے صحیح بخاری میں یہ روایت حضرت سہل بن سعد سے مروی ہے حضرت ابوہریرہؓ سے نہیں ۱۲ (چشتی)

Marfat.com

رکاز (دفینہ) میں پانچواں حصہ دینا ضروری ہے

(۶۴۵) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْعَجْمَآءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جانور کے مارنے کا بدلا نہیں اور کنواں کھودنے میں اگر مزدور مرجاوے تو بدلا نہیں اور اگر کھان کھودنے میں مزدور مرے تو بدلا نہیں اور کافروں کے گڑے خزانے میں پانچواں حصہ ہے بیت المال کا۔

ف یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسی کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اس کے مالک پر ڈانڈ نہیں اور اگر مزدور کنواں کھودنے یا کھان کھودنے میں اگر کنواں یا کھان پھٹ پڑے اور مزدور دب کے مرجاوے تو کھدانے والے پر کچھ عوض اور ڈانڈ نہ چاہئے۔

روزے کے احکام

ماہِ رمضان کی فضیلت

(۶۴۶) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَاُغْلِقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں باندھے جاتے ہیں۔

ف اس حدیث میں رمضان کی برکت اور فضیلت کا بیان ہے اس واسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ خالی ہوا اکثر گناہوں سے بچا تو رحمت الٰہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازے کھلے دوزخ بیکار ہوئی شیطان بند ہوئے اس واسطے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھرنے میں ہوتا ہے اور اکثر بے نمازی لوگ بھی رمضان میں روزہ رکھتے ہیں اور نماز شروع کرتے ہیں۔ یہ بھی دلیل ہے شیطان کی قید ہونے کی۔ غرض رمضان کی برکت میں کچھ شبہ نہیں۔

چاند دیکھکر رمضان کے روزے رکھنا چاہئیں

(۶۴۷) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْھِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَصُوْمُوْا ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اس کو دیکھو یعنی عید کے چاند کو تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھرے تم پر تو تیس رمضان کے دن روزہ رکھو۔

حضورؐ کا ارشاد "مہینہ انتیس ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے اور تیس ۳۰ کا بھی

(۶۴۸) سَعْدُ ابْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَلشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِی الثَّالِثَۃِ اِصْبَعًا۔

مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مہینہ ایسا اور ایسا پھر حضرتؐ نے تیسری بار ایک انگلی کم کردی۔

ف صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہم بن پڑھی امت ہیں نہ لکھنا جانیں نہ حساب جانیں مہینہ ایسا اور ایسا اور ایسا اور تیسری بار حضرتؐ نے انگوٹھا بند کرلیا پھر فرمایا کہ مہینہ ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے تیس۔ یعنی کبھی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے۔

Marfat.com

ف حضرتؐ نے دونوں ہاتھ کی دس انگلیاں اٹھا کر تین بار اشارہ کر کے فرمایا کہ مہینہ کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا۔ مسلم کی روایت میں انتیس ہیں اور بخاری کی روایت میں انتیس بھی ہیں اور تیس بھی ہیں۔ شاید بعض لوگوں نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا روزہ ہم پر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب نہ ہو۔ حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور کمال تصریح سے اشارہ کر کے فرمایا کہ دونوں صورت میں ثواب برابر ہے خواہ تیس کا مہینہ ہو اور خواہ انتیس دن کا ہو۔

(۶۴۹) م جَابِرٌ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ۔

مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

ف ایک بار حضرتؐ نے قسم کھائی کہ مہینہ بھر بیبیوں کے پاس نہ جاویں۔ پھر انتیس دن کے بعد ان کے پاس تشریف لے گئے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ آپ نے مہینہ بھر کی قسم کھائی تھی حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہوا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

عید کے مہینے تیس دن کے ہوں یا انتیس دن کے ثواب میں کم نہیں ہوتے

(۶۵۰) ق اَبُوْبَكْرَةَ شَهْرَا عِيْدٍ لَّا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُوالْحِجَّةِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہیں ہوتے رمضان اور ذی الحج۔

ف امام احمد نے اس حدیث کا مطلب یوں کہا کہ ایک سال میں یہ دونوں مہینے ساتھی کم نہیں ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا اور اسحٰق نے کہا کہ ان دونوں مہینوں کا ثواب کم نہیں ہوتا پورا ملتا ہے اگرچہ دو شمار میں کم ہوں اور یہی قول ٹھیک ہے۔ واللہ اعلم۔

سحری کی تاکید اور فضیلت

(۶۵۱) م عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اُكْلَةُ السَّحَرِ۔

مسلم میں عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا البتہ ہمارے روزوں میں اور کتاب والوں کے روزوں میں سحر کے لقموں کا فرق ہے۔

ف کتاب والے یعنی یہود اور نصاریٰ کے نزدیک روزے میں سحر کا کھانا درست نہیں اور اسلام میں درست بلکہ سنت ہے۔

(۶۵۲) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اس واسطے کہ سحر کھانے میں برکت یعنی ثواب اور قوت صوم۔

روزہ کے افطار کا وقت

(۶۵۳) ق عُمَرُ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ

بخاری اور مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فر جب سامنے آوے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن

سلہ یہ حدیث صحیح مسلم میں حضرت انسؓ سے مروی ہے حضرت ابن مسعودؓ سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

فطر الصائم۔

ڈوبے سورج تو روزے دار روزہ کھولے۔

(۶۵۴) ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی یَا فُلَانُ نَزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَیْكَ نَهَارًا قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ بِیَدِهٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَاءَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن اوفیٰ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کسی اے فلانے اُتر سو ہمارے واسطے ستو گھول اس نے کہا یارسول اللہؐ ابھی آپ کے اوپر تو دن ہے یعنی آپ روزہ دار ہیں اور دن ابھی باقی ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ اتر سو ہمارے واسطے ستو گھول راوی نے کہا سو وہ شخص اترا پھر اس نے ستو گھولے اور حضرتؐ کے پاس لایا تو حضرتؐ نے پیا پھر ہاتھ سے پچھم کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جب آفتاب ڈوبے ادھر سے اور رات آوے ادھر سے یعنی سیاہی پورب سے نمود ہو تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آیا۔

ت راوی سے روایت ہے کہ ہم رمضان میں حضرتؐ کے ساتھ سفر میں تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے کہ بعضے لوگوں کو شبہ رہتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہے۔ اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہے روزہ کھولنے کا۔

افطار کے بغیر روزہ پر روزہ رکھنے کی ممانعت

(۶۵۵) ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِیَّاكُمْ وَالْوِصَالَ اِیَّاكُمْ وَالْوِصَالَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو پے درپے اور بے کے روزوں سے۔ صرف بخاری کی روایت میں یہ لفظ مکرر ہے یعنی دوبار حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو بے کے روزوں سے بچو بے کے روزوں سے۔

ت وصال اور بے کا روزہ اس کو کہتے ہیں کہ دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بیچ میں کچھ بھی نہ کھاوے معلوم ہوا کہ بے کا روزہ مکروہ ہے اور اگر طاقت نہ ہو تو حرام ہے۔

(۶۵۶) ق اَنَسٌ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَظَلُّ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک تم لوگ میرے برابر نہیں جان لو قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینہ مجھ کو زیادہ ہو جاتا تو برابر اتنے بے کے روزے رکھتا جاتا کہ چھوڑ دیتے شدت سے محنت کرنے والے اپنی شدت کو۔

ف ایک بار حضرتؐ نے آخر رمضان میں بے کے روزے رکھے بعضے اصحاب بھی حضرتؐ کے ساتھ بے کے روزے رکھنے لگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی چاند جلد ہو گیا۔ اگر مہینہ زیادہ بڑھتا تو میں اتنا بے کرتا جاتا کہ لوگ عاجز ہو کر بے کرنا چھوڑ دیتے یہ بات حضرتؐ نے غصے سے فرمائی بے کا روزہ حضرتؐ کو درست تھا اوروں کو نہیں۔

(۶۵۷) ق اِبْنُ عُمَرَ اِنِّیْ لَسْتُ كَهَیْئَتِكُمْ اِنِّیْ اَظَلُّ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھ کو دن میں کھانا پینا ملتا ہے

Marfat.com

یعنی جس طرح آدمی کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہے مجھ کو بدون اس
خدا طاقت دیتا ہے یا سچ مچ کھانا خدا حضرت کو کھلاتا ہو۔

ف حضرتؐ نے اصحابؓ کو وصال کے روزے سے منع کیا یعنی دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور رات کو بھی نہ کھانا کسی کو درست نہیں، اصحاب نے پوچھا کہ آپ جو وصال کا روزہ رکھتے ہیں اس کا کیا سبب ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی مجھ کو اپنی طرح نہ سمجھو مجھ کو درست ہے تم کو درست نہیں۔

(۶۵۸) **ق** عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ وَ عَائِشَۃُ اِنِّیْ لَاَتْقَاکُمْ لِلّٰہِ وَاَخْشَاکُمْ لَہٗ وَیُرْوٰی وَاَعْلَمُکُمْ بِحُدُوْدِہٖ۔

بخاری اور مسلم میں عمرو بن ابی سلمہؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر میں تم سے زیادہ پرہیزگار ہوں خدا سے اور بڑا ڈرنے والا اس سے اور ایک روایت یوں ہے اور خدا کے حکموں کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرتؐ سے پوچھا کہ مجھ کو غسل کی حاجت ہوتی ہے اور نماز کا وقت آجاتا ہے اور اسی طرح روزے کا حال ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو بھی اکثر ایسا ہوتا ہے اس نے کہا کہ میں اور آپ برابر نہیں یا رسول اللہ خدا نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند خدا نے میری بخشش کی ہے لیکن میں تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں عبادت میں مجھ سے زیادتی کا ارادہ نہ کرو۔ شعر

بورع وتقی کوش وصدق وصفا ولیکن میفزائے بر مصطفٰےؐ

وَاَعْلَمُکُمْ بِحُدُوْدِہٖ کی روایت مسلم میں نہیں امام مالک کے موطا میں ہے۔

روزے میں صحبت کرنے کی ممانعت

(۶۵۹) **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذْھَبْ فَاَطْعِمْہُ اَھْلَکَ یَعْنِیْ عَرَقًا فِیْہِ تَمْرٌ **قَالَہٗ** لِلَّذِیْ اَصَابَ اَھْلَہٗ فِیْ رَمَضَانَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا یعنی ان کھجوروں کو جو ٹوکرے میں تھیں یہ حضرتؐ نے اس مرد سے فرمایا جس نے اپنی جورو سے رمضان میں صحبت کی تھی۔

ف ایک مرد آیا اس نے کہا کہ یا حضرتؐ میں ہلاک ہوا حضرتؐ نے فرمایا کیا ہوا۔ اس نے کہا کہ میں نے رمضان میں اپنی عورت سے صحبت کی اور میں روزہ دار تھا حضرتؐ نے فرمایا غلام آزاد کر اس نے کہا مجھ کو مقدور نہیں حضرتؐ نے فرمایا تو دو مہینے برابر روزے رکھ اس نے کہا مجھ کو طاقت نہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا تو ساٹھ محتاجوں کو کھانا دے اس نے کہا کہ مجھ کو مقدور نہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا تو بیٹھ جا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد حضرتؐ کے پاس بڑا ٹوکرا بھر کے کھجوریں آئیں حضرتؐ نے اس سے فرمایا کہ اس کو لیجا اور محتاجوں کو دے اس نے کہا کہ یا حضرتؐ مدینے میں مجھ سے زیادہ تر کوئی محتاج نہیں۔ حضرتؐ نے تبسم کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفارہ غیر کو دینا چاہیے خود کھانا درست نہیں اس واسطے بعضے علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور بعضوں نے کہا کہ اسی شخص کو یہ حکم خاص ہے اور بعضوں نے کہا

Marfat.com

کہ حضرتؐ نے اس کی محتاجی دیکھکر اس کو بطور قرض دیا تھا یعنی جبکہ مقدور ہو تو کفارہ ادا کرنا چاہیئے۔

مسافر کو رمضان میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں جائز ہیں

(۶۶۰) م اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّکُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِّنْ عَدُوِّکُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰی لَکُمْ فَاَفْطِرُوْا قَالَہٗ حِیْنَ دَنَا مِنْ مَّکَّۃَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا اٰخَرَ فَقَالَ اِنَّکُمْ مُّصَبِّحُوْ عَدُوِّکُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰی لَکُمْ فَاَفْطِرُوْا فَکَانَتْ عَزْمَۃً فَاَفْطَرْنَا ثُمَّ لَقَدْ رَاَیْتُنَا نَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ فِی السَّفَرِ۔

مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم اپنے دشمن سے قریب ہوئے ہو روزہ توڑنا تم کو بہت مضبوط کر دے گا یہ حضرتؐ نے جب فرمایا کہ مکے سے قریب ہوئے۔ کہا ابو سعیدؓ نے پھر اترے ہم دوسری منزل پر پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑو گے اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا تم کو نہایت مضبوط کر دیگا سو توڑو روزے کو۔ سفر میں روزہ توڑنا مباح تھا حضرتؐ کے حکم سے فرض ہو گیا تو ہم نے روزہ توڑا پھر اس سفر کے بعد مقرر ہم نے اپنے تئیں دیکھا کہ ہم سفر میں روزہ رکھتے تھے حضرتؐ کے ساتھ۔

ف جس سال مکہ فتح ہوا حضرتؐ مدینے سے رمضان میں روزہ رکھے جہاد کو چلے جب مکے کے قریب پہنچے تب یہ حدیث فرمائی۔ خلاصہ مطلب یہ کہ سفر میں روزہ رکھنا اور توڑنا دونوں درست ہے لیکن بشرط طاقت رکھنا افضل ہے مگر جہاد میں توڑنا افضل ہے کہ وہاں طاقت کا کام ہے بلکہ اس سال جن لوگوں نے روزہ نہ توڑا حضرتؐ نے ان کو گنہگار فرمایا۔

(۶۶۱) ق عَائِشَۃُ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ قَالَہٗ لِحَمْزَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّ وَسَاَلَہٗ عَنِ الصِّیَامِ فِی السَّفَرِ وَکَانَ یَسْرُدُ الصَّوْمَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور اگر تو چاہے تو روزہ نہ رکھ یہ حضرتؐ نے حمزہ بن عمرو اسلمیؓ سے فرمایا اس نے سفر میں روزہ رکھنے کا مسئلہ پوچھا تھا اور اس کی عادت تھی کہ برابر روزے رکھتا رہتا تھا۔

ف معلوم ہوا کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں درست ہیں۔

(۶۶۲) م حَمْزَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیُّ ھِیَ رُخْصَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ فَمَنْ اَخَذَ بِھَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ قَالَہٗ لَہٗ حِیْنَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَجِدُنِیْ قُوَّۃً عَلَی الصِّیَامِ فِی السَّفَرِ فَھَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ۔

مسلم میں حمزہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سفر میں افطار کرنا رخصت ہے خدا کی طرف سے سو جو اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہے اور جو کہ روزہ رکھا چاہے تو اس پر کچھ گناہ نہیں یہ حضرتؐ نے حمزہؓ سے کہا جب کہ اس نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں سو کیا مجھ پر گناہ ہے روزہ رکھنے میں۔

ف یعنی تخفیف اور آسانی کے واسطے خدا نے روزہ کھلنے کی سفر میں اجازت دی ہے یہ حکم فرض نہیں۔ سفر میں روزہ رکھنے نہ رکھنے میں آدمی کو اختیار ہے۔

عاشورا کا روزہ رکھنا

(۶۶۳) م اِبْنُ عَبَّاسٍ لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی

مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میں اگلے

Marfat.com

محرم کی نویں دسویں تاریخ کا روزہ رکھنا

قَابِلٍ لَّاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ۔ سال تک زندہ رہا تو نویں تاریخ کا بھی ضرور روزہ رکھوں گا۔

ف حضرت مکے میں عاشورہ کا یعنی محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینے میں رمضان کے روزے فرض ہوئے تو اس کی فرضیت منسوخ ہوگئی مستحب جان کر رکھتے تھے۔ اصحاب نے کہا کہ یہود بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میں زندہ رہا تو اگلے محرم میں نویں اور دسویں دو تاریخ کا روزہ رکھوں گا تاکہ یہود کی مشابہت نہ ہو پھر اسی سال قبل محرم کے حضرتؐ کا انتقال ہوا۔ اسی حدیث سے بعضے علما نے کہا ہے کہ نفل کا ایک روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

(۶۶۴) ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ عَاشُوْرَآءَ يَوْمٌ مِنْ اَيَّامِ اللّٰهِ فَمَنْ شَآءَ صَامَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ محرم کی دسویں تاریخ خدا کے دنوں سے ایک وہ بھی دن ہے سو جو چاہے اس کا روزہ رکھے۔

ف یعنی اس دن کا روزہ فرض نہیں سنت ہے۔

(۶۶۵) ق مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ وَاَنَا صَآئِمٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ۔

بخاری اور مسلم میں معاویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا یہ عاشورے کا دن ہے اور خدا نے اس کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا اور میں روزہ دار ہوں سو جو شخص تم میں سے روزہ رکھنا چاہے سو رکھے اور جو شخص کہ تم میں سے روزہ نہ رکھنا چاہے سو نہ رکھے

ف عاشورہ محرم کی دسویں تاریخ کا نام ہے اس کا روزہ فرض نہیں سنت ہے حضرتؐ نے اس کے روزہ نہ رکھنے کا اختیار دیا تاکہ معلوم ہو کہ سنت موکدہ نہیں۔

(۶۶۶) م عَآئِشَةُ مَنْ شَآءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُفْطِرْهُ يَعْنِيْ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

مسلم میں عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عاشورے کے دن یعنی محرم کی دسویں تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

ف اول عاشورے کا روزہ فرض تھا جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو عاشورے کا نہ رہا مستحب ہے حدیث میں آیا ہے کہ اس کے روزے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

(۶۶۷) ق اَلرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ مَنْ كَانَ اَصْبَحَ صَآئِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ وَمَنْ كَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ۔

بخاری اور مسلم میں ربیعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے صبح سے روزہ رکھا ہو وہ اپنا روزہ پورا رکھے اور جس نے صبح سے روزہ توڑا ہو تو باقی دن کو تمام کرے یعنی کچھ نہ کھاوے۔

ف قریش مکے میں عاشورے کا روزہ رکھتے تھے حضرتؐ بھی رکھتے تھے جب مدینے میں حضرتؐ آئے تو عاشورے کے روزے کا حکم کیا لوگوں کو اور یہ حدیث فرمائی پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ نہ رہا بعضے رکھتے تھے سنت جان کے اور بعضے نہ رکھتے تھے۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے

(۶۶۸) م اَبُوْ سَعِيْدٍ لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ

مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ روزہ

Marfat.com

فِيْ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَّمَضَانَ۔

رکھنا درست نہیں دونوں دنوں میں ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر میں۔

ف دونوں عیدوں میں روزہ رکھنا حرام ہے سب مجتہدوں کے نزدیک۔

تنہا جمعہ کا روزہ رکھنے کی ممانعت

(۶۶۹) م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا تَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَّصُوْمُ اَحَدُكُمْ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب راتوں میں سے جمعہ کی رات کو شب بیداری اور نماز کے واسطے خاص نہ کرو اور سب دنوں میں جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص نہ کرو مگر اس طرح مضائقہ نہیں کہ اور روزے جو تم رکھتے ہو اس میں جمعہ بھی آپڑے۔

ف جمعہ کیلئے غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد میں جانا اور نماز جمعہ کی پڑھنا ضرور ہے سو اس واسطے اس کی شب بیداری اور روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہیں اور کاموں میں خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ عبادت کے واسطے سب دن برابر ہیں اور بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہیں کسی کو درست نہیں کہ اپنی طرف سے کسی دن میں خصوصیت لگاوے۔

(۶۷۰) خ ص ق م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَصُمْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعے کے دن مگر یوں مضائقہ نہیں کہ جمعے سے پہلے بھی ایک روزہ رکھے یا بعد۔

ف یعنی صرف جمعے کے دن روزہ نہ رکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ روزہ رکھے یعنی دو ملا کر رکھے تاکہ یہودیوں سے مشابہت نہ ہو کہ وہ ایک ہی روز صرف ہفتے کو روزہ رکھتے ہیں۔

ایامِ تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت

(۶۷۱) م نُبَيْشَةُ الْهُذَلِيُّ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ۔

مسلم میں نبیشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایامِ تشریق کھانے پینے اور یادِ الٰہی کے دن ہیں۔

ف عید قربانی کے بعد تین دن کو یعنی گیارہویں، بارہویں، تیرہویں کو ایام تشریق کہتے ہیں یعنی کھانے پینے کے دن ہیں ان میں روزہ رکھنا درست نہیں سال میں پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہے عید الفطر اور عید الضحیٰ اور ایام تشریق میں۔

میت کی طرف سے قضا روزے رکھنا

(۶۷۲) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِيْهِ اَكَانَ يُؤَدِّيْ عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُوْمِيْ عَنْ اُمِّكِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو اگر تیری ماں پر فرض ہوتا تو اس کو تو ادا کرتی بھلا اس کے اوپر سے ادا ہوتا۔ اس عورت نے کہا کہ ہاں ادا ہوتا حضرتؐ نے فرمایا تو روزہ بھی رکھ اپنی ماں کی طرف سے۔

ف ایک عورت نے حضرتؐ سے کہا کہ یا رسول اللہ میری ماں مر گئی اور اس پر فرض روزے تھے اگر میں روزے

Marfat.com

رکھوں تو اس کی طرف سے ادا ہوں گے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور سمجھا دیا کہ جس طرح بندے کا قرض ادا ہو جاتا ہے وارث کے ادا کرنے سے ویسے ہی خدا کا بھی فرض ادا ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے اسحٰق کا اور باقی امام کہتے ہیں کہ روزہ رکھنے سے مراد یہ ہے کہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں صاف آیا ہے کہ جو مر جاوے اور اس پر روزے ہوں تو اس کا وارث اس کی طرف سے مسکین کو کھلا دے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ زندگی میں کسی کے بدلے روزہ رکھنا تو درست نہیں اسی طرح بعد موت کے بھی۔

صدقہ کا ثواب

(۶۷۳) م بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَ لِامْرَأَةٍ قَالَتْ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّيْ بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ۔

مسلم میں بریدہ بن حصیب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہو گیا اور وراثت سے وہ لونڈی تجھ کو پھر ملی۔ یہ حضرتؐ نے اس عورت سے فرمایا جس نے کہا تھا کہ میں نے اپنی ماں کو لونڈی للہ دی تھی اور میری ماں مر گئی۔

ف یعنی تجھ کو دو فائدے ہوئے ایک تو دینے کا ثواب، دوسرے لونڈی کی ملکیت وراثت کے سبب سے۔

اگر روزے دار کو کھانے کیلئے بلائیں تو کہدے میرا روزہ ہے

(۶۷۴) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهٗ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ صَائِمٌ اِنِّيْ صَائِمٌ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال میں کہ روزہ دار ہو تو نہ فحش بکے اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد اس کو گالی دیوے یا اس کو کوسے، اس پر لعنت کرے تو چاہئے کہ یوں کہے کہ میں تو روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔

ف یہ بات یا زبان سے کہے کہ شاید وہ شخص شرما کر چپ رہے یا اپنے دل میں کہے کہ میں تو روزہ دار ہوں مجھ کو مناسب نہیں کہ اس کا جواب دیکر جاہل بنوں اور اپنے روزے کا لطف کھوؤں۔

(۶۷۵) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہئے کہ یوں کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔

ف یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہے لیکن دعوت میں اظہار کرے یعنی روزے کے عذر سے میں معذور ہوں، نہیں تو کھاتا، تاکہ اس کو رنج نہ ہو۔

روزوں کی فضیلت

(۶۷۶) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے یعنی گناہوں سے پناہ ہے۔

ف روزہ دار کا جب پیٹ خالی رہا تو اکثر گناہوں سے بچتا ہے اور جب گناہوں سے بچا تو دوزخ سے بچا۔

(۶۷۷) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ الصَّوْمَ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرما

Marfat.com

لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔

کہ خدا فرماتا ہے کہ روزہ میرے ہی واسطے ہے اور میں اس کا بدلہ دونگا یعنی اس کا فرشتوں سے بدلا نہ دلاؤں گا خود دوں گا۔

ف روزے کو خدا نے اپنی طرف اس واسطے نسبت کیا کہ اور عبادت میں جیسے نماز زکوٰۃ حج میں ریا اور نمود اری کو دخل ہے لیکن روزے میں دخل نہیں کہ اگر روزہ دار ظاہر نہ کرے تو اس کو کوئی نہیں جان سکتا اور دوسرا سبب یہ کہ ہر عبادت میں فرشتے آدمی کے شریک ہیں مگر روزے میں شریک نہیں اس واسطے کہ ان کو بھوک پیاس نہیں جس کو روکیں۔

(۶۷۸) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَیْنِ اِذَآ اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ اللّٰہَ فَرِحَ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ روزہ دار کو دو خوشی ہیں جب کہ اس نے روزہ کھولا خوش ہوگیا اور جب خدا سے ملے گا تو خوش ہوگا۔

ف روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہے کہ روزہ پورا ہوا اور بھوک پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سے ملکر ثواب روزے کا پاوے گا تو خوش ہوگا۔

جہاد اور حج میں روزہ رکھنے کی فضیلت

(۶۷۹) ق اَبُوْسَعِیْدٍ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَعَّدَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا۔

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ یعنی جہاد اور حج میں روزہ رکھے گا خدا اس کو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالے گا۔

رمضان کے روزوں کے علاوہ حضورؐ کے دوسرے روزوں کا بیان

(۶۸۰) ق عَائِشَۃُ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا[1]

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نیک عمل اتنے کرو جتنے تم سے ہوسکیں اس واسطے کہ خدا ثواب دینے سے نہیں اداس ہوتا جب تک تم عمل کرنے سے اداس نہ ہو۔

ف یعنی عبادت وہی بہتر ہے جو ہمیشہ ہوسکے جس سے دل نہ اداس ہو۔

ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت

(۶۸۱) ق عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَا تَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ قَالَہٗ لَہٗ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عبداللہ تو نہ ہو جیسا فلانے کی طرح کہ وہ رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اس نے چھوڑ دیا رات کا اٹھنا یعنی تہجد کی نماز۔ یہ حضرتؐ نے عبداللہ بن عمروؓ سے فرمایا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع کرے تو اس کو ہمیشہ نباہے کبھی کرنا کبھی چھوڑنا مکروہ ہے اس واسطے کہ ایسی عبادت کا دل میں خوب اثر نہیں ہوتا۔

عبادت میں پابندی کرنی چاہئے

(۶۸۲) ق عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّی اللَّیْلَ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کیا مجھ کو خبر نہیں ہوئی کہ تو روزہ رکھا کرتا ہے اور افطار

[1] صحیح مسلم میں لن یمل کے الفاظ ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِعَيْنَيْكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِأَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ وَيُرْوَى فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ۔

نہیں کرتا اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہے سو ایسا نہ کیا کر اس واسطے کہ تیری دونوں آنکھوں کا حصہ ہے یعنی حق ہے اور تیری جان کا حصہ ہے اور تیری جورو کا حصہ ہے سو روزہ رکھا اور کبھی نہ رکھ اور رات کو نماز پڑھ اور سویا بھی کر اور روزہ رکھا کر ہر ایک دس روز میں ایک دن کا اور تجھ کو اس دس دن کے سوائے نو دن کا ثواب اور ملیگا اور دوسری روایت یوں ہے کہ البتہ جو تو یونہی کریگا تو دونوں تیری آنکھیں ناتوانی سے اندر گھس جاویں گی اور ضعیف ہو جاویگی تیری جان۔

ف عبداللہ بن عمروؓ اس حدیث کے راوی نہایت عابد مرد تھے انھوں نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت میں مشغول رہتے جورو سے خبر نہ ہوتے۔ ایک روز عمرو بن العاص، عبداللہ کے باپ گھر میں آئے تو بہو کو دیکھا کہ پرانے میلے کپڑے پہنے ہے اس کا سبب پوچھا اس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجھ سے خبر نہیں ہوتا شب و روز عبادت میں مشغول رہتا ہے تو ان کے باپ نے عبداللہ کی شکایت حضرتؐ سے کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو ایسی عبادت کرتا ہے کہ اپنی جان اور اپنی جورو کا حق ضائع کرتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت میں اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہے نہ اتنی افراط بہتر اور حقوق ضائع ہوں نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانور کی طرح جماع اور خواب و خور میں مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے۔

مہینے میں تین روزے رکھنا مستحب ہیں

(۶۸۳) م أَبُو قَتَادَةَ ثَلٰثَةٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ۔

مسلم میں ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین ہر ایک مہینے سے اور رمضان کا روزہ دوسرے رمضان تک یہ تمام سال کا روزہ ہے عرفے کے دن کا روزہ میں امید رکھتا خدا سے یہ کہ گناہ مٹا دیگا ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچھلے کا محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ میں خدا سے امید رکھتا ہوں کہ پہلے کا گناہ مٹا دے گا۔

ف مصابیح میں ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہؐ سال بھر کا روزہ رکھنا کیسا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ دار ہے نہ بے روزہ یعنی درست نہیں۔ پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جس کو سال بھر روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کے اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھے اس کو سال بھر کے روزہ کا ثواب ملے گا۔

محرم کے روزوں کی فضیلت

(۶۸۴) م أَبُو هُرَيْرَةَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ۔

مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے محرم خدا کے مہینے کا روزہ ہے اور افضل نماز فرض پنجگانہ کے رات کی نماز ہے یعنی تہجد کی نماز۔

Marfat.com

ف محرم کا روزہ بسبب صوم عاشورا کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز اس واسطے افضل ہوئی کہ اس میں محنت اور مشقت نفس پر بہت ہے، اسوقت اگر حضور دل سے نماز ہوتی ہے اور ریا کا اس میں دخل نہیں ہے۔

شش عید کے روزے رکھنا

(۶۸۵) م اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَبُوْاَيُّوْبَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ اور ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر عید کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے جس کو شش عید کہتے ہیں تو اس نے گویا برس روز کے روزے رکھے۔

ف سبب اس کا یہ کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اور شرع میں ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو چھتیس دن کا دس گنا تین سو ساٹھ ہوتے ہیں۔

شب قدر کی فضیلت اور اس کی جستجو کا اہتمام

(۶۸۶) ق اَبُوْسَعِيْدٍ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ فَلْيَرْجِعْ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ۔

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اعتکاف میں بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے مقام پر سو میں نے مقرر شب قدر کو خواب میں دیکھا ہے اور مجھکو دکھا دیا ہے کہ میں سجدہ کرتا ہوں پانی اور مٹی میں یعنی شب قدر وہ رات ہے جس میں پانی برسے گا اور میں کیچڑ میں سجدہ کروں گا۔

ف صحیح بخاری میں اس کا پورا قصہ ابوسعیدؓ سے یوں روایت ہے کہ ہم ایک سال رمضان میں شب قدر کے واسطے دسویں تاریخ سے انیسویں تک حضرتؐ کے ساتھ مسجد میں اعتکاف کیلئے بیٹھے تو حضرتؐ نے بیسویں کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجھ کو معلوم ہوئی تھی سو میں بھول گیا اب رمضان کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو طاق راتوں میں اور میں نے خواب میں شب قدر کو دیکھا ہے کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کرتا ہوں سو جس نے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد میں آکر اعتکاف کرے۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ اس وقت آسمان پر کہیں بدلی کا ٹکڑا بھی نہ تھا پھر بدلی ہوئی اور یہانتک پانی برسا کہ حضرتؐ کی مسجد کی چھت ٹپکی پھر حضرتؐ نے اسی کیچڑ میں نماز پڑھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شب قدر اکیسویں رات کو ہوئی تھی۔

(۶۸۷) ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ نَاسًا مِّنْكُمْ قَدْ اُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاُوَلِ وَاُرِيَ نَاسٌ مِّنْكُمْ اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے بعضے آدمیوں کو گمان ہے کہ شب قدر پچھلے دہے کی پہلی سات راتوں میں ہے اور بعضوں کو گمان ہے کہ پچھلی سات راتوں میں ہے سو تم اس کو پچھلی دسوں راتوں میں تلاش کرو۔

ف یعنی وہ کام کرو جس میں شبہ نہ رہے اگر اس رات تلاش کروگے تو سات راتیں بھی اس میں موجود ہیں خواہ پہلی خواہ پچھلی۔

(۶۸۸) ق اَبُوْسَعِيْدٍ اِنِّيْ اعْتَكَفْتُ

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا

Marfat.com

الْعَشْرَةَ الْاُوَلَ الْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيْتُ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ۔

کہ البتہ میں رمضان کی پہلی دس راتوں میں اعتکاف میں بیٹھا، تلاش کرتا اس رات کو یعنی شب قدر کو، پھر درمیان کی دس راتیں اعتکاف میں بیٹھا پھر حکم ہوا مجھ کو کہ شب قدر پچھلی دس راتوں میں ہے سو تم لوگوں میں جو اعتکاف کیلئے بیٹھنا چاہے وہ اعتکاف میں بیٹھے۔

ف

(۶۸۹) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِيْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ قَالَهُ لَمَّا تَذَاكَرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَهٗ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کس کو یاد ہے وہ وقت جبکہ چاند نکلا تھا جیسے کٹھرے کا کنارہ یہ حضرتؐ نے اسوقت فرمایا جبکہ اصحاب آپس میں حضرتؐ کے پاس شب قدر کا ذکر کرتے تھے کہ کب ہوئی۔

ف یعنی شب قدر آخر مہینے میں تھی جبکہ چاند باریک ہوگیا تھا غالب کہ ستائیسویں رات مراد ہے چنانچہ اور حدیثوں میں صاف مذکور ہے۔

(۶۹۰) ق اِبْنُ عُمَرَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں تمہارے خوابوں کو کہ موافق پڑ گئے پچھلی سات راتوں میں، سو جو شب قدر کا تلاش کرنے والا ہو سو پچھلی سات راتوں میں تلاش کرے۔

ف شب قدر کو حضرتؐ کے اصحابؓ نے خواب میں دیکھا کسی نے تیئسویں کسی نے پچیسویں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی رمضان کی پچھلی طاق راتوں میں شب قدر ضرور ہے جس کو شوق ہو تلاش کرے یعنی سب طاق راتوں میں بیدار رہے اور عبادت کرے ان میں آخر کوئی تو ہوگی۔

(۶۹۱) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَيْقَظَنِيْ بَعْضُ اَهْلِيْ فَنُسِّيْتُهَا وَ يُرْوٰى فَنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شب قدر مجھ کو خواب میں معلوم ہوئی پھر میرے بعضے اہل بیت نے مجھ کو جگایا تو میرا سکو بھولا یا گیا اور دوسری روایت یوں ہے کہ میں شب قدر کو بھول گیا تو اس کو رمضان کی اخیر دس راتوں میں تلاش کرو۔

ف یعنی طاق راتوں میں۔

(۶۹۲) م عَائِشَةُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی پچھلی دس راتوں میں۔

ف یعنی طاق راتوں میں۔

(۶۹۳) م اِبْنُ عُمَرَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تلاش کرو شب قدر کو پچھلی سات راتوں میں۔

ف یعنی رمضان کے عشرۂ اخیرہ میں۔

Marfat.com

(۶۹۴) م اِبْنُ عُمَرَ تَحَيَّنُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَوْ قَالَ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتوں میں یا یوں فرمایا کہ پچھلی سات راتوں میں۔

روزے داروں کیلئے جنت میں ریّان کا وعدہ

(۶۹۵) ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ۔

بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں یعنی چھکا دینے والا پیاس بجھانے والا اس میں روزہ دار جاویں گے قیامت کے روز کوئی اس سے نہ جاویگا ان کے سوائے، کہا جاوے گا کہاں ہیں روزہ دار سو وے اٹھ کھڑے ہونگے، نہ جاویگا کوئی اس سے ان کے سوائے جب وے جا چکیں گے تو وہ دروازہ بند کیا جاوے گا سو کوئی اس سے نہ جاوے گا۔

ثواب سمجھکر بحالتِ ایمان رمضان کے روزے رکھنے کی فضیلت

(۶۹۶) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَرِوَايَةُ الْاَوَّلِ لِلْبَيْهَقِيِّ مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ۔

شب قدر میں عبادت کرنے کا ثواب۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے شب قدر میں جاگے گا اور نماز پڑھے گا تو اس کے اگلے گناہ معاف ہو جاویں گے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کے روزے رکھیگا تو اس کے اگلے گناہ بخشے جاویں گے اور اقلیشی نے جس کی کتاب النجم تصنیف ہے اس حدیث میں من قام لیلۃ القدر کی جگہ من یقم لیلۃ القدر کو روایت کیا ہے لیکن مطلب دونوں کا ایک ہے صرف لفظ کا فرق ہے۔

ق جو کوئی رمضان میں جھوٹ اور لغو کام نہ چھوڑے اس کا روزہ قبول نہیں

(۶۹۷) اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو روزے میں بہتان کرنا اور جھوٹی واہی تباہی باتیں نہ چھوڑے اور اس کے کام سے باز نہ آوے تو اللہ کو اس کے کھانے پینے چھوڑنے کی کچھ پروا نہیں

ف یعنی روزہ رکھنے سے یہ غرض ہے کہ آدمی کا ظاہر اور باطن پاک ہو۔ جب واہی تباہی قول و فعل کرتا رہا تو کھانے پینے کے چھوڑ دینے سے وہ غرض حاصل نہ ہوئی اگرچہ فرض گردن سے ادا ہوا لیکن بے لطف۔

رمضان میں ایک دو دن پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت

(۶۹۸) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کرے کوئی رمضان کی ایک دن یا دو دن کا روزہ رکھ کے مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے کوئی روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ

Marfat.com

صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ۔ رکھے اس کا۔

ف یعنی جیسے بطور سنت کسی کو دوشنبے یا پنجشنبے کے روزے کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے متصل پڑے تو اس کو روزہ رکھنا درست ہے لیکن صرف رمضان کی پیشوائی کے ایک دو روزے رکھنا درست نہیں۔

بھولے چوکے کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

(۶۹۹) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو روزہ بھولے سے کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرلے یعنی روزہ نہیں گیا خدا نے اس کو کھلایا پلایا۔

ف یعنی خدا نے اس کی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ کیا کریم ہے بھولے چوکے کو نہیں پکڑتا۔

سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں جائز ہیں

(۷۰۰) **ق** جَابِرٌ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کچھ نیک کام نہیں۔

ف حضرتؐ سفر میں تھے ایک شخص کو دیکھا کہ غش میں پڑا ہے اور لوگوں نے اس پر سایہ کیا ہے حضرتؐ نے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا ہے لوگوں نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر میں روزہ رکھنا خواہ مخواہ ضرور نہیں سب علماء کا یہی مذہب ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں درست ہیں لیکن اگر طاقت ہو اور مضرت کسی طرح نہ ہو تو روزہ رکھنا ہی افضل ہے۔

میت کے قضا روزوں کا بیان

(۷۰۱) **ق** عَائِشَةُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو شخص کہ مرجائے اور اس پر روزے ہوں قضا نہ کرے تو اس کی طرف سے اس کا وارث روزہ رکھے۔

ف امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے اور امام اعظمؒ کے مذہب میں ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کے برابر وارث مردے کی طرف سے ادا کرے چنانچہ امام اعظمؒ کی دلیل دوسری حدیث ہے جو گذر چکی۔

افطار میں جلدی کرنا افضل ہے

(۷۰۲) **خ** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

بخاری میں سہل ابن سعد سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہیں گے جب تک روزہ جلد کھولا کریں گے۔

ف سورج ڈوبتے اول وقت روزہ کھولنا مستحب ہے اور سبب ہے خیر کا۔ اس واسطے کہ حضرتؐ کی سنت دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعوں کی صحبت سے کرتے ہیں مکروہ ہے۔

وصال کا روزہ سحری تک رکھ سکتا ہے

(۷۰۳) **ق** اَبُوْسَعِيْدٍ لَا تُوَاصِلُوْا فَاَيُّكُمْ اَرَادَ اَنْ يُّوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتّٰى

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وصال کا روزہ نہ رکھو سو جو تم میں سے کیا چاہے اور روزہ ملانے کا ارادہ

Marfat.com

السَّحَرِ۔ کرے وہ سحری کے وقت تک ملاوے۔

ف یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نہ کھاوے اور سحری کھاوے تو البتہ درست ہے اور اگر چاہے برابر دو یا تین روزے رکھے اور رات کو کچھ نہ کھاوے یہ درست نہیں۔

نفلی روزہ ہو تو بھی دعوت میں افطار کرنا ضروری نہیں

(۷۰۴) خ اَنَسٌ اَعِیْدُوْا سَمْنَکُمْ فِیْ سِقَآئِہٖ وَتَمْرَکُمْ فِیْ وِعَآئِہٖ فَاِنِّیْ صَآئِمٌ قَالَہٗ حِیْنَ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ فَاَتَتْہُ بِسَمْنٍ وَّتَمْرٍ۔

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پھر ڈالدو اپنے گھی کو اس کے برتن میں اور خرما کو اس کے برتن میں اسواسطے کہ میں روزہ دار ہوں۔ یہ حضرتؐ نے فرمایا اس وقت جب ام سلیم کے گھر گئے تو وے حضرتؐ کے آگے خرما اور گھی لائیں۔

ف معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت میں روزہ افطار کرنا ضرور نہیں لیکن اگر افطار کرے تو درست ہے، پر اس کی قضا لازم ہے۔

پیغمبر معصوم ہیں

(۷۰۵) ق عُمَرُ اَوْفِ بِنَذْرِکَ قَالَہٗ حِیْنَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ نَذَرْتُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اَنْ اَعْتَکِفَ لَیْلَۃً وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِیْ مَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کر یہ حضرتؐ نے عمر فاروقؓ سے فرمایا جب کہ انھوں نے کہا کہ یارسولؐ اللہ میں نے کفر میں نذر مانی تھی کہ میں ایک رات اعتکاف کروں گا اور دوسری روایت یوں ہے کہ مسجد الحرام یعنی بیت اللہ میں اعتکاف کروں گا۔

ف معلوم ہوا کہ حالتِ کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہے بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو۔

حج کے احکام

محرم کے لباس وغیرہ کا ذکر

(۷۰۶) م جَابِرٌ مَنْ لَّمْ یَجِدْ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ اِزَارًا فَلْیَلْبَسْ سَرَاوِیْلَ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کو دو جوتے میسر نہ ہوں تو دو موزے پہنے اور جس کو تہ بند میسر نہ ہو پائجامہ پہنے۔

ف یہ حاجیوں کو فرمایا کہ جو احرام باندھے تو موزہ اور پائجامہ نہ پہنے اور جس کو میسر نہ ہو تو ناچاری میں درست ہے لیکن موزے کو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے کہ پشت پا کھل جائے۔

(۷۰۷) ق اِبْنُ عُمَرَ لَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِیْصَ وَلَا الْعِمَامَۃَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِیْلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّہٗ وَرْسٌ وَلَا

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پہنے حج کا احرام باندھنے والا کرتا اور نہ پگڑی اور نہ کن ٹوپ اور نہ پائجامہ اور نہ جس کپڑے میں ورس یعنی

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "اگر کسی نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی تو اسکو اسلام لانے کے بعد بھی پورا کرنا چاہئے" میں ذکر کیا ہے۔ منہ

Marfat.com

زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَّا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

زرد خوشبودار گھاس اور زعفران لگی ہو اور نہ موزے پہنے مگر جب چپل جوتا نہ پاوے تو دونوں موزوں کو وہاں تک کاٹے کہ ٹخنے سے نیچے ہو جاویں۔

ف اس حدیث پر سب اماموں کا عمل ہے کہ احرام والے کو یہ چیزیں درست نہیں۔

(۷۰۸) ق يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِيْ حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِيْ عُمْرَتِكَ يَعْنِيْ مِنَ الْاِحْرَامِ وَاجْتَنِبِ الطِّيْبَ۔

بخاری اور مسلم میں یعلی بن امیہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تو اپنے حج میں کرتا تھا سو وہی اپنے عمرے میں بھی کر یعنی جس طرح حج میں احرام باندھنا اور خوشبو سے بچنا چاہیے اسی طرح عمرے میں بھی۔

ف مصابیح میں یعلیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص خوشبودار جُبّہ پہنے تھا اس نے حضرتؐ سے پوچھا کہ میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور یہ جُبّہ میں پہنے ہوں اس میں کیا حکم ہوتا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور جبہ اتار ڈال پھر یہ حدیث فرمائی۔

(۷۰۹) ق يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ **قَالَهُ لِرَجُلٍ** جَاءَهُ بِالْجِعِرَّانَةِ قَدْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَاْسَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَاَنَا كَمَا تَرٰى۔

بخاری اور مسلم میں یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہے اس کو تو دھو ڈال تین بار اور جبے کو تو نکال ڈال پھر کر اپنے عمرے میں جو تو اپنے حج میں کرتا ہے۔ یہ حضرتؐ سے اس مرد نے فرمایا جو حضرتؐ کے پاس جعرانہ کے مقام میں آیا اور اس نے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اور اس کی ڈاڑھی اور سر کے بال خوشبو سے زرد تھے اور اس پر جبہ تھا سو اس نے کہا کہ میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے تو ایسا ہوں جیسا آپ دیکھتے ہیں یعنی اس حال سے عمرہ کرنا درست ہے یا نہیں۔

ف راوی سے روایت ہے کہ میں نے عمر فاروقؓ سے کہا کہ مجھ کو کمال آرزو ہے کہ میں حضرتؐ کی صورت وحی اترنے کے وقت دیکھوں۔ جب حضرتؐ جعرانہ کی منزل میں جو مکے کے پاس ہے اترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جبہ پہنے حضرتؐ کے پاس آیا، اس نے پوچھا کہ یا حضرتؐ اس شخص کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں جس نے عمرے کی نیت کی ہو اور خوشبو لگائے جبہ پہنے ہو تو حضرتؐ نے ایک ساعت اس کو دیکھا پھر حضرتؐ پر وحی اترنا شروع ہوئی۔ عمر فاروقؓ نے میری طرف اشارہ کیا یعنی اب دیکھ حضرتؐ کی صورت کو۔ سو میں نے حضرتؐ کو دیکھا تو وحی کی شدت سے حضرتؐ کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا۔ جب وحی اتر چکی تب حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جس نے مجھ سے عمرے کا حال پوچھا تھا تو لوگ اس کو بلا لائے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ جب عمرے اور حج کی نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سیاہ کپڑے پہنا درست نہیں۔

ان مقامات کا بیان جہاں سے احرام باندھنا پڑتا ہے

(۷۱۰) ق اِبْنُ عُمَرَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ

Marfat.com

ینَ ذِی الْحُلَیفَۃِ وَیُھِلُّ اَھْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَۃِ وَیُھِلُّ اَھْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ۔

فرمایا کہ احرام باندھیں مدینے والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے۔

ف یعنی جب حج اور عمرے کی نیت سے ان تینوں مقام پر پہنچے تو وہاں سے احرام باندھے۔

حج میں اللھم لبیک کہنے کا وقت اور طریقہ

(۷۱۱) ق اِبْنُ عُمَرَ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ۔ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ۔ کَانَ یُلَبِّیْ بِھٰذِہِ التَّلْبِیَۃِ فِیْ حَجِّہٖ وَعُمْرَتِہٖ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بار بار حاضر ہوں تیری خدمت میں الٰہی حاضر ہوں خدمت میں کوئی تیرا شریک نہیں میں خدمت میں حاضر ہوں مقرر حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہے کوئی تیرا شریک نہیں۔ حضرتؐ کا معمول تھا کہ اپنے حج اور عمرے میں یہی تلبیہ فرماتے تھے۔

ف تلبیہ اس ذکر کو کہتے ہیں جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کے لفظ کو ملا کر کہتے ہیں۔ حضرتؐ اس ذکر کو احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اونچے نیچے، چڑھتے اترتے اور لوگوں کے ملنے کے وقت فرماتے سب روایتوں میں یہ تلبیہ متفق علیہ ہے اس میں اختلاف نہیں۔ امام اعظمؒ کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہیں اس پر اگر کچھ زیادہ کرے تو مضائقہ نہیں۔ لبیک عرب میں پکارنے کے جواب میں کہتے ہیں جیسے ہندی میں جی بولتے ہیں۔ بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیمؑ کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگوں کو قیامت تک حج کے واسطے پکار دو چنانچہ انھوں نے پکارا تھا تو حاجیوں کا یہ لبیک کہنا اسی پکارنے کا جواب ہے۔

محرم کو خشکی کے شکار کا گوشت کھانا جائز نہیں

(۷۱۲) م اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَآ اَنَّا مُحْرِمُوْنَ لَقَبِلْنَاہُ مِنْکَ قَالَہٗ لِلصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ لَمَّآ اَھْدٰی اِلَیْہِ حِمَارَ وَحْشٍ۔

مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ہم احرام باندھے نہ ہوتے تو ہم تجھ سے قبول کرتے یہ حضرتؐ نے صعب بن جثامہ سے فرمایا جب کہ اس نے گورخر کو شکار کر کے حضرتؐ کو دیا تھا۔

ف یعنی محرم کو زندہ شکار کا لینا درست نہیں اس واسطے ہم قبول نہیں کرتے۔ معلوم ہوا کہ عذر دینی سے دعوت کا قبول نہ کرنا اور تحفہ پھیر دینا درست ہے۔

ان جانوروں کا ذکر جن کو ہر جگہ اور ہر حال میں قتل کرنا جائز ہے

(۷۱۳) ق عَائِشَۃُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَآبِّ کُلُّھُنَّ فَاسِقٌ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَۃُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَۃُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پانچ جانور ہیں وے سب موذی اور بدذات ہیں مار ڈالے جاویں حرم میں۔ ایک تو کوا۔ دوسرا چیل۔ تیسرا بچھو۔ چوتھے چوہا۔ پانچویں کتا کاٹنے والا۔

پانچ قسم کے موذی جانوروں کے قتل کا حکم

ف جب مکے میں ان کا مار ڈالنا درست ہوا تو اور جگہ بطریق اولیٰ ان کو قتل کرنا درست ہے۔

❖

Marfat.com

محرم کے سر میں جوئیں پڑ جائیں تو سر منڈانا جائز ہے

(۷۱۴) ق كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مَا كُنْتُ أَرٰى أَنَّ الْجُهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا وَيُرْوٰى بِكَ مَا أَرٰى أَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَّأَحْلِقْ رَأْسَكَ قَالَهٗ لَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو گمان نہ تھا کہ تجھ کو ایسی تکلیف پہنچی ہوگی اور ایک روایت یوں ہے کہ مجھ کو معلوم نہ تھا کہ تجھ کو ایسی تکلیف ہوگی جیسا کہ اب میں دیکھتا ہوں۔ کیا تجھ کو ایک بکری نہ ملیگی میں نے کہا کہ نہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا تو تین روزے رکھ یا چھ محتاجوں کو کھانا دے ہر محتاج کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہوں اور اپنا سر مونڈ ڈال۔ یہ حضرتؐ نے کعب بن عجرہ سے فرمایا۔

ف کعب بن عجرہ احرام باندھے ہانڈی پکاتے تھے اور سر کی جوئیں ان کے منہ پر جھڑتی جاتی تھیں، تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس عذر سے احرام والے کو سر منڈانا درست ہے کفارہ دیکر یا قربانی کرے اور اگر مقدور نہیں تو تین روزے رکھے یا چھ محتاجوں کو کھانا کھلاوے ہر ایک کو ڈیڑھ ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہوں کے برابر۔

(۷۱۵) ق كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ أَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ أَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً لَّا أَدْرِيْ بِأَيِّ ذٰلِكَ بَدَأَ قَالَهٗ لَهٗ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تجھ کو تکلیف دیتے ہیں تیرے سر کے کیڑے میں نے کہا ہاں حضرتؐ نے فرمایا تو بالوں کو منڈا ڈال اور تین روزے رکھ یا چھ محتاجوں کو کھانا کھلا یا ایک قربانی ذبح کر۔ راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ ان تین چیزوں سے کون چیز اول حضرتؐ نے فرمائی۔ یہ حضرتؐ نے کعب بن عجرہ سے فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانے میں

ف معلوم ہوا کہ جب محرم کو سر کی جوں تکلیف دیویں تو بالوں کو منڈاوے اور یہ کفارہ دیوے، باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہے۔

محرم کو کفنانے کا طریقہ

(۷۱۶) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غسل دو اس کو پانی اور بیر کے پتوں سے اور اس کو دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کے خوشبو لگاؤ اور اس کے سر کو نہ اڑھاؤ اس واسطے کہ خدا اس کو قیامت میں اٹھاوے گا لبیک لبیک پکارتے ہوئے۔

ف ایک مرد حضرتؐ کے ساتھ حج میں تھا احرام باندھے مر گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ امام شافعیؒ کے نزدیک مُحرِم گر مر جاوے تو اس کے خوشبو لگانا اور اس کا سر چھپانا درست نہیں اور یہی حدیث ان کی دلیل ہے لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم سب برابر ہیں۔

[1] حدیث مذکور میں متعدد روایتوں کو ایک کر دیا گیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

احرام کی حالت میں کوئی عذر پیش آجائے تو احرام سے نکلنے کی اجازت

(۱۷۱۷) **ق** عَائِشَةُ حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ **قَالَهُ** لِضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ لَمَّا اَرَادَتْ اَنْ تَحُجَّ وَكَانَتْ وَجِعَةً۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حج کر اور شرط کرلے اور یوں کہہ کہ الٰہی جہاں تو مجھ کو روک دیوے گا یعنی جہاں بیماری غالب ہوجاوے گی وہیں میں احرام اتاروں گی یہ حضرتؐ نے ضباعہ زبیر کی بیٹی سے فرمایا جب کہ اس نے حج کرنے کا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھی۔

ف جب احرام باندھ کے حج کو جاوے اور راہ میں بیمار ہوجاوے یا دشمن کے خوف سے نہ جا سکے تو احرام اتارے اور دوسرے سال حج کو قضا کرے۔

حضورؐ حج میں قارن تھے

(۱۷۱۸) **م** عَائِشَةُ اَوَمَا شَعَرْتِ اَنِّيْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ **ق** وَلَوْ اَنِّيْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اَحِلَّ كَمَا حَلُّوْا۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو نے نہ جانا کہ میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم کیا سو وے تردد کرتے ہیں یعنی اس پر عمل نہیں کرتے۔ یہاں تک تو صرف مسلم کی روایت ہے اگلی روایت بخاری اور مسلم دونوں کی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میں اپنا حال آگے سے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی کو اپنے ساتھ نہ لاتا یہاں تک کہ کے میں مول لیتا تو میں بھی احرام اتار تا جیسا لوگوں نے اتارا۔

ف حضرتؐ نے حجۃ الوداع میں حج کی نیت سے احرام باندھا اور قربانی ساتھ لی جب مکے میں پہنچے تو حکم کیا کہ جس کے ساتھ قربانی نہ ہو وہ اپنا احرام اتارے حج کے موسم میں پھر احرام باندھے تو اصحاب کو احرام اتارنے میں تردد تھا اسواسطے کہ حضرتؐ نے احرام نہ اتارا تھا سو فرمایا کہ میں قربانی ساتھ لانے سے ناچار ہوگیا اگر میں یہ حال جانتا تو مکے میں قربانی خرید کرتا جیسے اور لوگوں نے احرام اتارا میں بھی اتارتا۔

عورت کو سوائے طواف کعبہ حیض کی حالت میں حج کے سب کام درست ہیں

(۱۷۱۹) **ق** عَائِشَةُ اِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِيْ **قَالَهُ** لَهَا حِيْنَ حَاضَتْ بِسَرِفَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حیض ہونا وہ چیز ہے کہ خدا نے آدم کی بیٹیوں پر ٹھہرا دیا ہے یعنی اس میں کچھ اختیار نہیں پیدائشی بات ہے سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرتے ہیں مگر اتنا ہے کہ بغیر غسل کے خانہ کعبہ کا طواف نہ کیجیو یعنی اس کے گرد نہ گھومیو۔ یہ بات حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمائی جب ان کو حیض آیا سرف کی منزل میں حجۃ الوداع کے سال۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ حج کو چلے جب سرف کی منزل میں پہنچے تو مجھ کو حیض ہوا تو میں رونے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس حالت میں حج کیونکر ہوگا۔ حضرتؐ نے مجھ سے پوچھا کہ کیوں

Marfat.com

روتی ہو؟ میں نے یہ حال کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی حیض کی حالت میں حج کے سب کام درست ہیں سوائے طواف کے سو اس کو بعد غسل کر لینا۔

(۷۲۰) ق جَابِرُ اِغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ وَّاَحْرِمِیْ قَالَہٗ لِاَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ حِیْنَ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غسل کر اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ اور احرام کر یہ حضرتؐ نے اسماء بنت عمیسؓ سے فرمایا جب کہ وے محمد بن ابی بکر کو جنی مجتہ میں ذوالحلیفہ کی منزل پر۔

ف معلوم ہوا کہ نفاس اور حیض میں احرام باندھنا درست ہے اور وقوفِ عرفہ بھی جائز ہے لیکن بیت اللہ کا طواف بدون پاک ہوئے جائز نہیں۔

حضورؐ کے حجۃ الوداع کا واقعہ

حجۃ الوداع میں عام نصیحت کی باتیں۔

(۷۲۱) م جَابِرٌ اِنَّ دِمَآءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ وَّدِمَآءُ الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعَۃٌ وَّاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَآئِنَا دَمُ ابْنِ رَبِیْعَۃَ ابْنِ الْحَارِثِ کَانَ مُسْتَرْضِعًا فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْہُ ھُذَیْلٌ وَّرِبَوَا الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعٌ وَّاَوَّلُ رِبًوا اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَوا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّہٗ مَوْضُوْعٌ کُلُّہٗ فَاتَّقُوا اللّٰہَ فِی النِّسَآءِ فَاِنَّکُمْ اَخَذْتُمُوْھُنَّ بِاَمَانِ اللّٰہِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَھُنَّ بِکَلِمَۃِ اللّٰہِ وَلَکُمْ عَلَیْھِنَّ اَنْ لَّا یُوْطِئْنَ فُرُشَکُمْ اَحَدًا تَکْرَھُوْنَہٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِکَ فَاضْرِبُوْھُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ وَّلَھُنَّ عَلَیْکُمْ رِزْقُھُنَّ وَکِسْوَتُھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَّا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ کِتَابُ اللّٰہِ وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّیْ فَمَآ اَنْتُمْ قَآئِلُوْنَ

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حج میں عرفے کے دن حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں جیسے اس تمہارے دن کو حرمت ہے اس تمہارے مہینے میں، اس تمہارے بستی میں یعنی جیسے کہ میں اور ذی الحجہ کے مہینے میں عرفے کا دن حرام ہے اس میں زیادتی کسی طرح درست نہیں۔ اسی طرح اپنے جانوں اور مالوں کو حرام جانو۔ کسی کو دوسرے مسلمان کا ناحق جان مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہیں۔ جان رکھو کہ جاہلیت کفر کی ہر چیز میرے دونوں قدموں کے نیچے دب گئی یعنی کفر کی باطل رسمیں جیسے نوحہ کرنا نجومی سے پوچھنا نسب میں طعن کرنا موقوف ہو گئیں اور جو کفر کی حالت میں خون ہوئے ڈالے گئے یعنی اب اس کا دعویٰ کرنا درست نہیں اور البتہ اپنی برادری کے خونوں سے پہلا خون جس کو میں دبائے ڈالتا ہوں ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے جو دودھ پیتا تھا بنی سعد کی قوم میں اور اس کو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقتِ جاہلیت کا بیاج دبایا گیا اور اپنے خاندان کے بیاجوں سے جو اول بیاج میں دباتا ہوں سو چچا عباس بن عبدالمطلب کا بیاج ہے سب دبا ڈالا گیا یعنی بیاج کا اب لینا حرام ہو گیا صرف اصل لے لینا دینا چاہیے۔ سو ڈرو اللہ سے عورتوں کے مقدمے میں یعنی ان کو ناحق رنج نہ دو اس واسطے کہ تم نے ان کو اپنے قابو میں خدا کی امان سے اور ان کی شرمگاہ کو تم نے حلال کیا ہے خدا

Marfat.com

قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَ اَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُبُهَا اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدْ۔

حکم سے اور تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ جس کو تم نہ چاہو اس کو تمہارے گھر میں نہ آنے دیویں سو اگر وے ایسا کریں تو ان کو ایسی مار مارو جس سے ہلاک نہ ہو جاویں اور عورتوں کا تم پر دستور کے موافق کھانا کپڑا دینے کا حق ہے اور مقرر میں تم لوگوں میں وہ چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے اگر اس کو خوب پکڑے رہوگے اور اس پر عمل کروگے وہ چیز خدا کی کتاب ہے یعنی قرآن شریف اور تم لوگ قیامت میں مجھ سے پوچھے جاؤگے سو تم کیا کہتے ہو لوگوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے خدا کا پیغام ہم کو پہنچایا اور بخوبی ادا کیا اور نصیحت کی سو حضرتؐ نے کلمے کی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر اور لوگوں کی طرف جھکا کر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو۔

ف ہجرت کے دسویں سال حضرتؐ نے حج کیا۔ عرب کے ہزاروں آدمی جمع تھے اس وقت حضرتؐ نے یہ خطبہ پڑھا، ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسموں سے منع کیا اور پچھلے خون کے دعوے اور اگلے بیاج باطل کئے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے ان کو موقوف کیا۔ پھر جورو خاوند کے حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلوگے تو گمراہ نہ ہوگے پھر لوگوں سے اپنی پیغام رسانی کا اقرار لیا اور خدا کو اس پر گواہ کیا اس خطبے کے بعد حضرت دو مہینے اور بیس دن صحیح و سالم رہے پھر آخر صفر میں بیمار ہوئے۔ بارہویں ربیع الاول کو انتقال کیا۔ اللہم صل وسلم علیہ۔

حضورؐ کا ایک ارشاد

(۷۲۲) م جَابِرٌ اِنْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ۔ ؎۱

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پانی کھینچو اے عبدالمطلب کی اولاد سو اگر مجھ کو یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ تمہاری آب کشی پر غلبہ اور ہجوم کریں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی نکالتا۔

ف یہ حضرتؐ نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباسؓ سے فرمایا۔

فتح مکہ پر حضورؐ کا اظہار تشکر

(۷۲۳) ق ؎۲ جَابِرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہیں خدا کے سوائے وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کو حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں کوئی بندگی کے لائق خدا کے سوائے وہ اکیلا ہی پورا کیا اس نے اپنے وعدے کو اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی

؎۱ امام مسلمؒ نے ان دونوں حدیثوں کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

قَالَهٗ عَلَى الصَّفَا۔

حضرتؐ کی اور تنہا اسی نے احزاب کو یعنی کفار کے گروہوں کو شکست دی۔ یہ حضرتؐ نے صفا پر فرمایا۔

ف جب مکہ فتح ہوا تب حضرت نے صفا پہاڑ پر اپنی فتح اور مدد کا یہ شکر ادا کیا۔

اقسامِ حج میں سے افراد اور قران کا بیان

(۷۲۴) م اَنَسٌ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّ حَجًّا۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا حاضر ہوں تیری خدمت میں عمرے اور حج کی نیت کرتا ہوں۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے حجۃ الوداع میں حج اور عمرے کی ساتھ ہی نیت کی اس کو قران کہتے ہیں یعنی ایک احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ کا کہ قران افضل ہے تمتع اور افراد سے۔ تمتع یہ کہ اول احرام عمرے کا کرے پھر وہ عمرہ ادا کرکے احرام اتارے، پھر آٹھویں تاریخ حج کے واسطے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نہ کرے بدون حج کے احرام نہ اتارے

عمرہ کا احرام طواف پر ختم نہیں ہوتا سعی بھی ضروری ہے

(۷۲۵) م اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُقِمْ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ۔

مسلم میں اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ قربانی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جس کے پاس قربانی نہ ہو وہ احرام کو کھول ڈالے۔

ف حضرتؐ ایکبار سب لوگوں کو لیکر حج کو گئے جب مکے میں پہنچے تب یہ حکم کیا کہ جس کے ساتھ قربانی ہو وہ احرام باندھے رہے حج کرکے اتارے اور جس کے پاس قربانی نہ ہو وہ عمرہ کرکے احرام کھولڈالے اور حج کے موسم میں دوسرا احرام باندھ کے حج کرے لیکن حضرتؐ کے ساتھ قربانی تھی تو حضرتؐ عمرہ کرکے احرام باندھے رہے بعد حج کے احرام اتارا۔

حضورؐ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حج اور عمرہ کی پیشینگوئی

(۷۲۶) م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لبیک کہے گا عیسیٰ بن مریم روحا کی راہ میں خواہ حج کرتے خواہ عمرہ کرتے یا عمرہ اور حج ساتھ ہی کریگا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو شریعت محمدی پر عمل کریں گے اور کعبے کا حج یا عمرہ کریں گے روحا ایک مقام کا نام ہے۔ مدینے اور مکے کے درمیان

رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت

(۷۲۷) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ وَّ خ جَابِرٌ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّابْنِ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَكِ اَنْ تَكُوْنِيْ حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتْ اَبُوْ فُلَانٍ تَعْنِيْ زَوْجَهَا

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے اور صرف بخاری میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے سنان کی ماں سے کہا تجھ کو کس نے منع کیا تھا حج کرنے سے اور عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں یوں ہے کہ تجھ کو کس نے منع کیا ہمارے ساتھ کے حج کرنے سے

Marfat.com

نَجَّ عَلٰی اَحَدِهِمَا تَعْنِی الْبَعِیْرَیْنِ وَالْاٰخَرُ یَسْقِیْ اَرْضًا قَالَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِیْ رَمَضَانَ تَقْضِیْ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَعِیَ قَالَهٗ بِاُمِّ سِنَانٍ۔ ؎۱

کہا اس عورت نے کہ فلانے کا باپ یعنی اس کا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنے کو گیا تھا اور دوسرا اونٹ کھیت سینچتا تھا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ رمضان میں عمرہ کرنا ثواب میں حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان میں عمرہ کرنا نہایت افضل ہے۔

اونٹ پر بیٹھکر طواف کرنا جائز ہے

۷۲۸) ق اُمُّ سَلَمَةَ طُوْفِیْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاکِبَةٌ قَالَهٗ لَهَا لَمَّا قَالَتْ اِنِّیْ اَشْتَکِیْ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو طواف کر لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر یہ حضرتؐ نے ام سلمہ سے فرمایا جبکہ انھوں نے کہا تھا کہ میں بیمار ہوں۔

ف معلوم ہوا کہ حج میں بیمار کو سوار ہو کر طواف کرنا درست ہے۔

حضورؐ کا عرفات سے مزدلفہ تشریف لیجانا

۷۲۹) ق اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اَلصَّلٰوةُ اَمَامَکَ۔

بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہے۔

ف پوری روایت اسامہؓ سے یوں ہے کہ حضرتؐ حج میں عرفات سے چلے راہ میں حضرتؐ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا میں نے کہا کہ مغرب کا وقت آگیا ہے نماز پڑھ لیجئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہاں نہیں آگے چل کے نماز پڑھیں گے پھر جب وہاں پہنچے جس کا نام مزدلفہ ہے تو اترے پھر وضو کیا اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اس کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوضو رہنا مستحب ہے اگرچہ اس وضو سے نماز نہ پڑھے اور معلوم ہوا کہ مزدلفہ میں مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا۔

حضورؐ کا قول اور فعل حجت ہے

۷۳۰) م جَابِرٌ یَا اَیُّهَا النَّاسُ خُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ عَامِیْ۔ ؎۲

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے لوگو! سیکھ لو حج کی عبادت کے طریقے اسواسطے کہ مجھ کو معلوم نہیں شاید کہ میں حج نہ کروں گا اس برس کے بعد۔

ف یہ حضرتؐ نے حجۃ الوداع میں فرمایا پھر حضرتؐ کو حج کا اتفاق نہیں ہوا اسی سال انتقال فرمایا اسی واسطے اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ کا قول اور فعل حجت ہے۔

سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہے

۷۳۱) ق اَبُوْهُرَیْرَةَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والوں کی۔ اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ

؎۱ حدیث مذکور کے الفاظ صحیحین کی روایت کے الفاظ کے مطابق نہیں۔
؎۲ مسلم کی روایت کے ابتدائی الفاظ حدیث مذکور کے الفاظ کے مطابق نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ۔

اور بال کترانے والوں کے واسطے بھی مغفرت مانگیے۔ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والوں کی۔ اصحابؓ نے کہا یارسول اللہ اور کترانے والوں کیلئے بھی دعا کیجئے حضرتؐ نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والوں کی۔ اصحابؓ نے کہا یارسول اللہ کترانے والوں کے واسطے بھی دعا کیجئے۔ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی کترانے والوں کی بھی مغفرت کر۔

ف حجۃ الوداع میں حضرتؐ کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر اصحاب کے ساتھ قربانی تھی۔ جب حضرتؐ مکے میں پہنچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جس کے ساتھ قربانی نہ ہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا سر منڈا دے جب حج کا وقت آوے تو پھر احرام باندھ کے حج کرے اور حضرتؐ نے خود اپنا سر بدون قربانی کئے ہوئے نہ منڈایا تو جن کے ساتھ قربانی نہ تھی ان میں سے بعضوں نے تو بموجب حکم کے اپنے سر منڈائے اور بعضوں نے اپنے سر کے تھوڑے تھوڑے بال کتروائے۔ سر نہ منڈانے والے سمجھے کہ بدون حج کئے ہوئے کیا سر منڈوائیے۔ حضرتؐ کو یہ بات پسند نہ آئی کہ انھوں نے حکم بجا لانے میں کیوں تامل کیا اس واسطے تین بار سر منڈانے والوں ہی کے واسطے دعا کی اور کتروانے والوں کے واسطے نہ کی آخرش کو تیسری بار رحمت نے جوش کیا کتروانے والوں کو بھی دعا میں شامل کر لیا معلوم ہوا کہ حج میں سر منڈانا بال کتروانے سے افضل ہے۔

کنکریاں سات سات مارنی چاہئیں

(۷۳۲) م جَابِرٌ اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ فَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ڈھیلے لینے استنجے کے واسطے طاق چاہئیں یعنی تین ہوں یا زیادہ اور کنکریاں مارنا طاق ہے یعنی حج میں اور دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان طاق ہے اور طواف یعنی کعبے کے گرد گھومنا طاق ہے یعنی سات بار اور جب کوئی تم میں سے استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق ڈھیلے لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات۔

ف ڈھیلے لینے کو دو بار فرمایا کمال تاکید کے واسطے کہ بدون طہارت کے کوئی عبادت درست نہیں۔ صفا اور مروہ مکے میں دو پہاڑوں کے نام ہیں۔

وادیٔ محصب میں قیام

(۷۳۳) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ نَنْزِلُ غَدًا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي الْمُحَصَّبَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اتریں گے کل انشاء اللہ بنی کنانہ کے ٹیلے پر جہاں کفار قریش وغیرہ آپس میں ہم قسم ہوئے تھے کفر پر یعنی اس مکان میں جس کا نام محصب ہے۔

ف قبل ہجرت جب حضرتؐ مکے میں تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب میں اس بات پر باہم قسم کی تھی کہ

Marfat.com

نی ہاشم اور بنی مطلب سے شادی بیاہ نہ کریں اور ان سے کسی چیز کی خرید فروخت نہ کریں یہاں تک کہ وے تنگ
ہو کر حضرتؐ کو ان کے حوالے کر دیویں چنانچہ تین برس حضرتؐ اور حضرتؐ کی برادری کے لوگ خواہ مسلمان خواہ
کافر ایک مکان میں گھرے رہے آگ اور پانی تک وے لوگ نہ دیتے تھے کھانے کا تو کیا ذکر ہے۔ آخر کو خدا نے
ان میں پھوٹ ڈالی اور کفار اپنے عہد اور پیمان سے باز آئے بعد اس کے حضرتؐ نے ہجرت کی مدینے کی طرف
آٹھویں سال مکہ فتح ہوا، نویں سال حضرت حجۃ الوداع کے واسطے تشریف لائے۔ جب مکہ کے قریب پہنچے
اسامہ نے پوچھا کہ یا حضرتؐ کل کہاں مکے میں اتریئے گا۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس مکان میں اترنے
کا یہ فائدہ کہ تا خدا کا احسان یاد پڑے کہ جہاں کفر پر کافروں نے کمر باندھی تھی وہیں مسلمانوں کو خدا نے کیسا
غالب کیا اور تا کہ کافر شرمندہ ہوں۔

حاجیوں کو پانی پلانا

۷۳۴) **م** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَحْسَنْتُمْ وَ
جَمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوْا **قَالَهُ** لِبَنِيْ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حِيْنَ سَقَوْهُ النَّبِيْذَ
عَلٰى زَمْزَمَ۔

مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ تم نے یہ بہت اچھا کیا اور نہایت خوب کیا سو کیا کرو
حضرتؐ نے عبدالمطلب کی اولاد سے یہ فرمایا جب کہ انہوں
نے حضرتؐ کو زمزم پر کھجور کو پانی میں گھول کے پلایا۔

ف روایت ہے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ حضرتؐ حجۃ الوداع میں زمزم کے پاس اونٹ پر سوار آئے اور
حضرت کے پیچھے اسامہ بن زیدؓ سوار تھے ہم سے حضرتؐ نے پانی مانگا ہم نے حضرتؐ کو کھجور کا بھیگا ہوا پانی
پلایا۔ حضرتؐ نے خود پیا اور باقی اسامہ کو دیا پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف
کرنا اور اس پر ترغیب دلانا مستحب ہے۔

۷۳۵) **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ
عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا
لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ
يَعْنِيْ عَاتِقَهٗ۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ کہے جاؤ اس واسطے کہ تم نیک عمل پر ہو اگر تمہارے
مغلوب ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو میں بھی اترتا یہاں تک کہ رسی کو اپنے
کندھے پر رکھتا۔

ف حضرت عباسؓ زمزم کی سبیل پر حاجیوں کو پانی پلاتے تھے حضرتؐ نے اس کی تعریف کی اور فرمایا
کہ پانی نکالنے میں میں بھی تمہارا شریک ہوتا لیکن مجھ کو یہ ڈر ہے کہ اگر میں یہ کام کروں گا تو مجھ کو دیکھ کر سب لوگ
اس پر ہجوم کریں گے پھر تم کو پانی پلانا مشکل پڑے گا۔

قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا

۷۳۶) **م** جَابِرٌ اِرْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ
اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا
يَعْنِي الْبَدَنَةَ **قَالَهُ** حِيْنَ سُئِلَ عَنْ
رُكُوْبِ الْهَدْيِ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوار ہو لے قربانی
کے اونٹ پر دستور کے بموجب حاجت سے زیادہ اس کو تکلیف مت دے
سوار ہونا اسوقت درست ہے جبکہ تو مضطر ہو اس کی طرف یہاں تک
کہ تجھ کو دوسری سواری ملے۔ یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جبکہ
کسی نے بیت اللہ جانے والی قربانی کا مسئلہ پوچھا۔

Marfat.com

قربانی کا جانور راستہ میں تھک جائے اور نہ چل سکے تو کیا کرے

(۷۳۷) م اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلٰى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ يَعْنِيْ مَا اَبْدَعَ مِنَ الْبُدْنِ۔

مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جو قربانی کا اونٹ راہ میں تھک جاوے اور بیت اللہ تک نہ جا سکے اس کے حق میں حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کو ذبح کر پھر اس کے خون میں جوتیوں کو رنگ پھر اس کو اونٹ کے کوہان پر رکھ دے اور تو اس کا گوشت مت کھا، اور نہ کوئی تیرے ساتھیوں سے کھاوے۔

ف حضرتؐ جب حج کو چلے سولہ اونٹ قربانی کے ایک شخص کو حوالے کئے کہ ہانکے چلے۔ اس نے کہا کہ یا حضرتؐ اگر کوئی اونٹ راہ میں ماندہ ہو جائے اور نہ چل سکے تو میں کیا کروں۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یہ تدبیر حضرتؐ نے اس واسطے بتلائی کہ مالدار لوگ اس کو قربانی جان کے نہ کھاویں اور محتاج لوگ کھاویں۔

عمر میں ایک بار حج کرنا فرض ہے

(۷۳۸) م اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے لوگو! البتہ خدا نے تم پر حج فرض کیا سو حج کیا کرو۔

ف یہ حدیث دلائل فرضیتِ حج سے ایک دلیل ہے۔

(۷۳۹) م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ قَالَهُ حِيْنَ قِيْلَ اَكُلَّ عَامٍ يَعْنِيْ وُجُوْبَ الْحَجَّةِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہتا تو تم پر ہر سال حج واجب ہو جاتا اور ہرگز تم سے نہ ہو سکتا یہ حضرتؐ نے فرمایا جب لوگوں نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہے؟

ف حضرتؐ نے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ اے لوگو خدا نے تم پر حج فرض کیا سو تم حج کرو۔ اقرع بن حابسؓ نے پوچھا کہ یا حضرتؐ کیا ہر سال حج فرض ہے تین بار پوچھا۔ حضرتؐ نے شفقت کے سبب سے جواب نہ دیا بعد اس کے یہ حدیث فرمائی یعنی بے تامل اور بے فائدہ نہ سوال کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرتؐ خود صاف بیان کرتے

عورت کو بغیر محرم کے سفرِ حج کی ممانعت

(۷۴۰) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ اِنِّيْ كُتِبْتُ وَيُرْوٰى اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِيْ حَاجَّةٌ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پلٹ جا اور اپنی جورو کے ساتھ حج کر یہ حضرتؐ نے اس مرد سے کہا جس نے کہا تھا کہ یا حضرت میرا نام فلانی اور فلانی لڑائی میں لکھا گیا اور میری جورو حج کو جاتی ہے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدون اپنے خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہیں۔

طوافِ رخصت واجب ہے مگر حائضہ کے واسطے نہیں

غ (۷۴۱) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا يَنْفِرُ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پھرے حج کر کے یہاں تک کہ پچھلا کعبے کا طواف کرلے۔

---

[1] مسلم کی روایت میں انطلق کا لفظ ہے۔ — غ صحیح (چشتی)

Marfat.com

ف یعنی جب حج کے سب کام کر چکے تو آخر کو دوسرا طواف کعبے کا کر کے اپنے گھر آوے اس کا طواف الصدر نام ہے امام اعظمؒ کے نزدیک واجب ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک سنت ہے۔

کعبہ کو ڈھا کر از سرِ نو تعمیر کا بیان

(۷۴۲) **ق** عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَكِ حِیْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ تو نے نہیں دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جب کعبہ بنایا تو انھوں نے ابراہیمؑ کی بنیادوں سے کم کر دیا تو میں نے کہا یا رسول اللہؐ آپ اس کو پھر سے بنائیے ابراہیمؑ کی بنیاد پر۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں یوں ہی کرتا۔

ف کفر کے زمانے میں کفار قریش نے کعبہ بنایا تھا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیمؑ کی قدیم بنیاد سی شمال کی طرف جدھر حطیم ہے سات ہاتھ کم کر دیا۔ حضرتؐ نے اس کو دوبارہ اس واسطے نہ بنایا کہ قریش نو مسلم تھے ان کو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے ہماری بنائی عمارت کو مٹایا شاید اسلام سے پھر جاتے۔

حضورؐ کا جنگِ احد کے موقعہ پر ارشاد

(۷۴۳) **ق** اَنَسٌ كَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِیَّهُمْ وَكَسَرُوْا رَبَاعِیَتَهٗ وَهُوَ یَدْعُوْهُمْ اِلَی اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ اُحُدٍ عَلَّقَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَسْنَدَهُ مُسْلِمٌ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیونکر بھلا ہوگا اس قوم کا جنھوں نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا اور حالانکہ وہ ان کو ٹھیک راہ پر بلاتا ہے یہ حضرتؐ نے جنگِ اُحد میں فرمایا۔ بخاری نے اس حدیث کی سند نہیں مذکور کی اور مسلم نے پوری سند بیان کی۔

سفرِ حج کے وقت دعا کرنا چاہیئے

(۷۴۴) **م** اِبْنُ عُمَرَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی

سفر کے وقت کی دعاء

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا پاک ذات ہے جس نے اس سواری کو ہمارا تابعدار کر دیا اور ہم اس کو قابو میں نہ کر سکتے اور ہم ہر حال میں اپنے رب ہی کی طرف رجوع لانے والے ہیں۔ الٰہی ہم اپنے سفر میں نیکوکاری اور پرہیزگاری تجھ سے مانگتے ہیں اور وہ کام چاہتے ہیں جس میں تو راضی ہو جائے الٰہی ہم پر اس سفر کو آسان کر دے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہم سے لپیٹ ڈال یعنی جلدی سے سفر کٹ جاوے الٰہی تو سفر میں تو ساتھی ہے اور گھر بار کا خلیفہ ہے یعنی نگہبان الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختی اور بدشکلی سے

[1] امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَرْجِسَ اَيْضًا وَزَادَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ۔

اور مال اور گھر بار کی بڑی اُلٹ پلٹ سے اور عبداللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہے کہ اے تیری پناہ ٹوٹے سے جو فائدہ کے بعد ہو اور مظلوم کی بددعا سے

ف یہ دعا حضرتؐ سفر کرتے وقت فرماتے۔

سفر سے واپسی کی دعاء

(۷۴۵) **ق** اِبْنُ عُمَرَ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب حضرتؐ سفر سے پلٹتے تو اس اگلے سفر کی دعا کو پڑھتے اور اس دعا میں اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکر گذار ہیں خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرتؐ کی مدد کی اور کفار کے گروہوں کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اسی نے۔

ف اس میں اشارہ ہے جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا پھر بے مطلب بھاگ گئے۔

برہنہ آدمی کو کعبہ کا طواف اور مشرک کو حج کرنے کی ممانعت

(۷۴۶) **ق** اَبُوْبَكْرٍ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ گھومے کعبے کے گرد ننگا آدمی۔

ف نویں سال ہجری حضرتؐ نے صدیق اکبرؓ کو حاجیوں کا سردار کر کے مکے میں حج کو بھیجا اور یہ حدیث فرمائی سب کو یہ حکم پہنچاؤ کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے۔ کافروں کا دستور تھا کہ طواف ننگے کرتے تھے ان کا گمان یہ تھا کہ کپڑوں میں ہم نے گناہ کئے ہیں ان سے کیا طواف کریں۔ شرع میں برہنا ہونا حرام خصوصاً کعبے اور مسجد میں۔

عرفہ کے دن کی فضیلت

(۷۴۷) **ھ** عَائِشَةُ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبِيْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا عرفہ کے دن سے زیادہ تر کوئی دن نہیں جس میں خدا بندوں کو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو۔ مقرر حق تعالیٰ کی اس دن رحمت سے قریب ہوتی ہے پھر فخر کرتا ہے خاجی کرنیوالوں کے سبب سے فرشتوں میں پھر فرماتا ہے کرم سے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔

ف عرفہ نویں تاریخ ذی الحجہ کا نام ہے اس دن حج ہوتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنوں سے افضل ہے۔

---

[1] مسلم کی روایت میں اتنا اضافہ اور ہے قال لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر۔ (حشیہ)

Marfat.com

حج اور عمرہ کی فضیلت

مقبول حج کی جزا بہشت ہے۔

(۷۴۸) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِّمَا بَیْنَھُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک اُتار ہے درمیان کے گناہوں کا اور پاک حج کا تو سوائے بہشت کے کوئی بدلا نہیں۔

ف پاک حج وہ ہے جس میں گناہ اور رفیقوں سے لڑائی جھگڑا نہ ہو یعنی مقبول حج گناہوں کو اس طرح کھو دیتا ہے کہ آدمی بہشتی ہو جاتا ہے۔

بلا ضرورت مکہ میں ہتھیار اٹھانا جائز نہیں

حضورؐ کا باوجود قدرت انتقام نہ لینا

(۷۴۹) م جَابِرٌ لَا یَحِلُّ لِاَحَدِکُمْ اَنْ یَّحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَکَّۃَ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے تم میں کسی کو کہ ہتھیار اٹھاوے مکہ میں قتل کے واسطے۔

ف عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ بڑے نرم دل اور نہایت رحیم اور کریم تھے اور باوجود یکہ کفار مکے سے حضرتؐ نے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں لیکن جب حضرتؐ نے مکہ فتح کیا تو ان کافروں سے پوچھا کہ اب تم ہمارے حق میں کیا گمان کرتے ہو اور کیا ہم کو کہتے ہو ان لوگوں نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے ہیں اور بہتر کہتے ہیں تو سردار بھائی کرم والا اور کریم کا بیٹا، اب تیرا قابو ہے جو چاہ سو کر تب حضرتؐ نے فرمایا کہ میں بھی وہی کہتا ہوں جو میرے یوسف بھائی نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا کہ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یعنی آج تم پر کچھ اولاہنا اور گلہ شکوہ نہیں پھر ان کے خون معاف کئے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی۔

مکہ کے مکانات کی وراثت کا بیان

(۷۵۰) ق اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ ھَلْ تَرَکَ لَنَا عَقِیْلٌ مَّنْزِلًا۔

بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نے گھر چھوڑا ہے۔

ف اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ جب حضرتؐ حجۃ الوداع میں مکہ کے قریب پہنچے تو میں نے عرض کی کہ اپنے مکانات سے کس مکان میں حضرتؐ اتریں گے، اپنے مکان میں یا علیؓ کے یا جعفر طیارؓ کے۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ ابوطالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیارؓ اور علی مرتضیٰؓ جب حضرتؐ نے مکے سے مدینے میں ہجرت کی تو علی مرتضیٰؓ اور جعفر طیارؓ نے حضرتؐ کا ساتھ دیا اس واسطے کہ مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے اس سبب سے مکے میں رہ گئے اور اپنے باپ کے وارث ہوئے اور مکانات بیچ ڈالے۔ امام اعظمؒ کے نزدیک مکے کے مکانات کا بیچنا درست ہے اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔

مدینے کی فضیلت اور حضورؐ کی دعا کی برکت

(۷۵۱) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ اَرَادَ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ بِسُوْءٍ اَذَابَہُ اللّٰہُ کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَآءِ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مدینے کے رہنے والوں سے برائی کا قصد کریگا خدا اس کو گلا ڈالے گا جیسے نمک پانی میں گلتا ہے۔

[1] مسلم میں یہ حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابوہریرہؓ سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

ف یزید نے بعد قتل حضرت امام حسین علیہ السلام کے مدینہ پر لشکر بھیجا تھا ہزاروں لوگ قتل کئے اور بہت ظلم ہوئے سو خدا نے بموجب مضمون اس حدیث کے ایسا اس کو جلد مٹا ڈالا کہ کچھ اس کا نام و نشان باقی نہ رہا۔

(۷۵۲) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا اَخَذَ اَوَّلَ الثَّمَرِ ثُمَّ يَدْعُوْا اَصْغَرَ وَلِيْدٍ لَّهٗ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہم کو برکت دے ہمارے پھل میں اور برکت دے ہم کو ہمارے مدینہ میں اور برکت دے ہم کو ہمارے صاع میں اور برکت دے ہم کو ہمارے مُد میں۔ الٰہی مقرر ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہے اور مقرر میں تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہوں اور البتہ اس نے تجھ سے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور میں تجھ سے مدینے کے واسطے دعا کرتا ہوں مثل اس کے جو ابراہیمؑ نے مکے کے واسطے دعا کی اور اس کے برابر ساتھ اس کے اور بھی یعنی مکے کی دونی برکت مدینے میں چاہتا ہوں۔ حضرتؐ یہ دعا کرتے تھے جب پہلا پھل پاتے تھے اور اپنے اہل بیت کے چھوٹے لڑکے کو بلاتے پھر اس کو وہ پھل دیتے۔

ف صاع اور مد کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے مکے کے پھلوں کی برکت کی دعا کی تھی اس واسطے کہ وہاں اناج نہیں ہوتا تھا اور حضرتؐ نے مدینے کے پھل اور اناج دونوں کی دعا کی اس واسطے کہ وہاں دونوں چیزیں ہوتی ہیں۔ سنت یہ ہے کہ نیا پھل چھوٹے لڑکے کو دیویں اس واسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا مناسب ہے۔

(۷۵۳) ق عَلِيٌّ اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہے ان دونوں پہاڑوں کے درمیان میں کہ ایک پہاڑ کو عیر کہتے ہیں اور دوسرے کو ثور جو اس میں کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہ دیوے تو اس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے۔ خدا نہ قبول کرے گا اس سے قیامت کے دن نہ نفل عبادت کو نہ فرض کو۔ امان مسلمانوں کی ایک سے ہے ادنیٰ مسلمان بھی امان میں کوشش کرے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے سو اس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے نہ قبول کریگا خدا اس سے قیامت کے دن نہ نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بے اجازت اپنے اگلے مددگاروں اور سرداروں کے۔ اور دوسری روایت میں یوں ہے اور جو رشتہ لگاوے اپنے باپ کے سوائے غیر سے یا اپنے مالکوں کو

Marfat.com

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔

چھوڑ کے غیروں سے نسبت کرے تو اس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے نہ قبول کرے گا خدا اس سے قیامت کے دن نفل اور نہ فرض۔

ف یعنی جیسے مکے کی حرم میں زیادتی اور بے ادبی درست نہیں ویسے ہی مدینے کی حرم میں بھی۔ اور اگر لشکرِ اسلام سے ادنیٰ مسلمان کسی کافر کو پناہ دیوے تو سب مسلمانوں پر اس کی رعایت واجب ہو گئی جو اس کی امان کو توڑے اس پر لعنت ہے اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور آپس میں ایک دوسرے کی مددگاری کا عہد کیا تو ان کی بدون اجازت کے اور قوم سے راہ و رسم کرنا اور مددگاری کا قول قرار کرنا درست نہیں کہ شاید ان کو رنج ہو اور عداوت پیدا ہو۔

(۷۵۴) م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِبْنِ اُخْتِهٖ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تُقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا۔

مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں مدینے کے دونوں طرف پتھریلی زمین کے اندر کانٹے والے درخت کا کاٹنا اور اس میں شکار کا مارنا حرام کئے دیتا ہوں۔

ف یعنی جیسے مکے میں درخت کاٹنا اور شکار کرنا درست نہیں ویسے ہی مدینے میں بھی درست نہیں۔ بعضے عالموں کا یہی مذہب ہے۔ امام اعظمؒ کے نزدیک مراد اس حدیث سے مدینے کی تعظیم ہے وہاں کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا مکے کی طرح حرام نہیں ان کے مذہب کی اور دلیلیں ہیں۔

مدینے میں رہنے کی ترغیب اور مصیبتوں پر صبر کرنے کی تلقین

(۷۵۵) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَآءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَوْ شَهِيْدًا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری امت سے مدینے کے قحط اور شدت اور سختی پر صبر کریگا اور ٹھہرا رہے گا میں اس کو قیامت کے دن بخشاؤں گا یا اس کا گواہ بنوں گا۔

ف یہ فضیلت ہے مدینے کی اور بشارت ہے وہاں کے رہنے والوں کو اور اشارہ ہے اگر وہاں تکلیف بھی ہو تو لوگ وہاں کا رہنا نہ چھوڑیں۔

(۷۵۶) م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَآئِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ [1]

مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینہ ان کے واسطے بہتر ہے اگر ان کو بوجھ ہو نہ چھوڑ جاویگا کوئی مدینے کو برا جان کر مگر کہ خدا اس کے عوض اس سے بہتر کو اس میں لاویگا اور نہ ثابت رہے گا کوئی مدینے کی کڑی بھوک پر اور اس کی تکلیف پر مگر کہ میں اس کا شفیع یا اس کے ایمان کا گواہ ہوں گا قیامت کے دن۔

ف پوری حدیث یوں ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا بعضے لوگ مدینے سے نکل کر وہاں جاویں گے پھر یہ حدیث فرمائی اور اشارہ کیا کہ مدینے والوں کو مدینہ چھوڑنا بہتر نہیں اور اگر کوئی وہاں سے نکل جاوے گا تو مدینے کا کچھ نقصان نہیں اس سے افضل لوگوں کو خدا وہاں لاوے گا پھر فرمایا کہ جو مدینے

[1] ان الفاظ کے ساتھ تو مسلم میں یہ حدیث موجود نہیں بلکہ حدیث مذکور میں متعدد حدیثوں کو ایک کر دیا گیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

میں تکلیف اور رنج سہے گا اس کا شفیع اور گواہ میں ہونگا۔ اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہو
اور وہاں کے رہنے والوں کو عمدہ بشارت ہے۔

فتح ممالک کے وقت بھی مدینہ میں رہنا بہتر ہے

(۷۵۷) ق سُفْيَانُ بْنُ اَبِیْ زُهَيْرِنِ الْاَزْدِیُّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِیْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِیْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِیْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔

بخاری اور مسلم میں سفیان بن ابی زہیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آویں گے ایک قوم جلدی کر سوا ٹھا لیجاویں گے اپنے گھر والوں کو اور جو ان کی اطاعت کرے اور حالانکہ مدینے کا رہنا ان کے حق میں بہتر ہے اگر ان کو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آویں گے قوم جلدی کرتے سوا ٹھا لیجاویں گے اپنے گھر والوں کو اور جو ان کی اطاعت کرے گا اور حالانکہ مدینے کا رہنا ان کے حق میں بہتر ہے اگر ان کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک تو آویں گے لوگ جلدی کرتے سوا ٹھا لیجاویں گے اپنے گھر والوں کو اور جو ان کی اطاعت کرے گا اور حالانکہ مدینے کا رہنا ان کے حق میں بہتر ہے اگر ان کو کچھ دانست ہوتی۔

ف یعنی بعد فتح اسلام کے لوگ مدینے کا رہنا چھوڑ کے یمن، شام اور عراق میں مع اپنے گھر بار کے جاویں حالانکہ حضورؐ کا جوار چھوڑنا اور مدینے کے برکات سے محروم رہنا ان کے حق میں بہتر نہیں۔

مدینہ میں دجال اور طاعون نہیں آئیگا

(۷۵۸) م اَبُوْهُرَيْرَةَ يَاْتِی الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَهِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰی يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آوے دجال پورب کی طرف سے اور قصد اس کا ہوگا مدینے کا یہانتک کہ کوہِ احد کے پیچھے اتریگا پھر فرشتے اس کا منہ پھیر دیویں گے شام کی طرف اور وہیں جا کر ہلاک ہو جاوے گا۔

مدینہ بھٹی کی طرح سے گناہوں کے میل کچیل کو نکال کر باہر پھینک دیتا ہے

(۷۵۹) م اَبُوْهُرَيْرَةَ يَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُوا الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهٖ وَقَرِيْبَهٗ هُلُمَّ اِلَی الرَّخَآءِ هَلُمَّ اِلَی الرَّخَآءِ فَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ اَحَدٌ رَّغْبَةً عَنْهَآ اِلَّآ اَخْلَفَ اللّٰهُ فِيْهَا خَيْرًا مِّنْهُ اَلَآ اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تُخْرِجُ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آویگا لوگوں پر ایسا وقت کہ بلاوے گا مرد اپنے چچا کے بیٹے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ آؤ عیش و آرام کی طرف، آؤ کشائش روزی کی طرف اور حالانکہ مدینہ کا رہنا بہتر ہے ان کے واسطے اگر وے ہوں سمجھ والے، اس کی قسم جس کے قابو میں میری جان ہے کہ نہ نکلے گا مدینہ والا کوئی مدینے سے بیزار ہو کر مگر کہ خدا اس کے عوض اس سے بہتر کو مدینے میں بدل لاوے گا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ لوہار کی بھٹی کی

Marfat.com

الْخَبِيْثَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

طرح ہے کہ نکال ڈالتا ہے پلید کو نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دور کر ڈالے گا مدینہ اپنے بد لوگوں کو جیسے دور کر ڈالتی ہے بھٹی لوہے کی میل کو۔

ف یعنی شام اور عراق کے ملک میں کشائش رزق کے واسطے مدینے کے بعضے لوگ اپنے گھر بار کو لیجاویں گے حالانکہ ان کے حق میں یہ بہتر نہیں کہ حضرتؐ کی ہمسائگی چھوڑیں دنیا کے واسطے۔

مدینہ والوں کو اذیت پہنچانا درست نہیں

(۷۶۰) **م** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ مُدِّهِمْ مَنْ اَرَادَهَا بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ۔

مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی برکت دے مدینے کے لوگوں کو ان کے مُد میں جو اُن سے بُرائی کا ارادہ کرے خدا اس کو گلا ڈالے جیسے نمک پانی میں گلتا ہے۔

ف مُد پیمانہ ہے صاع کی چوتھائی تخمیناً بقدر تین پاؤ کے۔

مدینے میں خوبی ہونے کے باوجود مدینہ کو چھوڑ جانے کی ممانعت

(۷۶۱) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِيْ وَاٰخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُّزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چھوڑ جاویں گے مدینے کو اچھی حالت پر نہ رہیں گے وہاں مگر وحشی جانور اور چڑیاں اور پچھلے مجتمع ہونے والوں میں دو بکریاں چرانے والے ہوں گے مزینہ کی قوم سے وے ارادہ کریں گے مدینہ کا کہ آواز دیکر وہاں کی بکریاں ہانک لیجاویں سو وے مدینہ میں وحشی جانوروں کو پاویں گے یہانتک کہ جب وے ثنیۃ الوداع کے پاس پہنچیں گے تو وے دونوں منہ کے بل گر پڑینگے یعنی مرجاوینگے

ف اس حدیث میں خبر ہے کہ قیامت کے قریب مدینہ اُجاڑ ہوجاوے گا۔ ثنیۃ الوداع ایک ٹیلہ کا نام ہے مدینہ کے پاس۔

مدینہ کو طابہ اور طیبہ کہا جاتا ہے

(۷۶۲) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا مجھ کو اس بستی میں رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیوں کو کھاویگی یعنی فتح اسلام ہوگی سب شہر مدینہ کے تابع ہوں گے لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں اور اس کا عمدہ نام تو مدینہ ہے طیبہ لوگوں کو مدینہ نکال دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال ڈالتی ہے۔

ف مدینے کا نام اول یثرب تھا حضرتؐ نے نام بدل ڈالا۔

(۷۶۳) **ق** زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنَّهَا طَيْبَةُ وَاِنَّهَا تَنْفِي الْخُبْثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خُبْثَ

بخاری اور مسلم میں زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا بیشک مدینہ پاک مقام ہے اور البتہ مدینہ میل اور کپٹ والے کو

Marfat.com

الْفِضَّۃِ۔ اس طرح نکال دیتا ہے جیسے آگ چاندی کا میل نکالدیتی ہے۔

ف ایک شخص مدینہ میں حضرتؐ کے پاس آیا اور مسلمان ہوا پھر بیمار پڑا۔ حضرتؐ سے کہنے لگا کہ میری بیعت توڑ دو حضرتؐ نے نہ مانا پھر اس نے کہا پھر نہ مانا آخر وہ مدینے سے چلا گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

(۷۶۴) **ق** جَابِرٌ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَھَا وَتَنْصَعُ طِیْبَھَا۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینہ تو جیسے بھٹی ہے لوہار کی۔ چھانٹتا ہے میل کچیل کو اور نکھارتا ہے ستھرے کو۔

ف ایک گنوار مدینے میں آیا مسلمان ہوا جب اس کو تپ (بخار) چڑھا تو مرتد ہو کر نکل گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی منافق اور بے ایمان مدینے میں نہیں رہ سکتا ایماندار اس میں ٹھہرتا ہے۔

(۷۶۵) **م** جَابِرُ بْنُ سَمُرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ سَمَّی الْمَدِیْنَۃَ طَابَۃَ۔

مسلم میں جابر بن سمرۃ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مدینہ کا نام طابہ رکھا یعنی پاک ہے اس میں ناپاکی نہیں۔

ف ایک گنوار مسلمان ہوا پھر جب بیمار پڑا تو مرتد ہو کر مدینے سے نکل گیا تب حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہے ناپاک کو رہنے نہیں دیتا۔

حضورؐ کی اور منبر کے درمیانی مقام کی فضیلت

(۷۶۶) **ق** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن زید انصاریؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

ف بعض روایت میں گھر ہے بعض میں حجرہ بعضی میں قبر سب روایتوں کا مطلب ایک ہے کہ حضرت عائشہؓ کے حجرے میں حضرتؐ اکثر رہتے تھے اور وہیں دفن ہوئے حضرتؐ کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہے یعنی اس قدر مکان بہشت میں اٹھ جاوے گا اور وہاں کی عبادت اور دعا نہایت مقبول ہے۔ اس کی برکت سے بہشت بلیگ مدینے میں اب معمول ہے کہ وہاں اکثر لوگ خاص کر کے نماز پڑھتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں۔

جنگِ تبوک سے واپسی پر حضورؐ کا ارشاد

(۷۶۷) **ق** اَبُوْ حُمَیْدِ نِ السَّاعِدِیُّ اِنِّیْ مُسْرِعٌ فَمَنْ شَآءَ مِنْکُمْ فَلْیُسْرِعْ مَعِیَ وَمَنْ شَآءَ فَلْیَمْکُثْ **قَالَہٗ** مُنْصَرَفَہٗ مِنْ تَبُوْکَ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جنگ تبوک سے پہلے کہ مقرر میں جلد جانے والا ہوں یعنی مدینے کو سو جو تم لوگوں میں چاہے سو میرے ساتھ جلد چلے اور جو چاہے سو ٹھہر جاوے یعنی پیچھے سے آوے۔

مسجد نبوی اور مکہ معظمہ کی فضیلت

خاتم نبوت کی دلیل

(۷۶۸) **م** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میں سب پیغمبروں سے پچھلا پیغمبر ہوں اور مقرر میری مسجد سب پیغمبروں کی مسجد سے پچھلی مسجد ہے۔

[1] امام مسلم نے حدیثِ مذکور کو عنوان "احد پہاڑ کی فضیلت" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ف یعنی میں سب پیغمبروں کے بعد آیا ہوں میرے بعد کسی اور پیغمبر کا دین نہ جاری ہوگا تو میرا دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک بنی رہے گی۔

تین مسجدوں کی فضیلت

(۷۶۹) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاویں یعنی سفر کرنا سوائے تین مسجد کے درست نہیں ایک[1] تو ادب والی مسجد یعنی کعبہ دوسرے[2] مدینے میں حضرتؐ کی مسجد۔ تیسرے[3] ملک شام میں مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی مسجد داؤدؑ اور سلیمانؑ کی بنائی ہوئی۔

ف اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث کے اولیاء اور بزرگوں کی قبروں پر جانا اگر تین منزل ہو یا زیادہ درست نہیں جانتے اور بعضے کہتے ہیں کہ اس حدیث میں فقط مسجدوں کا ذکر ہے یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدیں برابر ہیں سوائے ان تین مسجدوں کے اور کسی شہر کی مسجد میں سفر کرکے جانا درست نہیں سوائے مسجدوں کے اور مکانات کو متبرک جان کر جانا اس حدیث میں منع نہیں واللہ اعلم۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری مسجد میں ایک بار نماز پڑھنا اور مسجدوں سے ہزار بار افضل ہے اور کعبے میں نماز میری مسجد سے سو بار افضل ہے تو معلوم ہوا کہ کعبے کی نماز اور مسجدوں سے لاکھ بار افضل ہے۔

مقبول حج کی فضیلت

(۷۷۰) **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے واسطے حج کیا پھر نہ عورت سے صحبت کی نہ صحبت کی بات کی اور نہ گناہ کیا نہ راہ میں کسی سے جھگڑا تو گناہوں سے پاک ہو کر اپنے گھر ایسا پھر آتا ہے کہ جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

ف حاجی کو لازم ہے کہ حج کی راہ میں گناہوں سے بچے ساتھیوں کے ساتھ نہ لڑے تب گناہوں سے پاک ہو۔

حضورؐ کا ارشاد وادی عقیق بڑی مبارک ہے

(۷۷۱) **خ** عُمَرُ اَتَانِيْ اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ۔

بخاری میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آیا میرے پاس ایک آنیوالا میرے رب کی طرف سے سو اس نے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے میں اور کہہ عمرہ داخل ہوا حج میں۔

ف نویں سال حضرتؐ حج کو چلے مدینے سے جب اس نالے میں پہنچے جس کا عقیق نام ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی حج اور عمرہ ساتھ ہی ایک احرام سے ادا کر اس کو قِران کہتے ہیں۔ یہ حدیث امام اعظمؒ کی دلیل ہے کہ قِران افضل ہے نرے حج اور تمتع سے۔ تمتع یہ کہ عمرہ کرکے احرام اتارے۔ پھر حج کے موسم میں دوسرا احرام باندھ کے حج ادا کرے۔

Marfat.com

عہد نبوی میں صحابہؓ کا حضورؐ کی طرح سے احرام باندھنا

(۷۷۲) ق اَنَسٌ لَوْلَا اَنَّ مَعِیَ الْهَدْیَ لَاَحْلَلْتُ۔ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو البتہ میں عمرہ کے ساتھ حج کا احرام اتار ڈالتا۔

ف کفار کے نزدیک حج کے موسم میں عمرہ کرنا نہایت بدتھا تو اس رسم بد کے دور کرنے کے واسطے جب حضرتؐ حجۃ الوداع میں بہ نیت حج مکے میں داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جس کے ساتھ قربانی نہ ہو وہ عمرہ کرکے احرام اُتار ڈالے پھر حج کے وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرتؐ نے احرام نہ اتارا تھا بعضے اصحاب کو احرام اتارنے میں حضرتؐ کو احرام باندھے دیکھکر تامل ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں قربانی کے سبب سے ناچار ہوگیا نہیں تو میں بھی احرام اتار ڈالتا۔

حضورؐ کی ایک پیشینگوئی

(۷۷۳) خ اَبُوْ سَعِیْدٍ لَیَحُجَّنَّ الْبَیْتَ وَیَعْتَمِرُنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ۔ بخاری میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے حضرت نے فرمایا کہ مقرر کعبے کا حج اور عمرہ ہوا کریگا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد۔

ف معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی کے بعد اسلام قائم رہے گا حج اور عمرہ ادا ہوگا۔ بعضے علما نے کہا ہے کہ ان کے ہلاک ہونے کے بعد بیس برس تک آدمیوں کا قیام رہے گا۔ واللہ اعلم۔

(نعوذ باللہ) کعبہ کو منہدم کرنا

(۷۷۴) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ کَاَنِّیْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ یَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا۔ بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا گویا کہ میں اس کعبہ ڈھانے والے سیاہ پھدے کو دیکھتا ہوں کہ اس کے پتھر پتھر کو اکھاڑتا ہے۔

ف قیامت کے قریب ایک حبشی کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا۔

کعبہ میں مشرکین کے مشرکانہ افعال کا بیان

(۷۷۵) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمَا لَمْ یَسْتَقْسِمَا بِهِمَا قَطُّ۔ بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے مشرکین مکہ پر خبردار ہو خدا کی قسم البتہ ان کو معلوم تھا کہ مقرر ابراہیم اور اسمٰعیل نے کبھی تیروں سے فال نہیں لی

قاسم کی ساچق اور غوث پاک کی مہندی کعبہ کا ناپاک ہونا

ف مشرکین مکہ کے پاس تین تیر تھے ایک پر لکھا تھا کہ خدا نے اجازت دی دوسرے پر لکھا تھا کہ خدا نے منع کیا تیسرا تیر خالی تھا سو جب ان کو کوئی کام درپیش ہوتا جیسے سفر یا نکاح تو ان تیروں سے فال لیتے اگر اجازت کا تیر اول ہاتھ میں آتا تو وہ کام کرتے اور اگر منع کا تیر نکلتا تو چند روز ٹھہر جاتے پھر اسی طرح فال دیکھتے جب مکہ فتح ہوا تو حضرتؐ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی دو تصویریں ہیں اور ان کے ہاتھ میں بھی فال کے تیر ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی باوجود کہ مشرکین کو خوب معلوم ہے کہ وے بزرگ یہ کام ہرگز نہ کرتے تھے لیکن پھر بھی یہ لوگ اپنے کفر اور افترا سے باز نہ آئے۔ اسی طرح اس امت کے جاہل لوگ علی مرتضیٰؓ کی تصویر بدون ڈاڑھی کے بناتے ہیں اور امام قاسمؒ کی ساچق اور غوث الاعظمؒ کی مہندی نکالتے

Marfat.com

ہیں حالانکہ ان کو خوب معلوم ہے کہ یہ صریح افترا ہے وے بزرگ ان خرافات سے پاک تھے۔

مزدلفہ میں فجر کی نماز کس وقت ادا کرنی چاہیئے

(۷۷۶) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَّقْتِهِمَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ بِمُزْدَلِفَةَ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ دو نمازیں یعنی مغرب اور فجر کی ٹالی گئیں اپنے وقت سے اس مکان میں یعنی مزدلفہ میں

ف مزدلفہ نام ہے ایک مکان کا مکہ سے چھ کوس حضرتؐ نے حج کے موسم میں وہاں مغرب کی نماز عشا کے ساتھ پڑھی اور فجر کی نماز نہایت اندھیرے میں اول وقت فجر ہوتے ہی پڑھی بعد اس کے یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت تو بالکل جاتا رہا تھا اور صبح کا وقت ہر روز کے معمول سے خلاف ہوا ہر چند صبح کی نماز اپنے وقت پر ہوئی لیکن معمول سے خلاف ہوئی کہ ہر روز اتنی جلدی نہ ہوتی تھی تو اس واسطے فرمایا کہ مغرب اور فجر کی نماز اپنے وقت سے ٹل گئی سنت یہی ہے کہ حج میں ایسے وقت پڑھے تاکہ اور کام حج کے کر سکے۔

احرام باندھتے وقت سر کے بال گوند سے چپکانا جائز ہے

(۷۷۷) ق حَفْصَةُ اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَأْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو گوند سے چپکایا ہے اور اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن میں پٹا ڈالا ہے سو میں احرام کو نہ توڑوں گا جب تک کہ قربانی نہ کروں گا۔

ف حجۃ الوداع میں لوگوں نے عرض کیا کہ آپؐ نے اوروں سے فرمایا کہ عمرہ کر کے احرام توڑیں۔ حضرتؐ نے احرام کیوں نہیں توڑا۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی قربانی میرے ساتھ ہے اور قربانی والا محرم بدون قربانی کے کیونکر حلال ہو اور قربانی کرنا ذی الحجہ کی دسویں تاریخ سے پہلے جائز نہیں اس واسطے میں احرام کو نہیں توڑ سکتا، احرام میں سر کے بالوں کو گوند سے اس واسطے حضرتؐ نے چپکایا کہ بال گرد و غبار سے خراب نہ ہوں۔

میت کی طرف سے حج کرنا اور میت کی نذر کو پورا کرنا واجب ہے

(۷۷۸) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ حُجِّيْ عَنْهَا اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَةً قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی ماں کی طرف سے بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو ادا کرتی اس نے کہا ہاں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کا قرض ادا کر سو اسی واسطے کہ خدا کا قرض زیادہ تر ادا کرنے کے لائق ہے

ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرتؐ میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی سو وہ بدون حج کئے مر گئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ ف امام اعظمؒ کے نزدیک اگر میت کا مال ہو اور اس نے حج کی وصیت کی ہو تو وارث پر حج کروانا اس کی طرف سے واجب ہے اور اگر مال نہ ہو یا میت نے وصیت نہ کی ہو تو مستحب ہے۔

Marfat.com

حرمِ مدینہ کا بیان

(۷۷۹) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَرَاکُمْ یَا بَنِیْ حَارِثَۃَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِّنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ اَنْتُمْ فِیْہِ وَخَرَّجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اثْنَا عَشَرَ مِیْلًا حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ حِمًی۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دیکھتا ہوں تم کو اے حارثہ کی اولاد کہ تم نکل گئے حرم سے یعنی مدینے کی حرم سے پھر حضرتؐ نے ان کی طرف التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اسی حرم میں ہو اور مسلم نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ آپؐ نے ٹھہرایا بارہ کوس کا رستہ مدینے کے گرد۔

(۷۸۰) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ حُرِّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ عَلٰی لِسَانِیْ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حرام ہوگیا میری زبان پر مدینے کے دو سنگستان کے اندر۔

ف بعضے علما کے نزدیک جیسے مکہ حرم ہے ویسے ہی مدینہ یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔

(۷۸۱) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا حَرَامٌ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینے کی دونوں طرف کی پتھریلی زمین کے اندر شکار وغیرہ کرنا حرام

ف اس حدیث کا مطلب بیان ہو چکا۔

اخیر زمانہ میں ایمان مدینہ کی طرف سمٹ کر آجائیگا

(۷۸۲) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹے گا مدینے کی طرف۔ جیسے سانپ سمٹتا ہے اپنے بل کی طرف۔

ف مدینہ ایمان کا گڑھ ہے ہر زمانے میں ایمانداروں کو وہاں جانے کی حاجت رہی جب تک حضرتؐ جیتے تو مسلمان ہر طرف سے دین سیکھنے کو جاتے تھے پھر خلیفوں کے وقت میں اسی طرح لوگ جایا کئے اور وہاں بڑے بڑے عالم ہو لئے۔ ہر زمانہ کے لوگ علم سیکھنے کو جایا کئے پھر حضرتؐ کی قبر مبارک کی زیارت کے لئے ہمیشہ لوگ جاتے ہیں۔ غرض مسلمانوں کو مدینہ جانے کی ہمیشہ حاجت ہے۔ اور قیامت کے قریب کفر کا ہر طرف غلبہ ہوگا آخر سب ملکوں کے ایماندار لوگ سب طرف سے سمٹ کر مدینے میں امام مہدیؑ کے پاس جمع ہوں گے تو جہاں سے ایمان نکلا تھا وہیں سمٹ کر جاویگا۔

مدینہ والوں کے ساتھ فریب کاری سخت گناہ ہے

(۷۸۳) ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ لَا یَکِیْدُ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ کَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ۔

بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مدینے والوں کو مکر اور حیلہ کر کے رنج دیگا وہ گل جاویگا جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے۔

مدینہ میں دجال داخل نہ ہوگا

(۷۸۴) خ اَبُوْبَکْرَۃَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَھَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ

بخاری میں ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینے میں نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اس دن مدینے کے سات

Marfat.com

وَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَّلَکَانِ ۔ دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے چوکیدار ہوں گے۔

ف یعنی تمام عالم میں دجال کا ڈر ہوگا سوائے مدینہ کے یہ حضرتؐ کی برکت سے مدینے کو فضیلت ہوئی۔

مدینہ کے حق میں حضورؐ کی دعا

(۷۸۵) ق اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَاجَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ۔ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مدینے میں برکت کر اس کی دونی جو تو نے مکہ میں برکت کی ہے۔

ف حضرت ابراہیمؑ نے مکے کے واسطے دعا کی اور حضرتؐ نے مدینے کے واسطے۔ برکت سے مراد کشایش رزق یا باطنی فیض ہے۔

شادی بیاہ کے احکام

جو شخص نکاح کی طاقت رکھتا ہے اسے نکاح کرنا مستحب ہے

(۷۸۶) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَآءٌ۔ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے جوانوں کے گروہ جو طاقت رکھتا ہو تم میں سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اس واسطے کہ نکاح نظر کا بڑا روکنے والا اور شرمگاہ کا بڑا بچانے والا ہے یعنی نکاح کے سبب آدمی حرام کاری اور اجنبی عورتوں کے گھورنے سے بچتا ہے اور جس کو خانہ داری کی طاقت نہ ہو تو وہ اپنے اوپر روزہ رکھنا ضرور جانے اس واسطے کہ اس کے حق میں روزہ رکھنا خصی کرنا ہے۔

ف یعنی جس طرح خصی کر ڈالنے سے شہوت جاتی رہتی ہے ویسے ہی روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ جس کو بیوی کھانے کپڑے دینے کا مقدور ہو اس کے حق میں نکاح کرنا مستحب ہے کہ حرام کاری اور نظر بازی سے بچے اور اگر مقدور نہ ہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خود بخود شہوت دور ہو جاوے گی۔

(۷۸۷) ق اَنَسٌ مَابَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا کَذَا وَکَذَا لٰکِنِّیْ اُصَلِّیْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ قَالَہٗ حِیْنَ سَمِعَ اِنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِہٖ قَالَ بَعْضُھُمْ لَآ اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ وَقَالَ بَعْضُھُمْ لَآ اٰکُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُھُمْ لَآ اَنَامُ عَلٰی فِرَاشٍ۔ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا جنہوں نے ایسا ایسا کہا لیکن میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں روزہ بھی رکھتا ہوں اور روزہ توڑتا بھی ہوں اور عورتوں سے صحبت کرتا ہوں سو جو میری سنت اور میری راہ سے پھرا وہ میرا نہیں یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب اپنے کچھ اصحاب کو سنا کہ بعضے ان میں کہتے ہیں کہ میں نے عورتوں کی صحبت داری چھوڑی اور بعضا کہتا ہے کہ میں گوشت نہ کھایا کروں گا اور بعضا کہتا ہے کہ میں بچھونے پر نہ لیٹا کرونگا۔

ف تین اصحاب نے جو بڑے عابد زاہد تھے حضرتؐ کی بعضی بیبیوں سے حضرتؐ کی عبادت کا حال پوچھا

Marfat.com

انھوں نے جو حال تھا سو بیان کیا۔ اُن اصحاب نے حضرتؐ کی عبادت کو کم جانا اور کہا کہ ہم کہاں اور رسول ا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں۔ خدا نے اگلے پچھلے گناہ پیغمبر کے سب معاف کر دیئے یعنی اپنا خاتمہ معلوم نہیں تو ہم کو
زیادہ عبادت کرنا چاہیئے سو ایک نے کہا کہ میں تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ رو
رکھا کروں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں نے عورتوں کی صحبت داری چھوڑی کبھی ان کے پاس نہ جاؤں گا۔ پھر اتنے میں حض
تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس اس طرح کہتے ہو قسم ہے خدا کی میں تو تم سے زیادہ تر خدا سے ڈرتا ہوں پھر یہ حدیث
خطبہ پڑھ کے فرمائی یعنی اگر رات دن برابر عبادت کرنا مباح چیزوں سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا تو میں ضرور اس کو اختیا
کرتا اس واسطے کہ مجھ کو خدا کا خوف تم سے زیادہ تر ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسولؐ کے نزدیک ع
میں میانہ روی پسند ہے اس واسطے کہ جو زیادہ دوڑتا ہے وہ آخر کو گر بھی پڑتا ہے خدا نے یہ حکم نہیں کیا کہ بندے
عبادت ہی کیا کریں اور آرام نہ کریں بلکہ عبادت کے وقت ٹھہرا دیئے ہیں اس میں ہزاروں حکمتیں ہیں دانا مسلمان
لازم ہے کہ اپنی جان پر نہایت مشکل نہ ڈالے نفل عبادت پر اتنی کمر نہ باندھے کہ فرض بھی ترک ہو جاویں اور
اتنی سستی اور کاہلی بھی اچھی نہیں کہ سوائے فرض کے سنت اور نفل بالکل اڑا دیوے غرضکہ درمیان راہ اختیار
کرے نہ بہت زیادہ ہو نہ بہت کمی۔

کسی عورت کو دیکھکر مرد کے دل میں خواہش پیدا ہو تو اپنی بیوی سے ہمبستری کرے

(۷۸۸) م جَابِرٌ اِنَّ الْمَرْاَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے۔

ف پوری حدیث یوں ہے کہ عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پھرتی ہے تو جو کوئی عورت کو دیکھے وہ اپنی جورو سے صحبت کرے تاکہ دل سے اس کا خطرہ دور ہو۔ عورت کو شیطان کی صورت اس واسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہے ویسے ہی عورت بھی۔

(۷۸۹) م جَابِرٌ اِذَا اَحَدُکُمْ اَعْجَبَتْہُ الْمَرْاَۃُ فَوَقَعَتْ فِیْ قَلْبِہٖ فَلْیَعْمِدْ اِلٰی امْرَاَتِہٖ فَلْیُوَاقِعْھَا فَاِنَّ ذَالِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسی کو بھلی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پھر دل میں اس کی صورت ٹھہر گئی ہو یعنی اس کا خیال بندھا ہو تو اپنی بیوی کی طرف آوے اور اس سے صحبت کرے سو مقرر یہ اپنی بیوی سے جماع کرنا دور کر دے گا جو اس کے جی میں دوسری عورت کا خیال آیا ہے۔

ف عورت کی اگر دل میں محبت آجاوے تو اس کا کامل علاج یہی ہے کہ اپنی بیوی سے صحبت کرے اگر ایک بار یا دو بار میں خیال دور ہو گیا تو بہتر ہے نہیں تو کئی بار صحبت کرے تو اس کا بالکل خیال دفع ہو۔ حکما بھی مریض عشق کی دوا جماع ہی تجویز کرتے ہیں اس واسطے کہ شہوت کا سبب منی کی زیادتی ہے جب صحبت کی تو منی کم ہوئی اور شہوت اور عشق بھی دور ہوا۔ حضرتؐ نے یہ دوا اس واسطے فرمائی کہ کہیں حرام میں گرفتار نہ ہو جاوے۔

نکاح متعہ حرام ہے

(۷۹۰) م سَبْرَۃُ بْنُ مَعْبَدِنِ الْجُھَنِیُّ مَنْ

مسلم میں سبرہ بن معبدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

Marfat.com

متعہ کی تحقیق اور شبہات کا جواب۔

اَنَّ عِنْدَهٗ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ النِّسَآءِ الَّاتِيْ تَمَتَّعَ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا۔

جس کے پاس کوئی عورت ہو ان عورتوں سے کہ جس نے متعہ کیا ہو تو اس کو چھوڑے یعنی متعہ کرنا اب حرام ہوا۔

ف متعہ اس کو کہتے ہیں کہ کسی عورت سے کہے کہ میں صحبت کے واسطے تجھ سے متعہ کرتا ہوں بدلے پانچ یا دس روپے کے، دو روز یا سال بھر کیلئے۔ سو اہل سنت وجماعت کے چاروں مذہب میں متعہ حرام ہے اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالکؒ کی طرف نسبت کیا ہے سو اس کو غلطی ہوئی ہے اس واسطے کہ امام مالکؒ کی مؤطا میں اور ان کی فقہ کی کتابوں میں متعہ کو صاف حرام لکھا ہے اور علمائے محدثین کی یہ تحقیق ہے کہ متعہ دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا۔ پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علیؓ سے مؤطا، بخاری، مسلم اور ترمذی میں اس کی روایت ہے۔ دوسری بار جنگِ اوطاس میں تین دن متعہ مباح ہوا پھر فتح مکے میں قیامت تک کو حضرتؐ نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم میں سلمہ بن اکوع سے اس حدیث کی روایت موجود ہے اور حضرتؐ کے سب اصحابؓ کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہے صرف عبداللہ بن عباسؓ اول اس کو درست کہتے تھے آخر کو جب ان کو حدیثیں پہنچیں تو وے بھی حرمت کے قائل ہوئے۔ چنانچہ ترمذی میں ثابت ہے اور جب حدیث اور فقہ کی کتابوں سے متعہ کی حرمت ثابت ہو چکی تو اب شیعہ کو اہل سنت کا الزام دینا محض بیجا ہے ان کی سمجھ میں خلل ہے۔

(۷۹۱) **م** سَبْرَةُ بْنُ مَعْبَدِ نِ الْجُهَنِيُّ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ كُنْتُ اَذِنْتُ لَكُمْ فِي الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَآءِ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذَالِكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهٗ وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا۔

مسلم میں سبرہ بن معبدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ میں نے تم کو اجازت دی تھی عورتوں سے متعہ کرنے کی اور بیشک خدا نے اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک۔ جس کے پاس متعہ والی عورتوں سے کوئی عورت ہو تو اس کو چھوڑ دیوے اور جو ان کو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ سو اسکو کچھ بھی نہ پھیر لیجو۔

ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا بحکمِ خدا قیامت تک حرام ہوا جیسے شراب اول مباح تھی پھر حرام ہوئی۔ باقی تفصیل بیان ہو چکی۔

بھتیجی اور پھوپی کو بھانجی اور خالہ کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا جائز نہیں

(۷۹۲) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلٰى ابْنَةِ الْاَخِ وَلَا ابْنَةُ الْاُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ نکاح کیا جاوے پھوپھی کا بھتیجی پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر۔

ف یعنی جس کے نکاح میں ایک عورت ہو تو اس کی زندگی میں اس عورت کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ نکاح درست نہیں اگر وہ مر جاوے تو درست ہے۔ اسی حدیث سے مجتہدوں نے قاعدہ نکالا ہے کہ جو ایسی دو عورتیں ہوں کہ اگر ان میں کوئی مرد ہوتی تو ان میں باہم نکاح درست نہ ہوتا تو ان کا جمع کرنا درست نہیں۔

(۷۹۳) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکاح نہ کیا جاوے عورت کا اس کی پھوپھی پر اور نہ اس کی خالہ پر۔

Marfat.com

(۷۹۴) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْأَۃِ وَعَمَّتِھَا وَبَیْنَ الْمَرْأَۃِ وَخَالَتِھَا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکاح میں ایک عورت کو اور اس کی پھوپھی کو ساتھ جمع نہ کرنا چاہئے اور نہ بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا چاہئے۔

بحالتِ احرام محرم کو نکاح کرنا درست نہیں

(۷۹۵) م عُثْمَانُ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکِحُ وَلَا یَخْطُبُ۔

مسلم میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمرے کا احرام باندھنے والا اور نہ کوئی وکیل ہو کر اس کا نکاح کر دیوے اور نہ خود منگنی کرے۔

ف امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا یہی مذہب ہے کہ محرم کا نکاح درست نہیں جب تک حج سے فراغت نہ پاوے اور امام اعظمؒ کے نزدیک درست ہے لیکن صحبت نہ کرے ان کے نزدیک اس حدیث کے یہ معنی کہ نکاح نہ کرے یعنی صحبت نہ کرے اس واسطے کہ حضرتؐ نے اپنا نکاح حضرت میمونہ سے احرام میں کیا تھا۔

کسی کی منگنی پر منگنی کرنے کی ممانعت

(۷۹۶) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر۔

ف یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہ شادی کی نسبت ٹھہر گئی ہو تو پھر وہاں اپنا پیغام دینا حلال نہیں کہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے اور اگر ابھی تک ٹھہری نہ ہو تو پیغام دینا مضائقہ نہیں۔

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے

(۷۹۷) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ۔ [1]

مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایماندار بھائی ہے ایماندار کا۔

ف یعنی جب مسلمان دوسرے مسلمان کا دینی بھائی ٹھہرا تو اس کی محبت اور خیر خواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہے۔

نکاحِ شغار (بلا مہر آنٹے سانٹے میں کرنے) کی ممانعت

(۷۹۸) م اِبْنُ عُمَرَ لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام میں شغار درست نہیں۔

ف شغار یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بہن کا دوسرے سے نکاح کرتا اس شرط سے کہ تو بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ بے مہر کر دے گویا بدلائی کرتے تھے اور اس تدبیر سے مہر بچاتے تھے سو دین اسلام میں یہ حرام ہے۔

کنواری اور بیوہ سے بغیر اجازت لئے نکاح کرنا درست نہیں

(۷۹۹) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تُنْکَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکاح نہ کیا جاوے بیوہ عورت کا جب تک اس سے اجازت نہ لی جاوے اور نہ نکاح کیا جاوے کنواری عورت کا جبتک

[1] امام مسلمؒ نے حدیث مذکور کو عنوانِ بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ۔

اس کا اذن نہ لیا جاوے لوگوں نے کہا کہ کنواری کا اذن کس طرح ہو یعنی وہ شرم سے کاہے کو بتلاوے گی۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کا چپ رہنا ہی اذن ہے۔

ف یعنی کنواری سے یوں کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہیں اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہے نہیں تو اس کا چپ رہنا ہی اجازت ہے۔ امام اعظمؒ کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا والی مختار ہے جہاں چاہے وہاں کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری اور جوان عورت خود مختار ہے خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک بیوہ خود مختار ہے چھوٹی ہو یا جوان اور کنواری کا والی مختار ہے خواہ چھوٹی ہو یا جوان۔

کنواری کی خاموشی بھی اجازت ہے لیکن بیوہ کی زبانی اجازت ضروری ہے

(۸۰۰) **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیوہ عورت تو اپنی جان کی خود مختار ہے بہ نسبت اپنے والی کے یعنی والی کا اس پر جبر نہیں پہنچتا نکاح میں اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہئے اور اس کا چپ رہنا بھی اس کی اجازت ہے۔

منگنی سے پہلے عورت کا چہرہ مہرہ دیکھنا جائز ہے

(۸۰۱) **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِيْ عُيُوْنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا **قَالَ** لِرَجُلٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ قَدْ نَظَرْتُ اِلَيْهَا قَالَ عَلٰى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلٰى اَرْبَعِ اَوَاقٍ فَقَالَ لَهُ عَلٰى اَرْبَعِ اَوَاقٍ كَاَنَّمَا تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيْكَ وَلٰكِنْ عَسٰى اَنْ نَبْعَثَكَ فِيْ بَعْثٍ تُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا اِلٰى بَنِيْ عَبْسٍ وَّبَعَثَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فِيْهِمْ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو نے اس کو دیکھ لیا ہے اس واسطے کہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے یعنی چھوٹی یا کرنجی آنکھ ہوتی ہے۔ یہ حضرتؐ نے اس مرد سے کہا جس نے حضرتؐ کو خبر دی کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اس نے کہا میں اس عورت کو دیکھ چکا ہوں حضرتؐ نے فرمایا کہ کتنے مہر پر تو نے اس سے نکاح کیا اُس نے کہا ایک سو ساٹھ درم پر۔ تو حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک سو ساٹھ درم پر مہر باندھا گویا کہ تم لوگ اس پہاڑ کی طرف سے چاندی کھود لیتے ہو ہمارے پاس تو نہیں جو ہم تجھ کو دیویں ولیکن عنقریب ہے کہ بھیجو ہم کسی دوڑ میں بھیجیں گے وہاں تجھ کو فائدہ ہوگا۔ راوی نے کہا پھر حضرتؐ نے بنی عبس کی قوم پر دوڑ بھیجی اور اس مرد کو اس میں بھیجا۔

تنگدستی میں زیادہ مہر باندھنا مکروہ ہے۔

ف معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اس کو دیکھ لے تاکہ آخر کو افسوس نہ کرنا پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پہنچے اور اسی سبب سے نقصان بیان کر دینا بھی درست ہے اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنے مقدور سے زیادہ مہر نہ باندھے اسی واسطے حضرتؐ نے اس پر عتاب کیا لیکن ازراہ کرم پھر اس کا نباہ کر دیا۔

Marfat.com

مہر کا بیان

(۸۰۲) ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَقَالَ لِرَجُلٍ خَطَبَ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرِدْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بخاری اور مسلم میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو کریگا اپنی لنگی سے اگر تو اس کو باندھے گا تو اس عورت کے پاس کچھ نہ رہے گا اور اگر عورت نے باندھا تو تیرے پاس کچھ نہ رہے گا۔ یہ حضرتؐ نے اس مرد سے کہا جس نے اس عورت سے منگنی کی جس نے اپنی ذات حضرتؐ کو دی تھی سو اس کو حضرتؐ نے قبول نہ کیا تھا۔

ف اس کا قصہ یوں ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میں نے اپنی جان آپ کو بخشی۔ حضرتؐ نے قبول نہیں کیا تب ایک صحابی نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا حضرتؐ اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو میرا نکاح اس سے کروا دیجئے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہے جس سے تو اس کا مہر ادا کرے اس نے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ جا تلاش کر کے لوہے کی ایک انگوٹھی لے آ۔ اس نے کہا کہ مجھ کو نہ مل سکیگی لیکن میری یہ لنگی ہے اسی کو میں مہر میں دیتا ہوں۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی میں دو آدمی کا کس طرح گذارا ہو سکے گا۔ آخر وہ ناامید ہو کر وہ شخص اٹھا۔ حضرتؐ نے دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہے اس کو بلایا اور فرمایا کہ تجھ کو قرآن یاد ہے اس نے کہا کہ ہاں مجھ کو فلانی فلانی سورت یاد ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ جا میں نے تیرا نکاح اس عورت سے کر دیا قرآن کے یاد کروا دینے پر یعنی اس کو سورتیں یاد کروا دے یہی اس کا مہر ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن اور کمتر سے کمتر مال بھی مہر ہو سکتا ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا۔ اور امام اعظمؒ کے نزدیک دس درہم سے کم مہر نہیں ہو سکتا ان کی دلیل اور حدیث ہے۔ ان کے مذہب میں اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں کو تنگی تھی۔

تعلیم قرآن کے عوض نکاح کرنا

(۸۰۳) ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بخاری اور مسلم میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جا میں نے تجھکو اس عورت کا مالک کر دیا قرآن یاد کرانے کے بدلے پر

ف یعنی عورت کو قرآن یاد کرا دینا ہی اس کا مہر ہے۔

(۸۰۴) ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ لِرَجُلٍ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ الَّتِي عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بخاری اور مسلم میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تجھ کو کچھ قرآن یاد ہے۔ یہ حضرتؐ نے اس مرد سے فرمایا جس نے اس عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تھا جس نے چاہا تھا کہ حضرتؐ کے پاس رہے۔

ف اس کا مفصل قصہ اوپر بیان ہو چکا۔

ولیمہ کرنے کی تاکید

(۸۰۵) ق أَنَسٌ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شادی کا کھانا کر ایک ہی بکرے کا سہی۔

Marfat.com

ف عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے زردی لگی تھی حضرتؐ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے انھوں نے کہا کہ میں نے نکاح کیا ہے حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میسر نہ ہو تو ایک ہی بکری میں ولیمہ ہو سکتا ہے۔

ولیمہ کی دعوت قبول کرنا چاہیئے

ولیمہ وغیرہ کی دعوت کے مسائل

(۸۰۶) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَۃِ فَلْیَاْتِھَا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شادی کے کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو وہاں جانا چاہیئے۔

ف ولیمہ اس کھانے کا نام ہے کہ بعد نکاح کے جب بیوی خاوند کے گھر آوے تو اس وقت دوستوں اور برادروں کو جمع کر کے کھلاوے طعام ولیمہ سنت ہے حضرتؐ اور اصحابؓ کیا کرتے تھے۔ بعض علما کے نزدیک ولیمے میں جانا واجب ہے نہ جاوے تو گنہگار ہووے اور بعضوں کے نزدیک مستحب ہے کھانا ضرور نہیں، کچھ عذر ہو تو نہ کھاوے۔

(۸۰۷) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ یُدْعٰی اِلَیْھَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَکُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَکَ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ برا کھانا بیاہ کا کھانا ہے جس میں مالدار بلائے جائیں اور محتاج چھوڑے جائیں اور جو دعوت نہ قبول کرے اس نے خدا کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

ف اکثر عادت یہ ہے کہ شادی کے کھانے میں سوائے برادری اور مالداروں کے محتاجوں کو نہیں پوچھتے اس واسطے اس کو برا فرمایا تو معلوم ہوا کہ اگر محتاجوں کو بھی دیجئے تو برائی بھی دور ہو جائے۔ اور دعوت نہ قبول کرنے کو اس واسطے بد کہا کہ خدا اور رسول کی مرضی یہ ہے کہ مسلمانوں کی آپس میں محبت اور الفت حاصل رہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب ہے محبت زیادہ ہونے کا پھر جب جس نے دعوت نہ قبول کی اس نے محبت توڑی تو اس نے خدا اور اس کے رسول کی مرضی چھوڑی۔

(۸۰۸) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ فَلْیُجِبْ فَاِنْ کَانَ صَائِمًا فَلْیُصَلِّ وَاِنْ کَانَ مُفْطِرًا فَلْیَطْعَمْ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیئے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کو نیک دعا کرے اور اگر بے روزہ ہو تو کھانا کھاوے۔

ف یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہے کھانے میں اگر عذر ہو تو اختیار ہے اور اگر دعوت میں کچھ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اس کے جاننے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو جا وے اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہے۔

(۸۰۹) ق اِبْنُ عُمَرَ اَجِیْبُوْا ھٰذِہِ الدَّعْوَۃَ اِذَا دُعِیْتُمْ لَھَا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس دعوت کو قبول کیا کرو جبکہ اس کے واسطے بلائے جاؤ

ف یعنی شادی کا کھانا قبول کرنا ضرور ہے۔

Marfat.com

تین طلاقوں کے بعد پھر پچھلے خاوند سے نکاح کرنا درست نہیں

(۸۱۰) ق عَائِشَةُ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَهٗ لِامْرَاَةِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَقَدْ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے کہ کیا تو چاہتی ہے کہ رفاعہ کے نکاح میں پھر لپٹ جاوے یہ نہیں ہے جب تک کہ تو اس دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھے اور تیرا شہد نہ چکھے یعنی بدون صحبت کے اول خاوند سے نکاح نہیں ہے یہ حضرتؐ نے رفاعہ کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اس کو تین بار طلاق دی تھی۔

ف رفاعہ کی عورت حضرتؐ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرتؐ میرے خاوند نے مجھ کو تین طلاقیں دیں سو میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کیا تو میں نے اس کو ایسا پایا جیسے کپڑے کا کھونٹ یعنی نامرد ہے تو حضرتؐ مسکرائے اور یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ تین طلاق کے بعد اول خاوند سے نکاح درست نہیں جب تک کہ دوسرا خاوند اس عورت سے صحبت نہ کر چکے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا۔

ہمبستری کے وقت کی دعاء

(۸۱۱) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ اَبَدًا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی جب اپنی بیوی سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے کہ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی شروع اللہ کے نام سے الٰہی بچائے رکھ ہم کو شیطان سے ہماری اولاد کو سو البتہ اگر جورو خاوند کے درمیان اس صحبت میں کوئی لڑکا قسمت میں ہوگا تو اس کو شیطان ہرگز ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

ف معلوم ہوا کہ صحبت داری سے غرض اولاد کی رکھے صرف آبریزی اور شہوت رانی ہی منظور نہ ہو اور سنت ہے کہ اس دعا کو اس وقت پڑھ لیا کرے کہ اگر اولاد ہو تو بابرکت ہو۔

شوہر اپنی بیوی کو ہمبستری کیلئے بلائے تو انکار نہ کرنا چاہیئے

(۸۱۲) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ رَّجُلٍ يَّدْعُوْا مَرْاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ کوئی مرد ایسا نہیں جو بلاوے اپنی بیوی کو لیٹنے کے واسطے پھر وہ انکار کرے مگر کہ اس پر غصے رہے گا آسمان والا یہانتک کہ وہ مرد اس سے راضی ہو

ف یعنی عورت کو خاوند سے اس کام میں انکار کرنا درست نہیں کہ اس سے خدا ناخوش ہوتا ہے۔

(۸۱۳) ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب رات کو علیحدہ سوتی ہے عورت، خاوند کا بستر

لہ عسیلہ کی حدیث کا ذکر جو فقہ میں نہایت مشہور ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

لْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ۔

چھوڑ کر یعنی خاوند سے روٹھ کے تو فرشتے اس کو فجر تک لعنت کیا کرتے ہیں۔

ف اس واسطے لعنت کرتے ہیں کہ عورت پر خاوند کی اطاعت اور رضامندی فرض ہے۔

(۸۱۴) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِيْئَ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب بلایا مرد نے اپنی بیوی کو اپنے بچھونے پر پھر اس نے آنے سے انکار کیا سو خاوند رات بھر غصے میں رہا تو اس عورت کو رات بھر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔

عورت کو شوہر کا راز افشا کرنے کی ممانعت

(۸۱۵) م اَبُوْسَعِيْدٍ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُرْوٰى مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ اِلٰى امْرَأَتِهٖ وَتُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا۔

مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ سب آدمیوں سے بہت برا آدمی خدا کے نزدیک مرتبے میں قیامت کے دن۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ امانت کا بڑا خیانت کرنے والا خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ مرد ہے کہ جو اپنی بیوی سے صحبت داری کرے اور بیوی اس سے صحبت داری کرے پھر اس کے بھید کو مشہور کرے۔

ف یعنی لوگوں سے بیان کرے کہ ہم نے اتنے بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال بیحیائی ہے اور نہایت گناہ۔

عزل (ہمبستری کے وقت منی باہر ٹپکانا) کی ممانعت

(۸۱۶) م جَابِرٌ اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علیحدہ ہو جایا کر سو بات تو یہ ہے کہ جو اس کے مقدر میں ہے سو ہونا ہے یعنی اگر اس کو اولاد ہونی ہے تو ضرور ہوگی یہ تدبیر کچھ کام نہ آوے گی۔

ف ایک شخص نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک لونڈی ہے میں نہیں چاہتا کہ اس سے اولاد ہو، اگر اجازت ہو تو انزال کے وقت اس سے علیحدہ ہو جایا کروں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی بعد اس کے وہ شخص پھر آیا اور اس نے کہا کہ یا حضرتؐ اس کو تو حمل رہ گیا حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے تو یہ بھی کہہ دیا تھا۔

(۸۱۷) غ اَبُوْسَعِيْدٍ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ۔

بخاری میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی روح ہونے والی قیامت تک نہیں مگر کہ وہ اس جہان میں پیدا ہو گی

ف یعنی جتنی روحیں خدا کے علم میں ہیں وہ اس عالم میں ضرور پیدا ہوں گی ایسا نہیں ممکن کہ ان میں سے کوئی بچ رہے اور یہ جو بعضے کہتے ہیں کہ بہت روحیں قالب میں نہ آویں گی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط مشہور ہے۔ حضرتؐ نے یہ حدیث اس وقت فرمائی تھی کہ جب اصحابؓ نے عرض کیا تھا کہ ہم نہیں چاہتے کہ لونڈیوں سے اولاد ہو۔ اگر حکم ہو تو صحبت کیا کریں اور انزال کے وقت علیحدہ ہو جایا کریں۔ مطلب حدیث کا

غ صحیح۔ مسلم فی حکم العزل ج ۱ ص ۴۶۴ شرح ۳۱۲ (چشتی)

Marfat.com

یہ ہے کہ یہ تمہارا خیال خام ہے جو ہونے والی روح ہے وہ ضرور ہوگی اور تمہاری تدبیر کچھ نہ چلے گی۔

گرفتار شدہ لونڈی اگر حاملہ ہو تو بغیر وضع حمل صحبت کی ممانعت

(۸۱۸) م اَبُوالدَّرْدَاءِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهٗ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهٗ قَبْرَهٗ كَيْفَ يُوَرِّثُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ۔

مسلم میں ابودرداء سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میں نے ارادہ کیا کہ پیٹ پھولی لونڈی سے صحبت کرنے والے پر ایسی لعنت کروں کہ اس کے ساتھ اس کی قبر میں گھس جاوے کیونکر اس لڑکے کو اپنا وارث کریگا اور حالانکہ وہ اس کو حلال نہیں کیونکر اس لڑکے کو اپنا خدمت گار بناوے گا حالانکہ وہ اس کو حلال نہیں۔

ف اس حدیث کا سبب یہ ہے کہ لوٹ میں ایک لونڈی آئی تھی اس کا پیٹ پھولا تھا۔ حضرتؐ نے پوچھا کہ یہ کس کی لونڈی ہے لوگوں نے کہا کہ فلانے شخص کی ہے۔ حضرتؐ نے پوچھا کہ اس کا مالک اس سے صحبت بھی کرتا ہے لوگوں نے کہا کہ ہاں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس کا تو پیٹ پھولا ہے اور لڑکا پیدا ہوا سو اگر مالک نے اس کو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اس کو اول خاوند کا حمل ہو تو اس نے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حالانکہ کافر اور مسلمان میں وراثت نہیں اور اگر مالک نے اس کو اپنا بیٹا نہ کہا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اس کو غلام بنانا اور اس سے غلام کی طرح خدمت لینا کیونکر درست ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ نسب کا خلط کرنا درست نہیں اسی واسطے اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدون حیض یا بے لڑکا پیدا ہوئے صحبت کرنا درست نہیں تاکہ نطفے میں شبہ نہ پڑے۔

دودھ پلانے والی عورت سے شوہر صحبت کر سکتا ہے

(۸۱۹) م اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ لَوْ كَانَ ذَالِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَعْنِي الْعَزْلَ عَنِ الْمَرْاَةِ۔

مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر یہ ضرر کرتا تو فارسیوں اور رومیوں کو بھی ضرر کرتا یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا۔

ف ایک شخص نے کہا کہ میں اپنی عورت سے صحبت کرکے باہر انزال کرتا ہوں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو کس واسطے یہ کرتا ہے اس نے کہا کہ میری عورت لڑکے کو دودھ پلاتی ہے میں ڈرتا ہوں کہ حمل رہنے سے لڑکے کو کچھ ضرر نہ ہووے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اس میں کچھ ضرر ہوتا تو فارسیوں اور رومیوں کی اولاد کو ضرر کرتا حالانکہ وے لوگ دودھ پلانے والی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں اور حمل بھی رہتا ہے اور کچھ ان کی اولاد کو ضرر نہیں ہوتا معلوم ہوا کہ امور دنیاوی میں تجربہ حجت ہے۔

(۸۲۰) م جُدَامَةُ بِنْتُ وَهْبٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ يَصْنَعُوْنَ ذَالِكَ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ۔

مسلم میں جدامہ بنت وہبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے والی عورت کی صحبت سے منع کردوں یہانتک کہ مجھ کو یاد آیا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہیں سو ان کی اولاد کو کچھ ضرر نہیں کرتا ہے۔

Marfat.com

ف عرب لوگ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا بُرا جانتے تھے اور اطبا بھی بخیال ضرر لڑکے کے منع کرتے ہیں اسیواسطے حضرتؐ نے بھی منع کرنے کا ارادہ کیا تھا پھر جب دیکھا کہ ایران اور روم میں یہ معمول ہے اور ولاد کو کچھ ضرر نہیں ہوتا تو تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ بات واجب الامتناع نہیں صرف ایک ضعیف احتمال پر کیوں جوان مرد تکلیف اٹھا دیں مبادا کہ حرام کاری میں گرفتار ہوں۔

دو سال کے بعد دودھ پینا معتبر نہیں

(۸۲۱) خ عَائِشَةُ إِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شیر خوارگی تو صرف بھوک سے ہے۔

ف یعنی جس شیر خوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہے تو اس کا اعتبار طفلی تک ہے کہ چھوٹے لڑکے کی بھوک بے دودھ نہیں جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیوے تو اس کا اعتبار نہیں وہ نکاح کو نہیں روکتا۔

دودھ پلانے والی عورت کی گواہی کا حکم

(۸۲۲) م عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ كَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنْ قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا وَيُرْوَى كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دَعْهَا عَنْكَ قَالَهُ لَهُ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا۔

مسلم میں عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حالانکہ وہ کہتی ہے کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا اور دوسری روایت یوں ہے کہ یہ کیونکر ہوگا اور حالانکہ شیر خوارگی کی گفتگو ہوئی اس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دے۔ یہ حضرتؐ نے عقبہ سے فرمایا جبکہ اس نے ام یحییٰ ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ عورت آئی اس نے کہا کہ میں نے تم دونوں بیوی خاوند کو دودھ پلایا تھا

ف جب اس عورت نے یہ کہا تو عقبہ نے کہا کہ مجھکو معلوم نہیں کہ میں نے تیرا دودھ پیا ہو پھر اپنی بیوی کے لوگوں سے پوچھا انھوں نے بھی انکار کیا۔ پھر عقبہ نے حضرتؐ سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی۔ امام مالکؒ کا یہی مذہب ہے کہ فقط ایک عورت کے قول سے رضاعت یعنی شیر خوارگی ثابت ہو جاتی ہے لیکن اور اماموں کے مذہب میں ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہیں یا دو مرد کہیں یا ایک مرد اور دو عورتیں تو ان کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ حضرتؐ نے یہ حکم ازراہِ احتیاط اور تقوی فرمایا نہ ازراہِ فتوی۔

جو رشتے نکاح سے حرام ہوتے ہیں وہی رشتے دودھ سے حرام ہوتے ہیں

(۸۲۳) خ عَائِشَةُ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ۔

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہے جیسے پیدائش کا رشتہ حرام کرتا ہے

ف یعنی جہاں جہاں نسب کے سبب نکاح نہیں درست، وہاں دودھ پینے کی جہت سے بھی نکاح درست نہیں جیسے ماں اور بہن سے نکاح حرام ہے ویسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہے اسی طرح اور بھی قیاس کیا چاہیے دودھ پلائی کا بڑا حق ہے دایہ اور اس کے لوگوں سے سلوک کرنا سنت ہے۔

غ صحیح: بخاری ج ۲ ص ۷۶۴۔

Marfat.com

حرمت کا سبب نسبی تعلق ہے

(۸۲۴) خ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّتْ اَخِیْ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهٖ وَهِیَ لِیْ حَلَالٌ قَالَهٗ لِاَبِیْ بَكْرٍ لَمَّا خَطَبَ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَا اَنَا اَخُوْكَ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَّهُوَ مِنْ حَدِیْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

بخاری میں عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے خدا کے دین اور خدا کی کتاب میں اور وہ یعنی عائشہؓ مجھ کو حلال ہے یہ حضرتؐ نے ابی بکر صدیقؓ سے فرمایا جبکہ اپنے ساتھ حضرت عائشہؓ کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیقؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ میں تو آپ کا بھائی ہوں یہ حدیث اسی طرح مرسل آئی ہے یعنی عروہ تابعی نے صحابی کا نام ذکر نہیں کیا اور حقیقت میں یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے ہے وے حضرتؐ سے نقل کرتی ہیں۔

ف ابی بکر صدیقؓ نے حضرت عائشہؓ کی منگنی کے وقت یہ عذر کیا کہ حضرتؐ مجھ کو بھائی فرمایا کرتے ہیں سو بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا۔ حضرتؐ نے جواب دیا کہ ہماری اور تیری دینی برادری ہے اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی حرمت کا سبب تو نسبی برادری ہے۔

نکاح نہ کرنے اور خصی ہونے کی ممانعت

(۸۲۵) خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ وَتَمَامُهٗ فَاخْتَصِ عَلٰی ذَالِكَ اَوْ ذَرْ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خشک ہو چکا قلم اس پر جس کا تو ملنے والا ہے اور اس حدیث کی تمامی یہ ہے سو خصی بن اس بات پر یا چھوڑ دے خصی ہونے کو۔

ف ابوہریرہؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ میں جوان ہوں اور مجرد اگر اجازت ہو تو فوطے کاٹ کر خصی ہو جاؤں تاکہ زنا اور حرام سے بچوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو تیری قسمت میں ہونا ہے سو قلم تقدیر اس کو لکھ چکا یہ تیرا خیال بے فائدہ ہے تقدیر کے آگے تدبیر کچھ نہیں چلتی۔

عورت کو حق ہے کہ وہ چاہے تو اپنا نفس کسی کو بخشدے

(۸۲۶) خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَالِیْ اَلْیَوْمَ فِی النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ قَالَهٗ لِاِمْرَاَةٍ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَیْهِ۔ [1]

بخاری میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو تو آج عورتوں کی طرف کچھ حاجت اور ضرورت نہیں یہ حضرتؐ نے اس عورت سے کہا تھا جس نے اپنی ذات کو حضرتؐ کے سامنے کیا۔

ف خدا نے حکم کیا تھا کہ جو عورت بے خاوند والی بدون مہر کے اپنی ذات پیغمبر کو بخشے تو حضرتؐ پر وہ عورت حلال تھی۔ ایک بار ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اپنی ذات حضرتؐ کو بخشی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورت کی مجھ کو کچھ حاجت نہیں۔ ہندوستان میں نصاریٰ اسوقت میں مسلمانوں پر طعنہ دیتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر کی نو بیبیاں تھیں بلکہ تمام عالم کی عورتیں اپنے واسطے حلال کر لی تھیں اور حالانکہ پیغمبروں کو عورتوں کی طرف خواہش نہیں ہوتی اس کا جواب یہ ہے کہ اگر عورت سے

نصرانیوں کے اس شبہ کا رد کہ حضورؐ کی بہت سی بیبیاں تھیں۔

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "منگنی کرنیوالے کو ولی سے یہ کہنا کہ فلانی عورت سے میری شادی کر دو جائز ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

نرت کرنا عمدہ کمال آدمی کا ہوتا تو سب جہان کے نامرد اور ہیجڑے پیغمبر بن جاتے بلکہ خود آدمی کا نشان دنیا میں
ہوتا اس واسطے کہ اول حضرت آدمؑ سے نکاح کی سنت جاری ہوئی بلکہ خود انجیل کے اندر پولس حواری نے
ں مکتوب میں جو عبریوں کو لکھا یوں کہا ہے کہ تمام خلق میں نکاح کرنا معزز اور افضل ہے اور مشہور ہے کہ حضرت
ؤد کی ننانوے بیبیاں تھیں اور توریت میں موجود ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی تین عورتیں تھیں سارا۔ ہاجرا اور قطورا۔
ر حضرت موسیٰؑ کی دو عورتیں تھیں ایک صفورا اور دوسری حبشی عورت اور حضرت یعقوبؑ کی چار عورتیں تھیں
بیبیاں اور دو حرم۔ سو اگر عورتیں کرنا پیغمبروں کی شان کے خلاف ہوتا تو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ
ر حضرت موسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ کیوں کرتے اور باوجودیکہ خدا نے ہمارے پیغمبر پر بے خاوند والی عورتیں جو خوشی
ے بدون مہر اپنی ذات بخشیں حلال کی تھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پھر بھی حضرت قبول نہ کرتے تھے
پھر باوجود میسر ہونے اور اجازت الٰہی کے کنارہ کرنا دلیل ہے کمال عفت اور پاکیزگی کی۔ غرض کہ نصاریٰ کی
ر اعتراضیں بھی جو دین محمدی پر کرتے ہیں اسی طرح واہی تباہی ہیں اگر تھوڑا بھی شعور دار آدمی ہو تو بخوبی ان کی
دہی کرے اس کے واسطے کچھ زیادہ علم کی حاجت نہیں۔

حضورؐ کا ارشاد ان من البیان لسحرا

(۸۲۷) خ عَلِیٌّ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا — بخاری میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر
بعضا بیان تو جادو ہوتا ہے یعنی جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ
ہو جاتا ہے ویسی بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہے۔

ف مصابیح میں روایت ہے کہ مشرق سے دو آدمی آئے انھوں نے حضرتؐ کے روبرو خطبہ پڑھا لوگو
ان کی خوش تقریری سے بڑا تعجب ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ علمائے حدیث نے کہا ہے کہ اگر باطل
ت میں خوش تقریری کرے تو حرام ہے اور حق بات میں پسند ہے۔

شادی میں خوشی منانا چاہیئے

(۸۲۸) خ عَائِشَۃُ یَا عَائِشَۃُ مَا کَانَ مَعَکُمْ لَہْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ یُعْجِبُہُمُ اللَّہْوُ۔ — بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ اے عائشہؓ تمہارے پاس کھیل نہ تھا اس واسطے کہ انصاریوں
کو کھیل خوش معلوم ہوتا ہے۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک عورت کی ایک انصاری مرد سے شادی کر دی تب
حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ کھیل فرمایا دف بجانے کو اور شعر گانے کو۔ معلوم ہوا کہ نکاح میں دف بجانا اور گانا
حلال ہے بشرطیکہ دف میں جھانجھ نہ ہو اور راگ کا مضمون خلاف شرع نہ ہو۔

سری پائے کھلانے کی دعوت جائز ہے

(۸۲۹) خ اِبْنُ عُمَرَ اِنْ دُعِیتُمْ اِلٰی — بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم

لہ امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "خطبۂ نکاح کا بیان" میں ذکر کیا ہے۔ بخاری میں یہ حدیث حضرت عمرؓ سے مروی ہے حضرت علیؓ سے نہیں
لہ امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "عورتوں کا دلہن کو شوہر کے پاس پہنچانا" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

کُرَاعٍ فَاَجِیْبُوْا۔ [1] دعوت میں صرف بکری کے پاؤں کی نلی کی طرف بلائے جاؤ تو بھی قبول کر

ف یعنی دعوت قبول کرنا واجب ہے اگرچہ نہایت حقیر اور ناچیز کھانا ہووے۔

غیرت کا بیان

(۸۳۰) **خ** اَنَسٌ عَادَتْ اُمُّکُمْ بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رشک کیا یعنی جہل کی تمہاری ماں نے۔

ف حضرتؐ اپنی کسی بی بی کے گھر میں تھے دوسری بی بی نے ایک پیالے میں کھانا بھیجا گھر والی بی بی نے اپنے ہاتھ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرتؐ اس کھانے کو پیالے میں سمیٹ کر رکھتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرتؐ نے اس کے عوض میں دوسرا ثابت پیالہ دیا۔ بعضی روایت میں آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ کے گھر میں حضرتؐ تھے اور حضرت زینبؓ نے حضرتؐ کو کھانا بھیجا۔ رشک کرنا عورتوں میں پیدائشی چیز ہے خصوصاً سوتنوں میں۔ شرع میں اس پر پکڑ نہیں اسی واسطے حضرتؐ نے بھی ان پر کچھ غصہ نہ کیا۔

اگر کوئی عورت کسی عورت کے پاس آئے تو اس کا نقشہ اپنے شوہر سے نہ بیان کرے

(۸۳۱) **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَۃُ الْمَرْاَۃَ فَتَنْعَتُهَا لِزَوْجِهَا کَاَنَّهٗ یَنْظُرُ اِلَیْهَا۔ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری عورت سے پھر بیان کرے اسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح کہ گویا اسکو دیکھتا ہے۔

ف جب عورت دوسری عورت کی ساری کیفیت اپنے خاوند سے کہے گی تو اس کو اس کا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہوں اس واسطے حضرتؐ نے اس کو منع فرمایا۔ غور کیا چاہیے کہ شریعت میں کیا کیا دور اندیشی ہے چنانچہ اسی واسطے اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی شرع میں منع ہے۔

مرد کا یہ کہنا کہ میں آج رات اپنی تمام عورتوں سے صحبت کروں گا

(۸۳۲) **ق** اَبُوْ هُرَیْرَۃَ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَۃَ بِمِائَۃِ امْرَاَۃٍ تَلِدُ کُلُّ امْرَاَۃٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا یُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَکُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَاَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَۃٌ نِصْفَ اِنْسَانٍ لَوْ قَالَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ لَمْ یَحْنَثْ وَکَانَ اَرْجٰی لِحَاجَتِهٖ وَرُوِیَ تِسْعِیْنَ وَرُوِیَ سَبْعِیْنَ۔ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا سلیمان بن داؤدؑ نے کہا کہ آج کی رات سو عورتوں پر گھوموں گا یعنی ان سے صحبت کروں گا کہ ان میں سے ہر ایک عورت لڑکا جنے گی جو راہ خدا میں جہاد کریگا تو فرشتے نے اس سے کہا کہ کہہ لے کہ اگر اللہ چاہے گا سو انشاء اللہ نہ کہا اور کہنا بھول گیا پھر ان عورتوں پر گھوما سو اُن میں سے کوئی نہ جنی مگر ایک عورت آدھا آدمی جنی۔ اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو اس کی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا امیدوار رہتا اور ایک روایت میں سو عورت کے بجائے نوے عورت کا ذکر ہے اور دوسری روایت میں ستر۔

ف جب لوگوں نے جہاد میں سستی کی تب حضرت سلیمانؑ نے کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد میں غیرور

---

[1] صحیح بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ الفاظ مروی ہیں اجیبوا عذہ الدعوۃ اذا دعیتم کہا۔ (چشتی)

Marfat.com

کی حاجت نہ ہے مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے مراد نہ پوری ہوئی۔ معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے تو انشاء اللہ ضرور کہہ لیوے اس واسطے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہیں ہو سکتا پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ۔

اگر سفر میں طویل مدت گذر چکی ہو تو رات میں اچانک گھر نہ آنا چاہئے

(۸۳۳) **ق** جَابِرٌ اِذَا اَطَالَ اَحَدُکُمُ الْغَیْبَۃَ فَلَا یَطْرُقْ اَھْلَہٗ لَیْلًا۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی سفر میں گھر سے زیادہ غائب رہا ہو تو اپنے گھر والوں میں رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر میں آوے۔

ف دن کے آنے میں بہت فائدے ہیں کہ عورت اس کی پاکی لے ڈالے غسل کرے کپڑے بدلے تاکہ خاوند کو نفرت نہ ہو اور خاوند بھی نہا دھو کر صفائی حاصل کرے کہ عورت کو نفرت نہ ہو اور دن میں عمدہ کھانے کا سامان ہو سکتا ہے رات کے آنے میں کچھ نہیں ہو سکتا۔ **نقل** ہے کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ چھوڑ کر سفر کو گیا سولہ برس کے بعد رات کے وقت گھر میں آیا بیٹا جوان ہوا تھا اپنی ماں کے پاس بیٹھا تھا۔ اس شخص کو گمان بد ہوا کہ عورت حرام کار ہے اپنے یار کو لئے بیٹھی ہے۔ اس کمبخت نے بے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا۔ پھر جب حقیقتِ حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو اگر دن کو آتا تو یہ حال نہ ہوتا اس واسطے کہ حضرتؐ نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر میں نہ آوے۔ اسی طرح شریعت کے حکموں میں ہزاروں فائدے دینی اور دنیوی ہیں وقت پر ان کی خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں

مرد کا بیماری کے ایام میں دوسری بیوی کے پاس گذارنا درست ہے

حضرت عائشہؓ کے ساتھ حضرتؐ کی محبت کا ذکر

(۸۳۴) **ق** عَائِشَۃُ اَیْنَ اَنَا غَدًا اَیْنَ اَنَا غَدًا **قالہ** فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں کل کہاں ہوں گا میں کل کہاں ہوں گا یہ حضرتؐ نے اس بیماری میں فرمایا جس میں انتقال ہوا۔

ف حضرتؐ کا دستور تھا کہ ایک ایک دن سب بیبیوں کے گھر رہتے تھے لیکن حضرت عائشہؓ کو سب سے زیادہ چاہتے تھے جب مرض الموت میں بیمار ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی کل کس بی بی کی باری ہوگی۔ اس کلام سے بیبیاں سمجھیں کہ حضرتؐ کا دل یہی چاہتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کے گھر میں رہیں۔ سب نے خوشی سے اجازت دی کہ آپ عائشہؓ کے گھر میں رہیں ہم نے اپنی باری معاف کی۔ حضرت نہایت خوش ہو گئے پھر وہیں رہے اور وہیں انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہؓ کی ثابت ہوئی۔

نفقہ کے احکام

عورت کو اپنے شوہر کی کمائی سے خرچ کرنے کا ثواب

(۸۳۵) **م** عَائِشَۃُ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ کَسْبِ زَوْجِھَا مِنْ غَیْرِ اَمْرِہٖ فَلَھَا نِصْفُ اَجْرِہٖ۔ [1]

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب راہِ خدا میں عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اس کے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملے گا۔

ف خرچ کرے بدون کہے یعنی اس کے خاوند نے نہ منع کیا تھا دینے کو نہ اجازت دی تھی۔

غ صحیح یہ حدیث اگرچہ تھوڑے بہت الٹ پھیر کے ساتھ مسلم میں بھی ہے مگر ان الفاظ کے ساتھ بخاری ہی میں ہے۔

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "اگر عورت کا شوہر کہیں چلا جائے تو بچہ کا نفقہ کس طرح خرچ کرنا چاہئے۔ میں ذکر کیا ہے (حشتی)

Marfat.com

رضاعت کے احکام

جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہی رشتے دودھ سے حرام ہوتے ہیں

(۸۳۶) م اُمُّ سَلَمَۃَ اَنَّ حَمْزَۃَ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ۔

مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہے۔

ف امیر حمزہؓ حضرتؐ کے چچا تھے لوگوں نے حضرتؐ سے کہا کہ آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کیجئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ یعنی دودھ کے رشتے سے وہ میری بھتیجی ہوئی تو نکاح درست نہیں۔

(۸۳۷) م عَلِیٌّ اِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِیْ اِنَّھَا ابْنَۃُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ یَعْنِیْ بِنْتَ حَمْزَۃَ۔

مسلم میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر امیر حمزہؓ کی بیٹی مجھ کو حلال نہیں وہ تو میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہے۔

ف حضرت امیر حمزہؓ حضرتؐ کے چچا تھے لیکن حمزہؓ اور حضرتؐ نے ایک عورت کا دودھ پیا تھا تو بھائی ہو گئے اور ان کی بیٹی بھتیجی حضرتؐ کی ہوئی۔ حضرت علیؓ مرتضیٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرتؐ سے کہا کہ آپ قریش کی عورتوں سے اکثر نکاح کرتے ہیں ہمارے خاندان سے کیوں نہیں کرتے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمہارے خاندان میں کوئی ہے میں نے کہا کہ ہاں حمزہ کی بیٹی موجود ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

(۸۳۸) ق اُمُّ حَبِیْبَۃَ بِنْتُ اَبِیْ سُفْیَانَ لَوْ اَنَّھَا لَمْ تَکُنْ رَبِیْبَتِیْ فِیْ حَجْرِیْ مَا حَلَّتْ لِیْ اِنَّھَا ابْنَۃُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ اَرْضَعَتْنِیْ وَاَبَاھَا ثُوَیْبَۃُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَیَّ بَنَاتِکُنَّ وَلَا اَخَوَاتِکُنَّ یَعْنِیْ دُرَّۃَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ لَھَا لَمَّا عَرَضَتْ عَلَیْہِ اُخْتَھَا عَزَّۃَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت ام حبیبہؓ ابوسفیان کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اگر درہ میری بی بی کی لڑکی میری گود کی پالی نہ ہوتی تو بھی میرے واسطے حلال نہ ہوتی۔ مقرر درہ تو میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہے مجھ کو اور اس کے باپ کو ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا ہے۔ سو اے میری بیبیو! اپنی لڑکیوں اور اپنی بہنوں کے نکاح کرنے کو میرے ساتھ نہ کہا کرو یہ حضرتؐ نے حضرت ام حبیبہؓ سے کہا جبکہ انھوں نے اپنی بہن عزہ کے نکاح کو حضرتؐ سے کہا تھا۔

ف حضرت ام حبیبہؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرتؐ میری بہن سے جن کا عزہ نام ہے آپ نکاح کیجئے حضرتؐ نے فرمایا اسواسطے کہ جورو کی حیات میں سالی سے نکاح کرنا درست نہیں پھر حضرت ام حبیبہ نے کہا کہ یا حضرتؐ میں نے سنا ہے کہ ابوسلمہ کی بیٹی سے جس کا درہ نام ہے آپ نکاح کیا چاہتے ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ غلط بات ہے کہ اول تو درہ میری ربیبہ ہے یعنی ام سلمہ کی لڑکی ہے اور دوسرے دودھ کے رشتے سے میری بھتیجی ہے نکاح کی کون صورت ہے۔

(۸۳۹) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَۃِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکاح حرام ہو جاتا ہے دودھ پینے سے جو نکاح کہ حرام ہوتا ہے رشتہ

[1] حدیث مذکور صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

ف یعنی جیسے سگی ماں اور بہن اور خالہ اور عمہ سے نکاح درست نہیں ویسے ہی دودھ کے رشتے سے نکاح درست نہیں۔ باقی تفصیل فقہ میں دیکھنا چاہیے۔

(۸۴۰) ق عَائِشَةُ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ يَعْنِي أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے افلح ابو قعیس کے بھائی کے حق میں حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کو آنے دے اس واسطے کہ وہ تیرا شیر نوشی کے رشتے سے چچا ہے تیرا داہنا ہاتھ خاک آلودہ ہو اگر تو حکم نہ مانے۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابو قعیس کی بیوی کا دودھ پیا تھا جب عورتوں کو پردے کا حکم ہوا تو افلح ابو قعیس کا بھائی میرے دروازے پر آیا اور اس نے گھر میں آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے کہا واللہ میں اس کو اجازت نہ دوں گی جب تک کہ حضرتؐ اجازت نہ دیں گے اس واسطے کہ مجھ کو ابو قعیس نے دودھ نہیں پلایا بلکہ اس کی بیوی نے پلایا جب حضرتؐ گھر میں تشریف لائے تب میں نے یہ حال حضرتؐ سے عرض کیا اُس وقت حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ اسی واسطے حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ جو نسب سے حرام ہے وہ شیر خوارگی سے بھی حرام ہے۔ معلوم ہوا کہ دایہ کے خاوند اور اس کے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا ضرور نہیں کہ وے محرم ہو گئے۔

ایک دو چسکی لینے سے دودھ کا رشتہ ثابت نہیں ہو جاتا

(۸۴۱) م لَا تُحَرِّمُ الْفَضْلَةُ وَلَا الْفَضْلَتَانِ وَلَا الْإِمْلَاجَةُ وَلَا الْإِمْلَاجَتَانِ۔

مسلم میں ام الفضلؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دودھ کا ایک بار یا دو بار چوسنا نکاح کو حرام نہیں کرتا۔

ف امام شافعیؒ کے مذہب میں پانچ بار دودھ چوسنے سے نکاح منع ہے ایک دو بار سے نہیں۔ بموجب اس حدیث کے اور امام اعظمؒ کے نزدیک ایک بار دو بار سے بھی نکاح منع ہے اس واسطے کہ قرآن میں مطلق ہے ایک بار دو بار کی قید نہیں۔ واللہ اعلم۔

(۸۴۲) م عَائِشَةُ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایکبار دو بار دودھ کا چوسنا نکاح حرام نہیں کرتا۔

بڑے آدمی کو دودھ پلانا

(۸۴۳) ق عَائِشَةُ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبُ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَهُ لِسَهْلَةَ بِنْتِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ فَقَالَ أَرْضِعِيهِ قَالَتْ وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اپنا دودھ پلا دے سالم کو تاکہ تو اس پر حرام اور نا جائز ہو جاوے اور وہ کھٹکا بھی جاتا رہے گا جو ابو حذیفہؓ کے جی میں آتا ہے۔ یہ حضرتؐ نے سہلہ سہیل بن عمرو کی بیٹی سے فرمایا جبکہ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ میں ابو حذیفہ کے منہ پر کچھ کراہت دیکھتی ہوں سالم کے اندر آنے سے تب حضرتؐ نے فرمایا تو اس کو اپنا دودھ پلا دے۔ اس نے کہا اور کیونکر اس کو پلاؤں اور حالانکہ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهٗ رَجُلٌ كَبِيْرٌ۔

وہ بڑا مرد ہے یعنی اپنی چھاتی سے جوان مرد کو کیونکر پلاؤں تو حضرتؐ نے تبسم کیا اور فرمایا البتہ میں نے جانا ہے کہ وہ جوان مرد ہے یعنی چھاتی سے پلانا ضرور نہیں جو تجھ کو حیرانی ہو کسی برتن میں کر کے پلا دے۔

ف ابو حذیفہؓ کا سالم آزاد غلام تھا ان کو اس کے اندر جانے سے گمان بد آتا تھا اس واسطے حضرتؐ نے یہ تدبیر بتلائی شیر خوارگی سے حرمت طفلی میں ثابت ہوتی ہے جوانی میں نہیں چنانچہ اور احادیث میں ظاہر ہے تو اس حدیث کا حکم سالم کو خاص ہے یا کہ یہ حکم منسوخ ہے۔

لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا

(۸۴۴) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہے اور زنا کرنے والے کو پتھر۔

ف یعنی لڑکے کا مالک وہی ہے جس کے نیچے اس لڑکے کی ماں ہے خواہ نکاح سے خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار دعوے کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہے تو اس کی قسمت میں پتھر ہے یعنی وہ مالک نہیں اور اگر حرام کا بیاہا ہو تو اس کو سنگسار کرنا چاہیے۔

پہلی رات کے بعد بیوہ اور کنواری کے پاس کتنی مدت رہنا چاہئے

(۸۴۵) م اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِكِ عَلٰٓى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَآئِيْ۔

مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ البتہ تیرے خاوند پر کچھ تیری خواری اور بے قدری نہیں اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس رہوں اور اگر سات دن تیرے پاس رہونگا تو سات سات دن اور اپنی بیبیوں کے پاس بھی رہوں گا۔

ف حضرتؐ نے ام سلمہؓ سے نکاح کیا اور ایک رات اُن کے پاس رہے صبح کو ام سلمہؓ نے کہا کہ میں پہلے خاوند کے گھر میں بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد سات دن میرے پاس برابر رہا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو میرے نزدیک بھی کچھ بیقدر نہیں ہے لیکن خدا کا حکم یوں ہے کہ اگر میں تیرے پاس سات دن رہوں تو اور بیبیوں کے پاس بھی رہوں گا یعنی جس کی کئی بیبیاں ہوں وہ سب کی باری برابر رکھے نہیں تو گنہگار ہوگا۔

(۸۴۶) م اُمِّ سَلَمَةَ ثَلٰثٌ لِلثَّيِّبِ وَسَبْعٌ لِلْبِكْرِ۔ [1]

مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین راتیں بیوہ عورت کو اور سات راتیں کنواری عورت کو۔

ف یعنی اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین راتیں برابر اس کے پاس رہے اور کنواری کے پاس سات راتیں رہے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا۔

دیندار عورت سے نکاح کرنا مستحب ہے

(۸۴۷) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہے عورت کا چار سبب سے۔ اس کے مال کے سبب سے

[1] حدیث مذکور صحیح مسلم میں حضرت ابی بکر بن عبدالرحمٰنؒ سے مروی ہے حضرت ام سلمہؓ سے نہیں نیز روایات کے الفاظ میں تقدم اور تاخر بھی ہے

Marfat.com

لِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

اور اس[1] کے حسب نسب کے سبب سے اور اس[2] کی خوبصورتی کے سبب سے اور اس کی دینداری[3] کے سبب سے۔ سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھوں میں خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا۔

[1] یعنی دستور ہے کہ عورت کے نکاح کی رغبت انھیں چار چیزوں کے سبب سے ہوتی ہے سو فرمایا کہ دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکھ کہ زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال اور حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر نہ کر اکثر دھوکا ہوتا ہے اور اس کی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ ہو جاتی ہے اور اگر دینداری کے ساتھ مال اور نسب رجال بھی ہو تو سبحان اللہ نور علیٰ نور۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضورؐ کا ارشاد

(۸۴۸) ق جَابِرٌ اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ قَالَهُ لَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو جا کہ البتہ تو اپنے گھر میں آنیوالا ہے تو جب اپنے گھر میں آئیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو۔ یہ حضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا۔

[2]

ف جابرؓ سے روایت ہے کہ میں تازہ نکاح کر کے جہاد میں حضرتؐ کے ساتھ گیا تھا جب ہم وہاں سے پھرے اور مدینے کے قریب پہنچے تو حضرتؐ نے پوچھا کہ کیا تو نے نکاح کیا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو۔ یعنی جماع کرنا لڑکے حاصل کرنے کے واسطے ہے فقط آبریزی منظور نہ رکھنا اور تو سفر سے آتا ہے کثرت سے جماع نہ کرنا کہ ناتوانی ہوگی اور اگر عورت کو حیض کے دن ہوں تو صبر کرنا کہ وہ پاک ہو جاوے شتابی نہ کیجیو۔

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت

(۸۴۹) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَ اِنَّ اَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتوں کے مقدمے میں اس واسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہے پسلی سے اور مقرر پسلی میں زیادہ تر کجی اوپر کی طرف میں ہے سو اگر تو اس کا سیدھا کرنا چاہے گا توڑ دے گا اور اگر اس کو چھوڑے گا تو ہمیشہ کج بنی رہے گی سو میری نصیحت مانو عورتوں کے مقدمے میں۔

عورتوں کے ساتھ برتاؤ کرنے کا طریقہ

ف حضرت حواؑ حضرت آدمؑ کی پسلی سے پیدا ہوئیں تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہیں تو عورت کا بھی بالکل آراستہ ہونا اور اس کی سب عادتیں بدلنا محال ہے اس واسطے حضرتؐ نے امت کے حق میں اپنی امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہے کہ عورت سے اپنا مطلب نکالے اور اس کی [illegible] پر صبر کرے اور ٹال جایا کرے حکمت کی چال چلے نہ اس سے بالکل غافل ہو جاوے کہ ناہمواری نہ رہے نہ ہر بات میں مواخذہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہنچے۔ خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری میں عورت کی رعایت رکھے

---

[1] دیندار عورت کو حسب و نسب والی عورت پر ہی نہیں بلکہ خوبصورت عورت پر بھی مقدم رکھنا چاہیے۔

[2] امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "کنواری عورت سے نکاح کرنے کی ترغیب" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

لیکن شرک کفر اور ترک فرائض ہیں اور کبیرہ گناہوں میں اس کی رعایت ہرگز نہ چاہیے۔

(۸۵۰) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا یَفْرَکْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَۃً اِنْ کَرِہَ مِنْھَا خُلُقًا رَضِیَ اٰخَرَ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ م
مسلمان، مسلمان بیوی سے دشمنی نہ رکھے اگر برا جانتا ہے اس ک
کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خو سے۔

ف یعنی ایسی عورت جس کی سب خو بہتر ہوں تو کہاں، تو چاہیے کہ اگر عورت کی کوئی خو بری معلوم ہو تو دو
کوئی خو اس میں نیک بھی ہوگی اُسی خو سے اپنے دل کو تسکین دیکر راضی رہے۔ جورو خاوند کی اور ناموافقت میں بڑے ف
ہیں اس واسطے حضرتؐ نے موافقت رکھنے کو فرمایا۔

حضورؐ کا ارشاد عورت دنیا کی بہترین متاع ہے

(۸۵۱) م عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ وَرِوَایَۃُ الْقُضَاعِیِّ وَخَیْرُ مَتَاعِھَا۔

مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
دنیا فائدہ اٹھانے اور برتنے کی چیز ہے اور بہتر دنیا کی پونجی نیکبخ
عورت ہے اور قضاعی کی روایت میں بجائے خیر متاع الدنیا کے
خیر متاعہا ہے مطلب دونوں عبارت کا ایک ہے۔

ف نیکبخت عورت اس واسطے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہے کہ اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہے
اس کے خلاف مرضی نہیں کرتی۔ گھر کو سنبھالتی ہے، اپنے آرام پر خاوند کے آرام کو مقدم رکھتی ہے تو مرد کی
زندگانی بخوبی بسر ہوتی ہے۔ شعر

زنِ خوب و خوش سیرت و پارسا ❊ کند مرد درویش را پادشاہ

اور اگر خدانخواستہ عورت نیکبخت نہ ہوئی تو مرد کی زندگی تلخ ہوگئی۔ شعر

زن بد در سرائے مرد نکوست ❊ ہمدریں عالم ست دوزخ او

عورتوں کی خیانت کا ذکر

(۸۵۲) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَوْلَا بَنُوْا اِسْرَائِیْلَ لَمْ یُخَنَّزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَھَا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرما
اگر بنی اسرائیل کی قوم نہ ہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہ ہو
تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی نہ کرتی۔

ف حضرت موسیٰؑ کے ساتھ بنی اسرائیل کو مَن اور سلویٰ اترتا تھا اور حکم خدا یہ تھا کہ باسی نہ رکھا کرو ہر روز تم
تازی شیرنی اور تازہ چڑیوں کا گوشت ملا کرے گا بنی اسرائیل نے حرص کے سبب سے گوشت کو باسی اٹھا رکھ
کہ اگر کل نہ ملے تو کام آوے سو وہ سڑ گیا یعنی گوشت سڑتا ہے رکھ چھوڑنے سے اور اول باسی رکھنے کی رس
بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نہ نکالتے تو کوئی باسی نہ رکھتا تو کیونکر گوشت سڑتا۔ اور حضرت حوا
حضرت آدمؑ سے یہ خیانت کی کہ حضرت آدمؑ کو دل سے چاہتی تھیں اور ظاہر میں حضرت آدمؑ سے کہتی تھیں
کہ میں تم کو نہیں چاہتی، یا یوں خیانت کی کہ حضرت آدمؑ کو شیطان کے ورغلانے سے حضرت حوا نے گیہوں کھلا

لہ امام مسلم نے ان مختلف عنوانوں کی حدیثوں کو عنوانِ بالا میں ذکر کیا ہے روایت مذکورہ کے الفاظ مسلم کی روایت کے مطابق ہیں

(چشتی)

Marfat.com

ں عورتوں میں خیانت کی خواول حضرت حوا سے شروع ہوئی۔

چپ رہنا چاہئے ورنہ بہتر بات کہنی چاہئے

(۸۵۲) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَاِذَا شَھِدَ اَمْرًا لْیَتَکَلَّمْ بِخَیْرٍ اَوْ لِیَسْکُتْ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور پچھلے دن کا یعنی قیامت کا تو جب کسی کام میں حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ پوچھے یا قصہ فیصل کراوے تو اسکو چاہئے کہ نیک بات بولے یا چپ رہے۔

طلاق کے احکام

عورت کو حیض میں طلاق دینے کی ممانعت

(۸۵۳) م اِبْنُ عُمَرَ فَلْیُرَاجِعْھَا ثُمَّ الْیَدَعْھَا حَتّٰی تَطْھُرَ ثُمَّ تَحِیْضَ حَیْضَۃً اُخْرٰی فَاِذَا طَھُرَتْ فَلْیُطَلِّقْھَا قَبْلَ اَنْ یُّجَامِعَھَا اَوْ یُمْسِکْھَا فَاِنَّھَا الْعِدَّۃُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ اَنْ تُطَلَّقَ لَھَا النِّسَآءُ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس سے کہدے کہ اپنی بیوی سے رجعت کرے یعنی طلاق کو باطل کرکے پھر اس کو جورو بناوے پھر اس کو حیض سے پاک ہونے دے پھر دوسرا حیض اس کو آوے پھر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سے پہلے چاہے اس کو طلاق دیوے اور چاہے اس کو اپنے گھر میں رکھے سو مقرر یہی عدت ہے جس کا خدا نے حکم کیا ہے کہ عورتوں کے طلاق میں ہوا کرے۔

ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی۔ عمر فاروقؓ نے یہ حال حضرتؐ سے کہا حضرتؐ خفا ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض میں طلاق دینا بشدت مکروہ ہے اس کو فقہ میں طلاق بدعی کہتے ہیں۔ سنت یہ ہے کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کے اس کو طلاق دیوے۔

شوہر کے اپنی بیوی کو اختیار دینے سے جبتک طلاق کی نیت نہیں طلاق نہیں ہوئی

(۸۵۵) م عَائِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَبْعَثْنِیْ مُعَنِّتًا وَّلٰکِنْ بَعَثَنِیْ مُعَلِّمًا مُّیَسِّرًا۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مجھ کو نہیں بھیجا ہے سختی کرنے والا ولیکن مجھ کو بھیجا ہے سکھانے والا آسانی کرنے والا۔

ف ایک بار حضرتؐ کے ازواجِ طاہرات نے نان نفقہ فراغت کے ساتھ مانگا تب آیت اتری۔ ازواج کو حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کریں یا آخرت اور اللہ اور اس کے رسولؐ کو۔ تو پہلے حضرتؐ نے عائشہ صدیقہؓ سے یہ پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب میں جلدی نہ کرو اپنے ماں باپ سے صلاح لیلو۔ عائشہ صدیقہؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ آپ کے مقدمے میں ماں باپ کے پوچھنے کی کیا حاجت ہے میں نے دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول اور آخرت کو قبول کیا لیکن عرض یہ ہے کہ اور ازواج سے اس کی خبر نہ کیجئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرا کام تو یہی ہے کہ

Marfat.com

میں آسانی سے سکھاؤں اور سختی نہ کروں جو بی بی مجھ سے پوچھے گی کہ عائشہؓ نے قبول کیا میں بتلا دوں گا تاکہ و
بھی قبول کرے۔

(۸۵۶) ق عَائِشَةُ اِنِّیْ ذَاکِرٌ لَّکِ اَمْرًا فَلَا عَلَیْکِ اَنْ تَسْتَعْجِلِیْ حَتّٰی تَسْتَاْمِرِیْ اَبَوَیْکِ قَالَتْ لَهَا۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
فرمایا کہ میں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں سو تجھ کو اس کے جوا
میں جلدی مناسب نہیں بدون اپنے ماں باپ کی صلاح سے
یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے فرمائی۔

ف ایک بار حضرتؐ کی بیبیوں نے کھانا کپڑا معمول سے زیادہ مانگا حضرتؐ کو رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت اتری کہ بیبیاں دنیا اختیار کریں یا دین کو۔ تب حضرتؐ نے پہلے یہ بات حضرت عائشہؓ سے کہی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہؐ اس میں ماں باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہے میں نے دنیا کو چھوڑا اور اللہ رسولؐ کو اختیار کیا۔ حضرتؐ اس بات سے نہایت خوش ہوئے پھر اور بیبیوں نے بھی اسی طرح کہا۔

(۸۵۷) ق عَائِشَةُ لَاتَسْئَلُنِیْ اِمْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا یَعْنِیْ بِاخْتِیَارِ عَائِشَةَ اِیَّاهُ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
فرمایا کہ ان میں سے جو عورت پوچھے گی اس کو بتلا دوں گا یعنی
یہ بات کہ عائشہ نے مجھ کو اختیار کیا۔

ف جب قرآن میں آیت تخییر اتری یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بیبیاں یا اللہ اور رسولؐ کو اختیار کریں اور فقر و فاقے پر صبر کریں یا دنیا اختیار کریں اور جدا ہوں۔ تو پہلے عائشہؓ نے اللہ اور رسولؐ کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑا اور عرض کی کہ یا حضرتؐ میرا اللہ اور رسول کا اختیار کرنا اپنی اور بیبیوں سے نہ فرمائیے گا یعنی وے میری حرص کریں گی۔ تب حضرتؐ یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ آگے بھی گزرا۔

(۸۵۸) ق عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْیَا وَفِیْ رِوَایَةٍ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰئِکَ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَیِّبَاتُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا۔

بخاری اور مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرما
کہ اے خطاب کے بیٹے کیا تو راضی نہیں ہوتا اس بات سے کہ ہمار
واسطے آخرت کا آرام ہو اور کافروں کے واسطے دنیا کا آرام ہے
یعنی چند روزہ آرام بہتر یا ہمیشہ کا آرام اور دوسری روایت یوں
کہ اے خطاب کے بیٹے ان کافروں کے واسطے ستھرائیاں اور عیش
آرام کی چیزیں جلد دی گئیں دنیا کی زندگی میں۔

ف مصابیح میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ میں ایک روز حضرتؐ کے پاس گیا تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے
کوئی کپڑا اس پر نہ تھا چٹائی کے نقش حضرتؐ کے جسم پر پڑ گئے تھے اور چمڑے کا تکیہ دیئے تھے جس میں کھجور کے درخت
بھرے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہؐ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہیں پوجتے اور خدا نے ان کو بہت مال
دولت اور عیش و آرام دیا ہے۔ آپ دعا کیجئے کہ خدا آپ کو اور آپ کی امت پر روزی کشادہ کرے حضرتؐ نے فرمایا کہ
کیا تو خیال میں ہے اے عمرؓ۔ پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ایماندار کو مناسب نہیں کہ اس جہانِ فانی کے عیش و آرام کی تمنا کرے
اس واسطے کہ ایماندار کے آرام کا مقام بہشت ہے اور کافروں کو اکثر عیش و آرام دنیا میں اس واسطے ہوتا ہے کہ آخرت

Marfat.com

ہیں ان کا کچھ حصہ نہیں۔ اسی واسطے اکثر بزرگوں نے دنیا کے عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت میں مجرا نہ ہو۔

جس عورت کو بائن طلاق دیجائے اس کیلئے نفقہ ضروری نہیں

(۸۵۹) ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ إِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَأْتِيهَا الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ فَانْطَلِقِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَإِنَّكِ إِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ فَقَالَ لَهَا حِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَعْتَدَّ وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ الْبَتَّةَ۔

بخاری اور مسلم میں فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ام شریکؓ کے پاس پہلے مہاجرین آتے جاتے ہیں سو تو جا عبداللہ بن ام مکتوم اندھے کے گھر میں سو تو اپنی اوڑھنی جب اتار رکھے گی وہ تجھ کو نہ دیکھے گا۔ حضرتؐ نے فاطمہ بنت قیسؓ کو فرمایا جب اس نے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اور اس کے خاوند ابوعمرو بن حفص نے اس کو تین بار طلاق دی تھی۔

ف فاطمہ بنت قیس کو ان کے خاوند نے طلاق دی حضرتؐ نے فاطمہؓ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے گھر میں عدت بیٹھ۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کے گھر میں لوگ آتے جاتے ہیں وہاں نہیں، عبداللہ اندھا ہے اس کے گھر میں جا یعنی اس کو کچھ سوجھتا نہیں تو آرام سے وہاں رہے گی۔

(۸۶۰) م فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ قَالَ لَهَا لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ الْبَتَّةَ

مسلم میں فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرا خرچ اس پر واجب نہیں۔ یہ حضرتؐ نے فاطمہ بنت قیسؓ سے فرمایا جبکہ اس کے خاوند ابوعمرو بن حفص نے اس کو طلاق بائن دی تھی۔

ف طلاق دو قسم ہے رجعی اور بائن۔ طلاق رجعی میں عدت کے اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہے سب علماء کے نزدیک۔ اور طلاق بائن میں عدت کے اندر خاوند پر خرچ دینا امام شافعیؒ کے نزدیک واجب نہیں بموجب اس حدیث کے اور اگر حمل ہو تو واجب ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک طلاق بائن میں خاوند پر خرچ واجب ہے، خواہ حمل ہو خواہ نہ ہو اور یہ حدیث مخالف امام اعظمؒ کے مذہب کی نہیں اس واسطے کہ فاطمہ کا خاوند مفقود تھا اس نے اپنے وکیل کی معرفت جَو بھیجے تھے فاطمہ نے جَو نہ لئے اور اس کی نالش حضرتؐ سے کی۔ تب حضرتؐ نے فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہیں جو تکرار کرتی ہے اور یہ مطلب نہیں کہ خاوند پر واجب نہیں۔

(۸۶۱) ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ انْكِحِي أُسَامَةَ فَنَكَحَتْهُ فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطَتْ لَهَا لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ الْبَتَّةَ فَخَطَبَهَا أَبُو جَهْمٍ ق مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ۔

بخاری اور مسلم میں فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ابوجہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہیں اتارتا یعنی بہت مارتا ہے اور معاویہ تو مفلس قلاش ہے کہ اس کے پاس کچھ مال نہیں تو اسامہ سے نکاح کر۔ یہ حضرتؐ نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جبکہ اس کے خاوند ابوعمرو بن حفص نے اس کو تین بار طلاق دی تو ابوجہم اور معاویہ بن سفیان نے اس کو نکاح کا پیغام دیا۔

ف فاطمہ بنت قیس نے حضرتؐ سے صلاح پوچھی کہ میں ابوجہم سے نکاح کروں یا معاویہ سے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ صلاح دینے میں کسی کا عیب بیان کرنا درست ہے کہ صلاح پوچھنے والا دھوکا

Marfat.com

نہ کھاوے۔ یہ غیبت میں داخل نہیں۔

مطلقہ بائن اور بیوہ کو زمانہ عدت میں دن کو باہر نکلنا جائز ہے

(۸۶۲) م جَابِرٌ بَلٰی فَجُدِّیْ نَخْلَكِ فَإِنَّكِ عَسٰی أَنْ تَصَدَّقِیْ أَوْ تَفْعَلِیْ مَعْرُوْفًا فَقَالَهُ لِخَالَةِ جَابِرٍ وَقَدْ طُلِّقَتْ فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیوں نہیں سو توڑ لے اپنے خرموں کو شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیک بات کرے۔ یہ حضرتؐ نے جابرؓ کی خالہ سے فرمایا اور اس کو طلاق ملی تھی سو اس نے چاہا کہ اپنے خرموں کو درخت سے توڑے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا۔

ف امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو بضرورت عدت میں گھر سے باہر نکلنا درست ہے۔

عدت والی عورت کے سوا کسی اور کو تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی اجازت نہیں

(۸۶۳) ق أُمُّ سَلَمَةَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلٰی زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔[1]

بخاری اور مسلم میں ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حلال نہیں اس عورت مسلمان کو جو خدا کو اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی کے غم میں سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہے۔

سوگ منانا حرام ہے

ف یعنی کسی عزیز کے غم اور ماتم میں تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہیں مگر خاوند کے ماتم میں چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہے نہ کم کرے اس سے نہ زیادہ اور برس دن خاوند کے غم میں بوریا نشینی کرنا جیسے کہ ہندوستان میں اکثر رواج ہے یا محرم میں غم امامؓ سے سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہیں حرام ہے۔

نعمان بن ابی الجون کی بیٹی سے حضورؐ کا ارشاد

(۸۶۴) خ عَائِشَةُ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمٍ الْحَقِّیْ بِأَهْلِكِ فَقَالَهُ لِابْنَةِ الْجَوْنِ وَاسْمُهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِی الْجَوْنِ بْنِ الْحَارِثِ۔

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا البتہ تو نے بڑے مالک کی پناہ مانگی جا اپنے لوگوں میں مل۔ یہ حضرتؐ نے جون کی بیٹی سے کہا اور اس کا نام اسما تھا۔ نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی۔

ف حضرتؐ نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا تو حضرتؐ کی بعضی بیبیوں کو رشک ہوا اس سے یوں کہا کہ تجھ کو غیرت اور شرم نہیں آتی کہ تو نے ایسے شخص سے نکاح کیا جس نے تیرے باپ اور بھائی کو مارا اور بعضی روایت میں یوں ہے کہ کسی بی بی نے اس کو یوں سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آویں تو یوں کہنا کہ میں خدا کی پناہ چاہتی ہوں تم سے تو حضرت تجھ کو بہت پیار کریں گے۔ پھر جب حضرت اس کے پاس تشریف لائے تو اس نے اسی طرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ اشارہ کیا طلاق کا۔

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "طلاق کے معاملہ میں کیا کسی عورت سے مشورہ لیا جا سکتا ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

خُلع کا بیان

(۸۶۵) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً فَاَلَهٗ لِثَابِتِ ابْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قبول کرلے باغ کو اور اس کو چھوڑ دے طلاق دیکر۔ یہ حضرتؐ نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا۔

ف ثابت بن قیس کی جورو نے کہا کہ یا حضرتؐ میں ثابت کی دینداری اور خوش خلقی کی بدگوئی نہیں کرتی لیکن میں اسلام میں خاوند کو تکلیف دینا برا جانتی ہوں یعنی میری اور اس کی موافقت نہیں ہوسکتی حضرتؐ نے فرمایا کہ جو باغ اس نے تیرے مہر میں دیا ہے اس کو پھیر دے گی اُس نے کہا ہاں۔ تب حضرتؐ نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہے یعنی عورت سے طلاق دینے کے عوض میں مال لینا۔

حضورؐ کا حضرت بریرہؓ سے ان کے سابق شوہر کے بارے میں نکاح کی سفارش فرمانا

(۸۶۶) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عباسؓ کیا تم کو تعجب نہیں آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو۔

ف بریرہ لونڈی تھی اور اس کا خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام۔ جب حضرت عائشہؓ نے بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرتؐ نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اس غلام کے نکاح میں رہے چاہے اس کو چھوڑ دے۔ بریرہؓ نے اس کو ناپسند کیا تو مغیث اس کے پیچھے پیچھے مدینے کے کوچوں میں روتا پھرتا تھا اور وہ اس کو نہیں قبول کرتی تھی تب حضرتؐ نے اس کی محبت اور اس کی نفرت کو دیکھکر حضرت عباسؓ سے یہ حدیث فرمائی۔ پھر حضرتؐ نے بریرہؓ سے کہا کہ تو اپنے خاوند سے پھر ملاپ کرلے۔ اُس نے کہا یا حضرتؐ کیا شرع کا حکم مجھ سے آپ فرماتے ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں اس کی سفارش کرتا ہوں۔ اُس نے کہا مجھ کو تو اس کی کچھ حاجت نہیں۔ اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ کا کہ اگر لونڈی آزاد ہوئی اور اس کا خاوند غلام تو اس کو اختیار ہے چاہے نکاح درست رکھے اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر اس کا خاوند آزاد ہو تو امام اعظمؒ کے نزدیک اختیار ہے اور امام مالکؒ اور شافعیؒ کے نزدیک اختیار نہیں

حضورؐ کا ایک ارشاد

(۸۶۷) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَهٗ لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَاعَنَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھ کو مال نہ ملے گا اگر تو نے اپنی بیوی کی بدکاری[1] سچ دعوی کیا تھا تو جو تو نے اس عورت سے صحبت داری کی اس کے بدلے میں مال گیا اور اگر تو نے اس پر جھوٹ باندھا تھا تو تجھ کو اس سے مال پھیر لینا زیادہ تر بعید ہے یہ حضرتؐ نے اس انصاری مرد سے کہا جس نے بے گواہ اپنی بیوی کو عیب لگایا جھوٹے پر

[1] عورت کا مرد کو کچھ لے دیکر طلاق لے لینا۔ (چشتی)

Marfat.com

مسائل۔

بددعا کرکے چھوڑا پھر حضرتؐ سے کہا کہ یارسول اللہ میرا مال جو دو
دلوا دیجئے۔

بیوہ عورت کو چار مہینے دس دن سوگ کرنا چاہیئے

(۸۶۸) ق زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ اِحْدٰىكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَاْسِ الْحَوْلِ۔

بخاری اور مسلم میں زینب بنت جحش سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیوہ عورت پر خاوند مرنے کے بعد تو چار مہینے اور دس دن کی تو عدت ہے اور کفر کے وقت تم عورتوں میں ہر ایک مینگنی پھینکتی تھی برس دن کے بعد۔

ف مصابیح میں روایت ہے کہ حضرتؐ سے ایک عورت نے کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے سو وہ عدت بیٹھی ہے اور اس کی آنکھ درد کرتی ہے میں اس میں سرمہ لگاؤں۔ حضرتؐ نے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی۔ کفر کے زمانے میں دستور تھا کہ جب خاوند مرتا تو عورت تنگ مکان میں عدت بیٹھتی اور برے کپڑے پہنتی سرمہ اور خوشبو نہ لگاتی جب ایک برس گذر جاتا تو ایک بکری یا چڑیا کو شرمگاہ سے مل کر چھوڑتی اور مینگنیاں سر پیچھے پشت پر پھینکتی تب عدت سے باہر ہوتی۔ شرع میں یہ مصیبت موقوف ہوئی چار مہینے دس دن کی عدت ٹھہری کہ اتنے دن خاوند کے گھر میں رہے اور کچھ سنگار نہ کرے سو حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام میں برس دن کی مصیبت گئی آسانی ہوئی سو یہ بھی تم سے نہیں ہو سکتا۔

لعان کے احکام

لعان کا طریقہ اور اس کے مسائل

(۸۶۹) ق اِبْنُ عُمَرَ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ مَالِيْ لَا سَبِيْلَ لِيْ عَلَيْهَا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونوں کا حساب خدا پر ہے تم دونوں میں ایک تو جھوٹا ہے تجھکو اس عورت پر کچھ قابو نہیں۔

ف ایک شخص نے اپنی بیوی کو بدکاری کا عیب لگایا اس نے انکار کیا دونوں آپس میں قسمیں کھا کر جھوٹے کو بددعا کرکے جدا ہو گئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دو میں ایک مقرر جھوٹا ہے۔ اگرچہ شرع میں سزا کی بہ صورت ثابت نہ ہو لیکن قیامت میں خدا حساب کرے گا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو بیوی کو دیا تھا حضرتؐ نے فرمایا تجھ کو اب اس کے مال پر قابو اور اختیار نہیں اگر تو سچا ہے تو مال صحبت داری کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہے تو مال کا لینا آدمیت سے بعید ہے۔

(۸۷۰) ھ اُنْسٌ اُبْصُرُوْهَا فَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيْءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو کہ اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا سیدھے بال معیوب آنکھوں والا تو وہ ہلال بن امیہ کا لڑکا ہے اور اگر وہ عورت جنے

لہ حدیث صحیح بخاری میں حضرت عمرؓ سے مروی ہے حضرت عباسؓ سے نہیں۔ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "لعان کرنے والوں سے امام کا یہ کہنا کہ تم سے ایک نہ ایک ضرور جھوٹا ہے کوئی توبہ کرتا ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

اَكْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ السَّحْمَاءِ۔

سیاہ چشم لڑکا گھنگریالے بال پتلی پنڈلیوں والا تو وہ لڑکا شریک بن سحما کا ہے۔

ف ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کو شریک بن سحما سے عیب لگایا چنانچہ حضرتؐ نے ان دونوں میں جدائی کروادی اس کی بیوی حاملہ تھی اس واسطے حضرتؐ نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی جب اس کے لڑکا پیدا ہوا تو حضرتؐ کو خبر ہوئی کہ شریک بن سحما سے مشابہ ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم اس پر جاری نہ ہو گیا ہوتا تو میں اس عورت پر کچھ حکم کرتا یعنی سزا دیتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشابہت بھی حجت ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہیں اور حضرتؐ کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا ہوگا۔

(۸۷۱) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ اِنَّهٗ لَغَيُوْرٌ وَّاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ يَعْنِيْ بِسَيِّدِكُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سنو اپنے سردار کے قول کو متعلق یہ غیرت دار ہے اور میں اس سے زیادہ تر غیرت دار ہوں اور خدا مجھ سے بھی زیادہ تر غیرت دار ہے۔ سردار سے مراد سعد بن عبادہؓ ہے۔

ف سعد بن عبادہ انصاریوں کے سردار تھے انھوں نے حضرتؐ سے کہا یا رسول اللہ اگر میں اپنی بیوی کے پاس اجنبی مرد کو پاؤں تو اس کو چھوڑ کے چار گواہ تلاش کرلاؤں حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں یعنی زنا کا دعوی اسی وقت ثابت ہوگا جب چار گواہ ہوں۔ سعد نے کہا یہ کیونکر ہو، قسم کھاتا ہوں اس ذات پاک کی جس نے تجھ کو دین حق پہ بھیجا کہ اگر اس حالت میں میں ہوں تو تلوار ہی ماروں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ قول غیرت کے سبب سے ہے اور غیرت خدا اور رسولؐ کو پسند ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت قتل کرنے سے خدا نہ گناہ نہیں لیکن اگر گواہ نہ ہوں گے تو حاکم قصاص لے گا۔

عتق[1] کے احکام

لونڈی اور غلام کے مال کا وارث وہ جو انھیں آزاد کرے

(۸۷۲) ق عَائِشَةُ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا آزادی کرنے کا حق اسی کا ہے جس نے آزاد کیا۔

ف یعنی جس نے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھ چھوڑ کے مرجاوے تو اس کا وارث آزاد کرنے والا ہے۔

(۸۷۳) ق عَائِشَةُ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔[2]

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اس لونڈی کو مول لے پھر اس کو آزاد کردے اسواسطے کہ آزاد لونڈی غلام کے مال کا وہی وارث ہوتا ہے جو آزاد کرے۔

ف ایک لونڈی کو حضرت عائشہؓ نے چاہا کہ مول لیویں اور آزاد کردیں اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اس کی وراثت کا حق ہم کو ملے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی وراثت کا حق آزاد کرنے والے کو چاہیئے اس کے مالک ناحق شرط کرتے ہیں۔

---

[1] لونڈی اور غلام کو آزاد کرنا — [2] مسلم شریف میں واعتقیہا کے الفاظ ہیں۔ (حسینی)

Marfat.com

آزاد کرنے کی فضیلت

(۸۷۴) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَۃً مُؤْمِنَۃً اَعْتَقَ اللّٰہُ بِکُلِّ اِرْبٍ مِّنْھَا اِرْبًا مِّنْہُ مِنَ النَّارِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فر
کہ جو لونڈی غلام مسلمان کی گردن آزاد کریگا تو حق تعالیٰ بدلے ہر جو
جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنیوالے کا دوزخ سے آزاد کرے گا۔

ف لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہے اور اتنا ثواب ہے کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہوتا ہے
اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اندھا یا لنگڑا لولا نہ چاہیے صحیح سالم ہو تاکہ جوڑ جوڑ آزاد کرنے والے
آزاد ہووے۔

(۸۷۵) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَیُّمَا امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَأً مُّسْلِمًا نِ اسْتَنْقَذَہُ اللّٰہُ بِکُلِّ عُضْوٍ مِّنْہُ عُضْوًا مِّنْہُ مِنَ النَّارِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو مرد مسلمان آز
کرے مسلمان مرد کو چھڑاوے گا اللہ اس کے ہر ایک جوڑ کے بدلے
اس کا ہر ایک جوڑ دوزخ سے۔

باپ کو آزاد کرنے کی فضیلت

(۸۷۶) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدَہٗ اِلَّا اَنْ یَّجِدَہٗ مَمْلُوْکًا فَیَشْتَرِیَہٗ فَیُعْتِقَہٗ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کام
نہیں آتا بیٹا باپ کے مگر جب باپ کو کسی کا غلام پاوے تو اس کو
مول لیوے پھر آزاد کرے۔

ف امام اعظمؒ کے نزدیک اسی طرح جب محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو مول لیکر یا غنیمت کے
حصے سے سو برادری والا آزاد ہو جاتا ہے۔

حضورؐ کا ایک معجزہ

(۸۷۷) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا غُلَامُکَ قَدْ اَتَاکَ۔ [1]

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
اے ابوہریرہ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہے۔

ف ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب میں اپنے ملک سے مدینے میں آیا مسلمان ہونے کو تو میرا غلام راہ میں
گم ہو گیا میں حضرتؐ کے پاس آکر مسلمان ہوا حضرتؐ نے غلام کے آنے سے پیشتر یہ حدیث فرمائی پھر غلام
بھی مسلمان ہوا یہ معجزہ ہے حضرتؐ کا۔

امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہے

(۸۷۸) ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ وَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَکُمْ قَدْ جَآءُوْنَا تَائِبِیْنَ وَاِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَیْھِمْ سَبْیَھُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یُّطَیِّبَ ذٰلِکَ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ

بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات تو یہ ہے
کہ تمہارے بھائی آئے توبہ کر کے یعنی مسلمان ہوتے ہیں اور البتہ
میں نے یہ ٹھہرایا ہے کہ ان کے جورو لڑکے جو قیدی ہیں ان کو
پھیر دوں سو جس شخص کو تم میں یہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اس

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "وہ اللہ کیلئے آزاد ہے کہکر اپنے غلام کو آزاد کرنا اور کسی کو گواہ بنانا جائز ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى خَطٍّ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ يَعْنِيْ وَفْدَ هَوَازِنَ۔

عمل کرے یعنی اپنے حصے کے قیدی بے عوض پھیر دیوے اور جو شخص تم میں چاہے کہ اپنے حصے پر جما رہے تو اس کو ہم بدلا دیویں اس مال سے جو ہم کو اول خدا عنایت کرے تو چاہیئے کہ اس پر عمل کرے یعنی بطور قرض دیوے حضرتؐ کی مراد ہوازن کا گروہ ہے۔

ف جنگ حنین میں ہوازن کی قوم حضرتؐ سے لڑی اُن کو شکست ہوئی ان کے جورو لڑکے اور مال اصحاب میں تقسیم ہو گیا جب وے لوگ مسلمان ہوئے اور اپنے جورو لڑکے حضرتؐ سے مانگنے لگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اپنا حصہ خوشی سے دیوے تو بہتر ہے اور اگر کسی کو نہ دینا منظور ہو تو ہم کو بطور قرض دیوے ہم اس کو اور جگہ سے بدلا دیویں گے آخر سب اصحاب نے اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دیئے معلوم ہوا کہ امام کو مالِ غنیمت سے قرض لینا درست ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضورؐ کا ارشاد

(۸۷۹) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ قَالَهٗ لِعَائِشَةَ فِيْ سَبِيَّةٍ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ اس لونڈی کو آزاد کر دے اس واسطے کہ وہ حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد سے ہے یہ حضرتؐ نے قوم بنی تمیم کی قیدی عورت کے حق میں فرمایا۔

غلام کو آقا کیلئے رب وغیرہ کے الفاظ استعمال کرنے کی ممانعت

(۸۸۰) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اِسْقِ رَبَّكَ وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ رَبِّيْ وَلْيَقُلْ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی تم میں نہ کہا کرے یعنی غلام سے کھانا کھلا اپنے رب کو، وضو کروا اپنے رب کو، پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یوں کہے کہ فلانا میرا رب ہے اور چاہیئے کہ یوں کہے کہ فلانا میرا سید ہے اور مولیٰ ہے یعنی میرا میاں ہے۔

ف عرب کی زبان میں غلام کے مالک کو رب بھی کہتے تھے سو حضرتؐ نے اس کو منع فرمایا کہ اس میں شرک کی بو نکلتی ہے رب سوائے خدا کے کسی کیلئے بولنا مناسب نہیں۔

اگر کسی وجہ سے غلام کو مارنا پڑے تو منہ پر نہ مارنا چاہیئے

(۸۸۱) خ اِبْنُ عُمَرَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہیئے کہ منہ کو بچا دے۔

لہ صحیح بخاری میں یہ حدیث اور طرق سے بھی آئی ہے لیکن کسی میں بھی اما بعد کے الفاظ مروی نہیں بلکہ اس کی جگہ فائتنی بما ھو اھلہ کے الفاظ ہیں۔ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو اور اس کے مابعد والے عنوان کی حدیث کو عنوان "کسی عربی غلام کا مالک ہونے کے بعد اسے ہبہ کرنا یا بیچنا درست ہے یا نہیں" میں ذکر کیا ہے۔

ع صحیح۔ امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "غلام پر دست درازی کرنا اچھا نہیں" میں ذکر کیا ہے۔ حدیث مذکور میں صحیحین کی روایت کو ایک کر دیا گیا ہے۔

Marfat.com

ف یعنی جب مسلمان سے مار کوٹ ہو یا کوئی مسلمان ناحق قتل کا ارادہ کرے تو اپنے بچاؤ کے واسطے اس کو مارے لیکن منہ میں زخم نہ لگاوے اس واسطے کہ آدمی کا منہ اشرف چیز ہے یا کافر سے لڑائی ہو تو جب تک اور جگہ مارنے سے کام نکلے تو اس کے منہ کو نہ مارے لیکن یہ فرض نہیں ہے۔

بیع[1] کے احکام

کسی کی بیع پر بیع کرنا جائز نہیں

(۸۸۲) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَایَبِیْعُ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنا مال دوسرے کے بیچتے ہوئے پر نہ بیچے۔

ف یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز بیچتا ہو اور قیمت چکتی ہو تو اس کی چیز کو برا بتلا کر اپنی چیز نہ بیچو اس میں دوسرے کی حق تلفی ہے اور اگر اس کی چیز کو لینے والا ناپسند کرے تو اس وقت دوسرے کو بیچنا درست ہے۔

(۸۸۳) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَایَسُوْمُ الْمُسْلِمُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ مول ٹھہرائے مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول ٹھہرے پر۔

ف یعنی اگر چیز کا مول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر اس کو مول نہ لیوے کہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے۔

دیہاتی سے ناج کی کھیپ شہر سے باہر جا کر خریدنے کی ممانعت

(۸۸۴) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَاتَلَقَّوُا الْجُلَبَ فَمَنْ تُلُقِّیَ فَاشْتُرِیَ مِنْہُ فَاِذَا اَتٰی سَیِّدُہُ السُّوْقَ فَھُوَ بِالْخِیَارِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آگے بڑھ کر ناج کی کھیپ نہ مول لیا کرو سو جس بیپاری کی کھیپ آگے بڑھ کر مول لی جاوے تو جب وہ بیپاری کھیپ کا مالک بازار میں آوے تو اس کو اختیار ہے یعنی اگلے بیچنے کو چاہے درست رکھے اور چاہے تو درست نہ رکھے بلکہ اپنا وہی ناج بازار میں بیچ لیوے۔

ف شہر سے کوس دو کوس آگے بڑھ کے ناج کی کھیپ مول لینا حرام ہے اس واسطے کہ اس میں دو نقصان ہیں ایک نقصان بیپاری کا کہ شاید بازار میں زیادہ بکتا دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر بازار میں کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے سو اس واسطے حضرتؐ نے اس میں بیپاری کو اختیار دیا۔

شہری کو دیہاتی کا مال (دلال بنکر) بیچنا جائز نہیں

(۸۸۵) م جَابِرٌ لَایَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقِ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو۔ چھوڑو لوگوں کو آپس میں خرید فروخت کریں خدا روزی دیتا ہے ایک کو دوسرے سے۔

ف یعنی اگر کوئی باہر سے شہر میں مثلاً ناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اس سے کہے کہ تو ابھی نہ بیچ میرے پاس رکھ جا میں تجھ کو مہنگا بیچ دوں گا۔ اس کو حضرتؐ نے منع کیا

[1] خرید و فروخت۔

Marfat.com

س میں خلق کو ضرر ہے اگر قحط ہو تو یہ کسی کے نزدیک درست نہیں ہے اور اگر ارزانی ہو اور کسی کو ضرر نہ ہو تو
ضوں کے نزدیک درست ہے۔

کسی چیز پر قبضہ کرنے سے پہلے اس کو فروخت کرنا جائز نہیں

(۸۸۶) ق ابْنُ عَبَّاسٍ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کھانے کا غلہ مول لیوے تو اس کو نہ بیچے جب تک اس کو تول کر قبضے میں نہ لاوے۔

ف چاروں اماموں کا یہی مذہب ہے کہ غلہ بیچنا مول لینے والے کو بدون اپنا قبضہ کئے درست نہیں۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا زمین اور باغ بدون قبضہ بیچنا درست نہیں۔ اور امام اعظمؒ کے مذہب میں زمین اور باغ اور گھر میں قبضہ ہونا شرط نہیں باقی سب منقولات میں قبضہ شرط ہے۔ منقول وہ مال ہے جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ۔

(۸۸۷) م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهٗ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو اناج مول لیوے تو اس کو نہ بیچے جب تک اس کو نہ تولے اور قبضہ نہ کر لے۔

ف مروان اپنی حکومت میں سپاہیوں کو تنخواہ میں چٹھیاں لکھ دیتا کہ اتنا اناج فلانے پرگنے فلانے گاؤں سے لیلو۔ سپاہی لوگ بدون اناج لئے لوگوں کے ہاتھ وے چٹھیاں بیچ ڈالتے۔ تب ابوہریرہؓ نے مروان سے کہا کہ تو نے بیاج حلال کر دیا کہ بدون قبضہ ہوئے لوگ اناج کی چٹھیاں بیچ ڈالتے ہیں میں نے حضرتؐ سے یہ حدیث سنی ہے بدون قبضہ ہوئے اناج بیچنا درست نہیں پھر مروان نے منع کر دیا۔

(۸۸۸) م جَابِرٌ اِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو غلہ اور اناج مول لیوے تو اس کو مت بیچ جب تک اس کو اپنے قبضے میں نہ کر لیوے اور تول نہ لیوے۔

ف سب اماموں کے نزدیک بدون قبضہ کئے اناج بیچنا درست نہیں۔

درختوں پر لگے ہوئے پھل بیچنے کا کیا حکم ہے

(۸۸۹) ق اِبْنُ عُمَرَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا لِلَّذِيْ بَاعَهَا اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَهَا الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهٗ لِلَّذِيْ بَاعَهٗ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

صحیح بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مول لیوے کھجور کے درخت کو گابھا پیوند کرنے کے بعد تو اس کے پھل کا مالک وہی ہے جس نے بیچا مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے اور جو غلام کو مول لیوے تو اس کے پاس کے مال کا وہی مالک ہے جس نے اس کو بیچا مگر یہ کہ مول لینے والے نے اس مال کی بھی شرط کر لی ہو۔

ف کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اس میں پیوند کرتے ہیں تو بہت پھلتا ہے۔ امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا یہی مذہب ہے کہ بعد پیوند کے پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہے اور اگر

Marfat.com

شرط کرلی ہو تو مول لینے والا مالک ہے۔ اور امام اعظمؒ کے مذہب میں جب درخت کا پھل نمود ہو گیا تو درخت کے بکنے سے پھل نہیں بک جاتا خواہ پیوند ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں میں ہے اکثر نسخوں میں اس حدیث پر میم یعنی صرف مسلم کی علامت ہے سو غلط ہے۔

زمین کو بٹائی پر دینا جائز ہے

(۸۹۰) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْھَا اَوْ لِیَمْنَحْھَا اَخَاہُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُمْسِکْ اَرْضَہٗ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کی زمین ہو تو چاہے اس میں کھیتی کرے چاہے اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت نہ لے تو اپنی زمین رہنے دے۔

ف بخاری میں روایت ہے کہ مدینے کے لوگ زمین بٹائی پر دیتے تھے آدھا تہائی چوتھائی ٹھہرا لیتے پھر بانٹتے وقت جھگڑا ہوتا تھا تو حضرتؐ نے اس بٹائی سے منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا مانگے دے یا زمین کو بے کھیتی رکھے یعنی بٹائی پر نہ دے۔ اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ کا اور امام شافعیؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک بٹائی پر زمین دینا درست ہے۔

(۸۹۱) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَاَنْ یَّمْنَحَ الرَّجُلُ اَخَاہُ اَرْضَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْھَا خَرْجًا مَّعْلُوْمًا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مفت دینا مرد کا اپنی زمین اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہے اس کے حق میں اس پر معین محصول لینے سے

ف

پھل گدر ہونے سے پہلے مول لینا اور بیچنا درست نہیں

(۸۹۲) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُہٗ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نہ بیچو نہ مول لو کھجور کو جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو یعنی جب تک گدر نہ ہو اور نہ مول لو نہ بیچو پھل کو دوسرے پھل سے زیادہ کم کر کے یا ایک میوہ درخت پر لگا ہوا اور دوسرا ٹوٹا ہو۔

ف امام شافعیؒ کے نزدیک جب تک کہ پھل گدر نہ ہو بیچنا درست نہیں بموجب اس حدیث کے اور اکثر سے پھل کو پھل سے بیچنا اس واسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہو اور دوسرا زیادہ تو ربا ہو گیا۔

(۸۹۳) م اِبْنُ عُمَرَ لَا تَبِیْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُہٗ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بیچو کھجور کو جب تک اس کی خوبی ظاہر ہو یعنی گدر ہو اور زرد سرخ ہو اور جھڑنے سے بچے۔

اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور خود کمانا افضل ہے

(۸۹۴) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ دَاوٗدَ النَّبِیَّ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داؤد پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں کھاتے تھے مگر

لہ یہ حدیث مسلم شریف میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے حضرت ابوہریرہؓ سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

اَنَ لَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ۔ اپنے ہاتھ کے کام سے۔

ف روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگوں سے چھپتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم ہوتی اس کو بدل ڈالتے ایک رات ایک بڈھی عورت سے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہے اس نے کہا کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہے آدمی تو خوب ہے مگر اپنے ہاتھ کی محنت سے کھایا کرے۔ پھر اس وقت سے حضرت داؤد علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا نے ان کے واسطے لوہے کو نرم کر دیا تھا اپنے ہاتھ سے اس کی زرہ بناتے اور بیچ کر کھاتے۔

(۸۹۵) خ اَلْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِیْکَرِبَ مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوٗدَ کَانَ یَاْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ۔

بخاری میں مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کسی نے کوئی کھانا کبھی اپنے ہاتھ کے کسب سے بہتر نہیں کھایا اور البتہ خدا کا پیغمبر داؤدؑ اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا۔

ف بقدر قوت کے کسب کرنا فرض ہے اور ہاتھ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہے۔ حضرت داؤدؑ رات کو گشت کے واسطے نکلے حضرت جبرئیلؑ آدمی کی صورت میں سامنے ہوئے۔ حضرت داؤدؑ نے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہے انھوں نے کہا کہ خوب آدمی ہے لیکن اس میں یہ خصلت اچھی نہیں کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہے اور بہتر آدمی وہ ہے جو ہاتھ کے کسب سے کھاوے۔ حضرت داؤدؑ نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ الٰہی مجھ کو کوئی پیشہ سکھا دے خدا نے ان کو زرہ بنانا تعلیم کیا پھر حضرت داؤدؑ اسی کسب سے اپنا خرچ کرتے تھے۔

بیچتے وقت عیب دار چیز کے عیب کو بتا دینا چاہیے

(۸۹۶) ق حَکِیْمُ بْنُ حِزَامٍ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰی یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَھُمَا فِیْ بَیْعِھِمَا وَاِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا۔

بخاری اور مسلم میں حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیچنے والا اور مول لینے والا مختار ہیں جب تک دونوں جدا نہیں ہوئے۔ یا یوں فرمایا کہ ان کو اختیار ہے یہاں تک کہ جدا ہوتے پھر اگر وے سچ بولے اور دونوں نے عیب ظاہر کر دیا یعنی بائع نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا بتا دیا تو ان کو اس خرید و فروخت میں برکت ہوگی اور اگر وے جھوٹ بولے اور عیب چھپایا تو ان کی خرید و فروخت کی برکت مٹائی۔

ف یعنی جب تک کہ بائع اور مشتری اسی جگہ بیٹھے رہے جہاں چیز بکے تو دونوں کو اختیار ہے چاہے بائع اپنی چیز کو نہ بیچے اور مشتری نہ مول لیوے اور جبکہ کوئی دونوں میں سے اٹھا اور مجلس بدلی تو اب کسی کو اختیار نہ رہا بیع تمام ہوگئی اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا اور امام محمدؒ کا۔ اور امام اعظمؒ کے نزدیک جبکہ ایجاب اور قبول دونوں طرف سے ہوا تو بیع تمام ہوگئی کسی کا اختیار باقی نہ رہا تو اس حدیث میں امام شافعیؒ کے نزدیک مجلس کی جدائی مراد ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید فروخت کی برکت سچ بولنے اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہے۔ یہی سبب ہے کہ اب سوداگروں اور دکانداروں

خیار مجلس کا بیان اور بکری کی چیز کے عیب و ہنر کو سچ سچ بتانے پر برکت کی وعا

Marfat.com

مال میں برکت نہیں رہی کہ جھوٹ اور دغابازی بہت رائج ہوگئی۔

حضورؐ کی پیشینگوئی

(۸۹۷) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مِمَّا اَخَذَ الْمَالَ اَمِنْ حَلَالٍ اَمْ مِنْ حَرَامٍ۔ [1]

حرام مال کا بکثرت پھیل جانا۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقر لوگوں پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچھ پرواہ نہ کریگا کہ اس نے کہاں سے مال کو لیا حلال سے یا حرام سے۔

ف یعنی بے دینی رائج ہوگی مال حاصل کرنے میں شدت حرص اور ضعف ایمان کے سبب سے حلال اور حرام کی کچھ تمیز باقی نہ رہے گی خواہ رشوت سے ملے خواہ چوری سے خواہ خرچی خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ دغابازی سے چنانچہ اس زمانے کا حال ہے کہ جس طرح پاتے ہیں سمیٹتے ہیں گویا موت اور قیامت سے خبر نہیں۔

(۸۹۸) ق عَائِشَةُ يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَيُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔ [2]

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبے سے سو وے جبکہ زمین کے میدان میں ہوں گے تو خدا ان کے اگلوں پچھلوں کو زمین میں دھنسا دیگا اور قیامت میں اٹھیں گے اپنی اپنی نیت پر۔

ف حضرتؐ نے خبر دی کہ آخر زمانے میں ایک لشکر کا یہ حال ہوگا حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ یا حضرتؐ لشکر میں تو بازاری لوگ بھی ہوں گے ان کا کیا قصور جو وے بھی عذاب میں شریک ہوں گے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدوں کے ساتھ میں نیکوں پر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہے لیکن آخرت میں جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملے گا۔

ناپ تول کر خرید و فروخت کرنا جائز ہے

(۸۹۹) خ اَبُوْاَيُّوْبَ كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ۔

بخاری میں ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تولا کر اپنے اناج کو تمہارے لئے اس میں برکت ہوگی۔

ف یعنی مول لیکر تولنا چاہئے کہ اگر کم ہو تو طلب کیجئے اور اگر زیادہ ہو تو غیر کا حق پھیر دیجئے اور ہر روز تول کر گھر میں خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہیں کہ حساب سے خرچ ہو ضرورت سے زیادہ ہو نہ کم۔

بیع مصرّاۃ[3] کا بیان

(۹۰۰) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنِ اشْتَرٰى مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے گائے یا بکری مول لی جس کا دودھ اسکے مالک نے کئی دن نہیں دوہا تھا کہ بہت دودھ والی معلوم ہو پھر مول لینے والا اسکو پھیرا چاہے تو اسکے ساتھ ایک صاع غلہ یا کھجور بھی دیوے یعنی دودھ کے بدلے۔

---

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق سود کی حرمت کا بیان" میں ذکر کیا ہے۔

[2] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "بازاروں کی نسبت ارشادِ نبوی" میں ذکر کیا ہے۔

[3] دودھ والے جانور کو بہت دودھ دیل بانے کے واسطے کچھ دن دودھ نہ دوہنا اور اس طرح دھوکہ دیکر بیچ ڈالنا جائز نہیں (چشتی)

Marfat.com

ف صاع لکھنؤ کے حساب سے ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور مالکؒ کا یہی مذہب ہے کہ جب فریب ثابت ہو تو پھیر دیجیے اور ایک صاع دودھ کے بدلے ادا کرے۔ امام اعظمؒ کے نزدیک تھنوں میں دودھ بند کر کے بیچنا ایسا عیب نہیں جس سے گائے بکری کا پھیر دینا پہنچے بلکہ بقدر تفاوت دودھ کی قیمت کو کم کر ڈالنا چاہیے۔ حنفی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اور احادیث اور کلیات شرع کے مخالف ہے تو تاویل کے لائق ہے۔ واللہ اعلم۔

(۹۰۱) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَصُرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا فَاِنَّهٗ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَحْلُبَهَا اِنْ شَآءَ اَمْسَكَ وَاِنْ شَآءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بند رکھا کرو کئی دن کا دودھ اونٹ اور بکری اور بھیڑ کے تھنوں میں سو جو ان کو مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام میں مختار ہے خواہ رکھے خواہ ان کو پھیر دیوے تین سیر کھجور بدلا دیکر۔

ف دستور ہے دغابازوں کا کئی دن کا دودھ گائے بکری کا بند رکھتے ہیں تاکہ مول لینے والا دھوکے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد مول لینے کے اس کو اختیار ہے خواہ رکھے خواہ پھیر دے بدلا دیکر اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا۔ امام اعظمؒ کے مذہب میں بدلا دینا نہیں اسواسطے کہ جانور کا دانا اور چارا دودھ کا عوض ہو گیا۔

چاندی کو چاندی کے عوض برابر سرابر بیچنا جائز ہے

(۹۰۲) ق اَبُوْسَعِيْدٍ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَّلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَّلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَآئِبًا بِنَاجِزٍ

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیچو سونے کو سونے کے ساتھ مگر برابر کو برابر سے اور زیادہ نہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی سے مگر برابر کو برابر سے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے۔

ف حاصل یہ کہ ناپ تول کی چیز میں جب کہ ایک ہی جنس ہو تو اس کا برابر برابر بیچنا دست بدست درست ہے اور زیادہ دینا لینا اور بدت ٹھہرانا بیاج ہے اور جب دو جنس ہوں جیسے سونے کو چاندی سے بیچے تو زیادہ کمی درست ہے بشرطیکہ دست بدست ہو یعنی وعدہ نہ ہو اور اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچے اس طرح پر کہ ایک تو اسوقت موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اس کے دینے کا وعدہ ہو تو یہ بھی بیاج ہے درست نہیں۔ چاندی سونے میں کھوٹا کھرا برابر ہے لیکن اگر بہت میل ہو تو اس کو حساب کر لیوے۔

حضورؐ کا ارشاد "الربوا فی النسیئۃ" کا بیان

(۹۰۳) ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیاج تو صرف وعدے میں ہے۔

ف بیاج نام ہے ایک جنس وزنی میں زیادہ لینے کا خواہ دست بدست ہو خواہ وعدے سے اور اگر دو جنسیں ہوں تو وعدہ بیاج ہے زیادتی سود نہیں اور اس حدیث سے ظاہر معلوم ہوا کہ دست بدست میں زیادہ لینا

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "اشرفی کو اشرفی کے عوض ادھار بیچنا جائز نہیں" میں ذکر کیا ہے حدیث مذکور کے الفاظ بخاری کی روایت کے مطابق نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

بیاج نہیں۔ سو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب دو جنس ہوں جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا بیاج نہیں اس میں وعدہ بیاج ہے اور بعض علماء اس حدیث کو منسوخ کہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

شفعہ کا بیان

(۹۰۴) خ جَابِرٌ اَلشُّفْعَةُ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔ [1]

بخاری میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حقِ شفعہ اس میں ہے جس میں تقسیم نہیں ہوئی اور جب بانٹ ہو کر حدیں پڑ گئیں اور راہیں جدا ہو گئیں تو شفعہ نہ رہا۔

ف شفعہ دو قسم ہے، شفعہ شرکت کا جیسے ایک گھر کے دو شریک ہوں اور ان میں سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سو اس کو سوائے دوسرے شریک کے اور شخص نہیں لے سکتا اور دوسرے شفعہ ہمسائگی کا یعنی اگر کوئی گھر بکے تو اس کے لینے میں اس کے ہمسایے مقدم ہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک شرکت میں تو شفعہ ہے اور ہمسائگی میں شفعہ نہیں اور یہی حدیث ان کی دلیل ہے کہ جب تقسیم ہوئی اور دروازہ گھر کا علیحدہ ہوا اور راہ اس کی جدا ٹھہری تو شفعہ نہ رہا اور امام اعظمؒ کے نزدیک شفعہ دونوں صورت میں ہے شرکت میں بھی اور ہمسائگی میں بھی تو حدیث کا یہ مطلب ہے کہ تقسیم ہونے سے شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہ مطلب نہیں کہ ہمسائگی کا بھی شفعہ باقی نہ رہا۔

شراب کی تجارت جائز نہیں

(۹۰۵) ق عَائِشَةُ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شراب کی بیوپار حرام ہے۔

ف شراب کی خرید فروخت مسلمان کو ہرگز درست نہیں۔

بت اور مردہ جانوروں کی بیع جائز نہیں

(۹۰۶) ق جَابِرٌ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقَالَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا اور اس کے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار اور سور اور بتوں کا بیچنا۔ یہ حدیث کے میں فرمائی جس سال مکہ فتح ہوا یعنی آٹھویں سال ہجری کے۔

بیع سلم جائز ہے

عائشہؓ (۹۰۷) ق اِنَّ عَبَّاسٍ مَنْ اَسْلَمَ فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِمْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کھجور میں یعنی قیمت آگے سے دے رکھے اور مال ایک مدت کے بعد لیوے تو چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا ہو اور تول ٹھہرائی ہو ایک مدت معین تک

ف جب حضرتؐ مکے سے مدینے میں تشریف لائے تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ بیع سلم کرتے تھے اور مدت

---

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "ایک شریک کو دوسرے شریک کے ہاتھ شرکت کی چیز بیچنا جائز ہے" میں ذکر کیا ہے۔

[2] قیمت پہلے دینا اور مال کچھ مدت بعد لینا۔ (چشتی)

Marfat.com

میں جھگڑا ہوتا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ ہر چند حدیث میں کھجور کا ذکر ہے اس واسطے کہ مدینے میں بھی بہت پیدا ہوتی ہے لیکن بیع سلم کرنا اکثر چیزوں میں درست ہے بشرطیکہ تول اور ناپ اور مدت مقرر ہو گئی ہو اس طرح کہ تیس سیر گیہوں یا چالیس سیر ایک مہینے کے بعد یا دو مہینے کے بعد فقہ میں اس کی سب شرطیں مذکور ہیں۔ امام اعظمؒ کے نزدیک کمتر مدت مہینا بھر ہے اور جو بعضی جگہ معمول ہے کہ قیمت آگے سے دیکر کہتے ہیں کہ جو فصل میں زیادہ بھاؤ ہو گا وہی ہم لیویں گے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ درست نہیں اس واسطے کہ اس میں تول مقرر کر لینا ضرور ہے زیادہ بھاؤ کچھ معین چیز نہیں کبھی مثلاً تیس سیر بھاؤ ہوا کبھی چالیس سیر ہندوستان میں بیع سلم کو بعضے ملک میں بدنی اور کٹوتی کہتے ہیں۔ اس کتاب مشارق الانوار میں اس حدیث کی روایت حضرت عائشہؓ سے لکھی ہے سو خطا ہے اس واسطے کہ بخاری اور مسلم میں اس حدیث کی عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ سے نہیں۔

اجارہ (مزدوری) کے احکام

اجارہ پر بکریاں چرانا جائز ہے

(۹۰۸) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا بَعَثَ اللّٰہُ نَبِیًّا اِلَّا رَعَی الْغَنَمَ فَقَالُوْا وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ کُنْتُ اَرْعَاھَا عَلٰی قَرَارِیْطَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں اصحاب نے کہا اور کیا آپ نے بھی بکریاں چرائی ہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں میں نے بھی مکے والوں کی بکریاں چند قیراط کی مزدوری پر چرائی ہیں۔

ف بکریاں چرانے میں یہ حکمت ہے تا پیغمبر گلہ بانی سیکھیں تاکہ آدمیوں کی سرداری کریں قیراط پانچ جو کے برابر ہوتا ہے سونے کے۔

مزدور کو مزدوری نہ دینا بہت بڑا گناہ ہے

(۹۰۹) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ ثَلٰثَۃٌ اَنَا خَصْمُھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَکَلَ ثَمَنَہٗ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْہُ وَلَمْ یُعْطِ اَجْرَہٗ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ تین شخص کا میں مدعی دشمن ہو جاؤں گا قیامت کے دن ایک تو وہ مرد جس نے میرا دم میان دیا پھر دغا کی اور دوسرا مرد وہ جس نے آزاد آدمی کو بیچا سو اس کی قیمت کھائی اور تیسرا مرد وہ جس نے کسی مزدور کو مزدوری سے لگایا پھر اس سے پورا کام کروالیا اور اس کی مزدوری نہ دی۔

ف خدا کو درمیان دیا یعنی کسی سے قول قسم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سے قرض لیا خدا کو ضامن دیکر۔

Marfat.com

ضمانت کے احکام

خدا کی ضمانت پر قرض دینا اور قرض ادا کرنے کیلئے مدت مقرر کرنا جائز ہے

(۹۱۰) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اَنْ یُّسْلِفَہٗ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَقَالَ ئْتِنِیْ بِالشُّھَدَآءِ اُشْھِدُھُمْ فَقَالَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا قَالَ فَاْتِنِیْ بِالْکَفِیْلِ قَالَ کَفٰی بِاللّٰہِ کَفِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَھَآ اِلَیْہِ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَخَرَجَ فِی الْبَحْرِ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْکَبًا یَّرْکَبُہٗ یَقْدَمُ عَلَیْہِ لِلْاَجَلِ الَّذِیْٓ اَجَّلَہٗ فَلَمْ یَجِدْ مَرْکَبًا فَاَخَذَ خَشَبَۃً فَنَقَرَھَا فَاَدْخَلَ فِیْھَآ اَلْفَ دِیْنَارٍ وَّصَحِیْفَۃً مِّنْہُ اِلٰی صَاحِبِہٖ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَھَا ثُمَّ اَتٰی بِھَا اِلَی الْبَحْرِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنِّیْ تَسَلَّفْتُ مِنْ فُلَانٍ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَسَاَلَنِیْ کَفِیْلًا فَقُلْتُ کَفٰی بِاللّٰہِ کَفِیْلًا فَرَضِیَ بِکَ وَسَاَلَنِیْ شَھِیْدًا فَقُلْتُ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا فَرَضِیَ بِکَ وَاِنِّیْ جَھَدْتُّ اَنْ اَجِدَ مَرْکَبًا اَبْعَثُ اِلَیْہِ الَّذِیْ لَہٗ فَلَمْ اَقْدِرْ وَاِنِّیْ اَسْتَوْدِعُکَھَا فَرَمٰی بِھَا فِی الْبَحْرِ حَتّٰی وَلَجَتْ فِیْہِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَھُوَ فِیْ ذٰلِکَ یَلْتَمِسُ مَرْکَبًا یَخْرُجُ اِلٰی بَلَدِہٖ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِیْ کَانَ اَسْلَفَہٗ یَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْکَبًا قَدْ جَآءَ بِمَالِہٖ

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں سو اس نے کہا گواہوں کو لا کہ ان کو قرض کا گواہ کروں تو اس نے کہا خدا گواہ کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہے۔ قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن ہی کو لا، اس نے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے اس نے کہا تو نے سچ کہا پھر اس کو ہزار اشرفیاں کچھ مدت ٹھہرا کر دیں۔ سو وہ سوداگری کے واسطے سمندر کے سفر میں گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پھر اس نے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہو کر مقرر مدت کے اندر قرض دینے والے کے پاس آوے سو اس نے کوئی جہاز نہ پایا تو ایک لکڑی کو لیکر کُریدا پھر اس میں ہزار اشرفیوں کو بھرا اور ایک اپنا خط قرض دینے والے کے نام کا اس میں ڈالا پھر اس کے مہرے کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا پھر کہا کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ میں نے فلانے سے ہزار اشرفیاں قرض لی تھیں سو اس نے مجھ سے ضامن مانگا تھا میں نے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے وہ تیری ضامنی سے راضی ہو گیا تھا پھر اس نے گواہ مانگا میں نے کہا خدا کی گواہی کفایت کرتی ہے سو وہ تیری گواہی سے راضی ہو گیا تھا اور میں نے بہت دوڑ دھوپ کی کہ کوئی جہاز پاؤں تا اس کا قرض بھیجوں سو میں نے نہ پایا اب تجھ کو میں اس لکڑی کو امانت سپرد کرتا ہوں پھر اس کو سمندر میں اس نے ڈال دیا یہانتک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہاں سے پلٹ آیا اور لوٹنے کے وقت بھی جہاز کی تلاش میں رہا تھا تا اس کے شہر کو جاوے سو دیکھنے نکلا وہ مرد جس نے قرض دیا تھا کہ شاید کوئی جہاز اس کا قرض مال لایا ہو سو اس نے یکایک اس لکڑی کو دیکھا جس میں مال تھا سو اس کو اپنے گھر والوں کے جلانے کیواسطے لیا

لہ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "روپیہ وغیرہ کے قرض میں بدن یا مال سے ضمانت لینا جائز ہے" میں ذکر کیا ہے (چشتی)

Marfat.com

فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتَى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الْمَالَ الَّذِي بَعَثْتَ وَالْخَشَبَةَ فَانْصَرِفْ بِالْأَلْفِ دِينَارٍ رَشِيدًا۔

پھر جب اس کو چیرا مال اور خط کو پایا پھر بعد مدت کے جس پر قرض تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیاں لایا اور کہا قسم خدا کی میں ہمیشہ جہاز کی تلاش میں دوڑا دھوپا کیا کہ میں تیرے پاس تیرا مال لاؤں سو اس وقت کے آنے سے پہلے میں نے کوئی جہاز نہ پایا۔ قرض دینے والے نے کہا کہ کیا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا اس نے کہا میں تجھ کو خبر دیتا ہوں کہ میں نے اپنے آنے سے پہلے کوئی جہاز نہ پایا قرض دینے والے نے کہا خیر حال معلوم ہوا سو البتہ خدا نے تیری طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی کے ساتھ بھیجا تھا سو پہنچا دیا سو اب تو اپنی ہزار اشرفیاں لیکر خیریت سے پھر جا۔

ف اس حدیث میں راست معاملگی اور امانت داری کی خوبی کا بیان ہے معلوم ہوا کہ جس نے سچا بھروسا خدا پر کیا اس کو ٹوٹا نہیں پڑتا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قرض میں وعدہ مقرر کرنا درست ہے لیکن امام اعظمؒ اور شافعیؒ کا یہ مذہب ہے کہ قرض کی مدت لازم نہیں مالک اگر چاہے تو مدت سے پہلے قرض مانگ لیوے اور امام مالکؒ کے نزدیک مدت سے قبل تقاضا درست نہیں۔

وکالت کے احکام

ایک جنس کو دوسری جنس کے بدلے بیچنے میں سود نہیں رہتا

(۹۱۱) **ق** أَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا قَالَهُ لِأَخِي بَنِي عَدِيِّ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ قَدِ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْخَيْبَرِ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو کھجور ناقص کھجور کو چاندی کے درموں سے بیچ ڈالا کر پھر مول لیا کر درموں سے عمدہ قسم کی کھجور یہ حضرتؐ نے قوم بنی عدی انصاری کے بھائی سے کہا اور حضرتؐ نے اسکو خیبر کا عامل کر کے بھیجا تھا۔

ف حضرتؐ نے ایک شخص کو خیبر کا عامل کر کے بھیجا وہاں سے وہ عمدہ قسم کی کھجور جس کو جنیب کہتے ہیں حضرتؐ کے واسطے لایا حضرتؐ نے پوچھا کہ کیا تمام خیبر کی کھجور ایسی عمدہ ہوتی ہے اس نے کہا کہ نہیں بلکہ ہم ناقص کھجور دو سیر دیکر ایک سیر عمدہ قسم بدل لیتے ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس میں زیادہ دینا لینا بیاج ہے ایسا نہ کیا کر بلکہ اس کی تدبیر یہ ہے کہ ناقص کو بیچ ڈالا پھر اس کی قیمت سے عمدہ قسم کو مول لیا اسی طرح سب تول ناپ کی چیزیں جیسے گیہوں اور جو اور نمک اور چنے میں کرنا چاہیے۔

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان میں صرف روپیہ پیسے سے بکنے والی چیزوں میں اور تل کر بکنے والی چیزوں میں وکیل کرنا جائز ہے ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

حضورؐ کا حضرت ابوہریرہؓ سے فرمانا مافعل اسیرک البارحۃ

(۹۱۲) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا۔

ف بخاری میں پوری روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں ہے کہ حضرتؐ نے مجھ کو صدقۂ عید الفطر پر وکیل کیا میں اس کی چوکی دیتا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور انجلا بھر بھر کے اناج لینے لگا میں نے اس کو پکڑا اور کہا کہ تجھ کو میں حضرتؐ کے پاس پکڑے لئے چلتا ہوں اس نے کہا کہ میں محتاج ہوں لڑکے بالے رکھتا ہوں میں نے اس کو چھوڑ دیا صبح کو میں حضرتؐ کے پاس حاضر ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ میں نے کہا کہ اس نے اپنی محتاجی اور عیالداری بیان کی تھی حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے اور پھر آوے گا۔ میں اس کو تاکے رہا وہ دوسری رات پھر آیا اور اس نے اناج اٹھایا میں نے اس کو پکڑا اور کہا کہ میں تجھ کو حضرتؐ کے پاس پکڑے لئے چلتا ہوں اس نے کہا مجھ کو چھوڑ دے میں محتاج عیالدار ہوں میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو حضرتؐ نے پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا میں نے حال بیان کیا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے اور پھر آج کی رات آویگا سو میں اس کو تاکتا رہا۔ تیسری رات کو بھی آیا اور اناج اس نے لیا اور میں نے اس کو پکڑا اور کہا اب میں تجھ کو ضرور حضرتؐ کے پاس پکڑ لیچلوں گا اس نے کہا کہ مجھ کو چھوڑ دے میں تجھ کو وہ بول سکھلا دوں جس سے خدا تجھ کو فائدہ دیوے جب تو بستر پر سونے کے واسطے جایا کر تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھ پر ایک نگہبان مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آویگا۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو چھوڑ دیا صبح کو حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرے رات والے قیدی نے کیا کیا میں نے کہا کہ اس نے اپنے گمان میں فائدے کی چیز بتلائی میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ حضرتؐ نے پوچھا کہ کون چیز اس نے بتلائی۔ میں نے آیۃ الکرسی پڑھنے کا سب حال بیان کیا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر چند وہ بڑا جھوٹا ہے لیکن اس بات میں وہ تجھ سے سچ بولا۔ تجھ کو معلوم ہے کہ تین رات سے تو نے کس کے ساتھ بات چیت کی اے ابوہریرہ۔ میں نے کہا کہ مجھ کو معلوم نہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

ایک صاع کھجور کو دو صاع کھجور کے عوض بیچنا درست نہیں

(۹۱۳) ق اَبُوْسَعِيْدٍ اَنَّهٗ عَيْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ فَاَتٰى بِلَالٌ حِيْنَ جَآءَهٗ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ وَ قَالَ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِمَطْعَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ واہ یہ تو عین سود ہے ایسا نہ کیا کرو لیکن جبکہ تو عمدہ خرما خرید کرنا چاہے تو ناکارے خرموں کو بیچ کے دوسری بیع سے پھر اس کی قیمت سے عمدہ خرما مول لیا کر۔ یہ حضرتؐ نے بلالؓ سے فرمایا جبکہ وے حضرتؐ کے پاس عمدہ قسم کا خرما لائے جس کو عرب برنی کہتے ہیں اور بلالؓ نے کہا کہ ہمارے پاس ناکارے خرمے تھے سو میں نے ان کے دو صاع ایک صاع سے بیچے حضرتؐ کے کھانے کیواسطے

ایک ہی جنس کی چیزوں کا تبادلہ کمی اور بیشی کے ساتھ کرنا سود ہے اگر جنس ایک نہ ہو تو پھر سود نہیں۔

ف امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "مقرر کردہ وکیل کی بات کو چھوڑ دے اور موکل اسکو منظور کرے تو جائز ہے" میں ذکر کیا ہے (چشتی)

Marfat.com

اَوَّہْ اَوَّہْ مَرَّتَیْنِ۔ ؎۱ اور بخاری کی روایت میں یوں ہے کہ حضرتؐ دوبار واہ واہ فرمایا۔

ف یعنی ایک جنس کو زیادہ اور کم کر کے بیچنا اور بدلنا اسی کا نام سود ہے بلکہ ناکارہ چیز کو عمدہ چیز سے بدلنا چاہے تو اس کی یہ تدبیر ہے کہ ناکارہ کو بیچ ڈالے پھر اس کی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ یہ بیع حلال ہے اس واسطے کہ جنس بدل گئی اس صورت میں زیادتی کمی کا کچھ مضائقہ نہیں۔

قرض دینے والے کو تقاضہ کا حق ہے

(۹۱۴) **ق** عَایِشَۃُ اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا۔ ؎۲ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حق والے کو کہنا پہنچتا ہے۔

ف حضرتؐ پر کسی کا قرض تھا اس نے کڑا تقاضا کیا اصحاب نے اس کے مارنے کا ارادہ کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی قرض دینے والا حقدار ہے کہ کہا چاہے اس کی بات کا برا نہ ماننا چاہئے۔

جنگِ حنین میں حضورؐ کا صحابہؓ سے مالِ غنیمت دلوانا

(۹۱۵) **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانُ ابْنُ الْحَکَمِ اِنَّا لَا نَدْرِیْ مَنْ اَذِنَ مِنْکُمْ فِیْ ذٰلِکَ مِمَّنْ لَمْ یَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰی یَرْفَعَ اِلَیْنَا عُرَفَآءُکُمْ اَمْرَکُمْ۔ ؎۳ بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہؓ سے اور مروان بن حکمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہم نہیں جانتے کہ تم لوگوں میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی سو تم پلٹ جاؤ کہ تمہارے چودھری تمہارا حال ہم سے ظاہر کریں۔

ف بعد فتح مکہ کے جنگ حنین میں قوم ہوازن کے جو دو لڑکے پکڑے آئے اور ان کا مال قابو میں آیا۔ حضرتؐ نے قیدی اور مال ان کا اصحاب میں تقسیم کر دیا بعد اس کے اس قوم نے اسلام قبول کیا اور حضرتؐ سے کہا کہ ہمارا مال اور قیدی ہم کو پھیر دیجئے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک بات اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال دونوں چیزیں تم نہ ملیں گی۔ اس قوم نے قیدیوں کو مانگا تب حضرتؐ نے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا کہ تمہارے بھائیوں نے اسلام قبول کیا ہے مجھ کو یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ان کے قیدیوں کو تم پھیر دو جو خوشی سے دیتا ہو تو دیوے اور جو اپنا حصہ نہ دینا چاہتا ہو تو اس کو ہم اور کہیں سے جو قیدی پاویں گے تو اس کا بدلا دیں گے۔ اصحابؓ نے کہا کہ ہم سب راضی ہیں ہمارے حصے آپ خوشی سے ان کو دیجئے۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہم کو ہر ایک شخص کی خوشی مفصل نہیں معلوم جب تک کہ تمہارے واقف اور چودھری اپنے سب لوگوں کا حال اظہار نہ کریں گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد تقسیم غنیمت کے اگر لوگ مسلمان ہوں تو ان کے قیدی اور مال پھیرنا واجب نہیں حضرتؐ نے ان کو احسان کی راہ سے دیا۔

؎۱ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "وکیل کسی خراب چیز کو اس کی خرابی بتائے بغیر بیچ ڈالے تو اس کی یہ بیع قابلِ قبول نہیں" میں ذکر کیا ہے۔ ——— ؎۲ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "قرض ادا کرنے میں وکیل بنانا جائز ہے" میں ذکر کیا ہے۔ ——— ؎۳ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "کسی وکیل یا کسی قوم کے سفارشی کو کوئی چیز دیدینا جائز ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

قرض لینے دینے کے احکام

اگر کوئی شخص قرض کے ادا کرنے کی نیت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ ادا کرا دیتا ہے

(۹۱۶) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَآءَھَا اَدَّاھَا اللّٰہُ عَنْہُ وَمَنْ اَخَذَھَا یُرِیْدُ اِتْلَافَھَا اَتْلَفَہُ اللّٰہُ

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو لوگوں کے مال لیوے بطور قرض یا عاریت ادا کرنے کے ارادے پر تو خدا اس سے ادا کروا دیگا یعنی ادا کرنے کا سامان کر دیگا دنیا میں یا آخرت میں اور جو اُن مالوں کو برباد کرنے کے ارادے پر لیوے تو خدا اسی کو برباد کر ڈالے گا۔

ف یعنی جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہو اور وہ بہ نیت ادا قرض لیوے اور اس کے ادا کرنے میں کوشش کرے تو خدا اس کا مددگار رہے اور جو مال مردم خوری کی نیت سے لیگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں مسلمان اور کافر کا قرض برابر ہے۔ کافر کا بھی مال دبانا درست نہیں اس واسطے کہ اس حدیث میں مسلمان کی کچھ خصوصیت نہیں۔ ابن ماجہ میں عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا قرضدار کے ساتھ ہے یہانتک کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بری نہ کرے اسی واسطے عبداللہ بن جعفر بے حاجت بھی قرض لیتے تھے تاکہ خدا ہمارے ساتھ رہے اور اسی طرح حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قرض لیتی تھیں۔ کسی نے کہا کہ آپ کو قرض کی کچھ حاجت نہیں تو کہتی تھیں کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کی نیت قرض ادا کرنے کی ہوتی ہے خدا کی طرف سے اس پر ایک حافظ اور مددگار رہتا ہے۔ اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اسواسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل میں بہت ہے شاید نیت بدل جاوے تو ثواب کہاں پھر عذاب گلے پڑے۔

خیرات کی ترغیب

(۹۱۷) خ اَبُوْذَرٍّ اِنَّ الْاَکْثَرِیْنَ ھُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا۔

بخاری میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بہت مالدار ہیں وہی قیامت میں ثواب سے مفلس ہیں پر جس نے مال کو خرچ کیا اس طرح اور اس طرح اور اس طرح یعنی داہنے اور بائیں اور آگے سب طرف خوب دیا۔

ف یعنی جس مالدار نے راہِ خدا میں خوب دیا وہ البتہ بہت ثواب پاوے گا اور جس نے بخیلی کی اور مال کو دبا رکھا وہ قیامت میں مفلس ہوگا نہ تو مال ہی پاس ہوگا نہ ثواب۔

قرض اچھے طریقے سے ادا کرنا بہتر ہے

(۹۱۸) خ جَابِرٌ خَیْرُکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَآءً۔

بخاری میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں بہتر آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں بہتر ہو۔

ف جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ایک شخص سے نوجوان کم عمر اونٹ قرض لیا جب بیت المال میں زکوٰۃ کے

لہ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "قرض ادا کرنا ایک ضروری امر ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ونٹ آئے۔ حضرتؐ نے جابر سے فرمایا کہ اس کا قرض ادا کر جابر نے کہا کہ یا حضرتؐ اس کا اونٹ کم عمر کم قیمت تھا اور یہ اونٹ قیمتی ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیمتی ہی اونٹ اس کو دے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کشادہ چشمی قرض ادا کرنے میں مستحب ہے اور اس طرح کے قرض میں زیادہ دینا سود میں داخل نہیں۔ اسواسطے کہ سود میں زیادہ لینا شرط کر لیتے ہیں اور اس میں شرط نہ تھی حضرتؐ نے اپنی طرف سے احسان کیا۔ علاوہ اس کے بیاج وزن اور پیمانے والی چیز میں ہوتا ہے جاندار میں کمی بیشی بیاج نہیں۔

حضورؐ کا معجزہ

(۹۱۹) خ جَابِرٌ اَخْبِرْ ذٰلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَهٗ لِجَابِرٍ لَمَّا اَخْبَرَهٗ بِقَضَاءِ دَيْنِهٖ۔ [1]

بخاری میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکی خبر دے خطاب کے بیٹے یعنی عمر فاروقؓ کو۔ یہ حضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا جبکہ جابرؓ نے اپنے قرض ادا ہو جانے کی حضرتؐ کو خبر دی

حضرت جابرؓ کا قرضہ ادا ہو جانا اور کھجوروں کا کم نہ ہونا۔

ف جابرؓ کے باپ جنگِ احد میں شہید ہوئے ان پر بہت قرض تھا جتنا خرما ان کے باغ میں ہوا انھوں نے چاہا کہ قرض خواہوں کو دیں قرض بہت تھا اور خرما کم انھوں نے قبول نہ کیا۔ جابرؓ نے حضرت سے سفارش کروائی۔ قرض خواہ یہودی تھے انھوں نے نہ مانا حضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرموں کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر کر جب جابرؓ نے ڈھیر لگائے تو حضرت ایک بڑے ڈھیر کے گرد گھومے اور اس کے اوپر جا کر بیٹھے پھر جابرؓ سے فرمایا کہ قرض خواہوں کو تول تول کے دینا شروع کر۔ جابرؓ نے دینا شروع کیا یہاں تک کہ سب قرض ادا ہو گیا جابرؓ سے روایت ہے کہ باوجودیکہ سب قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر سب اسی پر تھا کچھ کمی اس میں نہ ہوئی۔ جابرؓ نے کہا یا حضرتؐ سب قرض ادا ہو چکا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمر فاروقؓ کو اس حال کی خبر کر دے اسواسطے کہ عمر فاروقؓ کو جابر کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی۔ جب جابرؓ نے عمر فاروقؓ کو خبر دی انھوں نے کہا کہ جب حضرتؐ تشریف لیگئے تھے اسی وقت میں جان گیا تھا کہ اب ضرور برکت ہوگی۔

قرض سے پناہ مانگنا مسنون ہے

(۹۲۰) ق عَائِشَةُ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی جب قرضدار ہو بات کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور قرضداروں سے وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا۔

ف حضرتؐ نماز میں قرض سے بہت پناہ مانگتے تھے کسی نے کہا کہ یا حضرتؐ آپ قرض سے کیوں بہت پناہ مانگا کرتے ہیں۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

جب کوئی اپنا مال کسی مفلس کے پاس پائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے

(۹۲۱) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهٗ بِعَيْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو پاوے اپنا ہو بہو مال کسی مفلس مرد کے پاس یا آدمی

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "قرضہ کے چھوہارے چھواروں کے عوض یا قرضہ کی کسی اور چیز کے بدلہ میں دینا نہیں آیا اس کے متعلق گفتگو کرنا جائز ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

فَقَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ

مفلس کے پاس تو اس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہے اور قرضدار کی بہ نسبت۔

ف یعنی جس نے اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہو گیا قیمت نہیں دیسکتا تو اپنے مال کو اگر ہو بہو پاوے تو لیلیوے اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضداروں کا اس میں حق نہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی رح کا، اور امام اعظم کے نزدیک اس مال کا بیچنے والا سب قرضداروں کے برابر ہے اس مال کو بیچکر سب قرضدار برابر بانٹ لیویں۔

ادائیگی حقوق کی تاکید

(۹۲۲) ق اِبْنُ عُمَرَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں ہر ایک شخص حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعیت اور زیردست سے پوچھا جائے گا۔

ف پوری اس حدیث کی روایت یوں ہے کہ بادشاہ سب ملک پر حاکم ہے تو اپنی تمام رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم، اور مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہے تو وہ بھی پوچھا جاوے گا کہ اس نے نیک کام سکھلایا اور گناہ سے روکا یا نہیں اور جورو اپنے خاوند کے مال کی حاکم ہے تو وہ بھی پوچھی جاوے گی کہ اس نے خیر خواہی اور مال کی حفاظت کی یا نہیں، اسی طرح غلام اور نوکر بھی پوچھا جاوے گا کہ اس نے اپنے میاں اور آقا کی خیر خواہی اور اس کے مال کی حفاظت کی یا نہیں غرضکہ ہر شخص اپنے زیردست اور اپنی قابو والی چیز سے قیامت میں پوچھا جاوے گا کہ تو نے باوجود قدرت اور قابو کے اس کا حق کیوں نہ ادا کیا اس طرح کا سوال صرف بادشاہ ہی پر موقوف نہیں۔

مخاصمت[2] کا بیان

بیجا اختلاف کرنا بربادی کا سبب ہے

(۹۲۳) مُ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا [3]

بخاری میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اختلاف نہ کیا کرو اس واسطے کہ جو لوگ تم سے آگے تھے انھوں نے اختلاف کیا پھر برباد ہو گئے۔

ف عبداللہ بن مسعودؓ سے مصابیح میں روایت ہے کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اور مجھ کو اور طرح سے معلوم ہوا میں اس کو حضرتؐ کے پاس پکڑ لایا حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونوں خوب پڑھتے ہو۔ پھر یہ حدیث فرمائی یعنی قرآن کی قرأت جس طرح ثابت ہو اس کا انکار نہ کرو۔

---

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اور اسکی اجازت کے بغیر کسی قسم کے تصرف کا اختیار نہیں" میں ذکر کیا ہے۔ —— [2] آپس کے جھگڑے۔ —— [3] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "مسلمان اور یہودی کے جھگڑوں کے بارے میں کیا ہدایت ہے" میں ذکر کیا ہے۔ غ صحیح۔ (چشتی)

Marfat.com

صلح کے احکام

دیت (خونبہا) کے بارے میں صلح کرنا

(۹۲۴) خ اَنَسٌ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بعضے اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر قسم کھا بیٹھیں خدا کے بھروسے پر تو خدا ان کی قسم کو سچا کر دیوے یعنی جس چیز پر قسم کھاویں کہ فلانی بات ایسی ہوگی تو ویسی ہی خدا کر دیتا ہے۔

ف بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ ہماری پھوپھی نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اس سے معاف کروایا اس نے معاف نہ کیا پھر خونبہا دینے کا اقرار کیا اس کو بھی نہ مانا پھر اس نے حضرتؐ سے فریاد کی حضرتؐ نے اس کے بدلے دانت توڑنے کا حکم کیا تب انس بن نضر ہمارے چچا نے حضرتؐ سے کہا کہ قسم ہے اس خدا کی جس نے تجھ کو سچائی دی کیا ہے کہ میری بہن کا دانت نہ توڑا جاوے گا۔ حضرتؐ نے فرمایا اے انسؓ خدا کا حکم تو بدلا لینا ہے آخر اس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس نے خدا کے بھروسے پر قسم کھائی تھی سو خدا نے اس کی قسم سچی کی۔

(۹۲۵) ق اَنَسٌ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ يَأْمُرُ بِالْقِصَاصِ وَيُرْوٰى كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ قَالَهُ لِاَنَسِ بْنِ النَّضْرِ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے انس خدا کی کتاب تو بدلا لینے کا حکم کرتی ہے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ کتاب اللہ میں حکم بدلا لینے کا ہے۔ یہ حضرتؐ نے انس بن نضر سے فرمایا۔

ف اس حدیث کا قصہ بیان ہو چکا کہ انس بن نضر کی بہن نے کسی کا دانت توڑا تھا اور حضرتؐ نے بدلا لینے کا حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ یا حضرتؐ اس کا دانت نہ توڑا جاوے گا پھر اس کے وارثوں نے خون بہا قبول کیا اور بدلا نہ لیا۔

شرکتِ طعام کے احکام

برائی سے روکتے رہنا ضروری ہے

(۹۲۶) خ اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ مَثَلُ الْقَائِمِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا

بخاری میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کی مثل جو خدا کی حدوں پر کھڑا ہے یعنی گناہ نہیں کرتا اور جو ان حدوں پر گر پڑا یعنی گناہوں میں ڈوبا اس قوم کی مثل ہے جنھوں نے قرعہ ڈال کے جہاز میں اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضوں نے اس کا اوپر کا مکان پایا اور بعضوں نے نیچے کا مکان پایا سو جو لوگ نیچے رہے جب انھوں نے پانی چاہا تو اپنے اوپر

برائی سے روکتے رہنا ضروری ہے ورنہ پرہیزگار اور گنہگار دونوں عذاب الٰہی میں شریک اور گرفتار ہوتے ہیں۔

Marfat.com

خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ تَرَكُوْهُمْ وَمَا أَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَإِنْ أَخَذُوْا عَلٰى أَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا۔

والوں پر گذرے تو نیچے والوں نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو پانی کے واسطے توڑ پھاڑ لیویں اور اپنے اوپر والوں کو آسودگی کی تکلیف سے بچاویں تو اچھی بات ہے۔ سو اگر اوپر والوں نے نیچے والوں کو ان کی خواہش پر چھوڑا یعنی توڑنے سے منع نہ کیا تو اوپر اور نیچے کے سب ہلاک ہوئے یعنی ڈوبے اور اگر ان کے ہاتھ پکڑ لئے تو اوپر والے خود بھی بچے اور نیچے والے بھی سب بچے۔

ف یعنی جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر میں رہتے ہوں بعضے ان میں سے گناہوں سے اور خلافِ شرع کاموں سے بچتے ہوں اور بعضے بدکاموں میں مشغول ہوں اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگاروں کو بدکاموں سے نہ روکیں تو آخرت کے عذاب میں دونوں شریک ہیں اور اگر دنیا میں عذاب آوے گا تو سب برباد ہوں گے خواہ متقی لوگ بدکاموں سے راضی ہوں یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنی خلافِ شرع کام سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اس واسطے کہ برے کام جب کثرت سے ہوئے تو اس میں سب کی بربادی ہے۔

غلہ وغیرہ میں شرکت کا بیان

(۹۲۷) ق اَبُوْمُوْسٰى إِنَّ الْأَشْعَرِيِّيْنَ إِذَا رَمَلُوْا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِيْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُمْ۔

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر اشعری لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینے میں ان کے جورو لڑکوں کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو ایک کپڑے میں جو ان کے پاس ہوتا ہے یکجا کرتے ہیں پھر ایک برتن سے آپس میں برابر برابر بانٹتے ہیں سو وے میرے طور پر ہیں میں ان سے راضی ہوں۔

ف اشعری یمن کی ایک قوم ہے جن میں سے ابوموسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہیں ان کی یہ حضرتؐ نے عادت بیان کر کے پسند کی تاکہ اور لوگ بھی اسی طرح آپس میں اتفاق کریں۔

رہن[1] کا بیان

رہن کے جانور پر سوار ہونے اور دودھ دوھنے کا کیا حکم ہے

(۹۲۸) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ بِنَفَقَتِهٖ إِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گروی جانور کی سواری لیجئے اس کے دانے گھاس کے بدلے اور دودھار جانور کا دودھ پیجئے جبکہ گروی ہو اور جو سواری کرے اور دودھ پئے اس پر خرچ ہے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اس کا دودھ پینا دانے گھاس کے بدلے

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان کیا "تقسیم میں قرعہ ڈالنا جائز ہے" میں ذکر کیا ہے۔ [2] گروی رکھنا۔ (چشتی)

Marfat.com

مرتہن کو درست ہے اور یہی مذہب ہے امام احمدؒ کا لیکن ان کے نزدیک رہن کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیئے خرچ سے زیادہ درست نہیں اور امام شافعیؒ کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہے اور اسی پر خرچ لازم ہے۔ اور امام اعظمؒ کے نزدیک جیسے وہ چیز گرو ہے ویسے ہی اس کا نفع بھی یعنی مرتہن اگر منافع کو لیوے تو اپنے اصل قرض میں وضع کرتا جاوے اور خرچ اس کا مالک پر لازم ہے۔

شرط کرنے کے احکام

نکاح کے وقت مہر میں شرطیں کرنا درست ہے

(۹۲۹) ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَحَقُّ الشُّرُوطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ۔

بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب شرطوں میں سے جن کا تم کو پورا کرنا چاہیئے اس شرط کا زیادہ تر پورا کرنا لازم ہے جس کے سبب سے تم نے عورتوں کی شرمگاہیں حلال کر لیں۔

ف جو شرطیں اور قول قرار کہ نکاح میں واجب الادا ہیں سو ان میں سے اول تو مہر ہے دوسرے نان نفقہ تیسرے حسن سلوک دستور کے موافق عورت کا مہر فرض ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس کا ادا کرنا سب سے مقدم ہے اور جو مہر ادا کرنے کا قصد نہ رکھے وہ گنہگار ہے۔ اور بعض شرطیں نکاح میں واجب الادا نہیں جیسے خاوند کا جورو کے گھر میں رہنا جورو کو اپنے گھر نہ بلانا یا جورو کی زندگی میں دوسرا نکاح نہ کرنا یا پہلی جورو کو طلاق دینا۔

حربی کافروں سے جنگ یا صلح کے شرائط

(۹۳۰) ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَّلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهَكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِهِمْ فَاِنْ شَاءُوْا مَادَدْنٰهُمْ مُدَّةً وَّيُخَلُّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَ النَّاسِ فَاِنْ اَظْهَرُ فَاِنْ شَاءُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْا فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا فَقَدْ جَمُّوْا وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِيْ هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ اَوْ لَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکمؓ سے روایت ہے کہ البتہ ہم کسی سے لڑنے کو نہیں آئے لیکن ہم تو عمرہ کرنے کو آئے ہیں اور مقرر قریش کو لڑائی نے سست کر ڈالا اور ان کو ضرر پہنچایا ہے سو اگر وے صلح چاہیں تو میں ان کے لئے مدت مقرر کر دوں اور ہم کو وے کعبے جانے سے نہ روکیں پھر صلح کی مدت میں اور کافروں پر اگر غالب ہو جاؤں تو اگر قریش داخل ہوا چاہیں جس میں لوگ داخل ہوئے ہیں یعنی مسلمان ہوا چاہیں تو مسلمان ہوں اور اگر مسلمان ہونے کا ارادہ نہ ہو تو صلح کی مدت میں اطمینان سے آرام ہی پایا اور اگر قریش یہ بھی نہ مانیں گے تو قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ لڑا کروں گا ان سے اپنے اس کام پر یعنی دین پر یہانتک کہ میری گردن جدا ہو یا خدا اپنے دین کو غلبہ دیوے۔

ف چھٹے سال ہجری کے حضرت مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو جب مکے کے پاس اس منزل کو پہنچے

Marfat.com

جس کا نام حدیبیہ ہے۔ کفار مکہ نے ہذیل بن ورقا کو بھیجا پیغام یہ کہ ہم تم کو مکے میں نجانے دیویں گے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ پھر دس برس کی صلح ہوئی حضرت بدون عمرہ کے پھر آئے دوسرے سال عمرے کی قضا کو تشریف لیگئے۔

(۹۳۱) ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَسْئَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا۔

بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں تھک گئی اونٹنی جس کا قصوی نام ہے اور یہ اس کی خو نہیں ولیکن اس کو بند کیا ہے ہاتھی کے بند کرنے والے نے یعنی خدا نے۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ مکے والے نہ مانگیں گے کوئی کام جس میں اداب خدا کی تعظیم کریں مگر کہ میں ان کو دونگا یعنی وہ بات قبول کروں گا۔

ف حضرتؐ چھٹے سال احرام باندھ کے مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو۔ راہ میں اونٹنی حضرتؐ کی بیٹھ گئی۔ اصحاب نے کہا کہ اونٹنی تھک گئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی تو اونٹنی کھڑی ہوئی۔ پھر حضرتؐ صلح کر کے پلٹ آئے چنانچہ اس کا مفصل قصہ بیان ہو چکا۔

(۹۳۲) ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ لَقَدْ رَاَى هٰذَا ذُعْرًا يَعْنِيْ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ رَجَعَا بِاَبِيْ بَصِيْرٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ

بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر اس شخص نے خوف دیکھا ان دو مردوں سے ایک مرد مراد ہے جو ابی بصیر کو مدینہ سے پلٹا لے گئے تھے۔

ف حدیبیہ کے سال حضرتؐ سے اور کفار قریش سے چند شرطوں پر عہد ہوا تھا ان میں سے ایک یہ بھی شرط تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان ہو کر حضرتؐ کے پاس آوے تو حضرتؐ اس کو پکڑ دیں اور اگر حضرتؐ کا کوئی مسلمان قریش کے پاس بھاگ جاوے تو قریش اس کو نہ دیویں۔ حضرتؐ نے اس شرط کو مانا تھا عمر فاروق رضؓ کو اس کا نہایت رنج تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ان میں سے مسلمان ہو کر آوے گا خدا اس کے بچاؤ کی کوئی راہ نکالیگا اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافروں میں ملے گا خوب ہو کہ خدا نے اس ناپاک کو دفع کیا۔ جب حضرت مدینے میں تشریف لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر مسلمان ہو کر حضرتؐ کے پاس مدینہ میں آئے۔ قریش نے دو آدمی حضرتؐ کے پاس بھیجے حضرتؐ نے بموجب عہد کے ابی بصیر کو ان کے ساتھ کر دیا۔ جب مدینے سے چھ کوس پر پہنچے تو ناشتے کا ارادہ کیا ابی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہے اس نے کہا ہاں بہت عمدہ ہے۔ ابی بصیر نے دیکھنے کے بہانے سے تلوار مانگ کر اس کو مار ڈالا۔ دوسرا آدمی بھاگ کر کانپتا ہوا حضرتؐ کے پاس آیا تب حضرتؐ نے اس کو دیکھکر یہ حدیث فرمائی۔ پھر حضرتؐ نے اس سے حال پوچھا اس نے بیان کیا، بعد اس کے ابی بصیر آئے حضرتؐ نے فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے۔ ابی بصیر نے جانا کہ حضرتؐ مجھ کو پھر حوالہ کر دیں گے تو مدینے سے نکل کر سمندر کے کنارے پر جا ٹھہرے پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہو کر آتا تھا وہ ابی بصیر کے پاس رہتا تھا جب مسلمانوں کی بہت بھیڑ ہو گئی تو کفار قریش کے قافلے جو

Marfat.com

ملک شام سے آتے جاتے تھے انھوں نے مارنا شروع کئے قریش نہایت عاجز ہوئے پھر حضرتؐ کو پیغام دیا کہ اس شرط سے ہم باز آئے مسلمانوں کو اپنے پاس بلا لیجئے اور راہ زنی سے منع کیجئے سو جیسا کہ حضرتؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانوں کو سلامت بچایا۔

(۹۳۳) خ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ بِالْغَمِيْمِ فِيْ خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيْعَةً فَخُذُوْا ذَاتَ الْيَمِيْنِ۔ قَالَهُ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ۔

بخاری میں مسورؓ اور مروانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ ہوئی تو خالد بن ولید قریش کے سواروں کو لئے غمیم میں آ کا روکے پڑا ہے سو تم کترا چلو داہنے طرف کی راہ لو۔

ف غمیم اور حدیبیہ دو مقام ہیں مکے کے پاس۔ حضرتؐ نے فتح مکے سے پہلے عمرے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ بے اطلاع قریش کے مکے میں اچانک داخل ہوں، راہ میں حضرتؐ کو خالد کا حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی پھر اس سال کافروں نے حضرتؐ کو مکے جانے سے روکا صلح کر کے حضرتؐ پلٹ آئے۔ خالد بن ولید اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے۔ ہر چند مروان ناصبی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری میں اس کی روایت ضمناً آئی ہے یعنی مسور کے ساتھ چنانچہ اس حدیث میں علاوہ اس کے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہے کچھ مقام تہمت نہیں۔

(۹۳۴) ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَمَا كَذَّبْتُمُوْنِيْ اُكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَهُ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ۔

بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی میں مقرر خدا کا رسول ہوں اگرچہ تم مجھ کو جھٹلاتے ہو لکھ دے محمد بن عبداللہ۔ یہ حضرتؐ نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا۔

ف چھٹے سال ہجری حضرتؐ عمرہ کرنے کو چلے جب مکے کے قریب حدیبیہ کی منزل پر پہنچے تو کفار قریش نے حضرتؐ کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ اب کے سال بے عمرہ کئے حضرتؐ پلٹ جاویں اگلے برس عمرہ کرنے کو تشریف لاویں۔ حضرتؐ نے صلحنامہ لکھوایا کہ یہ صلحنامہ ہے جس پر محمد رسول اللہؐ نے صلح کی۔ کافروں نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ نہ لکھنے دیں گے بلکہ محمد بن عبداللہ لکھو۔ اگر ہم تم کو رسول اللہ جانتے تو تم سے کیوں لڑتے اور مکے جانے سے تم کو کیوں روکتے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور محمد رسول اللہ کے لفظ کو کاٹ کر محمد بن عبداللہ لکھا۔

(۹۳۵) ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ ف مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَيْلُ اُمِّهٖ مُسْعِرُ حَرْبٍ ثُوْكَانَ لَهٗ اَحَدٌ يَعْنِيْ اَبَا بَصِيْرٍ

بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کی ماں کی کمبختی وہ لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے کاش اس کا کوئی مددگار ہوتا یعنی ابو بصیر کا۔

ف حضرتؐ اور قریش میں یہ صلح ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرتؐ کے پاس جاوے تو حضرت اس کو اُن کے حوالے کر دیں اور اگر حضرتؐ کا آدمی قریش کے پاس جاوے تو وے نہ دیویں چنانچہ اس صلح کے بعد ابو بصیر قریش کی قوم سے بھاگ کے حضرتؐ کے پاس مدینے میں آئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ شخص

Marfat.com

صلح توڑا یا چاہتا ہے اور جنگ کروایا چاہتا ہے باقی قصہ ابوبصیر کا گذر چکا۔

(۹۳۶) ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ هٰذَا فُلَانٌ وَّهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُوْنَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوْهَا لَهٗ يَعْنِيْ رَجُلًا مِّنْ كِنَانَةَ قَالَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ لِكُفَّارِ قُرَيْشٍ دَعُوْنِيْ اٰتِيْهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَيْهِ قَالَ فَلَمَّا اَشْرَفَ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ هٰذَا مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ وَّهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ وَّكَانَ قَالَ اَيْضًا لَهُمْ۔

بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ فلانا شخص ہے اور یہ اس قوم سے ہے جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم اور عزت کرتے ہیں سو قربانی کے اونٹوں کو اس کے سامنے کرو یعنی قوم کنانہ کا وہ مرد جس نے حدیبیہ کے دن کفار قریش سے کہا کہ مجھ کو جانے دو تو میں اس کے پاس جاؤں یعنی حضرتؐ کے پاس پھر جبکہ وہ شخص نمودار ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر جب دوسری بار مکرز بن حفص نمودار ہوا حضرت نے فرمایا یہ مکرز بن حفص ہے اور یہ شریر بدذات مرد ہے اور مکرز نے بھی کفار قریش سے کہا تھا کہ مجھ کو جانے دو تو میں اس کے پاس جاؤں یعنی حضرتؐ کے پاس۔

ف ہجری چھٹے سال حضرت عمرہ کرنے کو مدینے سے چلے کفار قریش سے لڑنے کا ارادہ نہ تھا۔ قربانی کے اونٹ حضرتؐ کے ساتھ تھے اصحاب احرام باندھے تھے جب مکے کے قریب حدیبیہ کے مقام میں پہنچے تو کفار قریش نے حضرتؐ کو مکے میں داخل ہونے سے روکا۔ کفار ڈرے کہ شاید حضرت عمرے کے بہانے سے ہم کو مارنے آئے ہوں تب کنانہ کی قوم کے ایک شخص نے کفار سے کہا کہ میں حضرتؐ کے پاس خبر لینے کو جاتا ہوں جب وہ سامنے آیا تب حضرتؐ نے قربانی کے اونٹ اس کے روبرو کروائے تاکہ اس کو یقین ہو کہ سوائے عمرے کے اور کچھ ارادہ نہیں پھر جبکہ یہ شخص پلٹ گیا تو اس نے کفار قریش سے کہا کہ یہ لوگ تو زیارت ہی کرنے کو آئے ہیں قربانیاں ان کے ساتھ ہیں پھر کفار قریش نے مکرز بن حفص کو خبر تحقیق کرنے کے واسطے بھیجا باقی قصہ مذکور ہو چکا۔

(۹۳۷) ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ اَمَّا الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ قَالَهُ لِلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حِيْنَ اَسْلَمَ۔

کافر کی رفاقت اور نوکری میں دغا کرنا جائز نہیں۔

بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام تو میں قبول کرتا ہوں اور مال کا حال تو یہ ہے کہ مجھ کو اس سے کچھ مطلب نہیں۔ یہ حضرتؐ نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا جبکہ وے مسلمان ہوئے۔

ف کفر کی حالت میں مغیرہ کافروں کے قافلے کے رفیق ہوئے پھر ان کو دھوکہ دیکر مار ڈالا اور ان کا مال لیکر حضرتؐ کے پاس مسلمان ہونے کو آئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ کافر سے بھی دغا کرنا درست نہیں۔ ہر چند کہ کافروں کا مال مباح ہے مگر اسی شرط سے کہ غلبہ ہو اور عہد شکنی نہ ہو اور جب کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا ان کی امان میں رہے تو اس کا مال چرانا اور دغا دینا ہرگز درست نہیں۔

(۹۳۸) ق اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ وَاَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ قَالَهُ لَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ۔

بخاری اور مسلم میں ام ہانیؓ ابوطالب کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہم نے پناہ دی جسکو تو نے پناہ دی اور ہم نے امن دیا جسکو تو نے امن دیا یہ حضرتؐ نے ام ہانی سے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا۔

Marfat.com

ف ام ہانیؓ نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی۔ علی مرتضیٰؓ نے اس کے قتل کا ارادہ کیا۔ ام ہانیؓ نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرتؐ سے عرض کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

شہادت کے احکام

حضورؐ کا حضرت مخرمہؓ سے ارشاد

(۹۳۹) ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ قَالَهُ لِاَبِيْهِ مَخْرَمَةَ يَعْنِيْ قَبَاءً مِّنْ دِيْبَاجٍ مُزَرَّرًا بِالذَّهَبِ۔ ؎۱

بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ قبا میں نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ قبا میں نے تیرے واسطے چھپا رکھی۔ یہ حضرتؐ نے مسور کے باپ مخرمہ سے فرمایا مراد ریشمی قبا ہے جس میں سونے کا ٹکمہ لگا تھا۔

ف جب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور قبا دی اس وقت تک ریشمی کپڑا حرام نہ ہوا تھا یا اس واسطے دیا ہو کہ اس کو بیچ لیویں۔

تہجد کی ترغیب

(۹۴۰) خ عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا يَعْنِيْ عَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ قَالَهُ حِيْنَ تَهَجَّدَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَفَعَ صَوْتَهٗ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ۔

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی عبادؓ پر رحم کر یعنی عباد بن بشرؓ یہ حضرتؐ نے فرمایا جبکہ حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ کے گھر میں تہجد پڑھا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد میں نماز پڑھی۔

ف اس حدیث میں ترغیب ہے تہجد کی۔ معلوم ہوا کہ مسجد میں تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہے۔

مدح کا طریقہ

(۹۴۱) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ۔ ؎۲

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے تو یوں کہے کہ میں فلانے کو گمان کرتا ہوں اور خدا ہی اس کو خوب جانتا ہے میں خدا کے سامنے کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا مجھ کو یہ گمان ہے کہ فلانا شخص ایسا ہے اور ایسا اگر اس بات کو سچ مچ جانتا ہو تو کہے۔

تعریف کی مذمت اور اسکا طریقہ

ف حضرتؐ کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے اپنے یار کی گردن کاٹی یعنی وہ اپنی تعریف سن کر پھول جائے گا اور آپ کو بہتر سمجھے گا تو خدا اس سے ناخوش ہوگا۔ پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور تعریف کرنے کا طریقہ سکھایا یعنی اول تو تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہیں پھر اگر

؎۱ امام بخاری نے حدیث مذکور کو اور اس کے مابعد والے عنوان کی حدیث کو عنوان "اندھے کی گواہی فیصلہ اور نکاح وغیرہ کرنا سب درست ہے" میں ذکر کیا ہے۔ ؎۲ امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "تعدیل کرنا ایک مرد کا دوسرے مرد کی نیک چلنی کی گواہی دینا جائز ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

تعریف کرنا ضرور جانے یعنی اس میں کچھ فائدہ دین کا سمجھے تو جو باتیں اس میں سچی سچی ہوں ان کو اس طرح سے
کہ میرے گمان میں فلانا شخص دیندار ہے سچا ہے سخی ہے خوب آدمی ہے، دوستی میں پورا ہے آگے جانے کہ
کیا ہے اور دوسری حدیث میں یوں آیا ہے کہ جب مرد فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہے تو خدا غضب میں آتا ہے
تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف کرنا زیادہ تر گناہ ہے۔ اس زمانے میں اکثر لوگوں کی عادت ہے بے فائدہ تعریف
کرنے کی، خصوصاً امیروں کے مصاحب خوشامد سے کیا کیا خرافات بکا کرتے ہیں جو کام امیر کرے یا کوئی بات زبان
سے نکالے خواہ اچھی خواہ بری تو خوشامدی کہتے ہیں اے سبحان اللہ کیا کہنا ہے یہ ارسطو کو بھی نہ سوجھی تھی ان
جھوٹی تعریفوں سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہیں اور امیر کی خو بگاڑتے ہیں۔

خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھانا جائز نہیں

(۹۴۲) خ اِبْنُ عُمَرَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ۔ [1]

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو قسم کھایا چاہے تو اللہ کی کھاوے یا چپ رہے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے خدا کے کسی کی قسم درست نہیں نہ قرآن کی نہ اپنے باپ دادا کی چنانچہ اور حدیث میں صاف منع کیا ہے۔

مزارعت اور مساقات[2] کے احکام

درخت لگانے اور کاشت کرنے کی فضیلت

(۹۴۳) م جَابِرٌ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً وَلَا يَرْزَؤُهٗ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةً۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو بووے کسی درخت کو مگر کہ جو چیز کہ اس سے کھائی جاوے گی اس کیلئے خیرات ہوگی اور جو اس میں سے چوری جاویگا خیرات ہوگی اور نہ نقصان کرے گا کوئی اس درخت سے مگر کہ مالک کے واسطے خیرات ہوگی۔

ف حدیث میں درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہے کہ اس کے پھل کھانے میں اور اس کے پھل چرا جانے میں اور کسی طرح درخت کے نقصان کرنے میں درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا میں دینے کے برابر ثواب ہے۔ معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغوں میں خواہ راہوں میں مستحب ہے کہ اس کا ثواب مدتہا تک باقی رہتا ہے اور اگر نیت ہو خلقت کو نفع رسانی کی تو وہ سب سے بہتر ہے۔

حضرت فاروق اعظمؓ کا یہودیوں کو خیبر سے جلاوطن کرنا

(۹۴۴) م[3] عُمَرُ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَغْدُوْ وَبِكَ قَلُوْصُكَ لَيْلَةً

مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیسا تیرا حال ہوگا جس وقت تو خیبر سے نکالا جاوے گا

---

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "قسم لینے کا طریقہ" میں ذکر کیا ہے۔ — [2] کھیتی باڑی اور آبپاشی —
[3] ہمیں حدیث مذکور کا ابتدائی حصہ صحیحین میں ملسکا ہے پوری حدیث نہیں۔ امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ ن صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۵ و بخاری ج ۱ ص ۳۱۵ و ص ۴۲۶۔ (چشتی)

Marfat.com

ةَ لَيْلَةٍ قَالَهُ لِاَحَدِ بَنِيْ اَبِي الْحُقَيْقِ
نْ يَهُوْدِ خَيْبَرَ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ اِلٰى تَيْمَاءَ
اَرِيْحَاءَ۔

تجھ کو لے دوڑے گی تیری اونٹنی راتوں کو یعنی سوار ہو کر سفر کریگا یہ حضرتؐ نے ابو حقیق یہودی کے کسی بیٹے سے فرمایا پھر عمرؓ فاروق نے ان کو تیما اور اریحا کی طرف نکالدیا۔

ں خیبر میں یہودی رہتے تھے جب خیبر فتح ہوا تو حضرتؐ نے وہاں کے یہودیوں کو بطریق محنت مزدوری کے ہنے دیا۔ عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت میں چاہا کہ ان کو خیبر سے بدر کریں تو یہودیوں نے کہا تم ہم کو کیونکر نکالو گے حالانکہ تمہارے پیغمبر نے ہم کو یہاں قائم رکھا۔ تب عمر فاروقؓ نے یہ حدیث پڑھی یعنی حضرتؐ نے اس حدیث ں تمہارے نکالنے کا اشارہ کیا ہے۔ یہود نے کہا کہ ابو القاسم نے یہ کلام ٹھٹھے کی راہ سے کہا۔ فاروقؓ نے کہا اے شمن خدا کے تو جھوٹا ہے یعنی ٹھٹھا کرنا پیغمبروں کی شان نہیں۔ پھر ان کو شام کی طرف نکالدیا ان بستیوں میں باکر بسے جن کا تیما اور اریحا نام ہے۔

درخت پر بیچے ہوئے پھلوں پر کوئی آفت آجائے تو کیا حکم ہے

(۹۴۵) م جَابِرٌ اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ
ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ
اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ
اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو نے اپنے بھائی مسلمان سے کوئی پھل بیچا پھر اس کو کوئی آفت لگ گئی تو تجھ کو حلال نہیں اس کی قیمت سے کچھ کس چیز کے بدلے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناحق لیگا۔

ف امام احمدؒ کا یہی مذہب ہے کہ جب مالک نے درخت پر میوہ لگا بیچا پھر کسی آفت سے میوہ برباد ہو گیا تو مالک کچھ بھی قیمت مول لینے والے سے نہ لیوے اور امام مالکؒ کے نزدیک تہائی قیمت کم کر دیوے اور امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگر مالک نے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہے لیکن کچھ قیمت معاف کرنا مستحب ہے اور اگر سپرد کرنے سے پہلے میوہ برباد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہیں۔

(۹۴۶) ق اَنَسٌ اَرَاَيْتَ اِنْ مَنَعَ
اللّٰهُ الثَّمَرَ بِمَ يَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِيْهِ

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا بتلا تو کہ اگر خدا روک لے پھل کو تو کس طرح اپنے بھائی مسلمان کے مال کو حلال کرلے گا۔

ف اس حدیث کا قصہ گذر چکا کہ حضرتؐ نے کچے پھل کے بیچنے سے منع کیا یعنی قبل پختگی کے اگر جھڑ جاوے تو مشتری سے قیمت لینا کیونکر حلال ہوگا۔

قرض معاف کرانا

(۹۴۷) م اَبُوْ سَعِيْدٍ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ
لَكُمْ اِلَّا ذَاكَ يَعْنِيْ مَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى مُصَاصٍ
فِيْ ثِمَارِ ابْتَاعَهَا فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ
دَيْنِهٖ قَالَهُ لِغُرَمَائِهٖ

مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لیلو جو تم نے پایا اور اس کے سوائے کچھ تم کو نہ ملے گا۔

ف ایک شخص نے اپنے باغ کے پھل لوگوں کو بیچے اور قیمت لی پھر پھلوں پر کوئی آفت پڑی کہ نکمے ہو گئے

Marfat.com

مول لینے والوں نے اپنے مال کا دعوٰی کیا۔ حضرتؐ نے اصحاب سے کہا کہ اس کو خیرات دو کہ اپنا قرض ادا کرے اصحاب نے خیرات دی لیکن اتنی خیرات نہ تھی جس سے تمام قرض ادا ہوتا تب حضرتؐ نے قرض خواہوں سے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہے کہ محتاج قرضدار کی طرف سے کچھ قرض دلوا کے باقی قرض کو معاف کرا دیوے۔

تنگ دست قرضدار کو قرض کی ادائیگی میں مہلت دینے کا ثواب

(۹۴۸) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ کَانَ رَجُلٌ یُدَایِنُ النَّاسَ فَکَانَ یَقُوْلُ لِفَتَاہُ اِذَآ اَتَیْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ لَعَلَّ اللّٰہَ یَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ فَلَقِیَ اللّٰہَ فَتَجَاوَزَ عَنْہُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک مرد تھا کہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یوں کہا کرتا تھا کہ جب تو محتاج کے پاس جائے تو اس سے درگذر کرنا یعنی سختی سے تقاضا نہ کرنا شاید کہ خدا ہم سے بھی درگذر کرے حضرتؐ نے فرمایا پھر وہ مرد خدا سے ملا تو خدا نے اس سے درگذر کی

ف یعنی بعد موت کے اس پر عذاب نہ کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہیں کرتا خدا اس کو تنگ نہیں کرتا۔

(۹۴۹) م اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ حُوْسِبَ رَجُلٌ مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَلَمْ یُوْجَدْ لَہٗ مِنَ الْخَیْرِ شَیْءٌ اِلَّآ اَنَّہٗ کَانَ یُخَالِطُ النَّاسَ وَکَانَ مُوْسِرًا وَکَانَ یَاْمُرُ غِلْمَانَہٗ اَنْ یَّتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ اللّٰہُ نَحْنُ اَحَقُّ بِذَالِکَ مِنْہُ فَتَجَاوَزُوْا عَنْہُ۔

مسلم میں ابومسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت میں سے ایک مرد کا حساب ہوا تو اس کی نیکی کچھ بھی نہ پائی مگر وہ لوگوں سے ملا جلا کرتا تھا اور مالدار تھا اور اپنے غلاموں سے حکم کرتا تھا کہ محتاج سے قرض مانگنے میں سختی نہ کریں خدا نے فرمایا کہ ہم اس کی نسبت زیادہ تر کرم اور احسان کے سزاوار ہیں سوائے فرشتو اس سے درگذر کرو۔

(۹۵۰) م اَبُوْ قَتَادَۃَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّنَجِّیَہُ اللّٰہُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْہُ۔

مسلم میں ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ خدا اس کو قیامت کی سختیوں سے نجات دے تو چاہیے کہ محتاج قرضدار کو فرصت دے قرض مانگنے میں جلدی نہ کرے یا قرض معاف کر دے سب یا تھوڑا۔

مالدار کو ٹال مٹول کرنا درست نہیں

(۹۵۱) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ وَاِذَآ اُتْبِعَ اَحَدُکُمْ عَلٰی مَلِیٍٔ فَلْیَتْبَعْ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ستم ہے اور جب قرضدار تمہارے قرض کو کسی مالدار پر اتارے تو مان لینا چاہیے۔

ف یعنی مالدار ہو کر قرض نہ ادا کرے اور ٹالے تو بڑا ستم ہے اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنا قرض دلاوے تو لازم ہے کہ مان لیوے زیادہ تنگ نہ کرے۔

Marfat.com

زانیہ عورت کی اجرت (کمائی) ناجائز ہے

(۹۵۲) م رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ۔

مسلم میں رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیمت کتے کی حرام ہے اور خرچی حرام کار عورت کی حرام ہے اور پچھنے لگانے والے کا کسب پلید ہے

ف امام شافعیؒ کے نزدیک بموجب اس حدیث کے کتے کی قیمت حلال نہیں اور امام اعظمؒ کے نزدیک حلال ہے تو ان کے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر کتا شکاری اور حفاظت کے واسطے نہ ہو تو اس کی قیمت حرام ہے اور خرچی بالاتفاق حرام ہے۔ اور پچھنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد کے نزدیک حرام ہے اور اماموں کے نزدیک حرام نہیں مکروہ ہے کہ نجاست سے خالی نہیں۔

ابتدا میں کتوں کے مار ڈالنے کی اجازت دینا اور پھر ممانعت فرمانا

(۹۵۳) ق سُفْيَانُ بْنُ اَبِي زُهَيْرٍ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْ زَرْعٍ وَلَا ضَرْعٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔

بخاری اور مسلم میں روایت ہے سفیان بن ابی زہیرؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کتا رکھے نہ اس کا کھیت بچاوے نہ بھیڑ بکری رکھا دے تو گھٹتے جاویں گے ہر روز اس کے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر

ف یعنی کتا پالنا تین کام کے لئے درست ہے ایک تو کھیت رکھانے کو، دوسرے بھیڑ بکری بچانے کو، تیسرے شکار کے واسطے۔ چنانچہ یہ مطلب اور حدیث میں آیا ہے۔ ان تین کاموں کے سوا کتا پالنا درست نہیں کہ نیک عمل مٹتے جاتے ہیں۔

(۹۵۴) ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهٖ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ۔

بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابوہریرہؓ سے جو رکھے گا کتے کو اس کے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر گھٹتے جاویں گے لیکن کھیت اور گلے بکری رکھانے کے لئے کتا رکھنا درست ہے چنانچہ اس کا بیان پہلی حدیث میں ہو چکا۔

گھر میں چوکسی کے لئے کتا پالنا درست ہے

(۹۵۵) م جَابِرٌ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ يَعْنِي الْكَلْبَ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالے بھجنگ کتے کا قتل کرنا جس کی آنکھوں پر دو سفید داغ ہوں کہ وہ شیطان ہے یعنی موذی ہے

ف مصابیح میں جابرؓ سے روایت ہے کہ اول حضرتؐ نے کتوں کے قتل کا حکم کیا یہاں تک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اس کے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا۔ پھر حضرتؐ نے کتوں کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی۔

شراب کو خریدنا اور بیچنا دونوں ناجائز ہیں

(۹۵۶) م اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ اَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَعِنْدَهٗ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ وَلَا يَبِعْ

مسلم میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے شراب کو حرام کیا سو جس کو یہ شراب کی حرمت کی آیت پہنچ گئی ہو اور اس کی کچھ شراب باقی ہو سو اس کو نہ پیئے اور نہ بیچے۔

Marfat.com

ف جب شراب کی حرمت میں آیت اتری تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

(۹۵۷) م اَبُوْ سَعِیْدٍ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ یُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ اللّٰہَ سَیُنْزِلُ فِیْھَا اَمْرًا فَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ مِنْھَا شَیْءٌ فَلْیَبِعْہُ وَلْیَنْتَفِعْ بِہٖ

مسلم میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے لوگو البتہ خدا ابھی اشارے کر چلا ہے شراب میں اور شاید کہ آگے اتارے گا اس میں کچھ حکم یعنی کھول کے حرام کر دیگا سو جس کے پاس اس شراب سے کچھ ہو سوچاہیے کہ اس کو بیچ ڈالے اور اس سے فائدہ اٹھالیوے۔

شراب کی حرمت کا بیان

ف جب قرآن میں اس مضمون کی آیتیں اتریں کہ مستی میں نماز مت پڑھو اور شراب میں لوگوں کو فائدے بھی ہیں اور گناہ بھی تو لوگ شراب پیتے تھے نماز کے وقت ترک کرتے تھے حضرتؐ اس پرواز سے سمجھے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہے تب یہ حدیث فرمائی۔ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے فرمانے کے بعد تھوڑے دن گذرے کہ قرآن شریف میں شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اب جس کے پاس شراب ہو نہ پیئے نہ بیچے بہا دیوے سو اسی دن حکم سنتے ہی اصحاب نے برتن توڑ ڈالے اور شراب بہادی کہ تمام مدینے میں کیچڑ ہو گئی۔

(۹۵۸) م اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الَّذِیْ حَرَّمَ شُرْبَھَا حَرَّمَ بَیْعَھَا یَعْنِی الْخَمْرَ

مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جس نے اس کا پینا حرام کیا اسی نے اس کا بیچنا بھی حرام کیا یعنی شراب کا۔

ف ایک شخص حضرتؐ کے واسطے مشک بھر شراب لایا حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ شراب حرام ہے اس نے کہا کہ میں اس واسطے لایا ہوں کہ آپ اس کو بیچ لیویں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

سود کا بیان

(۹۵۹) م عُثْمَانُ لَا تَبِیْعُوا الدِّیْنَارَ بِالدِّیْنَارَیْنِ وَلَا الدِّرْھَمَ بِالدِّرْھَمَیْنِ

مسلم میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کے دینار کو دو سونے کے دیناروں سے اور نہ چاندی کے درم کو چاندی کے دو درموں سے۔

ف یعنی چاندی سونے میں زیادہ لینا اور دینا بیاج ہے۔

(۹۶۰) ق اَبُوْ سَعِیْدٍ لَا صَاعَیْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَّلَا صَاعَیْ حِنْطَۃٍ بِصَاعٍ وَّلَا دِرْھَمَ بِدِرْھَمَیْنِ - لہ

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں بیچنا درست دو صاع کھجور کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہوں کو ایک صاع سے اور نہ ایک درم کو دو درم سے۔

ف صاع تین سیر کا ہوتا ہے یعنی ایک ہی جنس میں زیادہ دینا اور لینا درست نہیں کہ بیاج ہے۔

(۹۶۱) م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَلذَّھَبُ بِالذَّھَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا سونا کے سونے سے وزن میں برابر برابر جتنا ایک اتنا دوسرا اور چاندی کے

لہ اور نہ فرمایا وَلَا دِرْھَمَیْنِ بِدِرْھَمٍ اس واسطے کہ کوئی عاقل دو درہم کو ایک کے عوض نہ بیچے گا بخلاف گیہوں اور چھوارے کے کہ اس میں اختلاف جید اور ردی کا ہوتا ہے۔ ۱۲

Marfat.com

وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ مَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًوا۔

چاندی سی تول میں برابر جنس ایک اتنی دوسری سو جس نے زیادہ دیا یا کہ زیادہ مانگا تو وہی بیاج ہے۔

(۹۶۲) ق عُمَرُ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَيُرْوٰى الْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

بخاری اور مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج ہے مگر دست بدست اور گیہوں بدلنا گیہوں سے بیاج ہے مگر دست بدست اور جو بدلنا جو سے بیاج ہے مگر دست بدست نہیں اور کھجور بدلنا کھجور سے بیاج ہے مگر دست بدست نہیں اور ایک روایت یوں ہے کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہے مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے بیاج ہے مگر دست بدست نہیں۔

بیاج اور سود کی حقیقت

ف یعنی چاندی اور سونے میں اور تلنے والی چیزوں کے بدلنے اور بیچنے میں دو صورتیں ہیں ایک صورت تو یہ کہ ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اس میں شرط یہ ہے کہ اسی وقت دست بدست بدلے وعدہ نہ ہو اور تول میں دونوں برابر ہوں، اگر تول میں کمی بیشی ہوئی یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری غائب تو بھی بیاج ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ دو جنس کا بدلنا جیسے چاندی کا بدلنا سونے سے یا گیہوں کا بدلنا جو سے تو اس میں شرط یہ ہے کہ دست بدست ہو اس میں کمی بیشی بیاج نہیں۔ مثلاً ایک سیر گیہوں کا دو سیر جو سے بدلنا درست ہے اور اگر دست بدست نہ ہو گیہوں تو آج دیوے اور جو کل لیوے تو بیاج ہے ہرگز درست نہیں۔

(۹۶۳) م مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ۔

مسلم میں معمر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گیہوں کا بدلنا گیہوں سے برابر چاہئے یعنی اگر وزن میں کم یا زیادہ ہوں گے تو بیاج ہے۔

(۹۶۴) م فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَاْخُذُ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ۔

مسلم میں فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونے کا مول لے مگر برابر برابر وزن میں یعنی اگر چاندی کے بدلے چاندی مول لے تو وزن میں دونوں برابر چاہئیں اور اسی طرح سونے میں دونوں برابر ہوں اگر وزن میں کمی بھی زیادہ ہوگا تو وہ سود ہے

ف مصابیح میں فضالہ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر کی فتح میں سونے کی جڑاؤ ہنسلی بارہ اشرفی کو مول لی پھر جب اس کے جواہرات کو اکھاڑا تو اس کا سونا وزن میں بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا۔ میں نے یہ حال حضرتؐ سے کہا تو حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

حلال کو اختیار کرنا چاہئے اور مشتبہ کو چھوڑ دینا چاہئے

(۹۶۵) ق اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ

بخاری اور مسلم میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر حلال کھلا ہے اور حرام بھی کھلا ہے لیکن حلال اور

Marfat.com

لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔

حرام کے درمیان دو طرفا ملتی ہوئیں شبہے کی چیزیں ہیں ان کو بہت لوگ نہیں جانتے سو جو شبہوں سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا اور جو شبہوں میں پڑا وہ آخر حرام میں بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنے یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہے قریب ہے کہ کبھی رمنے کو بھی چریں گے جانو کا البتہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہے جان لو کہ خدا کا رمنہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں جان رکھو کہ بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا۔ یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔

تقوی کی تحقیق

ف یہ حدیث بڑے کام کی ہے اس میں شریعت اور طریقت سب موجود ہے۔ اس کو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کی سب چیزیں تین طرح پر ہیں حلال اور حرام اور شبہ دار۔ جو چیزیں حلال ہیں وہ قرآن اور حدیث میں صاف کھلی ہیں سب مسلمانوں میں مشہور ہیں جیسے کھیتی، سوداگری، مزدوری، گائے، بکری، اونٹ، دودھ، شہد اور میوے۔ اور جو حرام ہیں وہ بھی مشہور ہیں جیسے ناحق قتل، شراب، سور، جوا، حرام کاری، چوری، دغا بازی اور جھوٹ۔ اسی طرح اور چیزیں ان کو سب حرام جانتے ہیں جاہل تک بھی۔ اور شبہ دار چیز ہے یعنی کچھ حلال سے بھی میل رکھتی ہے اور حرام سے بھی جیسے کوئی چیز کو تو اپنے گھر میں پاوے لیکن تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ وہ چیز تیری ہے یا کسی اور کی اس کو بہت لوگ نہیں جانتے سو اس کا حضرتؐ نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز میں شبہ ہو کہ یہ حلال ہے یا حرام، یا عالموں کا اس میں اختلاف ہو کوئی حلال بتاتا ہو کوئی حرام تو اس کو چھوڑ دے ہرگز نہ کر اسی میں دین کا بچاؤ ہے اس واسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہیں تو جب شبہ والی۔ ۔ ۔ ۔ چیزوں میں آدمی پڑا تو ہوتے ہوتے حرام چیزوں میں بھی گرفتار ہو جاتا ہے۔ تقوی اور پرہیزگاری اسی کا نام ہے کہ آدمی شبہوں سے بچے پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ تقوی فقط ظاہری کی صفائی کا نام نہیں تقوی کا مقام دل ہے یعنی جب دل میں ایمان رچا اور اس کی نارضامندی کا خوف جی میں سمایا تو آنکھ کان ہاتھ پاؤں سب خود بخود ستور جاتے ہیں اس واسطے کہ دل بادشاہ ہے تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنی حرص اور فسق و فجور اس میں آیا تو سارا بدن بگڑا۔ آنکھ زنڈیاں گھورتی ہے، کان غیبت اور باجوں کی آواز پر غش ہیں۔ زبان لقمہ حرام چٹ کر رہی ہے نہ موت کا کچھ غم ہے نہ قیامت کا کچھ ڈر۔ الٰہی اپنا خوف ہمارے دلوں میں ڈال اور ان بلاؤں سے ہم کو نکال آمین

اونٹ بیچنا اور سواری وغیرہ کی شرط کر لینا کیا درست ہے

(۹۶۶) **ق** جَابِرٌ قَدْ اَخَذْتُ جَمَلَكَ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَلَكَ ظَهْرُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہم نے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تجھ کو مدینے تک اس کی سواری کی اجازت ہے یہ حضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا۔

ف جابرؓ سے روایت ہے کہ میں سفر میں حضرتؐ کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا میں سب کے

Marfat.com

پیچھے پڑا رہتا تھا ایک بار حضرتؐ میرے پاس ہو کر نکلے سو میرے اونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب رفتار ہو گیا کہ کبھی ویسا تیز قدم نہ تھا پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال۔ میں نے اس کو پایا لیکن مدینے تک کی سواری شرط کر لی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ پھر جب مدینے میں پہنچے تو میں حضرتؐ کے پاس اس اونٹ کو لے گیا۔ حضرتؐ نے چار دینار اور پانچ جو کے برابر سونا قیمت سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونوں تجھ کو دیئے۔

ف جب چیز بیچی تو بائع کو اس میں کچھ شرط کر لینا درست نہیں اور جانے پر جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت میں شرط نہ تھی بلکہ حضرتؐ کی طرف سے احسان تھا۔ سواری کی اجازت بطور رعایت تھی یا کہ یہ بات حضرتؐ کو خاص تھی اور ظاہر احضرتؐ کو جابرؓ پر احسان کرنا منظور تھا مول لینا غرض ہی نہ تھا۔

(۹۶۷) **ق** جَابِرٌ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ وَلَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ **قَالَهُ** لَهُ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیری ہی قیمت ہے اور تیرا ہی اونٹ ہے۔ تیری ہی قیمت ہے اور تیرا ہی اونٹ ہے۔ یہ حضرتؐ نے جابرؓ سے کہا۔

ف حضرتؐ نے جابرؓ سے اونٹ مول لیا تھا پھر ان کو قیمت اور اونٹ دونوں بخشے پھر یہ حدیث فرمائی۔

گرانی کے زمانے میں غلہ بند کر کے رکھنا درست نہیں

(۹۶۸) **م** مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ

مسلم میں معمر بن عبداللہ بن نافعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو قحط میں غلہ بند رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے وہ گنہگار ہے۔

ف ابن ماجہ میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ جو گرانی میں غلہ بند کریگا خدا اس کو کوڑھی اور محتاج کر ڈالیگا اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جس نے چالیس دن قحط میں غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا اس سے جدا ہوا۔ قحط میں اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چاروں مذہب میں نہایت حرام ہے اس واسطے کہ خلایق کی بدخواہی ہے اور جس نے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے بند کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہ ہو تو درست ہے اناج کی سوداگری کرنا منع نہیں جیسا کہ عوام میں مشہور ہے بلکہ قحط اور گرانی میں غلہ بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہے سوائے اناج اور چارے کے اور کسی چیز کا بند کرنا منع نہیں۔

خرید و فروخت میں قسم کھانے کی ممانعت

(۹۶۹) **م** اَبُوْ قَتَادَةَ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهٗ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ۔

مسلم میں ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیچنے میں اس واسطے کہ قسم بکری کو رواج دیتی ہے پھر برکت کو مٹاتی ہے۔

ف یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹی قسم اس طرح نہ کھاوے کہ واللہ یہ چیز اتنے کی ہے، اور فلانا شخص اتنی قیمت مجھ کو دیتا ہے میں نے نہ مانا سو فرمایا کہ اس میں ہر چند آدمی دھوکا کھاتا ہے اور چیز بک جاتی ہے لیکن اس مال میں برکت نہیں رہتی۔

Marfat.com

حق شفعہ کا بیان

(۹۷۰) ق جَابِرٌ مَنْ كَانَ لَهٗ شَرِيْكٌ فِيْ رَبْعَةٍ اَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ رَضِيَ اَخَذَ وَاِنْ كَرِهَ تَرَكَ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کا کوئی شریک ہو خواہ گھر میں یا باغ میں تو اس کو بدون اطلاع شریک کے شراکت کی چیز کا بیچنا درست نہیں پھر بعد اطلاع کے اگر شریک چاہے گا تو مول لے گا اور اگر نہ چاہے گا تو مول نہ لیگا

ہمسایہ کو دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ روکنا چاہیئے

(۹۷۱) خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَمْنَعُ اَحَدُكُمْ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے۔

ف اگر پڑوسی دیوار میں کڑیاں رکھنی چاہے تو اس کو نہ روکے کہ یہ ہمسائے کا حق ہے۔

ظلم سے کسی کی زمین دبا لینا جائز نہیں

(۹۷۲) ق سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهٗ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔

بخاری اور مسلم میں سعید بن زید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو چھین لیگا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اس کی گردن میں اسی زمین کا طوق ڈالا جاوے گا زمین کے ساتوں طبق تک۔

ف طبرانی اور احمد نے یعلی سے روایت کی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین کسی کی ظلم سے چھین لیگا خدا اسی پر بزور حکم کرے گا کہ اس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اس کے گلے میں قیامت کے دن اس کا طوق ڈالا جائے گا یہاں تک کہ حساب سے فراغت ہو۔ تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھود کر اس کے گلے میں مثل طوق پڑے گی تاکہ وہ ظالم سب لوگوں کے روبرو فضیحت ہو۔ اور دوسرے طوق ہونے کی یہ صورت ہے کہ ظالم زمین میں دھنسایا جائے گا تو زمین مثل طوق ہو جائے گی چنانچہ اگلی حدیث میں صاف اس کا بیان ہے معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہے۔

(۹۷۳) ق سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔

بخاری میں سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لیگا تو خدا اس کے گلے میں سات طبق زمین کا طوق ڈالے گا۔

مظالم[1] اور قصاص کا بیان

ظلم بڑا گناہ ہے اور ظالم مستحق لعنت

(۹۷۴) ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ وَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ حَتّٰى

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا ایماندار کو نزدیک کر لیگا یعنی قیامت میں پھر اس کو اپنی رحمت کے سایے سے چھپا لے گا اور فرماوے گا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہے فلانی تقصیر یاد ہے سو مسلمان کہے گا کہ

غ صحیح ق۔ [1] ظلم اور انصاف۔ (چشتی)

Marfat.com

رَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰی فِیْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ هَلَكَ
قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِی الدُّنْيَا وَاَنَا
اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰی كِتَابَ
حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُوْنَ وَالْمُنَافِقُوْنَ
فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ
كَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَی الظَّالِمِيْنَ -

اے میرے رب ہاں یاد ہے یہانتک کہ اس سے اس کے گناہ قبول کرا دیگا اور وہ اپنے جی میں جانے گا کہ اب میں برباد ہوا، خدا فرما دیگا کہ تیرے گناہ ہم نے دنیا میں چھپائے ہم آج بھی انکو بخشتے ہیں پھر نیکیوں کا نامہ اعمال اس کو دیا جاوے گا اور کافر جو فقط زبانی مسلمان تھے سو ان کے گواہ یعنی پیغمبر اور فرشتے یا ان کے ہاتھ پاؤں ان کو کہیں گے کہ یہ لوگ ہیں جو خدا پر جھوٹ باندھتے تھے۔ جان لو کہ خدا کی لعنت ہے ظالموں پر یعنی جو حد سے بڑھ گئے بندگی کے بدلے نافرمانی کی۔

مسلمانوں پر خدا کی رحمت کا ذکر اور کافر دل اور منافقوں کی رسوائی کا بیان

مظلوم کی بددعا سے بچنا چاہئے

(۹۷۵) ق اَنَسٌ اِيَّاكُمْ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ وَاِنْ كَانَ كَافِرًا - [1]

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو مظلوم کی بددعا سے اگرچہ مظلوم کافر ہو۔

ف یعنی کسی مسلمان اور کافر کو ناحق نہ ستاؤ کہ مظلوم کی دعا تیر بہدف ہے۔

ظلم سے کسی کی زمین دبانا بڑے گناہ کی بات ہے

(۹۷۶) خ اِبْنُ عُمَرَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِيْنَ -

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین ناحق لے گا وہ زمین میں ساتوں طبق تک دھنسایا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ کا بیان

(۹۷۷) ق عَائِشَةُ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ -

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگوں میں سے زیادہ تر دشمن لڑاکا جھگڑالو ہے۔

مہمانداری کرنا مستحب ہے

(۹۷۸) ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِیْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِیْ يَنْبَغِیْ لَهُمْ - [2]

بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم اترو کسی قوم میں پھر وہ تمہارے واسطے سامان کریں جیسا کہ مہمان کے واسطے چاہئے تو تم قبول کرو اور اگر وہ نہ کریں تو تم ان سے مہمانی کا حق جیسا کہ ان کو چاہئے لو۔

ف بعضے کافروں سے حضرتؐ نے صلح کی تھی تو اس صلح میں یہ قول قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمہارے ملک میں

---

[1] وان کان کافرا کے الفاظ صحیحین میں نہیں بلکہ صحیح ابن حبان اور مسند احمد میں ہیں۔ واضح رہے کہ حدیث مذکور کے ابتدائی الفاظ صحیحین میں ابن عباسؓ سے مروی ہیں دیکھو الحصن الحصین میں کلام سید المرسلین مطبوعہ یوسفی لکھنؤ سنہ ۱۳۳۳ھ

[2] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "مظلوم کو اگر ظالم کا مال نہ ملے تو اپنا نقصان بھر لینا جائز ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

آئیں جائیں تو ان کی ضیافت اور مہمانداری کیجیو۔ تو اس حدیث میں وہی لوگ مراد ہیں اور یہ مطلب نہیں کہ مسا
بجبر اور زبردستی مسلمانوں سے اپنی مہمانی مانگے۔ ہاں البتہ یہ ہے کہ مہمانداری کرنا مستحب ہے۔

مسلمان کی حاجت روائی کرنا بڑا ثواب ہے

(۹۷۹) خ ابن عمر من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ۔ ؎۱

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کرے گا تو خدا اس کا کام بنایا کرے گا

ف یعنی آدمی ہر دم خدا کا محتاج ہے تو جو چاہے کہ خدا میرا مطلب پورا کرے اس کو لازم ہے کہ اپنے مسلمان بھائی
کا مقدور بھر کام بناوے اور اس کے واسطے سعی سفارش کرے۔

آمد و رفت کیلئے محلہ میں گلی کا راستہ چھوڑنے کی مقدار کا ذکر

(۹۸۰) م ابوھریرۃ اذا اختلفتم فی الطریق جعل عرضہ سبع اذرع۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب
تم کو راہ اور گلی کے مقدمے میں جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی
چوڑائی سات ہاتھ کی ٹھہرائی۔

ف یعنی اگر راہ ظاہر ہو جس میں شہر والوں کی آمد و رفت ہو اور راہ کی زمین کا مالک وہاں عمارت بنانا چاہے
اگر لوگ منع کرتے ہوں تو اس میں شرع کا حکم یہ ہے کہ سات ہاتھ چوڑائی راہ کی چھوڑ کر عمارت بنائے تاکہ
اونٹ اور گاڑی اور لوگوں کی آمد و رفت میں ہرج نہ ہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلے کے لوگ آتے جاتے
ہوں تو اس کی اتنی چوڑائی چاہیئے کہ جس میں محلے والوں کا ہرج نہ ہو اور زنانی سواری اور جنازہ جانے کو تنگی نہ ہو۔

مردہ زمین کو آباد کرنے کا حکم کیا ہے

(۹۸۱) خ عائشۃ من عمر ارضا لیست لاحد فھو احق۔

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جو آباد کرے زمین کو جس کا کوئی مالک نہیں تو وہی مالکی کے
لائق ہے یعنی پھر اس زمین کا کوئی دعوی نہیں کر سکتا ہے۔

حضورؐ کا بیر رومہ خریدنے کی ترغیب دلانا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جنت کی خوشخبری۔

(۹۸۲) خ عثمان من یشتری بیر رومۃ فیکون دلوہ فیھا کدلاء المسلمین۔

بخاری میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ کون ہے کہ رومہ کے کنوئیں کو مول لے پھر اس کا ڈول اس کنوئیں
میں ایسا ہو جیسے اور مسلمانوں کے ڈول۔ یعنی مول لیکر اس کو
خدا کی راہ میں وقف کر دے اپنی ملکیت میں نہ رکھے۔

ف حضرتؐ جب مکے سے مدینے میں آئے تو وہاں سوائے ایک کنوئیں کے میٹھا پانی نہ تھا سو وہ کنواں
بگڑ گیا تھا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اس کنوئیں کو صاف کرا دے اس کو بہشت ملے گی۔ حضرت عثمانؓ نے اپنا
مال لگا کر اس کو صاف کرا دیا پھر جب طیار ہوا تو کافروں نے مسلمانوں کو پانی بھرنے سے روکا۔ تب

؎۱ امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "مسلمان کو مسلمان پر ظلم کرنا روا نہیں" میں ذکر کیا ہے۔
؎۲ امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "آبپاشی کے احکام" میں ذکر کیا ہے۔ (مشتی)

Marfat.com

حضرتؐ نے اس کے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمانؓ نے آٹھ ہزار اور ایک روایت میں پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ میں اس کو وقف کر دیا۔

کھیت والے کو ضرورت سے زیادہ پانی روکنے کی ممانعت

(۹۸۳) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَآءِ لِتَمْنَعُوْا بِہٖ فَضْلَ الْکَلَاءِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تا اسکے چارے سے زیادہ چارا روکو۔

ف یعنی اگر تمہارا کنواں یا حوض یا تالاب ہو اور تم اس سے اپنا کام کر چکے ہو تو لوگوں کو اس کے باقی پانی پینے سے یا کھیت سینچنے سے نہ منع کرو۔ اور اگر پانی روکو گے تو جانور کو زمین کا چارا بھی جو تالاب اور حوض کے گرد ہوتا ہے اس چلے سے نہ چرنے دو گے یہ اور بھی زیادہ بدکام ہے یعنی پانی روکنے سے غرض تمہاری یہ ہے کہ اس تدبیر سے چارا بچے کہ نہ آدمی اور جانور وہاں آوے گا نہ چارا چرے گا۔

پانی پلانے کی فضیلت

(۹۸۴) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْخَیْلُ لِثَلٰثَۃٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰی رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِیْ لَہٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَطَالَ لَھَا فِیْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَۃٍ فَمَا اَصَابَتْ فِیْ طِیَلِھَا ذٰلِکَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَۃِ کَانَتْ لَہٗ حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّھَا انْقَطَعَ طِیَلُھَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ کَانَتْ لَہٗ اٰثَارُھَا وَاَرْوَاثُھَا حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّھَا مَرَّتْ بِنَھَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْہُ وَلَمْ یُرِدْ اَنْ یَّسْقِیَھَا کَانَ ذٰلِکَ حَسَنَاتٍ لَّہٗ فَھِیَ لِذٰلِکَ الرَّجُلِ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَھَا تَغَنِّیًا وَّتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰہِ فِیْ رِقَابِھَا وَلَا ظُھُوْرِھَا فَھِیَ لِذٰلِکَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَھَا فَخْرًا وَّرِیَآءً وَّنِوَآءً لِّاَھْلِ الْاِسْلَامِ فَھِیَ عَلٰی ذٰلِکَ وِزْرٌ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیوں کے واسطے ہیں ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہیں اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہیں اور تیسرے مرد پر وبال ہیں تو جس کو ثواب ہے سو وہ مرد ہے جس نے گھوڑوں کو خدا کی راہ میں جہاد کے واسطے باندھ رکھا پھر ان کو لمبی رسی میں باندھا کسی چراگاہ یا باغ کے چمن میں سو وہ اپنی اس رسی کے اندر چراگاہ یا چمن میں جہانتک کہ پہنچے اور جتنی گھاس کہ چرے تو اس مرد کے واسطے اتنے حسنات ہوں گے اور اگر گھوڑوں کی رسی ٹوٹ گئی پھر وہ ایک بار یا دو بار زقند مار گئے تو اس مرد کے واسطے ان کی ٹاپوں کی مٹی اور ان کی لید حسنات ہونگی اور اگر وہ کسی دریا پر گذرے سو اس میں سے پانی پیا اگرچہ مالک نے ان کے پلانے کا قصد نہ کیا ہو تو بھی اس کے واسطے حسنات ہوں گے تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے ثواب کا سبب ہیں۔ اور جس مرد نے کہ گھوڑوں کو باندھا اس نیت سے کہ ان کی سوداگری سے فائدہ اٹھاوے اور بگانے سواری کے مانگنے سے بچے پھر وہ خدا کا حق جو گھوڑوں کی گردنوں اور پیٹھوں میں ہے نہ بھولا یعنی ان کی زکوٰۃ ادا کی اور ضعیفوں کو ان کی سواری سے نہ روکا تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے پردہ ہیں یعنی باعزت رہا ذلت سے بچا۔ اور جس مرد نے کہ گھوڑوں کو

Marfat.com

باندھا اترانے اور نمود کیلئے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور عداوت کے واسطے یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اس مرد پر وبال ہیں۔

ف یعنی گھوڑے پالنا تین طرح ہے عمدہ قسم تو یہ کہ جہاد کے واسطے پالے کہ اس کا ثواب بے شمار ہے۔ دوسری قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پالے تو اس میں دنیا کا فائدہ ہے اور دین کا کچھ نقصان نہیں تیسری قسم یہ کہ کافروں کی مدد کے واسطے پالے اور نمود کرے اور بڑائیاں مارے تو یہ سراسر وبال اور عذاب ہے۔

میراث اور وراثت کے احکام

کلالہ کی میراث کا بیان

(۹۸۵) **م** عُمَرُ يَا عُمَرُ اَلَا تَكْفِيْكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النِّسَآءِ **قَالَهٗ** حِيْنَ اَكْثَرَ عَلَيْهِ فِي السُّؤَالِ عَنِ الْكَلَالَةِ۔

مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عمر کیا تجھ کو کفایت نہیں کرتی ایام گرمی کی آیت جو سورۂ نساء کے آخر میں ہے۔ یہ حضرتؐ نے اسوقت فرمایا جب عمر فاروقؓ نے حضرتؐ سے بہت پوچھا کلالہ کے حکم سے۔

ف کلالہ وہ مرد یا عورت ہے جس کا باپ اور بیٹا نہ ہو سورۂ نساء کی آخر آیت یہ ہے يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ یعنی اے پیغمبر تجھ سے کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتے ہیں تو کہہ اگر مرد مرجاوے اور اس کے بیٹا نہ ہو اور اس کی بہن ہو تو آدھا مال اس کا لیوے اور اگر دو بہن ہوں یا زیادہ تو دو تہائی لیویں اور اگر بھائی بہن ہوں تو مرد کا حصہ عورت سے دونا ہے۔ یہ آیت گرمی کے موسم میں اتری تھی اسواسطے اسکو گرمی کی آیت فرمایا

ذوی الفروض[2] کو ان کی میراث دینا چاہیے

(۹۸۶) **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ملاؤ فرائض کو فرائض والوں سے پھر جو مال باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار مرد کا ہے۔

ف فرائض مقرری حصوں کو کہتے ہیں جو قرآن میں مفصل مذکور ہیں جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ ماں کا اور آٹھواں حصہ بیوی کا۔ سو فرمایا کہ میت کے مال سے اول فرائض والوں کو دیجئے اور ان کو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اس کو عصبہ پاوے گا چنانچہ اس کی تفصیل علم فرائض میں موجود ہے۔

قرض ادا کرنے کی تاکید

(۹۸۷) **ق**[3] اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَآؤُهٗ وَمَنْ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے کہ میں قریب تر مسلمانوں سے ہوں ان کی ذاتوں سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانوں میں سے مرے اور اپنے اوپر قرض چھوڑ جائے تو

[1] کلالہ وہ ہے جس کا باپ بھی نہ ہو اور بیٹا بھی۔ [2] ذوی الفروض وہ لوگ ہیں جن کے حصے شریعت نے مقرر کر دیئے ہیں۔
[3] امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "علم الفرائض و تقسیم میراث کے مسائل کا سیکھنا ضروری امر ہے" میں ذکر کیا ہے (چشتی)

Marfat.com

تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ۔ — اس کا ادا کرنا مجھ پر لازم ہے اور جو مال چھوڑے تو اسکے وارثوں کا حق ہے۔

ف ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کا ابتدائے اسلام میں یہ معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرتؐ پوچھتے کہ اس نے اپنے قرض ادا ہونے کا کچھ مال چھوڑا ہے سو اگر معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونے کا ٹھکانا ہے تو حضرتؐ اس کے جنازے کی نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہ ہوتی تو خود نماز نہ پڑھتے اور مسلمانوں سے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال میں مال جمع ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی قرضدار پر حضرتؐ شاید اس واسطے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈریں اور چونکہ قرضدار ہوں وہ قرض ادا کرنے میں غفلت نہ کریں۔

بدگمانی سے احتراز کرنا چاہئے

(۹۸۸) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ۔ [1] — بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے۔

ف یعنی بے تحقیق صرف اپنے گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہے۔

ہر قوم کا آزاد کردہ غلام انہی میں سے شمار ہوتا ہے

(۹۸۹) ق اَنَسٌ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔ — بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اسی قوم میں داخل ہے۔

ف یعنی جب کوئی قریب وارث نہ باقی رہے تو بھانجا اپنے ماموں کا وارث ہے اور ماموں بھانجے کا وارث ہے۔

مسلمان اور کافر کے درمیان وراثت نہیں

(۹۹۰) ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔ — بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میراث نہ پائیگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی۔

ف یعنی کافر اور مسلمان میں وراثت نہیں ہے اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان بیٹا اس کا حصہ نہ لیوے اور نہ مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پاوے اور یہی مذہب ہے چاروں اماموں کا۔

دو عورتیں کسی بچہ کے متعلق دعویٰ کریں تو فیصلہ کس طرح ہو

(۹۹۱) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ — بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو عورتیں تھیں ان کے ساتھ دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو لے گیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لے گیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا سو وہ دونوں داؤدؑ کے پاس فیصلہ کرانے کو آئیں سو انھوں نے وہ لڑکا بڑی عورت کو

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "علم الفرائض (تقسیم میراث کے مسائل) کا سیکھنا ضروری امر ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ اَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ رَحِمَكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى۔

دلوایا سو وہ دونوں نکلیں سلیمان بن داؤدؑ کے پاس آئیں اور ان سے یہ حال کہا تو سلیمانؑ نے کہا کہ چھری مجھ کو دو تاکہ میں اس لڑکے کو آدھا آدھا کاٹ کر ان دونوں عورتوں کو دوں تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تجھ پر رحم کرے یہ نہ کر وہ لڑکا اس بڑی عورت کا ہے یعنی اب میں دعویٰ نہیں کرتی دوسری کو دیجئے تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا۔

ف حضرت سلیمانؑ نے چھوٹی عورت کو اس واسطے دلایا کہ اس کو درد آیا اس نے لڑکے کا کاٹنا گوارا نہ کیا تو معلوم ہوا کہ لڑکا اسی کا تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ اس کے کاٹنے پر راضی نہ ہوتی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جب گواہ نہ ہوں تو حاکم کو لازم ہے کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے۔

ہبہ کے احکام

اپنی صدقہ کی ہوئی چیز خریدنے کی ممانعت

(۹۹۲) ق عُمَرُ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهٖ فَاَلَهُ حِيْنَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَاَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَهُ

بخاری اور مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مت مول لے اسکو اور نہ پھیر لے اپنے صدقے کو اگرچہ تجھ کو وہ ایک درم کو دیوے سو مقرر اپنے صدقے کا پھیر لینے والا ویسا ہے جیسا اپنی قے کو کوئی پیٹ میں ڈال لیوے۔ یہ حضرتؐ نے عمر فاروقؓ سے کہا جب انھوں نے ایک گھوڑا چڑھنے کو راہ خدا میں کسی کو دیا تھا پھر اس نے اس کو ضائع کیا دبلا کر ڈالا پھر عمر فاروقؓ نے اس کو مول لینا چاہا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی راہ میں دیدے اس کو پھر مول بھی نہ لیوے۔

اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو زیادہ دینا بہتر نہیں

(۹۹۳) م جَابِرٌ اِنِّي لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں گواہ نہیں ہوتا مگر حق پر۔

ف ایک شخص نے کہا کہ یا حضرتؐ آپ گواہ رہیے کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام دیا۔ حضرتؐ نے فرمایا تیرا اس کے سوا کوئی اور بیٹا بھی ہے اس نے کہا کہ ہاں ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا تو نے اس کو بھی کوئی غلام دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا جا میں ناحق پر گواہ نہیں ہوتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے۔

سلہ حدیث مذکور کے الفاظ میں تقدم وتاخر ہو گیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

عُمْریٰ کا بیان

(۹۹۴) ق جَابِرٌ مَنْ اَعْمَرَ رَجُلٌ عُمْرٰی لَہٗ وَلِعَقِبِہٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُہٗ حَقَّہٗ فِیْھَا وَھِیَ لِمَنْ اَعْمَرَ لَہٗ وَ لِعَقِبِہٖ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے کسی کو گھر دے ڈالا عمر بھر کو تو وہ شخص اور اس کے وارث اس گھر کے مالک ہو گئے سو دینے والے کی اس بات نے اسکے حق کو کاٹ دیا اور وہ گھر اسی کا ہو گیا جس کو دیا اور اس کے وارثوں کا۔

ف یعنی جس نے عمر بھر کو کسی کو گھر دیا تو وہ گھر اسی کا ہو گیا اس کے مرنے کے بعد اس کے وارث پاویں گے دینے والا نہیں پا سکتا۔

(۹۹۵) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْعُمْرٰی جَائِزَۃٌ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمر بھر کو چیز دینا درست ہے۔

ف یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیوے اس طرح سے کہ یہ میں نے تجھ کو تیری عمر تک دیا تو درست ہے اگر اس کا قبضہ ہو تو وہ مالک ہو گیا اور بعد اس کے مر جانے کے اس کے وارث مالک ہوں گے جیسے ہبہ میں اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ کا۔

(۹۹۶) ق جَابِرٌ اَلْعُمْرٰی لِمَنْ وُّھِبَتْ لَہٗ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمر بھر کی چیز دی ہوئی کا وہی مالک ہے جس کو چیز دی۔

ف یعنی عمریٰ مثل ہبہ کے سبب ہے ملک کا۔

کسی کے عطیہ کو حقیر نہ سمجھنا چاہیئے

(۹۹۷) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَانِسَآءُ الْمُؤْمِنَاتُ۔ لَا تَحْقِرَنَّ اِحْدٰکُنَّ لِجَارَتِھَا وَلَوْ کُرَاعَ شَاۃٍ مُحْرَقٍ ھٰکَذَا ذَکَرَہُ الْاَقْلِیْشِیُّ وَالرِّوَایَۃُ یَانِسَآءُ الْمُسْلِمَاتُ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَۃٌ لِجَارَتِھَا وَلَوْ قِرْسِنَ شَاۃٍ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ایماندار عورتو تم میں سے کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کے تحفے کو ناچیز اور ذلیل نہ جانے اور اگرچہ تحفہ بکری کے پاؤں کی جلی تلی ہو اسی طرح اقلیشی نے ذکر کیا ہے اور مشہور روایت یوں ہے کہ اے مسلمان عورتوں نہ ناچیز جانے ہمسائی دوسری ہمسائی کے تحفے کو اگرچہ تحفہ بکری کے کھر یا کھر کے درمیان کا گوشت ہو۔

ف یعنی ہمسایہ اور پڑوسیوں کو آپس میں محبت اور الفت چاہیئے تو آپس میں تحفہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہے۔ تھوڑے بہت کا دھیان اور خیال نہ چاہیئے کرنا۔ عورتوں کو خاص کر کے اس واسطے فرمایا کہ ان کو تحمل نہیں ہوتا کم چیز کو پھیر دیتی ہیں حقیر جان کر اور اس کو فضیحت کرتی ہیں تو محبت کہاں اور عداوت پیدا کی۔

اپنے دوست کو ہدیہ بھیجنے کے لئے انکی بعض بیویوں کی باری کا انتظار کرنا برا نہیں

(۹۹۸) ق عَائِشَۃُ اَنَّھَا اِبْنَۃُ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَلَہٗ عِنْدَ انْتِصَارِ عَائِشَۃَ مِنْ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر عائشہؓ ابی بکرؓ کی بیٹی ہے یہ حدیث حضرتؐ نے فرمائی

لہ کسی کو عمر بھر کیلئے گھر دینے کا نام عمریٰ ہے۔ ۲ہ امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "ہبہ کرنے کی فضیلت اور ترغیب" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حمایت کے وقت حضرت زینبؓ کی گفتگو سے۔

ف بخاری میں روایت ہے کہ اصحاب حضرت عائشہؓ کی باری کے دن حضرتؐ کے پاس تحفہ بھیجا کرتے تھے حضرتؐ کی خوشی کے واسطے حضرتؐ کی بیبیوں نے حضرت ام سلمہؓ سے کہا کہ تم رسول اللہؐ سے کہو کہ اصحاب سے کہدیں کہ حضرتؐ جس بی بی کے پاس ہوں وہیں لوگ تحفہ بھیجا کریں عائشہؓ کی کون خصوصیت ہے۔ ام سلمہؓ نے حضرتؐ سے یہ کہا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو عائشہؓ کے مقدمے میں رنج دیدے سوائے عائشہؓ کے کسی بی بی کے پاس مجھ کو وحی نہیں آتی۔ ام سلمہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہؐ میں نے آپ کے رنج سے توبہ کی۔ پھر حضرتؐ کی بیبیوں نے حضرت فاطمہؓ کو حضرتؐ کے پاس اسی واسطے بھیجا۔ حضرتؐ نے فرمایا اے بیٹی تو کیا نہ چاہے گی جس کو میں چاہتا ہوں حضرت فاطمہؓ نے کہا کہ البتہ میں اس کو ضرور چاہوں گی جس کو آپ چاہتے ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا تو عائشہؓ سے محبت رکھ، پھر حضرت فاطمہؓ چلی گئیں۔ پھر بیبیوں نے حضرت زینبؓ کو جو حضرتؐ کی پھوپھی کی بیٹی اور بی بی بھی تھیں حضرتؐ کے پاس بھیجا سو حضرت زینبؓ نے حضرتؐ کے سامنے بہت سخت باتیں کیں اور کہا کہ یا رسول اللہؐ آپ کی بیبیاں عائشہؓ کے مقدمے میں عدل اور انصاف چاہتی ہیں اور حضرت عائشہؓ نے ابتک کچھ جواب نہیں دیا حضرتؐ کی طرف دیکھتی جاتی تھیں کہ شاید حضرتؐ کچھ جواب دیں۔ جب حضرت عائشہؓ نے دیکھا کہ حضرتؐ چپ ہیں تو حضرت زینب کو جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینبؓ کو جواب میں بند کیا۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہؓ ابی بکرؓ کی بیٹی ہے ایسی ویسی نہیں جو دبک کے جواب دہی نکر سکے یعنی جیسا اس کا باپ دانا اور خوش تقریر ہے ویسے ہی وہ بھی دانا اور خوش تقریر ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بیبیوں سے حضرت عائشہؓ کو حضرت بہت چاہتے تھے تو جس نے حضرت عائشہؓ کو برا کہا اور ان سے عداوت رکھی اس نے بیشک حضرتؐ کو رنج دیا۔

(۹۹۹) **ق** عَائِشَةُ يَا بُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ **قَالَ** لِفَاطِمَةَ حِيْنَ بَعَثَتْهَا اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ يَنْشُدْنَهُ الْعَدْلَ فِيْ عَائِشَةَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے بچی کیا تو نہ چاہے گی جو میں چاہتا ہوں۔ یہ حضرتؐ نے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے کہا جب ان کو حضرتؐ کی بیبیوں نے حضرتؐ کے پاس بھیجا تھا عائشہؓ کے حق میں برابری چاہتی تھیں۔

ف مفصل قصہ بیان ہو چکا۔

ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینا بہتر نہیں

(۱۰۰۰) **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اپنی دی ہوئی چیز کا پھیر لینے والا کتے کے مثل ہے جو اپنی قے کو پھر نگل جاتا ہے۔

ف امام شافعیؒ کے نزدیک دی ہوئی چیز کو پھر لینا بموجب اس حدیث کے درست نہیں اور امام اعظمؒ کے نزدیک مکروہ ہے

خویش پروری آزاد کرنے سے بھی زیادہ افضل ہے

(۱۰۰۱) **ق** مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ

بخاری اور مسلم میں حضرت میمونہؓ بنت حارث سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو خبردار ہو تو اگر اس لونڈی کو اپنے ماموں کو دیتی

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "میاں بیوی کا ایک دوسرے کو ہبہ کرنا جائز ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

عُظْمَ لِاَجْرِكِ قَالَتْ لَهَا لَمَّا اَعْتَقَتْ لِيْدَةً۔ لہ

تو تیرا ثواب اس میں بہت بڑا ہوتا یہ حضرتؐ نے حضرت میمونہؓ سے فرمایا جبکہ انھوں نے ایک لونڈی آزاد کی۔

ف حضرت میمونہؓ حضرتؐ کی بی بی تھیں انھوں نے ایک لونڈی بدون حضرتؐ کے پوچھے آزاد کی۔ رات کو یہ حال حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب یعنی برادر پروری کا آزاد کرنے سے زیادہ تر ہے۔

کسی عذر کی وجہ سے ہدیہ قبول نہ کرنا بھی درست ہے

(۱۰۰۲) خ اَلصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ۔

بخاری میں صعب بن جثامہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہماری طرف تجھ کو پھیر دینا نہیں ولیکن ہم تو احرام باندھے ہیں۔

ف یہ قصہ ہو چکا کہ حضرتؐ احرام باندھے حج کو جاتے تھے راہ میں صعب نے گورخر کا شکار کیا تھا حضرتؐ کو تحفہ دیا حضرتؐ نے نہ لیا۔ صعب کا دل تھوڑا ہو گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے تو تیرا تحفہ قبول کرتے۔

اپنی اولاد کو برابر برابر ہدیہ دینا چاہیئے

(۱۰۰۳) ق اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اِعْدِلُوْا فِيْ اَوْلَادِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلَا قُلَيْشِيٍّ بَيْنَ اَبْنَآءِكُمْ۔ لہ

بخاری اور مسلم میں نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ برابری کیا کرو اپنی اولاد میں اور اقلیشی کی روایت میں ہے کہ برابری کرو اپنے لڑکوں میں۔

ف یعنی برابر سب کو دیا کرو بعضوں کو زیادہ اور بعضوں کو کم دینا شفقت پدری کے مناسب نہیں۔

دودھ پینے والے جانور دینے کی فضیلت

(۱۰۰۴) خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً اَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَآءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعِدِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ۔

بخاری میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چالیس خصلتیں ہیں ان سب سے اعلیٰ اور عمدہ غیر کو بکری عاریت دینا ہے کہ اس کا دودھ پیوے نہیں کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت پر ان چالیس خصلتوں سے ثواب کی امید پر اور اس کے وعدے کو سچا جان کر مگر کہ خدا اس کو بہشت میں داخل کرے گا۔

ف اس حدیث میں ان چالیس خصلتوں کو مفصل نہیں ذکر فرمایا شاید کہ احسان کے اقسام مراد ہیں یعنی لوگوں کی طرح طرح سے فائدہ رسانی۔

لہ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "عورت کا اپنے شوہر کے سوا غیر کو ہبہ کرنا اور غلام آزاد کرنا جائز ہے" میں ذکر کیا ہے۔

لہ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "اپنے لڑکے کو ہدیہ دینا جائز ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

وصیت کے احکام

(۱۰۰۵) ق اِبْنُ عُمَرَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَمُرُّ عَلَیْهِ ثَلٰثُ لَیَالٍ اِلَّا وَ عِنْدَهٗ وَصِیَّةٌ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں لائق ہے مسلمان مرد کو کہ اس پر تین راتیں گذریں بے وصیت کے۔

ف یعنی جس پر لوگوں کا قرض ہو یا کسی کی امانت ہو اس پر لازم ہے کہ اپنے پاس اس کی وصیت لکھ رکھے تاکہ اس کے بعد اس کے وارث اس پر عمل کریں اس واسطے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم نہیں وصیت لکھ رکھنا اس صورت میں تو واجب ہے اور اگر کسی کا لینا دینا نہ ہو تو وصیت کرنا واجب نہیں مستحب ہے۔

حضورؐ کا حضرت سعدؓ کی صحت کیلئے دعا فرمانا

(۱۰۰۶) غ مِ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا

مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے میرے واسطے دعا کی کہ الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے۔

ف سعد نہایت بیمار تھے حضرتؐ ان کی عیادت کو تشریف لے گئے تب یہ دعا کی پھر ان کو صحت حاصل ہوئی۔

ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت نہ کرنی چاہئے

(۱۰۰۷) ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً یَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰی مَا تَجْعَلُ فِیْ فِیْ امْرَاَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِیْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِیْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰی یَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّیُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ لَهٗ لِمَا رَثٰی لَهٗ اَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ۔

بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے بہتر ہے اس سے کہ ان کو محتاج چھوڑے کہ مانگیں لوگوں سے ہتھیلی پھیلا کر اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا خدا کی رضامندی کے واسطے اس کا ضرور ثواب پاویگا یہانتک کہ اپنی جورو کے منہ میں ڈالے گا یعنی اس کا بھی ثواب ملے گا کہا سعد نے پھر میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں چھوڑ دیا جاؤں گا بعد اپنے ساتھیوں کے چلے جانے کے حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو بیماری کے سبب سے میں چھوڑا جائے گا اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہے گا تو مقرر تیرا مرتبہ اور درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو چھوڑا جائے گا یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہانتک کہ نفع پاویں گے تجھ سے بہت گروہ اور ضرر تجھ سے پائیں گے اور لوگ یعنی تیرے جہاد سے مسلمانوں کو قوت ہوگی اور کافروں کو ضرر اے اللہ جاری اور قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر انکو ایڑیوں کے بل لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہی یعنی باوجود ہجرت کے پھر مکہ میں آکر مر گیا یہ حضرتؐ نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب انکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے۔

اولاد کیلئے مال چھوڑنے کی تاکید اور ایک تہائی حصہ سے زیادہ خیرات کرنے کی ممانعت حضورؐ کی پیشینگوئی مہاجرین کے حق میں دعا۔

[1] حدیث مذکور کے الفاظ مسلم کی روایت کے مطابق نہیں۔ غ صحیح

(چشتی)

Marfat.com

ف صحیح بخاری میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میں حجۃ الوداع میں بیمار ہوا حضرتؐ میرے دیکھنے کو آئے۔ میں نے کہا کہ میں بہت بیمار ہوں زندگی کی توقع نہیں اور میں مالدار ہوں اور ایک میری بیٹی ہے اس کے سوا کوئی میرا وارث نہیں حکم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دوں دو حصے خیرات کروں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں پھر میں نے کہا آدھا مال خیرات کروں حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں پھر میں نے کہا کہ تہائی مال خیرات کروں حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں تہائی خیرات کے واسطے بہت ہے۔ پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ وارثوں کا حق مقدم ہے فقیروں پر۔ تہائی سے زیادہ وصیت درست نہیں۔ اور جو رونڈ لڑکوں کو کھانے کپڑے دینے میں بھی ثواب ہے اگر خدا کا حکم جان کر دیوے اور سعدؓ کو مکے میں رہنے کا اس واسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکے کا رہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اس میں پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر عذر سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب میں نقصان نہیں۔ پھر ان کی زندگی کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعدؓ اتنا جئے کہ عمر فاروقؓ کی خلافت میں ملک عراق کو فتح کیا۔ پھر باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر ثابت رہیں۔ ابداس سے کہ سعد بن خولہ پر جو حجۃ الوداع میں مر گئے تھے افسوس کیا۔

(۱۰۰۸) **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ لَمَّا ثُلُثُ وَ اَلثُّلُثُ کَثِیْرٌ اَوْ کَبِیْرٌ **قَالَ** لَہٗ حِیْنَ قَالَ فِیْ مَرَضِہٖ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَیْ مَالِیْ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الْحَدِیْثَ۔

بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تہائی مال میں وصیت کر اور تہائی تو بہت ہے، یا یوں فرمایا کہ بڑی ہے۔ یہ حضرتؐ نے سعدؓ سے فرمایا جب کہ اس نے کہا اپنی بیماری میں کہ میں اپنے مال کی دو تہائی خیرات کروں حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ سعدؓ نے کہا تو آدھا مال خیرات کروں حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ سعدؓ نے کہا تو تہائی مال خیرات کروں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

ف حجۃ الوداع میں سعد بیمار ہو گئے صرف ان کی وارث ایک لڑکی تھی تب انھوں نے اپنے مال کو خیرات کرنا چاہا۔ باقی قصہ مفصل بیان ہو چکا۔ معلوم ہوا کہ تہائی سے زیادہ وصیت درست نہیں ہے۔

مرنے کے بعد کس کس چیز کا ثواب ملتا ہے

(۱۰۰۹) **م** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْہُ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَۃٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَہٗ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب آدمی مر گیا تو اس کا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوا مگر تین طرح کے عمل کہ موت کے بعد بھی ان کا ثواب موقوف نہیں ہوتا۔ ایک تو خیرات اور صدقہ جس کا فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیکبخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے

تین چیزوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔

ف یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہے۔ بعد موت کے نہ عمل ہے نہ ثواب مگر ان تین عملوں کا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہیں ہوتا۔ صدقہ جاری، یعنی وہ نیک کام جس کا فائدہ خلقت کو سدا حاصل رہے جیسے مسجد اور کنواں اور مدرسہ اور سرائے اور معافی کی زمین اور وقف زمین کا یا گھر کا یا کتاب کا اور علم

Marfat.com

جس سے خلقت کو فائدہ ہو یعنی لوگوں کو علم دین پڑھانا۔ دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا دین کی کسی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا تاکہ ناواقف مسلمان دین سے واقف ہو جائیں۔ اور نیک بیٹا یعنی بدکار بیٹے سے میت کو ثواب حاصل نہیں۔ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ موت ہر دم سامنے ہے ایسا نہ ہو کہ دین کی راہ سے آدمی بے نام و نشان مر جائے ان تین کاموں میں سے جو ہو سکے اس کی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اس کے موافق صدقہ جاریہ کی تدبیر کرے، اگر علم ہے تو اس کے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہے تو ان کو دین کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور برے کاموں سے بچائے تاکہ موت کے بعد ان کی دعا سے فائدہ اٹھائے۔ معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت میں وہ ہے جس کا موت کے بعد کچھ نیک نشان نہیں رہا بیت

زندۂ جاوید گشت ہر کہ نکو نام زیست کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را

مومن کی زندگی میں ہر طرح سے بہتری ہے

(۱۰۱۰) م ابوہریرۃ انہ اذا مات احدکم انقطع عملہ وانہ لا یزید المؤمن عمرہ الا خیرا۔ لہ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حال یوں ہے کہ جب کوئی تم میں مر گیا عمل اس کا کٹ گیا اور البتہ ایماندار کی زندگی تو نیکی ہی کو بڑھاتی ہے۔

ش مصابیح میں روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تکلیفوں سے تنگ ہو کر موت نہ مانگا کرو اس واسطے کہ جب آدمی مر گیا تو عمل اس کے قطع ہو گئے کوئی نیک کام نہیں کر سکتا اور ایماندار کی زندگی سے تو نیکی ہی بڑھتی ہے یعنی اگر ایماندار کی عمر تکلیف میں گذری تو صبر کا بڑا ثواب پائے گا اور اگر خوشی میں گذری تو شکر کا ثواب پائے گا تو ایماندار کی زندگی تو ہر طرح سے بہتری ہے۔

یمین[۱] اور نذر کے احکام

نذر فیصلۂ خداوندی کو نہیں ٹالتی

(۱۰۱۱) م ابوہریرۃ لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج بہ من البخیل۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نذر نہ مانا کرو سو مقرر نذر ماننا تقدیر کو کچھ نہیں ٹالتا اور نذر کے سبب سے تو البتہ بخیل کا مال خرچ ہوتا ہے۔

ش یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے تقدیر ٹل جاتی ہے نذر کرنا بیفائدہ ہے اور درست نہیں اور اگر یہ اعتقاد نہ ہو تو نذر کرنا درست ہے۔

کعبہ تک پیدل جانے کی نذر کرنا جائز ہے

(۱۰۱۲) م ابوہریرۃ ارکب ایتہا اشیخ فان اللہ غنی عنک وعن نذرک

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوار ہو لے اے بڈھے اس واسطے کہ خدا تجھ سے اور تیری نذر سے بے پرواہ ہے

نذر ہو تو ہر صورت میں نذر کا پورا کرنا بھی ضروری نہیں

لہ امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ [۱] قسم کو یمین کہتے ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

ف حضرتؐ نے ایک بڈھے کو دیکھا کہ پیدل جاتا ہے اور دونوں طرف اس کے دو بیٹے اس کو تھامے جاتے ہیں حضرتؐ نے پوچھا اس کا کیا سبب ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اس نے پیادہ چلنے کی بیت اللہ تک نذر کی ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی کیوں اپنے تئیں مصیبت میں ڈالتا ہے خدا کو اس کی کچھ پروا نہیں معلوم ہوا کہ جب طاقت نہ ہو تو نذر کا ادا کرنا واجب نہیں۔

نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے

(۱۰۱۳) **م** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

ف یعنی اگر نذر نہ ادا کی ہو تو قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو دونوں وقت کھانا کھلاوے یا لباس دیوے یا غلام آزاد کرے اور اگر مقدور نہ ہو تو تین روزے رکھے۔

خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھانا درست نہیں

(۱۰۱۴) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزیٰ کی قسم کھائے تو چاہئے کہ اس کے بعد لا الٰہ الا اللہ کہہ لے۔

ف لات اور عزیٰ عرب میں دو بت تھے کہ کافر ان کی قسمیں کھاتے تھے جب وہ لوگ مسلمان ہوئے تو بموجب عادت کے بعضے لوگ بھول کر بتوں کی قسم کھا جاتے تو حضرتؐ نے اس کا علاج یہ بتایا کہ کلمہ پڑھ لیا کریں تو کفر کا شبہ دور ہو جائے۔

(۱۰۱۵) **م** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ وَلَا بِاٰبَائِكُمْ۔

مسلم میں عبدالرحمن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم نہ کھایا کرو بتوں کی اور نہ اپنے باپوں کی۔

ف سوائے خدا کے کسی کی قسم درست نہیں۔

نیک کام نہ کرنے پر قسم کھا بیٹھے تو توڑ دینا چاہئے

(۱۰۱۶) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ لِيَفْعَلِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو قسم کھا بیٹھا کسی بات پر پھر اس کو اس بات کے سوا اور کوئی بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہئے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے پھر کرے اس کو جو بہتر ہے۔

ف حضرتؐ کی بی بی ام سلمہؓ نے قسم کھائی کہ میں اپنے غلام کو آزاد نہ کروں گی پھر اس قسم کھانے سے پچتائیں۔ حضرتؐ سے کہا کہ یا رسول اللہ کچھ اس قسم کی بھی تدبیر ہو سکتی ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو قسم کھا لیا کرے وہ پہلے کفارہ دے پھر اس بات کو کرے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا اور امام اعظمؒ کے نزدیک کفارہ دینا قسم توڑنے کے بعد چاہئے۔

(۱۰۱۷) **ق** اَبُوْمُوْسٰى لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

Marfat.com

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ قَالَهٗ لِنَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ۔ [1]

میں نے تم کو سواری نہیں دی لیکن تم کو خدا نے سواری دی۔ یہ حضرتؐ نے قوم اشعریوں کے چند لوگوں سے فرمایا۔

ف ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے جہاد کے واسطے سواری مانگی حضرتؐ نے فرمایا کہ واللہ میں تم کو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری بھی نہیں بعد چند روز کے حضرتؐ کے پاس اونٹ غنیمت میں آئے حضرتؐ نے پانچ اونٹ ہم کو بلا کر دیئے۔ ہماری قوم کے بعضے لوگوں نے عرض کی کہ یا حضرتؐ آپ نے ہمیں سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی کیا آپ بھول گئے جو ہم کو سواری عنایت ہوئی۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میں کسی چیز پر قسم کھاتا ہوں پھر جو اس کے خلاف کو بہتر جانتا ہوں تو کفارہ دیکر قسم توڑ ڈالتا ہوں۔ چلو میں نے تم کو سواری نہیں دی خدا نے تم کو سواری دی۔

قسم کا اعتبار قسم کھلانے والے کی نیت پر ہے

(۱۰۱۸) مر اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہے۔

ف یعنی قاضی نے جس مطلب کی قسم لی وہی معتبر ہے پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ میں نے قاضی کی نیت پر قسم نہیں کھائی میں نے دل میں کچھ اور ارادہ کر لیا تھا تو اس کے اس قول کا کچھ اعتبار نہیں لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اس وقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہے۔

(۱۰۱۹) مر اَبُوْهُرَيْرَةَ يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہے اور دوسری روایت یوں ہے کہ تیری قسم وہی معتبر ہے جس پر تیرا ساتھی تصدیق کرے۔

ف یعنی مدعی کی مراد پر قسم کھائے تب معتبر ہے چنانچہ اس کا بیان گذر چکا ہے۔

قسم پر قائم رہنا چاہیئے

(۱۰۲۰) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّلَجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ اَثْمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی مقرر تم میں سے کسی کا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والوں کے حق میں کھائی ہو زیادہ تر گناہ ہے اس کیلئے خدا کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے سے جو خدا نے اس پر فرض کیا ہے۔

ف یعنی ہر چند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہے لیکن جس میں اپنے گھر والوں کو ضرر پہنچے تو قسم کا توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہے کہ آزردن دل دوستاں جہل است و کفارت یمین سہل۔

شرکت کے غلام کی آزادی کا حکم

(۱۰۲۱) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَعْتَقَ شَقِيْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهٗ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھے کے غلام سے آزاد کرے تو اس پر ضرور ہے کہ

---

[1] مسلم شریف میں ما انا حملتکم کے الفاظ ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

فِیْ مَالِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْکُ قِیْمَۃَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِیَ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْہِ۔

اپنے مال سے اس کو بالکل خلاص کرادینا یعنی اور شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور اگر آزاد کرنے والا مالدار نہ ہو تو اس غلام کی واجبی قیمت ٹھہرائی جائے پھر بقدر حصّے اور شریکوں کے غلام سے نوکری اور مزدوری کرائے مگر اسپر جبر نہ ڈالے

ف یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہوں ان میں سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار ہے تو غلام اسی وقت بالکل آزاد ہوگیا اور شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب امام شافعیؒ اور احمدؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا ہے۔ اور امام اعظمؒ کے نزدیک اور شریک مختار ہیں چاہیں اپنے حصے کے موافق اس غلام سے محنت کروالیں اور چاہیں آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوٰی کریں اور چاہیں اپنے حصے کو آزاد کردیں۔ اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہو تو شافعیؒ اور احمدؒ کا یہ مذہب ہے کہ اس کے بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصوں کے قدر غلام ہے اور شریکوں کو نہیں پہنچتا کہ اس سے محنت کروالیں یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوٰی کریں لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہے اور امام اعظمؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا یہ مذہب ہے کہ اور شریک بقدر اپنے حصے کے غلام سے محنت مزدوری کرا کے اپنی قیمت بھر لیویں چنانچہ یہ حدیث ان کے مذہب کی صاف دلیل ہے اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نہ کریں یعنی شتابی نہ کریں اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگیں۔

(۱۰۲۲) ق اِبْنُ عُمَرَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اٰخَرَ قُوِّمَ عَلَیْہِ فِیْ مَالِہٖ قِیْمَۃَ عَدْلٍ لَا وَکْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَیْہِ اِنْ کَانَ مُوْسِرًا۔

بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ساجھے کے غلام کو آزاد کرے تو اس کے مال سے دوسرے شریک کے حصے کے موافق منصفی سے قیمت ٹھہرائی جائے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر بشرطیکہ وہ مالدار ہو پھر وہ غلام اسی کی طرف سے آزاد ہوگا یعنی غلام آزاد کے مرنے کے بعد اس کے مال کا آزاد کرنے والا مالک ہے۔

عبادت گزار اور فرمانبردار غلام دوہرے ثواب کا مستحق ہے

(۱۰۲۳) ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَیِّدِہٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ کَانَ لَہُ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب غلام نے اپنے مالک کی خیر خواہی کی اور اپنے خدا کی اچھی عبادت کی تو اس کے دوہرے ثواب ہوں گے۔

ف یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا۔

(۱۰۲۴) ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْکِ الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غلام نیکوکار کو دو ثواب ہیں۔

ف یعنی ایک ثواب خدا کی عبادت کا اور دوسرا ثواب مالک کی اطاعت کا۔

لہ حدیث مذکور اور ذیل کے مختلف عنوانات کی احادیث کو امام مسلم نے عنوان "غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہئے" میں ذکر کیا ہے (رشتی)

Marfat.com

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ کی تشریح

(۱۰۲۵) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْکِ اَنْ یُّتَوَفّٰی یُحْسِنُ عِبَادَۃَ اللّٰہِ وَصَحَابَۃَ سَیِّدِہٖ نِعِمَّا لَہٗ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا اچھی بات ہے ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ کیا اچھی بات ہے غلام کے حق میں کہ مرجاوے خدا کی بندگی اور اپنے آقا کی خدمت اچھی طرح کرتے ہوئے۔ کیا اچھی بات ہے کہ اس کے حق میں ہے۔

ف عابد غلام، آقا کے تابعدار کی تعریف اس واسطے فرمائی کہ اس نے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو بھی اور مجازی مالک کو بھی۔

نوکر سے زیادہ غلام سے کام لینا درست نہیں

(۱۰۲۶) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لِلْمَمْلُوْکِ طَعَامُہٗ وَکِسْوَتُہٗ وَلَا یُکَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا یُطِیْقُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا غلام کا کھانا اور کپڑا آقا پر واجب ہے اور اس سے کام نہ کرائے مگر جتنی اس کو طاقت ہو۔

غلام کو حد سے زیادہ مارنے کا انجام دوزخ ہے

(۱۰۲۷) م عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِنَّ اللّٰہَ اَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلٰی ھٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھُوَ حُرٌّ لِوَجْہِ اللّٰہِ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْکَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْکَ النَّارُ۔

حضورؐ کی بردباری اور سخاوت کا ذکر

مسلم میں عقبہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابومسعود دریافت کر اے ابومسعود دریافت کر اے ابومسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہے اس سے زیادہ تر خدا تجھ پر قادر ہے تو میں نے کہا یا رسول اللہ یہ غلام آزاد ہے رضائے الٰہی کے واسطے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو آزاد نہ کرتا تو مقرر تجھ کو دوزخ کی آگ جلاتی۔

ف ابومسعودؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے غلام کو کوڑے مارتا تھا۔ میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے کہ اے ابومسعود دریافت کر میں نے غصے کے سبب سے خیال نہ کیا۔ پھر حضرتؐ نے قریب آکر فرمایا کہ اے ابومسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرتؐ ہیں۔ میں نے اپنے ہاتھ سے کوڑا ڈال دیا۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہے اور خدا کو عذاب کرنے کی تجھ سے زیادہ قدرت ہے۔ اس حدیث میں ارشاد ہے کہ لونڈی غلام کو حد سے زیادہ نہ مارے کہ اس کا انجام دوزخ ہے۔

(۱۰۲۸) م اِبْنُ عُمَرَ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَہٗ حَدًّا لَمْ یَاْتِہٖ اَوْ لَطَمَہٗ فَاِنَّ کَفَّارَتَہٗ اَنْ یُّعْتِقَہٗ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو بے کئے حد مارے خواہ حرام کاری کی خواہ شراب پینے کی اس کو طمانچہ مارے تو اس کا کفارہ یعنی اتار یہ ہے کہ اس کو آزاد کردے۔

ف غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہے۔ امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک فرض نہیں۔

Marfat.com

حضورؐ کن الفاظ سے قسم کھایا کرتے تھے

(۱۰۲۹) خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ. حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَاَلَهٗ لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ فَاِنَّهٗ الْاٰنَ وَاللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ فَقَالَ الْاٰنَ یَا عُمَرُ۔

بخاری میں عبداللہ بن ہشامؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہوں اس ذات پاک کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ پکا ایمان نہیں ہونے کا یہاں تک کہ میں تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہو جاؤں۔ یہ حضرت نے عمر فاروقؓ سے فرمایا۔ پھر عمر فاروقؓ نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو آپ یا رسول اللہؐ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہو گئے۔ تب حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عمرؓ اب تیرا ایمان پکا ہوا۔

حضورؐ سے محبت رکھنا فرض ہے اور آپ سے محبت رکھنے کی نشانی

ف عبداللہ بن ہشامؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ تھے اور حضرت عمر فاروقؓ کا ہاتھ پکڑے تھے۔ عمر فاروقؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ سوائے اپنی جان کے میں ہر چیز سے آپ کو زیادہ چاہتا ہوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ جب تک حضرتؐ کو اپنی جورو اور اولاد اور ماں باپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان سے زیادہ تر دوست نہ رکھے گا اس کا ایمان پکا نہیں کچا ہے اور حضرتؐ کی محبت کا پتہ یہ ہے کہ حضرتؐ کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور شریعت محمدی کے خلاف کسی کا کہنا نہ مانے اور جو شادی یا غمی میں برادری کے ڈر سے خلاف شرع رسمیں کرے یا نوکری چاکری میں آقا کی خاطر کو خلاف شرع کاموں میں مقدم رکھے اس کا ایمان پکا نہیں وہ حضرتؐ کی محبت میں کچا ہے۔ الٰہی اپنے کرم سے ہم کو اپنے حبیبؐ کی محبت میں پکا کر لے۔ آمین یا رب العالمین۔

(۱۰۳۰) ق اَبُوْهُرَیْرَةَ وَجَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰی فَلَا كِسْرٰی بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی وہاں کا بادشاہ نہ ہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اس کے بعد وہاں کا بادشاہ نہ ہوگا اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قابو میں محمدؐ کی جان ہے کہ مقرر ان دونوں ملکوں کے خزانے خدا کی راہ میں بانٹے جائیں گے۔

روم اور ایران کی فتح کی پیشینگوئی۔

ف یعنی روم اور ایران کے بادشاہوں کے خاندان میں سلطنت نہ رہے گی اسلام کا عمل وہاں ہوگا یہ حدیث معجزہ ہے جیسا حضرتؐ نے فرمایا ویسا ہی ہوا۔ چنانچہ ایران عمر فاروقؓ کی خلافت میں فتح ہوا تیس ہزار کا لشکر اسلام تھا۔ ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تھے تو اس حساب سے سب خزانہ ایران کا بیالیس کروڑ ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہاں کا خزانہ بھی لشکر اسلام میں تقسیم ہوا۔

(۱۰۳۱) خ اَنَسٌ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِیْ اِذَا مَا رَكَعْتُمْ

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پورا رکوع اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں اپنے پس پشت سے دیکھتا ہوں تم کو

Marfat.com

وَاِذَا مَا سَجَدْ تُمْ۔ جب کہ رکوع کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو۔

ف بعضے دیہات کے لوگ نومسلم، رکوع اور سجدے میں جلدی کرتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کی قسم کھانا

(۱۰۳۲) **ق** ثَابِتُ ابْنُ الضَّحَّاكِ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ۔

بخاری اور مسلم میں ثابت بن ضحاک سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھائے تو وہ ویسا ہی ہوگا جیسا اس نے کہا۔

ف یعنی جو جھوٹی قسم اس طرح کھاوے کہ میں نے اگر ایسا کیا ہو یا کروں تو وہ شخص نصرانی ہے یا یہودی یا ہندو تو جیسی اس نے قسم کھائی ویسا ہی ہوگیا۔

اللہ کو بیچ میں ڈالکر جھوٹی قسم کھانا سخت گناہ ہے

(۱۰۳۳) **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهٖ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ [1]

جھوٹی قسم کی سزا

بخاری اور مسلم میں ..... عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مسلمان کا مال ناحق قسم کھا کر لے لیگا پھر جب خدا سے ملے گا تو وہ اس پر نہایت غضبناک ہوگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اس بات کا ٹھکانا قرآن شریف سے پڑھ کر بتایا یعنی جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا سا مالِ دنیا لیتے ہیں ان لوگوں کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور خدا ان سے بات نہ کرے گا اور رحمت سے ان کی طرف نہ دیکھے گا دن قیامت کے، اور ان کو گناہوں سے پاک نہ کرے گا اور ان کو دکھ کی مار ہے۔

جان کر جھوٹی قسم کھانا روا نہیں

(۱۰۳۴) **خ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ۔

بڑے بڑے گناہوں کا ذکر

بخاری میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں خدا کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ کو رنج دینا نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔

ف یعنی نہایت کبیرہ گناہ چار ہیں اور دوسری حدیث میں سات فرمائے مناسب وقت کے جیسا بہتر جانا ویسا فرمایا۔ کبیرہ گناہ وہ ہے جس کے کرنے والے پر قرآن یا حدیث میں وعید شدید ہو اور سخت سزا کا وعدہ ہو۔ قوت القلوب میں ابوطالب مکی نے کبیرہ گناہ سترہ لکھے ہیں سو چار گناہ تو دل سے متعلق ہیں اول شرک، دوسرے معصیت پر اصرار، تیسرے ناامیدی خدا کی رحمت سے، چوتھے نڈر ہونا خدا کے غضب سے۔ اور چار گناہ زبان سے متعلق ہیں، اول جھوٹی گواہی دینا، دوسرے پاک آدمی کو حرام کاری کی تہمت لگانا، تیسرے جھوٹی قسم کھانا چوتھے جادو کرنا۔ اور تین گناہ پیٹ سے متعلق ہیں اول شراب پینا، دوسرے یتیم کا مال ناحق کھانا، تیسرے سود اور بیاج

[1] حدیث مذکور صحیح بخاری میں کچھ اختلاف الفاظ کے ساتھ حضرت وائل بن حجرؓ سے بھی مروی ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

لھانا اور دو گناہ شرمگاہ سے متعلق ہیں اول زناکاری، دوسرے اغلام کرنا یعنی بچہ بازی۔ اور دو گناہ ہاتھ سے متعلق ہیں، اول ناحق خون، دوسرے چوری۔ اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی ماں باپ کو رنج دینا مسلمان کو لازم ہے کہ ان گناہوں سے نہایت ڈرتا رہے جیسے کہ زہر سے ڈرتا ہے اس واسطے کہ زہر سے دنیا کی زندگی میں خلل ہے جس کا انجام قتل ہے اور کبیرہ گناہ سے آخرت بگڑتی ہے جس کو کبھی فنا نہیں اور صغیرہ گناہ پر اصرار نہ کرے اس واسطے کہ جب صغیرہ گناہ پر اصرار کیا تو وہ گناہ کبیرہ ہو جاتا ہے۔

اپنے اختیار سے باہر چیز کی قسم کھانا کیسا ہے

جن نذروں کی ممانعت ہے ان سے باز رہنا چاہئے۔

(۱۰۳۵) ح اِبْنُ عَبَّاسٍ قُرَّةُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ يَعْنِيْ اَبَا اِسْرَائِيْلَ۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس سے کہدے کہ بولے اور اپنے اوپر سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ تمام کرے۔

ف حضرتؐ نے ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ میں چپکا کھڑا ہے اس کا سبب پوچھا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ ابو اسرائیل ہے اس نے نذر مانی ہے کہ روزہ رکھے، دھوپ میں کھڑا رہے اور کسی سے کلام نہ کرے۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ روزہ عبادت تھا اس کی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ میں کھڑا ہونا عبادت نہ تھا اس واسطے منع فرمایا۔ معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کو ادا کرنا نہ چاہئے۔

عبادت کی نذر پوری کرنا چاہئے معصیت کی نہیں

(۱۰۳۶) ح عَائِشَةُ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ [1]

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اس کو ادا کرے اور جس نے نذر مانی ہو خدا کے گناہ کی، سو اس کو نہ کرے۔

ف یعنی نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ، نماز، روزہ، حج تو اس کا ادا کرنا واجب ہے اور اگر خلاف شرع کے نذر اور منت مانی ہو جیسے ماں باپ سے نہ بولنا، دعوت قبول نہ کرنا، قبروں پر جھنڈے نشان چڑھانا وہاں چراغاں کرنا، پیر شہید کی چوٹی سر پر رکھنا، محرم میں لڑکوں کو فقیر بنانا، تعزیے کے سامنے رات بھر ایک پاؤں سے کھڑا رہنا، ڈھول بجا کر رت جگا کرنا اسی طرح اور خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہیں، اول تو ان کاموں کی منت نہ مانے اور اگر ان کی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نہ کرے۔

دیت (خونبہا) وغیرہ کے احکام

حضورؐ کا قبیلۂ عرینہ اور عکل کے لوگوں کو سزا دینا

(۱۰۳۷) ق اَنَسٌ اَفَلَا تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِيْنَا فِيْ اِبِلِهٖ فَتُصِيْبُوْنَ مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا قَالُوْا لِنَفَرٍ

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم باہر نہیں نکلتے ہمارے چرانے والے کے ساتھ اس کے اونٹوں میں تو پاؤ ان کے پیشاب اور دودھ کو۔ یہ حضرتؐ نے

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ۔ [1]

قوم عکل یا قوم عرینہ کے چند لوگوں سے فرمایا۔

ف آٹھ دس آدمی اس قوم کے مدینہ میں بیمار ہوئے ان کو جلندر تھا۔ حضرتؐ کے اونٹ چرائی پر مدینہ سے باہر تھے ان کو وہاں چرانے والے کے ساتھ بھیجا۔ جب وہ اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیکر تندرست ہو گئے تو چرانے والے کو مار کے اونٹوں کو لے چلے۔ پھر حضرتؐ کے پاس پکڑ آئے۔ حضرتؐ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور آنکھوں میں سلائیاں پھروائیں اور ان کو میدان میں ڈال دیا کہ پیاس کے مارے مر گئے۔

مسلمان کو کن کن وجوہ سے قتل کرنا چاہیے

(۱۰۳۸) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ۔

مسلمان کو قتل تین صورتوں میں قتل کرنا جائز ہے۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نہیں حلال ہے خون اس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہیں کوئی پوجنے کے لائق سوائے خدا کے اور اس کی کہ میں پیغمبر ہوں خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو نکاحی مرد یا نکاحی عورت جو زنا اور حرام کاری کرے، دوسرے جان کے بدلے جان، تیسرے مرتد جس نے اپنا اسلام کا دین چھوڑا مسلمان کے گروہ سے علیحدہ ہوا۔

ف یعنی مسلمان کا قتل تین صورت سے ہے ایک تو حرام کار نکاح والا مرد، دوسرے خون کے بدلے خون، تیسرے مرتد جس نے اسلام کا دین چھوڑا۔

ناحق قتل کا گناہ قاتل اول کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے

(۱۰۳۹) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ سَنَّ الْقَتْلَ اَوَّلًا وَيُرْوٰى لِاَنَّهٗ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہیں جو ظلم سے قتل ہو مگر کہ آدمؑ کے پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اس کے خون کا حصہ پڑتا ہے یعنی وہ بھی گناہ میں شریک ہوتا ہے اس واسطے کہ اس نے خون کرنے کی راہ نکالی اور دوسری روایت میں ہے کہ اس پر گناہ اسواسطے ہوتا ہے کہ اس نے اول اول قتل کی راہ نکالی۔

ف حضرت آدمؑ کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو ناحق مار ڈالا تھا۔ خونریزی کی رسم اول اسی سے نکلی تو عالم میں قیامت تک جتنے خون ہوں گے سب کا گناہ اس پر ضرور ہوگا۔ اسی طرح جو شخص کہ بدرسم خلاف شرع نکالے گا اس کے کرنے والوں کے برابر اس کی گردن پر بھی وبال پڑے گا۔

آخرت میں سب سے پہلے خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا

(۱۰۴۰) هر اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ۔

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لوگوں میں اول فیصلہ قیامت کے دن خونوں میں ہوگا۔

[1] امام مسلمؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "کافر حربی اور مرتد لوگوں کو سزا دینا" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ف مقصود اصلی دنیا میں انسان کی حیات ہے اور کشت و خون اس کے مخالف ہے اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کے اس سے نیچے ہیں تو اول خونریزی کا فیصلہ مقدم ہوا۔ حدیث میں اشارہ ہے کہ قتل کو آسان نہ سمجھنا چاہئے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت میں اول اسی کا فیصلہ ہوگا۔

(۱۰۴۱) م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ۔

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اول فیصلہ آدمیوں کے درمیان قیامت کے دن خونوں میں ہوگا۔

ف معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہے اور ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت میں پہلے خونریزی کے مقدمات رجوع ہو کر فیصلہ ہوں گے عبادات میں اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات میں خون کا فیصلہ ہوگا۔

انسان جب تک خون نہیں کرتا دین کی امان میں ہے

(۱۰۴۲) خ اِبْنُ عُمَرَ لَا يَزَالُ الْمَرْءُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا۔ [1]

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین کی راہ سے کشایش اور امن و امان میں ہے جب تک ناحق خون نہ کیا ہو۔

ف معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہے جس کے سبب سے دین میں تنگی ہو جاتی ہے مسلمان اور گناہوں سے اس کا زیادہ تر خیال رکھے کہ قیامت میں خدا پہلے خون کا معاملہ فیصل کرے گا اور قرآن میں خونی کو دوزخ کا وعدہ ہے۔

خدا کے نزدیک سب سے زیادہ دشمن کون لوگ ہیں

(۱۰۴۳) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُّلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً جَاهِلِيَّةً وَّمُطَّلِبٌ دَمَ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِّيُهْرِيْقَ دَمَهٗ [2]

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہیں ایک تو حرم کی زمین میں کجروی یعنی ٹیڑھی راہ چلنے والا۔ دوسرا دین اسلام میں کفر کی رسم و راہ طلب کرنے والا تیسرا ناحق کسی شخص کے خون کا چاہنے والا صرف اسی کی خونریزی کے واسطے۔

ف حرم میں کجروی کرنا یعنی وہ کام کرنا جو وہاں حرام ہیں جیسے قتل اور لڑائی اور شکار کرنا یا کجروی سے سب گناہ مراد ہیں۔ چنانچہ عبداللہ بن عباسؓ کا یہی مذہب ہے کہ جیسے عبادت کا حرم میں دونا ثواب ہے ویسے ہی گناہ کا بھی وہاں دونا عذاب ہے اس واسطے کہ حضور میں بے ادبی زیادہ تر بری ہے اسی واسطے ابن عباسؓ نے مکے کی سکونت ترک کر کے طائف میں رہنا اختیار کیا تھا۔ اور کفر کی رسمیں جیسے نوحہ کرنا سر پیٹنا مردے پر کپڑے پھاڑنا، جانوروں سے شگون لینا لوگوں کے نسب میں طعنہ کرنا اپنے نسب اور خاندان پر گھمنڈ کرنا مینہ (بارش) کو ستاروں کی تاثیر سے جاننا اور بے سبب ناحق خونریزی کی برائی تو صاف ظاہر ہے تفصیل کی کچھ حاجت نہیں۔

---

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "جان کر مسلمان کو قتل کرنے کی سزا" میں ذکر کیا ہے۔

[2] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "ناحق قتل کی سزا" میں ذکر کیا ہے۔ ۱۲ (چشتی)

Marfat.com

حضورؐ کے مرض الموت کا واقعہ

(۱۰۴۴) مُ عَائِشَةُ لَا يَبْقَى اَحَدٌ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَشْهَدْكُمْ۔ لہ

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی نہ باقی رہے گھر میں بے دوا لگائے حلق میں اور میں دیکھتا جاؤں عباس کے سوا کہ وہ تمہارے ساتھ موجود نہ تھے۔

ف حضرتؐ کو بیماری میں غش آیا حضرتؐ کی بیبیوں نے حضرتؐ کے حلق میں بے اجازت دوا کو لگایا جب حضرت ہوش میں ہوئے دوا کڑوی معلوم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی حضرتؐ نے اس واسطے بدلا لیا کہ خدا میری تکلیف کے سبب سے کہیں ان پر عذاب نہ کرے اور نہیں تو حضرتؐ کا یہ کرم تھا کہ کافروں سے بھی عوض نہ لیتے تھے۔

اگر کوئی کسی کے کاٹے اور کاٹنے میں دانت جھڑ جائیں تو خون بہا نہیں

(۱۰۴۵) ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ يَدَ اَخِيْهِ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ۔

بخاری اور مسلم میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی چبا لیتا ہے اپنے بھائی کا ہاتھ جیسے اونٹ چبا لیتا ہے تجھ کو خون بہا نہ ملے گا۔

ف ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کھایا اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والے کا دانت گر پڑا اس نے اپنے دانت گرانے کی حضرتؐ سے فریاد کی اور خون بہا چاہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی حضرتؐ نے اس کو الزام دیا کہ ایک تو تو نے اس کا ہاتھ چبا ڈالا اونٹ کی طرح پھر اس سے خون بہا چاہتا ہے۔ اس نے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھ کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا کہ ایسی صورت میں کچھ بدلا نہیں۔

انگلیاں کاٹنے کی دیت

(۱۰۴۶) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ اور یہ برابر ہے یعنی چھنگلی اور انگوٹھا خون بہے میں برابر ہے۔

ف آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درم یا سو اونٹ اور انگلی کا خون بہا دسواں حصہ ہے پوری دیت کا یعنی سو دینار یا ہزار درم یا دس اونٹ، خلاصہ یہ کہ دیت سب انگلیوں کی برابر ہے چھوٹی ہوں یا بڑی

مرتد کی سزا

(۱۰۴۷) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالے یعنی مرتد ہو جاوے تو اسکو مار ڈالو۔

ف امام شافعیؒ کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت بموجب اس حدیث کے واجب القتل ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک مرتد عورت کو قتل کرنا درست نہیں اسواسطے کہ اور حدیث میں عورت کا قتل منع ہے۔

ع صح خ - لہ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "زخموں میں مرد اور عورت کا بدلہ لینا" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

خارجیوں کا ذکر

(۱۰۴۸) ق اَبُوْ سَعِیْدٍ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا یَحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِیَامَهٗ مَعَ صِیَامِهِمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ یَنْظُرُ اِلٰی نَصْلِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یَنْظُرُ اِلٰی رِصَافِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یَنْظُرُ اِلٰی نَضِیِّهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یَنْظُرُ اِلٰی قُذَذِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰیَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰی عَضُدَیْهِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ یَخْرُجُوْنَ عَلٰی حِیْنِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ وَیُرْوٰی عَلٰی حِیْنِ فُرْقَةٍ [1]

بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ اور دھر کر سو مقرر اس کے چند ساتھی ہوں گے کہ تم میں سے ہر ایک آدمی اپنی نماز کو ان کی نماز کے ساتھ حقیر جانے گا اور اپنے روزے کو ان کے روزے کے ساتھ ناچیز سمجھے گا وہ لوگ قرآن پڑھیں گے ان کے گلے کی ہنسلیوں سے نیچے نہ اترے گا یعنی دل میں قرآن کا کچھ اثر نہ ہوگا وہ لوگ اسلام سے نکل جائیں گے جیسے جانور کے تیر پار ہو جاتا ہے اس کی نوک تیر کو دیکھے تو کچھ خون کا اثر نہ پاوے پھر اس کی پاڑھ کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے پھر اس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے پھر تیر کے پر کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے۔ تیر پار نکل گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے یعنی جیسے پار ہوئے تیر میں جانور کا کچھ اثر نہیں لگا رہتا اسی طرح اس قوم میں اسلام کا کچھ اثر باقی نہ رہے گا۔ اس قوم کی پہچان یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ مرد ہوگا جس کا ایک بازو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کرے گا آدمیوں کے عمدہ تر گروہ پر خروج کریں گے یعنی علی مرتضیٰؓ سے باغی ہوں گے اور دوسری روایت یوں ہے کہ وہ لوگ اختلاف اور پھوٹ کے زمانے میں ظاہر ہوں گے۔

ف حضرتؐ نے کچھ مال تقسیم کیا ایک شخص جس کا ذوالخویصرہ نام تھا اس نے حضرتؐ سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کرو عمر فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ اگر حکم ہو تو میں اس کافر کو مار ڈالوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور خارجی قوم کی خبر دی علی مرتضیٰؓ نے اس قوم کو قتل کیا۔ اس حدیث میں جس نشانی کا مرد حضرتؐ نے فرمایا تھا اسی نشان کا آدمی اس قوم میں موجود تھا۔

اکراہ[2] کے احکام

حضورؐ کا ارشاد اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا

(۱۰۴۹) خ اَنَسٌ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے کہا

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان اس شخص کا ذکر جس نے خارجیوں سے اس بنا پر جنگ نہ کی کہ لوگ اس سے نفرت نہ کریں" میں ذکر کیا ہے۔ — [2] جبر اور زبردستی کو کہتے ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

اَنْصُرْهُ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُهٗ قَالَ تَحْجُزُهٗ اَوْ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهٗ ؎

یا رسول اللہ اس کی مدد کروں گا جب کہ وہ ظالم ہوگا۔ بھلا یہ بتایئے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر اس کی مدد کروں حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کو ظلم سے روک یہی اس کی مدد گاری ہے۔

حیلوں کا بیان

خرید و فروخت میں حیلہ سازی کی ممانعت

(۱۰۵۰) ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مول لیا کر تو کہہ دیا کر کہ مجھ کو دھوکا نہ دینا دغابازی نہ کرنا

ف لوگوں نے عرض کی حضرت سے کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہے مول لینے میں فریب بہت کھاتا ہے نقصان اس کا ہوتا ہے حضرتؐ نے اس کو منع کیا کہ تو مول نہ لیا کر اس نے کہا کہ یہ تو مجھ سے نہ چھوٹے گا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لیتے وقت اس سے کہہ دیا کر کہ مجھ کو دھوکا نہ دینا یعنی اگر دھوکا دیگا تو پھر جاویگی گویا مول لینا بشرطیکہ پسند ہو۔

ہمسایہ و شفعہ میں حیلہ کرنا

(۱۰۵۱) ق اَبُوْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَاهُ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ۔

بخاری میں ابورافعؓ سے جو آزاد غلام حضرتؐ کے تھے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر حقدار ہے اپنے لگے ہوئے مکان کا۔

ف یعنی جب جگہ بکے تو ہمسایہ کے ہوتے اجنبی آدمی اس کو مول نہیں لے سکتا اس کو حق شفعہ کہتے ہیں۔

قضا و فیصلہ کے احکام

اگر مدعی ثبوت پیش نہ کر سکے تو مدعا علیہ سے حلف لیا جائے

(۱۰۵۲) م اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔

مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ صرف دعوے پر لوگوں کو دلایا جاوے تو مقرر بعضے لوگ مردوں کے خونوں اور مالوں کا ناحق دعویٰ کریں ولیکن مدعا علیہ پر تو قسم ہے۔

گواہوں کے طلب کرنے کا قاعدہ

ف یعنی اگر شرع میں مدعی سے گواہ طلب نہ ہوتے صرف دعوے کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہت بے دین لوگ لوگوں کے ناحق خون کرا ڈالتے اور مال ہضم کرتے اسی واسطے شرع میں یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ اب مدعی دعویٰ کرے اور معتبر گواہ لائے تو بجا اور اگر اس کے گواہ نہ ہوں تو مدعا علیہ سے قسم کھائے کہ

؎ امام مسلم نے حدیث مذکور بعنوان "قتل کے خوف سے ایسا کہا کہ یہ میرا بھائی ہے تاکہ وہ قتل سے بچ جائے درست ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

سچا جھوٹا ہے تو مدعی ہارے اور اگر گواہ نہ ہوں اور مدعا علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعا علیہ ہارے مدعی جیتے
چنانچہ تفصیل اور احادیث میں موجود ہے۔

حاکم کا حکم حقیقت کو نہیں بدلتا

(۱۰۵۲) ق أُمِّ سَلَمَةَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُوْنَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ بِنَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ

بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو میرے پاس اور شاید کہ تم لوگوں میں بعضا آدمی ہوشیار اور خوش تقریر ہوتا ہے اپنی دلیل کی ملکیت کے بیان میں بہ نسبت دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کر دیتا ہوں میں جیسا کہ اس سے سنتا ہوں سو جس شخص کو میں اس کے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کے دلاؤں تو وہ شخص نہ لیوے پرائے حق کو، سوا اس کے کچھ نہیں کہ اس کو میں دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہوں۔

ف یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہے سو اگر کوئی خوش تقریری سے دھوکہ دیکر حاکم سے حکم لیوے اور پرایا حق چھینے تو وہ مال اس کے حق میں خدا کے نزدیک حرام ہے اور اس کا انجام دوزخ ہے اگرچہ ظاہر میں درست ہے۔

(۱۰۵۴) ق أُمِّ سَلَمَةَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ أَنْ يَكُوْنَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِيَ لَهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا أَوْ يَذَرْهَا۔

بخاری اور مسلم میں ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں بھی آدمی ہی ہوں اور بیشک آتا ہے میرے پاس مدعی اور مدعا علیہ سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہوتا ہے تو میں جانتا ہوں کہ وہ سچا ہے تو فیصلہ کر دیتا ہوں اس کے موافق سو ہو سکے ہے جس کو میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو وہ اس کے حق میں دوزخ کا ٹکڑا ہو چاہیے اس کو اٹھا لیوے چاہے چھوڑ دیوے۔

ہندہ حضرت سفیانؓ کی بیوی کا واقعہ

(۱۰۵۵) ق عَائِشَةَ خُذِيْ مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوْفِ مَا يَكْفِيْكِ وَيَكْفِيْ وَلَدَكِ أَوْ تَرْوِيْ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ قَالَهُ لِهِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ امْرَأَةِ أَبِيْ سُفْيَانَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا لے لے کر خاوند کے مال سے دستور کے موافق جو کافی ہو تجھ کو اور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ فرمایا ہندہ بنت عتبہ ابو سفیان کی جورو سے کہا۔

ف ہندہ نے کہا یا حضرتؐ ابو سفیان مرد بخیل ہے اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھ کو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر یہ ہو سکتا ہے کہ اس کی نادانستگی میں بقدر حاجت لے لوں یعنی اس طرح لینا درست ہے یا نہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال سے اگر بقدر حاجت ضروری کے بدون اسکی

Marfat.com

اجازت لیوے تو درست ہے اس واسطے کہ اس کا حق خاوند پر فرض ہے۔

بلا ضرورت سوالات کرنے کی ممانعت

(۱۰۵۶) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلٰثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ وَيُرْوٰى ق يَسْخَطُ لَكُمْ ثَلٰثًا فَرَضِيَ لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ تُنَاصِحُوْا مَنْ وَّلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ ق قَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقبول خدا تمہارے واسطے تین کام پسند رکھتا ہے اور مکروہ جانتا ہے تمہارے واسطے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ غصے ہوتا ہے تین چیز سے سو جو تین چیزیں تمہارے واسطے پسند کی ہیں ان میں سے اول یہ کہ تم اس کی بندگی کرو اور کسی کو اس کا ساجھی نہ سمجھو اور دوسری یہ ہے کہ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو یعنی قرآن اور حدیث ہی پر چلو اور پھوٹ نہ ڈالو یعنی قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی اور راہ نہ نکالو اور تیسری چیز یہ کہ خیر خواہی کرو اس کی جس کو خدا نے تم پر حاکم کیا یعنی اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزیں خدا نے تمہارے واسطے مکروہ رکھی ہیں سو ان میں سے اول قیل وقال ہے یعنی بیفائدہ باتیں کرنا اور دوسری بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتیں پوچھنا تیسری بے موقع مال کو ضائع کرنا جیسے عمارات بے حاجت بنانا نلچ رنگ آتشبازی میں مال کا برباد کرنا۔

حاکم کی اجتہادی غلطی قابل معافی اور قابل اجر ہے

(۱۰۵۷) ق عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ۔

بخاری اور مسلم میں عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے کسی مقدمے میں حکم کرنے کا ارادہ کیا سو مقدور بھر اس بات کے دریافت میں محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پا گیا تو اس کو دو ثواب ہیں یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹھیک بات پا جانے کا اور جب حکم کا ارادہ کیا اور مقدور بھر کوشش کی پھر اس میں چوک گیا یعنی حق بات اس کو نہ معلوم ہوئی تو اس کو ایک ثواب ہے یعنی صرف محنت کرنے کا۔

اجتہاد کی حقیقت و مذاہب اربعہ کی وجہ حصر

ف یعنی جب حاکم یا قاضی نے قصہ فیصل کرنے میں خوب غور کیا اور قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے اس کا حکم نکالا اگر وہ ٹھیک ہے تو اس کو دو ثواب ہیں اور اگر چوک ہے تو ایک ثواب بعد کوشش کے چوک پر پکڑ نہیں۔ اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت میں صاف مذکور نہیں اس کو اپنے قیاس سے قرآن اور حدیث میں غور کر کے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا۔ اگر ٹھیک مسئلہ ہے تو دو ثواب ہیں اور اگر چوک ہے اس میں تو ایک ثواب، بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو۔ اجتہاد کی شرطیں علم فقہ میں مذکور

Marfat.com

یں، اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہیں اس کو بہت علم اور فہم تیز چاہیئے۔ اسی واسطے اہل سنت میں چار مجتہد اماموں کے مذہب مقرر ہو گئے، ان کے برابر اب تک کسی کو علم اور فہم حاصل نہیں ہوا۔ علاوہ اس کے ان کا زمانہ حضرتؐ کے زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرتؐ کے وقت کی رسم اور عادت اور اس وقت کی بول چال کا طریق وہ لوگ سمجھتے تھے اس وقت کے عالموں کو سمجھنا نہایت مشکل ہے۔

حاکم کو غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنے کی ممانعت

(۱۰۵۸) ق اَبُوْبَكْرَةَ لَا يَحْكُمُ اَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیوں میں غصے کی حالت میں۔

ف یعنی جب حاکم اور قاضی غصے میں ہو اس وقت نہ فیصل کرے اس واسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل اور ہوش چاہیئے کہ سچ اور جھوٹ کو پہچانے۔ اسی طرح جب بہت بھوکا ہو یا اس کا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو بہت جاگا ہو تو قاضی اور حاکم کو حکم کرنا درست نہیں کہ ان حالتوں میں ہوش نہیں رہتا جیسا غصے میں

مذہب میں نئی نئی باتیں کرنے کی ممانعت

(۱۰۵۹) ق عَائِشَةُ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام یعنی ہمارے دین اور شریعت میں جو اس میں نہیں سو وہ نئی بات یا اس کا نکالنے والا مردود ہے۔

بدعت کی حقیقت اور بعض بدعتوں کا ذکر

ف یعنی جو دین میں وہ نئی چیز نکالے جس کی شرع میں کچھ اصل نہیں نہ کھلی نہ چھپی سو وہ نہایت گمراہی ہے اور اسی کا نام بدعت ہے۔ دین میں چار چیزیں اصل ہیں، ایک تو قرآن، دوسرے حدیث، تیسرے اجماع اور اتفاقِ امت، چوتھے قیاس شرعی جس کی بحث اصول فقہ میں ہے۔ سو جو بات ان چاروں اصلوں میں نہیں وہی بدعت ہے۔ جتنی بدعتیں لوگوں نے خلافِ شرع نکالی ہیں اس حدیث سے سب رد ہو گئیں تفصیل کی کچھ حاجت نہیں۔ مثلاً قبر پر گچ کرنا، گنبد بنانا، قبروں پر روشنی کرنا، تعزیہ بنانا، بزرگوں کا میلہ کرنا، اولیا کی منت ماننا، جھنڈے نشان کھڑے کرنا سراسر دین کے خلاف ہیں۔ قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی میں ان کی کچھ اصل نہیں بلکہ بعضے کام صریح احادیث میں منع ہیں اسی طرح اور بدعتوں کو خیال کر لیں۔ اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا واجب درست ہوا تو ہمارے قیاس میں یہ چیزیں درست معلوم ہوتی ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بخیر ہے حلوا خوردن را روئے باید، قیاس کی بہت شرطیں ہیں سوائے مجتہد کے کسی کا قیاس حجت نہیں غرض کہ اس حدیث میں عجب قاعدۂ کلیہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب بدعتوں کی بیخ کنی ہو گئی۔ اگر دانا آدمی اس کو خوب سمجھ لیوے سب بدعتوں کی برائی خود سمجھ جاوے زیادہ دلیلوں کی کچھ حاجت نہیں اس واسطے کہ علمائے حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہے ہزاروں بدعتیں اس حدیث سے رد ہوتی ہیں۔ نظم

سُنّی ہو کر تو بدعتی مت بن ❊ کیونکہ بدعت ہے دین کی برہمن
چھوڑ بدعت محمدی بن جا ❊ شاد ہوں تجھ سے تا رسول خدا

Marfat.com

(۱۰۶۰) م عَائِشَةُ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرما جو کوئی وہ کام کرے کہ جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ کام مردود

ف اس حدیث سے بدعت جڑ پیڑ سے اکھڑ گئی یعنی جس دین کے کام میں حضرت کا حکم نہ ہو اخواہ کھلا خ چھپا وہ کام مردود ہے مسلمان محمدی کو اس سے بچنا چاہیئے۔

بہترین گواہوں کا ذکر

(۱۰۶۱) م زَيْدُ بْنُ خَالِدِ الْجُهَنِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَآءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّسْئَلَهَا۔

مسلم میں زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہاں میں بتلاؤں بہتر گواہ کو، بہتر گواہ وہ ہے جو گواہی پوچھے سے پہلے گواہی دیوے۔

ف بے گواہی مانگے گواہی دینا اس صورت میں افضل ہے جب اس کے سوا اور کوئی گواہ نہ ہو اور بدون اس کی گواہی کے کسی کا حق متلف ہوتا ہو اس واسطے کہ بے ضرورت معاملات میں قبل طلب کے گواہی دینا دینداری کی بات نہیں چنانچہ ان کی مذمت میں اور احادیث میں آیا ہے کہ میرے بعد وہ لوگ پیدا ہوں گے جو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہوں گے۔

نیک نیتی اور دیانت کا بیان

(۱۰۶۲) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَّهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِيْ اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِيْ اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّيْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ لِلَّذِيْ اشْتَرَى الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِيْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِيْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِيْ جَارِيَةٌ فَقَالَ اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقَا عَلٰى اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے دوسرے مرد کی زمین سو زمین مول لینے والے نے اس کی زمین میں ایک گھڑا پایا جس میں سونا تھا تو بیچنے والے سے زمین کے مول لینے والے نے کہا کہ اپنا سونا مجھ سے لے میں نے تو تجھ سے زمین مول لی تھی اور تجھ سونا نہیں مول لیا تو بیچنے والے نے زمین کے مول لینے وا سے کہا کہ میں نے تو تجھے زمین اور جو اس کے اندر تھا سب بیچ ڈالا یعنی وہ تیرا حق ہے میرا حق نہیں، سو وہ دونوں اپنا جھگڑا فیصل کرانے گئے ایک اور مرد کے پاس تو جس کے پاس فیصل کرانے کو گئے اس نے کہا کہ تم دونوں کے اولاد بھی ہے تو ایک نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا میرے ایک لڑکی تو اس نے کہا کہ تم دونوں اس لڑکے کا لڑکی کے ساتھ نکاح کر دو اور اس مال کو ان دونوں پر خرچ کرو اور ان پر خیرات کرو

ف اس حدیث میں خوش نیتی اور دیانت داری کا بیان ہے اور حاکم نے جب کہ ان کو خوش نیت دیکھا تو ان میں رشتہ داری مناسب جانی اور اس مال کے خرچ کرنے کا کیا خوب طریقہ نکالا۔

لہ امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "حاکم کو طرفین کے درمیان مصالحت کرا دینا بہتر ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

لقطہ[1] کے احکام

(۱۰۶۳) م زَيْدُ بْنُ خَالِدِ الْجُهَنِيُّ مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا۔

مسلم میں زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے بھٹکے جانور کو رکھ لیا وہ خود دین کی راہ سے بھٹکا ہے جب تک اس کو نہ پہنچادے۔

ف بھولے بھٹکے جانور کو بدون مشہور کئے اپنے گھر میں باندھ رکھنا درست نہیں، اکثر مشارق کی کتابوں میں اس حدیث پر قاف کی علامت ہے یعنی بخاری اور مسلم دونوں میں یہ حدیث بالاتفاق ہے حالانکہ یہ صاف غلط ہے اس واسطے کہ صاحب جامع الاصول اور شارح گگاذرونی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث صرف مسلم میں ہے بخاری میں نہیں اور اس عاجز نے بھی صحیح بخاری میں دیکھا زید بن خالد سے اس میں اس مضمون کی حدیث نہیں پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہے۔

(۱۰۶۴) ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ مَالَكَ وَلَهَا دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا يَعْنِي ضَالَّةَ الْإِبِلِ۔

بخاری اور مسلم میں زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہے تجھ کو اس واسطے اور کیا ہے اس کے واسطے یعنی بیگانے اونٹ گم ہوئے بھٹکے سے تجھ کیا کام چھوڑ اس کو اس واسطے کہ اونٹ کے ساتھ اس کا جوتا اور مشک موجود ہے کہ اپنے پاؤں سے چل کر پانی پیئے گا اور درخت کو کھاوے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پاجاوے گا۔

ف کسی نے حضرتؐ سے بھولے بھٹکے جانوروں کا مسئلہ پوچھا حضرتؐ نے ہر ایک کا جواب دیا پھر اس نے بھٹکے اونٹ کا مسئلہ پوچھا کہ اس کو پکڑ لیوے یا نہ پکڑے۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونٹ کو پکڑنا نہ چاہئے اس واسطے کہ اس کے ضائع ہونے کا کچھ خوف نہیں جوتا اس کے پاس موجود ہے یعنی اس کی تلی چلنے پھرنے بھر کو مضبوط ہے اور مشک اس کے ساتھ موجود ہے یعنی پیاس مارنے کی بڑی عادت ہے کہ دس دس بیس بیس دن تک بدون پانی اونٹ رہا ہے غرض یہ کہ اس کو نہ پکڑے اور یہی مذہب ہے امام مالکؒ کا اور امام اعظمؒ کے نزدیک جہاں خوف ضائع ہونے کا ہو تو پکڑ لینا درست ہے۔

(۱۰۶۵) ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ يَعْنِي لُقَطَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔

بخاری اور مسلم میں زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے افتادہ سونے اور چاندی کے مقدمے میں فرمایا کہ اس کی تھیلی اور باندھنے کے تلگے کو مشہور کر پھر اس کو ایک برس شہرت دے سو اگر کوئی اس کو نہ پہچانے تو اپنے خرچ میں لا اور چاہئے کہ وہ مال تیرے پاس امانت کے طور پر رہے سو اگر عمر بھر میں کبھی کسی دن اس کا مالک طلب کرتا آئے تو اس کو دے۔

[1] گری ہوئی چیز جو زمین سے اٹھائی جائے لقطہ کہلاتی ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

مالک کی اجازت کے بغیر جانور کا دودھ دوہنا درست نہیں

(۱۰۶۶) م اِبْنُ عُمَرَ لَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَّاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرَبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَتُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَّاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کوئی نہ دوہے کسی کے جانور کو بے اس کی اجازت بھلا کوئی تم میں یہ چاہتا ہے کہ کوئی اس کی کوٹھری آکر اس کا خزانہ توڑ اس کے کھانے کا غلہ نکال لیجاوے سو ان کے جانوروں تھن تو ان کے کھانے کے دودھ کو حفاظت میں رکھتے ہیں یعنی تھن کوٹھری کی طرح ہیں حفاظت کے واسطے سو ہر گ نہ دوہے کوئی کسی کے جانور کو بدون اس کی اجازت کے۔

مہمان نوازی

(۱۰۶۷) ق اَبُوْشُرَيْحٍ الْعَدَوِيُّ الضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ اَنْ يُّقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهٗ زَادَ مُسْلِمٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهٗ قَالَ يُقِيْمُ عِنْدَهٗ وَلَا شَيْءَ لَهٗ يَقْرِيْهِ بِهٖ۔

بخاری اور مسلم میں ابوشریحؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ضیافت کی حد تین دن ہے اور اس کا تکلف ایک دن اور ایک دن ہے اور مسلمان مرد کو حلال نہیں کہ ٹھہرا رہے اپنے بھائی کے پاس یہاں تک کہ اس کو گناہ میں ڈالے۔ مسلم میں اتنی زیادہ روایت ہے کہ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کیونکر اس کو گناہ میں ڈالے گا حضرتؐ نے فرمایا کہ مہمان تو اس کے پاس ٹھہرا رہا اور اس کے پاس کچھ نہ ہو جس سے وہ اسکی ضیافت کرے

ف یعنی جب صاحب خانہ محتاج ہوا اور مہمان تین دن سے زیادہ رہا تو اس کو گویا گنہگار کیا اس واسطے کہ صاحب خانہ تنگ ہو کر مہمان کی غیبت کرے گا کہ عجب بے حیا آدمی ہے کہ ٹلتا نہیں میں کہاں سے اس کو کھلاؤں یا کہیں سے حرام لیکر اس کی ضیافت کرے گا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہے سو ایک دن تو مقدور بھر عمدہ کھانا تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہو اس کو حاضر کرے اور مہمان کو درست نہیں کہ تین دن سے زیادہ رہے اور اگر صاحب خانہ خوشی سے رکھے تو مضائقہ نہیں۔

ضرورت سے زیادہ چیز ضرورتمند سے نہ روکے

(۱۰۶۸) خ اَبُوْسَعِيْدٍ مَنْ كَانَ مَعَهٗ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَّا ظَهْرَ لَهٗ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلٌ مِّنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَّا زَادَ لَهٗ۔

مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کے پاس سواری سے زیادہ اونٹ ہو تو جس کے پاس اونٹ نہیں ہے اس کو سواری کے واسطے دے اور جس کے پاس کھانا پینا زیادہ ہو تو جس کے پاس کھانا پینا نہیں ہے اس کو دے۔

ف یہ حضرتؐ نے سفر میں فرمایا تھا۔

اہل مکہ کی اٹھائی چیز کس طرح پہنچائی جائے

(۱۰۶۹) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرما

غ صحیح

Marfat.com

عَنْ مَّكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَّمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّفْدٰى وَاِمَّا اَنْ يُّقِيْدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِيْ قُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْ شَاهٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ۔

کہ بے شبہ خدا نے مکے سے ہاتھی والوں کو روکا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانوں کو اس پر غالب کیا اور مقرر مجھ سے پہلے کسی کو مکے میں لڑنا حلال نہیں ہوا صرف میرے واسطے ایک ساعت بھر حلال ہوا اور بیشک میرے بعد قیامت تک کسی پر مکہ حلال نہ ہوگا سو اس کا شکاری جانور نہ ہانکا جائے اور اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور اس کی گری پڑی چیز کسی کو لینا درست نہیں مگر اس کو جو ڈھونڈھ کے مالک کو پہنچائے اور جس کا کوئی آدمی مارا جائے وہ دو باتوں میں سے ایک بات جو بہتر جانے سو اختیار کرلے یا تو خونبہا قاتل سے لے لے یا خون کے بدلے خون لے۔ پھر حضرتؐ کے چچا عباسؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی گھاس کاٹنے کی اجازت دیجئے اس واسطے کہ ہم کے والے لوگ اس گھاس کو قبروں میں اور اپنی چھتوں پر ڈالتے ہیں۔ سو حضرتؐ نے فرمایا مگر اذخر کا کاٹنا درست ہے۔ سو ایک مرد ابو شاہ نام یمن کا رہنے والا کھڑا ہوا پھر اس نے کہا کہ یہ سب حکم مجھ کو لکھوا دیجئے یا رسول اللہ۔ حضرتؐ نے فرمایا لکھ دو ابو شاہ کے واسطے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثوں کا کتاب میں لکھنا درست ہے بلکہ سنت ہے۔

راستہ میں پڑی چیز اٹھا سکتا ہے یا نہیں

(۱۰۷۰) ق اَنَسٌ لَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو اس کا خوف نہ ہوتا کہ شاید یہ کھجور زکوٰۃ کی ہو تو میں اسکو کھا جاتا

ف حضرتؐ نے ایک کھجور راہ میں پڑی دیکھی تب یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ حقیر چیز اگر راہ میں پڑی پائے جس کے گر جانے سے مالک کو کچھ غم نہ ہو تو اس کا لینا اور کھانا درست ہے۔

حدودؔ کا بیان

چوری کی اس مقدار کا بیان جس پر ہاتھ کاٹنا روا ہے

(۱۰۷۱) ق عَائِشَةُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کاٹا جائے چور کا ہاتھ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ میں

ف دینار ساڑھے چار ماشے سونے کا ہوتا ہے تو اس کی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی ہوئی یعنی جب چور ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اس سے زیادہ مال چرائے تب اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا اور امام مالکؒ کے نزدیک جب تین درم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے

ؔ جرائم کی شرعی سزائیں۔ (چشتی)

Marfat.com

اور امام اعظمؒ کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جائے اس سے کم میں نہیں ان کی دلیل دوسری حدیث ہے جس میں دس درم کی حد ہے۔

(۱۰۷۲) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَعَنَ اللّٰہُ السَّارِقَ یَسْرِقُ الْبَیْضَۃَ فَتُقْطَعُ یَدُہٗ وَیَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ یَدُہٗ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا یا خود چرا لے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

ف چور کے ہاتھ کاٹنے میں نصاب شرط ہے۔ امام اعظمؒ کے نزدیک دس درم چوری کی نصاب ہے اور امام شافعی کے نزدیک ربع دینار یعنی ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر ہے تو مطلب اس حدیث کا یہ کہ لوہے یا چاندی کا انڈا مراد ہے جس کی قیمت دس درم ہو اور رسی مراد ہے جس کی دس درم قیمت ہو جیسے جہاز کی رسی کہ بہت قیمتی ہوتی ہے یا یہ مراد ہے کہ جب آدمی کو انڈے اور رسی کی چوری کی عادت پڑی تو کبھی قیمتی چیز بھی چرائے گا تو بے شبہ اس کا ہاتھ بھی کاٹا جائے گا یا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اب منسوخ ہوا۔

سزا میں سفارش کرنے کی ممانعت

(۱۰۷۳) ق عَائِشَۃَ اِنَّمَآ اَھْلَکَ الَّذِیْنَ قَبْلَکُمْ اَنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْھِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْہُ وَاِذَا سَرَقَ فِیْھِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْہِ الْحَدَّ وَاَیْمُ اللّٰہِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَھَا۔

مجرموں کی حمایت پچھلی امتوں کی ہلاکت کا سبب تھی۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسی نے تو کھپا ڈالا ان کو جو تم سے پہلے تھے کہ جب ان میں کوئی شریف اور رئیس چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے بے سزا دیئے اور جب ان میں کوئی بچارا غریب چوری کرتا تو اس پر چوری کی سزا کرتے۔ اور قسم ہے خدا کی کہ اگر فاطمہؓ محمدؐ کی بیٹی چرائے تو میں اس کا ہاتھ کاٹوں۔

ف فاطمہ قیس کی بیٹی قریش میں شریف زادی تھی اس نے چوری کی، لوگوں نے اس کی سفارش کی۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی مقرر کی ہوئی سزا میں سفارش کرتے ہو۔ کسی کی سفارش حضرتؐ نے نہ مانی اس کے بعد یہ حدیث فرمائی پھر اس کے ہاتھ کو کٹوا ڈالا۔ معلوم ہوا کہ حکم شرع میں کسی کی رورعایت نہ چاہئے، اگلی امتیں اسی کے سبب سے ہلاک ہوئیں۔ پچھلے زمانے میں اسلام کی سلطنت بھی شرع میں سستی کرنے سے سست ہوگئی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہیں کہ ہر چند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہے لیکن سبط مصطفیٰ اور جگر گوشۂ فاطمہ زہراء یعنی حسینؓ کے غم میں درست ہے سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے اس واسطے کہ حکم شرع سب کے واسطے برابر ہے۔ جو چیز حرام ہے سب کے واسطے برابر ہے شریف اور رذیل کا اس میں کچھ فرق نہیں۔

زانی کی سزا کا بیان

(۱۰۷۴) م عُبَادَۃَ ابْنِ الصَّامِتِ خُذُوْا عَنِّیْ خُذُوْا عَنِّیْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَھُنَّ سَبِیْلًا اَلْبِکْرُ بِالْبِکْرِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَّنَفْیُ سَنَۃٍ وَالثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَالرَّجْمُ۔

مسلم میں عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سیکھو مجھ سے سیکھو مجھ سے مقرر خدا نے ان عورتوں کی راہ کر دی کواری کو کنوارے کے ساتھ سو کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتھ سو کوڑے اور سنگساری۔

Marfat.com

ف قرآن میں اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتوں کو قید کرو یہاں تک کہ مرجائیں یا ان کے مقدمے میں خدا کچھ راہ نکالے۔ پھر خدا نے یہ راہ نکالی جو حضرت نے فرمائی۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے مذہب میں یہی ہے کہ اگر کنوارا مرد یا کنواری عورت حرام کاری کرے تو اس کی حد یہ ہے کہ کوڑے بھی مارے اور شہر بدر بھی کیجئے اور امام اعظمؒ کے نزدیک کنواری کی حد صرف سو کوڑے اور بیاہ والی کی حد صرف سنگساری ہے۔ کوڑوں کے ساتھ شہر بدر کرنا اور سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہیں جمع کرنا دو سزاؤں کا ان کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے اس واسطے کہ حضرتؐ نے کئی شخصوں کو سنگسار کیا اور حالانکہ ان کو کوڑے نہیں مارے۔

(۱۰۷۵) مر اَبُوْسَعِیْدٍ اَوْ کُلَّمَا اَنْطَلَقْنَا غُزَاۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِیْ عِیَالِنَا لَہٗ نَبِیْبٌ کَنَبِیْبِ التَّیْسِ عَلَیَّ اَنْ لَّا اُوْتٰی بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِکَ اِلَّا نَکَّلْتُ بِہٖ

مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہم جب جائیں خدا کی راہ میں غازی ہو کر تو رہ جایا کریگا کوئی مرد ہم مسلمانوں کے جو ہمارے لڑکوں میں اس کی آواز ہے جیسے بکرے کی آواز جماع کے وقت مجھ پر یہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا میرے پاس لایا جاوے گا جس نے یہ کیا تو میں اس کے سبب سے ضرور اس پر عذاب کروں گا اور ایسی سزا دونگا کہ لوگوں میں عبرت ہو جائے۔

ف بعضے لوگ جماع کے شوق سے، جورو کی محبت سے حضرتؐ کے ساتھ جہاد میں نہ شریک ہوئے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت میں یوں آیا ہے کہ جب ماعز نے زنا کا اقرار کیا حضرتؐ نے اسکی سنگساری کا حکم کیا پھر خطبے میں یہ حدیث فرمائی یعنی جہاد میں نہ جانا اور گھر میں رہنے کا یہی انجام ہے کہ لوگ زنا میں گرفتار ہوتے ہیں اور یہ جو فرمایا کہ اس کی آواز جیسے بکرے کی تو حقارت کے واسطے اور اس واسطے کہ بکرا اکثر جماع میں مشغول رہتا ہے۔

(۱۰۷۶) مر عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَۃً لَوْ قُسِمَتْ بَیْنَ سَبْعِیْنَ مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ لَوَسِعَتْھُمْ وَھَلْ وَجَدَتْ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِھَا لِلّٰہِ قَالَہٗ لِلْجُھَنِیَّۃِ الَّتِیْ اَقَرَّتْ بِالْمَحْبَلِ مِنَ الزِّنٰی۔

مسلم میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کی توبہ مدینے والے ستر گنہگاروں میں بانٹی جائے تو مقرران کو بھی کفایت کرے اور بھلا اس نے راہ خدا میں اپنی جان نثاری سے بھی کسی کو افضل پایا۔ یہ حضرتؐ نے اس عورت کے حق میں فرمایا جو جہنیہ کی قوم سے تھی جس نے حرام کاری کے حمل کا اقرار کیا تھا

ف حضرتؐ کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اس نے کہا یا حضرتؐ میں نے حرام کاری کا گناہ کیا مجھکو سزا دیجئے اور حد ماریئے۔ حضرتؐ نے اس کے والی سے فرمایا کہ اس کو اچھی طرح رکھ جب کہ یہ جنے تو میرے پاس اس کو لانا پھر جب اس کے لڑکا ہوا تو وہ حضرتؐ کے پاس اس کو لایا حضرت نے اس کے کپڑے اس کے بدن پر مضبوط بندھوائے تاکہ بدن نہ کھل جائے پھر وہ پتھروں سے ماری گئی۔ حضرتؐ نے اس کے جنازے کی نماز پڑھی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہؐ آپ نے اس پر نماز پڑھی حالانکہ اس نے حرام کاری

Marfat.com

کی تھی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس کی حرام کاری کسی کو معلوم نہ تھی اس نے خود خوف خدا سے اقرار کیا اور خدا کے واسطے اپنی جان دی اس کی توبہ ایسی خالص ہے کہ ستر گنہگاروں کی مغفرت کے واسطے کفایت کرتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر حرام سے حمل ہو تو بدون بچہ پیدا ہوئے اس پر حد نہ مارنا چاہیئے کہ معصوم بچہ ضائع ہو۔ سبحان اللہ حضرتؐ کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہو جاتا تھا تو عذاب آخرت کا اتنا اس کو ڈر ہوتا تھا کہ اپنی جان دینا اس کو آسان معلوم ہوتا تھا۔ ایمان اس کا نام ہے۔

(۱۰۷۷) عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَوَّلُ مَنْ اَحْیَا اَمْرَكَ اِذَا مَاتُوْهُ فَاَلَهُ حِیْنَ مُرَّ عَلَیْهِ بِیَهُوْدِیٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُوْدٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ

مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں پہلا شخص ہوں جس نے تیرے حکم کو جلایا جبکہ وہ اس کو مار چکے تھے یعنی جس وقت میں کہ یہود نے سنگساری کا حکم موقوف کر دیا تھا سو اول مجھ ہی سے اس کا رواج ہوا۔ پھر حضرتؐ نے اسوقت فرمایا جب کہ حضرتؐ کے سامنے کوڑوں سے مارا ہوا ایک یہودی نکلا پھر حضرتؐ نے اس کو حکم کیا تو سنگسار ہوا۔

ف حضرتؐ کے سامنے کالا منہ یہودی جس پر کوڑوں کی مار پڑی تھی نکلا حضرتؐ نے یہودیوں سے پوچھا کہ تمہاری کتاب میں حرام کاری کی یہی حد اور یہی سزا ہے یہودیوں نے کہا ہاں یہی حکم ہے تب حضرتؐ نے ان کے ایک عالم کو بلایا جس کا ابن صوریا نام تھا اور اس سے فرمایا کہ میں تجھ کو اس خدا کی قسم دلاتا ہوں جس نے موسیٰ پر توریت اتاری، کیا تمہاری کتاب میں زانی کی یہی سزا ہے کہ کوڑے ماریئے اور کالا منہ کر دیجئے اس نے کہا نہیں یہ سزا نہیں اگر تو مجھ کو ایسی بڑی قسم نہ دلاتا تو میں ہرگز حقیقت حال نہ بتاتا۔ حرام کاری کی سزا توریت میں سنگساری ہے لیکن جب زنا کی ہمارے اشراف لوگوں میں کثرت ہوئی تو اول ہمارا یہ معمول تھا کہ ہم رئیس اور شریف کو اگر حرام کاری میں پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب اور کمینے کو پکڑتے تو اس کو سنگسار کرتے پھر ہم نے آپس میں صلاح کی کہ لاؤ ایک چیز مقرر کر لیویں کہ شریف اور کمینے پر برابر کیا کریں تو یہی صلاح ٹھہری کہ سنگساری کے عوض کوڑوں کی مار اور منہ کالا کر دینا ہوا کرے۔ پھر یہودیوں نے حضرتؐ سے تخفیف چاہی یعنی سنگساری نہ ہو حضرتؐ نے ان کی بات پر کچھ دھیان نہ کیا اور اس کو سنگسار کرایا۔ پھر یہ حدیث فرمائی۔ اور دوسری روایت یوں ہے کہ جب یہودیوں نے سنگساری کے حکم کا انکار کیا تو عبداللہ بن سلام نے حضرتؐ سے کہا کہ توریت میں سنگساری کا حکم ہے پھر توریت منگوائی تو یہودیوں نے سنگساری کی آیت پر ہاتھ رکھ دیا عبداللہ بن سلامؓ نے ان کا ہاتھ اٹھا کر اس آیت کو پڑھ دیا پھر حضرتؐ نے اس کو سنگسار کرایا۔

(۱۰۷۸) ق اَبُوْهُرَیْرَةَ وَزَیْدُ بْنُ خَالِدٍ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِیْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِیْرٍ یَعْنِی الْاَمَةَ غَیْرَ الْمُحْصَنَةِ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ اور زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر بے خاوند والی لونڈی حرام کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر حرام کاری کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر حرام کاری کرے تو بھی کوڑے مارو پھر چوتھی بار اس کو بیچ ڈالو بالوں کی رسی ہی کے ساتھ بھی۔

Marfat.com

ف یعنی اگر تین بار لونڈی حرام کاری کرے تو اس کو سزا دیوے چوتھی بار اس کو بیچ ڈالے اگرچہ کمتر قیمت پاوے جیسے بالوں کی رسی۔ ہندوستان میں کیا بدرسم ہوگئی ہے کہ لونڈیاں حرام کرتی ہیں اور ان کے بے غیرت مالک کچھ خیال نہیں کرتے اپنے اوپر وبال لیتے ہیں نہ ان کا نکاح کر دیتے ہیں نہ ان کو بیچ ڈالتے ہیں اس کی جواب دہی اور عذاب قیامت میں مالکوں کی گردن پر ہوگا۔

(۱۰۷۹) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا زَنَتْ اَمَۃُ اَحَدِکُمْ فَتَبَیَّنَ زِنَاھَا فَلْیَجْلِدْھَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْھَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْیَجْلِدْھَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْھَا ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَۃَ فَتَبَیَّنَ زِنَاھَا فَلْیَبِعْھَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ وَیُرْوٰی ثُمَّ لْیَبِعْھَا فِی الرَّابِعَۃِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمہاری کسی کی لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہو جاوے اسکی حرام کاری خواہ اس کے اقرار سے خواہ گواہوں سے تو اس کو مالک حد مارے یعنی پچاس کوڑے اور اس کو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہیئے کہ دوسری بار بھی حد مارے اور اس کو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اس کا حرام ظاہر ہو جاوے تو چاہیئے اس کو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اسکی قیمت ہے یعنی پوری قیمت کا خیال نہ کرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے۔

اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ چوتھی بار اس کو بیچے۔

ف عرب کا دستور تھا کہ لونڈی کی حرام کاری کو عیب نہ جانتے تھے صرف جھڑکی اور گھرکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہ ہندوستان میں سو فرمایا کہ صرف جھڑکی پر نہ ٹالا کرو بلکہ اس کو حد مارا کرو حضرتؐ کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہے گھرکی ان کو کچھ فائدہ بھی نہیں کرتی۔ امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت لونڈی کو حد مارے اور امام اعظمؒ کے نزدیک حاکم سے اجازت لیکر مارے۔

غلاموں پر حدود جاری کرنے کا حکم

(۱۰۸۰) ھر عَلِیٌّ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اَقِیْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰٓی اَرِقَّائِکُمْ۔ لہ

مسلم میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے لوگو حدوں کو قائم کرو اپنے غلاموں پر۔

ف یعنی اگر تمہارے غلام گناہ کریں تو ان کو سزا دو جیسے دس درم یا زیادہ چوری کریں تو ہاتھ کاٹو یا حرام کریں تو کوڑے پچاس مارو اور امام شافعیؒ کے نزدیک مالک سزا دینے کا مختار ہے ..... امام اعظمؒ کے نزدیک اجازت کے بعد بدون اجازت حاکم کے مالک کو سزا کا اختیار نہیں۔

تعزیر میں کوڑوں کی تعداد کا بیان

(۱۰۸۱) ق اَبُوْبُرْدَۃَ ثُمَّ نِیَارٍ لَا یُجْلَدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ۔ سلہ

بخاری اور مسلم میں ابوبردہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کوئی کوڑا مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد میں خدا کی حدوں سے۔

ف حد وہ ہے جو سزا خدا نے مقرر کی جیسے کنوارے حرام کار پر سو کوڑے اور تعزیر وہ ہے جو کسی قصور پر

سلہ امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "لعاس والی عورت سے سزا موخر کر دینا چاہیئے" میں ذکر کیا ہے۔

سلہ حدیث مذکور میں دو حدیثوں کو ایک کر دیا گیا ہے۔ (حبشی)

Marfat.com

حاکم مارے مصلحت جان کر سو فرمایا کہ تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ درست نہیں اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہؒ کا اور امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک اونتالیس کوڑے تک تعزیر میں مارنا درست ہے۔ اس واسطے کہ تعزیر خوف کے واسطے مقرر ہوئی ہے سو حضرتؐ کے زمانے میں ایمان اور حیا غالب تھی تو اس وقت میں دس کوڑے کفایت کرتے تھے اور اس وقت میں کہ شرم کم ہے تو زیادہ تعزیر مناسب ہے۔

جس پر حد قائم ہو اسے برا بھلا کہنے کی ممانعت

(۱۰۸۲) ع آبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ قَالَهٗ حِيْنَ قَالَ رَجُلٌ اَخْزَاكَ اللّٰهُ لِسَكْرَانَ ضُرِبَ الْحَدَّ۔ ۱؎

بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو شیطان کی اس کے اوپر مدد نہ کرو۔ یہ حضرتؐ نے اسوقت فرمایا کہ جب کسی نے اس شرابی کو جو مارا گیا تھا یوں کہا کہ خدا تجھ کو فضیحت اور رسوا کرے۔

ف یعنی جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو اس کو برا نہ کہو اس واسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہے مسلمان کی رسوائی سے تو گویا تم نے شیطان کی مدد کی۔ بلکہ یوں کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے۔

حضورؐ کی تعریف میں حد سے زیادہ بڑھنے کی ممانعت

(۱۰۸۳) ق عُمَرُ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ وَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔ ۲؎

بخاری اور مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہایت بیحد میری تعریف نہ کیا کرو جیسے بیحد عیسیٰ مریم کے بیٹے کی تعریف ہوئی اور مجھکو یوں کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہوں اور اسکا رسول۔

ف یعنی جیسے نصاریٰ نے عیسیٰؑ کی بیحد تعریف بہت بڑھا کر کی بعضوں نے ان کو خدا کا بیٹا کہا اور بعضوں نے خدا سو تم اے مسلمانو ویسی تعریف نہ کیجیو کافر ہو جاؤ گے۔ میری تعریف تو اتنی کفایت کرتی ہے کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہوں یعنی جب پیغمبر کہا تو سوائے خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہیں سب آ گئے پیغمبر سب عالم سے بہتر خدا کا امانت دار سب گناہوں سے معصوم ہوتا ہے یعنی سوائے پیغمبر کے اب کونسی تعریف باقی رہی ہے جو مجھ کو کہو گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ نبی ہر کام کے مختار ہیں جو چاہیں سو کر ڈالیں سو یہ شرک ہے اس میں تو پیغمبر کو خدائی ثابت کی اور جس بات سے حضرتؐ نے منع کیا تھا وہی بات بے ادب جاہلوں نے کہی۔

آقاؤں کا غلاموں پر زنا کی تہمت لگانے کا بیان

(۱۰۸۴) ق آبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِّمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو حرام کاری کا یوں کے عیب لگائے گا تو قیامت کے دن اس کو کوڑے لگیں گے اور اگر اس نے حرام کاری کی ہوگی نہ لگیں گے۔

۱؎ امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "ارتکاب جرم پر سینٹوں اور جوتیوں سے سزا دینا" میں ذکر کیا ہے
۲؎ امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "شادی شدہ عورت کو زنا سے قرار حمل پر سنگساری ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ف جوکسی کو حرام کا عیب لگائے اور چار گواہ نہ لاسکے تو حاکم اس کو اسّی کوڑے مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگاوے گا تو دنیا میں نہ مارا جاوے گا لیکن قیامت میں کوڑے کھائے گا۔

جہاد کے احکام

امیران لشکر کو حضور کی ہدایات

(۱۰۸۵) م بُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكُمْ

مسلم میں بریدہ بن حصیبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بسم اللہ لڑو خدا کی راہ میں اور مارو جو خدا کو نہ مانے لڑیو تو غنیمت میں چوری نہ کیجیو اور قول نہ توڑیو اور ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ ماریو اور جب کہ تو اپنے مشرک دشمن سے ملے تو ان سے تین چیزوں کی درخواست کر سو ان میں سے جس بات کو مانیں تو ان سے قبول کر اور ان کے قتال سے باز رہ ایک تو یہ کہ ان سے اسلام کی درخواست کر اگر وہ مانیں تو ان سے قبول کر اور ان کے قتال سے باز رہ پھر ان سے درخواست کر کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر مہاجرین کے مقام میں یعنی مدینے میں آ رہیں اور ان سے خبر کر دے کہ اگر وہ یہ کام کریں گے تو ان کو ملے گا جو مہاجرین کو ملتا ہے یعنی ثواب اور غنیمت اور ان پر واجب ہوگا جو مہاجرین پر واجب ہے یعنی جہاد سو اگر وہ لوگ ایمان لا کر وطن چھوڑنا قبول نہ کریں تو ان سے خبر کر دے کہ وہ جنگلی مسلمانوں کی طرح ہوں گے اور ان پر حکم خدا جاری ہوگا جیسے مومنین پر جاری ہوتا ہے اور ان کو غنیمت اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملے گا مگر اسی صورت میں کہ مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جہاد کریں۔ سو اگر وہ لوگ مسلمان ہونے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ مانگ۔ سو اگر وہ مانیں تو ان سے قبول کر اور ان کے قتال سے باز رہ۔ اور اگر وہ جزیہ دینا بھی قبول نہ کریں تو خدا سے مدد مانگ اور ان کو قتل کر اور جبکہ تو قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے چاہیں کہ تو ان سے خدا کا اور اس کے رسول کا عہد کرے تو ان سے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد نہ کر لیکن ان سے اپنا قول اور اپنے ساتھیوں لشکر والوں کا قول قرار کر اس واسطے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے

Marfat.com

أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَإِذَا خَاعَرَتْ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوْكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ أَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ أَوْ لَا۔

ساتھیوں کی عہد شکنی ہو جائے تو خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ میں کمتر اور آسان تر ہے اور جب کہ تو کسی قلعے والوں کو گھیرے سو وہ تجھ سے چاہیں کہ تو ان کو خدا کے حکم پر اتارے تو ان کو خدا کے حکم پر نہ اتار، لیکن تو اپنے حکم پر اس واسطے کہ تو نہیں جانتا کہ ان کے مقدمے میں تو خدا کی مرضی جان سکے گا یا نہیں۔

ف حضرتؐ کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہیں روانہ کرتے تو اس کے سردار سے یہ حدیث فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم کرتے۔ ہر چند عہد شکنی ہر صورت سے درست نہیں لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی سے کمتر ہے اس واسطے حضرتؐ نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا، اس واسطے کہ خدا کی مرضی نہیں معلوم ہو سکتی۔

(۱۰۸۶) ق آنَسٌ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لوگوں سے نرمی اور آسانی کرو اور سخت نہ پکڑو اور تسکین اور دلاسا دو اور نہ بھڑکاؤ۔

ف یعنی نرمی چاہیے تاکہ لوگ دین سیکھیں بدخلقی اور سختی لازم نہیں کہ لوگ وحشت کریں۔

عہد شکن کی آخرت میں رسوائی

(۱۰۸۷) ق اِبْنُ عُمَرَ إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب خدا جمع کرے گا سب اگلوں پچھلوں کو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز قول توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جاوے گا پھر کہا جاوے گا یہ دغابازی ہے فلانے کی فلانے بیٹے کی۔

ف یعنی جس نے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اس کو خدا قیامت میں فضیحت کرے گا سب کے آگے۔

(۱۰۸۸) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَّأَنَسٌ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ اور انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہر ایک عہد شکن قول توڑنے والے کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن بقدر اسکی عہد شکنی کے۔

ف جھنڈے سے مطلب یہ کہ فضیحت ہو قیامت میں۔

(۱۰۸۹) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَّأَنَسٌ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قیامت کے دن ہر عہد شکن دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا بقدر اس کی دغابازی کے۔

ف یہ اس واسطے ہوگا تاکہ وہ فضیحت ہو۔

Marfat.com

جنگ داؤ گھات کا نام ہے

(۱۰۹۰) ق جَابِرٌ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑائی داؤ گھات کا نام ہے۔

ف یعنی لڑائی صرف شمشیر زنی پر موقوف نہیں فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہئے۔ شعر

کارہا راست کند عاقل کامل بسخن کہ بصد لشکر جرار میسر نہ شود

لیکن بعد عہد و پیمان کے فریب درست نہیں۔

دشمن سے مقابلہ کرنے کی تمنا نہ کرنی چاہئے

(۱۰۹۱) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنگ میں دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کیا کرو اور جب دشمن سے مل جاؤ تو جم جایا کرو بھاگا نہ کرو۔

ف بعضے نوجوان اصحاب کہتے کہ اگر ہم کافروں سے ملیں تو خوب ان کو ماریں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ یعنی دعوی کرنا بہتر نہیں اگر شاید بھاگے تو گنہگار ہوگے۔

جنگ خندق میں حضورؐ کا مشرکین کے حق میں بددعا فرمانا

(۱۰۹۲) ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ دَعَا بِهٖ عَلَى الْاَحْزَابِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اے اتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب کرنے والے بھگا دے کفار کے گروہوں کو الٰہی انکو شکست دے اور ان کو ہلا دے۔ یہ دعا حضرتؐ نے کفار کے گروہوں پر کی۔

ف جنگ خندق اور جنگ احزاب میں کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرتؐ کی دعا سے نہایت سرد ہوا چلی کفار گھبرا کے بھاگ گئے۔

مال غنیمت خاص اس امت کیلئے حلال کیا گیا ہے

(۱۰۹۳) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ اَنَّ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَآ اَحَدٌ قَدْ بَنٰى بُيُوْتًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلَآ اَحَدٌ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَاَدْنٰى الْقَرْيَةَ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّكِ مَاْمُوْرَةٌ وَاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے کہا کہ میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جس نے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اس نے صحبت نہیں کی اور نہ دوسرا شخص میرے ساتھ چلے جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز اس کی چھت نہ بلند کی ہو اور نہ وہ شخص میرے ساتھ چلے جس نے بکریاں اور گابھن اونٹنیاں مول لی ہوں اور وہ ان کے جننے کا امیدوار ہو، پھر وہ پیغمبر جہاد کو چلا، عصر کے وقت یا قریب عصر کے اس گاؤں میں پہنچا تو پیغمبر نے

Marfat.com

عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْكُلَهٗ فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَهٗ فَقَالَ فِيْكُمْ غُلُوْلٌ فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَايِعْنِيْ قَبِيْلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ فَلَصِقَتْ يَدُهٗ بِيَدِ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةٍ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ فَاَخْرَجُوْا لَهٗ مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَوَضَعُوْهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيْدِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا۔

سورج سے کہا تو بھی حکم بردار ہے اور میں بھی حکم بردار ہوں
الٰہی سورج کو میرے اوپر روک رکھ تو سورج ڈوبنے سے
رک گیا یہاں تک کہ لڑائی فتح ہوگئی۔ حضرتؑ نے فرمایا تو لوگو
نے جمع کی جو غنیمت پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت
کے مال کو جلا دے تو اس نے نہ جلایا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگو
میں چوری ہے تو چاہیئے کہ مجھ سے بیعت کرے ہر گروہ کا ایک
ایک آدمی سو ان لوگوں نے بیعت کی تو چمٹ گیا ایک مرد کا
ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے۔ پیغمبر نے کہا کہ تمہارے گروہ میں چوری
ہے تو چاہیئے کہ تیرا تمام گروہ مجھ سے بیعت کرے سو اس گروہ نے
بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھ دو مردوں یا تین مردوں کے ہاتھ سے
چمٹ گیا۔ سو پیغمبر نے کہا تم لوگوں میں چوری ہے تم نے چرایا
ہے سو انھوں نے بیل کے سر کے برابر سونا نکالا تو اس کو غنیمت
کے مال میں رکھا اور وہ مال زمین پر رکھا تھا تو آگ متوجہ ہوئی
اور اس کو جلا گئی سو غنیمت کسی کو ہم سے پہلے حلال نہ تھی
ہم کو اس واسطے حلال ہوئی کہ خدا نے ہماری ضعیفی اور
عاجزی دیکھی تو غنیمت کو ہمارے واسطے پاک اور حلال کیا۔

ف یہ پیغمبر حضرت یوشعؑ بن نون تھے حضرت موسیٰؑ کے خلیفہ۔ شام کے ملک میں اریحا شہر میں لڑائی ہوئی تھی۔ جمعہ کے دن خدا نے ان کی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے فتح ہونے تک روک رکھا تھا۔ حضرت یوشعؑ نے نئی شادی والے کو اور تازہ مکان بنانے والے کو اور بیانے والے جانوروں کے مالکوں کو اس واسطے ساتھ نہ لیا کہ ان کا دل لگا رہے گا تو ان سے جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا۔ معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال بے تعلق لوگوں سے خوب ہو سکتا ہے اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی تھی اور یہی نشانی تھی قبول ہونے کی غنیمت کا مال لینا ان کو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا۔

غنیمت کے مال میں بغیر تقسیم کوئی چیز لینا درست نہیں

(۱۰۹۴) م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ قَالَهٗ لَهٗ يَعْنِيْ سَيْفَانِ اسْتَوْهَبَهٗ مِنَ الْغَنَائِمِ۔ [1]

مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کو رکھ دے جہاں سے تو نے اسکو لیا ہے۔ غنیمت کے مال سے سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار اٹھائی اور حضرتؐ سے مانگی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

ف یعنی غنیمت کے مال میں سب غازیوں کا حق ہے بے تقسیم تجھ کو کیونکر ملے۔

[1] امام مسلمؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "انفال (مال غنیمت) کا بیان" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

مقتول سے چھینے ہوئے مال کا قاتل حقدار ہے

(۱۰۹۷) ق اَبُوْ قَتَادَةَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ

بخاری اور مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مسلمان جہاد میں کسی کافر کو مارے اور اس کے مارنے کے گواہ بھی ہوں تو اس کے اسباب اور ہتھیار کا مالک مارنے والا ہے۔

ف امام اعظمؒ کے مذہب میں قاتل اسباب کو اس وقت پائے گا کہ جب امام نے اس بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعیؒ کے نزدیک امام کا حکم کچھ شرط نہیں۔

(۱۰۹۶) م عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ لَا نُعْطِهٖ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهٖ يَا خَالِدُ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْنَ لِيْ اُمَرَآئِيْ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَرْعٰى اِبِلًا وَّغَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سُقْيَهَا فَاَوْرَدَهَا حَوْضًا فَنَشَرَعَتْ فِيْهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهٗ وَتَرَكَتْ كَدَرَهٗ فَصَفْوُهٗ لَكُمْ وَكَدَرُهٗ عَلَيْهِمْ قَالَهٗ لَمَّا اَخْبَرَهٗ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ بِقَتْلِ رَجُلٍ مِّنْ حِمْيَرَ فِيْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ رَجُلًا مِّنَ الْعَدُوِّ وَمَنْعِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اِيَّاهُ سَلَبَهٗ لَمَّا اسْتَكْثَرَهٗ بَعْدَ قَوْلِهٖ لِخَالِدٍ اِدْفَعْهُ اِلَيْهِ فَلَمَّا مَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَاَغْضَبَهٗ وَسَمِعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَدِيْثَ۔

مسلم میں عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ندے اس کو اے خالد، نہ دے اس کو اے خالد بھلا تم چھوڑنے والے ہو میرے بنائے حاکموں کو تمہاری مثل اور ان حاکموں کی مثل تو ایسی ہے جیسے مثل اس مرد کی جس نے اونٹ اور بکریاں چرانے کو لیں سو ان کو چرایا کیا پھر ان کے پیاس کا وقت تاکتا رہا سو لیگیا ان کو حوض پر سو اس میں وہ گھسیں پھر انھوں نے صاف صاف پانی کو پیا اور تلچھٹ کو چھوڑا سو صاف صاف تو ہم کو ہے اور تلچھٹ ان پر یعنی غنیمت کا مال تو لشکر کو ہے اور سب لشکر کی فکر اور قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ حاکموں پر یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب عوف بن مالک نے حضرتؐ کو خبر کی قوم حمیر سے ایک شخص کے مارنے کی کافر کو جنگ موتہ میں اور خبر کی خالد بن ولید نے اسباب نہ دینے کی اس کو جبکہ خالد نے اس اسباب کو بہت مال جانا تھا بعد فرمانے حضرتؐ کے خالد سے کہ دے اسباب قاتل کو پھر جب خالد عوف کے پاس نکلے تو عوف نے خالد کو غصہ دلایا اور حضرتؐ نے اس کو سنا تو یہ حدیث فرمائی۔

ف اس حدیث کا مفصل قصہ یوں ہے کہ ہجری آٹھویں سال زیدؓ کو تین ہزار لشکر اسلام کا سردار کر کے ملک شام میں بھیجا اور حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہے اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہے چنانچہ مؤتہ کے مکان میں نصاریٰ سے لڑائی ہوئی لشکر نصاریٰ لاکھ تھا۔ تینوں سردار شہید ہوئے پھر خالد بن ولید مسلمانوں کی صلاح سے سردار بنے آٹھ تلواریں اس دن ان کے ہاتھ میں ٹوٹ گئیں خدا نے فتح نصیب کی اسی لڑائی میں قوم حمیر کے ایک مسلمان نے ایک کافر کو مارا اس کافر کا اسباب مانگا خالد نے کہ اس وقت حاکم تھے نہ دیا۔ عوف بن مالک اس حدیث کے راوی نے خالد سے کہا کہ اگر تم قاتل کو اسباب نہیں دیتے ہو تو میں تمہارا گلہ حضرتؐ سے کروں گا جب مدینے میں لشکر آیا تو عوف نے حضرتؐ سے خالد کا گلہ کیا حضرتؐ نے خالد سے فرمایا کہ قاتل کو تو نے اسباب کیوں نہ دیا خالد نے کہا کہ وہ اسباب بہت قیمتی تھا۔ حضرتؐ نے فرمایا

Marfat.com

کہ اب اس کا اسباب دے پھر خالد جو عوف کے پاس ہو کر نکلے تو عوف نے خالد کی چادر پکڑ کر کہا کہ کیوں جو ہم
تم سے کہا تھا سو کر دکھلایا خالد کو بہت غصہ آیا جب یہ حال حضرتؐ نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اور خالد کی
خاطرداری کی کہ اب اسباب نہ دے اور حاکموں کی قدردانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ کو سرداروں کی خاطرداری ضرور
ہے تاکہ لشکر پر رعب رہے ہر ایک سپاہی سردار پر جرأت نہ کرے۔

(۱۰۹۷) م سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ يَعْنِي عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوا ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ اَجْمَعُ۔

مسلم میں سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے پوچھا کہ
کس نے اس آدمی کو مارڈالا یعنی کافروں کے جاسوس کو لوگو
نے کہا سلمہ نے مارا ہے حضرتؐ نے کہا کہ اسکا تمام اسباب سلمہ کا

ف سلمہ سے روایت ہے کہ ہوازن ایک کافروں کی قوم تھی حضرتؐ سے دغا کی تھی اور لڑے تھے ایک دن
ان کا جاسوس خبر لینے کو حضرتؐ کے لشکر میں آیا لوگوں کے ساتھ کھانا کھا کر سب حال دریافت کر کے اپنے اونٹ
پر سوار ہو کے بھاگا میں نے اس کو دوڑ کر پکڑا اور تلوار سے اس کو مار کر اونٹ کو مع اسباب لے آیا تب حضرتؐ نے
اس کا اسباب سب مجھ کو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانوں کے ملک میں بے امان آئے تو اس کو
قتل کرنا درست ہے۔

ابوجہل کے قاتلوں کا ذکر

(۱۰۹۸) ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كِلَاهُمَا قَتَلَهُ يَعْنِي اَبَا جَهْلٍ فَقَالَ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ۔

بخاری اور مسلم میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونوں نے اس کو قتل کیا یعنی ابوجہل
کو یہ حضرتؐ نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا سے فرمایا

ف ان دونوں نے حضرتؐ کو خبر دی کہ ہم نے ابوجہل کو مارا حضرتؐ نے دونوں کی تلواروں کو خون آلودہ
دیکھ کر حدیث فرمائی۔

Marfat.com

قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّمَا خُمُسُهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ

جس بستی والوں نے خدا اور اس کے رس
لڑائی کی تو البتہ اس کا پانچواں حصہ ا
بستی کے باقی چار حصے تمہارے ہیں۔

ف اس حدیث میں بیان ہے فَے اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کا فرو
سے قابو میں آیا وہ سب کا سب مال ہے بیت المال کا اس کو فَے کہتے ہیں اس میں غا
اگر غازی وہاں جا کر ٹھہریں تو بطور عطا کے حصہ پاویں گے اس واسطے کہ مصارف بی
بھی داخل ہیں اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اس میں پانچواں حصہ بیت المال کا اور با
اس کو غنیمت کہتے ہیں۔

(۱۱۰۱) ق اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ

بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیقؓ اور عمر فار
عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
نہیں چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث
خدا کی راہ میں صدقہ ہے۔

ف بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ابی بکر
بھیجا اپنے باپ کا حصہ مانگنے کو جو مدینے اور خیبر میں زمین تھی تب صدیق نے کہا کہ حضرتؐ
میں میراث نہیں جو ہم چھوڑیں سو صدقہ ہے خدا کی راہ میں اور البتہ محمدؐ کی آل یعنی بیبیاں اور اول
کے پاویں گے اور صدیقؓ نے کہا کہ جو حضرت اس مال میں کرتے تھے وہی میں بھی کروں گا۔ میر
اس میں نہ ہوگی۔ اس حدیث کا مضمون کئی بار اس کتاب میں مذکور ہو چکا ہے خلاصہ مطلب
فاطمہ علیہا السلام کو معلوم نہ تھا کہ پیغمبروں کے مال میں وراثت نہیں ہوتی اسی سبب سے مانگ
چپ رہیں اور اس حدیث کو صرف صدیقؓ ہی نے روایت نہیں کی جو کوئی بداعتقاد طعنہ کر

Marfat.com

جب اکثر اصحاب کی صلاح حضرتؐ نے فدیہ لینے پر دیکھی تو حضرت نے فدیہ لیکر ان کو چھوڑ دیا پھر اس مضمون کی آیت اتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نہ تھا تو حضرتؐ اور ابی بکر صدیقؓ ایک درخت کے قریب رونے لگے فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ آپ کیوں روتے ہیں مجھ کو بھی بتائیے تاکہ میں بھی روؤں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اگر عذاب آتا تو سوائے عمر کے کوئی سلامت نہ رہتا اس واسطے کہ مال لینے کی ان کی مرضی نہ تھی۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جس مقدمے میں وحی نہ ہوتی تھی تو حضرتؐ اس میں اجتہاد کرتے تھے اگر اس میں کچھ چوک ہو جاتی تھی تو حق تعالیٰ جلد خبردار کر دیتا تھا۔

جنگِ بدر میں حضورؐ کا بارگاہِ الٰہی میں دعا فرمانا

(۱۱۰۳) **ھ** عُمَرُ اَللّٰھُمَّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَّنِیْ اَللّٰھُمَّ اٰتِ مَا وَعَدْتَّنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِكْ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ۔

مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی پورا کر جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے الٰہی کہاں وہ فتح جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے الٰہی اگر تو نے اس اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو زمین میں تیری بندگی نہ ہوگی۔

ف جنگِ بدر میں حضرتؐ نے دیکھا کہ با سامان ہزار آدمی کا کافروں کا لشکر ہے اور حضرتؐ کا لشکر بے سامان تین سو تیرہ آدمی کا ہے تب اضطراب سے یہ دعا کی سو خدا نے قبول کی حضرتؐ کی فتح ہوئی اور یہ جو فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہوئے تو تیری عبادت پھر نہ ہوگی یعنی میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہ ہوگا جو لوگوں کو میرے بعد ہدایت کرے شرک چھڑاوے سو اگر میں اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہو گئے تو پھر کون صورت ہے خالص عبادت ہونے کی۔ حضرتؐ کو زیادہ اضطراب یہی تھا کہ کہیں دینِ الٰہی نہ مٹ جائے۔ اگر کوئی کہے کہ جب خدا نے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو اتنے اضطراب کا کیا مقام تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرتؐ بے نیازی اور بے پروائی کی شان سے ڈرے وہ مالک ہے جو چاہے سو کر ڈالے اس کا کون ہاتھ پکڑنے والا ہے، بندگی اسی کا نام ہے کہ بندہ ڈرتا رہے کبھی نڈر نہ ہووے اور دوسرا سبب یہ تھا کہ تا اصحاب کو تسکین ہو اپنی بے سامانی سے نہ ڈریں اس واسطے کہ ان کو یقین تھا کہ حضرتؐ کی دعا بیشک مقبول ہے۔

قیدیوں کے احکام

(۱۱۰۴) **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَۃُ قَالَ لِثُمَامَۃَ ابْنِ اُثَالٍ قَبْلَ اِسْلَامِہٖ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے یعنی کس فکر اور کس خیال میں ہے یہ حضرتؐ نے ثمامہ بن اثال سے کہا اس کے مسلمان ہونے سے پہلے۔

ف حضرتؐ نے ایک بار نجد کے ملک میں لشکر بھیجا وہاں قوم کا ایک سردار ملا جس کا ثمامہ نام تھا اس کو پکڑ لائے اور مسجد کے ستون میں اس کو باندھ دیا۔ جب حضرتؐ اس طرف تشریف لائے تو یہ حدیث فرمائی یعنی کس سوچ اور کس تدبیر میں ہے۔ ثمامہ نے کہا کہ حیرت ہے اے محمدؐ اگر تو نے مجھ کو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کر کے چھوڑ دیا تو شکر گذار مرد کو چھوڑا یعنی میں اس احسان کا حق مانا کروں گا اور اگر کچھ مال کی طمع ہو تو جو تیرا جی چاہے سو مانگ پھر حضرتؐ وہاں سے ہٹ گئے۔ دوسرے روز حضرتؐ نے پھر فرمایا کہ اے ثمامہ تو

Marfat.com

ں خیال میں ہے۔ ثمامہ نے وہی جواب پھر دیا حضرتؐ اس کے پاس سے ہٹ گئے۔ تیسرے روز پھر حضرتؐ نے
ی طرح پوچھا اور ثمامہ نے اسی طرح جواب دیا۔ پھر حضرتؐ نے حکم کیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ جب قید سے خلاصی
ئی تو ثمامہ باغ میں جا کر نہایا پھر حضرتؐ کی خدمت میں مسجد کے اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا
رکہا کہ اے محمدؐ روئے زمین پر میرے نزدیک تجھ سے زیادہ کوئی دشمن نہ تھا سو اب تو تیرے برابر کوئی میرا پیارا نہیں
تیرا دین میرے نزدیک سب دینوں سے برا معلوم ہوتا تھا سو اب سب دینوں سے میرے نزدیک تیرا دین افضل
گیا اور تیرا شہر سب شہروں سے میرے نزدیک برا تھا سو اب تو سب سے زیادہ پیارا ہو گیا پھر کہا کہ یا حضرتؐ میں
لتِ کفر میں عمرہ کا ارادہ کر کے چلا آپ کے لشکر نے مجھ کو پکڑ لیا، اب مجھ کو کیا حکم ہوتا ہے حضرتؐ نے اس کو بشارت
ا اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا۔ جب ثمامہ مکے میں گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے کہا کہ اے ثمامہ تو کیا بے دین
گیا ہے ثمامہ نے کہا بلکہ میں رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا ہوں۔ اس کو یاد رکھو کہ جب تک حضرتؐ حکم نہ دیں گے
ہوں کا ایک دانہ بھی ملک یمامہ سے تم کو نہ ملے گا۔ یمامہ ثمامہ کا ملک تھا وہاں سے اناج مکے میں آیا کرتا تھا۔

یہودیوں کا حجاز سے نکالا جانا

۱۱۰۷) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ مِنْ ھٰذِہٖ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْکُمْ بِمَالِہٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْہُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلَکُمْ لِلْیَھُوْدِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے یہود سے فرمایا کہ جان لو کہ تمہاری زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم کو وطن سے نکالوں سو جو شخص کہ تم لوگوں میں سے اپنا مال پاوے سو چاہیئے کہ بیچ ڈالے اور نہیں تو جان رکھو کہ زمین تو خدا اور اس کے رسول کی ہے۔

ف یہود بنی نضیر مدینے کے قریب رہتے تھے انھوں نے حضرتؐ سے دغا کا ارادہ کیا حضرتؐ نے ان کو
روز تک گھیرا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اٹھانے کا اسباب اٹھا لیجاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہیں رہے
انچہ وہ لوگ شام کے ملک میں نکل گئے اور ان کے مکانات اور باغات حضرتؐ کے تصرف میں آئے۔

۱۱۰۸) م عُمَرُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ حَتّٰی لَآ اَدَعَ فِیْھَآ اِلَّا مُسْلِمًا۔

مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں مقرر نکال دونگا یہود اور نصاریٰ کو عرب کے ملک سے یہاں تک کہ سوائے مسلمان کے اس میں کسی کو نہ چھوڑوں گا۔

ف عرب مبدا اسلام ہے تو حکمت یہی تھی کہ وہاں سوائے مسلمانوں کے کوئی نہ رہے چنانچہ فاروق اعظمؓ نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام میں رکھا۔

۱۱۰۹) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَا مَعْشَرَ الْیَھُوْدِ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے یہودیوں کے گروہ مسلمان ہو جاؤ تو بچ رہو یعنی قتل اور جزیہ اور دوزخ سے۔

ف یہ حضرتؐ نے مدینے کے یہودیوں سے فرمایا جب ان کے نکالنے کا ارادہ کیا۔

Marfat.com

حضورؐ کا حضرت حذیفہؓ سے ارشاد یا نومان

(۱۱۰۸) مر حُذَيْفَةَ قُمْ يَا نُوْمَانُ قَالَهُ لَهُ صُبَيْحَةَ لَيْلَةِ الْاَحْزَابِ [1]

مسلم میں حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اٹھ او سُور چھ حضرتؐ نے حذیفہؓ سے فرمایا جنگ خندق کی فجر کو۔

ف جنگ خندق میں کفار نے کئی دن تک مدینہ گھیرا ایک رات نہایت سرد ہوا چلی لوگ بدحواس ہوگئے تب حضرتؐ نے حذیفہ کو خبر کے واسطے بھیجا پھر حذیفہ کو اپنا کمل اڑھایا ان کو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی مفصل قصہ چوتھے باب میں گذرا۔

حضورؐ کا روم کے بادشاہ ہرقل کے نام خط اور اسکا تفصیلی بیان

(۱۱۰۹) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مِّنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ ق يُرْوٰى بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَيٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا اِلٰى قَوْلِهٖ فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ كَتَبَهُ اِلٰى قَيْصَرَ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے روم کے بادشاہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط ہے محمدؐ خدا کے رسول کا ہرقل کی طرف جو روم کا سردار ہے اس پر سلام ہے جو راہ راست پر چلا بعد اس کے میں تجھ کو بلاتا ہوں اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تاکہ تو دین دنیا میں سلامت رہے اور تو مسلمان ہو جا خدا تجھ کو دوہرا ثواب دیگا یعنی ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنے کا اور دوسرا ثواب محمدی ہونے کا اور اگر تو نے اسلام نہ قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور تابعداروں کا گناہ پڑیگا یعنی جب تو مسلمان نہ ہوا تو رعیت بھی مسلمان نہ ہوگی تو ان کی گمراہی کا عذاب تجھ پر ہوگا اور اے کتاب والو آجاؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ بات یہ ہے کہ ہم اور تم خدا کے سوا کسی کی عبادت اور پرستش نہ کریں اور کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراویں اور ہم میں سے بعضے آدمی بعضوں کو خدا کے سوا اپنا رب اور مالک نہ بناویں سو اگر اہل کتاب توحید سے منہ موڑیں تو ان سے کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہیں حکم الٰہی کے مطیع ہیں۔

ف صحیح بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابوسفیان نے مجھ سے قصہ نقل کیا کہ جب ہم سے اور حضرتؐ سے حدیبیہ میں صلح ہوئی تو میں شام کے ملک میں تھا اسی زمانے میں حضرتؐ نے دحیہ کلبی کے ہاتھ

[1] امام مسلم نے حدیث مذکور بالا بعد والی حدیث کو عنوان "جو عہد شکنی کرے اس کو قتل کرنا جائز ہے" میں ذکر کیا ہے (چشتی)

Marfat.com

روم کے پادشاہ کو خط بھیجا سو دحیۂ کلبی نے روم کے سردار کو خط دیا اس نے روم کے بادشاہ کو حوالے کیا ہرقل
نی روم کا بادشاہ اس وقت میں آیا تھا۔ ہرقل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو آپ کو پیغمبر جانتا ہے کوئی اہلِ قوم ہو
بلاؤ سو میری طلبی ہوئی مع چند قریش کے۔ ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگوں میں سے کون شخص زیادہ تر قریب ہے
ں نے کہا کہ میں۔ تو مجھ کو لوگوں نے بادشاہ کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھے پھر مترجم یعنی
وبھانیا[1] طلب ہوا۔ بادشاہ نے کہا میرے ساتھیوں سے کہ میں اس شخص سے کچھ پوچھتا ہوں اگر یہ جھوٹ بولے تو
م اس کو جھٹلائیو۔ ابوسفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغ گوئی مشہور ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو میں حضرتؐ کے حال میں
چ جھوٹ بولتا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ اس پیغمبر کا حسب اور نسب کیسا ہے۔ میں نے کہا ہم لوگوں میں نہایت شریف
ورعمدہ خاندان ہے۔ بادشاہ نے پوچھا کہ اس کے باپ دادے میں کوئی بادشاہ بھی تھا میں نے کہا کہ نہیں، بادشاہ نے
پوچھا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے کبھی جھوٹ بولنے کی تہمت بھی اس کو لگی ہے میں نے کہا کہ نہیں۔ بادشاہ نے کہا کہ
سردار لوگ اس کے تابع ہوئے ہیں یا غریب لوگ، میں نے کہا غریب اس کے تابع ہوئے ہیں۔ بادشاہ نے کہا اس کے
ساتھی بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے ہیں۔ میں نے کہا نہیں بلکہ بڑھتے جاتے ہیں۔ بادشاہ نے کہا کہ کوئی ان میں سے
اس کے دین سے پھر بھی جاتا ہے ناخوش ہو کر۔ میں نے کہا نہیں۔ بادشاہ نے کہا تم سے اور اس سے لڑائی بھی ہوئی
ہے میں نے کہا ہاں۔ بادشاہ نے لڑائی کا حال پوچھا کیا ہے میں نے کہا کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے کبھی ہم
اس پر غالب ہوتے ہیں۔ بادشاہ نے کہا کبھی قول کر کے دغا بھی کرتا ہے۔ میں نے کہا کہ نہیں، لیکن اب ہم سے
اور اس سے صلح ہوئی ہے ہم کو نہیں معلوم کہ اب کیا کرنے والا ہے۔ ابوسفیان نے کہا واللہ اتنی بات کے سوا
کوئی اور بات کو میں نہ ملا سکا۔ بادشاہ نے کہا کہ تم لوگوں میں اس طرح نبوت کا دعویٰ کسی نے آگے بھی کیا ہے
یا نہیں۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ پھر بادشاہ نے دوبھانیے سے کہا کہدے کہ میں نے اس کا حسب اور نسب پوچھا
تو نے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہے سو پیغمبر لوگ اسی طرح سے اپنی قوم میں شریف اور نجیب اور عمدہ
خاندان ہوتے آئے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ اس کے باپ دادے میں کوئی بادشاہ تھا تو نے کہا نہیں سو اگر کوئی بادشاہ
ہوا ہوتا تو میں کہتا کہ یہ شخص نبوت کے پردے میں اپنے باپ دادے کی سلطنت چاہتا ہے اور میں نے اس کی
تابعداروں کا حال پوچھا کہ سردار ہیں یا غریب تو نے کہا غریب ہیں سو یہی حال ہے پیغمبروں کا کہ ان کی اول
غریب لوگ اطاعت کرتے ہیں یعنی بڑے آدمی غرور سے بے نصیب رہتے ہیں، اور میں نے پوچھا کہ نبوت سے
قبل کبھی اس کی دروغگوئی بھی ثابت ہوئی ہے تو نے کہا کہ نہیں تو میں نے جانا کہ جو کبھی آدمیوں پر جھوٹ نہ
باندھے گا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹ باندھے گا۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ اس کے لوگ دین سے ناخوش ہو کر پھر
بھی جاتے ہیں تو نے کہا کہ نہیں سو یہی حال ہے ایمان کے نور کا جب دل میں رچ گیا یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہے
کہ اس کو تغیر نہیں ہوتا۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ اس کے لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہیں یا کم، تو نے کہا زیادہ ہوتے
ہیں سو یہی حال ایمان کا ہے کہ اس کو ترقی ہوتی ہے یہانتک کہ کمال کو پہنچتا ہے اور میں نے کہا کہ اس کی لڑائی
کا کیا حال ہے تو نے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہے اور کبھی ہم سو یہی سنت ہے پیغمبروں کی کہ اول ایمان والوں
کی آزمائش ہوتی ہے پھر انجام کو فتح نصیب ہوتی ہے۔ اور میں نے پوچھا کہ وہ دغا بھی کرتا ہے تو نے کہا کہ

[1] دوزبان جاننے والا۔

Marfat.com

نہیں، سو یہی عادت ہوتی ہے پیغمبروں کی کہ وہ ہرگز دغا نہیں کرتے اور میں نے پوچھا کہ ایسا دعوٰی اس کی قوم میں کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تو نے کہا کہ نہیں، سو اگر ایسا کسی نے دعوی کیا ہوتا تو میں یوں جانتا کہ یہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلوں کی طرح اس کو بھی ہوس نے لیا۔ پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تم کو بتلاتا ہے میں نے کہا کہ ہم کو نماز اور زکوٰۃ اور برادر پروری اور پرہیزگاری سکھاتا ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتیں سچی ہیں تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہے اور میں آگے سے جانتا تھا کہ اس وقت میں پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہے لیکن میرا یہ گمان نہ تھا کہ تم عرب لوگوں میں ہوگا اور اگر میں یہ جانتا کہ میں اس تک پہنچ سکوں گا تو میں اس کے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر میں اس کے پاس ہوتا تو میں اس کے قدم دھوتا اور البتہ اس کی سلطنت اور حکومت میرے قدم کے نیچے تک پہنچے گی پھر بادشاہ نے حضرتؐ کا یہ خط منگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھ چکا تو اہل دربار میں بہت گفتگو اور نہایت غل اور شور ہوا پھر ہم بموجب حکم کے دربار سے نکالے گئے۔ ابوسفیان نے کہا کہ جب ہمارا اخراج ہوا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ محمدؐ کا یہ رتبہ پہنچا کہ بادشاہ روم اس سے ڈرتا ہے سو جیسے مجھ کو یقین ہوگیا تھا کہ حضرتؐ سب پر غالب ہونگے یہانتک کہ خدا نے مجھ کو اسلام میں داخل کیا۔ راوی نے کہا کہ پھر ہرقل نے روم کے سردار اپنے ایک مکان میں جمع کئے اور دروازوں میں قفل دیئے پھر ان سے کہا کہ اے روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے ہو اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ سو روم کے سردار سب بھڑکے اور گورخروں کی طرح بدکے اور بھاگے لیکن دروازے بند پائے پھر بادشاہ نے ان کو بلایا اور کہا کہ میں نے تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش جو بات مجھکو پسند تھی وہی تم نے کی پھر تو ان لوگوں نے بادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہوگئے۔

ف ہرقل روم کا بادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا اس پر حضرتؐ کی نبوت کی حقیقت ثابت ہوگئی تھی لیکن اپنی قوم کے خوف سے مسلمان نہ ہوسکا ہجری چھٹے سال حضرتؐ نے بادشاہوں کو خط لکھے اسلام کی دعوت کی سب بادشاہوں میں سے تین بادشاہ بدون لڑائی کے اسلام کو حق جان کر مسلمان ہوئے ایک حبش کا بادشاہ نصرانی، دوسرا یمن کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ، اور مقوقس اسکندریہ اور مصر کے بادشاہ نے جس کا دین عیسوی تھا حضرتؐ کے خط کا یوں جواب لکھا کہ تمہارا کیا خوب دین ہے تم توحید الٰہی کی دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلاشک ایک پیغمبر عیسیٰؑ کے بعد ہونے والا ہے میرا گمان یہ تھا کہ شاید کہیں اور ہوگا اور اس نے کچھ سونا اور ایک خچر جس کا دلدل نام تھا اور دو عورتیں یعنی ماریہ قبطیہ اور شیریں حضرتؐ کو تحفہ بھیجا لگاوٹ کی لیکن مسلمان نہیں ہوا اور ایران کے بادشاہ نے غرور سے حضرتؐ کا نامہ پھاڑ ڈالا حضرتؐ کی بددعا سے اس کے بیٹے نے اس کا پیٹ پھاڑا۔ عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ کی خلافت میں سب ملک فتح ہوئے کسی بادشاہ کا زور نہ رہا اسلام ہوگیا ہندوستان میں نصاریٰ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر نہیں سو غلط کہتے ہیں اس واسطے کہ خود انجیل میں خبر موجود ہے کہ عیسیٰؑ کے بعد فارقلیط یعنی ہمارے حضرتؐ آویں گے دوسری دلیل یہ کہ حضرتؐ کے وقت کے نصرانی بادشاہوں نے عیسیٰؑ کے بعد نبی کے ہونے کا اقرار کیا چنانچہ ہرقل اور مقوقس کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا بادشاہ تو کھل کر مسلمان ہوا اور کسی بادشاہ نے حضرتؐ سے یہ نہیں کہا کہ عیسیٰؑ کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہیں تم کیوں پیغمبری کا دعوٰی کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ عیسیٰؑ

Marfat.com

ے بعد پیغمبر کا انکار کرنا صریحاً حق پوشی اور نا انصافی ہے۔

جنگِ حنین کا ذکر

(۱۱۱۰) م اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِذَا حِیْنَ حَمِیَ الْوَطِیْسُ قَالَهٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ۔

مسلم میں حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ وقت ہے کہ تنور بھڑکا یعنی تنور جنگ خوب گرم ہوا ہے گھمسان کی لڑائی ہوئی یہ حضرتؐ نے جنگ حنین کے دن فرمایا۔

ف پھر حضرتؐ نے چند سنگریزے کفار کی طرف پھینکے اور فرمایا کہ کفار بھاگے کعبے کے رب کی قسم پھر کفار شکست ہوئی۔

(۱۱۱۱) ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ نَصْرَكَ قَالَهٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ۔

بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں پیغمبر ہوں اس میں کچھ جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں الٰہی اپنی مدد اتار۔ یہ حضرتؐ نے جنگ حنین کے دن فرمایا۔

ف کسی شخص نے براء بن عازبؓ اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین میں کیا بھاگ گئے تھے تب انھوں نے کہا کہ واللہ حضرتؐ نے تو ہرگز پیٹھ نہیں پھیری البتہ لشکر کے اگلے لوگوں کے قدم اٹھ گئے تھے اور حضرتؐ سفید خچر پر سوار تھے پھر جب کافروں نے حضرتؐ کو نرغہ کر لیا تب حضرتؐ سواری سے نیچے اترے اور کافروں پر حملہ کر کے یہ حدیث فرمائی۔ حضرت نے اس کلام میں باپ دادا کے نام سے فخر نہیں کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیقت ثابت کی اس واسطے کہ کافروں نے اہل کتاب سے سنا تھا کہ عبدالمطلب کی اولاد میں ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک گیری کرے گا

(۱۱۱۲) م اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَیْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ قَالَهٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ۔

مسلم میں حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عباسؓ پکار درخت والوں کو یہ حضرتؐ نے جنگ حنین کے دن فرمایا۔

ف حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ جنگ حنین کے دن میں نے اور ابوسفیان بن حارث نے حضرتؐ کا ساتھ ایک دم نہ چھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافروں نے ہر طرف سے تیر اندازی کی، مسلمانوں کے پیر اکھڑ گئے اور حضرتؐ سفید خچر پر سوار کافروں پر حملہ کرتے تھے میں لگام کھینچتا تھا تاکہ حضرتؐ جلدی نہ کریں اور ابوسفیان رکاب پکڑے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگوں نے درخت کے نیچے جنگ حدیبیہ میں جانبازی کی بیعت کی ہے ان کو پکار۔ حضرت عباسؓ کی بڑی آواز تھی۔ حضرتؐ کی آواز سنتے ہی سب اصحاب لبیک لبیک کہتے ایسے جھکے جیسے گائیں اپنے بچوں کی طرف جھکتی ہیں پھر خوب لڑے اور حضرتؐ نے تین ہاں کافروں پر ماریں لڑائی فتح ہوگئی۔ جنگ حنین آٹھویں سال ہجری بعد فتح مکے کے ہوئی۔

جنگِ بدر

(۱۱۱۳) م اَنَسٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَضْرِبُوْنَهُمْ اِذَا حَدَّقَكُمْ وَلَتَتْرُكُوْنَهُمْ

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ تم اس کو مارتے ہو جب وہ

Marfat.com

اِذَا كَذَبَكُمْ يَعْنِيْ غُلَامًا اَسْوَدَ لِبَنِيْ الْحَجَّاجِ كَانَ عَلٰى رَوَايَا قُرَيْشٍ يَوْمَ بَدْرٍ۔

تم سے سچ کہتا ہے اور اسکو چھوڑتے ہو جو تم سے جھوٹ بولتا ہے مراد بنی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہے جو جنگ بدر کے دن قریش کے آبکش اونٹوں پر تھا۔

ف جنگ بدر میں جب حضرتؐ کا لشکر اترا تو حضرتؐ کے اصحاب ایک سیاہ لڑکے کو جو قریش کے آبکش اونٹوں میں تھا پکڑ لائے اور پوچھا کہ ابوسفیان اور اس کے لوگ کہاں ہیں اس نے کہا کہ میں ان کو نہیں جانتا لیکن ابوجہل وغیرہ تو فلانے مقام پر ہیں تو اصحاب اس کو مارنے لگے اس نے مار کے ڈر سے کہا کہ ابوسفیان وغیرہ بھی ہیں تو اصحاب نے اس کا مارنا چھوڑا پھر دوسری بار اس سے پوچھا اس نے کہا کہ مجھ کو ابوسفیان کی خبر نہیں لیکن ابوجہل وغیرہ تو موجود ہیں اصحاب نے اس کو پھر مارا اور حضرتؐ نماز پڑھتے تھے جب حضرتؐ نے یہ حال دیکھا تب یہ حدیث فرمائی۔

فتح مکہ

(۱۱۱۴) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ **قَالَهٗ** يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ جو ابی سفیان کے گھر میں گھس رہا وہ پناہ میں ہے اور جس نے ہتھیار پھینک دیئے وہ پناہ میں ہے اور جس نے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ پناہ میں۔

ف جب حضرتؐ دس ہزار کا لشکر لیکر مکہ فتح کرنے کو چڑھ گئے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباسؓ کے وسیلے سے ابوسفیان راہ میں مسلمان ہوئے۔ حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ابوسفیان اپنی نام آوری کو بہت چاہتا ہے کچھ ایسا کیجئے کہ مکے میں اس کا نام ہو جائے۔ تب حضرتؐ نے مکے میں یہ فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر میں ہے وہ پناہ میں آیا۔

(۱۱۱۵) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ **قَالَهٗ** لِلْاَنْصَارِ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تمہارے اصحاب سے کہ مقرر خدا اور اس کا رسول تم کو سچا جانتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

ف جب مکہ فتح ہوا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر گیا اس کو پناہ ہے تو بعضے انصاریوں نے کہا کہ حضرتؐ کو اپنے وطنی برادروں کی محبت غالب ہوئی خدا نے حضرتؐ کو اس بات سے آگاہ کیا تب حضرتؐ نے انصاریوں کو بلایا اور فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ مجھ کو برادروں کی محبت غالب ہوئی ہے میں خدا کا بندہ ہوں اور اس کا رسول، اپنا وطن چھوڑ کر میں تمہاری بستی میں گیا۔ میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے۔ انصاریوں نے عرض کی یا رسول اللہؐ قسم ہے خدا کی کہ ہماری بات طعنے کی راہ سے نہ تھی فقط ہم کو یہی خوف ہوا کہ کہیں حضرتؐ ہماری بستی مدینہ چھوڑ کر مکے میں نہ رہ جاویں۔ سو اب ہماری خاطر جمع ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سچ کہتے ہو تمہاری بات میں بناوٹ نہیں۔

Marfat.com

(۱۱۱۶) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ لَكُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ قَالُوْا قَدْ كَانَ ذَالِكَ قَالَ كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے گروہ انصار تم نے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی ہے اپنے شہر کی انصار نے کہا یہ بات تو مقرر ہوئی ہے حضرتؐ نے فرمایا یہ ہونا نہیں میں مقرر اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں میں نے ہجرت کی خدا کی طرف اور تمہاری طرف اب میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے اور میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے

ف مصابیح میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر یا اس کو امان ہے اور جس نے ہتھیار ڈال دیئے اس کو امان ہے تب انصار نے کہا کہ حضرتؐ کو اپنے برادری کی محبت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرتؐ کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

(۱۱۱۷) م مُطِيْعُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

مسلم میں مطیع بن اسود سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خواری اور قید سے اس دن کے بعد یہ حضرتؐ نے فتح کے دن فرمایا۔

ف ابن خطل ایک کافر تھا حضرتؐ کو اس نے بہت رنج دیا تھا فتح مکہ کے دن کسی نے حضرتؐ سے کہا کہ فلانا فص کعبے کے پردے میں چھپا ہے حضرتؐ نے فرمایا اس کو پکڑلاؤ لوگ اس کی مشکیں باندھ کر پکڑ لائے بعد وہ قتل ہوا ب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہوں گے بعد اسلام کے کوئی مرتد نہ ہوگا جو اس طرح قید کر مارا جائے اور یہ مطلب نہیں کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نجاوے گا اس واسطے کہ بہت قریشی ظلم سے شہید ہوئے نانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہے اور فضل بن روزبہان اصفہانی نے اپنی شرح میں امام حافظ اسمٰعیل کی کتاب السیر سے یوں قل کیا ہے کہ یہ حدیث حضرتؐ نے جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا فرمائی۔ واللہ اعلم۔

صلح حدیبیہ کا واقعہ

(۱۱۱۸) ق سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوْا الرَّاْيَ عَلَى الدِّيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَرَدَدْتُ وَاللّٰهِ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

بخاری اور مسلم میں سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے لوگو خطاب کے بیٹے میں بیشک خدا کا پیغمبر ہوں اور خدا مجھ کو ہرگز ضائع نہ کرے گا

ف جنگ حدیبیہ میں حضرتؐ نے مصلحت جان کر کافروں سے ظاہر میں بہت دبکر صلح کی چنانچہ صلح میں یہ بھی داخل تھا کہ اگر کافروں کا آدمی مسلمان ہو کر حضرتؐ کے پاس آجائے تو حضرتؐ اس کو کافروں کے حوالے کریں اور اگر کوئی مسلمان کافر کے پاس جائے تو کافر اس کو نہ دیویں۔ اصحاب کو اس کا بہت رنج تھا اور عمر فاروقؓ نے سبب جوش اسلام کے رہا نہ گیا تو کہا کہ یا حضرتؐ ہم کیا حق پر نہیں ہیں اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت میں اور ان کے دوزخ میں حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں یونہی ہے۔ عمر فاروقؓ نے کہا کہ پھر ہم کیوں اپنے دین میں اس طرح کی ذلت اختیار کریں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں حکم خدا کرتا ہوں خدا اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نہ کریگا۔ صلح حکمت سے خالی نہیں چنانچہ اس صلح سے بڑے بڑے فائدے ہوئے اور اسلام کی نہایت

Marfat.com

ترقی ہوئی کہ حضرت نے کفار مکہ سے خاطر جمع ہو کر خیبر کو فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان حاصل کر کے آخرش مکہ بھی فتح کیا یہ حکمت سوائے خدا اور رسول کے کسی کو معلوم نہ تھی اسی واسطے رنج میں تھے۔

عہد کا پورا کرنا ضروری ہے

(۱۱۱۹) مرحذیفۃ انصرفا نفی لہم بعہدہم ونستعین اللہ علیہم قالہ لہ ولابیہ۔

مسلم میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونوں پلٹ جاؤ ہم ان کافروں سے قول کو پورا کریں گے اور ان پر فتح پانے کی خدا سے مدد مانگیں گے۔ یہ حضرتؐ نے حذیفہ اور ان کے باپ سے فرمایا۔

ف حذیفہؓ سے روایت ہے کہ کفار قریش اور حضرتؐ سے دس برس کی صلح ہوئی تھی، اسی مدت میں میں اور میرا باپ مکے سے مدینے کو چلے، کافروں نے ہم کو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو ہم نے کہا کہ ہم مدینے جاتے ہیں کافروں نے کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑنا چاہتے ہو تم ہم سے خدا کا قول کرو کہ ہم مدینے جا کر پلٹ آئیں گے اور پیغمبر کے ساتھ ہو کر نہ لڑیں گے ہم نے ان سے اسی طرح عہد کیا اور حضرتؐ سے اس کی خبر کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ قول پورا کرنا ضرور ہے اگرچہ کافروں سے کیا ہو۔

جنگِ احزاب

(۱۱۲۰) مرحذیفۃ بن الیمان الا رجل یاتینا بخبر القوم جعلہ اللہ معی یوم القیمۃ قالہا ثلثا لیلۃ الاحزاب۔

مسلم میں حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا ایسا کوئی مرد نہیں جو ہم کو قوم کفار کی خبر لا دیوے خدا اسکو قیامت میں میرے ساتھ کرے۔ یہ حضرتؐ نے تین بار جنگِ احزاب کی رات میں فرمایا۔

ف جنگ احزاب یعنی جنگ خندق میں قریش وغیرہ کفار نے ہجوم کر کے مدینہ گھیرا تھا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی شدت سردی سے کسی کو ہلنے کی طاقت نہ تھی اس وقت حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافروں کی خبر لائے تو یہ عالی درجہ پائے۔ حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسی کو جرأت نہ ہوئی پھر حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اے حذیفہ تو اٹھ اور ان کی خبر لا تو مجھ کو اب کچھ عذر نہ رہا اس واسطے کہ میرا نام لیا خواہ مخواہ مجھ کو جانا پڑا اور حضرتؐ نے فرمایا کہ چپکے خبر لا وہاں کسی کو نہ چھیڑیو جب میں حضرتؐ کے پاس سے چلا تو مجھ کو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ میں حمام میں ہوں۔ جب میں وہاں پہنچا تو میں نے ابوسفیان کو دیکھا کہ آگ سے اپنی پیٹھ سینکتا ہے میں نے چاہا کہ ایک تیر اس کو ماروں لیکن حضرتؐ کی بات یاد کر کے میں رک رہا پھر میں پلٹ آیا اور حضرتؐ کو ان کی خبر پہنچائی تو حضرتؐ نے اپنا کمل جس پر نماز پڑھتے تھے مجھ کو اڑھایا۔ میں گرمی پا کر صبح تک سویا کیا جب صبح ہوئی تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اٹھ اے بڑے سونے والے اس حدیث سے حذیفہؓ کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی۔

(۱۱۲۱) مرحذیفۃ قم یا حذیفۃ فأتنا بخبر القوم قالہ

مسلم میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اٹھ اے حذیفہ اس قوم کی ہمارے پاس خبر لے آ۔ یہ حضرتؐ نے

Marfat.com

یلۃ الاحزاب۔

جنگ خندق کی رات فرمایا۔

جنگ احد

(۱۱۲۲) م انس من یردھم عنا ولہ الجنۃ قال سبع مرات یوم احد۔

مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ کون ہے جو کافروں کو ہمارے اوپر سے ہٹاوے اور اس کے لئے جنت ہے یہ حضرت نے سات بار فرمایا جنگِ احد کے دن۔

ف احد ایک پہاڑ ہے مدینے سے تین کوس وہاں حضرتؐ سے لڑائی ہوئی مشرکین مکہ تین ہزار تھے حضرتؐ کا لشکر ایک ہزار تھا حضرتؐ نے پچاس تیراندازوں کا عبداللہ بن جبیر کو سردار کیا اور پہاڑ کی گھاٹی پر ان کو مقرر کیا اور فرمایا کہ کچھ ہو تم یہاں سے نہ ہٹیو پھر لڑائی ہونے لگی تو حضرتؐ کی فتح ہوئی۔ لوگ کافروں کا اسباب لوٹنے لگے تیراندازوں نے بھی ارادہ لوٹنے کا کیا۔ عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کہ ہم کو یہاں سے ہلنے کا حکم نہیں لوگوں نے نہ مانا، لوٹ میں پڑے۔ ناکا خالی ہوگیا۔ خالد بن ولید اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے اسی ناکے سے لشکر اسلام میں گھس پڑے لڑائی بگڑ گئی حضرتؐ پر کافروں کا ہجوم ہوا، پیشانی اور رخسار مبارک زخمی ہوا اگلے دانتوں پر پتھر لگا گر گئے اس وقت حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے کافروں کو ہٹاوے وہ بہشت پائے۔ ایک صحابی نکلے اور کافروں سے لڑ کر شہید ہوئے۔ پھر کافروں کا ہجوم ہوا پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ جوان کو ہٹائے وہ بہشت پائے دوسرے صحابی نکلے اور لڑ کر شہید ہوئے۔ اسی طرح سات بار حضرتؐ نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوئے اور لڑائی آخر ہوگئی زہے قسمت ان کی جو حضرتؐ پر فدا ہوئے۔

جو حضورؐ کے ہاتھ سے قتل ہو جائے اس پر خدا کا سخت غضب ہوتا ہے

(۱۱۲۳) ق ابوھریرۃ اشتد غضب اللہ علی قوم فعلوا بنبیہ یشیر الی رباعیتہ اشتد غضب اللہ علی رجل یقتلہ رسول اللہ فی سبیل اللہ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا سخت غضب ہوا خدا کا اس قوم پر جنہوں نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرتؐ اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہونے پر۔ نہایت غضب ہے خدا کا اس مرد پر جس کو رسول اللہ قتل کرے راہ خدا میں۔

ف جنگِ احد میں کافروں نے پتھر مارے حضرتؐ کا دانت شہید ہوا اور چہرۂ شریف پر کھروینچا لگا اور ہونٹھ پر زخم آیا علی مرتضیٰؓ پانی سے حضرتؐ کا خون دھوتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اسی لڑائی میں حضرتؐ نے اُبَی بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکے جا کر اسی زخم کے صدمے سے مر گیا۔

حضورؐ کو کافروں سے کیسی کیسی تکلیفیں پہنچیں

(۱۱۲۴) غ عایشۃ لقد لقیت من قومک وکان اشد ما لقیت منھم یوم العقبۃ اذ عرضت نفسی علی ابن عبد یالیل بن عبد کلال فلم یجبنی الی ما اردت

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر میں نے تیری قوم سے یعنی قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف میں نے ان سے اس دن پائی جب پہاڑ کی گھاٹی میں انصاریوں نے مجھ سے بیعت کی جس دم کہ میں نے آپ کو

حضورؐ کو کفار کی ایذا رسانی پر صبر فرمانا اور باوجود اجازت خداوندی انتقام حق میں بددعا نہ

غ صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۰۹۔

Marfat.com

فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرَئِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِيْ اِلَيْكَ رَبُّكَ لِتَاْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ فِيْمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْا اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا **قَالَهٗ** لَهَا حِيْنَ قَالَتْ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَّوْمِ اُحُدٍ۔

ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے کیا سو میں نے جو چاہا اس نے میرا کہنا نہ مانا یعنی اسلام قبول نہ کیا سو میں نے رنجیدہ ہو کر اپنی راہ لی تو میں ہوش میں نہ آیا مگر اس مکان میں میرے حواس درست ہوئے جس کا نام قرن الثعالب ہے سو میں نے اپنا سر اٹھایا تو ناگاہ میں نے بدلی دیکھی کہ اس نے مجھ پر سایہ کر لیا سو میں نے دیکھا تو اس میں جبرئیل ہے سو اس نے مجھ کو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے سنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق میں کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ بھیجا تا تو اس فرشتے سے حکم کرے جو تیرا ان کافروں کے حق میں جی چاہے پھر مجھ کو پہاڑوں کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجھ کو سلام کیا پھر کہا اے محمدؐ مقرر خدا نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق میں کہا اور میں فرشتہ ہوں پہاڑوں کا داروغہ اور مجھ کو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تو مجھ کو حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافروں پر بادوں ان دونوں پہاڑوں کو جن کے درمیان مکہ ہے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں امیدوار ہوں کہ خدا ان کافروں کی پیٹھ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کا ساجھا نہ لگاویں یہ حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے کہا جب کہ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ یا حضرتؐ بھلا آپ پر جنگ احد کے دن سے بھی کوئی دن سخت گذرا۔

ف جبکہ ابو طالب اور حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوا تو ظاہر میں حضرتؐ کا کوئی غمخوار اور حامی نہ رہا کفار قریش نے حضرتؐ کی تکلیف رسانی پر زیادہ تر کمر باندھی تو حضرت طائف میں تشریف لے گئے جو مکے سے دو منزل ہے وہاں کے رئیسوں سے یعنی ابن عبد یالیل اور مسعود اور حبیب سے مدد چاہی اور ان کو اسلام کی دعوت کی، ان کمبختوں نے حضرت کی کچھ بات نہ سنی بلکہ لڑکوں اور شہدوں کو شکار دیا انھوں نے بہت بے ادبی حضرتؐ سے کی گالیاں دیں اور پتھروں سے حضرتؐ کی ایڑیاں زخمی کر ڈالیں۔ پھر حضرتؐ غمگین وہاں سے پھرے جب قرن الثعالب میں پہنچے وہاں ٹھہرے اور یوں دعا کی کہ الٰہی میں اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگوں کے نزدیک اپنی بے قدری کا تیرے آگے گلہ کرتا ہوں تب جبرئیل اور پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرتؐ نے ان کافروں کی ہلاکی نہ چاہی سبحان اللہ کیا بے قیاس حضرتؐ میں صبر تھا کہ باوجود ایسی ایسی تکالیف کے اپنا کرم نہ چھوڑا۔ الرسول خیر خواہ دشمنان کا عقدہ حضرتؐ سے حل ہوا جو حضرتؐ کا ایسا صبر اور کرم دریافت کرے سو مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کا مطلب بخوبی بوجھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ

Marfat.com

صَّابِرِيْنَ وَاِمَامِ الْكَاظِمِيْنَ۔

(۱۱۲۵) **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَيْ سَعْدُ لَمْ تَسْمَعْ اِلٰى مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَهٗ سَعْدٍ بْنِ عُبَادَةَ حِيْنَ عَادَهٗ وَاَبُوْ حُبَابٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ۔

بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے سعد کیا تو نے نہیں سنا جو ابو حباب نے کہا اس نے ایسا اور ایسا کہا یہ حضرتؐ نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب ان کی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے تھے اور ابو حباب کنیت ہے عبداللہ بن اُبی منافق کی۔

ف حضرتؐ ایک بار سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو چلے راہ میں مسلمان اور مشرک ملے ہوئے ایک مجلس میں بیٹھے تھے اس وقت تک عبداللہ بن ابی ظاہری اسلام بھی نہ لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اڑی اس نے اک بند کی اور کہا کیوں خاک اڑاتے ہو حضرتؐ نے سلام کیا پھر وہاں کھڑے ہو کر وعظ کہا اور قرآن پڑھا عبداللہ بن ابی نے کہا کلام تو اچھا کرتے ہو لیکن ہم کو تکلیف نہ دو اپنے گھر بیٹھ کر وعظ و نصیحت کیا کرو جو تمہارے پاس آوے اس کو سمجھاؤ عبداللہ بن رواحہ صحابی وہاں موجود تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ بخوشی تشریف سوار ارشاد کیجئے اگرچہ یہ نہیں سنتا تو ہم تو قرآن پر قربان ہیں۔ پھر تو مسلمانوں اور کافروں میں نہایت لڑائی ہوئی قریب تھا کہ تلوار چلے حضرتؐ نے سب کو چپکا کیا پھر سعد بن عبادہ کے گھر جا کر یہ حدیث فرمائی سعد نے کہا یا رسول اللہ وہ حسد کی جہت سے معذور ہے اس واسطے کہ حضرتؐ کے تشریف لانے سے پہلے یہاں کے لوگوں نے چاہا کہ اس کے سر پر سرداری اور بادشاہی کا تاج رکھیں اب جو آپ دین حق لائے اور اس کی ریاست میں خلل پڑا۔ اس واسطے وہ ایسی باتیں کرتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غرور آدمی کو دینداری سے اکثر بار رکھتا ہے۔

(۱۱۲۶) **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ قَالَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْهُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ سَمّٰى صَرْعٰى ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ قَالَ الصَّنْعَانِيُّ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ السَّابِعُ هُوَ عُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی پکڑ لے قریش کو یہ حضرتؐ نے تین بار کہا پھر فرمایا الٰہی پکڑ لے ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو صنعانی کہتا ہے کہ حضرتؐ نے ساتویں شخص کو بھی ذکر کیا تھا مجھ کو یاد نہیں رہا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا قسم ہے اس کی جس نے محمدؐ کو سچا پیغمبر کیا کہ جن کا حضرتؐ نے نام لیا تھا میں نے ان کی لاشیں پڑی دیکھیں پھر وہ کھینچ کر ڈالے گئے یعنی بدر کے کنوئیں میں صنعانی مؤلف کہتا ہے کہ ساتواں شخص جس کو راویوں نے بھول گیا عمارہ بن ولید ہے۔

ف روایت ہے کہ حضرتؐ مکے میں کعبے کے سامنے نماز پڑھتے تھے ابو جہل اور کفار قریش وہاں بیٹھے تھے جب حضرتؐ سجدے میں گئے تو ان ناپاکوں نے اونٹ کی اوجھڑی حضرتؐ کی پیٹھ پر دونوں شانوں کے درمیان

Marfat.com

رکھدی اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی دوسرا کہتا تھا کہ نہیں فلانے نے کی اور حضرتؐ اسی طرح سجدے میں رہے۔ فاطمہ زہراؓ نے جب یہ سنا تو گھبرائی ہوئیں آکر حضرتؐ کی پیٹھ سے اس کو اتارا تب حضرتؐ نے ان کو یہ بددعا دی۔ اول مجمل قریش کو ذکر کیا پھر بڑے بڑے موذیوں کا مفصل نام لیا چنانچہ وہ لوگ جنگِ بدر میں مارے گئے اور کنوئیں میں ڈالے گئے لیکن امیہ بن خلف حضرتؐ کے ہاتھ سے زخمی ہو کر گئے میں جا کر مر گیا اور یہ جو مصنف نے کہا کہ ساتواں شخص عمارہ بن ولید ہے یہ بات خوب نہیں بنتی اس واسطے کہ کہتے ہیں کہ عمارہ کی موت حبش کے ملک میں ہوئی۔ واللہ اعلم

کعب بن اشرف سردار یہود کا قتل

(۱۱۲۷) ق جَابِرٌ مَنْ لِّكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهٗ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کون ایسا ہے کہ جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے بیشک اس نے بہت رنج دیا ہے اللہ اور اس کے رسول کو۔

ف کعب بن اشرف یہودیوں کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرتؐ کی اور حضرتؐ کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافروں کو حضرت کے ساتھ لڑنے کے واسطے شوق دلاتا تھا اس واسطے حضرتؐ نے اس کے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن مسلمہ اور چند اصحاب اس کے قلعے میں جو مدینے کے پاس تھا گئے اور اس کو دم دے کر باہر لائے پھر محمد بن مسلمہ نے اس کا سر کاٹ کر حضرتؐ کے پاس لا ڈالا حضرتؐ بہت خوش ہوئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اللہ اور رسول کو برا کہے اس کا قتل کرنا واجب ہے۔

حضور کا جنگ خیبر میں وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وغیرہ پڑھنا

(۱۱۲۸) ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا۔

بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہ ہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نہ پاتے اور نہ صدقے دیتے نہ نماز پڑھتے۔ سو اتار دے تسکین کو ہم پر اور قدموں کو جما دے اگر کفار سے ہم ملیں یعنی لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے اور مشرکوں نے البتہ ہم پر زیادتی کی ہے جب وہ فتنے فساد کا ارادہ کرتے ہیں ہم ان کی بات کو نہیں مانتے۔

ف سال چہارم میں کافروں نے حضرتؐ پر ہجوم کیا حضرتؐ نے پناہ کے واسطے مدینے کے گرد خندق کھدائی حضرتؐ خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے۔

جنگ ذی قرد

(۱۱۲۹) م سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ اَيْنَ حَجَفَتُكَ اَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِيْ اَعْطَيْتُكَ۔

مسلم میں سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے سلمہ کہاں ہے تیری ڈھال جو میں نے تجھ کو دی تھی۔

ف حضرتؐ نے سلمہؓ کو ایک چمڑے کی ڈھال دی تھی سلمہؓ نے کسی اور کو دے ڈالی تھی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

Marfat.com

جنگ ذی قرد سے واپسی پر حضورؐ کا ابو قتادہؓ کی تعریف فرمانا

(۱۱۳۰) ق سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَ خَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ مِنْ ذِيْ قَرَدٍ۔

بخاری اور مسلم میں سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمارے سواروں میں بہتر سوار آج ابو قتادہ ہے اور ہمارے پیادوں میں بہتر پیادہ سلمہ ہے یہ حضرتؐ نے ذی قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا۔

ف ذی قرد ایک چشمہ ہے یا گاؤں کا نام ہے ابو قتادہ اور سلمہ انصاری صحابی ہیں حضرتؐ نے ان کی سپہ گری وراستادی کی تعریف فرمائی۔

اپنے آپ پر دوسرے کو مقدم رکھنا

(۱۱۳۱) م سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اِنَّكَ كَالَّذِيْ قَالَ الْاَوَّلُ اَللّٰهُمَّ اَبْغِنِيْ حَبِيْبًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ قَالَهُ لَهُ۔

مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ مقرر تو دیا ہے جیسا اگلے زمانے میں کوئی مثل کہہ گیا ہے کہ اے خدا مجھ کو ایسا دوست دے جو میرے نزدیک میری جان سے پیارا ہو۔ یہ حضرتؐ نے سلمہ بن اکوع سے فرمایا۔

ف حضرتؐ نے کسی لڑائی میں سلمہ بن اکوع کو ڈھال دی۔ سلمہؓ نے کسی اور اپنے دوست کو دی حضرتؐ نے پوچھا کہ تیری ڈھال کہاں ہے، سلمہ نے کہا کہ میں نے اپنے دوست کو دی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی جان پر دوست کو مقدم رکھنا عمدہ بات ہے۔

عورتوں کا مردوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہونا

(۱۱۳۲) م اَنَسٌ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَفٰى وَاَحْسَنَ قَالَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے ام سُلیم کافروں کے شر کو خدا کفایت کر گیا اور اس نے ہم پر احسان کیا۔ یہ حضرتؐ نے جنگِ حنین کے دن فرمایا۔

ف حضرتؐ نے ام سلیمؓ کو خنجر باندھے دیکھا پوچھا کہ یہ کیوں تو نے باندھا ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہؐ میں نے اس ارادے سے باندھا کہ اگر کوئی کافر میرے قریب ہو تو اس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں تو حضرتؐ ہنس کے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے کرم سے فتح ہو چکی تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہیں۔

بلا ضرورت جہاد میں کافروں سے مدد لینے کی ممانعت

(۱۱۳۳) م عَائِشَةُ اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ وَيُرْوٰى لَنْ نَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہم مدد نہیں چاہتے، اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ ہم کبھی مشرک بت پرست سے مدد نہ مانگیں گے۔

ف حضرتؐ جب جنگ بدر کو چلے تو ایک پہلوان آیا اور کہنے لگا کہ میں تمہاری مدد کو آیا ہوں حضرتؐ نے پوچھا کہ تو مسلمان ہوا ہے اس نے کہا کہ نہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ امام کافروں سے مدد نہ چاہے شاید کہ دغا کریں۔

Marfat.com

عورتوں کیلئے مقبول حج جہاد کے برابر ہے

(۱۱۳۴) خ عَائِشَةُ لٰكِنَّ اَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔ [1]

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم کو افضل جہاد مقبول حج ہے۔

ف بخاری میں روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل عبادت دیکھتے ہیں اگر فرمائیے تو ہم بھی جہاد کریں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورتوں پر جہاد فرض نہیں ان کے حق میں مقبول حج جہاد کے برابر ہے۔ مقبول حج وہ ہے جس میں گناہ نہیں۔

جہاد کی فضیلت

جہاد کا ثواب

(۱۱۳۵) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ لَهٗ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَّعْدِلُ الْجِهَادَ۔ [2]

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تجھ سے ہو سکتا ہے جب غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد میں داخل ہو سو نماز میں کھڑا رہے اور کسی دم نماز نہ چھوڑے اور روزہ رکھے اور کبھی نہ توڑے یہ حضرتؐ نے اس مرد سے فرمایا جس نے حضرتؐ سے کہا کہ مجھ کو وہ عمل بتائیے جو جہاد کے برابر ہو۔

ف یعنی اگر تو ہر وقت شب و روز نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلا ناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پائے لیکن آدمی سے یہ نہیں ہو سکتا تو جہاد کے برابر کوئی عبادت ممکن نہیں۔

حضورؐ کا حضرت ام حارثؓ سے ارشاد "تمہارا لڑکا تو جنت الفردوس میں ہے"

(۱۱۳۶) خ اَنَسٌ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى۔ [3]

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے حارثہ کی ماں حال تو یوں ہے کہ بہشت میں کئی بہشتیں ہیں اور مقرر تیرا بیٹا پہنچا بہت اونچی بہشت میں۔

ف حارثہ بدر میں شہید ہوا تھا اس کی ماں نے حضرتؐ کے پاس آکر کہا کہ یا رسول اللہؐ اگر حارثہ جنت میں ہو تو میں اس کے غم میں صبر کروں اور اگر جنت کے سوا کہیں اور ہو تو محنت کر کے اس کو رولوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ نہ سمجھ کہ بہشت فقط ایک ہی ہے بلکہ بہشت میں کئی بہشتیں ہیں ایک سے ایک اعلیٰ اور تیرا بیٹا فردوس میں ہے جو سب سے عمدہ اور بلند ہے۔

حضورؐ کا ایک خواب

(۱۱۳۷) خ سَمُرَةُ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَصَعَّدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ

بخاری میں سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے آج کی رات دو مردوں کو دیکھا سو وہ مجھ کو ایک درخت پر چڑھا لیگئے پھر مجھ کو انھوں نے ایک گھر میں داخل کیا کہ بہت اچھا اور

---

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "جہاد کی فضیلت" میں ذکر کیا ہے۔ —— [2] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "جہاد کرنے والوں کے مراتب مختلف ہیں" میں ذکر کیا ہے —— [3] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "نامعلوم تیر لگنے سے شہید ہو جانے کا بیان" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا قَالَ اَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ۔

بہتر تھا میں نے اس سے بہتر کبھی نہیں دیکھا ان دونوں مردوں نے کہا کہ یہ گھر تو شہیدوں کا گھر ہے۔

ف یہ حضرتؐ نے خواب میں دیکھا۔

راہِ خدا میں قدموں کا گرد آلود ہونا

(۱۱۳۸) خ اَبُوْعَبْسٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ۔

بخاری میں روایت ہے عبدالرحمٰن بن جبرؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ راہِ خدا میں جس کے پیر گرد میں بھرے خدا نے اس پر دوزخ حرام کی۔

ف راہِ خدا میں یعنی جہاد یا حج میں یا سب عبادتوں میں لیکن فی سبیل اللہ جہاد میں زیادہ تر مستعمل ہے۔

حضورؐ کی سخاوت کا بیان

(۱۱۳۹) خ جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَعْطُوْنِیْ رِدَآئِیْ فَلَوْ کَانَ لِیْ عَدَدَ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَیْنَکُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِیْلًا وَّلَا کَذَّابًا وَّلَا جَبَانًا قَالَهُ مُقْفَلَهٗ مِنْ حُنَیْنٍ۔

بخاری میں جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا مجھ کو میری چادر دو سو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختوں کے شمار کے برابر اونٹ ہوتے تو سب میں تم کو بانٹ دیتا پھر تم مجھ کو بخیل اور جھوٹا اور نامرد نہ پاتے۔ یہ حضرتؐ نے حنین سے پلٹتے فرمایا۔

ف حنین کی لڑائی میں ہزاروں اونٹ اور گھوڑے اور بھیڑ بکریاں حضرتؐ کو ملیں حضرتؐ نے سب تقسیم کر دیں جب حضرتؐ وہاں سے پلٹے تو راہ میں گنوار لوگ حضرتؐ کو لپٹے اور مانگنے لگے یہاں تک کہ حضرتؐ کی چادر اتار لی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرتؐ کا ثابت ہوا کہ سوائے نبی کے بشر سے ممکن نہیں۔

سچی نیت کا ثواب

(۱۱۴۰) خ اَنَسٌ اِنَّ اَقْوَامًا خَلَّفْنَا بِالْمَدِیْنَةِ مَا سَلَکْنَا شِعْبًا وَّلَا وَادِیًا اِلَّا وَهُمْ مَعَنَا حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ۔

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر کچھ لوگ ہم سے چھوٹ کر مدینے میں رہ گئے تھے پہاڑوں کی اونچی نیچی راہ چلنے میں جو ہم کو ثواب ہوا اس میں وہ بھی ہمارے ساتھ شریک ہوئے ناچاری نے ان کو رد کا تھا۔

ف حضرتؐ نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانوں کے پاس سواری اور سفر کا سامان نہ تھا وہ حضرتؐ کے ساتھ نہ جا سکے ناچار ہو کر مدینے میں رہ گئے جب کہ حضرتؐ وہاں سے پھرے تب راہ میں یہ حدیث فرمائی یعنی اس سفر کی تکلیف میں جتنا ہمارے ساتھیوں کو ثواب ہوا اتنا ان کو بھی اس واسطے کہ وہ دل سے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری سے ظاہر میں چھوٹ رہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچی نیت کا دین میں بڑا دخل ہے۔

لہ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "لڑائی بہادری یا بزدلی" میں ذکر کیا ہے۔ ــــ ۲ہ امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "کسی عذر کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہونا جائز ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

اللہ کی راہ میں مال و دولت خرچ کرنے کا ثواب

(۱۱۴۱) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ دَعَاہُ خَزَنَۃُ الْجَنَّۃِ کُلُّ خَزَنَۃِ بَابٍ تَقُوْلُ اَنِّیْ خُلْ ھَلُمَّ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذَاکَ الَّذِیْ لَا تَوٰی عَلَیْہِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَکُوْنَ مِنْھُمْ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دے گا خدا کی راہ میں بلا دیں گے اس کو بہشت کے چوکیدار سب چوکیدار بہشت کے دروازوں کے کہیں گے او میاں فلانے ادھر آئیے تو ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس شخص کو تو کسی طرح ٹوٹا نہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ مجھ کو امید ہے کہ تو انھیں لوگوں میں ہے جن کو سب بہشت کے فرشتے خوشی سے بلائیں گے۔

خیرات کی فضیلت اور حضرت صدیق اکبرؓ کی جنتی ہونے کی بشارت

ف جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں اسی طرح ہر چیز کا جوڑا۔ اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیقؓ کی اور بہشتی ہونا ان کا ثابت ہوا۔

جہاد کے موقعہ پر سامان وغیرہ کی چوکی داری کرنا

(۱۱۴۲) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْھَمِ وَعَبْدُ الْخَمِیْصَۃِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَمْ یُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَکَسَ وَاِذَا شِیْکَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰی لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَشْعَثَ رَأْسُہٗ مُغْبَرَّۃٌ قَدَمَاہُ اِنْ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ وَاِنْ کَانَ فِی السَّاقَۃِ کَانَ فِی السَّاقَۃِ اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ یُؤْذَنْ لَہٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ یُشَفَّعْ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ منہ کے بل گر پڑا اشرفی کا بندہ اور روپے کا بندہ اور سیاہ کمبل دھاری کا بندہ اگر اس کو دیجیے تو راضی رہے اور اگر نہ دیجیے تو ناخوش ہو اوندھا گرا اور الٹا ہو گیا اور اگر اس کے کانٹا چبھے تو نہ نکال سکے خوشی ہو جو اس بندے کو جو اپنے گھوڑے کی باگ راہ خدا میں تھامنے ہے اس کے سر کے بال بکھرے اور اس کے دونوں قدم گرد میں بھرے اگر اس کو چوکیداری میں رکھئے تو چوکیداری میں رہے اور اگر اس کو لشکر کے پیچھے حفاظت کے واسطے مقرر کیجیے تو وہیں رہے اگر وہ سردار پاس آنے کی اجازت مانگے تو اس کو اجازت نہ ملے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو نہ قبول ہو۔

گمنام غازی کی فضیلت جو اپنے امیر کی اطاعت میں مصروف ہو اور حریص کی مذمت

ف اس حدیث میں لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہے لالچی کو بندۂ دینار اور بندۂ درہم اور بندۂ پوشاک اس واسطے فرمایا کہ لالچ کے سبب سے اس سے دینداری اور خدا کی بندگی نہیں ہو سکتی شب و روز اس کی عمر دنیا حاصل کرنے میں بسر ہوتی ہے تو حقیقت میں وہ خدا کا بندہ نہ ہوا دنیا کا بندہ ہو گیا عرب لوگ سیاہ کمبل دھاری دار کو بہت پسند کرتے تھے اس واسطے حضرتؐ نے اس کو ذکر کیا لیکن مراد ہر قسم کا عمدہ لباس ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دینداری کے ساتھ گمنامی اور لوگوں میں بے قدری خدا کو نہایت پسند ہے۔

سفر میں خدمت کرنے کا ثواب

(۱۱۴۳) خ اَنَسٌ ذَھَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْیَوْمَ بِالْاَجْرِ۔

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آج روزہ کھولنے والے ثواب کو لے گئے۔

Marfat.com

ف مصابیح میں انسؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ سفر میں تھے سو بعضے اصحاب روزہ دار تھے اور بعضے بے روزہ تھے موسم گرمی کا تھا۔ جب منزل پہنچے تو روزہ دار لوگ گر پڑے اور بے روزہ لوگوں نے خیمے قائم کئے اور اونٹوں کو پانی پلایا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدمت کا ثواب آج صرف بے روزہ داروں کو نصیب ہوا۔

اللہ کی راہ میں ایک دن پاسبانی کرنے کی فضیلت

(۱۱۴۴) خ سَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا۔

بخاری میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ راہ خدا میں دارالاسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرائش سے اور بہشت میں تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرائش سے اور جہاد میں اول روز یا آخر روز بندے کا کوشش کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرائش سے۔

ف آخرت کا ثواب اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہوا کہ دنیا فانی ہے اور آخرت عمدہ اور باقی

امیروں کو رزق غریبوں کے سبب سے ملتا ہے

(۱۱۴۵) خ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ۔ لہ

بخاری میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم کو فتح اور روزی نہیں ملتی مگر اپنے ناچار اور غریبوں کے سبب سے۔

ف یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر گھمنڈ نہ کرو تم کو فتح اور روزی غریبوں ہی کی برکت سے ملتی ہے تو ان کی خدمت اور خاطرداری اپنے حق میں غنیمت سمجھو ان کو ناچیز اور ذلیل مت جانو۔

تیراندازی کی ترغیب دلانا

(۱۱۴۶) خ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ رَمْيًا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا۔ لہ

بخاری میں سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیراندازی سیکھو اے اسمٰعیلؑ کی اولاد اسواسطے کہ تمہارا باپ تیرانداز تھا

ف چند انصار تیراندازی کرتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلانی قوم کے ساتھ ہیں تو دوسری قوم نے تیراندازی موقوف کی حضرتؐ نے فرمایا کہ تم کیوں نہیں تیراندازی کرتے انھوں نے کہا کہ یارسول اللہ ہم کیونکر تیر لگاویں اور آپ تو اس قوم کے ساتھ ہیں اور ہمارے ساتھ نہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ تیر لگاؤ میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد ہیں تیراندازی کی اس واسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا وسیلہ ہے۔

لہ امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "سفر میں ساتھیوں کی مدد کرنا چاہئے" میں ذکر کیا ہے۔ —— لہ یہاں ارموا بنی اسرائیل فان اباکم کان رامیا ہونا چاہئے بخاری میں روایت اسی طرح ہے۔ بخاری ج ۱ ص ۴۰۶۔ (چشتی)

Marfat.com

یہودیوں سے جنگ کی پیشینگوئی

(۱۱۴۷) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوا الْیَھُوْدَ حَتّٰی یَقُوْلَ الْحَجَرُ وَرَآءَہُ الْیَھُوْدِیُّ یَا مُسْلِمُ ھٰذَا یَھُوْدِیُّ وَرَآئِیْ فَاقْتُلْہُ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم اے مسلمانوں یہودیوں کو قتل کروگے یہانتک کہ کہے گا پتھر جس کے پیچھے یہودی چھپا ہوگا اے مسلمان یہ یہودی ہے میری آڑ میں سو تو اس کو مار ڈال۔

ف قیامت کے قریب دجّال نکلے گا اس لشکر میں اکثر یہودی ہوں گے جب عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال مارا جائے گا تو مسلمان اس وقت یہودیوں کو جن جن کے قتل کریں گے۔

چوڑے اور گول گول منہ والوں سے جنگ کی پیشینگوئی

(۱۱۴۸) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اس قوم سے جن کے منہ جیسے ڈھالیں ہیں تہ بتہ جمی ہوئیں یعنی موٹے منہ گول گول۔

رومیوں سے جنگ کی پیشینگوئی

(۱۱۴۹) ق اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَیْشٍ مِّنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ مَدِیْنَۃَ قَیْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّھُمْ۔

بخاری اور مسلم میں ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت کا جو روم والے بادشاہ کے شہر یعنی قسطنطنیہ سے لڑیگا وہ بخشے گئے۔

ف ام حرام سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت میرے گھر میں سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے میں نے پوچھا کہ یا حضرتؐ آپ کی اس خوشی کا کیا سبب ہے تب حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار جہاد کرتے ہیں جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر متجمل ہوتے ہیں سو جو لشکر کہ اول سمندر میں جہاد کریگا ان کو بہشت واجب ہوئی۔ میں نے کہا یا حضرت دعا کیجئے کہ میں ان غازیوں میں شریک ہوں حضرتؐ نے فرمایا کہ تو ان میں داخل ہے چنانچہ ام حرام اپنے خاوند یعنی عبادہ بن صامت کے ساتھ معاویہ کی حکومت شام کے ملک سے سمندر میں جہاز پر سوار ہوکر روم کے جہاد میں شریک ہوئیں پھر جہاز سے اتر کے گھوڑے پر سے گر کے شہید ہوئیں۔ ام حرام سے روایت ہے کہ حضرت اسی دن دوسری بار سوئے پھر ہنستے ہوئے جاگے میں نے پوچھا کہ یا حضرتؐ خوشی کا کیا سبب ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو لشکر کہ قسطنطنیہ سے لڑے گا اس کے گناہ معاف ہوگئے میں نے کہا کہ یا حضرتؐ میں بھی ان غازیوں میں ہوں گی حضرتؐ نے فرمایا کہ تو ان میں نہیں تو اول قسم کے غازیوں میں ہے۔ یہ حدیث معجزہ ہے کہ حضرتؐ نے جیسے آئندہ کی بات کی خبر دی ویسی ہی ہوئی۔

(۱۱۵۰) ق اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَیْشٍ مِّنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا۔

بخاری اور مسلم میں ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اول لشکر میری امت سے جو سمندر میں جہاز پر چڑھ کر کافروں سے لڑے گا ان پر بہشت واجب ہوئی۔

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "ان لوگوں سے جنگ کی پیشینگوئی جو بال کی جوتیاں پہنتے تھے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

انسان یا جانور کو جلانا درست نہیں

(۱۱۵۱) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنِّیْ کُنْتُ اَمَرْتُکُمْ اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّاِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِھَا اِلَّا اللّٰہُ فَاِنْ وَّجَدْتُّمُوْھُمَا فَاقْتُلُوْھُمَا قَالَ الصَّغَانِیُّ مُؤَلِّفُ ھٰذَا الْکِتَابِ اَحَدُ الرَّجُلَیْنِ ھَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْاٰخَرُ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْقَیْسِ [1]

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میں نے تم کو حکم کیا تھا کہ فلانے فلانے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوائے خدا کے کسی کو نہ چاہیے سو تم اگر ان دونوں کو پانا تو قتل کرنا۔ صغانی اس کتاب کے بنانے والے نے کہ ان دونوں آدمیوں سے ایک تو ہبار بن اسود بن عبدالمطلب تھا اور دوسرا عبد القیس تھا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہے لیکن بیماری میں داغنا جب دوائی اور علاج نہ ہو سکے تو ناچاری سے درست ہے۔

(۱۱۵۲) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِھَا اِلَّا اللّٰہُ۔ [2]

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر عذاب نہیں کرتا آگ سے مگر خدا یعنی آگ سے جاندار کو جلانا ہرگز درست نہیں سوا خدا کو خاص ہے۔

ف حضرتؐ نے ایک بار کہیں لشکر بھیجا اور فرمایا کہ اگر فلاں شخص ملے تو اس کو جلا دیجیو۔ پھر جب وہ روانہ ہوئے تو ان کو بلایا اور جلانے سے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اس کے قتل کا حکم کیا۔

حضورؐ کا حضرت طلحہؓ کے گھوڑے کی تعریف فرمانا

(۱۱۵۳) ق اَنَسٌ مَا رَاَیْنَا مِنْ شَیْءٍ وَاِنْ وَّجَدْنَاہُ لَبَحْرًا یَعْنِیْ فَرَسَ اَبِیْ طَلْحَۃَ الَّذِیْ کَانَ یُقَالُ لَہٗ مَنْدُوْبٌ [3]

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہم نے تو کچھ نہیں دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا مراد ابوطلحہ کا گھوڑا ہے جس کو مندوب کہتے تھے۔

حضورؐ کی شجاعت کا ذکر اور بیمار گھوڑے کا تیز رو ہو جانا۔

ف ایک بار مدینے میں بڑی ہول پڑی، رات کو حضرتؐ ابوطلحہؓ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہو کے تنہا سب سے آگے نکل گئے اصحاب پیچھے دوڑتے جب معلوم ہوا کہ کچھ نہ تھا تو حضرتؐ وہاں سے پھرے تب یہ حدیث فرمائی یہ گھوڑا نہایت سست قدم مشہور تھا حضرتؐ کی برکت سے نہایت تیز قدم ہو گیا تھا چنانچہ حضرتؐ نے اس کی تعریف کی۔ اس حدیث سے کمال شجاعت حضرتؐ کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت میں رات کو تنہا آگے بڑھ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہے۔

خدا کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو خرچ اور سواریاں دینا

(۱۱۵۴) ق [4] اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَوْلَا اَنْ یَّشُقَّ

بخاری اور مسلم ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

---

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور اور اس کے ماقبل والی حدیث کو عنوان "سفر کرتے وقت اپنے افسر اور احباب کو رخصت کرنا" میں ذکر کیا ہے ——— [2] یہ حدیث بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے حضرت ابن عباسؓ سے نہیں۔ ——— [3] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "ہراس پھیل جانے کے وقت امام کا تحقیق حال کے لئے سوار ہو کر (پیدل) نکل جانا" میں ذکر کیا ہے۔ ——— [4] صحیح بخاری میں "امتی" کے الفاظ مروی نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلٰكِنْ لَّا اَجِدُ حَمُوْلَةً وَّلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيَّ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ۔

اگر مسلمانوں پر رنج نہ ہوتا تو میں کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا ولیکن میں باربرداری اور سواری نہیں پاتا اور میرے پاس وہ چیز نہیں جس پر سب اصحاب کو سوار کردوں اور مجھ پر رنج ہوتا ہے کہ مسلمان مجھ سے چھوٹ رہیں۔

ف سریہ اس لشکر کو کہتے ہیں جو نو سپاہیوں سے زیادہ ہوں اور حضرتؐ ان کے ساتھ تشریف نہ لیگئے ہوں یعنی حضرتؐ کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر ایک لڑائی میں شریک ہوں لیکن ابتدائے اسلام میں بے اسبابی اور قلت سواری سے سب اصحاب ساتھ نہ جاسکتے تھے۔ اس سبب سے حضرتؐ بھی رک جاتے تھے اور حضرتؐ کو بدون اصحاب کے جانا اس واسطے پسند نہ آتا تھا کہ نہ جانے والے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے۔ اس حدیث میں جہاد کی فضیلت اور رفیقوں کی رعایت رکھنے کا بیان ہے۔

مسافر کی سفر میں بھی وہی عبادتیں لکھی جاتی ہیں جو وہ بحالت اقامت کرتا تھا

(۱۱۵۵) خ اَبُوْمُوْسٰى اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا۔

بخاری میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہے بندہ یا سفر کرتا ہے تو اس کا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہے جیسا وہ اپنے وطن میں اور صحت کی حالت میں کرتا تھا۔

ف یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے خواہ تیمم سے تو اس کا ثواب صحت کی نماز کے برابر جو کھڑے ہو کر پڑھتا تھا وضو سے اور سفر کی دو رکعتوں کا ثواب چار رکعت کے برابر ہے جیسا وطن میں پڑھتا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وظیفہ اور نفلوں کا بھی ثواب پاویگا جو حالتِ صحت اور وطن میں کرتا تھا اور اب بیماری اور سفر سے نہیں کرسکتا۔

تنہا سفر کرنا

(۱۱۵۶) خ اِبْنُ عُمَرَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا سَارَ رَاكِبٌ وَّحْدَهٗ بِلَيْلٍ اَبَدًا۔

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ جانیں جو کہ تنہائی میں ضرر ہے تو رات کو کوئی سوار تنہا کبھی نہ چلے۔

ف معلوم ہوا کہ رات کو تنہا سفر کرنا درست نہیں اس واسطے کہ اس میں دینی اور دنیاوی دونوں نقصان ہیں دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی یہ کہ تنہائی میں رات کو وحشت اور وہم اور ضرر راہزن اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہے اور جب رات میں سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیادے کو زیادہ تر نادرست ہے مثل مشہور ہے کہ الرفیق ثم الطریق۔

قیدیوں کو زنجیر میں باندھنا

(۱۱۵۷) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يُّدْخَلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عجب معاملہ کیا خدا نے ان لوگوں سے جو بہشت کو جائیں گے زنجیروں میں۔

Marfat.com

ف یعنی اکثر کافر بندی میں گرفتار ہوتے ہیں پھر اسلام کی ہدایت پاکر بہشت میں داخل ہوں گے اور
ضے کہتے ہیں کشش الٰہی کی زنجیر مراد ہے یعنی جس کو خدا نے اپنی طرف کھینچ لیا بہشت میں داخل ہوا۔

خدا کا عذاب یعنی آگ کی سزا نہ دینا چاہیئے

(۱۱۵۸) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عذاب نہ کرو خدا کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کسی کو نہ جلاؤ۔

ف علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے زندیق یعنی بے دین لوگوں کو جلوا ڈالا جب عبداللہ بن عباسؓ نے یہ سنا تو حدیث پڑھی اور کہا کہ اگر میں اس وقت ہوتا نہ جلاتا بلکہ ان کو قتل کرتا اس واسطے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو اسلام کو چھوڑ کر اور دین بدلے اس کو مار ڈالو۔

اگر مشرک مسلمان کو جلا دے تو کیا اس کو بھی جلایا جائیگا

(۱۱۵۹) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَآءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا تو اس نے حکم کیا سو چیونٹیوں کا مکان جلا دیا گیا تو خدا نے اس پیغمبر سے فرمایا کہ تجھ کو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کے ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح کرتا تھا۔

ف حضرت موسیٰؑ نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ الٰہی تو گنہگاروں کی بستیوں کو ہلاک کرتا ہے حالانکہ ان میں نیک لوگ بھی ہوتے ہیں خدا نے حضرت موسیٰ کی تفہیم چاہی تو حضرت موسیٰؑ کو گرمی بہت معلوم ہوئی ایک درخت کے سایے میں جا کر لیٹے وہاں ایک چیونٹی نے ان کو کاٹا۔ حضرت موسیٰؑ نے چیونٹیوں کا مکان جلوا دیا تب خدا نے فرمایا کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور میں سب چیونٹیوں کو جو یادِ خدا کرتی تھیں کیوں جلوا دیا۔

(۱۱۶۰) ق اَنَسٌ مَا اَجِدُ لَكُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ قَالَهُ لِرَهْطٍ مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةٍ اِجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْغِنَا رِسْلًا

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تمہارے واسطے کوئی علاج نہیں پاتا سوائے اس کے کہ تم اونٹوں میں جا کر ملو۔ یہ حضرت نے قوم عکل کے آٹھ آدمیوں سے فرمایا ان کو مدینے کی آب و ہوا ناموافق پڑی تھی سو انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے دودھ تلاش کیجئے۔

ف چند لوگ مسلمان ہو کر مدینے میں بیمار ہوئے جلندر کی بیماری ان کو تھی حضرتؐ کے اونٹ چرائی پر تھے ان کو وہاں بھیج دیا جب وہ دودھ سے اچھے ہو گئے تو چرانے والے کو اندھا کر اس کو قتل کر کے اونٹ ہانک لے چلے حضرتؐ نے ان کو پکڑ منگوایا اور گرم سلائی ان کی آنکھوں میں ڈال کے اندھا کیا پھر ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا ڈالے آخر وہ کو مر گئے۔ شرع میں قطاع الطریق اور ڈاکہ مارنے والوں کی یہی سزا ہے۔

لڑائی کے موقعہ پر امیر کی مخالفت کا نتیجہ بد

(۱۱۶۱) خ اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِنْ رَاَيْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا مَكَانَكُمْ

بخاری میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم ہم کو دیکھو کہ چڑیاں ہم کو اچک لے گئیں تو بھی تم

Marfat.com

حَتّٰی اُرْسِلَ اِلَیْکُمْ وَاِنْ رَّاَیْتُمُوْنَا اَوْطَانَاھُمْ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰی اُرْسِلَ اِلَیْکُمْ **قَالَہٗ** یَوْمَ اُحُدٍ بِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جُبَیْرٍ وَّاَصْحَابِہٖ وَکَانُوْا خَمْسِیْنَ رَجُلًا۔

اپنے مکان سے نہ ہٹیو جب تک کہ میں تم کو نہ بلا بھیجوں اور اگر تم ہم کو دیکھو کہ ہم نے ان کافروں کو اپنے قدموں سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جب تک کہ میں تم کو نہ بلا بھیجوں یعنی خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم اپنے مکان سے بدون بلائے نہ ہٹیو۔ یہ حضرتؐ نے جنگ احد کے دن عبداللہ بن جبیر اور ان کے ساتھیوں سے جو پچاس جوان تھے فرمایا۔

ف جنگِ احد میں حضرتؐ نے کافروں کا سامنا کیا اور احد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکے پر پچاس تیرانداز جن کے سردار عبداللہ بن جبیر تھے متعین کر کے ان سے یہ حدیث فرمائی۔ اول جب مسلمانوں نے حملہ کیا کافروں کی شکست ہوئی لوٹ شروع ہو گئی جو ناکے پر تیرانداز تھے کافروں کی شکست دیکھ کر وہ بھی لوٹنے لگے سردار کا کہنا نہ مانا جب ناکا خالی ہو گیا کافر اُدھر سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے بہ سبب شامت نافرمانی کے اسلام کی شکست ہوئی۔

فتحمندی کے بعد دشمن کے ساتھ سختی سے پیش نہ آنا چاہئے

(۱۱۶۲) **قَ** سَلَمَۃُ بْنُ الْاَکْوَعِ یَا ابْنَ الْاَکْوَعِ مَلَکْتَ فَاَسْجِحْ اِنَّ الْقَوْمَ یُقْرَوْنَ فِیْ قَوْمِھِمْ۔

بخاری اور مسلم میں سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے اکوع کے بیٹے تو قابو پا چکا سو نرمی اور آسانی کر اللہ ان لوگوں کی مہمانی ہوتی ہو گی ان کی قوم میں۔

ف صحیح بخاری میں سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ مدینے کے قریب کئی کوس پر حضرتؐ کی اونٹنیاں چرائی پر تھیں مجھ کو خبر ہوئی کہ اونٹنیوں کو عطفان کی قوم پکڑے لئے جاتی ہے سو میں نے مدینے کے جنگل میں تین بار چیخ ماری کہ لوگو دوڑو دشمن میں ان کے پیچھے اکیلا دوڑا یہاں تک کہ میں ان کو پا گیا اور میں نے تیر مارنا شروع کیا اور میں یوں کہتا جاتا تھا کہ میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمبختوں کی موت کا دن ہے سو ان کو پانی پینے کی فرصت نہ ہوئی اور میں نے ان سے سب اونٹنیاں چھین لیں اور ان کو ہانک لے چلا حضرتؐ کے پاس۔ راہ میں حضرتؐ ملے یعنی سواریوں کو لئے ان پر پڑے جاتے تھے سو میں نے کہا یا رسول اللہؐ وہ لوگ ابھی پیاسے ہیں میں نے ان کو پانی نہیں دیا سو آپ کے پیچھے جلد لشکر کو بھیجئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی چیز حاصل ہوئی اور تو ان پر غالب ہوا اب درگذر کر جانے دے وہ اپنی قوم میں کھاتے پیتے ہوں گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب دشمن پر غالب ہو جئے تو درگذر کرنا افضل بات ہے۔

قیدی کو رہا کرنا

(۱۱۶۳) **خ** اَبُوْمُوْسٰی اُطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوْا[1]

بخاری میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چھڑاؤ قیدی کو اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خبر و عافیت

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "لڑائی کے موقعہ پر آپس میں جھگڑا اور اختلاف کرنے کی ممانعت" میں ذکر کیا ہے۔
[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "دشمن کو دور سے دیکھ کر یا صاحاہ جیسے الفاظ سے پکارنا" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

لمریض۔ پوچھو بیمار کی۔

ف دشمن سے مظلوم کو چھڑانا قادر پر فرض ہے اور اطعام اور عیادت فرض کفایہ ہے۔

حضورؐ کی ازواجِ مطہراتؓ کا خرچہ آپ کی وفات کے بعد کس طرح چلتا تھا

فدک کا قصہ اور انبیاء علیہم السلام کی میراث

(۱۱۶۴) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا مَا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَۃِ نِسَآئِیْ وَمُؤْنَۃِ عَامِلِیْ فَھُوَ صَدَقَۃٌ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بانٹیں گے میرے وارث سونے کے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤں میں بعد میری بیبیوں کے خرچ کے اور کارندے کی محنت کے سو صدقہ ہے خدا کی راہ میں۔

ف حضرتؐ کے پاس کچھ زمین مدینے میں تھی اور کچھ فدک اور خیبر میں۔ سو حضرتؐ کا معمول تھا کہ اس کے حاصلات سے اپنی بیبیوں کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اس کو محتاج مسلمانوں میں خرچ کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ نہ بانٹیں گے باقی رہی یہ زمین سو بعد بیبیوں کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بھی راہِ خدا میں صدقہ ہے۔ کارندے سے مراد یا خلیفہ ہے یا اس زمین کا عامل پیغمبر کے مال میں جو وراثت نہیں ہے سو اس کی یہ حکمت ہے کہ تا خلق کو معلوم ہو کہ پیغمبروں کی محنت اور جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہیں یہاں تک کہ اولاد اور وارثوں کو بھی کچھ ان کا حصہ نہیں ملتا اور حضرت فاطمہؓ کو اول یہ حال معلوم نہ تھا اسی واسطے صدیق اکبرؓ سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے مال میں وراثت نہیں تو خاموش ہو رہیں اصل تقریر تو اتنی ہے باقی جھگڑے ہیں بیفائدہ۔

حضورؐ کا مال غنیمت وغیرہ تقسیم فرمانا بھی امرِ الٰہی کے ماتحت تھا

(۱۱۶۵) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا اُعْطِیْکُمْ وَلَا اَمْنَعُکُمْ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ۔ [1]

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تم کو نہیں دیتا اور تم سے نہیں روکتا میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں رکھتا ہوں جہاں مجھ کو حکم ہوتا ہے۔

ف حضرتؐ نے ایک بار مال تقسیم کیا بعضے لوگوں نے زیادہ مانگا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہیں خدا کی طرف سے ہے۔

غازی اگر شہید ہوا تو جنت ورنہ اجر اور غنیمت

(۱۱۶۶) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ تَکَفَّلَ اللّٰہُ لِمَنْ جَاھَدَ فِیْ سَبِیْلِہٖ لَا یُخْرِجُہٗ مِنْ بَیْتِہٖ اِلَّا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِہٖ وَتَصْدِیْقُ کَلِمَاتِہٖ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ اَوْ یَرُدَّہٗ اِلٰی مَسْکَنِہٖ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ۔ [2]

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ضامن ہو گیا ہے خدا اس کا جس نے اس کی راہ میں جہاد کیا نہ نکالا ہو اس کو اپنے گھر سے مگر راہ خدا میں جہاد کی نیت نے اور آیات اور احادیث کی تصدیق نے خدا اس بات کا ضامن ہوا ہے کہ یا اس کو بہشت میں داخل کریگا یا اس کو اس کے وطن میں ثواب یا مالِ غنیمت کے ساتھ پھیر لاویگا۔

---

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "اللہ تعالیٰ کا ارشاد فان للہ خمسہ وللرسول الآیہ" میں ذکر کیا ہے۔

[2] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "حضورؐ کا ارشاد تم لوگوں کیلئے غنیمت حلال کر دی گئی ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ف یعنی خالص نیت والے غازی کا خدا ضامن ہے کہ اگر وہ شہید ہوا تو بہشت میں گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا غنیمت کا مال لیکر اپنے گھر میں آیا دونوں صورت میں اس کا بھلا ہے۔

حضورؐ کا اسیران بدر کے بارے میں ارشاد

(۱۱۶۷) خ جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَوْ کَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِیٍّ حَیًّا ثُمَّ کَلَّمَنِیْ فِیْ هٰؤُلَآءِ النَّتْنٰی لَتَرَکْتُهُمْ یَعْنِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ۔ [1]

بخاری میں جبیر ابن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان ناپاک گندوں کے حق میں سفارش کرتا تو میں ان کو چھوڑ دیتا۔ یہ حضرتؐ نے جنگ بدر کے قیدیوں کی طرف اشارہ کیا۔

ف مطعم بن عدی مکے میں ایک کافر تھا حضرتؐ کے اوپر اس نے احسان کیا تھا سو فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتا اور ان قیدیوں کی سفارش کرتا تو میں ان کو چھوڑتا۔ معلوم ہوا کہ کافر کے احسان کے بدلے بھی احسان کرنا چاہئے۔

انبیاء علیہم السلام پر تہمت باندھنے کی مذمت

(۱۱۶۸) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ یَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰی لَقَدْ اُوْذِیَ بِاَکْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ قَالَهٗ حِیْنَ سَمِعَ رَجُلًا قَالَ یَوْمَ حُنَیْنٍ وَّاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَّا عُدِلَ فِیْهَا وَلَآ اُرِیْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ۔

انبیاء اور اولیاء پر تہمت باندھنے کی مذمت۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے موسیٰؑ پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ تر ایذا دیا گیا تھا پر اس نے صبر کیا یہ حضرتؐ نے اسوقت فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ جنگ حنین کے دن کہتا تھا کہ خدا کی قسم اس تقسیم میں کچھ انصاف نہ ہوا اور نہ اس سے کچھ خدا کی رضامندی مقصود ہوئی۔

ف جنگ حنین میں بہت مال غنیمت میں آیا تھا حضرتؐ نے مکے کے نومسلموں کو بہت سا مال دیا تاکہ دنیا لیکر ایمان کی قدر سمجھیں تو ایک مرد نے جس کا ذی الخویصرہ لقب تھا حضرتؐ پر طعن کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ حضرت موسیٰؑ پر تہمت ہوئی تھی کہ انھوں نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا زخمی کر کے سو خدا نے فرشتوں کو حکم کیا کہ ہارون کی لاش کو ان کو دکھلا دیویں آخر کو بے زخم لاش دیکھکر وہ ناپاک شرمندہ ہوئے خدا لعنت کرے بدگمانوں پر نہ پیغمبروں کو تہمت سے چھوڑتے ہیں نہ ان کے آل اور اصحاب کو۔

حضورؐ کا حضرت جابرؓ کو بحرین کے مال کی آمد پر مال دینے کا وعدہ

(۱۱۶۹) ق جَابِرٌ لَوْ قَدْ جَآءَ مَالُ الْبَحْرَیْنِ قَدْ اَعْطَیْتُكَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا قَالَهٗ لَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آوے گا تو میں تجھ کو دوں گا اس طرح اور اس طرح یعنی دونوں ہاتھ بھر بھر کے تین بار دوں گا یہ حضرتؐ نے جابرؓ سے کہا تھا

---

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "حضورؐ کا بغیر خمس لئے قیدیوں کو رہا فرما دینا" میں ذکر کیا ہے۔

[2] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "خمس کو حضورؐ کا غریبوں میں تقسیم فرمانا" میں ذکر کیا ہے۔

[3] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "حضورؐ کا بحرین کے مال میں سے لوگوں کو جاگیریں دینا" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ف جابرؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرتؐ نے یہ وعدہ کیا تھا حضرتؐ کی زندگی میں بحرین کے ملک سے مال نہ آیا۔ جب حضرتؐ کا انتقال ہوا اور صدیق اکبرؓ خلیفہ ہوئے تو اس ملک سے مال آیا۔ صدیق اکبرؓ نے کہا کہ جس کا حضرتؐ پر قرض ہو یا جس سے حضرتؐ نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ظاہر کرے تب میں نے یہ حدیث بیان کی صدیق اکبرؓ نے کہا مجھ سے کہ اپنا انجلا بھر اور گن۔ میں نے ان درموں سے دونوں ہاتھ بھرے گنا تو پانچسو درم تھے صدیق اکبرؓ نے کہا کہ ہزار درم اور گن لے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک وعدہ کرے تو اس کا نائب اس وعدے کو پورا کرے۔

حضورؐ کا قیامت سے پہلے چھ باتوں کی پیشینگوئی فرمانا

حضورؐ کی پیشینگوئی کے مطابق واقعات کا ظہور میں آنا

(۱۱۷۰) خ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا۔[1]

بخاری میں عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا گن رکھ چھ چیزوں کو قیامت سے پہلے اول تو میری موت پھر بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم میں مری کا پڑنا جیسے بھیڑ بکری میں مری پڑتی ہے پھر مال کی ریل پیل ہونی یہاں تک کہ ایک مرد کو سو اشرفیاں دی جائیں گی پھر بھی وہ ناخوش رہے گا یعنی کم سمجھ کر پھر فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر نہ رہے گا جس میں وہ داخل نہ ہو پھر تمہارے اور رومیوں کے درمیان صلح کا ہونا سو وہ دغا کریں گے تو وہ تم سے لڑنے آئیں گے اسی علم کے نیچے۔ ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر ہوگا۔

ف عمر فاروقؓ کی خلافت میں بیت المقدس فتح ہوا اور وبا شام میں پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن میں مر گئے اور مال کی کثرت حضرت عثمانؓ کی خلافت میں ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی کے وقت میں ہوگی اور عرب میں فساد حضرت عثمانؓ کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیوں سے یعنی نصاریٰ سے صلح اور جنگ قیامت کے قرب ہوگی یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرتؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

مغازی اور سیر

حضورؐ کا جنگ بدر میں اپنے چچا حضرت عباسؓ کو بغیر فدیہ لئے نہ چھوڑنا

(۱۱۷۱) خ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ لَا تَذْهَبُ مِنْهُ دِرْهَمًا يَعْنِيْ مِنْ فِدَاءِ الْعَبَّاسِ۔[2]

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اس میں سے یعنی عباسؓ کی خلاصی کے بدلے سے نہ چھوڑنا۔

---

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "عہد شکنی کی ممانعت" میں ذکر کیا ہے۔
[2] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو اور اس کے مابعد والی دونوں حدیثوں کو عنوان "جنگ بدر" میں ذکر کیا ہے۔ (حشتی)

Marfat.com

ف جب جنگِ بدر میں فتح اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہو کر آئے ان میں سے عباسؓ حضرتؐ کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے بدلے مال دیں تو چھوٹیں انصاریوں نے حضرتؐ سے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو ہم عباسؓ کو بدون مال لئے چھوڑ دیں غرض ان کی یہ تھی کہ حضرتؐ اس بات سے خوش ہوں گے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب مال کیسا ایک درم بھی نہ چھوڑنا۔ معلوم ہوا کہ حق بات میں خویش و بیگانہ برابر ہے برادری کی رعایت نہ چاہیے۔

حضورؐ کا جنگ بدر میں صحابہ کو اصولِ جنگ سے واقف کرانا

(۱۱۷۳) **خ** اَبُوْ اُسَیْدِ السَّاعِدِیُّ اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَکُمْ۔

بخاری میں ابو اسید ساعدی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کافر تم پر جھنڈ باندھ کر آئیں تو ان کو تیروں سے مارو اور اپنے تیر باقی رکھو۔

ف یہ حدیث حضرتؐ نے جنگ بدر میں صف لشکر کی باندھ کر فرمائی یعنی قریب جھنڈ میں تیر خطا نہ کریں گے بہت دور سے مارنا بیفائدہ ہے اور سب تیروں کو ایک بار گی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہیں۔

خوشی کے موقعہ پر بچیوں کا کڑکے گانا اور دف بجانا

(۱۱۷۴) **خ** اَلرُّبَیِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ لَا تَقُوْلِیْ هٰذِهٖ وَقُوْلِیْ مَا کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ۔

شادی میں سرود جائز ہے غیب کا علم بس خدا ہی کو ہے۔

بخاری میں ربیع بنت معوذؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کو مت کہہ اور وہ بات کہہ جو آگے کہتی تھی۔

❖

ف بخاری میں ربیعؓ سے پوری روایت یوں ہے کہ میری شادی ہوئی حضرتؐ میرے پاس آئے چھوٹی لڑکیاں جنگ بدر کے کڑکے گاتی تھیں دف بجا کر اس میں ایک لڑکی نے یہ کہا کہ ہم میں ایسا پیغمبر ہے جو کل کی ہونے والی بات جانتا ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور منع کیا یعنی غیب کی بات سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا مجھ کو بھی نہیں معلوم۔ بعضے علما کے نزدیک خوشی کے دنوں میں نرا راگ دف کے ساتھ بشرطیکہ اور باجے نہ ہوں اور مضمون اس کا خلاف شرع نہ ہو اور گانے والا لڑکا اور اجنبی عورت نہ ہو تو درست ہے۔

جنگ بدر کا بیان

(۱۱۷۵) **ق** اِبْنُ عُمَرَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَّا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ اِنَّهُمْ الْاٰنَ یَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ قَالَهٗ لَمَّا وَقَفَ عَلٰی قَلِیْبِ بَدْرٍ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم نے سچ پایا جو تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ ابھی سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جبکہ بدر کے کنوئیں پر کھڑے ہوئے۔

ف جب جنگ بدر میں اسلام کی فتح ہوئی تو ستر کافر گرفتار ہوئے اور ستر مارے گئے حضرتؐ نے ان کی لاشوں کو کنوئیں میں ڈلوا دیا پھر یہ حدیث فرمائی۔

بدر میں حضورؐ کا ابوجہل کی خبر منگانا کہ جیتا ہے یا مر گیا

(۱۱۷۶) **ق** اَنَسٌ مَنْ یَّنْظُرُ لَنَا

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا

Marfat.com

مَا صَنَعَ اَبُوْجَهْلٍ قَالَہٗ یَوْمَ بَدْرٍ فَانْطَلَقَ اِلَیْہِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ۔

کہ کون ہے جو دیکھ آئے ابوجہل کو کہ اس نے کیا کیا یعنی جیتا ہے یا مر گیا یہ فرمایا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پھر خبر لینے کو عبداللہ بن مسعودؓ گئے۔

ف بدر ایک کنوئیں کا نام تھا مدتیے سے تین منزل دوسرے سال ہجری کے اول اول اسلام کی لڑائی وہاں ہوئی مشرکین مکہ ساڑھے نو سو تھے اور حضرتؐ کے ساتھ تین سو تیرہ آدمی تھے۔ جب کافروں کی شکست ہوئی تب حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ابوجہل کی خبر لادے تو عبداللہ بن مسعود اس واسطے گئے دیکھا کہ زخمی پڑا ہے مرنے کے قریب ہے پھر عبداللہ نے اس کی داڑھی پکڑ کے ہلائی اس نے پوچھا کہ کس کی فتح ہوئی انھوں نے جواب دیا کہ اللہ اور رسولؐ کی۔ پھر اس کا سر کاٹ کے حضرتؐ کے سامنے لا ڈالا حضرت شکر الٰہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا۔

فرشتوں کا جنگ بدر میں حاضر ہونا

(۱۱۷۷) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ ھٰذَا جِبْرَئِیْلُ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِہٖ وَعَلَیْہِ اَدَاۃُ الْحَرْبِ۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل ہے اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہے اور اور اس پر لڑائی کے ہتھیار ہیں۔

ف حضرتؐ نے جنگ خندق کے بعد جبکہ بنی قریظہ پر چڑھائی کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

حضورؐ کا حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے ارشاد "میرے ماں باپ تم پر قربان"

(۱۱۷۸) ق عَلِیٌّ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰ علیہ السلام اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے سعد تیر مار میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

ف سعد بن ابی وقاص بڑے تیر انداز تھے جب جنگ احد میں کافروں نے ہجوم کر کے حضرتؐ کو نرغہ کر لیا تب حضرتؐ نے سعد سے یہ حدیث فرمائی۔ حضرتؐ اور لوگوں سے تیر لیکر سعد کو دیتے جاتے تھے۔ مصابیح میں علی مرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے حضرتؐ سے کسی کے حق میں نہیں سنا کہ "میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں" سوائے سعد بن ابی وقاص کے۔ اس حدیث سے بڑی فضیلت ان کی ثابت ہوئی ——

سبحان اللہ کیا رنگا رنگ کی قدرت ہے آدمیوں کے اختلاف میں کہ سعد بن ابی وقاصؓ تو ایسے حضرتؐ کے جان نثار ..... جن کو حضرت ایسی عمدہ بات فرما دیں اور ان کا بیٹا یعنی عمر بن سعد ایسا کمبخت سخت دل کہ حضرتؐ کے لخت جگر یعنی امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرنا اور شیطان سے ولی پیدا کرنا یہ اسی کی قدرت ہے۔

ستر قاریوں کا شہید ہو جانا اور حضورؐ کا چالیس روز تک کفار پر بددعا فرمانا

(۱۱۷۹) ق اَنَسٌ اِنَّ اِخْوَانَکُمْ قَدْ

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اصحاب

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان ارشاد باریؓ اذ ہمت طائفتان منکم ان تفشلا واللہ ولیہما" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

قُتِلُوْا وَاَنَّهُمْ قَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْتَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْكَ۔

سے کہ تمہارے بھائی مارے گئے شہید ہوئے ان لوگوں نے وہاں خدا سے عرض کی کہ خداوندا ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم تجھ سے ملے سو تو ہم سے راضی ہوا اور ہم تجھ سے راضی ہوئے۔

ف کافروں کا ایک گروہ حضرتؐ کے پاس آیا اور جھوٹا اسلام لایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ اصحاب کو بھیجئے کہ ہم کو قرآن سکھلائیں حضرتؐ نے ستر قاری قرآن کے جو رات بھر نماز پڑھا کرتے اور دن کو لکڑیاں لاکر بیچتے آپ کھاتے اور محتاجوں کو کھلاتے تھے ان کے ساتھ کئے ان کافروں نے راہ میں دغا سے ان کو شہید کیا۔ شہیدوں نے بعد شہادت کے خدا سے عرض کیا کہ ہماری خبر حضرتؐ کو پہنچا دے تو جبرئیلؑ نے یہ قصہ حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث اپنے اصحاب سے فرمائی اور چالیس روز ان کافروں پر بددعا کی۔

جنگِ خندق

(۱۱۸۰) ق جَابِرٌ لَا تُنْزِلَنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى آجِئَ فَاَتَاهُمْ۔

حضورؐ کا برکتِ طعام کا معجزہ

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا نہ تم اتاریو اپنی ہانڈی کو اور روٹی نہ پکائیو اپنے آٹے کی جب تک میں آؤں۔

ف مصابیح میں جابرؓ سے روایت ہے کہ جنگ خندق میں کسی نے تین دن سے کھانا نہ کھایا تھا اور حضرتؐ نے بھوک سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھے تھے میں نے اپنی بی بی سے کہا کہ حضرتؐ بہت بھوکے ہیں سو اس نے تین سیر جو کا آٹا نکالا اور اس کو گوندھا اور ایک بکری کا بچہ تھا اس کو ذبح کر کے ہانڈی میں رکھا پکنے کو پھر میں نے حضرتؐ کو چپکے سے خبر کی کہ حضرتؐ اور دو تین آدمی ساتھ لیں حضرتؐ نے سب سے پکار کے کہا کہ اے خندق کھودنے والو اس مرد نے تمہاری دعوت کی ہے چلو۔ پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب تک میں نہ آؤں ہانڈی نہ اتاریو اور آٹے کو نہ پکانا پھر حضرتؐ میرے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیاں پکاؤ سو قسم کھاتا ہوں میں خدا کی کہ ہزار آدمیوں نے اس تین سیر آٹے کو کھایا اور ہانڈی اسی طرح گوشت سے بھری جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اتنا ہی موجود تھا اور پکتا جاتا تھا یہ حضرتؐ کا معجزہ نہایت مشہور ہے اس کی سند بہت معتبر ہے۔

(۱۱۸۱) خ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ فَاَتَاهُمْ حَيْثُ اَجْلَى الْاَحْزَابَ عَنْهُ۔

بخاری میں سلیمان بن صردؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اب تو ہمیں ان سے لڑیں گے اور وہ ہم سے نہ لڑیں گے ہمیں ان پر چڑھ جاویں گے یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب کفار کے گروہوں کو ہٹایا۔

ف جنگ خندق اور جنگ احزاب کا قصہ گذر چکا اسی طرح ہوا کہ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرتؐ سے لڑائی کا حوصلہ نہ رہا پھر حضرتؐ ہی آٹھویں سال مکے پر چڑھ گئے اور اس کو فتح کیا۔

(۱۱۸۲) ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

Marfat.com

عَيْشَ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَ الْمُهَاجِرَةِ۔

الٰہی سچی زندگی نہیں مگر آخرت کی زندگی سو بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

ف جنگ خندق میں مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا یعنی ہم نے محمدؐ سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہیں گے تب حضرتؐ نے ان کے جواب میں یہ دعا فرمائی یعنی دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہیں زندگی ہے آخرت کی تو الٰہی ان کی مغفرت کر تو وہاں کی زندگی کا لطف اٹھائیں۔

حضورؐ کی جنگ خندق سے واپسی

(۱۱۸۳) ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ وَيُرْوٰى الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ قَالَهُ مُنْصَرِفًا مِنَ الْاَحْزَابِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کوئی نماز پڑھے ظہر کی اور ایک روایت میں ہے عصر کی مگر بنی قریظہ میں۔ یہ حضرتؐ نے کفار کے گروہوں کے لوٹتے وقت فرمایا۔

نقہا اہل سنت کے چاروں مذہب کی حقانیت کا بیان

ف بنی قریظہ یہودی لوگ تھے مدینے کے قریب دو تین کوس ان کی بستی اور گڑھی تھی حضرتؐ میں اور ان میں صلح تھی جب پانچویں سال ہجری کے بعد جنگ احد کے کفار قریش عرب کی بہت قوموں کو مدینے پر چڑھا لائے تو یہود بنی قریظہ نے بھی حضرتؐ سے قول توڑا اور کافروں کے ساتھ شریک ہوئے۔ اس لڑائی کو جنگ خندق اور جنگ احزاب کہتے ہیں۔ کافروں کا لشکر دس ہزار تھا اور حضرتؐ کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینے کو گھیرے رہے خدا نے نہایت سرد ہوا چلائی کافر ٹھہر سکے ناامید پلٹ گئے تب حضرتؐ کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو تب حضرتؐ نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی۔ بخاری اور مسلم میں باقی قصہ حدیث کا یوں ہے کہ اصحاب حضرتؐ کے حکم سے چلے عصر کا وقت راہ میں جانے لگا بعضوں نے راہ میں نماز پڑھ لی اور کہا حضرتؐ کی یہ غرض نہ تھی کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ میں سوائے بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرتؐ کے کلام سے جلدی جانا تھا اور بعضے اصحاب نے راہ میں نماز پڑھی اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ میں جا کر پڑھیں گے اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے حضرتؐ نے ہم سے دیر میں نماز کو فرمایا ہے پھر یہ عمل یعنی بعضوں کے نماز پڑھنے کا اور بعضوں کے نماز نہ پڑھنے کا حضرتؐ کے روبرو ذکر ہوا حضرتؐ کسی پر ناخوش نہ ہوئے یعنی دونوں کو اچھا سمجھے۔

ف جیسا کہ حضرتؐ کے اصحاب اس حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضوں نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضوں نے قیاس کیا اور بہت مجتہد لوگ بعضی جگہ قرآن اور حدیث کے کئی طرح مطلب سمجھتے ہیں اور سب حق پر ہیں اسی واسطے اہل سنت والجماعت چاروں اماموں کے مذہب کو حق جانتے ہیں اور بعض ناواقف کہتے ہیں کہ کیوں ایک محمدی دین میں اختلاف کیا اور چار مذہب ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہیں۔ ایسے اختلاف میں کچھ حرج نہیں حضرتؐ کے روبرو ایسا اختلاف حضرتؐ کے اصحاب میں ہوا اور حضرتؐ نے درست رکھا۔

Marfat.com

صحابہؓ کا حضورؐ سے عزل[1] کے بارے میں دریافت کرنا

(۱۱۸۴) ق اَبُوْسَعِیْدٍ مَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا یَعْنِی الْعَزْلَ۔ [2]

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم پر کچھ مضائقہ نہیں اسمیں کیا کرو۔

ف بعضے اصحاب نے پوچھا کہ ہم نہیں چاہتے کہ لونڈیوں سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو انزال کے وقت ہم ان سے علیحدہ ہو جایا کریں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

صلح حدیبیہ

(۱۱۸۵) خ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ اَشِیْرُوْا اَیُّهَا النَّاسُ عَلَیَّ اَتَرَوْنَ اَنْ اَمِیْلَ اِلٰی عِیَالِهِمْ وَذَرَارِیِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّصُدُّوْنَا عَنِ الْبَیْتِ فَاِنْ یَّاْتُوْنَا کَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ عُنُقًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَاِلَّا تَرَکْنَاهُمْ مَحْرُوْبِیْنَ۔

بخاری میں مسور بن مخرمہؓ سے اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو صلاح دو اے لوگو بھلا تم یہ بتاتے ہو کہ میں ان کے اہل و عیال کی طرف جھک پڑوں اور ان لوگوں کے لڑکے بالوں کو گرفتار کروں جو کہ ہم کو خانۂ خدا سے روکتے ہیں پھر اگر وہ ہم سے لڑنے آئیں گے تو حق تعالیٰ نے مشرکین کی جماعت کو توڑ دیا اور نہیں تو ہم ان کو مفلس کر کے چھوڑیں گے یعنی دونوں صورت میں ان کا نقصان ہے۔

ف حضرتؐ جنگِ حدیبیہ میں پندرہ سو آدمی سے احرام باندھ کے عمرہ کرنے چلے اور جاسوس خبر کے واسطے بھیجے جاسوسوں نے حضرتؐ کو خبر دی کہ کفار قریش نے بڑا جماؤ کیا ہے حضرتؐ سے لڑیں گے اور حضرتؐ کو خانۂ خدا میں عمرہ کرنے نہ جانے دیں گے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور اصحاب سے مشورہ پوچھا ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ یا رسول اللہؐ آپ تو بیت اللہ کا قصد کر کے نکلے ہیں لڑنے کا حضرتؐ کو قصد نہ تھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلئے اگر کفار ہم کو روکیں گے تو ہم ان کو ماریں گے حضرتؐ نے فرمایا تو بسم اللہ چلو چنانچہ کافروں نے حضرت کو روکا حضرتؐ ان سے صلح کر کے پلٹ آئے دوسرے سال عمرہ قضا کیا۔

جنگِ خیبر کے موقعہ پر حضورؐ کے ارشادات

(۱۱۸۶) خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَاَنْ یَّهْدِیَ اللّٰهُ بِکَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ تَکُوْنَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ۔ [2]

بخاری میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے تیرے واسطے بہتر ہے تجھے سرخ اونٹ ملنے سے۔

ف عرب کے نزدیک سرخ اونٹ عمدہ مال ہے یعنی تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان ہووے تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہے اس واسطے کہ ثواب کو بقا اور دنیا کو فنا ہے۔ یہ حضرتؐ نے علی مرتضیٰؓ سے فرمایا جبکہ ان کو جنگ خیبر میں علمدار کیا۔

---

[1] منی کو شرم گاہ سے باہر ڈالنا عزل ہے۔ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "جنگ بنی المصطلق" میں ذکر کیا ہے۔

[2] امام بخاری نے حدیث مذکور اور اس کی مابعد والی دونوں حدیثوں کو عنوان "جنگ خیبر" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

(۱۱۸۷) ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ۔

بخاری اور مسلم میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر یہاں تک کہ جب تو ان کے ڈانڈے پر پہنچے پھر ان سے اسلام کی درخواست کر اور بتا ان کو جو ان پر خدا کا حق واجب ہے دین اسلام میں یعنی کلمہ اور شریعت کے احکام۔

ف جب حضرت علی مرتضیٰ کو فتح خیبر کے واسطے بھیجا تب یہ حدیث فرمائی۔

(۱۱۸۸) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالنُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ اِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے اور نعمان بن مقرن سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ایک بار فرمایا کہ مقرر اللہ اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہے۔

ف حنین کی لڑائی میں ایک شخص کافروں سے خوب لڑا پھر جب اس کے زخموں میں بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ مار کے مر گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتے ہیں یا فقیر اور عالم جو اپنے نمود کے واسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہیں ان کے حق میں بھی اس حدیث کو سمجھنا چاہیے۔

حضورؐ کا ارشاد "خالہ تو ماں کے برابر ہے"

(۱۱۸۹) ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِنَّمَا الْخَالَةُ اُمٌّ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خالہ تو ماں ہے یعنی ماں کے برابر ہے۔

ف علی مرتضیٰؓ اور جعفر طیارؓ اور زیدؓ میں گفتگو ہوئی حضرت حمزہ کی بیٹی کی پرورش میں کہ اس کے ماں باپ مر گئے تھے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اس کو ہم پالیں۔ حضرتؐ نے پوچھا کہ اس کی خالہ کس کے نکاح میں ہے معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح میں ہے۔ حضرتؐ نے جعفر کو دلائی پھر یہ حدیث فرمائی۔ علماء نے اسی حدیث سے نکالا ہے کہ اگر چھوٹے لڑکے کی ماں مر جائے تو اس کی ماں کی رشتہ دار عورتیں اس کو پالیں جیسے خالہ اور نانی۔

جنگِ موتہ

(۱۱۹۰) خ اِبْنُ عُمَرَ اِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ قَالَ الْخَيْرَ اَمَرَ فِيْ غَزْوَةِ مُوْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ۔

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر زید مارا جائے تو جعفر طیار سردار ہے اور اگر جعفر بھی مارا جائے تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہے یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا کہ جب جنگ موتہ میں زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا۔

حضرت خالدؓ کی امارت کا ذکر اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جہاد کی خلافت پر دلیل۔

ف حضرتؐ کے ایلچی کو حاکم شام نے مار ڈالا تھا اسواسطے حضرتؐ نے آٹھویں سال ہجرت کے موتہ پر جو ولایت شام کا ایک شہر ہے ہزار آدمی کا لشکر بھیجا ان کا سردار زید بن حارثہ کو کیا پھر یہ حدیث فرمائی چنانچہ تینوں سردار شہید ہو گئے پھر مسلمانوں نے مشورہ کر کے خالد بن ولید کو سردار بنایا سو خدا نے ان کی تدبیر سے فتح نصیب کی۔ معلوم ہوا کہ ایک لشکر کے کئی سردار درجہ بدرجہ مقرر کرنا درست ہے جس طرح بالفعل انگریزوں میں معمول ہے کہ اس میں اگر اول سردار مارا جائے تو فوج نہیں بگڑتی کہ دوسرا قائم مقام ہو جاتا ہے اور معلوم ہوا

---

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "عمرۃ قضا" میں بیان کیا ہے۔ حدیث مذکور کے الفاظ بخاری کی روایت کے مطابق نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

کہ اجماع مسلمین حجت ہے جس کو مسلمان اپنا سردار بنائیں وہ خدا اور رسول کو پسند ہے جیسا کہ اصحاب نے خالد کو سردار مقرر کیا اور حضرتؐ نے اس کو پسند کیا اور اس پر کچھ انکار نہ کیا اسی طرح صدیق اکبرؓ کی خلافت اصحاب کی صلاح اور مشورہ سے ہوئی تو صاف معلوم ہوا کہ یہ کام خدا اور رسول کی مرضی کے موافق ہوا۔ علاوہ اس کے بہت احادیث میں صدیق اکبرؓ کی خلافت کا اشارہ اور صراحت بھی موجود ہے تو گویا اجماع اور حدیث ملکر نور علیٰ نور ہوئی

(۱۱۹۱) خ اَنَسٌ اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَھَا جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَھَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَھَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ مِنْ غَیْرِ اِمْرَۃٍ فَفُتِحَ لَہٗ۔

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لیا علم زیدؓ نے سو وہ شہید ہو گیا پھر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا عبداللہ بن رواحہؓ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے اس کو فتح نصیب کی۔

حضورؐ کا حضرت زیدؓ جعفرؓ اور عبداللہؓ کی شہادت کی خبر دینا اور اسی کے مطابق واقع ہونا

ف حضرتؐ نے جنگ موتہ میں لشکر بھیجا اس کے تین سردار مقرر کئے اور فرمایا کہ اگر زیدؓ شہید ہو تو جعفر طیارؓ سردار ہے اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہے چنانچہ جب جنگ ہوئی تو یہ تینوں سردار شہید ہو گئے پھر اصحاب نے صلاح مشورہ کر کے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرتؐ کو وہاں کی خبر اسی دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینہ میں لوگوں سے فرمائی پھر اسی کے موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد نے بے سرداری فتح کی یعنی حضرتؐ نے ان کو سردار نہیں بنایا تھا بلکہ اصحاب نے ان کو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب حجت ہے صدیق اکبر کی بھی خلافت اصحاب کے اجماع سے ہوئی تو بیشک درست ہوئی۔

فتح مکہ کا ذکر اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کا کفار مکہ کو اس کی اطلاع کرنا

(۱۱۹۲) خ عَلِیٌّ اِنَّہٗ قَدْ شَھِدَ بَدْرًا وَّمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یَّکُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ یَعْنِیْ حَاطِبَ بْنَ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ۔

بخاری میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر حاطب بدر کی لڑائی میں موجود تھا شاید کہ خدا بدر والوں کی ایمان کو خوب جان چکا ہے سو کہا خدا نے ان سے کہ کرو جو تمہارا جی چاہے میں تو تم کو بخش چکا۔ حدیث حضرتؐ نے حاطب بن ابی بلتعہ کے حق میں فرمائی۔

بدری صحابہ کی فضیلت

ف بخاری میں پورا قصہ یوں ہے کہ ایک بار حضرتؐ نے ارادہ کیا کہ مکہ میں اچانک جا پہنچیں اور کافروں کو غافل پا کر مار لیں۔ حاطب نے یہ حال مکے والوں کو خط میں لکھ بھیجا حضرتؐ کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا علی مرتضیٰؓ اور زبیرؓ کو بھیجا وہ دونوں راہ سے خط کو چھین لائے۔ حضرتؐ نے حاطب سے پوچھا کہ اس خط لکھنے کا کیا سبب ہے، حاطب نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی میں مسلمان ہوں کافر نہیں میرے بال بچے مکے میں ہیں میرا وہاں کوئی بھائی بند نہیں جو ان کی خبر گیری کرے میں نے اس خط سے چاہا کہ ان کافروں سے راہ و رسم پیدا کر لوں تاکہ وہ میرے بال بچوں کو نہ ستاویں۔ عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ منافق ہے اس کو مار ڈالئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیوں کے جو تین سو تیرہ تھے بڑے درجے ہیں اگر ان سے کوئی گناہ بھی ہوا تو بالکل معاف ہے حضرتؐ کے چاروں خلیفہ بھی بدری ہیں جس نے ان پر طعنہ کیا اس نے اپنے ایمان میں خلل ڈالا۔

Marfat.com

حضور کا فتح مکہ کے موقعہ پر نومسلموں کو دلاسا دینا

(۱۱۹۳) خ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللّٰهُ فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ يُكْسٰى فِيْهِ الْكَعْبَةُ يَعْنِيْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ لَمَّا قَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَاَخْبَرَ اَبُوْ سُفْيَانَ بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَّهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

بخاری میں عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غلط کہا سعد نے ولیکن یہ دن تو وہ ہے جس میں خدا کعبے کی تعظیم کرا ویگا اور اس دن میں کعبے پر غلاف چڑھایا جائے گا یعنی سعد بن عبادہ نے کہا ابوسفیان سے کہ آج قتل کا دن ہے آج کعبے میں لڑنا حلال ہوگا سو ابوسفیانؓ نے یہ خبر حضرتؐ سے کی، یہ حدیث مرسل ہے یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت میں نہیں ذکر کیا اور اس حدیث کی سند حضرت عائشہؓ سے ہے وہ حضرتؐ سے روایت کرتی ہیں۔

ف بخاری میں پورا قصہ یوں ہے کہ جب حضرتؐ نے فتح مکے کے واسطے مدینے سے کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پہنچی تو ابوسفیان اور حکیم اور بدیل حضرتؐ کی خبر دریافت کرنے نکلے حضرتؐ کے جاسوس ان کو پکڑ لے گئے ابوسفیان مسلمان ہوا۔ جب حضرتؐ نے کوچ کیا تو عباسؓ سے فرمایا کہ تم ابوسفیان کو ایک جگہ لیکر کھڑے ہو تاکہ وہ مسلمانوں کی فوج کو دیکھے تو عباسؓ اس کو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرتؐ کا لشکر نکلنے لگا۔ ابوسفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا جاتا تھا عباسؓ بتاتے جاتے تھے۔ ابوسفیان کہتا تھا مجھ کو ان لوگوں سے کیا کام۔ جب ایک بڑا جھنڈا آیا تو ابوسفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں، عباسؓ نے کہا یہ انصاری لوگ ہیں ان کے سردار اور علمدار سعد بن عبادہ ہیں سعد نے ابوسفیان سے کہا کہ آج خوب خونریزی کا دن ہے آج کعبے میں لڑنا حلال ہوگا۔ پھر حضرتؐ کا جھنڈا آیا اور حضرتؐ کا علم زبیرؓ کے پاس تھا۔ ابوسفیانؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ آپؐ نے سعدؓ کا قول نہیں سنا۔ حضرتؐ نے فرمایا اس نے کیا کہا ابوسفیانؓ نے وہ قول بیان کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور نومسلم لوگوں کو دلاسا دیا۔

(۱۱۹۴) خ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اُحْبِسُ اَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ قَالَهُ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَوْمَ الْفَتْحِ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَّهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

بخاری میں عروہ ابن زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ روک رکھ ابوسفیان کو پہاڑ کے ٹکڑ یا گھوڑوں کے اندھام کے پاس تاکہ مسلمانوں کے لشکر کو دیکھے یہ حضرتؐ نے عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا فتح مکے کے دن۔ یہ روایت تو اسی طرح مرسل ہے یعنی عروہ تابعی نے بدون صحابی کے نام سے حدیث روایت کی لیکن حقیقت میں یہ روایت حضرت عائشہؓ سے ہے۔

جنگ حنین کا واقعہ

(۱۱۹۵) خ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اِمَّا الْمَالَ وَاِمَّا السَّبْيَ

بخاری میں مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا میرے ساتھ کے لشکر کو تم دیکھتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات پسند ہے سو تم دو باتوں سے ایک بات اختیار کر لو یا مال لو یا جورو لڑکے

لہ امام بخاری نے حدیث مذکور اور باب والی حدیث کو عنوان "حضور نے فتح مکہ کے دن جھنڈا کہاں گاڑا تھا" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ قَالَهُ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِيْنَ جَاءُوْهُ مُسْلِمِيْنَ فَسَأَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ۔

اور میں نے تمہاری انتظار کی تھی یہ حضرتؐ نے ہوازن کے ایلچیوں سے فرمایا جبکہ وہ حضرتؐ کے پاس مسلمان ہو کر آئے پھر انھوں نے یہ سوال کیا کہ حضرتؐ ہمارے مال اور بیوی بچے پھیر دیں۔

ف جنگ حنین میں ہوازن کی قوم پر فتح ہوئی ان کے بیوی بچے گرفتار ہوئے اول حضرتؐ نے ان کی انتظار کی کہ اگر مسلمان ہو دیں تو ان کے مال اور آدمیوں کو پھیر دیویں جب ان کے آنے میں دیر ہوئی تب حضرتؐ نے ان کے مال اور آدمی لشکر کو تقسیم کر دیئے بعد اس کے وہ لوگ مسلمان ہو کر آئے اور اپنے مال اور آدمی مانگنے لگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر انھوں نے مال چھوڑا اپنے آدمی لینا اختیار کیا حضرتؐ نے لشکر کو راضی کر کے ان کے بیوی بچے پھیر دیئے۔

(۱۱۹۶) **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَاَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن زید بن عاصمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے گروہ انصار بھلا میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا سو خدا نے تم کو دین کی راہ بتائی میرے سبب سے اور تم تتر بتر تھے سو خدا نے تمہاری آپس میں الفت اور محبت کر دی میرے سبب سے اور تم محتاج تھے سو خدا نے تم کو مالدار کر دیا میرے سبب سے۔

ف جنگ حنین میں جب فتح ہوئی اور مال ہاتھ لگا تو حضرتؐ نے نو مسلموں کو مال بہت دیا اور انصار کو نہیں دیا تو نوجوان انصاریوں نے کہا کہ حضرتؐ ہم کو نہیں دیتے ان کو دیتے ہیں جن کے خون ہماری تلواروں سے ٹپکتے ہیں یعنی جو ہمارے بزورِ شمشیر مسلمان ہوئے ہیں حضرتؐ نے ان کو ایک خیمے میں جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی۔ پھر انصار راضی ہوئے اور رونے لگے۔ انصار کے دو گروہ تھے اَوس اور خزرج، زمانہ کفر میں باہم ان میں بڑی عداوت تھی بڑا کشت و خون ہو چکا تھا۔ جب حضرتؐ کے پاس دونوں گروہ مسلمان ہوئے تو باہم نہایت دوست ہو گئے یہ احسان جتایا حضرتؐ نے۔

پیغمبر کو بلا رضامندی کے وفات نہیں دی جاتی

(۱۱۹۷) **ق** عَائِشَةُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوْتُ حَتّٰى يُخَيَّرَ۔

بخاری و مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں مرتا جب تک اس کو اختیار نہیں دیا جاتا ہے زندگی اور موت میں۔

ف یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہیں آتی یہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہے پیغمبر کے واسطے۔

حضورؐ کو مرض وفات میں زہر کی تکلیف ثانی تھی

(۱۱۹۸) **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا اَزَالُ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے

لہ امام بخاری نے حدیث مذکور اور مابعد کی دونوں حدیثوں کو عنوان "حضور کا بیمار ہونا اور وفات پانا" میں ذکر کیا ہے حدیث مذکور کے الفاظ بخاری کی روایت کے مطابق نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

جِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِیْ اَکَلْتُ بِخَیْبَرَ هٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ اَبْهَرِیْ مِنْ ذَالِكَ السَّمِّ۔

فرمایا کہ اے عائشہؓ میں ہمیشہ اس کھانے کی تکلیف پاتا ہوں جو میں نے خیبر میں کھایا تھا سو یہ وقت تو اب وہ ہے کہ مجھ کو معلوم ہو چکا اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اسی زہر سے۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی یعنی اسی زہر کے اثر سے اب میرا انتقال ہے۔

مرض وفات میں حضورؐ کا تین باتوں کی وصیت فرمانا

(۱۱۹۹) **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ دَعُوْنِیْ فَالَّذِیْ اَنَا فِیْهِ خَیْرٌ وَاَوْصِیْکُمْ بِثَلٰثٍ اَخْرِجُوْا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُهُمْ قَالَ وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَهَا فَنَسِیْتُهَا هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ مُسْلِمٍ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ چھیڑو مجھ کو جس میں کہ میں ہوں بہتر ہے اور میں تم کو تین چیزوں کی وصیت کرتا ہوں کہ نکال دیجو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے اور انعام دیا کرنا ایلچیوں کو جس طرح میں ان کو انعام دیتا تھا۔ راوی نے کہا کہ تیسری چیز کو حضرتؐ نے سکوت کیا یا کہ اس کو فرمایا مگر میں بھول گیا یہ قول ہے سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہے۔

ف اس کا پورا قصہ حدیث قرطاس میں ہے۔

مرض وفات میں حضورؐ کا حضرت اسامہؓ بن زید کو امیر بنا کر قوم حرقات کی طرف روانہ فرمانا

(۱۲۰۰) **خ** اِبْنُ عُمَرَ قَدْ بَلَّغَنِیْ اَنَّکُمْ قُلْتُمْ فِیْ اُسَامَةَ وَاِنَّهٗ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ۔

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے، کہ مقرر تم نے اسامہ کے حق میں کچھ کہا ہے اور البتہ اسامہ میرے نزدیک سب آدمیوں سے پیارا ہے۔

ف اسامہ کو حضرتؐ نے آخر عمر میں ایک لشکر کا سردار کیا بعضے لوگوں نے کہا کہ نوجوان کو بڑے بڑے اصحاب پر سردار کرنے میں کیا حکمت ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

امارت کے احکام

غ لوگ امارت میں قریش کے تابع ہیں، اور خلافت قریش کا حق ہے

(۱۲۰۱) **خ** اِبْنُ عُمَرَ لَا یَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ مَا بَقِیَ مِنْهُمُ اثْنَانِ۔

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ اس خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش کے واسطے ہے جب تک اس قوم میں دو آدمی بھی باقی رہیں گے۔

ف یعنی سوائے قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہیں۔ یا یہ مراد ہے کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہے گی اگرچہ بعضے ملک میں ہو چنانچہ اب یمن کا اور مغرب کا حاکم سید ہے۔

---

[1] حدیث مذکور کے الفاظ بخاری کی روایت کے مطابق نہیں — غ صحیح ق۔ (چشتی)

Marfat.com

(۱۲۰۲) م جَابِرُ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی میں قریش کے تابع ہیں۔

ف یعنی قریش کی قوم عرب میں سردار ہے اگر قریش نیک ہوئے تو اور لوگ بھی نیک ہوئے اور اگر قریش بگڑے تو سب بگڑے اس واسطے کہ معمول ہے کہ عمدہ خاندان کے طریق کو لوگ سند پکڑتے ہیں۔

حضورؐ کی ایک پیشینگوئی

حضورؐ کے بعد بارہ خلفا کی پیشینگوئی

(۱۲۰۳) ق جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا قَالَ جَابِرٌ فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ اَسْمَعْهَا فَقَالَ اَبِيْ اِنَّهٗ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

بخاری اور مسلم میں جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہوں گے میرے بعد بارہ سردار پھر حضرتؐ نے کوئی لفظ کہا کہ میں نے نہ سنے تو میرے باپ یعنی سمرہؓ نے کہا کہ حضرتؐ نے یہ لفظ فرمائے کہ وہ سب سردار قریش کی قوم سے ہوں گے۔

ف ہر چند حضرتؐ کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہے کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہوں گے سنت محمدی پر چلیں گے چنانچہ حضرتؐ کے چاروں خلیفے اور امام حسنؓ اور عمر بن عبدالعزیز اور امام مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہے اور یہ جو شیعہ کہتے ہیں کہ بارہ امام مراد ہیں سو بے دلیل بات ہے اس واسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہیں سو سوائے علی مرتضیٰؓ اور امام حسنؓ کے کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہیں ہوئی کمال اور بزرگی اور چیز ہے لیکن یہاں حکومت کا بیان ہے۔

طلب امارت کی ممانعت

(۱۲۰۴) ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْئَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا۔

بخاری اور مسلم میں عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو مت مانگ حکومت اور سرداری کو اگر حکومت تجھ کو بدون مانگے ملے تو تیری غیب سے اس پر مدد ہوگی اور اگر تجھ کو حکومت مانگنے سے ملی تو تجھی پر سونپی جائے گی یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہ ہوگی۔

بلا ضرورت امیر بننا درست نہیں

(۱۲۰۵) م اَبُوْذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَّنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدّٰى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا فَاله لَهٗ لَمَّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ

مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوذر تو ضعیف اور ناتواں آدمی ہے اور یہ حکومت خدا کی امانت ہے اور مقرر حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا سبب ہے مگر اس کی رسوائی اور شرمندگی نہیں جس نے حکومت لیکر اس کا حق ادا کیا اور جو اس پر فرض تھا یعنی امانت داری اور رعیت پروری سو اس نے بخوبی ادا کیا یہ حضرتؐ نے ابوذرؓ سے کہا جبکہ ابوذرؓ نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مجھ کو آپ تحصیلِ زکوٰۃ وغیرہ پر حاکم نہیں کرتے۔

سلہ حدیث مذکور کے الفاظ صحیحین کی روایت کے مطابق نہیں۔ ۲ سلہ حدیث مذکور کے الفاظ میں تقدم و تاخر ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کو چاہیئے کہ ناتواں آدمی کو جس سے خوب محنت نہ ہو سکے اس کو حکومت دیوے اور ثابت ہوا کہ جو ملک سے مال تحصیل ہو کر آئے وہ خدا کی امانت ہے سردار کو نہیں چاہیئے کہ اس کو اپنا مال جان کر اپنی خواہش کے موافق اس کو خرچ کرے بلکہ آپ کو خدا کا خزانچی سمجھ کر خدا جس کو دلائے دیوے۔

(۱۲۰۶) م ابُوْذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّیْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّیْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ۔

مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوذر میں تجھ کو ناتواں دیکھتا ہوں اور البتہ میں چاہتا ہوں تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہوں تو دو آدمی پر بھی حاکم نہ ہو جیو اور یتیم کے مال کا متولی اور کارندہ نہ بنیو۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم محنت آدمی کے حق میں یہی بہتر ہے کہ کسی طرح کی حکومت اور داروغگی قبول نہ کرے۔ دنیا کی چند روزہ زندگی کے واسطے کیوں اپنی جان کو عذاب میں ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی کو بے خواہش سرداری ملے اور وہ امانت داری اور انصاف کرے تو اس کا ثواب اور عزت بھی بے شمار ہے چنانچہ دوسری حدیث میں حضرتؐ نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت میں عرش کے سایے کے نیچے ہوگا بہرصورت حکومت کھٹکے سے خالی نہیں اسی واسطے تو اکثر سلف کے بزرگوں نے حکومت باوجود میسر ہونے کے اختیار نہیں کی چنانچہ امام اعظمؒ نے عباسی بادشاہ کی قید سخت اٹھائی اور تمام دارالسلطنت کی قضا نہ اختیار کی۔

منصف حاکم کی فضیلت

(۱۲۰۷) م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِیْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا۔

مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنے والے خدا کے نزدیک نور کے منبروں پر ہوں گے رحمٰن کے داہنی طرف اور خدا کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں یعنی خدا کے کرم میں نقصان نہیں منصف وہ لوگ ہیں جو انصاف کرتے ہیں اپنے حکم میں اور اپنے قریب لوگوں میں اور جو جو حاکم ہوئے ہیں۔

ف یعنی منصف وہ ہیں جو اپنے برادروں کی رعایت نہیں کرتے اپنے ہمگنوں میں برابر انصاف کرتے ہیں۔

ظالم حاکم کے حق میں بددعا

(۱۲۰۸) م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ مَنْ وَّلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَّلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام کا پھر ان پر سختی ڈالے تو اس پر تو سختی ڈال اور جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام سے پھر ان سے نرمی کرے تو الٰہی تو بھی اس پر نرمی کر۔

ف مسلمانوں کے حاکم کو لازم ہے کہ ظلم نہ کرے تنگ نہ کرے حضرتؐ کی اس بددعا سے ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اس سے نرمی کرے۔

(۱۲۰۹) م عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ مِنْ شَرِّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ۔

مسلم میں عائذ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہت برا چرانے والا وہ ہے جو بھیڑ بکری کے مارمار ہاتھ پاؤں توڑے

Marfat.com

ف مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہے جو رعیت پر رحم نہ کرے۔

کارکنانِ حکومت کو ناجائز طور سے کوئی چیز لینا درست نہیں

(۱۲۱۰) م عَدِیُّ بْنُ عَمِیْرَۃَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ مِنْکُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَہٗ کَانَ غُلُوْلًا یَاْتِیْ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

مسلم میں عدی بن عمیرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کو ہم عامل کریں اور کچھ کام لیں پھر وہ چھپا رکھے ہم سے ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چوری میں داخل ہے قیامت کے دن اس کو لے آئے گا یعنی قیامت میں اسکی چوری ظاہر ہوگی اس کو فضیحت کرے گی۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیل دار یا کسی کارخانے کے داروغہ کو مالک کے بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ میں لانا درست نہیں کہ صاف چوری ہے جس کو قیامت میں خدا اور رسول کو منہ دکھانا ہوگا وہ دوسروں کی چیز سے بچتا رہے اس کو آسان نہ سمجھے۔

امیر کی اطاعت کرنا ضروری امر ہے

(۱۲۱۱) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی تو مقرر اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میرا خلاف کیا اور کہنا نہ مانا اس نے بیشک خدا کا کہنا نہ مانا اور جس نے میرے حاکم کا کہنا مانا اس نے بے شبہ میرا کہنا مانا اور جس نے میرے حاکم کا کہنا نہ مانا اس نے مقرر میرا کہنا نہ مانا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بغیر حضرتؐ کی اطاعت کے ممکن نہیں اس واسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہم کو حضرتؐ سے معلوم ہوئی۔ بعضے لوگ جو کہتے ہیں کہ خدا ہی جانے کہ خدا کس بات میں راضی ہے، سو یہ لوگ یا تو احمق اور جاہل ہیں یا پیغمبر کے منکر ہیں اس واسطے کہ تمام قرآن اور حدیث سے یہ بات خوب ثابت ہے کہ خدا کی مرضی اور خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعتِ محمدیؐ کے ممکن نہیں سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی تابعداری کا دعویٰ کرے اور شریعتِ محمدیؐ پر نہ چلے وہ شیطان ہے بصورتِ انسان، اور چونکہ دین کا غلبہ بغیر اجماع اور حاکم کے ممکن نہیں اس واسطے حاکم عادل کی اطاعت واجب ہوئی لیکن حضرتؐ کی اطاعت ہر قول و فعل میں واجب ہے اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام میں واجب نہیں اس واسطے کہ حضرتؐ خطا سے معصوم ہیں اور حاکم معصوم نہیں۔

(۱۲۱۲) م اُمُّ الْحُصَیْنِ اَلْاَحْمَسِیَّۃُ اِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا مَا قَادَکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ۔

مسلم میں ام الحصینؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم پر نکٹا بوچا حبشی غلام حاکم کیا جائے تو بھی تم اس کی اطاعت اور تابعداری کیجو جب تک وہ تم کو قرآن پر چلاوے۔

لہ امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "حکومت کے کارکنوں کو ہدیہ لینا درست نہیں" میں ذکر کیا ہے۔

لہ حدیث مذکور کے الفاظ روایت مسلم کے مطابق نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

ف یعنی اگرچہ حاکم نہایت حقیر اور نالائق ہو تو بھی احکام شرعی میں اس کی اطاعت واجب ہے اس حاکم سے مراد وے حاکم ہیں جو خلیفہ کی طرف سے حاکم ہوئے ہیں اس واسطے کہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہیں ہو سکتا یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو۔

(۱۲۱۳) م اَبُوْهُرَيْرَةَ عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِيْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ۔

مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان۔ امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا اپنی سختی اور آسانی میں اور اپنی خوشی اور ناخوشی میں اور اپنے اوپر غیر کی تقدیم میں۔

ف یعنی حاکم جو حکم کرے اس کی اطاعت واجب ہے خواہ وہ کام تجھ پر سخت ہو یا آسان تو خوش ہو یا ناخوش اور اس حال میں بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بدون اس کی حقیقت کے مقدم کرے غیر کو دیوے تجھ کو نہ دیوے لیکن گناہ میں اطاعت حاکم کی نہیں۔

(۱۲۱۴) ق اِبْنُ عُمَرَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ اِلَّا اَنْ يُّؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمانبرداری واجب ہے خواہ اس کو اچھا لگے یا برا مگر اس صورت میں کہ جب گناہ کا مامور ہو پھر جب گناہ اور خلاف شرع کا اس کو حکم ہو تو اس وقت میں اطاعت اور فرمانبرداری نہ چاہیے۔

ف خوشی اور ناخوشی میں حاکم کی اطاعت واجب ہے لیکن خلاف شرع کام میں اطاعت نہیں

گناہ کی بات میں کسی کی اطاعت نہیں

(۱۲۱۵) ق عَلِيٌّ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ۔

بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کسی کی اطاعت نہ چاہیے سوائے خدا کے۔ گناہ میں اطاعت تو صرف نیک کام میں ہے۔

ف یعنی بادشاہ یا ماں باپ یا استاد کی نیک کام میں اطاعت کرے اور خلاف شرع کام میں اطاعت نہ چاہیے۔

(۱۲۱۶) ق عَلِيٌّ لَوْ دَخَلُوْهَا لَمْ يَزَالُوْا فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي النَّارَ الَّتِيْ اَوْقَدَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ اَمِيْرٌ مِّنْ اُمَرَآئِهٖ

بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اس میں گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اس میں پڑے رہتے یعنی اس آگ میں جس کو عبداللہ بن حذافہ سہمی نے جلایا تھا جو ایک سردار تھا حضرت کے سرداروں سے۔

ف عبداللہ بن حذافہ کو حضرتؐ نے ایک لشکر کا سردار بنا کر کہیں جہاد کو بھیجا اور لشکر سے ..... فرمایا کہ جو تمہارا سردار ہے اس کی اطاعت کیجیو تو ایک روز عبداللہ اپنے لشکر سے غصہ میں آئے اور بہت سی آگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ میں کود جاؤ اس واسطے کہ حضرت نے میری اطاعت تم پر واجب کر دی ہے لشکر نے کہا کہ ہم نے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سے

Marfat.com

کہا ہے سو ہم آگ میں کیونکر گھسیں جب یہ قصہ حضرتؐ نے سُنا تب یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور ماں باپ کی اطاعت اور استاد یا پیر کی اطاعت خلاف شرع کام میں ہرگز درست نہیں۔ چنانچہ دوسری حدیث میں صاف آیا ہے کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے گناہ میں درست نہیں تابعداری تو نیک کام میں چاہیئے۔

امام ڈھال ہے لڑائی اور بچاؤ اسی کے ذریعہ سے ہوتا ہے

(۱۲۱۷) م ابُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِہٖ وَیُتَّقٰی بِہٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَعَدَلَ کَانَ لَہٗ بِذٰلِکَ اَجْرٌ وَّاِنْ یَّاْمُرْ بِغَیْرِہٖ کَانَ عَلَیْہِ مِنْہُ

مسلم ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نہیں ہے سردار، مگر جیسے ڈھال کہ اس کی آڑ میں لڑے اور اپنے تئیں بچائے اس کے سبب سے یعنی لڑائی سردار کی ہمت اور تدبیر سے بنتی ہے اس کی محافظت اور اطاعت لشکر کو ضرور ہے سو اگر سردار خدا کی پرہیزگاری کا حکم کرے اور انصاف کرے تو اس کے سبب سے اس کو ثواب ملے گا اور اگر اس کے سوائے حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اس کے سبب اس پر عذاب ہوگا۔

پہلے خلیفہ اول کی اطاعت کرنا ضروری ہے پھر دوسرے کی

غ (۱۲۱۸) خ ابُوْھُرَیْرَۃَ کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُھُمُ الْاَنْبِیَآءُ کُلَّمَا ھَلَکَ نَبِیٌّ خَلَفَہٗ نَبِیٌّ وَّاِنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَیَکُوْنُ خُلَفَآءُ فَیَکْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا بَیْعَۃَ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْھُمْ حَقَّھُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ سَآئِلُھُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاھُمْ

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ ان میں حکومت اور ریاست کرتے تھے پیغمبر جبکہ ایک پیغمبر اس کے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہیں اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہوں گے تو بہت ہوں گے اصحابؓ نے کہا سو ہم کو آپ کیا حکم کرتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے ان کا حق ادا کرو سو مقرر خدا ان سے پوچھنے والا ہے ان کی رعیت حال سے

ف یعنی انتظام اور اصلاح عالم بدون حاکم کے نہیں ہو سکتی اگلی امتوں میں تو پیغمبروں سے انتظام ہوتا تھا اس امت میں خلیفوں سے ہوگا اس واسطے ان کی اطاعت سب مسلمانوں پر واجب ہوئی اگر حاکم کچھ رعیت کے حق میں قصور کریگا تو اس سے خدا سمجھ لے گا۔

(۱۲۱۹) ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَیْہِ اَنْ یَّدُلَّ اُمَّتَہٗ عَلٰی خَیْرِ مَا یَعْلَمُہٗ لَھُمْ وَیُنْذِرَھُمْ شَرَّ مَا یَعْلَمُہٗ لَھُمْ وَاِنَّ اُمَّتَکُمْ ھٰذِہٖ جُعِلَ عَافِیَتُھَا فِیْ اَوَّلِھَا وَسَیُصِیْبُ اٰخِرَھَا بَلَآءٌ وَّ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بات تو یہ ہے کہ کوئی نبی مجھ سے پہلے نہ ہوا مگر اس پر ضرور تھا کہ بتادے اپنی امت کو جو ان کے واسطے بہتر جانے اور ڈرادے ان کو اس سے جو ان کے حق میں برا جانے اور مقرر اس تمہاری امت کے شروع میں عافیت خدا کے نزدیک ٹھہر چکی اور پچھلی امت کو بلا لگے گی اور وہ کام ہوں گے جن کو تم برا

غ صحیح مسلم ۲ ص ۱۲۶۔ (چشتی)

Marfat.com

مُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَتَجِيْئُ الْفِتْنَةُ
فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيْئُ الْفِتْنَةُ
فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ
تَنْكَشِفُ وَتَجِيْئُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ
الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ هٰذِهٖ فَمَنْ اَحَبَّ
اَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ
الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ
الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ وَمَنْ
بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ
وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ
فَاِنْ جَآءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا
عُنُقَ الْاٰخَرِ۔

جاؤ گے اور ایک فساد آویگا تو پہلا حال کر دیگا بعضا بعضے کا یعنی پچھلے فساد کے روبرو پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا اور دوسرا فتنہ فساد آئے گا تو کہے گا ایماندار کہ اس میں میری بربادی ہے پھر وہ شکل کھل جائے گی اس کے بعد تیسرا فساد ہوگا تو ایماندار کہے گا یہی میری موت ہے یہی میری موت ہے سو جو چاہے کہ آپ کو دور ڈالے دوزخ سے اور بہشت میں جائے تو چاہیے کہ اس کی موت اس حالت میں آئے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنی ایماندار مرے اور چاہیے کہ لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہے ویسا ہی لوگوں کے واسطے چاہے اور جس نے کسی امام سے بیعت کی ہو سو اس کے قول قرار پر ہاتھ مارا ہو اور اس کے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اس کی تابعداری کرے اگر اس کو طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آئے اور پہلے امام کی سرداری میں جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مارو۔

ف حضرتؐ کو اپنی امت پر بہت کرم تھا اس واسطے جو امت میں فتنے اور فساد ہونے والے تھے ان کی خبر دی پھر اس کے علاج بتلائے اور پہلے سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیوں کا قتل فرمایا۔

خلیفۂ وقت کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید

(۱۳۳۰) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ اَثَرَةٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ وَتَسْئَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا انصاری صحابیوں سے کہ میرے بعد تم پر غیروں کو تقدیم ہوگی اور وہ کام ہوں گے جو تم کو برے معلوم ہوں گے اصحاب نے کہا کہ یا رسولؐ اللہ پھر ہم کو آپ کیا حکم کرتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تم پر حاکم کی اطاعت کا حق ہے اس کو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو۔

ف یعنی اگر حاکم تم پر ظلم کرے اور تمہارا حق بیت المال نہ دے تو ایسا نہ کرنا کہ اس کی اطاعت چھوڑ دو صبر کا ثواب تم کو خدا دے گا۔ علما کہتے ہیں کہ ایسی زیادتی سلطنت مروانیہ میں ہوئیں۔

حکام کی اطاعت کرنا

(۱۳۳۱) م وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ قَالَهٗ لِسَلَمَةَ بْنِ

مسلم میں وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کہنا سنو اور اطاعت کرو اپنے بادشاہوں کی اس واسطے کہ ان پر فرض ہے جس کا بوجھ اُن پر ہے اور تم پر فرض ہے جس کا

Marfat.com

یَزِیْدَ الْجُعْفِیِّ۔ [1] تم پر بوجھ ہے۔ یہ حضرتؐ نے سلمہ بن یزیدؓ سے فرمایا۔

ف سلمہ نے کہا یا حضرتؐ اگر ہمارے ایسے سردار ہوں کہ ہم سے اپنی اطاعت لیویں اور ہمارا حق نہ دیویں تو اس وقت میں ہم کیا کریں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگرچہ وہ ظلم کریں تو بھی تم پر اطاعت واجب ہے اگر وہ عدالت نہ کریں گے تو خدا ان سے سمجھ لے گا۔

فتنہ کے وقت مسلمانوں کی جماعت کیساتھ رہنے کا حکم

(۱۲۲۲) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَۃِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَۃَ فَمَاتَ مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَایَۃٍ عِمِّیَّۃٍ یَغْضَبُ لِعَصَبَۃٍ اَوْ یَدْعُوْا اِلٰی عَصَبَۃٍ اَوْ یَنْصُرُ عَصَبَۃً فَقُتِلَ فَقِتْلَۃٌ جَاھِلِیَّۃٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰی اُمَّتِیْ یَضْرِبُ بَرَّھَا وَفَاجِرَھَا وَلَا یَتَحَاشٰی مِنْ مُّؤْمِنِھَا وَلَا یَفِیْ لِذِیْ عَھْدٍ عَھْدَھَا فَلَیْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْہُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو امام کی تابعداری سے نکل گیا اور جس نے مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مرگیا تو کفر کی موت مرا اور جو لڑا اندھا دھند جھنڈے کے تلے غصے ہوا تو برادری کے واسطے نہ خدا کے لئے لوگوں کو پکارا تو برادری کے واسطے، مدد کی تو برادری کی راہ سے نہ خدا کے واسطے۔ پھر وہ اس حالت میں مارا گیا تو اس کا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے ستانے پر کمر باندھ کر نکلا مارنے لگا نیک اور بد کو نہ ایمان دار کو چھوڑا نہ قول والوں سے یعنی مطیع الاسلام لوگوں سے قول پورا کیا نہ تو وہ میرا ہے نہ میں اس کا۔

مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے والے کا کیا حکم ہے

(۱۲۲۳) م عَرْفَجَۃُ بْنُ شُرَیْحٍ اِنَّہٗ سَتَکُوْنُ ھَنَاتٌ وَھَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفَرِّقَ اَمْرَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَھِیَ جَمِیْعٌ فَاضْرِبُوْہُ بِالسَّیْفِ کَائِنًا مَّنْ کَانَ۔

مسلم میں عرفجہ بن شریح سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بات یوں ہے کہ عنقریب نامناسب کام ہوں گے یعنی فتنے اور فساد ہوں گے سو جو چاہے کہ اس امت کی امامت اور ریاست جمی جمائی میں پھوٹ ڈالے تو مارو اسکو تلوار سے کوئی کیوں نہ ہو۔

ف یعنی جب مسلمانوں نے ایک اپنا امام اور سردار بنایا پھر جو کوئی اس سے باغی ہو تو اس کا قتل کرنا حلال ہے جماعت میں پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہے اگر مسلمانوں میں پھوٹ نہ پڑتی تو کافر کبھی غالب نہ ہوتے۔

دو خلیفہ کی بیعت کے وقت کیا کرنا چاہئے

(۱۲۲۴) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا بُوْیِعَ الْخَلِیْفَتَیْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخِرَ مِنْھُمَا۔

مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب بیعت لی جائے دو اماموں اور بادشاہوں کے واسطے تو ان میں سے دوسرے کو قتل کیجئو یعنی جس وقت وہ سامنا کرے۔

امیر مسلمین کی عقد امامت کے مسائل

ف یعنی جس وقت ایک امام سے مسلمانوں نے بیعت کی ہو اور اس کو اپنا سردار بنایا ہو اس کے بعد دوسرے امام سے بیعت کچھ اور مسلمانوں نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہے ایک شہر میں ہوں یا دو شہروں میں دارالاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر سن کے بیعت ہوئی یا نا واقفی میں اور یہ جو فرمایا

[1] امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "حکام کے ظلم وستم پر صبر کرنے کی ہدایت" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

دوسرے امام کو قتل کرو یعنی اس کو مردہ شمار کرو اس کی اطاعت نہ کرو اس کا حکم جاری نہ ہونے دو اور
دوسرا امام امامت اپنی بچھوڑے اور لڑے اس صورت میں اس کو قتل کرو اس واسطے کہ دو حاکم ہونے میں
بڑے فساد ہیں مثل مشہور ہے کہ دو تلواریں ایک میان میں نہیں سماتیں اور دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں
سکتے اور اگر ساتھی ایک ہی وقت میں دو امام ہوئے ہوں تو دونوں کی امامت درست نہیں پھر اس کے
جس پر اکثر معتبر لوگوں کا اجماع ہو وہ امام ہے اور اگر دو امام بہت دور دور ملکوں میں ہوں جیسے مشرق اور
قرب کہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکتا ہو تو اس صورت
ں دو امام ہونا بھی درست ہے ساتھی بیعت ہوئی ہو یا آگے پیچھے اہل سنت والجماعت کا یہ مذہب ہے کہ
سلمانوں پر واجب ہے کہ ایک اپنا امام ٹھہراویں اور اس کی اطاعت شرع کے موافق اپنے اوپر واجب جانیں
کہ امام کافروں سے جہاد کرے مسلمانوں پر کافروں کو غالب نہ ہونے دیوے بدکاروں کو سزا دیوے۔ احکام شرع
کے جاری کرے، کوئی ظلم نہ کرنے پائے۔ محتاجوں اور یتیموں کی خبر گیری کرے لیکن شرط یہ ہے کہ امام احکام شرعی
وخوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار ہو تاکہ بخوبی ملک کا بندوبست کرے لڑائی نہ بگاڑے قریش کی قوم سے ہو
سوائے قریش کے اور کسی قوم کا امامت میں حق نہیں۔ باقی مسائل مفصل امامت کے عقائد اور فقہ کی کتابوں
سے دریافت کیا چاہیئے۔

خلاف شریعت بات میں حکام کا کہنا نہ ماننا چاہیئے

(۱۲۲۵) خ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّهٗ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَآءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَّنْ رَّضِيَ وَتَابَعَ

بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر حاکم مقرر کیے جائیں گے پھر تم ان کو بعضے کام میں بھلا جانو گے اور بعضے میں برا جانو گے یعنی بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف شرع سو جو دل سے برا جانے گا ان کے برے کام کر تو وہ گناہ سے بچا اور جس نے انکی برائیاں کھل کر بیان کیں وہ سلامت رہا لیکن گنہگار وہ ہے جو ان کے خلافِ شرع کاموں پر راضی ہوا اور ان کا تابعدار رہا

ف پورا قصہ یوں ہے کہ لوگوں نے کہا کہ یا حضرتؐ ہم ان ظالموں کو مار ڈالیں یا کہ نہ ماریں حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ مارنا جب تک وہ نماز پڑھا کریں یعنی خلاف شرع کام میں حاکم کی اطاعت حرام ہے اور جب تک اس سے صریح کفر نہ ہو تو اس سے لڑنا بھی درست نہیں یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ سے ہوا جیسا یزید اور مروان کی اکثر اولاد۔

اچھے اور برے حاکم کی پہچان

(۱۲۲۶) م عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَ

مسلم میں عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا بہتر تمہارے سردار اور حاکم وہ ہیں جن کو تم چاہو اور وہ تم کو چاہیں، تم ان کو نیک دعا دو اور وہ تم کو نیک دعا دیں اور

Marfat.com

شِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ۔

برے سردار وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں تم ان کو بددعا دو وہ تم کو بددعا دیں۔

ف جب حاکم اور رعیت میں محبت ہوئی تو انتظام بخوبی ہوگا اس واسطے ان کی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت میں بغض اور نفرت ہوئی تو انجام کار بے انتظامی ہوگی اس واسطے ان کی مذمت کی۔ اس حدیث میں حاکموں کو نصیحت ہے کہ انصاف کریں اور ظلم سے دور رہیں اس واسطے کہ حقیقت میں انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہے اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہے۔

صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضورؐ کا صحابہ کے حق میں ارشاد

(۱۲۲۷) **ق** جَابِرٌ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ **قَالَهُ** يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَكَانُوْا اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے۔ یہ حضرتؐ نے جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اس دن اصحاب ایک ہزار چار سو تھے۔

ف اس روز اصحاب نے موت پر بیعت کی تھی یعنی میدان میں ٹکڑے ہو جائیں گے مگر قدم نہ ہٹائیں گے تب حضرتؐ نے ان کو یہ بشارت دی اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ پندرہ سو اصحاب تھے۔

فتح مکہ کے بعد ہجرت کا زمانہ ختم ہوگیا

(۱۲۲۸) **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ۔ [2]

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب مکہ فتح ہونے کے بعد نہ رہا۔

ف جب تک مکہ فتح نہ ہوا تھا تو مکے کے رہنے والوں کو بلکہ اور گرد و نواح کے لوگوں پر وطن چھوڑنا اور مدینے میں حضرتؐ کے پاس آنا کافروں سے لڑنے کو فرض تھا جب مکہ فتح ہوا تو دارالاسلام ہوا تو اس ہجرت خاص کا حکم باقی نہ رہا لیکن کافروں کے ملک سے ہجرت کرنا قیامت تک باقی ہے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ہجرت اور توبہ کرنا قیامت تک باقی ہے۔

(۱۲۲۹) **ق** مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ۔

بخاری اور مسلم میں مجاشع بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر وطن چھوڑنا ختم ہو چکا مہاجرین پر لیکن بیعت کرنا اسلام کی اور جہاد کی اور نیک کاموں کی۔

ف مجاشع سے روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو میں نے چاہا کہ میں ہجرت کی بیعت کروں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب اسلام غالب ہوا اس طرح کی ہجرت اب فرض نہیں رہی۔

ایک بدوی کا ہجرت کے بارے میں سوال اور حضورؐ کا ارشاد

(۱۲۳۰) **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ وَيْحَكَ اِنَّ الْهِجْرَةَ شَاْنُهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وائے بحال تو البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہے سو کیا

---

[1] امام مسلمؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "جنگ کے موقع پر لشکر سے بیعت لینا" میں ذکر کیا ہے۔

[2] صحیح مسلم میں یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضرت ابن عباسؓ سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

مْ قَالَ فَتُعْطِيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ
لَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ
تَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ
اعْمَلْ مِنْ وَرَآءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ
نْ يَتْرُكَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ
اَعْرَابِيٌّ سَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ۔

تیرے پاس اونٹ ہیں اس نے کہا ہاں حضرتؐ نے فرمایا تو ان کی زکوٰۃ دیا کرتا ہے اس نے کہا ہاں حضرتؐ نے فرمایا بھلا ان کو دودھ پینے کے واسطے عاریت بھی دیتا ہے اس نے کہا ہاں حضرتؐ نے فرمایا پانی پلانے کے دن ان کا دودھ دوہتا ہے یعنی محتاجوں کو دیتا ہے اس نے کہا ہاں حضرتؐ نے فرمایا تو اسی طرح کیا کر اپنے دیہات میں جو شہروں سے پرے ہے سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھ نہ گھٹائیگا یہ حضرتؐ نے ایک دیہاتی عرب سے فرمایا جبکہ اس نے ہجرت کا حال پوچھا۔

ف قرآن حدیث میں مہاجرین کی فضیلت بہت مذکور ہے اس کو بھی ہجرت کا شوق ہوا حضرتؐ نے اس کی تعداد نہ پائی کہ وطن چھوڑ کے ہجرت کی تکلیفیں اٹھا سکے گا اس واسطے ہجرت سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن میں زکوٰۃ اور خیرات دیا کر حضرتؐ نے نماز روزے کا اس سے ذکر نہیں کیا اس واسطے کہ جو شخص زکوٰۃ اور خیرات دیتا ہے نماز روزہ کہ اس میں کچھ مال نہیں خرچ ہوتا ہے بطریق اولیٰ کرتا ہوگا۔

میدان جنگ میں قرآن لیجانے کی ممانعت

(۱۲۳۱) مر ابْنُ عُمَرَ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سفر نہ کیا کرو قرآن کو لے کر مجھے ڈر ہے کہ کہیں دشمن اس کو پا جاوے۔

ف یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافروں کے ملک میں قرآن نہ لیجاوے کہ کافر اس سے بے ادبی کریں گے اور لشکر اسلام زیادہ ہو تو قرآن لیجانا مضائقہ نہیں۔

گھوڑوں کی فضیلت کا ذکر

(۱۲۳۲) ق اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ برکت گھوڑوں کی چوٹیوں میں ہے۔

ف اس واسطے کہ گھوڑے جہاد میں عمدہ سبب ہیں قوت اسلام کے اور غنیمت حاصل ہونے کے۔

(۱۲۳۳) ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خیر گھوڑوں کی چوٹیوں میں وابستہ ہے قیامت کے دن تک۔

ف یعنی ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہے اور گھوڑے جہاد کے عمدہ سبب ہیں تو حقیقت میں خیر اور کشایش کے گھوڑے ہی سبب ٹھہرے۔ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ ایماندار جہاد کی نیت پر گھوڑوں کی پرورش سے غافل نہ ہوں۔

سلہ امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ (بہشتی)

سلہ روایت مذکور کے الفاظ میں تقدم اور تاخر ہو گیا ہے۔

Marfat.com

راہِ خدا میں شہادت کی فضیلت

(۱۲۳۴) ق اَنَسٌ مَامِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ فَاِنَّهٗ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی جان نہیں مرتی جس کے واسطے خدا کے نزدیک کچھ بھی بہتری ہو کہ اس کو خوش معلوم ہو یہ بات کہ پلٹ آئے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اس کو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ تمام دنیا کے اندر ہے یعنی جس کی مغفرت ہوئی اس کو آرزو نہیں کہ پھر دنیا میں آئے اگرچہ ہفت اقلیم کی اس کو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہے کہ پلٹ آئے پھر دنیا میں دوبارہ خدا کی راہ میں قتل ہووے تمنا کرتا ہے شہادت کی عمدہ درجہ دیکھکر۔

ف اس حدیث میں شہادت کی عمدگی کا بیان ہے یعنی شہید کے سب مطلب حاصل ہوئے سوائے اس کے اس کو کچھ آرزو باقی نہیں کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک عزت پائے۔

راہِ خدا میں صبح شام نکلنے کی فضیلت

(۱۲۳۵) م اَبُوْ اَيُّوْبَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ۔

مسلم میں ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ راہِ خدا یعنی جہاد میں صبح یا شام کو کوشش کرنا بہتر ہے اس سے جس پر آفتاب نے طلوع اور غروب کیا۔

ف یعنی تمام دنیا سے افضل ہے کہ اس کا ثواب باقی ہے اور دنیا فانی۔

مجاہد کے درجات کا بیان

(۱۲۳۶) م اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوسعید جو راضی ہوگیا خدا کی مالکی پر اور اسلام کے دین پر اور محمدؐ کی پیغمبری پر وہ بہشت کے لائق ہوگیا پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہے کہ جس کے سبب سے بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہیں ان کے درجوں میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہے۔ ابوسعید نے کہا یا رسول اللہ وہ کونسی عبادت ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا خدا کی راہ میں جہاد کرنا خدا کی راہ میں جہاد کرنا تین بار اسکو فرمایا

ایمان اور جہاد کی فضیلت۔

ف یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہے لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہے۔

مجاہد کے شہید ہوجانے سے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں مگر قرض نہیں

(۱۲۳۷) م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُكَفِّرُ لِلشَّهِيْدِ كُلَّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں سوائے قرض کے۔

Marfat.com

ف یعنی قرض کا مواخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہے۔ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ قرض ادا کرنے میں سستی
کرے۔ علما نے کہا ہے کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہیں یعنی شہید سے خدا کے گناہ سب معاف ہو جاتے
ہیں مگر بندوں کے گناہ کا مواخذہ رہتا ہے۔

شہیدوں کی روحیں جنت میں رہتی ہیں

(۱۲۳۸) م ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ اَرْوَاحَ
الْمُؤْمِنِيْنَ طَيْرٌ خُضْرٌ تَعْلُقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ
هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْاُقْلِيْشِيُّ وَاخْتَصَرَهُ وَ
لِرِوَايَةٍ اِنَّ اَرْوَاحَهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ
خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ
تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ
تَاْوِيْ اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ فَاطَّلَعَ
اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ
تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا قَالُوْا اَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ
وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا
فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا
رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوْا مِنْ اَنْ يُّسْئَلُوْا
قَالُوْا يَا رَبِّ نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا
فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ
مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَّيْسَ لَهُمْ
حَاجَةٌ تُرِكُوْا۔

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شہیدوں کی روحیں سبز چڑیاں ہیں بہشت کے درختوں کے میوے کھاتی ہیں۔ اقلیشی نے اتنی ہی روایت کی ہے مگر کر کے اور پوری روایت یہ ہے کہ مقرر شہیدوں کی روحیں سبز چڑیوں کے پیٹ میں ہیں ان کے واسطے عرش کے نیچے قندیلیں لٹکی ہیں کھاتی پھرتی ہیں بہشت میں جہاں ان کا جی چاہتا ہے اور رات کو انھیں قندیلوں میں آکر ٹھہرتی ہیں سو ان کے رب نے ان کو دیکھا اور فرمایا کہ بھلا کوئی چیز کو تمہارا جی بھی چاہتا ہے شہیدوں نے کہا کس چیز کو ہمارا جی چاہے ہم تو اس چین میں ہیں کہ بہشت میں کھاتے پھرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں پھر خدا نے تین بار اسی طرح سے پوچھا جب شہیدوں نے دیکھا کہ بدون کچھ مانگے نہیں چھٹی تو کہا اے رب ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے بدنوں میں پھر ڈالی جاویں تو ایک بار اور بھی تیری راہ میں مارے جاویں اور ٹکڑے ٹکڑے ہوں پھر جب خدا نے دیکھا کہ ان کو اب کسی چیز کی ہوس اور آرزو باقی نہیں رہی تو پھر ان سے پوچھنا چھوڑا۔

ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرتؐ سے پوچھا کہ یا حضرتؐ قرآن میں حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ شہیدوں کو مردہ نہ سمجھو وہ زندہ ہیں روزی پاتے ہیں، خوشیاں کر رہے ہیں خدا کے فضل سے۔ سو اس آیت کا کیا مطلب ہے اور شہیدوں کا مفصل حال کیونکر ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہیں بدن کے مرنے سے روح نہیں مرتی دوسرے یہ کہ شہید مرتے ہوئے بہشت میں داخل ہوتے ہیں اور زندوں کی طرح کھاتے پیتے ہیں اوروں کو یہ رتبہ حاصل نہیں کہ وہ قیامت میں بعد حساب کتاب کے بہشت میں جاویں گے۔ تیسرے یہ کہ بہشت بالفعل موجود ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا۔ چوتھے یہ کہ بعد پیغمبروں کے شہیدوں کے نہایت بڑے رتبے ہیں۔

جہاد کی فضیلت

(۱۲۳۹) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ

مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

Marfat.com

النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهٗ اَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَأْسِ شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ

سب لوگوں کی زندگانی سے اس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو اپنے میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہے دوڑتا پھرتا ہے اس کی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑ پڑتا ہے اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا پھرتا ہے یا اس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو بکریاں لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر یا نشیبی پہاڑوں کی چوٹیوں سے یا پہاڑ کے کسی نالے میں ان نالوں میں سے رہتا ہے نماز کو قائم رکھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیوں سے کوئی شخص خیر میں نہیں سوائے اس کے۔

ف حضرتؐ نے اس حدیث میں دو شخصوں کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو، دوسرے گوشہ گیر عابد کو گوشہ گیری میں ہزاروں فائدے ہیں غیبت اور حسد اور حق تلفی اور شر و فساد سے پناہ ہے فراغت سے عبادت ہو سکتی ہے لیکن گوشہ گیری اس وقت میں بہتر ہے کہ اسلام ضعیف ہو جاوے عالم میں شر و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نہ رہے اور اگر ایسا نہ ہو تو لوگوں کے اندر رہنا افضل ہے چنانچہ اور حدیث میں آیا ہے کہ لوگوں میں رہنا اور ان کی زیادتیاں سہنا گوشہ گیری سے افضل ہے۔

قاتل اور مقتول دونوں جنت میں

(۱۲۴۰) **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَضْحَكُ مِنْ رَّجُلَيْنِ وَيُرْوٰى يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ ثُمَّ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا راضی ہوتا ہے دو مردوں سے کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو مار ڈالے پھر وہ دونوں بہشت میں جاویں اور ایک روایت میں بجائے يَضْحَكُ مِنْ رَّجُلَيْنِ کے يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ آیا ہے مطلب دونوں عبارتوں کا ایک ہے۔

ف اصحاب نے پوچھا کہ یا حضرتؐ یہ کیونکر ہوگا کہ قاتل اور مقتول دونوں بہشتی ہوں حضرتؐ نے فرمایا کہ کافر مسلمان کو مارے پھر وہ کافر توبہ کرے کے مسلمان ہووے پھر خدا کی راہ میں مارا جائے تو وہ دونوں بہشتی ہوں گے

قاتل مومن اور مقتول کافر دونوں یکجا نہ ہوں گے

(۱۲۴۱) **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّقَاتِلُهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جمع نہ ہوں گے کافر اور اس کا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ میں ہمیشہ۔

ف یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد میں مارا وہ خلود دوزخ سے بچا۔

خدا کی راہ میں صدقہ کرنے کی فضیلت

(۱۲۴۲) **م** اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ

مسلم میں ابومسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھ کو اس اونٹنی کے عوض سات سو اونٹنی نکیل والیاں قیامت میں ملیں گی

Marfat.com

اقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ قَالَهُ لِرَجُلٍ جَاءَ بِنَاقَةٍ
مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

حضرتؐ نے اس مرد سے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا پھر اس نے کہا کہ یہ راہِ خدا میں نذر ہے۔

نیکی کی راہ بتانے والا بھی کرنے والے کی طرح ثواب پاتا ہے

نیکی پر چلانے والوں کے ثواب کا ذکر اور گمراہ لوگوں کی سزا کا بیان

(۱۲۴۳) م اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔ ف

مسلم میں ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص بات کسی کو بتلائے گا تو اس کو کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔

ف مثلاً ایک شخص نے کسی کو نماز سکھائی تو جب تک وہ نماز پڑھے جائے گا تو جتنا ثواب پڑھنے والے کو ہوگا اتنا بتانے والے کو ہوگا یا کسی محتاج کو کوئی سفارش کرکے کچھ کہیں سے دلا دے تو جتنا ثواب دینے والے کو ہوگا اتنا سفارش کرنے والے کو اسی طرح سب نیک کام۔

مجاہد کو امداد دینے کی فضیلت

(۱۲۴۴) م اَبُوْ سَعِيْدٍ لِيُنْبَعِثَنَّ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا يَعْنِيْ فِي الْجِهَادِ فَاَلَهٗ لِبَنِيْ لِحْيَانَ حِيْنَ بَعَثَ اِلَيْهِمْ بَعْثًا۔ ف

مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کو جائے اور ثواب دونوں میں برابر ہے۔ یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب قوم بنی لحیان پر لشکر بھیجا۔

ف یعنی ہر قوم سے آدھے آدمی جہاد کو جائیں اور آدھے آدمی مجاہدوں کے جو رہ لڑکوں کی خبر گیری کریں ثواب دونوں کو برابر ملے گا۔

مجاہدوں کی عورتوں کا احترام کرنا چاہئے

(۱۲۴۵) م بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَاءَ فَلَا تَظُنُّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ۔ ف

مسلم میں بریدہ بن حصیبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غازیوں کی بیبیوں کی حرمت خانہ نشین لوگوں پر ایسی ہے جیسے ان کی ماؤں کی حرمت ہے اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مرد کے گھر بار کے کام میں رہے پھر ان میں خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا جاوے گا پھر مجاہد اس کے نیک عمل سے جو چاہے گا سو لے گا پھر حضرت ہم اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہارا کیا گمان ہے۔

ف یعنی اس کو حق جانتے ہو یا کچھ تردد ہے۔

شہیدوں کیلئے جنت ہے

(۱۲۴۶) م اَنَسٌ قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَهٗ

صحیح مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اٹھو اس بہشت کی طرف جس کا پھیلاؤ آسمان اور زمین کے برابر ہے

Marfat.com

حِيْنَ دَنَا الْمُشْرِكُوْنَ يَوْمَ بَدْرٍ۔

یعنی ان کو قتل کرو اس واسطے کہ ان کا قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہے کہ اس کا عوض بہشت ہے۔

ف حضرتؐ نے اسوقت فرمایا جسوقت جنگ بدر میں مشرک نزدیک آئے

(۱۲۴۷) ق اَبُوْمُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشت کے دروازے تلواروں کی چھاؤں تلے ہیں۔

مجاہدوں کے حق میں بشارت

ف یہ راہِ خدا میں لڑنے والوں کو اور شہیدوں کو بشارت ہے کہ غلبۂ دین کے واسطے راہِ خدا میں اپنی جان قربان کرتے ہیں کیوں نہ بہشت پاویں۔

بدر کی طرف روانگی کے وقت حضورؐ کا ارشاد

(۱۲۴۸) م اَنَسٌ اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا قَالَهٗ عِنْدَ خُرُوْجِهٖ اِلٰى بَدْرٍ۔ [1]

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہے یعنی ہم کسی تاک میں جاتے ہیں سو جس کے پاس سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو چلے یہ حضرتؐ نے جب جنگ بدر کو چلے تھے تب فرمایا۔

ف قریش کا قافلہ جب شام کی سوداگری سے پھرا تو حضرتؐ نے وہاں جاسوس لگا رکھے تھے جب جاسوس نے حضرتؐ کو ان کے آنے کی خبر دی تب حضرتؐ نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاف مطلب نہ کہا تاکہ خبر مشہور نہ ہو جاوے۔

بحالتِ اسلام شہادت کی صورت میں قلیلِ عمل کا کثیر ثواب

(۱۲۴۹) ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عَمِلَ هٰذَا يَسِيْرًا وَيُرْوٰى قَلِيْلًا وَاُجِرَ كَثِيْرًا قَالَهٗ فِيْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي النَّبِيْتِ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ۔

بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس نے آسان عمل کیا اور دوسری روایت یوں ہے کہ اس نے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرتؐ نے اس مرد کے حق میں فرمایا جو بنی نبیت کی قوم سے تھا اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہیں پھر آگے بڑھ گیا اور لڑنے لگا یہاں تک کہ مارا گیا۔

ف بنی نبیت نصاریٰ کی ایک قوم ہے۔ اس قوم کا ایک آدمی حضرتؐ کے پاس آیا اس نے کہا کہ میں اول کافروں سے لڑوں پھر مسلمان ہوں یا جو حکم ہو حضرتؐ نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہو لے پھر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہو کر لڑنے لگا آخر کو شہید ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی بعد اسلام کے نماز روزہ، حج زکوٰۃ کچھ نہیں کیا صرف گھڑی بھر کے جہاد سے بہشت میں داخل ہوا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتوں پر مقدم ہے بدون اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہیں۔

[1] امام مسلمؒ نے حدیث مذکور اصل اور بعد کی دونوں حدیثوں کو عنوانِ بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ترکِ جہاد اسلامی طریقہ نہیں

(۱۲۵۰) م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا۔ [1]

مسلم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تیر لگانا سیکھے پھر اس کو چھوڑ دے وہ ہماری راہ پر نہیں۔

ف یعنی تیر لگانا جہاد کا سبب ہے تو اس کا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہے۔

غازی جس کو مال غنیمت ملا اور جس کو نہ ملا دونوں کے ثواب کا بیان

(۱۲۵۱) م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أَجْرُهُمْ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جماعت غازیوں کے لشکر کی کافروں سے لڑے پھر کافروں کا مال لوٹے اور سلامت رہے تو ان لوگوں نے دو تہائیاں اپنی مزدوریوں کی پائیں اور جو لوگ کہ بدون غنیمت پائے کام آئے یعنی شہید ہوئے تو ان کی مزدوریاں پوری ہو گئیں۔

ف یعنی زندہ غازیوں کو دو فائدے تو سرِ دست ہیں ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت سو قیامت میں ملے گا اور شہیدوں کو تو دنیا میں کچھ فائدہ نہیں تو ان کا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی سے افضل ہیں۔

شہادت کی آرزو کرنے کا ثواب

(۱۲۵۲) م أَنَسٌ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ۔

مسلم میں انسؓ اور معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مانگے خدا سے شہادت کو سچے دل سے تو اس کو شہادت کا ثواب دیا جائیگا اگرچہ اس نے شہادت نہ پائی۔

ف معلوم ہوا کہ نیت خالص کو دین میں بڑا دخل ہے۔

جس کے دل میں شہادت کا جذبہ نہیں وہ منافق ہے

(۱۲۵۳) م أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مرا اس طرح پر کہ نہ کبھی اس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں لڑنے کی دل میں نیت کی تو وہ منافقوں کے وطیرہ پر مرا۔

ف یعنی جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہے گا تو کافروں سے اللہ کے واسطے لڑیگا اور اگر سامان نہ ہوگا تو دل میں البتہ اس کا قصد رکھے گا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نہ کرے گا معلوم ہوا کہ منافقوں کی طرح اس کا ایمان زبانی ہے ایمان کامل نہیں۔

بحری جہاد کی فضیلت

(۱۲۵۴) ق أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ نَامَ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ

بخاری و مسلم میں ام حرام بنت ملحانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کئے گئے لڑتے

[1] امام مسلمؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "خدا کا بول بالا کرنے کیلئے جنگ کی فضیلت" میں ذکر کیا ہے۔ (پشتی)

Marfat.com

اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ۔

خدا کی راہ میں اس سمندر کے اندر سوار بادشاہ بنے تختوں پر، یا جیسے بادشاہ تختوں پر۔

ف ام حرام سے روایت ہے کہ حضرت میرے گھر میں سو کر ہنستے جاگے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ خدا نے خواب میں دکھلا دیا کہ تیری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہازوں پر سوار ہو کر جہاد کریں گے بادشاہوں کی طرح۔ ام حرام نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجئے کہ خدا مجھ کو بھی ان غازیوں میں شریک کرے حضرتؐ نے دعا کی چنانچہ معاویہؓ کے زمانے میں جہاز پر سوار ہو کر جہاد ہوا ام حرام بھی غازیوں میں داخل تھیں پھر جہاز سے اتر کر سواری سے گر پڑیں اور مر گئیں۔

سرحد پر پاسبانی کرنے کی فضیلت

(۱۲۵۵) م سَلْمَانُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهٖ وَاِنْ مَّاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ۔

مسلم میں سلمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا سرحد اسلام پر ایک رات اور دن چوکی دینا بہتر ہے ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے اور اگر مر گیا تو جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اس کا ثواب ہمیشہ جاری رہے گا اور اس کی روزی اس پر جاری رہیگی اور منکر نکیر کے خوف سے نڈر ہو جاوے گا۔

ف موت سے شہید کا رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہیں ہوتا اور قبر کے سوال جواب کا کچھ کھٹکا نہیں رہتا۔

شہادت کی قسمیں

(۱۲۵۶) م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ میں یعنی جہاد میں مارا گیا تو وہ شہید ہے اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد یا حج میں اپنی موت مر گیا وہ شہید ہے اور جو وبا میں مر گیا وہ شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا جیسے اسہال کی بیماری سے تو وہ شہید ہے اور جو ڈوب گیا وہ شہید ہے۔

ف مصابیح میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے اصحاب سے پوچھا کہ تم شہید کس کو جانتے ہو، اصحاب نے عرض کی کہ جو راہِ خدا میں منہ نہ موڑے اور مارا جائے۔ حضرتؐ نے فرمایا تو تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہوں گے پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ اور دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ جو آگ میں جلے اور جس پر دیوار گر پڑے اور جو عورت کہ لڑکا پیدا ہونے سے مر جاوے اور جو ذات الجنب یعنی پانجر کے درد سے مرے اور جس کو سل کی بیماری ہو تو وہ بھی شہید ہے۔ ہر چند اعلیٰ رتبے کا شہید وہی ہے جو خدا کی راہ میں مارا جائے لیکن ان لوگوں کو بھی شہیدوں کی طرح کچھ ثواب آخرت میں ملے گا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن ان کو غسل نہ دینا اور نماز نہ پڑھنا مثل شہید کے درست نہیں۔

(۱۲۵۷) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم کے ہیں ایک تو وہ جو وبا میں مر جاوے اور دوسرا

Marfat.com

صَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دست آویں اور تیسرا جو ڈوب جائے اور چوتھا جس پر دیوار گر پڑے اور پانچویں راہِ خدا کا شہید یعنی جو جہاد میں شہید ہو۔

ت یعنی ان کو بھی کچھ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلیٰ قسم کا وہی شہید ہے جو جہاد میں مارا جائے۔

(۱۲۵۸) ق آسَنُ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

بخاری اور مسلم بروایت انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وبا شہادت ہے ہر مسلمان کی۔

ت یعنی جس شہر میں وبا پڑے اور وہاں کے لوگ وہیں ٹھہرے رہیں اور مر جاویں تو وہ شہید ہیں اس واسطے کہ وہ لوگ مثل غازیوں کے موت سے نہ ڈرے اور ثابت رہے اور ہر چند وبا بنی اسرائیل کی قوم پر عذاب تھی لیکن امت محمدی میں شہادت کا سبب ہے۔

تیراندازی کی فضیلت اور ترغیب

(۱۲۵۹) م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلَآ اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَآ اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَآ اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ قَالَهُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَمَّا قَرَأَ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ

مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار کہ البتہ قوت سے مراد تیراندازی ہے یہ حضرتؐ نے تین بار منبر پر فرمایا جب کہ یہ آیت پڑھی کہ کافروں کیلئے قوت تیار کرو جتنا تم سے ہو سکے۔

ف قرآن میں قوت کا لفظ مجمل تھا حضرتؐ نے اس کی تفسیر کی یعنی قوت سے مراد جس کا خدا نے حکم کرتا ہے تیراندازی ہے، تیراندازی کا اس واسطے حکم ہوا کہ دور کا ہتھیار ہے۔ بان اور بندوق اور توپ بھی تیراندازی میں داخل ہے اس واسطے کہ تیر کی طرح ان کی بھی مار ہے دور سے۔

فسادوں کی پیشینگوئی اور حتی الوسع ان سے بچنے کی تلقین

(۱۲۶۰) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب فساد ہوگا جس میں بیٹھا شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اس میں کھڑا بہتر ہے چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہے دوڑنے والے سے جو اس کو جھانکے گا اس کو وہ فتنہ اچک لے گا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پاوے تو چاہئے کہ اس پناہ میں آجاوے۔

لہ

ف اس حدیث میں اشارہ ہے ان فسادوں کا جو حضرتؐ کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمانؓ کی شہادت یعنی اس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدر نہیں تو کم کوشش کرنے والا اس میں بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسی واسطے اکثر اصحاب نے فتنے اور فساد میں گوشہ گیری اختیار کی تھی۔

لہ امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوانِ بالا میں ذکر کیا ہے۔ (حشی)

Marfat.com

امتِ مسلمہ میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا

(۱۲۶۱) م سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ لَا یَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہیں گے دینِ حق پر قیامت تک۔

ف بعضے کہتے ہیں شام کے لوگ مراد ہیں یا مغرب کے ملک کے یا جہاد کرنے والے عرب کو ڈول والا اسواسطے فرمایا کہ ان کے ملک میں دریا نہیں کھیتوں کو وہ لوگ ڈول اور چرسوں سے سیچتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

(۱۲۶۲) ق اَلْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَا یَزَالُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاهِرِیْنَ حَتّٰی یَاْتِیَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ

بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ قائم اور غالب رہیں گے جب تک قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہیں گے۔

ف مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہیں اور امام احمد بن حنبلؒ نے کہا کہ علمائے حدیث مراد ہیں اس واسطے کہ سب علمائے دین کو حدیث کی حاجت ہے علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج ہیں اور بدعتی لوگوں پر اہل حدیث غالب رہتے ہیں وہ لوگ جو نئی بدعت نکالتے اس کو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے مٹاتے ہیں۔

سفر میں سواریوں کو آرام دیتے رہنا چاہئے

(۱۲۶۳) م اَبُوْهُرَیْرَةَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْیَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطُّرُقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَی الْهَوَامِّ بِاللَّیْلِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو زمانی اور سرسبزی کے سال تو اونٹوں کا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹوں کو زمین پر چرنے کو چھوڑ دیا کرو منزل پر اتر کے اور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی منزلوں کو طے کر ڈالو اونٹوں کا گودا رہتے یعنی اونٹوں کی ہڈیوں کا گودا نہ سوکھنے پاوے طاقت ان کی نہ جانے پاوے کہ تم منزل پر پہنچ جاؤ اور بڑی بڑی منزلیں کر کے خشکی سے نکل جاؤ اور حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم پچھلی رات کو منزل پر اترا کرو تو رستوں کو چھوڑ کے علیحدہ اترا کرو اس واسطے کہ رستے جانوروں کی آمد و رفت کی راہیں ہیں اور کیڑوں کے مقام ہیں رات کو

ف اس حدیث میں حضرتؐ نے سفر کی حکمتیں امت کو بتائیں۔

سفر عذاب کا ایک نمونہ ہے

(۱۲۶۴) ق اَبُوْهُرَیْرَةَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ یَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰی اَحَدُكُمْ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے کہ باز رکھتا ہے تم کو نیند سے اور کھانے پینے سے پھر جب کوئی اس طرف سے کہ جدھر گیا ہے اپنے کام سے

Marfat.com

غُمَّتَهٗ مِنْ وَجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ۔ فراغت پاوے تو چاہئے کہ شتابی سے اپنے گھر والوں کے پاس آئے۔

ف معلوم ہوا کہ بے ضرورت سفر کرنا مکروہ ہے کہ اس میں سراسر تکلیف ہے اور جب کسی ضرورت کو آدمی سفر کرے تو بعد فراغت کے وہاں نہ ٹھہرے کہ اس میں گھر کی بے بندوبستی ہے۔ اس حدیث میں وطن میں رہنے کی ترغیب ہے تاکہ جمعہ اور جماعت نہ فوت ہوا اور بیوی بچوں کے حق نہ تلف ہوں۔

صیدؔ اور ذبائح کے احکام

شکاری کتے سے شکار کرنے کا بیان

(۱۲۶۵) **ق** عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ قَالَ عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يُشْرِكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قَالَ قُلْتُ فَاِنِّیْ اَرْمِی بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَاُصِيْبُ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْهُ وَاِنْ اَصَابَهٗ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْهُ۔

بخاری اور مسلم میں عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو اپنے سکھائے شکاری کتے کو چھوڑے اور خدا کا نام اس پر لیوے تو شکار کو کھا۔ عدی بن حاتم نے کہا کہ میں نے کہا کہ اگر کتے شکار کو جان سے مار ڈالیں تو بھی کیا شکار حلال ہے؟ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مار بھی ڈالیں تو بھی حلال ہے جب تک دوسرا کتا غیر شکاری اس کے ساتھ مارنے میں شریک نہ ہوا ہو۔ عدی بن حاتم نے کہا میں نے کہا کہ میں بے نوک والے تیر سے شکار کرتا ہوں اور شکار کو حاصل کرتا ہوں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو بے نوک کے تیر کو مارے پھر وہ تیر شکار کے جسم میں گھس کر چیر پھاڑ دیوے تو اس کو کھا اور اگر تیر شکار کے بیڈا ہو کر لگا ہو تو اس کو مت کھا۔

شکاری کتے کے مسائل

ف اس حدیث سے بہت مسئلے شکار کے معلوم ہوئے اول یہ کہ کتے سے شکار کھیلنا درست ہے، دوسرے یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چھوڑا ہو تو حلال ہے اور اگر کتا خود بخود چھوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہیں تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہے اور تعلیم کی یہ علامت ہے کہ اس کو تین بار شکار پر چھوڑے اور ہر بار وہ شکار مار لائے اور خود نہ کھاوے۔ چوتھے یہ کہ کتے کے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہے اگر قصداً بسم اللہ نہ بولا شکار مردار ہوا اور اگر بھولے سے نہ کہا تو حلال ہے یہ مذہب ہے امام اعظمؒ کا اور امام شافعیؒ کے نزدیک بسم اللہ زبان سے کہنا واجب نہیں خدا کا نام ہر مسلمان کے دل میں ہے لیکن زبان سے کہنا مستحب ہے۔ پانچویں یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بھی جائے تو بھی شکار حلال ہے۔ چھٹے یہ کہ اگر شکاری کتے کے ساتھ دوسرا کتا جس کی تعلیم نہیں ہوئی شکار مارنے میں شریک ہووے تو شکار مردار ہوا اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز میں جمع ہوئے تو حرام ہی احتیاط کے سبب سے غالب ہو جاتا ہے۔ ساتویں یہ کہ بے نوک کے تیر کے شکار میں زخم ہونا شرط ہے تاکہ خون ناپاک نکل جائے اور اگر بے زخم صدمے سے مر جائے تو شکار حلال نہیں جیسے غلہ غلیل کا یا اینٹ پتھر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہے کہ خون نہ نکلا شکار حلال اس چیز سے ہوتا ہے جو تیز ہو اور چیر پھاڑ ڈالے

لہ شکار اور ذبائح۔ (چشتی)

Marfat.com

جیسے تلوار، چھری، تیر نوک دار۔

(۱۲۶۶) م اَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیُّ اِذَا رَمَیْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْ مَالَمْ یُنْتِنْ۔

مسلم میں ابو ثعلبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تیر سے شکار کو مارا پھر شکار غائب ہو گیا یعنی کہیں چلا یا چلا گیا پھر تو نے اسکو پالیا تو اس کو کھا جب تک بو نہ کرے۔

ف اگر شکار زخمی ہو شکاری کتے سے یا تیر سے اور کہیں چلا جاوے تو اگر شکاری اس سے ناامید ہو کر نہ بیٹھا تلاش کی حالت میں اس کو مردہ پاوے تو امام اعظمؒ کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہے اور نہیں تو حرام۔ امام مالکؒ کے نزدیک اگر اسی دن پائے تو حلال ہے اور اگر دوسرے تیسرے دن پاوے تو حرام اور بدبودار کو کھانا حرام نہیں لیکن مکروہ ہے۔

ہر نکیلے دانت والے درندہ کو کھانے کی ممانعت

(۱۲۶۷) م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَكْلُ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ لہ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب نکیلے دانت والے درندے جانوروں کا کھانا حرام ہے۔

درندوں کے کھانے کی ممانعت

ف یعنی جس جانور کے نوک دار دانت ہوں اور وہ درندہ بھی ہو یعنی دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو سو حرام ہے جیسے شیر اور چیتا اور بھیڑیا اور کتا اور بلی اور لومڑی اور گیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا لیکن امام مالکؒ کے مذہب میں دو روایتیں ہیں ایک حرمت کی دوسری کراہت کی اور جس کے نوک دار دانت ہوں لیکن درندہ نہ ہو جیسے اونٹ سو حلال ہے۔

بحری شکار مردہ ہو تو بھی کھانا جائز ہے

(۱۲۶۸) ق اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هُوَ رَضِیَ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَیْءٌ فَتُطْعِمُوْنَا قَالَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ فَاَرْسَلْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَاَكَلَ. **قَالَهٗ** فِیْ حُوْتٍ تَمِیْتٍ رَمَاهُ الْبَحْرُ **قَالَ الصَّنْعَانِیُّ** مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ حَقَّقَ اللّٰهُ بِسُلْطَانِهٖ اٰمَالَهٗ وَصَدَّقَ بِبُرْهَانِهٖ اَقْوَالَهٗ اَخَذْتُ مَضْجَعِیْ لَیْلَةَ الْاَحَدِ الْحَادِیَ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ الرَّبِیْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ اثْنَیْنِ وَعِشْرِیْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ ق قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ اللَّیْلَةَ نَبِیَّكَ

مسلم میں ابو عبیدہ بن جراحؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ مردہ مچھلی روزی ہے کہ خدا نے تمہارے واسطے نکالی سو کیا تمہارے ساتھ اس کے گوشت سے کچھ باقی ہے تو ہم کو کھلاؤ ابو عبیدہ نے کہا تو ہم نے حضرتؐ کے پاس کچھ اس کا گوشت بھیجا سو حضرتؐ نے کھایا یہ حضرتؐ نے اس مردہ مچھلی کے حق میں فرمایا جس کو سمندر نے باہر خشکی میں ڈال دیا تھا۔ ف جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ہم کو لڑائی پر بھیجا اور ابو عبیدہؓ کو ہم پر حاکم کیا ہمارے ساتھ کا کھانا ہو چکا اور ہم پر بھوک غالب ہوئی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر ڈال دی ویسی بڑی مچھلی ہم نے کبھی نہ دیکھی تھی اس کی پسلی کے تلے سے گھوڑے کا سوار گذر جاتا تھا اول اس کے حلال ہونے میں تردد ہوا بعد اس کے اضطرار کے سبب سے اس کو کھانا شروع کیا ہم تین سو آدمی تھے مہینے بھر وہاں رہے اور کھایا کئے جب ہم مدینے میں آئے

لہ مسلم کی روایت میں تاکلہ کی زیادتی بھی موجود ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

مَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
السَّنَامِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ اشْتِيَاقِيْ
فَرَاَيْتُ بَعْدَ هَجْعَةٍ مِّنَ اللَّيْلِ
فِيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
سَلَّمَ فِيْ مَشْرُبَةٍ وَّنَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ
سْفَلُ مِنَّا عِنْدَ دَرَجِ الْمَشْرُبَةِ
لْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ
حُوْتٍ مَّيِّتٍ رَمَاهُ الْبَحْرُ
حَلَالٌ هُوَ فَقَالَ وَهُوَ يَتَبَسَّمُ
نَعَمْ فَقُلْتُ وَاَنَا اَشِيْرُ
مَنْ يَّا سْفَلِ الدَّرَجِ فَقُلْ لِّاَصْحَابِيْ
هُمْ لَا يُصَدِّقُوْنِيْ فَقَالَ لَقَدْ
تَمْتَنِيْ وَعَابُوْنِيْ فَقُلْتُ كَيْفَ
اَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ كَلَامًا لَّيِّنًا
يَحْصُرُنِيْ لَفْظُهٗ وَاِنَّمَا مَعْنَاهُ عَرَضَتْ
تُوْلِيْ عَلٰى مَنْ لَّا يَقْبَلُهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ
عَلَيْهِمْ يَلُوْمُهُمْ وَيَعِظُهُمْ فَقُلْتُ
صَبِيْحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَاَنَا اَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنْ اَنْ اَعْرِضَ حَدِيْثَهٗ بَعْدَ
لَيْلَتِيْ هٰذِهٖ اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ يُحَكِّمُوْنَهٗ
فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ
فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ
يُسَلِّمُوْنَ تَسْلِيْمًا۔

توحضرتؐ سے یہ قصہ نقل کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔
امام اعظمؒ کے مذہب میں اگر مچھلی بے سبب مرجائے اور پانی پر
اتر آوے تو حلال نہیں اور اگر کسی صدمے اور سبب سے مرجاوے تو حلال ہے

ف حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے کہا خدا اس
کی امیدوں کو اپنی قدرت سے بر لاوے اور اپنی حجت اور دلیل کر
اس کے قولوں کو سچا کرے کہ میں اپنے فرش پر لیٹا تو ایک رات
شہر ربیع الاول کی گیارہویں تاریخ ۶۲۲ھ ہجری میں اور میں نے
کہا کہ الٰہی مجھ کو آج کی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
خواب میں دکھلادے کہ اس کے دیدار کو میرا اشتیاق تو جانتا ہے
تو رات کو ایک نیند کے بعد میں نے دیکھا کہ گویا میں اور حضرتؐ ایک
بالاخانے پر ہیں اور چند لوگ میرے ساتھ کے ہم سے نیچے بالاخانے
کی سیڑھی کے پاس موجود ہیں تو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا
فرماتے ہیں مردہ مچھلی کے مقدمے میں جس کو سمندر نے باہر ڈالا
کیا وہ حلال ہے تو حضرتؐ نے مسکرا کے فرمایا کہ ہاں حلال ہے
تو میں نے عرض کی اور جو لوگ کہ سیڑھی کے نیچے ہیں ان کی طرف
اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیوں سے فرمادیجئے کہ یہ لوگ مجھ کو سچا
نہیں جانتے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے مجھ کو گالی دی اور ان
لوگوں نے مجھ کو عیب لگایا تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ
یہ کیونکر ہے تو حضرتؐ نے کچھ کلام کیا کہ اس کے الفاظ مجھ کو یاد
نہیں رہے ولیکن اس کا مطلب تو یہی تھا کہ تو نے میری حدیث
ان لوگوں سے بیان کی جو اس کو نہیں قبول کرتے یعنی نالائقوں کے
روبرو حضرتؐ کی حدیث نقل کرنا کمال بے ادبی ہے گالی دینے
کے برابر، پھر حضرتؐ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے ان کو ملامت
اور نصیحت کرنے لگے پھر میں نے اس رات کی فجر کو کہا کہ میں خدا
کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ اس رات کے بعد میں حضرتؐ کی
حدیث کو کسی سے بیان کروں مگر انھیں لوگوں سے جو اپنے اختلافات میں
حضرتؐ ہی کو حکم اور فیصلہ کرنے والا جانتے ہیں پھر اپنے دلوں میں حضرتؐ
کے حکم اور فیصلے سے کچھ تنگی اور اداسی نہیں پاتے اور اپنا کاروبار سب
حضرتؐ ہی کو سونپتے ہیں دل سے مان کر۔

Marfat.com

ف مصنف کے خواب سے بھی معلوم ہوا کہ ایسی مچھلی حلال ہے اور ثابت ہوا کہ حضرتؐ کی حدیث نااہل کے روبرو بیان کرنا بے ادبی ہے مشتاق دیندار سے کہے نااہل کے روبرو ضائع نہ کرے۔

گوہ کا کھانا کیسا ہے

(۱۲۶۹) ق اِبْنُ عُمَرَ لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا اُحَرِّمُ بِهٖ يَعْنِي الضَّبَّ۔

گوہ حضورؐ کو مرغوب نہ تھا

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں سوسمار کا کھانے والا نہیں اور نہ اس کا حرام کرنے والا۔

ف پختہ سوسمار یعنی گوہ حضرتؐ کے سامنے آئی حضرتؐ نے اس کو نہ کھایا لوگوں نے پوچھا کہ کیا یہ حرام ہے جو حضرتؐ نہیں کھاتے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ حرام نہیں لیکن ہماری طبیعت کو پسند نہیں۔ امام اعظمؒ کے نزدیک گوہ حلال نہیں مکروہ ہے امام شافعیؒ کے نزدیک حلال ہے۔

(۱۲۷۰) ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اُمَّةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ مُسِخَتْ فَلَا اَدْرِيْ اَيُّ الدَّوَابِّ مُسِخَتْ۔

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر حضرت یعقوبؑ کی اولاد سے ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی ہے سر میں نہیں جانتا کہ وہ کون جانور کی صورت پر ہو گئے۔

ف بخاری اور مسلم میں پوری روایت یوں ہے کہ ایک گنوار حضرتؐ کے پاس آیا اس نے کہا کہ یا حضرتؐ میں اس جنگل میں رہتا ہوں کہ وہاں کے لوگوں کی خوراک سوسمار ہے۔ سوسمار وہ جانور ہے جس کو ہندی میں گوہ کہتے ہیں حضرتؐ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا پھر اس نے پوچھا پھر حضرت چپ رہے، تیسری بار میں حضرتؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر خدا نے لعنت کی اور ان کی صورت بدل ڈالی مجھکو معلوم نہیں کہ وہ گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور ہو گئے سو میں تو اس کو نہیں کھاتا اور منع بھی نہیں کرتا امام اعظمؒ کے نزدیک سوسمار کھانا درست نہیں اسی دلیل سے امام شافعیؒ کے مذہب میں درست ہے۔

(۱۲۷۱) ق اِبْنُ عُمَرَ كُلُوْا فَاِنَّهٗ حَلَالٌ وَّلٰكِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ طَعَامِيْ يَعْنِي الضَّبَّ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہے ولیکن وہ ہماری خوراک نہیں۔

ف حضرتؐ ایک مجلس میں تھے سوسمار کا گوشت پختہ آیا کسی نے کہا کہ یا حضرتؐ یہ سوسمار کا گوشت ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ حلال ہے لیکن قریشی لوگ اس کو نہیں کھاتے یعنی شرعی کراہت نہیں طبعی کراہت ہے امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک سوسمار حلال ہے اور یہی حدیث ان کی دلیل ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک حلال نہیں ان کے نزدیک یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا۔

ذبح ہی میں نہیں بلکہ ہر ایک چیز میں احسان (خوبی) اختیار کرنا چاہئے

(۱۲۷۲) م شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ

مسلم میں شداد بن اوس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہے ہر چیز پر سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر خون کے بدلے خون کرو تو

Marfat.com

احسان کی فرضیت کا ذکر

فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ۔

جلدی فراغت کرو ترسا ترسا کر مت مارو اور جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہنچاؤ حلال کرنے کے جانور کو۔

ف یعنی خدا نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کیا ہے یہانتک کہ قتل اور ذبح میں بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز کر لیوے تاکہ زیادہ تکلیف نہ ہو۔

جانور کو باندھ کر نشانہ لگانے کی ممانعت

(۱۲۷۳) م اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بناؤ روح دار چیز کو نشانہ۔

ف عبداللہ بن عباسؓ نے چند جوانوں کو دیکھا کہ مرغی کو ایک جگہ رکھا ہے اور تیروں سے نشانہ مارتے ہیں تب یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ حضرتؐ نے اس پر لعنت کی ہے معلوم ہوا کہ یہ بعضے لوگ زندہ جانور کو چور نگ بناتے ہیں نہایت حرام ہے اور کمال بیدرد اور سخت دل ہیں کہ ناحق عذاب کرتے ہیں اور شکار پر نشانہ لگانا البتہ درست ہے۔

جانور کو مثلہ کرنے کی ممانعت

(۱۲۷۴) م اِبْنُ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ۔ [1]

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا لعنت کرے اس پر جو جاندار کے ہاتھ پاؤں اور ناک کان کاٹے

ف اس واسطے منع فرمایا کہ اس میں ناحق رنج رسانی اور تغییر خلق الٰہی ہے۔

جو بھی خدا کی راہ میں قربان ہوتا ہے اسکے خون کی کیفیت کا ذکر

(۱۲۷۵) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا مِنْ مَكْلُوْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَكَلْمُهٗ يَدْمٰى اَللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایسا گھائل نہیں جو خدا کی راہ میں زخمی ہوا ہو مگر کہ آئے گا قیامت کے دن اور اس کا زخم جاری ہوگا رنگ اس کا تو خون کے رنگ اور بو اس کی مشک کی سی بو۔

ف زخم سے خون اس واسطے جاری ہوگا تاکہ ان کی بزرگی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگوں نے اللہ کے واسطے جان دی اور نہ خم کھائے۔

جمے یا پگھلے ہوئے گھی میں چوہا گر جائے تو کیا کرنا چاہیئے

(۱۲۷۶) خ مَيْمُوْنَةُ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْا سَمْنَكُمْ۔ [2]

بخاری میں حضرت میمونہؓ سے روایت ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ نکال کے پھینکدو چوہے کو اور اس کے پاس کے گھی کو اور اپنے باقی گھی کو کھاؤ۔

ف چوہا گھی میں گر پڑا اور مر گیا حضرتؐ سے مسئلہ پوچھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یہ اس صورت میں ہے

---

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "مشک کا بیان" میں ذکر کیا ہے۔ [2] صحیح بخاری میں کلوہ کے الفاظ مروی ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

کہ گھی جما ہو، اور اگر گھی پتلا اور پگھلا ہو تو تمام گھی ناپاک ہو گیا۔

پلاؤ جانور وحشی ہو جائے اور ہاتھ نہ لگے تو بسم اللہ کہہ کر تیر چھوڑنا چاہیئے

(۱۲۷۷) ق رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ۔

بخاری اور مسلم میں رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ ان چوپائے پلاؤں میں بھی بھڑکنے والے ہوتے ہیں جیسے جنگلی بھڑکنے والے ہوتے ہیں۔

گوہ حد مرغود

ف روایت ہے کہ کسی کا اونٹ بھاگ گیا تھا پکڑنے میں نہ آتا تھا کسی نے اس کو تیر سے مارا پھر اس کا مسئلہ حضرت ؐ سے پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب پلاؤ جانور وحشی ہو جائے اور ہاتھ نہ لگے کہ اس کو ذبح کیجئے تو بسم اللہ کہکر جہاں زخم لگاوے تو وہ حلال ہو جاتا ہے جیسا کہ جنگلی جانور میں بھی حکم ہے اور اسی طرح جانور کنوئیں میں اوندھا گر پڑے تو جہاں قابو پڑے حلال ہے۔

قربانی کے جانوروں کا بیان

(۱۲۷۸) م جَابِرٌ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ تَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ۔

مسلم میں جابر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ نہ حلال کرو قربانی میں مگر ایک سال کی بکری مگر یہ کہ تم پر مشکل ہو یعنی اگر نہ ملے تو سات مہینے کا دنبہ حلال کرو۔

ف بکری اور بھیڑ ایک برس سے کم درست نہیں لیکن سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہے۔

قربانی کے جانوروں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا سنت ہے

(۱۲۷۹) م عَائِشَةُ يَا عَائِشُ هَلُمِّيْ الْمُدْيَةَ۔

مسلم میں حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا اے عائش چھری دے۔

ف عائش اختصار ہے عایشہ کا مصابیح میں روایت ہے کہ سینگ دار سیاہ مینڈھے کو حضرت نے قربانی کے واسطے منگوایا اور مجھ سے چھری مانگی پھر فرمایا کہ پتھر سے تیز کر دے پھر حضرت ؐ نے چھری کو پکڑا اور مینڈھے کو پچھاڑ کے بسم اللہ کہکر ذبح کیا پھر فرمایا کہ الٰہی قبول کر محمد ؐ سے اور محمد ؐ کے گھر والوں سے اور محمد کی امت سے۔

(۱۲۸۰) م عَائِشَةُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ قَالَهُ عِنْدَ الذَّبْحِ۔

مسلم میں حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نام سے ذبح کرتا ہوں الٰہی اس کو قبول کر محمد کی طرف سے اور محمد کی آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے، یہ دعا حضرت قربانی کرنے کے وقت فرماتے

ف حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے ایک مینڈھا سینگ والا جس کے منہ اور ہاتھ پاؤں سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا کہ اے عائشہ چھری لا پھر اس کو تیز کر پھر حضرت ؐ نے چھری لیکر اس کو ذبح کیا اور یہ فرمایا۔

لہ امام بخاری ؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "اگر کسی نے مالِ غنیمت میں سے بغیر تقسیم کوئی جانور ذبح کر لیا تو اس کا کھانا درست نہیں" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

خون بہانے والی چیز سے ذبح کرنا ضروری ہے

(۱۲۸۱) ق رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفْرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

بخاری اور مسلم میں رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہادے اور خدا کا نام اس پر لیا جائے تو اس کو کھاؤ سوائے دانت اور ناخن کے اور اب میں تم کو اس کا سبب بتاؤں گا دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشی کافروں کی چھری ہے یعنی وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہیں مسلمانوں کو ان کا طریقہ کرنا مناسب نہیں۔

ف یعنی جو تیز چیز لوہا یا لکڑی یا پتھر حلال جانور کا خون بہادے یعنی خون کو نکالدے اور خدا کا نام اس پر بوقت ذبح لیا جاوے تو وہ گوشت حلال اور پاک ہے لیکن دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا۔ اور امام اعظمؒ کے نزدیک جمے ناخن اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہیں اور اکھڑے ہوئے دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست ہے۔

قربانی کے گوشت کھانے کی مدت کا بیان

(۱۲۸۲) م اِبْنُ عُمَرَ لَا يَاْكُلُ اَحَدٌ مِّنَ الْاُضْحِيَّةِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ مَّنْسُوْخٌ نَسَخَهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ اَبُوْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کھاوے کوئی اپنی قربانی سے تین دن سے زیادہ۔ کہا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اس کو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث نے منسوخ کیا۔

(۱۲۸۳) م اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَا تَاْكُلُوا لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَّحَشَمًا وَّخَدَمًا فَقَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا اَوِ ادَّخِرُوْا۔

مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے مدینے کے لوگو نہ کھاؤ قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ۔ کہا ابو سعید نے پھر لوگوں نے شکایت بیان کی حضرتؐ سے کہ ہمارے بیوی بچے ہیں اور بھائی بند ہیں اور غلام خدمتگار ہیں یعنی اگر تین دن سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنوں تک کام چلے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور بند کر رکھو یا فرمایا رکھ چھوڑو۔

ف یعنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہے اول حکم منسوخ ہوا۔

(۱۲۸۴) م ثَوْبَانُ يَا ثَوْبَانُ اَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهٖ يَعْنِيْ اُضْحِيَّتَهٗ۔

مسلم میں ثوبان سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ثوبان اس قربانی کے گوشت کو بنا یعنی پکا۔

ف ثوبان حضرتؐ کے غلام تھے ان سے گوشت پکانے کو فرمایا۔ ثوبان سے روایت ہے کہ وہ گوشت مکے سے مدینے تک رہا تو معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ بھی قربانی کا گوشت رکھنا بھی درست ہے اور اول تین دن سے زیادہ رکھنا منع تھا۔

Marfat.com

(۱۲۸۵) ق اِبْنُ عُمَرَ كُلُوْا مِنَ الْاَضَاحِيِّ ثَلٰثًا هٰذَا حَدِيْثٌ مَنْسُوْخٌ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ۔ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔

(۱۲۸۶) م بُرَيْدَةُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔

گوہ حد قبروں کی مرغوبت کی ممانعت پر اجازت بھی۔

مسلم میں حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا میں نے تم کو تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو سو اب رکھو جتنا تمہارا جی چاہے اور منع کیا تھا میں نے تم کو چھوارے کے شیرہ پینے سے مگر چمڑے کے برتن میں سو اب سب برتنوں میں پیو اور مت پیو نشے والی چیز کو۔

ف ابتدائے اسلام میں لوگ بت پرستی چھوڑ کے مسلمان ہوئے تھے اس واسطے حضرتؐ نے زیارتِ قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک میں پھر گرفتار ہو جائیں جب لوگوں کے دلوں میں اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دیدی اور بعضی حدیث میں زیارتِ قبور کا فائدہ بتایا کہ اس سے دنیا سرد ہوتی ہے موت اور آخرت یاد آتی ہے۔ حضرتؐ نے یہ فائدہ اس واسطے بتا دیا تاکہ لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہیں اور شرک میں گرفتار نہ ہوں۔ اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تاکہ شراب نہ یاد پڑے جبکہ اس کی برائی دلوں میں بیٹھ گئی اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دی۔

فرع اور عتیرہ کا ذکر

(۱۲۸۷) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں درست اونٹنی کے پہلے بچے کو بتوں کے واسطے ذبح کرنا اور نہ رجب کے مہینے میں دسویں تاریخ تک قربانی کرنا۔

ف کفارِ عرب کا دستور تھا کہ جب اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اس کو ذبح کر کے اس کا خون بتوں پر چھڑکتے اور ماہ رجب کی تعظیم کے واسطے اول دس روز کے اندر قربانی کرتے سو حضرتؐ نے دونوں کو حرام کیا۔

قربانی کرنے والے کیلئے چند ہدایتیں

(۱۲۸۸) م اُمُّ سَلَمَةَ اِذَا رَاَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ۔

مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحجہ کا چاند اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنے بال اور ناخنوں سے یعنی بال اور ناخن نہ کاٹے۔

ف امام احمدؒ کا یہی مذہب ہے کہ چاند دیکھے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہے اور شافعیؒ اور مالکؒ کے نزدیک مکروہ ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک جائز ہے۔

Marfat.com

غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا جائز نہیں

(۱۲۸۹) م عَلِیٍّ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَیْہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ غَیَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ۔

مسلم میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اس پر جو اپنے ماں باپ پر لعنت کرے اللہ خدا لعنت کرے اس پر جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے جانور ذبح کرے اور خدا لعنت کرے اس پر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دے اور اپنے مکان میں رکھے اور خدا لعنت کرے اس پر جو زمین کے پتے اور نشانیاں مٹا دے۔

والدین کی شان میں گستاخی کرنے اور غیر اللہ کے نام پر قربانی کرنے، بدعتیوں کی حمایت کرنے اور زمین کے نشانات مٹانے کی ممانعت اور ممانعت کے باوجود ان کا ارتکاب کرنے والا مستحق لعنت ہے۔

ف ماں باپ کو لعنت کہنا اور گالی دینا دو صورت سے ہوتا ہے یا کہ خود کہے یا غیر سے کہلاوے اس طرح کہ جب اس نے دوسرے کے ماں باپ کو گالی دی تو وہ اس کے ماں باپ کو گالی دیگا تو حقیقت میں یہی سبب ٹھہرا، اور غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہے ایک صورت تو یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نہ لیا جاوے جیسے راجپوت کرتے ہیں اس کو جھٹکا کہتے ہیں دوسری صورت یہ کہ قبر یا تو پہ یا نشان پر یا عمارت پر یا دیوبھوت کے واسطے ذبح کریں۔ تیسری یہ کہ ہر چند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لیں لیکن تعظیم اور تقرب اور منت اور نیاز غیر خدا کی کریں جیسے سید احمد کبیر کی گائے اور شیخ سدو کا بکرا۔ ان تینوں صورتوں میں جانور تو مردار ہے اور کرنے والے پر بموجب اس حدیث کے لعنت ہے۔ اس واسطے کہ یہ ذبح خدا کے واسطے نہیں اور یہ جو بعض لوگ بات بناتے ہیں کہ سید احمد کبیر کی گائے اور شیخ سدو کے بکرے پر ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہے اور خونریزی خدا کے واسطے ہے صرف گوشت سے غرض ہے تو بے شبہ حلال ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جب غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑی تو صرف زبانی خدا کے نام لینے سے کیا ہوتا ہے۔ اور یہ غلط بات ہے کہ خونریزی خدا کے واسطے ہے صرف گوشت سے غرض ہے اسواسطے کہ جب ان کے منت ماننے والوں سے کہئے کہ تم اس گائے بکری کو ذبح نہ کرو اس کے عوض دوناچوگنا ہم سے گوشت لو اور فاتحہ کرو تو ہرگز ہرگز نہ مانیں گے اور اس صورت میں اپنی نذر اور منت کا ادا ہونا ہرگز نہ سمجھیں گے تو صاف معلوم ہوا کہ ان کو خونریزی بھی غیر خدا کے واسطے منظور ہے صرف گوشت ہی سے غرض نہیں۔ انصاف کی راہ سے بدلیل قرآن اور حدیث اس کے حرام ہونے میں کچھ شبہ نہیں اور کج بحثی کا علاج تو ہمارے پاس نہیں فتاوی درالمختار اور اشباہ ونظائر میں موجود ہے کہ جو جانور کہ سردار کے داخل ہوتے ذبح ہو حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی کا نام اس پر لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت خدا کے نام سے جانور حلال ہوتا تو فقہ میں اس کو کیوں حرام لکھتے۔ اللہ تعالیٰ صحیح فہم کی توفیق دے اور کج فہمی سے بچائے آمین۔ اس حدیث میں جو بدعت والے کی حمایت کرنے والے پر لعنت فرمائی سو اس واسطے کہ بدعت دین میں اس نئے کام کا نام ہے جس کی شرع میں کچھ اصل نہ ہو تو حقیقت میں بدعت اور سنت اور شریعت میں ایسی نسبت ہے جیسے نور اور ظلمت میں تو جس نے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت کی۔ اس نے حقیقت میں سنت اور شریعت کو مٹایا اس واسطے لعنت کا طوق اس کے گلے میں آیا اور زمین کی نشانیاں جیسے راہ کے

Marfat.com

منارے اور دیہات کے ڈانڈوں پر درخت اور ٹیلے یا باغوں کی کھائی خندق یا گھروں کی دیواریں ان کا مٹانا اور گرانا لعنت کا موجب فرمایا اس واسطے کہ اس میں قصہ اور فساد ہوگا کہ ایک کی زمین دوسرے سے ملجاویگی اور راہ کا حساب معلوم نہ ہوگا۔

ف لعنت کرنا دو قسم ہے لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہل سنت کے مذہب میں لعنت ذاتی یعنی نام لے کر لعنت کرنا سوائے اس کافر کے جس کا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو درست نہیں جیسے شیطان اور فرعون اور ابوجہل کہ ان کا کفر بلاشبہ ثابت ہے تو ان کا نام لے کر لعنت کرنا درست ہے لیکن ہر دم اس کا وظیفہ سا کرنا کچھ کام کی بات نہیں اس واسطے کہ لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور کرنا ہیں اور سوائے کافر کے رحمت الٰہی سے کوئی ہمیشہ دور نہ رہے گا کہ مسلمان فاسق کے حق میں بعد سزا یا بدون سزا بخشش کی امید ہے اور لعنت وصفی یعنی بغیر نام لئے فاسق پر لعنت درست ہے جیسے کہ اس فصل کی حدیثوں میں چور اور ماں باپ کو گالی دینے والے پر لعنت فرمائی اسی طرح ظالم اور کاذب وغیرہ پر بھی درست ہے۔

شہر میں نماز عید سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں

(۱۲۹۰) ق اَنَسٌ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہو نماز سے پہلے تو چاہئے کہ پھر کر ذبح کرے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہر میں نماز عید سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں اور چھوٹی بستیوں میں جہاں عید کی نماز نہ ہوتی ہو وہاں درست ہے اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ کا۔

عقیقہ کے احکام

بچہ کا عقیقہ کرنا دفع تکلیف کا ذریعہ ہے

(۱۲۹۱) مُ سَلْمَانُ ابْنُ عَامِرِنِ الضَّبِّيُّ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَتُهُ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَّاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى۔

مسلم میں سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتھ اس کا عقیقہ سنت ہے تو بہاؤ اس کے عوض خون اور دور کرو اس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو۔

ف جب لڑکا پیدا ہو تو ساتویں دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریاں اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے۔

اشربہ و مشروبات کے احکام

(۱۲۹۲) خ اِبْنُ عُمَرَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ۔

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دنیا میں شراب پئے گا اور بدون توبہ کئے مرجائیگا وہ آخرت میں بہشت کی شراب سے بے نصیب رہے گا۔

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "بقرہ عید کو گوکی خواہش کرنے کے بیان" میں ذکر کیا ہے۔ غ صح خ بخاری ج ۲ ص ۸۳۲ (چشتی)

Marfat.com

شراب پینے کی ممانعت

(۱۲۹۳) م وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ اِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَّلٰكِنَّهٗ دَاءٌ يَعْنِي الْخَمْرَ۔

مسلم میں وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر شراب تو دوا نہیں ہے ولیکن وہ تو خود روگ ہے۔

ف مصابیح میں روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرتؐ سے شراب کا حال پوچھا حضرتؐ نے اس کو منع کیا پھر اس نے کہا کہ میں تو شراب کو دوا کے واسطے بناتا ہوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی شراب دوا نہیں ہے بلکہ یہ تو خود روگ ہے کہ آدمی کی عقل کھو کر جانور بنا ڈالتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا بھی درست نہیں۔

کھجور اور انگور کی شراب کا حکم

(۱۲۹۴) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ اَلنَّخْلَةُ وَالْعِنَبَةُ وَيُرْوٰى اَلْكَرْمَةُ وَالنَّخْلَةُ وَيُرْوٰى اَلْكَرْمُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شراب ان درختوں سے ہے کھجور اور انگور سے۔ اور دوسری روایت میں بجائے نخلہ اور عنبہ کے کرمہ اور نخلہ آیا ہے اور ایک روایت میں کرم کا لفظ ہے۔ مطلب سب لفظوں کا ایک ہے۔

ف یعنی عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور ہی سے ہوتی تھی اور یہ مطلب نہیں کہ شراب انہیں دو درختوں سے ہوتی ہے سوائے ان کے اور کسی کی شراب حرام نہیں۔

کھجور یا کشمش یا خشک انگور اور چھوارے ملا کر نبیذ (شراب) بنانے کی ممانعت

(۱۲۹۵) م اَبُوْسَعِيْدٍ مَنْ شَرِبَ النَّبِيْذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيْبًا فَرْدًا اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا۔

مسلم میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تم لوگوں میں کوئی شیرہ پیئے تو چاہیئے اکیلی چیز کا پیئے خواہ صرف منقی کا خواہ صرف پکی کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا۔

ف عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو چور کر کے بھگو رکھتے اس کا شیرہ پیتے اسی کا نام نبیذ ہے سو حضرتؐ نے دو دو چیز کے ملانے سے منع کیا اس واسطے کہ دو کے ملنے سے نشہ جلد ہو جاتا ہے بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام۔

(۱۲۹۶) م اَبُوْقَتَادَةَ اَلْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيْعًا وَّلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيْبَ جَمِيْعًا وَّلٰكِنِ انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَتِهٖ۔

مسلم میں ابوقتادہ حارثؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پانی میں تر رکھا کرو گدر اور پکی کھجور کو ملا کر اور نہ تر رکھو کھجور اور منقی کو ملا کر لیکن ترکیا کرو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ۔

ف عرب کھجور اور منقی ترکر کے اس کا شیرہ پیا کرتے تھے سو حضرتؐ نے فرمایا کہ دو قسم کی چیز ملا کر تر نہ کیا کرو کہ اس میں نشہ جلدی ہو جاتا ہے۔

شراب کے ممنوعہ برتن

(۱۲۹۷) ق اَنَسٌ لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا

Marfat.com

وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ۔ کہ میوہ نہ ترکیا کرو تونبے میں اور نہ مرتبان میں۔

ف یہ شراب کے برتن تھے اس واسطے ان کے استعمال اول منع ہوئے۔

ہر نشہ دار چیز شراب کے حکم میں ہے

(۱۲۹۸) ق اَبُوْمُوْسٰی کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَهُوَ حَرَامٌ

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لائے اور مست کردے وہ حرام ہے۔

ف اس میں بھنگ اور بوزہ اور شراب اور تاڑی سب داخل ہیں ان کا قلیل اور کثیر اکثر اماموں کے نزدیک برابر ہے باقی تحقیق آگے آوے گی۔

(۱۲۹۹) م جَابِرٍ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَی اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْکِرَ اَنْ یَّسْقِیَهٗ مِنْ طِیْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِیْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو نشہ والی چیز ہے وہ حرام ہے بیشک خدا پر اس کا عہد ہے کہ جو نشہ دار چیز پیئے گا اس کو فساد کی مٹی پلاویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سے کیا مراد ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ دوزخیوں کا پسینا یا دوزخیوں کا نچوڑ یعنی پیپ۔

ف مصابیح میں روایت ہے کہ یمن کا ایک شخص حضرتؐ کے پاس آیا اس نے کہا کہ ہمارے ملک میں جوار کی شراب لوگ پیتے ہیں اس کو مرت کہتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا کیا اس میں نشہ ہوتا ہے اس نے کہا کہ ہاں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

(۱۳۰۰) ق اِبْنُ عُمَرَ کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَّمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَهُوَ یُدْمِنُهَا لَمْ یَتُبْ لَمْ یَشْرَبْهَا فِی الْاٰخِرَةِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر ایک نشہ دار چیز شراب ہے اور سب نشہ والی چیزیں حرام ہیں اور جس نے شراب پی دنیا میں پھر وہ شراب کو معدا پیتا بدون توبہ کئے مرگیا تو وہ آخرت میں بہشت کی شراب نہ پیئے گا۔

ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کردے اور نشہ لاوے وہ شراب ہے اور حرام ہے خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور خواہ منقی یا شہد یا گیہوں یا جوار یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ قلیل اور کثیر اس کا سب حرام ہے اور یہی مذہب ہے امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور امام محمدؒ اور محدثین کا۔ ہر چند امام اعظمؒ کے نزدیک نجس حرام شراب وہی ہے جو شیرۂ انگور سے بنے اور جوش مار کے گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے اور چیزیں اس کے سوا بدون نشے کے حرام نہیں لیکن اکثر محاط محققین کے نزدیک امام محمدؒ کے قول پر فتویٰ ہے چنانچہ نہایہ اور زیلعی اور عینی اور فتاویٰ عالمگیری اور درالمختار اور اشباہ نظائر میں مذکور ہے چنانچہ مولانا عبدالعلی لکھنوی نے تاڑی اور نان پاؤ کی حرمت پر جواب استفتا میں اس مطلب کو خوب بیان کیا ہے اور پچاس ساٹھ علمائے حنفی اور شافعی نے اس پر دستخط کئے ہیں جو چاہے اس کو دیکھے۔

Marfat.com

برتنوں کو ڈھانکنے کی تاکید

(۱۳۰۱) م جَابِرٌ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَالْاَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُونَ ذٰلِكَ فِي كَانُونِ الْاَوَّلِ۔

مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بند رکھا کرو برتن کو اور دہانہ باندھا کرو مشک کا اس واسطے کہ تمام سال میں ایک ایسی رات ہے کہ اس میں وبا اترتی ہے جس برتن اور مشک کو کھلا پاتی ہے اس کے اندر وبا گھس جاتی ہے لیث بن سعد مصر کے محدث نے کہا کہ جو عجم کے لوگ ہمارے پاس ہیں کانونِ اول میں اس کا بچاؤ کرتے ہیں۔

ف کانونِ اول رومی مہینہ ہے خریف کی آخر فصل میں ہوتا ہے خلاصہ مطلب یہ کہ حدیث میں اس رات کو معین نہیں فرمایا کہ کب ہوتی ہے لیکن عجم کے لوگ کانون اول میں جانتے ہیں شاید یوں ہی ہوں کہ اس فصل میں ہوا بگڑ جاتی ہے لیکن اس پر یقین نہیں تو برتنوں کو ہر رات بند رکھنا چاہئے۔

(۱۳۰۲) ق جَابِرٌ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحِلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَعْرُضَ عَلٰى اِنَائِهِ عُودًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ۔

بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکھو برتن کو اور منہ باندھو مشکوں کا اور بند کرو دروازے کو اور گل کیا کرو چراغ کو اس واسطے کہ شیطان مشک اور دروازے اور برتن کو نہیں کھولتا اور اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو کچھ نہ پاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکھ دیوے اور بسم اللہ کہے مقرر چوہیا گھر والوں کو جلا دیتا ہے یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہیا بتی لیجاتا ہے تو گھر میں اکثر آگ لگ جاتی ہے۔

ف حضرتؐ نے اس حدیث میں ادب سکھلائے کہ بسم اللہ کہکر رات کو یہ کام کرنا چاہئے اس میں بڑے فائدے ہیں۔

(۱۳۰۳) م اَبُو حُمَيْدٍ اِنْسَاعِدِيُّ اَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا قَالَهُ لَهُ حِينَ اَتَاهُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ۔

مسلم میں ابو حمیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے اس کو کیوں نہ ڈھک دیا اگرچہ اس پر ایک آڑی لکڑی ہی رکھ دیتا۔ یہ حضرتؐ نے ابو حمیدؓ سے فرمایا جبکہ وہ حضرتؐ کے پاس دودھ کا پیالا لایا۔

ف حضرتؐ نے یہ ادب سکھایا کہ برتن کو کھلا رکھنا نہ چاہئے تاکہ کوئی چیز اس میں نہ گرے اگر کچھ نہ ملے تو اس پر لکڑی کو رکھ دیوے۔

کھانے پینے کے آداب اور طریقے

(۱۳۰۴) م حُذَيْفَةُ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا

مسلم میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جانتا ہے اس کھانے کو جس پر خدا کا نام نہ لیا جاوے اور شیطان اس لڑکی کو لے آیا تھا کہ اس کے سبب سے کھانا حلال

Marfat.com

فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَآءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيُّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهٗ فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهَا۔

کہے سو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس جنگلی گنوار کو لے آیا کہ اس کے سبب سے کھانے کو حلال کرلے سو اس کا بھی ہاتھ میں نے پکڑ لیا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے اس لڑکے کے ہاتھ کے ساتھ۔

ف حذیفہؓ سے روایت ہے کہ ہمارا دستور تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے جب تک حضرتؐ نہ کھاتے سو ایک بار کھانا آیا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اس کو کوئی کھینچے لاتا ہے سو اس نے چاہا کہ کھانے میں بدون بسم اللہ کہے ہاتھ ڈالے حضرتؐ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گنوار اسی طرح دوڑتا ہوا آیا اس کا بھی ہاتھ حضرتؐ نے پکڑ لیا۔ پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شیطان نے چاہا تھا اگر یہ لڑکی اور گنوار بے خدا کا نام لئے کھانے لگے تو میں بھی کھاؤں۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا کھاتے وقت اول بسم اللہ کہنا ضرور ہے نہیں تو شیطان ساتھ کھاتا ہے۔

(۱۳۰۵) م جَابِرٌ لَا تَاْكُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِالشِّمَالِ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بائیں ہاتھ سے نہ کھایا کرو کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

ف سنت ہے کہ شریف کام داہنے ہاتھ سے کرے جیسے وضو کرنا کھانا کھانا کپڑے پہننا اور کمتر کام بائیں ہاتھ سے جیسے استنجا کرنا ناک جھاڑنا۔

(۱۳۰۶) م ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو اپنے داہنے ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو چاہئے کہ اپنے داہنے ہاتھ سے پیئے اس واسطے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

(۱۳۰۷) م جَابِرٌ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَآءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَآءَ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر میں آیا یعنی شام کو پھر یاد کیا خدا کو داخل ہوتے اور کھانا کھاتے تو شیطان اور شیطانوں سے کہتا ہے کہ یہاں نہ تم کو رات کے رہنے کا مقام ہے اور نہ رات کا کھانا اور جب مرد گھر میں داخل ہوا سو خدا کو نہ یاد کیا تو شیطان کہتا ہے کہ رات کا رہنا تو تم نے پایا اور جب اس نے کھانے کے وقت بھی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان کہتا ہے تو تم کو رات کا رہنا اور کھانا دونوں ملا۔

ف یعنی گھر میں آتے اور کھانا کھاتے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہے گھر میں اور کھانے میں بسم اللہ کی برکت سے شیطان کا دخل نہیں ہوتا اور بسم اللہ نہ کہنے سے شیطان کھانے اور سونے میں شریک ہوتا ہے۔

(۱۳۰۸) ق عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ

بخاری اور مسلم میں عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور اس

Marfat.com

تَمَا يَلِيكَ۔ طرف سے کہا جو تیرے قریب ہو۔

ث عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں لڑکا تھا اور رکابی کے ہر طرف سے کھاتا تھا تب حضرتؐ نے حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑکوں کو ادب سکھانا سنت ہے۔

کھڑے کھڑے پانی نہ پینا چاہیئے

(۱۳۰۹) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پیئے تم میں کوئی کھڑے ہو کر سو جو بھول کر پی جائے وہ قے کر ڈالے۔

ف کھڑے ہو کر پینا بعضوں کے نزدیک حرام ہے اور بعضوں کے نزدیک مکروہ۔ اس واسطے کہ کھڑے کھڑے اچھی طرح آرام سے پیا نہیں جاتا۔ بعضی روایت میں آیا ہے کہ اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہے اور طب میں بھی منع ہے کہ بیماری پیدا کرتا ہے اسی واسطے شاید قے کرنے کو فرمایا۔ عبداللہ بن عمرؓ اگر کھڑے ہو کر بھولے سے پی جاتے تو قے کر ڈالتے اور اکثر علماء کے نزدیک قے کرنا واجب نہیں۔

پانی کو تین سانس میں پینا چاہیئے

(۱۳۱۰) م اَنَسٌ اَلشُّرْبُ فِيْ ثَلٰثَةِ اَنْفَاسٍ اَمْرَأُ وَاَشْفٰى وَاَشْهٰى وَاَبْرَأُ۔ [1]

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین سانس میں پانی پینا پیٹ سے خوب جلد اترتا ہے یعنی گرانی نہیں کرتا اور پیاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہے۔

ف اس حدیث میں پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین سانس میں پینے کی حکمت بتائی کہ اس طور سے پانی خوب ہضم ہوتا ہے اور تھوڑے پانی سے پیاس بجھتی ہے۔

پانی اور دودھ دائیں جانب سے تقسیم کرنا چاہیئے

(۱۳۱۱) ق اَنَسٌ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ مقدم ہیں داہنی طرف کے لوگ مقدم ہیں داہنی طرف کے لوگ مقدم ہیں۔

ف مصابیح میں انس سے روایت ہے کہ میں بکری کے دودھ کی لسی بنا لایا حضرتؐ نے اس کو پیا اور آپ کے بائیں طرف صدیق اکبرؓ تھے اور داہنی طرف ایک جنگلی گنوار بیٹھا تھا۔ عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ اپنا جھوٹا تبرک صدیق اکبرؓ کو دیجئے حضرتؐ نے اس گنوار کو دیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی داہنی طرف والا بائیں طرف والے پر مقدم ہے کہ اول اس کو دیجئے اگرچہ بائیں طرف کا داہنی طرف والے سے افضل ہو۔

کھا کر برتن صاف کرنا اور انگلیاں چاٹنا مسنون ہے

(۱۳۱۲) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِذَا اَكَلَ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے

[1] امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "پانی پینے کے برتن میں سانس نہ لینا چاہیئے" میں ذکر کیا ہے — حدیث مذکور بعینہٖ ان الفاظ کے ساتھ صحیح مسلم میں موجود نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

کھانے کے آداب

اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ حَتّٰی یَلْعَقَھَا اَوْ یُلْعِقَھَا۔

فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ کسی چیز میں نہ پونچھے جب تک ہاتھ کو نہ چاٹے یا کسی کو نہ چٹائے۔

ف یہ حکم اس واسطے ہوا کہ انگلیاں بعد کھانے کے نہ چاٹنا مغرور لوگوں کی عادت ہے اور چاٹنے میں برکت ہے علمانے لکھا ہے کہ کھانے میں چار باتیں فرض ہیں حلال رزق کھانا، اس کو خدا کی عنایت جاننا، اس پر راضی ہونا، اس کو کھا کے گناہ نہ کرنا۔ اور پانچ باتیں سنت ہیں۔ اول بسم اللہ کہنا، ہاتھ دھونا، الحمد للہ کہنا اور داہنے ہاتھ سے کھانا اور داہنا نہ اٹھا کر بائیں پیر پر بیٹھنا اور کبھی حضرتؐ نے اوکڑو بیٹھکر بھی کھایا ہے۔ اور آداب بھی چار ہیں۔ اپنے آگے سے لقمہ کھانا، لقمہ چھوٹا بنانا، خوب چبا کر نگلنا اور لوگوں کو کھاتے ہوئے نہ دیکھنا اور علاج غرور کا یہ ہے کہ دسترخوان پر سے گرے ہوئے کھانے کو کچھ اٹھا کر کھانا اور بعد کھانے کے انگلیاں چاٹنا اور مکروہ دو چیزیں ہیں کھانے کو سونگھنا اور پھونکنا۔

(۱۳۱۳) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَلْعَقْ اَصَابِعَہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیَّتِھِنَّ الْبَرَکَۃُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھائے تو چاہیے کہ اپنی انگلیاں چاٹے اس واسطے کہ اس کو معلوم نہیں کہ کس انگلی میں برکت ہے۔

(۱۳۱۴) م جَابِرٌ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَۃُ اَحَدِکُمْ فَلْیَاْخُذْھَا فَلْیُمِطْ مَا کَانَ بِھَا مِنْ اَذًی وَّلْیَاْکُلْھَا وَلَا یَدَعْھَا لِلشَّیْطَانِ وَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ بِالْمِنْدِیْلِ حَتّٰی یَلْعَقَ اَصَابِعَہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِہِ الْبَرَکَۃُ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اس کو اٹھا لیوے اور جو گرد غبار اس میں لگا ہو اس کو دور کرے اور چاہیے کہ اس کو کھاوے اور اس کو شیطان کے واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال میں نہ پونچھے جب تک کہ اپنی انگلیاں نہ چاٹے اس واسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کی کس چیز میں برکت ہے۔

ف گرا لقمہ نہ لینا غرور کی دلیل ہے کہ ناحق ضائع کرتا ہے اور انگلیاں چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہے اور برکت کی امید علاوہ ہے۔

مہمان کے ساتھ کوئی بے بلایا آدمی آجائے تو مہمان کو میزبان سے اجازت لینا چاہیے

(۱۳۱۵) ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرِو الْاَنْصَارِیُّ اِنَّ ھٰذَا اتَّبَعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَہٗ دَخَلَ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ بَلْ اَذِنْتُ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَہٗ لِاَبِیْ شُعَیْبِ نِ الْاَنْصَارِیُّ لَمَّا دَعَاہُ خَامِسَ خَمْسَۃٍ فَاتَّبَعَہُمْ رَجُلٌ۔

بخاری اور مسلم میں ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ ابو شعیب انصاریؓ نے جب پانچ آدمیوں کی دعوت کی چار صحابی پانچویں حضرتؐ۔ تو ایک آدمی حضرتؐ کے ساتھ اور بھی چلا گیا تب حضرتؐ نے ابو شعیب انصاریؓ سے فرمایا کہ یہ شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے تو اگر چاہے تو اس کو بھی کھانا کھانے کی اجازت دے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جائے ابو شعیبؓ نے کہا بلکہ میں اسکو بھی اجازت کھانے کی دیتا ہوں۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جتنے آدمی کی دعوت ہو اتنے ہی جائیں زیادہ اس سے نہ جائیں اگر کوئی

Marfat.com

ساتھ چلا جائے تو دعوت کرنے والے سے اس کی اطلاع کرے چاہے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے۔

دعوت میں معتمد شخص کے ہاں اپنے ساتھ کسی اور کو لیجانے میں کچھ حرج نہیں

(۱۳۱۶) ق جَابِرٌ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے خندق کھودنے والو البتہ جابر نے تمہاری دعوت کا کھانا طیار کیا سو جلدی چلو۔

ف

(۱۳۱۷) م أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ قَالَهُ لِأَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دودھ والے جانور کے ذبح کرنے سے۔ یہ حضرتؐ نے ابوالہیثم بن تیہان سے فرمایا۔

ف ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ ایک روز گھر سے نکلے تو صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ کو دیکھا فرمایا کہ تم کس واسطے گھر سے نکلے ہو انھوں نے کہا کہ بھوک کے سبب سے حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی میں بھی اسی واسطے نکلا ہوں پھر حضرتؐ اور اصحابؓ ابوالہیثم انصاری کے گھر گئے وہ گھر میں نہ تھے ان کی بیوی نے حضرتؐ کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے لیا پھر ابوالہیثم آئے تو حضرتؐ اور اصحابؓ کو دیکھ کر کہا الحمد للہ کہ آج کے دن تو میرے برابر کسی کے گھر ایسے بزرگ مہمان نہیں۔ پھر وہ ایک ٹوکری میں تر اور خشک اور گدر کھجور لائے حضرتؐ نے فرمایا کہ کھاؤ پھر ابوالہیثم نے چاہا کہ دودھار بکری کو ذبح کریں۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ جب حضرتؐ اور اصحابؓ آسودہ ہوئے تو صدیق اکبرؓ اور فاروق سے کہا کہ خدا کی قسم کہ تم سے اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گھر سے بھوکے نکلے تھے سو خدا نے تم کو ایسی نعمت کھلائی۔ معلوم ہوا کہ گرسنگی کی حالت میں بے تکلف دوست کے گھر جانا اور وہاں کھانا درست ہے، یہ سوال میں داخل نہیں۔ حضرتؐ نے جو دودھار جانور کے ذبح سے منع کیا تو دنیاوی مصلحت سے فرمایا کہ جس کا فائدہ سر دست موجود ہو اس کا ذبح کرنا مناسب نہیں، اور یہ مطلب نہیں کہ اس کا ذبح کرنا شرع میں حرام ہے۔

(۱۳۱۸) م أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى أَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ قَالَهُ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ تم پوچھے جاؤ گے اس نعمت سے قیامت کے دن نکالا تم کو تمہارے گھروں سے بھوک نے پھر تم نہ پھرے یہاں تک کہ تم کو یہ نعمت ملی۔ یہ حضرتؐ نے ابی بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ سے فرمایا۔

ف اس کا پورا قصہ اس سے قبل گذر چکا کہ حضرتؐ اور صدیقؓ اور فاروقؓ بھوک کے سبب سے ایک انصاری کے گھر گئے۔ دعوت کے کھانے سے جب خوب آسودہ ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی یوں سوال ہوگا کہ نعمت کو طاعتِ الٰہی میں صرف کیا یا معصیت میں۔

Marfat.com

نیک مہمان سے میزبان کو دعا کرانا جائز ہے

(۱۳۱۹) م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ دَعَا بِهٖ لِاَبِيْهِ بُسْرٍ۔

مسلم میں عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی برکت کر ان کے واسطے اس میں جو تو نے ان کو دیا اور بخشدے ان کو اور رحم کر ان پر یہ دعا حضرتؐ نے عبداللہ کے باپ کے واسطے کی جس کا نام بسر تھا

ف عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ ہمارے گھر تشریف لائے اور کھانا اور کھجور کھائی اور شربت پیا باقی شربت داہنی طرف والے آدمی کو دیا۔ پھر حضرتؐ سوار ہوئے تو میرے باپ نے باگ پکڑ کے دعا طلب کی تب حضرتؐ نے یہ دعا کی۔

حضورؐ کا مدینہ والوں کے حق میں ارشاد

(۱۳۲۰) م عَائِشَةُ لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نہیں بھوکے رہیں گے وہ گھر والے جن کے پاس کھجوریں ہیں۔

ف یہ ان کے حق میں فرمایا جن کی غذا کھجوریں ہیں جیسے کہ مدینے کے لوگ۔

(۱۳۲۱) م عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس گھر میں خرما نہیں اس کے لوگ بھوکے ہیں ان کو آسودگی نہیں۔

ف یہ حضرتؐ نے اہلِ مدینہ کے حق میں فرمایا اس واسطے کہ ان کی غذا اکثر خرما تھا۔

مدینہ کی کھجوروں کی فضیلت

(۱۳۲۲) م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَنْ اَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهٗ سَمٌّ حَتّٰى يُمْسِيَ۔

مسلم میں روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ جو سات کھجور صبح کو کھائے ان درختوں کی جو دونوں طرف مدینے کے پتھریلی زمین میں ہیں تو شام تک اس کو کوئی زہر ضرر نہ کرے۔

ف یہ حضرتؐ کی دعا کی برکت ہے۔

(۱۳۲۳) م عَائِشَةُ اِنَّ فِيْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَآءً اَوْ اِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر مدینہ اور اس کے آس پاس کے عجوے میں شفا ہے۔ یا یوں فرمایا کہ وہ عجوہ صبح کے اول وقت تریاق ہے یعنی زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہے۔

ف مدینے میں عجوہ ایک عمدہ قسم ہے کھجور کی بڑی ہوتی ہے سیاہی مائل، اس کی یہ تاثیر ہے حضرتؐ کی دعا سے۔

کھنبی کی فضیلت اور اس کی خاصیت

(۱۳۲۴) ق سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِلْعَيْنِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوسعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کھنبی از قسم من ہے اور اس کا پانی آنکھ کی شفا ہے۔

ف یعنی جس طرح حضرت موسیٰؑ کے وقت میں من اور سلویٰ بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تھا ویسی

لہ امام مسلمؒ نے اس عنوان کی دونوں حدیثوں پر [illegible] گھر میں بال بچوں کیلئے کھانے پینے کا سامان رکھنا چاہئے" یہ ذکر کیا ہے (رحمتی)

Marfat.com

منی بھی بدون جوئے بوئے زمین سے جمتی ہے پھر اس کا فائدہ فرمایا کہ اس کا پانی آنکھ کا دھند کاٹتا ہے چنانچہ
ی فائدہ بوعلی سینا نے قانون میں لکھا ہے۔

سرکہ کی فضیلت

(۱۳۲۵) **م** جَابِرٌ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہے۔

ف مصابیح میں روایت ہے کہ حضرتؐ نے ایک بار گھر میں روٹی کے ساتھ کھانے کو سالن مانگا لوگوں نے کہا اور کچھ موجود نہیں سرکہ حاضر ہے حضرتؐ نے اس کو مانگا پھر حضرتؐ اس کو کھاتے جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہے۔ سرکے کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول یہ کہ کم خرچ چیز ہے اس کے واسطے زیادہ سامان درکار نہیں ایک بار بنا لینا مدت کو کفایت کرتا ہے تو قناعت والے کے حق میں خوب چیز ہے اور دوسرے یہ کہ بلغم کے سبب سے اکثر بیماریاں ہوتی ہیں اور سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کرتا ہے۔

مہمان کا اعزاز اور اکرام کرنا چاہیئے

(۱۳۲۶) **م** اَلْمِقْدَادُ مَا هٰذِهِ الْاَثَرَةُ مِنْ اللّٰهِ اَفَلَا اَذْنَتَنِیْ فَنُوْقِظَ صَاحِبَیْنَا فَیُصِیْبَانِ مِنْهَا **فَاَلَّهُ** لِلْمِقْدَادِ عِنْدَ حَلْبِ الْاَعْنُزِ الثَّلٰثِ مَرَّةً ثَانِیَةً۔

مسلم میں مقدادؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ دوسری بار کا دودھ نہ تھا مگر خدا کی رحمت تھی پھر تو نے بیشتر نہ مجھ کو بتایا تو ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگاتے سو وہ بھی اس رحمت کے دودھ کو پاتے یہ حضرتؐ نے مقداد سے کہا دوسری بار تینوں بکریوں کے دوہنے کے وقت۔

دودھ کا زیادہ ہو جانا حضرتؐ کا معجزہ تھا۔

ف مفصل قصہ اس حدیث کا مقدادؓ سے یوں روایت ہے کہ ہم تین آدمی ہجرت کر کے مدینے میں آئے اور ہم کو بھوک کے مارے نہ آنکھ سے سوجھتا تھا اور نہ کانوں سے کچھ سنائی دیتا تھا۔ ہم حضرتؐ کے پاس آئے حضرت ہم کو اپنے گھر لے گئے اور فرمایا کہ ان تین بکریوں کا دودھ دوہو ان کا دودھ ہم تم پیا کریں گے سو ہم تینوں آدمی ان کا دودھ پیا کرتے تھے اور حضرتؐ کا حصہ رکھ چھوڑتے تھے۔ حضرتؐ کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور ہم کو اس طرح آہستہ سلام کرتے کہ جاگتا آدمی سنتا اور سوتا نہ جاگتا پھر مسجد میں جاتے اور تہجد کی نماز پڑھتے نماز کے بعد دودھ کو پیتے۔ ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرتؐ انصاریوں کے گھر تشریف لے گئے تھے میں نے اپنے حصہ کا دودھ پیا، میرا پیٹ نہ بھرا شیطان نے میرے دل میں یہ خیال ڈالا کہ حضرتؐ جہاں گئے ہیں کھا پی کے تشریف لائیں گے لاؤ میں حضرتؐ کا حصہ بھی پی جاؤں۔ سو میں اس کو پی گیا پھر مجھ کو پچتاوا آیا کہ میں نے کیوں حضرتؐ کا حصہ پی لیا شاید کہ حضرتؐ وہاں سے بھوکے آئیں اور یہاں اپنا حصہ نہ پائیں تو مجھ کو بددعا کریں پھر تو میرا دین دنیا دونوں برباد جائے۔ غرض کہ اس خیال سے میری نیند اچٹ گئی اور میرے دونوں ساتھی سوتے تھے پھر حضرتؐ آئے اور اسی دستور سے حضرتؐ نے سلام کیا اور مسجد میں گئے اور نماز پڑھ کے دودھ پینے کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اٹھایا میں نے جانا کہ مجھ کو بددعا کریں گے سو تو حضرتؐ نے یوں فرمایا کہ الٰہی روزی دے اس کو جو مجھ کو کھلاتا ہے اور پانی دے اس کو جو مجھ کو پلاتا ہے

Marfat.com

میں نے جانا کہ اس دعا سے بکریاں موٹی ہو گئی ہوں گی پھر کیا دیکھتا ہوں کہ بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے لبریز ہیں سو میں نے ان کو دوہا اور حضرتؐ کے سامنے لے گیا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی چکے ہو میں نے کہا کہ ہاں ہم پی چکے ہیں پھر حضرتؐ نے اپنا اور باقی مجھ کو دیا۔ میں نے پیا۔ جب مجھ کو معلوم ہوا کہ حضرتؐ خوب آسودہ ہو گئے ہیں تب میں نہایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرتؐ سے یہ تمام قصہ کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دودھ کا زیادہ ہو جانا خدا کی رحمت تھی اگر تو پہلے سے بتاتا تو ہم ان دونوں آدمیوں کو بھی اس رحمت کے دودھ میں شریک کرتے۔ یہ قصہ معجزہ اور برکت ہے حضرتؐ کی دعا کا۔

(۱۳۲۷) **م** اَلْمِقْدَادُ اِحْدٰی سَوْاٰتِكَ يَا مِقْدَادُ قَالَ لَمَّا ضَحِكَ الْمِقْدَادُ اِلٰى اَنْ وَّقَعَ اِلَى الْاَرْضِ بِشُرْبِهٖ حِصَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّبَنِ وَحَلِبِهِ الْاَعْنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً ثَانِيَةً۔

مسلم میں مقدادؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے مقداد تیری بدخوؤں سے ایک بدخو یہ بھی ہے۔ یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا کہ جب مقدادؓ ہنسا تک ہنسے کہ زمین پر گر پڑے حضرتؐ کے دودھ کا حصہ پی جانے کے سبب سے اور دوسری بار تینوں بکریوں کے دوہنے کی جہت سے۔

ف اس حدیث کا مفصل قصہ بیان ہو چکا۔

کھانا کھلانے کے بعد کی دعا

(۱۳۲۸) **م** اَلْمِقْدَادُ اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ۔

مسلم میں مقدادؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی کھلا اس کو جو مجھ کو کھلائے اور پلا اس کو جو مجھ کو پلائے۔

ف جب کسی کی دعوت کھائے تو یہ دعا کرے۔

ایثار کا ثواب اور صحابہؓ کی فضیلت۔

(۱۳۲۹) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ يَعْنِيْ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَامْرَاَتَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا اور نہایت راضی ہوا آج کی رات تمہارے کام سے جو تم دونوں نے اپنے مہمان سے کیا۔

ف حضرتؐ کے پاس ایک محتاج نہایت بھوکا آیا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی اس کی مہمانی کرے ابوطلحہؓ انصاری اس کو اپنے گھر لے گئے۔ بیوی سے پوچھا کہ کچھ کھانا ہے اس نے کہا کچھ نہیں ہے مگر لڑکوں کا کھانا رکھا ہے۔ ابوطلحہ نے کہا کہ لڑکوں کو بہلا کر سلا دے اور حضرت کے مہمان کی توقیر کر۔ سو لڑکوں کو سلا کر مہمان کے آگے کھانا رکھا اور بی بی نے چراغ درست کرنے کے بہانے سے اٹھ کر چراغ کو گل کر دیا۔ تاکہ مہمان جانے کہ گھر والے بھی میرے ساتھ کھاتے ہیں تنہا کھانے سے نہ شرماوے چنانچہ وہ مہمان خوب کھانا کھا کر آسودہ ہو گیا اور گھر والے بھوکے سو رہے۔ حضرتؐ کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرتؐ نے ابوطلحہؓ اور ان کی بی بی سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرتؐ کے اصحاب کس قدر حضرتؐ پر فدا تھے اور کیسے خالص ایماندار تھے کہ محتاجی کی حالت میں اپنی جان پر اور محتاجوں کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ اس مضمون کو حق تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانوں پر غیروں کو مقدم رکھتے ہیں اگرچہ ان کو تنگی اور حاجت ہو۔ بھلا ایسے کامل لوگوں سے کیا ممکن ہے کہ اہلبیت کا حق چھین لیویں اور ناحق صدیق اکبرؓ سے بیعت کر لیں۔ حق تعالیٰ بدگمانی سے پناہ میں رکھے۔

Marfat.com

تھوڑے کھانے میں دوسرے کو شریک کرنا جائز ہے

(۱۳۳۰) م جَابِرٌ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے۔

ف یعنی مومن کو حرص نہ چاہئے اپنے کھانے میں دوسرے بھوکے بھائی مسلمان کو شریک کرلے۔ ایک روز آسودگی نہ سہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہے کہ اپنا تو پیٹ بھر لیوے اور دوسرا مسلمان بھوکا رہے اور دیکھا کرے۔

مومن ایک آنت میں کھانا کھاتا ہے اور کافر سات میں

(۱۳۳۱) ق جَابِرٌ وَّابْنُ عُمَرَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایماندار ایک انتڑی میں کھاتا ہے اور کافر سات انتڑیوں میں کھاتا ہے۔

ف ایک کافر کی ضیافت ہوئی اس نے سات بکریوں کا دودھ پیا تب اس کا پیٹ بھرا۔ دوسرے دن وہ مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودھ سے آسودہ ہوگیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی کم خوری اور قناعت ایمان کا مقتضا ہے تاکہ عبادت میں سستی نہ آئے اور زیادہ خوری اور حرص کافر کی شان ہے کہ جانور کی طرح اس کی کبھی حرص کم نہیں ہوتی۔

دودھ پینا

(۱۳۳۲) خ اَنَسٌ دُفِعْتُ اِلَى السِّدْرَةِ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاُتِيْتُ بِثَلٰثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيْهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ فِيْهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيْهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِيْ فِيْهِ اللَّبَنُ فَقِيْلَ لِيْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں سدرۃ المنتہیٰ کی طرف گیا تو وہاں چار نہریں ہیں دو نہریں ظاہر اور دو باطن۔ ظاہر نہریں تو نیل اور فرات اور باطن نہریں بہشت میں جاری ہیں۔ اور میرے سامنے تین پیالے آئے ایک پیالے میں دودھ اور ایک پیالے میں شہد اور ایک پیالے میں شراب۔ تو میں نے دودھ کا پیالہ لیا تو مجھ کو حکم ہوا کہ تو نے پیدائشی دین پایا۔

ف معراج کی حدیث میں اس کا مفصل بیان ہے۔

دودھ کا جانور صدقہ دینا بہتر ہے

(۱۳۳۳) خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ[1] نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْا بِاِنَآءٍ وَّ

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خوب اونٹنی دودھار کیا اچھا صدقہ ہے خیرات کو اور بکری دودھار کیا اچھا صدقہ ہے خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر دودھ دے اور

غ صحیح ق مسلم ج ۱ ص ۹۴ ۔ [1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

تَرُوْحُ بِاٰخَرَ۔ شام کو دوسرا برتن بھر دودھ دے۔

ف اونٹنی اور بکری شیر دار کا دودھ خیرات کرنے کو اس واسطے پسند فرمایا کہ ہر روز دو بار فائدہ اس کا حاصل ہے تو ثواب بھی اس کا ہر روز حاصل ہے۔

دودھ میں باسی پانی ملا کر پینا جائز ہے

(۱۳۳۴) **ق** جَابِرٌ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَآءٌ بَاتَ فِيْ شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس رات کا باسی پانی مشک میں ہو تو سب بہتر اور نہیں تو ہم منہ لگا کر نہر سے پانی پی لیویں۔

ف حضرت ایک انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لے گئے وہ اپنے باغ کو سینچتا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی سو اس انصاری نے سر دیا میں دودھ ملا کر حضرتؐ کو پلایا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہیں اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تھا اور عاجزی کی راہ سے جاری پانی کو منہ لگا کر پینا سنت ہے۔

چاندی کے برتن میں پانی پینا درست نہیں

(۱۳۳۵) **ق** اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اِنَآءِ الْفِضَّةِ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جو پیتا ہے چاندی کے برتن میں وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ غٹ غٹ کر کے ڈالتا ہے۔

آدابِ طعام

ہمیشہ اپنے سامنے سے کھانا کھانا چاہئے

(۱۳۳۶) **ق** اَنَسٌ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِّمَّا يَلِيْهِ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کھانے کے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہئے کہ ہر شخص اپنی قریب طرف سے کھایا کرے

ف یعنی رکابی کے بیچ سے نہ کھاوے اور نہ دوسری طرف سے بلکہ اپنی طرف سے۔

چاندی کے ملمع کئے ہوئے برتن میں نہ کھانا چاہئے

(۱۳۳۷) **ق** حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ۔

بخاری اور مسلم میں حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کو اور نہ دیبا کو اور نہ پیو سونے چاندی کے برتنوں میں اور نہ کھاؤ ان کے پیالوں میں اس واسطے کہ یہ چیزیں کافروں کے واسطے دنیا میں ہیں اور تمہارے واسطے اے مسلمانوں آخرت میں ملیں گی۔

ف دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخواب اور تافتہ اور دریائی اور طلس اور گلبدن اور رعنا زیبا مردوں کو حرام ہے اور چاندی سونے کے

Marfat.com

برتنوں میں کھانا پینا یا عطردان، پاندان بنانا حرام ہے اگر تکلف ہی منظور ہے تو اور عمدہ کپڑے اور عمدہ قسم کے
چینی اور بلور اور شیشے کے برتن کیا کم ہیں جو ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنوں کو استعمال کر کے خدا اور رسول
کو ناخوش کیجئے۔

کھانے کے بعد کی دعا

(۱۳۳۸) خ اَبُوْ اُمَامَۃَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا کَانَ یَقُوْلُہٗ اِذَا رُفِعَ مَائِدَتُہٗ

بخاری میں ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کو شکر ہے بہت سا ستھرا بابرکت شکر ایسا شکر جو ایک بار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اس کی کچھ حاجت نہ رہے ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہے یہ حضرت دعا کرتے تھے جب ان کا دسترخوان اٹھایا جاتا تھا یعنی کھانے کے بعد یہ دعا سنت ہے۔

خادم کے ساتھ کھانا کھانا جائز ہے

(۱۳۳۹) خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا اَتٰی اَحَدَکُمْ خَادِمُہٗ بِطَعَامِہٖ فَلْیُجْلِسْہُ مَعَہٗ فَاِنْ لَّمْ یُجْلِسْہُ مَعَہٗ فَلْیُنَاوِلْہُ لُقْمَۃً اَوْ لُقْمَتَیْنِ اَوْ اُکْلَۃً اَوْ اُکْلَتَیْنِ فَاِنَّہٗ وَلِیَ حَرَّہٗ وَعِلَاجَہٗ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمہارے کسی کے پاس اس کا خدمت گار کھانا لاوے تو اس کو بھی کھانے کے واسطے بٹھا لیوے اور اگر ساتھ اپنے نہ بٹھائے تو اس کو ایک لقمہ یا دو لقمے دے اس واسطے کہ خدمت گار کھانا پکانے اور اس کی گرمی سے ملا رہا ہے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت گار کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا دینا ضرور ہے اگرچہ اس کا کھانا مقرر نہ ہو یعنی مروت سے بعید ہے کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اٹھائے اور اس کھانے کو کچھ بھی نہ پاوے لیکن ساتھ کھلانا واجب نہیں اگر کھلا دیگا تو بہتر ہے اپنا غرور کھویا۔

آداب

اچھے اچھے نام رکھنا چاہئیں

(۱۳۴۰) م اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَآئِکُمْ اِلَی اللّٰہِ عَبْدُ اللّٰہِ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمہارے ناموں میں بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے۔

ف یہ نام مقبول اس واسطے ہوئے کہ ان میں اپنی بندگی اور خدا کی خدائی کا اقرار ہے اور عبدالنبی، بندعلی، مدار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہیں خدا کی بندگی چھوڑ کے بندوں کا بندہ ہونا ایمان دار کو لائق نہیں۔

(۱۳۴۱) ق جَابِرٌ سَمِّ ابْنَکَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَہٗ لَہٗ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا عبدالرحمٰن نام رکھ۔

ف جابرؓ سے روایت ہے کہ ہماری قوم میں ایک شخص کے بیٹا پیدا ہوا اس نے قاسم نام رکھا پھر اس نے

Marfat.com

حضرت کو خبر دی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

(۱۳۴۲) ق اَنَسٌ سَمَّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو میری کنیت کو۔

کسی کو ابوالقاسم کہہ کر پکارنے کی اجازت نہیں۔

ف کنیت اس کو کہتے ہیں جس پر اب کا لفظ ہو جیسے ابوالقاسم اور ابوالحسن حضرتؐ کی کنیت ابوالقاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا محمدؐ نام رکھو ابوالقاسم ان کو نہ کہو۔ مصابیح میں روایت ہے کہ حضرتؐ بازار میں تھے ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم حضرتؐ اس کی طرف متوجہ ہوئے اس نے کہا کہ یا حضرتؐ میں نے آپ کو نہیں پکارا فلانے شخص کو پکارا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی حضرتؐ کے نام اور کنیت رکھنے میں علما کے بہت قول ہیں لیکن صحیح قول یہی ہے کہ حضرتؐ کا نام رکھنا تو درست ہے لیکن کسی کو ابوالقاسم کہنا بہتر نہیں چنانچہ اس کا مفصل بیان سفر السعادۃ میں موجود ہے۔

خدا کے نزدیک پسندیدہ باتیں کونسی ہیں

(۱۳۴۳) م سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ لَا تُسَمِّیَنَّ غُلَامَكَ یَسَارًا وَّلَا رَبَاحًا وَّلَا نَجِیْحًا وَّلَا اَفْلَحَ فَاِنَّكَ تَقُوْلُ اَثَمَّ هُوَ فَلَا یَكُوْنُ فَیَقُوْلُ لَا اِنَّمَا هُنَّ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِیْدُنَّ عَلَیَّ۔

مسلم میں سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام مت رکھ یسار یعنی آسانی والا اور نہ رباح رکھ یعنی نفع والا اور نہ نجیح رکھ یعنی مطلب والا اور نہ افلح رکھ یعنی نجات والا سو تو یوں کہے گا کہ یہاں فلانا غلام ہے پھر وہاں وہ نہ ہوا تو جواب دینے والا کہے گا کہ یہاں نہیں ہے یہ نام تو چار ہیں سو اس سے زیادہ مجھ پر نہ باندھنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑھائیو۔

ف دستور یوں ہے لوگوں کا کہ غلاموں کے اکثر نام بہتر رکھتے ہیں مبارکی کے واسطے جیسے نفع اور آسان اور مطلب اور نجات اور اسی طرح مبارک اور وفادار اور حالانکہ کبھی اس کا مطلب الٹا ہوا جاتا ہے تو اس کو بدفالی جان کر غمگین ہوتے ہیں جیسا پوچھا کہ نجات یا مبارک ہے کسی نے جواب میں کہا کہ نہیں یعنی نجات اور مبارک نہیں تو مطلب الٹا ہوا۔ اس واسطے حضرتؐ نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا کیا ضرور جس میں رنج ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب اعتقاد ٹھیک ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجھے تو ایسے نام رکھنا درست ہو گیا۔

(۱۳۴۴) م سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا یَضُرُّكَ بِاَیِّهِنَّ بَدَاْتَ۔

مسلم میں سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہایت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہیں اول سبحان اللہ دوسرے الحمد للہ، تیسرے لا الہ الا اللہ، چوتھے اللہ اکبر تجھ کو کچھ ضرور نہیں، ان چاروں میں ذکر کے وقت جس سے تو چاہے ابتدا کرے۔

ف یعنی چاہے اول سبحان اللہ پڑھے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر سب درست ہے۔

(۱۳۴۵) م اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ

مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقربیت

---

[1] حضرت انسؓ سے تسموا کا لفظ مروی ہے اور حضرت جابرؓ اور ابوہریرہؓ سے سموا کا۔ (چشتی)

[2] امام مسلمؒ نے اس عنوان کی حدیثوں کو عنوان "برے نام رکھنا درست نہیں" میں ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ۔

پیارا کلام بندے کا خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہٖ ہے یعنی پاکی ہے خدا کو خوبیوں کے ساتھ۔

ف کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف ہے ایک تو سب عیبوں سے پاک ہونا، دوسرے سب خوبیوں کے ساتھ ہونا تو جب آدمی نے سبحان اللہ کہا تو اس کو سب عیبوں سے پاک جانا یعنی کبھی اس کو موت اور زوال نہیں کھاتا نہیں، پیتا نہیں، سوتا نہیں، تھکتا نہیں کسی سے ڈرتا نہیں، کسی کا محتاج نہیں، کوئی اس کا مددگار نہیں، اور جب الحمد للہ کہا تو اس کو سب خوبیوں سے سراہا یعنی وہ ہمیشہ زندہ ہے، سب چیز جانتا ہے ہر چیز کر سکتا ہے، جہان کا تھامنے والا ہے، جو چاہا سو کیا جو چاہے سو کرے تو جس نے سبحان اللہ وبحمدہٖ کہا تو وہ خدا کو سمجھا اس واسطے خدا کے نزدیک یہ کلام بہت پیارا ہے اور اس کے واسطے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے چنانچہ حدیث ۱۸۸۸ میں ہے کہ جو اس کو سو بار صبح و شام پڑھے گا قیامت میں اس سے کوئی افضل نہ ہوگا۔

اگر برے نام ہوں تو بدل کر اچھے نام رکھنا چاہئیں

(۱۳۴۶) م زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ۔

مسلم میں زینبؓ ابو سلمہؓ کی بیٹی حضرتؐ کی پالی ہوئی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے تئیں تم آپ پاک نہ ٹھہراؤ، اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کون پاک ہے تم میں۔

ف مصابیح میں زینبؓ سے روایت ہے کہ میرا نام پہلے برہ تھا اس کے معنی تھے پاک۔ پھر حضرتؐ نے میرا نام بدل کر زینبؓ رکھا اور یہ حدیث فرمائی۔ اسی طرح حضرتؐ نے بہت نام بدلے جن میں اپنی پاکی یا شرک تھا جیسے عبد الشمس

ملک الملوک اور شہنشاہ نام رکھنا جائز نہیں

(۱۳۴۷) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ۔

مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہت بڑا کمبخت نام خدا کے نزدیک اس مرد کا نام ہے جس نے شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا۔

ف سب بادشاہوں کا بادشاہ خدا ہے بندے بیچارے محتاج کو کیا مناسب ہے کہ شاہنشاہ کہلاوے۔

(۱۳۴۸) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَخْبَثُهٗ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ۔

مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہایت پٹکا رامرد خدا کے نزدیک قیامت کے دن اور نہایت ذلیل اور پلید وہ مرد ہے جس کا شہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جائے حقیقت میں کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہیں سوائے خدا کے۔

ف ایران کے بادشاہوں کو شاہنشاہ کہتے تھے جس کا ترجمہ عربی میں ملک الاملاک ہندی میں مہاراج ہے چونکہ اس میں کھلا شرک تھا اور صاف بے ادبی تھی اس واسطے حضرتؐ نے منع کیا۔ ناچار بندے کو کب مناسب ہے کہ چھوٹا منہ بڑا بول بولے۔ اسی طرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہے غیر کو درست نہیں جیسے رحمٰن اور قدوس۔

Marfat.com

محبت سے غیر کے بچہ کو بیٹا کہنا جائز ہے

(۱۳۴۹) م اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَیْ بُنَیَّ وَمَا يَنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهٗ لَا يَضُرُّكَ يَعْنِي الدَّجَّالَ قَالَهٗ لَهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اِلَّا لَفْظَةَ اَیْ بُنَیَّ۔

مسلم میں مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے بیٹا کون چیز تجھ کو رنج میں ڈالتی ہے دجال سے البتہ وہ تجھ کو ضرر نہ پہنچا سکے گا یہ حضرتؐ نے مغیرہؓ سے فرمایا۔ اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کیا مگر اے بنی کا لفظ اس میں نہیں۔

ف مغیرہ سے روایت ہے کہ میں حضرتؐ سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں گی حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک یہ سب آسان ہے۔

گھر میں جانے سے پہلے اجازت لینا ضروری ہے

(۱۳۵۰) ق اَبُوْ مُوْسٰى اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَلْيَرْجِعْ

بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کسی سے اس کے گھر میں جانے کی اجازت مانگے تین بار سو اس کو اجازت نہ ملے تو پلٹ آئے۔

ف اجازت مانگنے کا یوں طریق ہے کہ دروازے میں کھڑے ہو کر سلام کرے پھر کہے کہ میں آؤں تین بار کہے اگر کوئی بلائے تو اندر جائے نہیں تو پھر آئے اور کھانسنا اور دستک دینا بجائے اجازت مانگنے کے ہے۔ شرع میں اجازت کا اس واسطے حکم ہوا کہ نہیں معلوم آدمی اپنے گھر میں کس طرح سے بیٹھا ہے۔

(۱۳۵۱) م اَبُوْ مُوْسٰى وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَلْاِسْتِيْذَانُ ثَلٰثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ۔

مسلم میں ابو موسیٰؓ اور ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گھر والے سے اجازت مانگنا تین بار چاہیے سو اگر تجھ کو اجازت ملے تو گھر میں جا اور نہیں تو پلٹ جا۔

ف جب کسی کے مکان میں جانے کا ارادہ کرے تو السلام علیکم کر کے تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اس مکان میں جائے اور نہیں تو پلٹ آئے اجازت مانگنے کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ننگا کھلا بے تکلف ہوتا ہے تو بے اطلاع گھس جانے سے شرماوے گا۔

دوسروں کے گھروں میں جھانکنا جائز نہیں

(۱۳۵۲) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَّفْقَئُوْا عَيْنَهٗ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر میں جھانکے بدون ان کی اجازت کے تو البتہ ان کو حلال ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ ڈالیں۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا حرام ہے اور گھر والے کو اس کا منع کرنا اور اینٹ پتھر مارنا درست ہے اگر اس کی آنکھ پھوٹ جاوے تو امام شافعیؒ کے نزدیک خون بہا نہیں لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک خون بہا ہے ان کے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جھانکنے والا اس لائق ہے کہ اگر نہ مانے تو اس کی آنکھ پھوڑ ڈالے اور یہ نہیں کہ اگر آنکھ پھوڑے تو خون بہا نہ دیوے۔

Marfat.com

(۱۳۵۳) ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ۔

بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آنے کی اجازت مانگنا تو صرف نظر ہی کے سبب سے ٹھہرائی گئی ہے۔

ف مصابیح میں روایت ہے کہ ایک شخص حضرتؐ کے گھر جھانکنے لگا حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میں تجھ کو جھانکتے دیکھتا تو تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا۔ پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شرع میں جو حکم ہے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگنے کا تو صرف اس واسطے ہے کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تو نے جھانکا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا۔ معلوم ہوا کہ بیگانے گھر میں جھانکنا سخت حرام ہے۔

(۱۳۵۴) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ اِلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَحَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهٗ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد جھانکے تیرے گھر میں بدون تیری اجازت پھر تو اس کو کنکری سے مارے سو تو اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر گناہ نہ ہوگا۔

سوتے وقت گھر میں آگ یا جلتا ہوا دیا چھوڑنے کی ممانعت

(۱۳۵۵) ق اَبُوْمُوْسٰى اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ۔

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر یہ آگ تو تمہاری دشمن ہے یعنی جلا دیتی ہے تو تم جب سو رہنے کا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اس کو بجھا دیا کرو۔

ف ایک بار مدینے میں ایک گھر مع گھر والوں کے جل گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ بجھا دینا سنت ہے لیکن اگر چراغ قندیل میں ہو اور آگ لگنے کا اس سے خوف نہ ہو تو بجھانا کچھ ضرور نہیں۔

(۱۳۵۶) ق اِبْنُ عُمَرَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ رکھا کرو آگ کو اپنے گھروں میں جب سویا کرو۔

ف اس واسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ اٹھتی ہے بلکہ مدینے میں ایک بار یونہی آدمی اور گھر جل گئے تھے۔

سلام کے آداب

سوار پیادے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں

(۱۳۵۷) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَ الْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور چلنے والا بیٹھے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو۔

سلام کا جواب دینا ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے

(۱۳۵۸) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ حَقُّ الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہیں۔ سلام کا جواب دینا۔

Marfat.com

وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَ تَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ۔

اور بیمار کو پوچھنا اور جنازوں کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا۔

(۱۳۵۹) م اَبُوْهُرَيْرَةَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيْلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ۔

حقوقِ اسلام

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان کے حق مسلمان پر چھ ہیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ وہ حقوق کیا ہیں یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو اس سے ملے تو اس کو سلام کر اور جب تجھ کو وہ بلائے اور دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے کسی کام میں نصیحت چاہے تو اس کو نیک نصیحت کر اور جب کہ وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہہ، اور جب کہ وہ بیمار پڑے تو اس کو جا کر پوچھ اور جب کہ مر جاوے تو اس کے جنازے کے ساتھ چل۔

ف پہلی حدیث میں پانچ حق فرمائے اور اس حدیث میں چھ تو مطلب یہ ہے کہ پانچ یا چھ میں منحصر نہیں بلکہ اسلام کے حق بہت ہیں مگر جس کی زیادہ ضرورت دیکھی اس کو فرما دیا کبھی پانچ کبھی چھ کبھی کم و زیادہ۔

اہل کتاب کو خود پہل کر کے سلام کرنا جائز نہیں

(۱۳۶۰) م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو اور جب تمہارا کسی سے راہ میں تو اس کو بہت تنگ راہ کی طرف دبایا کرو۔

ف یہود اور نصاریٰ کو آپ سلام کرنا تو حرام ہے اور اگر وہ سلام کریں تو جواب میں کہے وعلیکم یعنی تم پر بھی جس کے تم لائق ہو اور تنگ راہ میں دبانا اس واسطے فرمایا کہ جب ان لوگوں نے راہ حق کو چھوڑا تو ذلت کے لائق ہوئے۔

(۱۳۶۱) ق اَنَسٌ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا عَلَيْكُمْ۔

بخاری و مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سلام کریں تم کو کتاب والے یعنی یہود اور نصاریٰ تو اس کے جواب میں کہو کہ علیکم یعنی تم پر بھی۔

ف سلام دعا ہے اس واسطے منع کیا کہ کافروں کو بلکہ علیکم کہنے کو فرمایا یعنی تم پر وہ بات ہے جس کے تم لائق ہو۔

(۱۳۶۲) م عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہیں بھاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب زیادہ کر کے دینا۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے پاس یہودی آئے سو حضرتؐ سے السام علیک کے بدلے زبان دبا کے السام علیک کہا یعنی تجھ پر مری پڑے۔ حضرت عائشہؓ نے غصے ہو کر ان سے کہا کہ السام علیکم واللعنۃ یعنی تم پر خدا کی مار اور لعنت پڑے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم نے گالی کے بدلے کیوں گالی دی اور بڑھ کے لعنت کیوں کی خدا کو یہ پسند نہیں آتا۔

Marfat.com

(۱۳۶۳) م عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ تو زیادہ گو بدزبان نہ ہو۔

ف اس کا قصہ مذکور ہو چکا کہ یہودیوں نے حضرتؐ کو زبان داب کے بددعا کی حضرت عائشہؓ نے ان کو اسی طرح جواب دیا اور بڑھ کے لعنت کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جتنا انھوں نے کہا اس سے زیادہ کیوں کہا

داخلہ کیلئے علامت مقرر کرنا جائز ہے

(۱۳۶۴) م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَتَسْتَمِعَ سِوَادِيْ حَتّٰى اَنْهَاكَ فَقَالَ لَهٗ

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھ کو اجازت میرے پاس آنے کی یہی ہے کہ تو پردہ اٹھا دے اور میرے بھید کی بات سنے جب تک کہ میں تجھ کو منع نہ کروں یہ حضرتؐ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا۔

ف عبداللہ بن مسعودؓ حضرتؐ کے خادم تھے جب قرآن میں یہ حکم ہوا کہ حضرتؐ کے گھر میں لوگ بے اجازت نہ آویں تب حضرتؐ نے عبداللہ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجھ کو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہیں کہ کارِ خدمت میں حرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نہ کرنا یہی دلیل ہے اجازت کی اور جبکہ میں تجھ کو منع کروں اس وقت آنا درست نہیں۔

پاخانہ پھرنے کے لئے عورتوں کو گھر سے باہر نکلنا جائز ہے

(۱۳۶۵) ق عَائِشَةُ اِنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اپنی بیبیوں سے کہ البتہ تم کو حکم ہوا ہے کہ جائے ضرور کے واسطے نکلا کرو۔

ف حضرت کی بیبیاں جائے ضرور کو رات کے وقت باہر جاتی تھیں جب پردہ کرنے کا حکم ہوا تو شبہ ہوا کہ شاید جائے ضرور کے واسطے بھی نکلنا درست نہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

اجنبی عورت کے پاس تنہائی میں جانے کی ممانعت

(۱۳۶۶) ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ فَقَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔

بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو عورتوں کے پاس جانے سے تو ایک انصاری مرد نے پوچھا یا رسول اللہ بھلا خاوند کے رشتہ داروں کا حال تو بتائیے کہ یہ لوگ بھی عورت کے پاس جائیں یا نہ جائیں حضرتؐ نے فرمایا کہ خاوند کے رشتہ داروں کا عورت کے پاس جانا موت ہے یعنی ہلاکی اور فساد کا سبب ہے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتے داروں کو جیسے دیور جیٹھ کو خلوت میں عورت کے پاس جانا یا بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے آنا درست نہیں۔

(۱۳۶۷) م جَابِرٌ اَلَا لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ

Marfat.com

عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ۔

مردات کو اس عورت کے پاس نہ رہے جو کنواری نہیں مگر یہ کہ اس کا خاوند ہو یا رشتے دار محرم ہو۔

ف بیگانی عورت کے پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہے خواہ رات ہو خواہ دن، کنواری عورت ہو یا بیاہی یا بیوہ، لیکن اس حدیث میں کنواری عورت کے پاس رہنے سے صاف منع نہیں فرمایا اس واسطے کہ اکثر عادت یوں ہی کہ کنواری کے پاس اجنبی مرد نہیں رہتا۔

(۱۳۶۸) م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِيْ هٰذَا عَلٰى مُغَيِّبَةٍ اِلَّا وَمَعَهٗ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ آیا کرے کوئی مرد میرے اس دن کے بعد اس عورت کے پاس جس کا خاوند سفر کو گیا ہو یا مر گیا ہو مگر کہ اس کے ساتھ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہوں۔

ف یعنی جس عورت کا خاوند غائب ہو اس کے پاس کوئی مرد اکیلا نہ جایا کرے اور اگر دو تین مرد ہوں تو مضائقہ نہیں مرد اور عورت کی تنہائی میں بڑے بڑے فساد ہیں اس واسطے حضرتؐ نے خلوت منع فرمائی۔

(۱۳۶۹) م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّاَهَا مِنْ ذَالِكَ يَعْنِيْ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَاَةَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے اس کو پاک کیا ہے اس سے، یہ حدیث اسماء کے حق میں فرمائی جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بی بی تھیں۔

ف ایک بار صدیق اکبر اپنے گھر میں گئے دیکھا کہ چند بنی ہاشم بی بی کے پاس بیٹھے ہیں صدیق اکبرؓ کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے فرمایا کہ اسماء کو خدا نے بدکاری سے پاک کیا ہے۔ یہ حدیث اس وقت کی ہے جب عورتوں کو پردے کا حکم نہ ہوا تھا۔ اسماء پہلے جعفر طیارؓ کے نکاح میں تھیں جب وہ شہید ہوئے تو صدیقؓ کے نکاح میں آئیں پھر ان کے بعد علی مرتضیٰؓ کے نکاح میں آئیں۔

حضورؐ کا ارشاد شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح دوڑتا ہے

(۱۳۷۰) ق اَنَسٌ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ [1]

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ شیطان آدمی کے بدن میں پھرتا ہے خون کی طرح۔

ف یعنی شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہے بدخیال ڈالنے میں۔

مواقع تہمت سے بچنا اور اپنی برأت کا اظہار بہتر ہے

(۱۳۷۱) ق صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت صفیہ بنت حیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے دو انصاری مرد سے کہا کہ جلدی نہ کرو ٹھہر جاؤ البتہ یہ عورت تو صفیہ بنت حیی ہے۔

ف صحیح بخاری میں پوری روایت یوں ہے کہ حضرت صفیہؓ حضرتؐ کی بی بی مسجد میں حضرتؐ کی ملاقات

[1] امام مسلم نے حدیث مذکور اور مابعد والی حدیث کو عنوان "اپنی بیوی کے ساتھ غیر کو خلوت میں دیکھے تو کہنے کا حق ہے" میں ذکر کیا ہے حدیث مذکور صحیح مسلم میں حضرت صفیہؓ سے مروی ہے حضرت انسؓ سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

وآئیں اور حضرتؐ رمضان میں اعتکاف میں بیٹھے تھے حضرتؐ سے بات چیت کرتی رہیں، رات زیادہ ہوگئی، حضرتؐ ان کو پہنچانے چلے، راہ میں دو انصاری مرد ملے تب حضرتؐ نے ان سے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری بی ہے اور کوئی اجنبی عورت نہیں، بدگمان مت ہونا۔ انصاریوں نے کہا کہ سبحان اللہ یارسول اللہؐ آپ کی ات میں بدگمانی کا کیا دخل ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ انسان کے بدن میں شیطان اس طرح پھرتا ہے جیسے خون ں دوڑا کہ تمہارے دل میں کچھ بدگمانی ڈالے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی تہمت کے مکانوں سے بچے اور اگر کر ایسے مقام میں مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگوں میں ظاہر کردے تاکہ لوگ بدگمانی میں گرفتار نہ ہوں۔

مجلس میں بیٹھنے کے آداب

(۱۳۷۲) ق اَبُوْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیُّ اَلَا اُخْبِرُکُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَۃِ اَمَّا اَحَدُھُمْ فَاٰوٰی اِلَی اللّٰہِ فَاٰوَاہُ اللّٰہُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْیٰا اللّٰہُ مِنْہُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

بخاری اور مسلم میں ابو واقدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں میں خبر دیتا ہوں تینوں شخص کی سو ان میں ایک نے تو خدا کی طرف رجوع کی تو خدا نے اس کو جگہ دی اور دوسرا شرمایا تو خدا بھی اس سے شرمایا یعنی اس کو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے نے منہ موڑا تو خدا نے بھی اس سے اعراض کیا۔

ف بخاری میں ابو واقدؓ سے پوری روایت یوں ہے کہ حضرتؐ مسجد میں بیٹھے تھے اور حضرتؐ کے پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے آئے سو ان میں سے ایک تو پلٹ گیا اور دو آگے آئے۔ سو ان دو میں سے ایک نے حلقے میں مکان خالی پایا سو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا سب کے پیچھے بیٹھا جب حضرتؐ نے کلام سے فراغت پائی تب یہ حدیث فرمائی یعنی جو اندر مجلس میں بیٹھا حکم خدا دریافت کرنے کو سو خدا نے اس کی کوشش قبول کی۔ اور دوسرا اندر آنے سے شرمایا تو خدا نے اس کو عذاب سے بچایا اس واسطے کہ وہ ہر چند حضرتؐ سے دور بیٹھا لیکن مجلس میں شریک رہا اور تیسرے نے جب اپنے لائق جگہ نہ دیکھی تو غرور کے سبب چلا گیا اس واسطے غضب الٰہی میں گرفتار ہوا۔ معلوم ہوا کہ علم اور وعظ کی مجلس میں قریب ہونا نہایت افضل ہے اور دور بیٹھنا ہر چند جائز ہے لیکن ثواب میں کمتر ہے اور وہاں جا کر چلے آنا گناہ ہے۔

دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت

(۱۳۷۳) م جَابِرٌ لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثُمَّ یُخَالِفُ اِلٰی مَقْعَدِہٖ فَیَقْعُدُ فِیْہِ وَلٰکِنْ یَقُوْلُ تَفَسَّحُوْا۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہ اٹھے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو جمعہ کے دن پھر جیسے اس کے بیٹھنے کے مکان پر جا کر بیٹھے ولیکن یوں کہے کہ کھل بیٹھو۔

ف مسجد میں نماز کو جو جہاں آ کر بیٹھا اس کو اٹھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے درست نہیں لیکن یوں کہنا درست ہے کہ کھل کر بیٹھو صاحبو تاکہ سب کو جگہ ہو جائے۔

کوئی اپنی جگہ سے اٹھ کر پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ مقدار ہے

(۱۳۷۴) م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَّجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ فَھُوَ

مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی اٹھ جاوے اپنی جگہ سے پھر وہ پلٹ آئے تو اس جگہ کا وہی شخص

Marfat.com

اَحَقُّ بِہٖ۔ زیادہ تر حقدار ہے

ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی صف میں بیٹھا پھر وضو کرنے کو یا کسی اور کام کو جائے اور دوسرا شخص اس کی جگہ بیٹھ گیا ہو تو اس کو وہاں سے اٹھا دیوے اور پہلا شخص اپنی جگہ پر بیٹھے اسی طرح اور مجلس میں بھی۔

تیسرے کی موجودگی میں دو آدمیوں کو سرگوشی کی اجازت نہیں

(۱۳۷۵) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَۃً فَلَا یَتَنَاجَ اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو دو آدمی چپکے کان میں بات نہ کریں ایک کو چھوڑ کے۔

ف یہ اس واسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ وہ خیال کرے گا کہ مجھ کو مشورے کے لائق نہیں جانتے ہیں یا کچھ میری بدی کی فکر میں ہیں۔ اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ چار آدمی ہوں تو دو آدمیوں کا چپکے بات کرنا مضائقہ نہیں یعنی اس صورت میں رنج نہ آوے گا۔

لباس اور زینت کے احکام

سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے کی ممانعت

(۱۳۷۶) م اُمُّ سَلَمَۃَ مَنْ شَرِبَ فِیْ اِنَاءٍ مِّنْ ذَھَبٍ اَوْ فِضَّۃٍ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارًا مِّنْ جَھَنَّمَ۔

مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے سونے چاندی کے برتن میں پیا اس نے اپنے پیٹ میں غٹ غٹ کر کے دوزخ کی آگ بھر لی۔

ف چاندی سونے کا زیور عورت کو درست ہے مرد کو نہیں اگرچہ لڑکا ہو۔ پر چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا عورت مرد دونوں پر حرام ہے۔

(۱۳۷۷) م عُمَرُ اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَہٗ۔

مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہے جو آخرت میں بے نصیب ہے۔

مردوں کو خالص ریشمی کپڑے پہننے کی ممانعت

م (۱۳۷۸) ق اَنَسٌ اِنِّیْ لَمْ اَبْعَثْھَا اِلَیْکَ لِتَلْبَسَھَا وَاِنَّمَا بَعَثْتُ بِھَا اِلَیْکَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِھَا۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میں نے ریشمی کرتہ تیرے پاس اس واسطے نہیں بھیجا کہ تو اس کو پہنے میں نے تو صرف اس واسطے بھیجا تھا کہ تو اس کو بیچ کر اس کی قیمت سے فائدہ پاوے۔

ف حضرتؐ نے ریشمی کرتہ عمر فاروقؓ کو بھیجا۔ عمر فاروقؓ نے عرض کیا کہ یا حضرتؐ آپ تو ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہیں مجھ کو کیوں بھیجا۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے بیچنا درست ہے لیکن شراب اور سور کا کھانا پینا اور بیچنا دونوں حرام ہے۔

Marfat.com

(۱۳۷۹) ق عُمَرُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔

بخاری اور مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنے گا دنیا میں وہ آخرت میں اس کو نہ پہنے گا۔

(۱۳۸۰) م عَلِيٌّ شَقَّقْتُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ يَعْنِيْ ثَوْبَ حَرِيْرٍ اَهْدَاهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُكَيْدِرُ دُوْمَةَ فَقَالَ لَهُ وَالْفَوَاطِمُ اِحْدٰهُنَّ فَاطِمَةُ الزَّهْرَآءُ وَالثَّانِيَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدٍ اُمُّ عَلِيٍّ وَالثَّالِثَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ حَمْزَةَ۔

مسلم میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس ریشمی کپڑے کو پھاڑ اور اوڑھنیاں بنا کر ان عورتوں میں تقسیم کر جن کے فاطمہ نام ہیں مراد وہ ریشمی کپڑا ہے جو اکیدر رئیس دومہ کے بادشاہ نے حضرتؐ کو تحفہ بھیجا تھا۔ یہ حضرتؐ نے علی مرتضیٰؓ سے فرمایا اور فاطمہ نام کی تین عورتیں یہ ہیں: ایک تو فاطمہ زہراؓ اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی مرتضیٰؓ کی ماں تیسری فاطمہ امیر حمزہؓ کی بیٹی۔

ف ہر چند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہے لیکن اگر کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور عورتوں کے حوالہ کرے کسان کو حلال ہے

کسم سے رنگا ہوا کپڑا پہننے کی ممانعت

(۱۳۸۱) م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ لِبَاسِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا قَالَهُ لَهٗ حِيْنَ رَاٰى عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا۔

مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ یہ لباس کافروں کا ہے سو تو اس کو نہ پہن یہ حضرتؐ نے عبداللہ ابن عمروؓ سے فرمایا جب ان پر دو کپڑے کسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرتؐ نے عبداللہ سے کہا کہ کیا تیری ماں نے تجھ کو کسم کا رنگا کپڑا پہننا بتایا ہے عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ان کو دھو ڈالوں؟ حضرتؐ نے فرمایا بلکہ ان کو جلا دے۔ نہیں

ف جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا تاکہ اس کی برائی خوب دل میں ثابت ہو جائے۔ جلا دینا کچھ ضرور چنانچہ دوسری روایت میں آیا ہے کہ تو نے اس کو کیوں جلا دیا اپنی عورتوں کو دیتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہے عورت کو درست۔

ضرورت سے زیادہ فرش و فروش رکھنا بہتر نہیں

(۱۳۸۲) م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَيْرٍ وِفَرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِاِمْرَأَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا بچھونا اس کی بیوی کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان کا۔

ف یعنی حاجت سے زیادہ فرش رکھنا نام اور فخر کیلئے، شیطانی کام ہے۔ اور اگر مہمانوں کے واسطے چار پائی چار سے زیادہ فرش رکھے تو درست ہے منع وہی ہے جو بے حاجت ہو۔

تکبر سے کپڑا لٹکا کر چلنا جائز نہیں

(۱۳۸۳) م اِبْنُ عُمَرَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ اِزَارَكَ قَالَ فَرَفَعْتُهٗ ثُمَّ

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عبداللہ اونچا کر اپنی ازار کو۔ کہا عبداللہ بن عمرؓ نے سو میں نے اس کو اونچا کیا

Marfat.com

قَالَ زِدْ فَزِدْتُّ۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا زیادہ اونچا کر سو میں نے زیادہ تر اونچا کیا۔

ف کسی نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہاں تک اونچا کرنا چاہیے انھوں نے کہا کہ آدھی پنڈلیوں تک پائجامہ ٹخنوں کے اوپر رکھنا مباح ہے اور آدھی پنڈلیوں تک مستحب ہے۔

مردوں کو سونے چاندی کی انگوٹھی پہننا درست نہیں

(۱۳۸۴) **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ اِلٰی جَمْرَۃٍ مِّنْ نَّارٍ فَیَجْعَلُھَا فِیْ یَدِہٖ **قَالَہٗ** حِیْنَ رَاٰی خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ فِیْ یَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَہٗ فَطَرَحَہٗ فَقِیْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَکَ انْتَفِعْ بِہٖ فَقَالَ لَا وَاللّٰہِ لَا اٰخُذُہٗ اَبَدًا وَّقَدْ طَرَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ارادہ کرتا ہے آگ کی چنگاری کا پھر اس کو اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے۔ یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جبکہ سونے کی انگوٹھی ایک مرد کے ہاتھ میں دیکھی پھر حضرتؐ نے اس کو اتار لیا اور اس کو پھینک دیا۔ جب حضرتؐ تشریف لے گئے تو لوگوں نے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اس کو بیچ کے اپنا کام چلا تو اس نے کہا خدا کی قسم میں اس کو کبھی نہ لوں گا اور حالانکہ حضرتؐ نے اس کو پھینک دیا ہے۔

ف معلوم ہوا کہ سونا پہننا مرد کو حرام ہے اور ثابت ہوا کہ حاکم اور جس کو قدرت ہو وہ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھ سے مٹا ڈالے۔

حضورؐ کا اپنی مہر کے بارے میں ارشاد

(۱۳۸۵) **م** اِبْنُ عُمَرَ لَا یَنْقُشَنَّ اَحَدٌ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِیْ ھٰذَا۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری انگوٹھی پر نقش ہے۔

ف چھٹے سال ہجری کے حضرتؐ نے ارادہ کیا کہ بادشاہوں کو نامہ لکھیں اور ان کو اسلام کے دین پر بلائیں لوگوں نے عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہیں کرتے تب حضرتؐ نے مہر کھدائی۔ چاندی کے نگ پہ تین سطریں اس میں تھیں ایک سطر میں محمدؐ دوسری میں رسول تیسری میں اللہ۔ حضرتؐ کے بعد وہ انگوٹھی ابی بکرؓ کے پاس رہی ان کے بعد عمر فاروقؓ کے پاس رہی ان کے بعد حضرت عثمانؓ کے پاس رہی پھر ان کے ہاتھ سے کنوئیں میں گر پڑی اور نہ ملی۔ سو حضرتؐ نے منع کیا کہ کوئی اپنی مہر میں محمدؐ رسول اللہ نہ کھدائے تاکہ شبہ نہ پڑے کہ یہ حضرتؐ کی مہر ہے یا کسی اور کی۔

پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہننا چاہیے اور پھر بائیں میں

(۱۳۸۶) **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا خَلَعَ فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ وَلْیُنْعِلْھُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَخْلَعْھُمَا جَمِیْعًا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب جوتا پہنے کوئی تو چاہیے کہ شروع داہنے پاؤں سے کرے اور جب اتارے تو چاہیے کہ بائیں پاؤں سے پہلے اتارے اور چاہیے کہ دونوں جوتوں کو ساتھ پہنے یا دونوں کو ساتھ اتارے یعنی یوں نہ کرے کہ ایک پاؤں میں جوتہ پہنے اور دوسرا پاؤں ننگا ہو کہ اس میں تکلیف بھی ہے اور معیوب بھی ہے۔

لہ امام مسلمؒ نے حدیث مذکور کو عنوانِ بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

جوتا پہنکر چلنا چاہئے

(۱۳۸۷) م جَابِرٌ اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جوتیاں پہننے کی زیادہ تر عادت کرو اس واسطے کہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہے سوار بنا رہتا ہے۔

ف عرب میں دیہات کے لوگوں کو جوتا پہننے کی عادت کم تھی اس واسطے حضرتؐ نے ان کو یہ تعلیم کی خصوصاً ان کو جہاد اور سفر اکثر رہتا تھا تو اس سبب سے زیادہ تر حاجت تھی کہ جوتا پہن کے آدمی سوار کی طرح چلنے پھرنے میں مضبوط ہو جاتا ہے۔

ایک پاؤں میں جوتا پہنکر نہ چلنا چاہئے

(۱۳۸۸) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جب ٹوٹ جاوے کسی کی جوتی کا تسمہ تو نہ چلے دوسری ایک جوتی پہنے جب تک اس کو درست نہ کرلے۔

ف عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا تھا تسمہ دار جیسے کھڑاؤں۔ ایک جوتا پہننا اس واسطے منع کیا کہ کیچڑ میں گرنے کا خوف ہے اور موجب تکلیف ہے اور معیوب بھی ہے۔

کپڑا پہننے کے بعض ممنوعہ طریقے

(۱۳۸۹) م جَابِرٌ لَا تَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَّلَا تَحْتَبِ فِيْ اِزَارٍ وَّاحِدٍ وَّلَا تَاْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّآءَ وَلَا تَضَعْ اِحْدٰى رِجْلَيْكَ عَلَى الْاُخْرٰى اِذَا اسْتَلْقَيْتَ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ چلا کر ایک جوتی پہن کر اور ایک نہ بندھیں رانوں اٹھا کر اکڑ دنہ بیٹھ یعنی بدن کھلا دے گا اور نہ کھا بائیں ہاتھ سے اور اسی طرح کپڑے کو سب بدن پر لپیٹ کر نہ اوڑھ کہ نماز یا اور کسی کام میں ہاتھ نہ نکل سکیں اور نہ رکھ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر جب تو چت لیٹے یعنی اگر نہ بند ہوگا تو بدن کھلے گا۔ یہ حضرتؐ نے مسلمانوں کو ادب سکھائے

آداب خوراک و پوشاک وغیرہ

سرخ اور زرد خضاب کرنا جائز ہے

(۱۳۹۰) م جَابِرٌ غَيِّرُوْا هٰذَا الشَّيْبَ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ فرمایا کہ رنگ بدل ڈالو اس کا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے۔

ف فتح مکہ میں ابوقحافہ صدیق اکبرؓ کے باپ مسلمان ہوئے ان کی ڈاڑھی اور سر کے بال نہایت سفید تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہے لیکن سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہے۔ فقہا کہتے ہیں کہ وسمے کا خضاب درست ہے اس واسطے کہ بعضے اصحاب کرتے تھے وسمے کے سوائے اور خضاب سیاہ رنگ درست نہیں۔ واللہ اعلم۔

تصویر کشی کرنے اور گھر میں تصویر رکھنے کی ممانعت

(۱۳۹۱) ق جَابِرٌ وَعَائِشَةُ اِنَّ الْبَيْتَ

بخاری اور مسلم میں جابرؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ

Marfat.com

اَلَّذِیْ فِیْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِکَةُ۔

نے فرمایا کہ مقرر جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں فرشتے رحمت کے نہیں جاتے۔

ف جب رحمت کے فرشتے نہ آئے تو مقرر اس گھر میں بے برکتی پھیلے گی۔

(۱۳۹۲) م مَیْمُوْنَةَ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ کَانَ وَعَدَنِیْ اَنْ یَّلْقَانِیَ اللَّیْلَةَ فَلَمْ یَلْقَنِیْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِیْ

مسلم میں حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جبرئیلؑ نے مجھ سے ملاقات کا آج کی رات وعدہ کیا تھا سو مجھ سے ملاقات نہیں کی یہ جانو کہ قسم خدا کی کہ اس نے مجھ سے کبھی وعدہ خلاف نہیں کیا۔

ف حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ایک روز غمگین اور ملول اٹھے میں نے عرض کی یا رسول اللہ آج حضرتؐ کو کیوں رنج ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی سو وہ دن اسی طرح گذرا پھر حضرتؐ کے جی میں آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا بلا ہے پھر حضرتؐ نے اس کو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھ سے وہاں پانی چھڑکا۔ جو رات ہوئی جبرئیلؑ سے ملاقات ہوئی۔ حضرتؐ نے ان سے نہ آنے کا سبب پوچھا۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ ہم کو حکم نہیں اس گھر میں جانے کا جہاں تصویر اور کتا ہووے۔ پھر حضرتؐ نے صبح کو کتوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔

(۱۳۹۳) م عَائِشَةُ مَا یُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلَا رُسُلُهٗ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدے کو خلاف نہیں کرتا اور نہ اسکے پیغمبر وعدہ خلاف کرتے ہیں

ف ایک بار حضرت جبرئیلؑ نے حضرتؐ سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمہارے پاس آئیں گے سو وہ وقت گذر گیا اور حضرت جبرئیلؑ نہ آئے پھر حضرتؐ نے دیکھا کہ گھر میں کتے کا بلا ہے اس کو نکلوا دیا جب حضرت جبرئیلؑ آئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی خدا اور رسول اس کے وعدہ خلاف نہیں کرتے اس کا کیا سبب ہے جو تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ ہم کو کتے نے روکا تھا فرشتے رحمت کے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا اور تصویر ہوتی ہے۔

(۱۳۹۴) ق عَائِشَةُ یَا عَائِشَةُ مَتٰی دَخَلَ هٰذَا الْکَلْبُ هٰهُنَا۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ یہ کتا اس مکان میں کب گھس آیا تھا۔

ف اس کا قصہ ہو چکا کہ حضرت جبرئیلؑ نے حضرتؐ کے پاس آنے کا وعدہ کیا تھا سو حضرتؐ کے گھر میں کتا گھس آیا تھا اس سبب سے ان کے آنے میں دیر ہوئی تھی جب حضرتؐ کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی۔

(۱۳۹۵) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنانے والا دوزخ میں ہے۔

ف یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہے۔

(۱۳۹۶) م اَبُوْهُرَیْرَةَ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ یَخْلُقُ خَلْقًا کَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ لِیَخْلُقُوْا شَعِیْرَةً۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اس سے بڑا کون ظالم ہے جو گیا کہ بناوے تصویر کو میری طرح تو چاہیے کہ ایک ذرہ بناوے یا ایک دانہ پیدا کریں یا ایک جو بناویں۔

Marfat.com

ف یعنی جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے میں خدا کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں حالانکہ ایسے عاجز ہیں جاندار تو ایک طرف ہے ذرہ یا جو برابر بے جان حقیر چیز کو بھی نہیں بنا سکتے۔

(۱۳۹۷) م عَائِشَةُ حَوِّلِي هٰذَا فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا يَعْنِي سِتْرًا كَانَ فِيهِ تَمَاثِيلُ طَائِرٍ قَالَهُ لَهَا۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ پردہ اتار ڈال اس واسطے کہ جب میں اندر آتا ہوں اور اس کو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد پڑتی ہے۔ مراد وہ پردہ ہے جس میں چڑیوں کی تصویریں تھیں یہ حضرتؐ نے عائشہؓ سے فرمایا۔

ف یہ پردہ اس وقت میں تھا جب تصویر رکھنا حرام نہ تھا۔

پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنانا جائز نہیں

(۱۳۹۸) ق عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا نے ہم کو اس کا حکم نہیں کیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنائیں۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ایکبار لڑائی کیلئے تشریف لے گئے اور میں نے دروازے کو کپڑے سے منڈھا جب حضرت تشریف لائے تو اس کو حضرتؐ نے پھاڑ ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قبروں پر چادر ڈالنا اور اس کے گرد فرش کرنا شریعت محمدی میں معتبر نہیں

سفر میں کتا اور گھنٹا رکھنے کی ممانعت

(۱۳۹۹) م أَبُوهُرَيْرَةَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ساتھ نہیں دیتے رحمت کے فرشتے ان لوگوں کا جن میں کتا اور گھنٹا ہوتا ہے۔

(۱۴۰۰) م أَبُوهُرَيْرَةَ الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گھنٹا اور گھونگرو شیطان کا باجا ہے۔

ف گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن میں اس واسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہے اور عورت کے گھونگرو اور پازیب اور چھڑے بھی اسمیں داخل ہیں کہ اس کی آواز سے مردوں کی نظر عورت پر پڑتی ہے۔

اونٹ کی گردن میں تانت کا ہار ڈالنے کی ممانعت

(۱۴۰۱) ق أَبُوبَشِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ لَا تَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَّتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ۔

بخاری اور مسلم میں ابوبشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ باقی رہے اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا گر کاٹ ڈالا جاوے

ف گنڈا کاٹنا اس واسطے فرمایا کہ اس میں گھنٹا باندھتے تھے اور گھنٹا رکھنا حرام ہے یا اس واسطے کہ دوڑانے میں یا چرنے میں کہیں اٹک نہ جاوے، یا وہ لوگ نظر نہ لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان میں عوام لوگ نیلا گنڈا جانور کے اسی خیال سے باندھتے ہیں۔

❖

Marfat.com

حیوان کے منہ پر مارنے اور نشان لگانے کی ممانعت

(۱۴۰۲) ق جَابِرٌ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِیْ وَسَمَهٗ فَقَالَ لَمَّا رَاٰی حِمَارًا قَدْ وُسِمَ فِیْ وَجْهِهٖ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اس کو جس نے اس گدھے کو داغا یہ حضرتؐ نے فرمایا جبکہ منہ داغے ہوئے گدھے کو دیکھا۔

ف جانور کا منہ داغنا حرام ہے سب علما کے نزدیک منہ کے سوا اور بدن بیماری کے واسطے داغنا درست ہے۔

راستہ میں بیٹھنے کی ممانعت

(۱۴۰۳) ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ۔

بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو راہوں کے بیٹھنے سے تو صحابؓ نے کہا یا رسول اللہ ہم کو تو راہوں کے بیٹھنے سے کوئی چارہ نہیں کہ ہم وہاں آپس میں بات چیت کرتے ہیں سو حضرتؐ نے فرمایا اگر تم وہاں کی بغیر نشست کے نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا کرو۔ اصحابؓ نے کہا راہ کا کیا حق ہے یا رسولؐ اللہ؟ حضرتؐ نے فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگوں کے عیبوں سے آنکھ کو نیچے جھکانا اور لوگوں کی تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنا یعنی اینٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھانا اور بد کام سے روکنا۔

ف یعنی اول تو راہ میں بیٹھنا بہتر نہیں اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے۔

بال میں بال جوڑنا اور بدن گودنا درست نہیں

(۱۴۰۴) ق اِبْنُ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا اس عورت پر جو دوسری عورت کے بال میں بال کو جوڑے اور اس عورت پر جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑ لے اور اس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اس عورت پر جو اپنا بدن گدوائے۔

ف بال میں بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہے اس واسطے کہ اس میں تغیر خلقتِ الٰہی ہے اور تزویر اور بناوٹ بھی ہے کہ آدمی دھوکا کھاوے۔

عورتوں کو باریک کپڑا پہننے کی ممانعت

(۱۴۰۵) ھ اَبُوْ هُرَیْرَةَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِیَاطٌ کَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلَاتٌ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی لوگ ہیں کہ ان کو میں نے نہیں دیکھا۔ ایک قوم تو وہ ہیں کہ ان کے ساتھ کوڑے رہیں گے جیسے بیلوں کی دمیں کہ ان سے لوگوں کو مارتے ہیں گے اور دوسری قسم وہ عورتیں ہیں جو

Marfat.com

مَآئِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا۔

کپڑے پہنے ہیں اور ننگی ہیں مردوں کو اپنی طرف جھکاتی ہیں آپ مردوں کی طرف جھکتی ہیں سر ان کے جیسے اونٹوں کے جھکے کوہان وہ عورتیں بہشت میں نہ جاویں گی اور اس کی خوشبو نہ پاویں گی اور البتہ اس کی خوشبو ملتی ہے اتنی اور اتنی دور سے یعنی بہت دور سے۔

ف یعنی حضرتؐ کے وقت میں ایسے لوگ نہ تھے اول قسم کے چوبدار اور کوڑے والے مراد ہیں جو مظلوم کو بادشاہ اور حاکم کے پاس نہیں جانے دیتے بلکہ مارتے ہیں اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتیں ہیں اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہیں اور ننگی ہیں یعنی ان کا ایسا لباس ہے جس سے بدن نظر آتا ہے جیسے باریک دوپٹے اور جالی کی کرتیاں۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا لباس حرام ہے اس واسطے کہ لباس سے غرض یہ ہے کہ بدن چھپے پھر جب بدن ہی کھلا رہا تو لباس سے کیا فائدہ ہوا۔

جس لباس سے لوگوں کو دھوکا ہوتا ہو ایسا لباس پہننے کی ممانعت

(۱۴۰۶) **ق** اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرِ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ۔

بخاری اور مسلم میں اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ ملی چیز سے آپ کو آسودہ دکھلانے والا جیسے مکر کا جوڑا پہننے والا۔

ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرتؐ میری ایک سوت ہے تو مجھ پر اس بات میں کچھ گناہ تو نہیں کہ میں اپنے خاوند کی طرف سے اس چیز کا دینا ظاہر کروں جو حقیقت میں نہیں دی تاکہ سوت جلے اور جھنجلائے۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ صاف مکاری اور خلاف نمائی ہے ہرگز درست نہیں کہ ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ۔

ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا جائز نہیں

(۱۴۰۷) **خ** اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ازار اور پائجامہ نیچے ٹخنوں سے ہو سو دوزخ میں ہے یعنی نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہے۔

اترائے ہوئے کپڑے کو زمین پر کھینچتے پھرنا بڑا گناہ ہے

(۱۴۰۸) **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی مَنْ یَّجُرُّ اِزَارَہٗ بَطَرًا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا نظر رحمت سے نہیں دیکھتا اس کی طرف جو اپنی ازار کو غرور سے لٹکائے کھینچتا جاتا ہے۔

ف یعنی جس نے غرور سے پائجامہ یا ازار یعنی تہ بند ٹخنے سے نیچے لٹکایا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا۔ پائجامہ نیچا کرنا خواہ غرور سے ہو خواہ بے غرور حرام ہے چنانچہ دوسری حدیث میں صاف آیا ہے۔

(۱۴۰۹) **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّمْشِیْ فِیْ حُلَّۃٍ تُعْجِبُہٗ نَفْسُہٗ مُرَجِّلٌ جُمَّتَہٗ اِذْ خَسَفَ اللّٰہُ بِہٖ فَھُوَ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد اپنے بالوں کو کنگھی کئے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ کر پھولتا ہوا چلا جاتا ہے کہ ناگاہ

اپنی آرائش سے
گھمنڈ میں آنا اف
اترائے ہوئے چ
کی مذمت

Marfat.com

يَتَجَلْجَلُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

خدا نے اس کو زمین میں دھنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر ڈگریں کھاتا دھنستا چلا جاتا ہے۔

ف ہر چند ستھری پوشاک پہننا بالوں میں کنگھی کرنا درست ہے بلکہ سنت ہے لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی آرائش سے گھمنڈ آیا اور اس نے آپ کو دور کھینچا تو مقرر غضب الٰہی میں گرفتار ہوا خواہ دنیا میں جیسا کہ اس شخص پر گذرا خواہ آخرت میں اسی واسطے اکثر اہل تقویٰ نے عمدہ لباس نہیں پہنا اور اپنی اولاد کی بھی یہ عادت نہ ڈالنے دی کیونکہ اب وہ زمانہ نہیں کہ آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالوں میں کنگھی کیا کرے اور پھر اپنی بغلیں نہ جھانکے۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شخص صرف راہ کے کانٹے پھینکنے سے بخشا گیا اور یہ شخص فقط اکڑ کر چلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین میں دھنسایا گیا تو ان حدیثوں سے ایک عمدہ قاعدہ ہاتھ لگا کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو لیکن اس کے ثواب سے ناامید نہ ہونا چاہئے اور بدکام اگرچہ ظاہر میں خفیف معلوم ہوتا ہو لیکن اس کے وبال سے نڈر نہ ہونا چاہئے۔

قبا اور ریشمی فروج پہننا کیسا ہے

(۱۴۱۰) ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ قَالَهٗ عِنْدَ نَزْعِهٖ فَرُّوْجَ حَرِيْرٍ لَبِسَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کا پہننا لائق نہیں پرہیزگار لوگوں کو۔ یہ حضرتؐ نے خود ریشمی قبا اتارتے وقت جو آگے پہنے تھے فرمایا۔

ف فروج اس قبا کو کہتے ہیں جس کا پیچھے سے دامن چاک ہو سواری کے واسطے خوب ہوتی ہے۔ سو ولیسی ریشمی قبا کسی نے حضرتؐ کو بھیجی تھی اس وقت تک ریشمی کپڑا پہننا حرام نہ تھا حضرتؐ نے اس کو پہن کر نماز پڑھی بعد نماز کے اس کو برا جان کر اتار ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی اور پرہیزگار دنیا کی آرائش اور زینت نہیں کرتے اگرچہ حلال اور مباح بھی ہو۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت

(۱۴۱۱) ق عَائِشَةُ عَلٰى رِسْلِكَ فَاِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ قَالَهٗ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ۔[1]

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جلدی نہ کر ٹھہر جا اس واسطے کہ میں امید رکھتا ہوں کہ مجھ کو بھی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہے۔ یہ حضرتؐ نے ابی بکر صدیقؓ سے کہا ہجرت سے پہلے۔

ف حضرتؐ سے پہلے سب اصحاب مدینے کی طرف ہجرت کر گئے۔ صدیق اکبرؓ نے بھی حضرتؐ سے ہجرت کی اجازت مانگی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ پھر صدیق اکبرؓ حضرتؐ کے ساتھ کے لئے منتظر رہے۔ جب حضرتؐ کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرتؐ کے ہمراہ مدینے میں آئے۔ اس حدیث سے نہایت فضیلت صدیق اکبرؓ کی ثابت ہوئی کہ حضرتؐ نے اپنی رفاقت کے واسطے سوائے صدیقؓ کے کسی کو نہ ٹھہرایا۔

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "چادر سے سر ڈھانکنا جائز ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

کالی کملی اوڑھنا درست ہے

(۱۴۱۲) خ أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قِيْلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَيُرْوٰى سَنَهْ فِي الْمَوْضِعَيْنِ۔

بخاری میں ام خالد سعید بن عاص کی خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ام خالد یہ سیاہ سوسی کی چادر اچھی اور ایک روایت میں بجائے سنا کے سنہ دونوں مقام پر آیا ہے اور دونوں ان لفظوں کے معنی اچھے کے ہیں۔

خ ام خالد سے روایت ہے کہ ایک بار حضرتؐ کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے ان میں ایک چادر سیاہ دھاریدار اون کی چھوٹی سی تھی حضرتؐ نے فرمایا کہ میں یہ کس کو دوں اصحاب چپ تھے اور میں کم عمر لڑکی تھی حضرت نے مجھ کو بلا کر وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکوں کو چیز دیکر اس کی تعریف کرنا تاکہ لڑکے خوش ہوں مستحب ہے۔

مردوں کو ریشمی کپڑے پہننا جائز نہیں

(۱۴۱۳) ق عُمَرُ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔

بخاری اور مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا وہ آخرت میں نہ پہنے گا۔

ف ریشمی کپڑا جس کا تانا اور بانا دونوں ریشم ہوں جیسے اطلس اور کمخواب اور تافتہ سو عورتوں کو درست ہے اور مردوں پر حرام لیکن بقدر سنجاف کے درست ہے اور جس کا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا تو وہ مردوں کو بھی حرام نہیں جیسے مشروع اور عکس اس کا حرام ہے۔

زنانوں کو عورتوں کے پاس آمد و رفت کی ممانعت

(۱۴۱۴) ق أُمُّ سَلَمَةَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ يَعْنِي الْمُخَنَّثِيْنَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کریں تمہارے پاس یہ یعنی مخنث زنانے مرد۔ [1]

ف حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ہمارے گھر میں ایک زنانہ مرد آیا حضرتؐ نے اس کو دیکھ کے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتوں کو زنانے مرد سے پردہ کرنا ضرور ہے۔ مخنث اس کو کہتے ہیں جو ہیجڑا اور زنانہ مرد ہو۔

تصویر بنانے والوں کی سزا

(۱۴۱۵) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک سب لوگوں سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت میں تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

(۱۴۱۶) ق عَائِشَةُ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تصویر بنانے والوں پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور ان کو حکم ہوگا کہ زندہ کرو جن کو تم نے بنایا۔

تصویر گھر میں رکھنے اور بنانے کی ممانعت۔

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "عورتوں کو مردوں کی صورتیں بنانا اور مردوں کو عورتوں کی سی شکلیں بنانا جائز نہیں" میں ذکر کیا ہے

(چشتی)

Marfat.com

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک چادر مول لی جس میں تصویریں تھیں اس کو بطور پردہ دروازے پر لٹکایا تھا حضرتؐ نے جو اس کو دیکھا تو باہر کھڑے رہے گھر میں نہ آئے تو مجھ کو معلوم ہوا کہ حضرتؐ کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی ہے تب میں نے کہا کہ یا رسولؐ اللہ میں توبہ کرتی ہوں جس چیز سے کہ آپ کو ملال ہے تب حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ چادر کیسی ہے میں نے کہا کہ مول لی ہے آپ کے بیٹھنے کے واسطے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مکان میں تصویریں ہوں اس میں جانا مکروہ ہے مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے مکانوں میں تصویریں نہ رکھیں اور نفیس مباح چیزیں کیا کم ہیں جو تصویروں سے مکان کو بتخانہ بنائے اور اس پر خدا کی لعنت برسائے۔

(۱۴۱۷) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا۔

مصوروں پر عذاب

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جس نے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اس پر عذاب کرتا رہے گا یہانتک کہ وہ اس میں جان ڈالے اور جان ڈالنا اس کبھی نہ ہو سکے گا یعنی تو عذاب بھی موقوف نہ ہوگا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا بہت بڑا گناہ ہے اس واسطے کہ یہ کام خدا کا ہی تو تصویر بنانے والا گویا درپردہ خدائی کا دعویٰ کرتا ہے دوسرا سبب یہ کہ تصویر سازی جڑ ہے بت پرستی کی لیکن درخت اور پہاڑ اور بیل بوٹا بنانا درست ہے۔

امراض کیلئے دوا اور دعا

سحر کا ذکر

(۱۴۱۸) ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ فِيْهِ جَآءَنِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَ رَأْسِيْ لِلَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ اَوِ الَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِيْ عِنْدَ رَأْسِيْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذِيْ اَرْوَانَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ کیا تو نے جانا کہ خدا نے مجھ کو حکم کیا جس میں میں نے اس سے حکم چاہا یعنی میری دعا قبول کی اور جادو کا حال بتا دیا سو میرے پاس دو مرد آئے ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پیر کے پاس سو کہا اس نے جو میرے سر کے پاس تھا اس سے جو میرے پیر کے پاس تھا یا اس نے جو میرے پیر کے پاس تھا اس سے کہ جو میرے سر کے پاس تھا، کیا درد ہے اس مرد کو یعنی حضرتؐ کو، اس نے جواب میں کہا اس پر جادو کا اثر ہے، اس نے کہا کس نے اس کو جادو کیا ہے دوسرے نے کہا لبید اعصم کے بیٹے نے کیا ہے۔ اس نے کہا کس چیز میں کیا ہے دوسرے نے کہا کہ کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جھڑے اور نر چھوارے کی باہی کے غلاف میں، اس نے کہا کہ یہ کہاں رکھا ہے

Marfat.com

حضورؐ پر سحر کا اثر ہوا مگر باوجود قدرت آپ نے انتقام نہیں لیا

دوسرے نے کہا ذی اروان کے کنوئیں میں۔

ف مصابیح میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرتؐ پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت جانتے کہ میں کر چکا۔ اور بخاری میں یوں روایت ہے کہ حضرتؐ بیبیوں سے صحبت نہ کر سکتے تھے چنانچہ ایک روز حضرتؐ میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی۔ پھر حضرتؐ چند اصحاب کے ساتھ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے۔ اس کے نکالتے ہی حضرتؐ کو صحت حاصل ہوئی۔ میں نے کہا یا حضرتؐ اس جادوگر یہودی کو سزا دیجئے اور شہر سے نکلوا دیجئے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مجھ کو تو شفا دی میں کس واسطے لوگوں میں فتنہ انگیزی کروں اور شور غل مچاؤں۔ حضرتؐ پر جادو اثر کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرتؐ کے معجزے دیکھکر حضرتؐ کو جادوگر کہتے تھے اور مشہور یوں ہے کہ جادوگر پر جادو اثر نہیں کرتا تو جب حضرتؐ پر جادو کا اثر ہوا تو ان کے نزدیک بھی حضرتؐ کو جادوگر کہنا درست نہ ہوا۔

(۱۴۱۹) ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِيْنِ يَعْنِيْ بِئْرَ ذِيْ اَرْوَانَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ خدا کی قسم اس کنوئیں کا پانی جیسے مہندی کا بھگویا پانی اور اس کے چھوارے کے درخت جیسے شیطانوں کے سر یعنی ذی اروان کنوئیں کے۔

ف حضرت پر جادو کرنے کا قصہ اوپر گذرا۔ اس کنوئیں کی وحشت اور ویرانی کا حال حضرتؐ نے بیان کیا۔

(۱۴۲۰) ق عَائِشَةُ اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو تو خدا نے چنگا کر دیا اور مجھ کو برا لگا کہ لوگوں پر فساد اٹھاؤں۔

ف لبید بن عاصم یہودی نے حضرتؐ پر جادو کیا تھا چنانچہ اس کا قصہ پانچویں باب میں مفصل ہو چکا جب اس کا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عائشہؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ یا رسول اللہؐ آپ اس جادوگر کو سزا دیجئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ ہر چند جادوگر کی سزا قتل ہے لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضورؐ کا قصور اس نے کیا تھا سو حضرتؐ نے دفع شر کی مصلحت سے اور اپنے مزید کرم سے بدلا نہ لیا۔

زہر کا بیان

(۱۴۲۱) ق اَنَسٌ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذَالِكِ اَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَهُ لِصَاحِبَةِ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا ایسا نہیں کرتا کہ تجھ کو اس پر قادر کر دیتا یا یوں فرمایا کہ مجھ پر قادر کر دیتا۔ حضرتؐ نے زہر والی بکری والی سے فرمایا۔

ف خیبر میں ایک یہودی عورت نے بکری میں زہر ڈال کے حضرتؐ کی دعوت کی۔ حضرتؐ نے اور اصحاب نے کھانا شروع کیا پھر ہاتھ اٹھا لیا اور اصحاب کو منع کیا اور فرمایا کہ اس میں زہر ہے پھر اس عورت کو بلایا اس نے زہر ڈالنے کا اقرار کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ حضرتؐ کو اس زہر کی ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی صدمے سے حضرتؐ کا انتقال بھی ہوا۔

Marfat.com

دعا پڑھ کر مریض پر دم کرنا مستحب ہے

(۱۴۲۲) ق عَائِشَةُ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا كَانَ اِذَا اشْتَكٰى اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سختی کو لیجا اے آدمیوں کے پالنے والے اور صحت دے تو ہی شافی ہے صحت نہیں بدون تیری صحت کے ایسی شفا دے جو بیماری کو نہ چھوڑے حضرتؐ کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اس کو اپنے داہنے ہاتھ سے سہلاتے پھر یہ دعا اَذْهِبِ سے سَقَمًا تک فرماتے۔

(۱۴۲۳) ق عَائِشَةُ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا تَشْفِيْ سَقِيْمَنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا كَانَ اِذَا اشْتَكٰى اِنْسَانٌ اَلشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ بِسَبَّابَتِهٖ هٰكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا بسم اللہ یہ مٹی ہے ہمارے زمین کی لپٹی ہے ہمارے بعضے کے لعاب دہن سے چنگا کرتی ہے ہمارے بیماری کو ہمارے رب کے حکم سے حضرتؐ کا معمول تھا کہ جب کوئی حضرتؐ سے بیماری کی شکایت کرتا یا اس کے ریم کا زخم ہوتا کہیں گھاؤ ہوتا تو حضرتؐ زمین پر کلمے کی انگلی لگاتے پھر اٹھا لیتے اور یہ فرماتے۔

ف لعاب دہن اور خاک سے شفا ہونا صرف حضرت کی دعا کی برکت سے تھا اسی واسطے مدینے کی مٹی کو خاک شفا کہتے ہیں۔

نظر بد وغیرہ کے جھاڑ پھونک کرانا جائز ہے

(۱۴۲۴) ق اُمُّ سَلَمَةَ اِسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ قَالَهٗ حِيْنَ رَاٰى جَارِيَةً فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ[1]

بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کے واسطے جھاڑ پھونک کراؤ کہ اس کو نظر لگی ہے یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جبکہ حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں ایک لڑکی کے منہ پر زردی دیکھی۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر درست ہے اور قرآن اور اسمائے الٰہی سے جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے لیکن جس میں شرک کا مضمون ہو یا اس کے معنی غیر معلوم ہوں تو ہرگز درست نہیں۔

قرآنی دعا پڑھنے پر اجرت لینا جائز ہے

(۱۴۲۵) م عَوْفُ بْنُ مَالِكِ نِ الْاَشْجَعِيُّ اِعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ[1]

جس منتر میں شرک کا شائبہ ہو وہ جائز ہے

مسلم میں عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو کچھ مضائقہ نہیں منتر میں جب تک کہ اس میں شرک کا مضمون نہ ہو۔

ف مالک نے کہا کہ ہم نے حضرتؐ سے عرض کی کہ ہم زمانۂ کفر میں جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اب کیا حکم ہوتا ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہندی منتر اکثر حرام ہیں بلکہ صاف کفر ہیں کہ ان میں شرک کا مضمون ہوتا ہے جیسے کلوا بیر اور لونا چماری اور باسکھ دیو اور منومان کی دہائی ہوتی ہے اور اسی طرح وہ

[1] روایت مذکور کے الفاظ میں تقدم و تاخر ہو گیا ہے۔

Marfat.com

منتر بھی حرام ہیں جن کے معانی نہ معلوم ہوں کہ شاید ان میں بھی شرک ہو۔

(۱۴۲۶) م جَابِرٌ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں جس سے ہو سکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پہنچانا تو کیا چاہیے

ف جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے منتر کرنا منع فرمایا۔ میرے بھائی کو بچھو کا منتر آتا تھا اس نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے منتر منع کیا اور مجھ کو بچھو کا منتر آتا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس منتر کو تو میرے آگے پڑھ، اس نے پڑھا۔ حضرتؐ نے اس کو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ جس منتر میں شرک اور کفر کا مطلب نہ ہو تو وہ منتر درست ہے شرک یہ کہ خدا کے سوائے کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اس سے مدد مانگے جس طرح اکثر منتروں میں ہوتا ہے چنانچہ لونا چماری اور کلوا بیر کی دہائی کہ ایسے منتر صاف کفر ہیں ان کا کرنا ہرگز ہرگز درست نہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو تو درست ہے۔

درد کی جگہ ہاتھ رکھکر دعا پڑھنا مستحب ہے

(۱۴۲۷) م عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ قَالَهُ لَهٗ

مسلم میں عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ وہاں اپنا ہاتھ رکھ جہاں تیرے بدن میں درد ہوتا ہے اور بسم اللہ تین بار کہہ اور سات بار کہہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں خدا کی اور اس کی قدرت کی اس چیز کے شر سے جس کا مجھ کو غم اور خوف ہے۔

مرض سے شفا یاب ہونے کی دعا

ف مصابیح میں عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے درد اور بیماری کی حضرتؐ سے شکایت کی تب حضرتؐ نے یہ دعا فرمائی میں نے اس پر عمل کیا مجھ کو شفا حاصل ہوئی۔

نماز میں شیطانی وسوسہ سے پناہ مانگنا جائز ہے

(۱۴۲۸) م عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ ذٰلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلٰثًا قَالَهُ لَهٗ حِيْنَ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلَاتِيْ وَ قِرَاءَتِيْ يُلَبِّسُهَا عَلَيَّ۔

مسلم میں عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ شیطان ہے اس کو خِنزَب کہتے ہیں سو جبکہ تو اس کا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اس کے شر سے اور اپنی بائیں طرف تین بار تھک تھکاوے یہ حضرتؐ نے عثمان بن ابی العاصؓ سے فرمایا جبکہ اس نے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہے میرے اور میری نماز اور قرأت کے اندر مجھ کو قرآن کے پڑھنے میں شبہ ڈال دیتا ہے۔

ف یعنی جو شیطان کہ نماز میں شبہ ڈالتا ہے اس کا خنزب لقب ہے پھر اس کا علاج بتایا۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شیطان وضو میں شبہ ڈالتا ہے اس کا ولہان لقب ہے۔

بعض دواؤں کا ذکر اور بعض بیماریوں کا علاج

(۱۴۲۹) ق اُمُّ قَيْسٍ بِنْتُ مِحْصَنٍ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ

بخاری اور مسلم میں ام قیس بنت محصن سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے عورتوں سے فرمایا کہ کیوں تالو اور حلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس

Marfat.com

کوٹ اور اگر کے منافع کا ذکر

بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ۔ لہ

گھونٹی سے تم لازم پکڑو اس کوٹ کو کہ اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے ان میں سے ایک ذات الجنب ہے یعنی پانجر کا درد حلق کے ورم میں ناک میں ڈالئے اور ذات الجنب میں حلق کے اندر ڈالئے

ف عرب کی عورتیں ورم حلق میں جو اپنے لڑکوں کو گھونٹی دیتی تھیں حضرتؐ نے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ کوٹ کی گھانٹی دیا کرو۔ پھر فرمایا کہ کوٹ میں سات بیماریوں کی شفا ہے دو کو بیان کیا یعنی ورم حلق اور ذات الجنب کو، پانچ بیماریوں کو نہیں مذکور کیا ہے۔ لیکن معلوم کیا چاہیئے کہ کوٹ گرم خشک ہے حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہے اور زہر کو دفع کرتا ہے اور جماع کی قوت زیادہ کرتا ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو قتل کرتا ہے جب کہ شہد کے ساتھ پیئے اور جگر اور معدے کے ضعف کو دفع کرتا ہے اور تجاری کے بخار کو شفا دیتا ہے لڑکوں کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہے اس واسطے حضرتؐ نے یہ تجویز کی اہل حدیث عود ہندی کو قسط یعنی کوٹ کہتے ہیں لیکن اطبا عود ہندی کو اگر کہتے ہیں۔ اگر بھی گرم خشک ہے دماغ اور دل اور معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے اور بلغم کو تحلیل کرتا ہے اور کھانسی اور دمہ اور غشی اور سر و خفقان کو اور اسہال اور استسقا کو دور کرتا ہے۔

(۱۴۳۰) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ۔ لہ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کلونجی میں ہر بیماری کی دوا ہے سوائے موت کے۔

ف سب بیماریوں کی سردار دوا کلونجی ہے۔

(۱۴۳۱) **ق** جَابِرٌ اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ

پچھنا کن ایام میں لگانا مناسب ہے اور کن میں نہیں۔

بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی دوا میں بہتری اور شفا ہے تو سینگی کے پچھنوں میں اور شہد کے پینے میں اور آگ سے داغنے میں بھی شفا ہے۔

ف اس واسطے کہ اگر خونی بیماری ہے تو اس کا علاج پچھنے لگانا ہے اور اگر مواد کی کثرت ہے تو شہد سے اسہال کرنا چاہیئے اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہے تو داغنا اس کی تدبیر ہے اس حدیث میں تمام فن طب کی علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا۔ عبداللہ بن عمر سے ابن ماجہ میں روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پچھنے لگانا نہار بہتر ہے اور پچھنے لگانے سے یعنی پس سر عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہے اور خون نکالنا دوشنبہ اور سہ شنبہ اور پنجشنبے کو بہتر ہے اور ہفتے اور یکشنبے اور چہار شنبے اور جمعے میں منع ہے لیکن بخاری میں حدیث ہے کہ حضرتؐ نے داغنے سے منع کیا اور مسلم میں روایت ہے کہ جنگ خندق میں جب سعد بن معاذ کے ہاتھ میں ہفت اندام رگ پر تیر لگا تو خون نہ بند ہوتا تھا حضرتؐ نے اس رگ کو اپنے ہاتھ سے داغا اور حضرتؐ کے اصحاب میں بھی داغنے کا معمول تھا تو علمائے حدیث نے کہا ہے کہ جب تک اور علاج ممکن ہو تو داغنا درست نہیں کہ اس میں تکلیف اور خطرہ ہے اور جس وقت کہ بیماری نہایت سخت ہو اور سوائے داغنے کے کوئی علاج کارگر نہ ہوتا ہو اسوقت میں داغنا درست ہے۔

لہ امام مسلم نے عنوان مذکور کی حدیثوں کو عنوان "اللہ نے ہر مرض کی دوا پیدا کی ہے لہذا علاج کرنا مستحب ہے" میں ذکر کیا ہے۔
لہ صحیح مسلم میں ان فی الحبۃ کے الفاظ مروی ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

(۱۴۳۲) ق عَائِشَةُ اَلْحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تپ دوزخ کی سخت گرمی سے ہے۔

ف پوری روایت یوں ہے کہ اس کو پانی سے سرد کرو یعنی تپ کا علاج غسل ہے سرد پانی سے لیکن یہ علاج اس تپ کو خاص ہے جو دھوپ سے یا گرم غذا اور دوا سے پیدا ہوئے ہوا ور یہ نہیں کہ ہر ایک تپ کا یہی علاج ہے اس واسطے کہ عرب کا ملک گرم ہے اکثر اسی قسم کی وہاں تپ ہوتی ہے طب میں اس کو حمی یومی کہتے ہیں۔

(۱۴۳۳) م جَابِرٌ لِکُلِّ دَآءٍ دَوَآءٌ فَاِذَا اُصِیْبَ دَوَآءُ الدَّآءِ بَرَأَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہے پھر جب وہ دوا بیماری کو پہنچے تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی ہے۔

ف یعنی حقیقت میں ہر ایک بیماری کی دوا علم الٰہی میں ٹھہر چکی ہے گو اطبا کو نہ معلوم ہو پھر فرمایا کہ باوجودیکہ ہر بیماری کی دوا ہے لیکن وہ دوا اپنی تاثیر میں مستقل نہیں حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہے یہی سبب ہے کہ سو بار آزمائی دوا بعضی جگہ مطلق اثر نہیں کرتی۔

(۱۴۳۴) ق اَبُوْ سَعِیْدٍ صَدَقَ اللّٰهُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ۔

بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا ہے تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔

ف ایک شخص حضرتؐ کے پاس آیا اس نے کہا کہ میرے بھائی کا پیٹ چلتا ہے حضرتؐ نے فرمایا اس کو شہد پلا، اس نے شہد پلایا، پیٹ بند نہ ہوا، پھر اس نے اسہال کا شکوہ کیا حضرتؐ نے پھر شہد پلانے کو فرمایا اسی طرح تین بار فرمایا چوتھی بار اس نے کہا کہ یا حضرتؐ شہد سے تو اور زیادہ دست آتے ہیں۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور چوتھی بار بھی شہد پلانے کو فرمایا چنانچہ چوتھی بار پیٹ بند ہو گیا۔ یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہے یعنی خدا نے جو قرآن میں خبر دی ہے کہ شہد میں صحت اور شفا ہے سو سچ ہے یا اس شخص کی شفا شہد سے حضرتؐ کو وحی سے معلوم ہوئی ہو گی۔ اس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہو گا اس واسطے حضرتؐ نے شہد تجویز کیا تاکہ مواد کو نکال دے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہو گیا اس حکمت کو اس کا بھائی نہ جانتا تھا دست آنے سے گھبراتا تھا۔

جہاں طاعون ہو وہاں نہ جانا چاہئے اور نہ ڈر کی وجہ سے وہاں سے نکلنا چاہئے

(۱۴۳۵) ق اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُوْنِ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا۔ [1]

بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم کسی زمین میں وبا سنو تو اس میں نہ جاؤ اور جب ایسی زمین میں وبا پڑے جس میں تم ہو تو اس سے نہ نکلو۔

ف جس ملک میں وبا ہو نہ جائے، کیوں اپنے تئیں ہلاکی اور بلا میں ڈالے اور اگر اسی ملک میں وبا پڑی ہو تو اس میں سے نہ بھاگے صبر اور توکل خدا پر کرے اور خدا سے بھاگ کے کہاں بچے گا حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وبا میں صبر کرنے والا شہید کا ثواب پاوے گا اور وہاں سے بھاگنے والا گنہگار ہے جس طرح کافروں کی صف سے بھاگا۔

[1] امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "طاعون، بدشگونی اور کہانت وغیرہ کا بیان" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

اسلام میں بدشگونی وغیرہ کی کوئی حقیقت نہیں

(۱۴۳۶) ق جَابِرٌ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَلَا غُوْلَ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگ جاتی اور شگون بد لینا کچھ حقیقت نہیں اور دیو بھوت بھی ضرر دینے کا مالک نہیں۔

ف کفار عرب کو اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہے کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہے سو فرمایا کہ یہ بات غلط ہے اور یہ گمان تھا کہ جنگل میں دیو بھوت رنگ برنگ شکلیں بناتے ہیں اور لوگوں کو راہ سے بہکاتے ہیں اور ضرر رسانی کے مالک ہیں سو فرمایا حضرتؐ نے کہ یہ بھی غلط ہے بدون خدا کے چاہے کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ تم تمام جہان کے مالک خدا کو کیوں بھولتے ہو اور اِدھر اُدھر جی بھٹکاتے ہو۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب جنگل میں تم کو دیو بھوت نظر پڑیں تو تم اذان کہا کرو کچھ ضرر نہ ہوگا۔

نحوست، بدشگونی اور فال وغیرہ کا ذکر

(۱۴۳۷) ق اِبْنُ عُمَرَ اَلشُّؤْمُ فِی الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نحوست اور نامبارکی عورت میں ہے اور گھوڑے اور گھر میں۔

ف اس حدیث سے ویسی نحوست مراد نہیں جیسا جاہلوں کا اعتقاد ہے بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہے یعنی اگر نحوست کسی چیز میں ممکن ہوتی تو ان چیزوں میں ہوتی چنانچہ یہی مطلب دوسری حدیث میں موجود ہے جس کی سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے۔ عورت میں نامبارکی یہ کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ کہ شریر اور بدذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اس کا ہمسایہ بد ہو۔

فال دیکھنا اور کاہن کے پاس آنا جانا جائز نہیں

(۱۴۳۸) م صَفِیَّةُ بِنْتُ اَبِیْ عُبَیْدٍ مَنْ سَاَلَ عَرَّافًا فَلَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً۔

مسلم میں روایت ہے صفیہ ابی عبید کی بیٹی سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو نجومی یا فال دیکھنے والے سے کچھ نیک بد پوچھے تو اس کی نماز چالیس رات تک قبول نہ ہوگی۔

ف غیب کی بات سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا جس نے نجومی یا رمال یا جوتشی یا فال والے سے کچھ پوچھا اس کے ایمان میں خلل ہے۔

(۱۴۳۹) م عَائِشَةُ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ یَخْطَفُهَا الْجِنِّیُّ فَیَقُرُّهَا فِیْ اُذُنِ وَلِیِّهٖ فَیَزِیْدُ فِیْهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَقَالَهٗ لَهَا حِیْنَ قَالَتْ اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوْا یُحَدِّثُوْنَنَا فَنَجِدُهٗ حَقًّا۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس سچ بات کو فرشتوں سے جن لے بھاگتا ہے سو اس کو اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے تو وہ اس میں اور سو جھوٹ زیادہ کرتا ہے یہ حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے کہا جب کہ انھوں نے کہا کہ کاہن لوگ ہم کو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اس کو ہم سچ پاتے تھے۔

ف عرب میں چند لوگ تھے جو جنوں سے راہ رکھتے تھے اور ان سے حال دریافت کر کے آئندہ کی خبریں لوگوں کو بتلاتے تھے دین اسلام میں حکم ہوا کہ سوائے خدا کے غیب کوئی نہیں جانتا کاہن جھوٹے اور بے حقیقت ہیں

Marfat.com

ن سے دریافت کرنا درست نہیں حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ یا حضرتؐ اگر کاہن جھوٹے ہیں تو اس کا کیا سبب ہے
ان کی بات سچ بھی ہوتی تھی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اس عالم میں ہوتا ہے اس کا حکم فرشتوں کو ہوتا
ہے فرشتے اول آسمان پر آپس میں اس کی گفتگو کرتے ہیں شیطان اور جن وہاں جا کر سن آتے ہیں اور اپنے پوجنے والے
پیشتوں کو بتاتے وہ لوگ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر لوگوں سے کہتے ہیں وہی ایک بات تو سچ ہوتی ہے اور
باقی واہیات۔ نادان لوگ اسی ایک سچ بات کو دلیل پکڑ کے معتقد ہوتے ہیں اور ان کی اکثر جھوٹی باتوں کو اپنی نادانی
اور حماقت سے یاد نہیں رکھتے۔

(۱۴۴۰) مر مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ۔

مسلم میں معاویہ بن حکم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیغمبروں میں ایک پیغمبر تھے کہ لکیریں بناتے تھے سو جس کی لکیر ان کی لکیر سے موافق پڑی سو وہی ٹھیک ہے۔

علم رمل وغیرہ کے حرام ہونے کی دلیل۔

ف معاویہ بن حکمؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرتؐ سے پوچھا کہ ہم کفر کی حالت میں علم غیب جاننے والوں کے پاس جاتے تھے حضرتؐ نے فرمایا کہ اب ان کے پاس مت جایا کرو پھر میں نے کہا کہ بعضے لوگ لکیریں کھینچ کے کچھ حال بتاتے ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ کفار عرب کا دستور تھا کہ جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد بہت لکیریں بیشمار کھینچتے پھر دو دو لکیریں ملا کر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو لکیریں رہ جاتیں تو اس کام کو نیک جانتے اور اگر ایک لکیر رہتی تو اس کو بد جانتے علمائے حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہیں اس واسطے کہ خط کشی اس پیغمبر کا معجزہ تھا تو اس کے موافق اور لوگوں سے ہونا محال ہے۔ بعضے نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہیں سو غلط بات ہے اس واسطے کہ اس پیغمبر کی خط کشی بالیقین معلوم نہیں ہو سکتی تا کہ اس خط اور اس خط کی موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ آئندہ کی بات بالیقین کوئی نہیں جان سکتا اور اس کے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم شرع میں ہرگز درست نہیں۔

کوڑھی اور جذامی وغیرہ سے بچنا چاہیئے

(۱۴۴۱) مر الشَّرِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ فَالَّهُ رَجُلٌ مَجْذُومٌ مِنْ وَفْدِ ثَقِيفٍ۔

مسلم میں شرید بن سوید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہم نے تیری بیعت مانی یعنی تیرا مسلمان ہونا قبول کیا اپنے گھر کو پلٹ جا یہ حضرتؐ نے ثقیف کی قوم کے کوڑھی کو فرمایا۔

ف ثقیف کی قوم مسلمان ہونے کو حضرتؐ کے پاس آئی ان میں ایک کوڑھی تھا حضرتؐ نے اس کو اپنے پاس نہ بلایا بلکہ کہلا بھیجا کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہے حضرتؐ نے اس واسطے اس کو نہ بلایا کہ کہیں اس کو لوگ حقیر نہ جانیں تو اس کو رنج ہو اور یہ جو بعضے لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بیماری لگ جاتی ہے اس واسطے حضرتؐ نے نہ بلایا سو غلط بات ہے اس واسطے کہ اور حدیث میں ثابت ہوا ہے کہ حضرتؐ نے کوڑھی کو اپنے ساتھ کھلایا ہے اور اگر کسی کو نفرت آوے اور درس کی صحبت سے پرہیز کرے تو درست ہے اس کا حکم بھی اور حدیث میں ثابت ہے۔

Marfat.com

طبِّ نبویؐ

اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کی شفا بھی رکھی ہے

(۱۴۴۲) خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَآءٍ اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَآءً۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں اتارا خدا نے کوئی مرض مگر اس کی شفا بھی اتاری ہے۔

ف حضرت سلیمانؑ کو حق تعالیٰ نے دواؤں کے خواص الہام کئے اکثر طب انھیں سے معلوم ہوئی۔ معلوم ہوا کہ علم طب سیکھنا درست ہے، خدا کو شافی جان کے دوا علاج کرنا توکل کے مخالف نہیں اس واسطے کہ حضرتؐ نے بہت علاج کئے ہیں۔

شفا تین چیزوں میں ہے

(۱۴۴۳) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلشِّفَآءُ فِیْ ثَلٰثَةٍ فِیْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَاَنْهٰى اُمَّتِیْ عَنِ الْكَیِّ

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شفا بیماری سے تین چیز میں ہے سینگی کے پچھنے میں اور شہد کے پینے میں اور آگ کے داغنے میں اور میں منع کرتا ہوں اپنی امت کو داغنے سے۔

ف اس حدیث کی شرح گذر چکی ہر چند اس حدیث میں داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرتؐ سے ثابت ہوا ہے تو مطلب یہ کہ اگر اور دوا سے صحت ہوگی تو داغنے سے دور رہے اور نہیں تو درست ہے۔

کلونجی سے علاج

(۱۴۴۴) ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشُّوْنِيْزُ فِيْهِ دَوَآءٌ مِّنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوائے موت کے کلونجی میں ہر بیماری کی دوا ہے۔

ف طب کا قاعدہ یہ ہے کہ دوا بالضد چاہئے یعنی گرم بیماری کی سرد دوا اور سرد کی گرم تو حدیث کا مطلب یہ کہ ہر ایک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہے اس واسطے کہ گرم خشک ہے یا کہ بالخاصیۃ گرم اور سرد دونوں قسم کی بیماریوں کو فائدہ کرتی ہو اس واسطے کہ علم طب میں ثابت ہے کہ بہت گرم چیزیں گرم بیماریوں کو فائدہ کرتی ہیں اور سرد چیزیں سردی کو دور کرتی ہیں چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مفید ہے حالانکہ کاسنی سرد ہے اور اسی طرح خوب کلاں تپ کو مفید ہے گرمی سے ہو یا سردی سے حالانکہ اس کا مزاج گرم ہے۔ جالینوس نے اپنی کتاب میں اور بوعلی سینا نے قانون میں لکھا ہے کہ شونیز یعنی کلونجی گرم خشک ہے بلغم کو کاٹتی ہے اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہے اور سوں اور چتیوں اور سفید داغ کو فائدہ کرتی ہے اور سرکے کے ساتھ پھنسیوں کو مفید ہے اور بلغمی ورم اور سخت ورم کاٹتی ہے اور سرکے کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو نفع کرتی ہے اور اگر اس کو بھون کر پوٹلی باندھ کر سونگھے تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے پر لگائے تو سر کے درد کو دور کرے اور اگر سرکے کے ساتھ اوٹا کر کلی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور اگر بیخ سوسن کے تیل کے ساتھ گھس کر اس کو ناک میں ڈالے تو ابتدائے نزول الماء یعنی موتیا بند کو دور کرے اور پیٹ کے کیڑے اس سے مر جاتے ہیں اور اگر چند روز اس کو استعمال کرے تو حیض بستہ جاری ہو جائے اور شہد اور گرم پانی کے

کلونجی کے منافع کا ذکر کلونجی ہر بیماری کیلئے مفید ہے نادر مرزجان کے بعض محدود تنبیہات کا جواب

[1] حدیث مذکور کے الفاظ صحیحین کی روایت کے مطابق نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

...مثانے اور گردے[19] کی پتھری کو گرادے اور بلغمی[20] اور سوداوی تپ کو دور کرے اور اس کے دھوئیں سے کیڑے مکوڑے ...ک جاتے ہیں معلوم ہوا کہ شونیز میں بڑے بڑے فائدے ہیں یہاں تک تو طبیبوں کی عقل پہنچی باقی اس کے ...ندے خدا ہی کو خوب معلوم ہیں اس واسطے حضرتؐ نے اس کی تعریف فرمائی۔

بیماری کے واسطے پچھنے لگوانا جائز ہے

(۱۴۴۵) ق اَنَسٌ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جن چیزوں سے تم دوا کرتے ہو ان میں بہتر دوا پچھنے لینا اور دریائی کوٹ ہے۔

پچھنے اور کوٹ وغیرہ سے علاج کرنے کی تعریف۔

ف کوٹ ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے اس واسطے اس کو عود ہندی بھی کہتے ہیں۔ ہندوستان سے جہاز پر ...رب میں جاتا تھا اس واسطے حضرتؐ نے اس کو دریائی فرمایا اس کا مزاج گرم خشک ہے، معدہ اور دل اور ...ماغ کو فائدہ کرتا ہے اور سردی کی بیماریوں کو دور کرتا ہے اور پچھنوں سے خون فاسد نکل جاتا ہے اس واسطے ...ضرتؐ نے ان کی تعریف کی۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ جس کے درد سر ہوتا تھا اس کو حضرت پچھنے فرماتے تھے اور تیرہویں ...اریخ اور اکیسویں تاریخ اور منگل اور بدھ اور ہفتے میں خون نکالنا حدیث میں منع ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج ...رنا درست ہے توکل کے خلاف نہیں۔

حریرہ مریض کے لئے مفید ہے

(۱۴۴۶) ق اِبْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ اِنَّ التَّلْبِیْنَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِیْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کا حریرہ بیمار کے دل کو راحت پہنچاتا ہے اور کچھ غم بھی کھوتا ہے۔

ف تلبینہ بے چھنے جو کے آٹے کے حریرے کا نام ہے دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے اور معدے کو مواد سے صاف کرتا ہے تو ناتوان بیمار کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا صفر السعادۃ میں روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کا معمول تھا کہ اہل ماتم کو جو کا حریرہ کھلاتی تھیں تاکہ ٹھنڈک پڑے اور غم دور ہو۔

جذام اور کوڑھ کا بیان

(۱۴۴۷) خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ لَمْ یَصِلْ سَنَدَهٗ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھاگ کوڑھی سے جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے بخاری نے اس حدیث کی پوری سند نہیں بیان کی۔

ف اس بیماری سے آدمی کو نفرت آتی ہے تو بیمار کو زیادہ تر رنج آتا ہے اس واسطے اس کی صحت منع فرمائی۔

لدود کا بیان

(۱۴۴۸) خ عَائِشَةُ هَرِیْقُوْا عَلَیَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِیَتُهُنَّ لَعَلِّیْ

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اونڈیلو میرے اوپر سات مشکیں جن کے دہانے کھلے ہوں تاکہ میں

[1] صحیح بخاری میں یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے مروی ہے حضرت ابن عمرؓ سے نہیں (چشتی)

[2] منہ پر ایک جانب دار کھنا۔ (چشتی)

Marfat.com

أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ قَالَهُ حِيْنَ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فِي مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ۔

لوگوں کو وصیت کروں یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب حضرتؐ کو درد کی شدت ہوئی اس بیماری میں جس میں حضرتؐ کا انتقال ہوا۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی تو ہم نے حضرتؐ کو ایک ناند میں بٹھایا اور ان مشکوں سے پانی ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ حضرتؐ نے اشارہ کیا کہ بس پھر حضرتؐ باہر نکلے اور نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا معلوم ہوا کہ حضرتؐ کو بیماری میں گرمی کی کمال شدت تھی۔ یہ زہر کا اثر تھا جو خیبر میں یہودی عورت نے دیا تھا۔

عمل قرآنی میں چند بکریوں کی شرط کر لینا جائز ہے

(۱۴۴۹) خ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جن کاموں پر تم مزدوری لینے ہو تو قرآن کی مزدوری لینا ان سے زیادہ تر لائق ہے۔

ف حضرتؐ کے اصحاب ایک گاؤں میں گئے کسی نے ان کی ضیافت نہ کی ان کے زمیندار کو سانپ نے کاٹا جھاڑ پھونک بہتیری کی آرام نہ ہوا تو وہ لوگ اصحاب کے پاس آئے کہ تم میں کسی کو منتر آتا ہو تو اس کو جھاڑے۔ ابو سعید خدری صحابی نے کہا کہ ہاں ہم کو منتر آتا ہے بغیر کچھ لئے ہم نہ پڑھیں گے تم نے ہماری ضیافت نہ کی۔ تیس بکریوں کا وعدہ ٹھہرا۔ ابو سعیدؓ نے الحمد اس پر پڑھی وہ فوراً اچھا ہو گیا۔ تیس بکریاں لے آئے۔ بعضے اصحاب نے ان کے کھانے میں تامل کیا اور قرآن پر محنت لینا درست نہ جانا۔ پھر حضرتؐ کے روبرو یہ سب قصہ کہا حضرتؐ نے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہے ان بکریوں میں ہمارا بھی حصہ لگاؤ۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ تم کو بھلا معلوم ہو گیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھانے کی بھی محنت لینا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام مالکؒ اور شافعیؒ کا اور پچھلے حنفی مذہبوں کا

نظر بد کا لگ جانا حق ہے

(۱۴۵۰) ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر سچ مچ ہے

ف یعنی بعضی نظر لگ جاتی ہے خدا نے اس میں تاثیر رکھی ہے۔

فال لینا کیسا ہے

(۱۴۵۱) خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا طِيَرَةَ وَ خَيْرُهَا الْفَأْلُ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شگون بد لینا بے حقیقت بات ہے اور بہتر ہے نیک فال لینا

ف عرب کا دستور تھا چڑیاں اور جانوروں کی آوازوں پر شگون بد لیتے تھے ہوا اس کو حضرتؐ نے منع کیا کہ نرا وہم اور خیال ہے بے حکم خدا کے کچھ نہیں ہو سکتا اور فال اس کو کہتے ہیں کہ کسی سے لفظ سن کے نیک گمان کرنا خدا کے بھروسے پر جیسے بیمار سالم کے لفظ سے تو یوں گمان کرے کہ میں خدا کے فضل سے صحیح اور سالم ہوا اور یہ جو

Marfat.com

فالنامے بے علموں میں مشہور ہیں ان میں فال دیکھنا ہرگز درست نہیں ان میں تو خوف کفر ہے غیب کی بات سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں۔

کہانت کا بیان

(۱۴۵۲) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّمَا ھٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْکُھَّانِ فَقَالَ لِحَمَلِ بْنِ مَالِکِ بْنِ النَّابِغَۃِ

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے حمل بن نابغہ کو فرمایا کہ یہ تو کاہنوں کے بھائیوں سے ہے۔

ف ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اس کے پیٹ کا بچہ گر پڑا حضرتؐ نے اس کے عوض میں ایک غلام دلایا تو حمل بن مالک نے تک جوڑ کے یوں کہا کَیْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا اَکَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَھَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِکَ بَطَلَ یعنی کیوں عوض دیجئے اس کا جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا ایسے کا بدلا تو عبث دلایا تب حضرتؐ نے اس کے حق میں یہ حدیث فرمائی۔ کاہن عرب میں وہ لوگ تھے جو ہونے والی باتیں جنوں سے سیکھ کر بتاتے تھے۔ ایک سچی بات میں سو جھوٹ ملا کر سجع یعنی تک جوڑ کے نادانوں کو بہکاتے تھے سو حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ شخص بھی وہی تباہی بات کو تک بندی سے کاہنوں کی طرح سے کہتا ہے یہ بھی ان میں داخل ہے اسی طرح ہندوستان میں بھی طاہی تباہی خلاف شرع باتوں میں نادانوں کے بہکانے کے واسطے بعضے بے دین تک بندی کرتے ہیں جیسا کسی مردود نے یوں کہا ہے معاذ اللہ کہ خدا کے چار بیٹے بھنگ بوزہ نماز روزہ، کسی نے بھنگ بوزہ نیا کسی نے نماز روزہ۔ اسی طرح اور بہتیری خرافاتیں جاہلوں میں مشہور ہیں یہ لوگ بھی کاہنوں میں داخل ہیں اور خدا اور رسول کے دشمن ہیں۔

عجوہ (عمدہ کھجور) کے متعلق حضورؐ کا ارشاد

(۱۴۵۳) ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ لَمْ یَضُرَّہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سُمٌّ وَّلَا سِحْرٌ۔

بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو صبح کو سات کھجور عجوہ کھائے اس دن اس کو کوئی زہر اور جادو ضرر نہ کرے گا۔

ف عجوہ ایک عمدہ قسم کھجور کی ہے جو مدینے میں ہوتی ہے۔

ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگا کرتی

(۱۴۵۴) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا یُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کے جانور بیمار ہوں وہ اس کے گھاٹ پر جس کے جانور تندرست ہیں پانی پلانے کو نہ لاوے۔

ف اس واسطے حضرتؐ نے منع نہیں کیا کہ تندرستوں کو ان کی بیماری لگ جاوے گی جیسا کہ عوام خلقت کا اعتقاد ہے اس واسطے کہ حضرتؐ نے خود فرمایا ہے کہ بیماری کسی کی کسی کو نہیں لگتی چنانچہ اسی باب میں حدیث ہو چکی ہے بلکہ حضرتؐ نے اس واسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور شاید بیمار جانوروں کے ملنے خدا کی تقدیر سے بیمار ہو گئے تو عوام کا یہ اعتقاد زیادہ تر مضبوط ہو جاوے گا بیماری لگ جانے کا تو ناحق شرک میں گرفتار ہو دیں گے اور خدا کو بھولیں گے۔

Marfat.com

مرضٰی (مریضوں) کا بیان

کفارۂ مرض کا بیان

(۱۴۵۵) ق عَایِشَۃُ مَامِنْ مُّصِیْبَۃٍ تُصِیْبُ الْمُسْلِمَ اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ بِھَا عَنْہُ حَتَّی الشَّوْکَۃُ یُشَاکُھَا۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسی مصیبت نہیں جو مسلمان کو پہنچے مگر کہ اس کے سبب سے خدا اس کے گناہ دور کرتا ہے یہاں تک کہ کانٹا چبھنے سے بھی۔

ف یعنی اگرچہ کمتر مصیبت اور تکلیف ہو مثل کانٹا چبھ جانے کے تو اس پر بھی ثواب سے خالی نہیں سبحان اللہ کیا کریمی کی شان ہے، نکتہ نوازی اس کا نام ہے۔

(۱۴۵۶) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّصِبْ مِنْہُ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ خدا خیر اور بہتری کیا چاہتا ہے تو اس پر کچھ مصیبت ڈالتا ہے

مومن کے لیے مصیبت رحمتِ الٰہی ہے

ف مسلمان کو لازم ہے کہ مصیبت سے نہ گھبرائے مصیبت کو خدا کا غضب نہ سمجھے اس کو خدا کا کرم جانے کہ مصیبت میں گناہ گھٹتے ہیں درجے بلند ہوتے ہیں ہر دم خدا یاد آتا ہے آرام میں اکثر آدمی خدا کو بھول جاتا ہے اگر مصیبت اور بلا آدمی کے حق میں بہتر نہ ہوتی تو خدا اپنے پیغمبروں پر اور نیک بندوں پر نہ ڈالتا مصیبت مسلمان کے حق میں اکسیر ہے سونے چاندی کو جو کھرا کرنا چاہے تو اس کو آگ سے گلاتے ہیں لیکن اس مصیبت سے خدا کی پناہ جس سے آدمی کافر ہو جائے یا خدا کو بھولے اور اس کا گلہ کرے۔

مرگی پر صبر کرنے کی فضیلت

(۱۴۵۷) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَکِ الْجَنَّۃُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَکِ فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ لَّا اَتَکَشَّفَ فَدَعَا لَھَا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو صبر کر اور تجھ کو بہشت ملیگی اور اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اللہ تجھ کو چنگا کر دیوے یہ حضرتؐ نے اس عورت سے فرمایا جو مرگی کی بیماری سے گر پڑتی تھی۔

ف عطا سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ دیکھ یہ سیاہ عورت بہشتی ہے حضرتؐ سے اس نے کہا تھا کہ یا حضرتؐ دعا کیجیے کہ میری مرگی دور ہووے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر اس عورت نے کہا کہ میں نے بیماری قبول کی اور صبر اختیار کیا لیکن یہ دعا کیجیے کہ مرگی کے وقت میرا بدن نہ کھل جایا کرے حضرتؐ نے دعا کی چنانچہ اس کا بدن اس حالت میں ہرگز نہ کھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کرنے کا بدلا بہشت ہے۔

جس کی بینائی جاتی رہے اس کا اجر

(۱۴۵۸) خ اَنَسٌ اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْہِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُہٗ مِنْھُمَا الْجَنَّۃَ۔

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جب میں نے اپنے بندے کو اس کی دو پیاری چیزوں میں مبتلا کیا یعنی دونوں آنکھیں اس کی جاتی رہیں پھر اس نے صبر کیا

Marfat.com

تو ان کے عوض اس کو میں بہشت دونگا۔

ف دونوں آنکھیں آدمی کو بہت پیاری ہیں ان کا پھوٹنا یا ان کی روشنی کا کم ہونا اس پر نہایت شاق ہے جب اس نے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اس واسطے اس کا بدلا بہشت کو مقرر کیا۔

بچوں کی عیادت[1] کو جانا سنت ہے

(۱۴۵۹) **ق** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى۔

بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا ہی کا تھا جو اس نے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا اور ہر چیز کی اس کے نزدیک مدت مقرر ہے۔

ف اسامہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے پاس تھے حضرتؐ کی کسی بیٹی نے حضرتؐ سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرتا ہے آپ تشریف لائیے تب حضرتؐ نے یہ کہلا بھیجا یعنی لڑکا خدا کی امانت تھا خدا نے لیا تو صبر کرنا چاہیے بیگانی چیز پر کچھ دعوی نہیں اس لڑکے پر کیا موقوف ہے ہر چیز کی ایک مدت ہے آخر اس کو فنا ہے۔

دیہاتیوں کی عیادت کرنا بھی مسنون ہے

(۱۴۶۰) **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا بَاْسَ عَلَيْكَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ كَلَّا اِلَّا حُمَّى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ فَنَعَمْ اِذًا۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھ پر کچھ حرج نہیں یہ تپ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے اگر خدا نے چاہا۔ یہ حضرتؐ نے ایک گنوار سے فرمایا جس کی بیمار پرسی کو گئے تھے

ف یعنی بیماری سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہیں کچھ حرج کی بات نہیں سنت ہے کہ جب بیمار کو دیکھنے جائے یوں کہے کہ لَا بَاْسَ عَلَيْكَ طَهُوْرٌ اِنْشَاءَ اللّٰهُ خواہ اس کا مطلب پارسی یا ہندی زبان میں کہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا ثبوت

(۱۴۶۱) **خ** عَائِشَةُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّابْنِهٖ وَاَعْهَدَ اَنْ يَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ۔

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ابتدا میں میں نے ارادہ کیا کہ میں کسی کو ابی بکر اور اس کے بیٹے عبدالرحمن کے پاس بھیجوں اور اس کو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کر دوں مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہیں یا آرزو کرنے والے خلافت کی آرزو کریں پھر میں نے کہا کہ ابی بکر کے سوا اور خدا کسی کی خلافت نہ مانے گا اور مومنین بھی دفع کریں گے یا کہ یوں فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نہ مانیں گے مومنین۔

ف اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مرض الموت میں مجھ سے فرمایا کہ بلا اپنے باپ اور بھائی کو تاکہ میں اس کو اپنی خلافت لکھ دوں میں ڈرتا ہوں کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ میں لائق تر ہوں خلافت کا مگر خدا اور مومنین نہ مانیں گے سوا صحابی بکرؓ کے دوسرے کی خلافت کو

---

[1] عیادت مزاج پرسی کو کہتے ہیں ــــ [2] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "مریض کا یہ کہنا کہ میرے سر میں درد ہے جائز ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ان دونوں حدیثوں سے صاف معلوم ہوا کہ حضرتؐ کو صدیق اکبرؓ کی خلافت بدل منظور تھی اور چاہا کہ اپنے رو برو ان کو خلیفہ کر جائیں اور خلافت نامہ ان کو لکھ دیں لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنی حضرتؐ کو معلوم تھا کہ سوائے ابی بکرؓ کے کسی کی خلافت خدا کو منظور نہیں اور اجماع بھی سوائے صدیق کے کسی پر واقع نہ ہوگا تو اس سبب سے ان کو اپنا ولیعہد کرنا حضرتؐ نے ضرور نہ جانا۔ اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبرؓ کی اور خلافت کی حقیقت ثابت ہوئی اور یہ حدیث معجزہ ہے کہ آئندہ کی خبر جیسی دی تھی ویسی ہوئی۔

موذی جانور جیسے سانپ وغیرہ کو مارنا جائز ہے

(۱۴۶۲) م اَبُوْسَعِیْدٍ اِنَّ بِالْمَدِیْنَۃِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْهُمْ شَیْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَکُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ۔

مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینے میں جن ہیں کہ مسلمان ہوئے ہیں پھر جب تم دیکھو ان سے کوئی چیز یعنی وہ اگر سانپ بن جاوے تو اس کو تین دن اطلاع کردو پھر بھی اگر ظاہر ہو تو اس کو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے یعنی وہ کافر جن ہے

ف مدینے میں ایک صحابی کی نئی شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی دروازے پر کھڑی ہے سبب پوچھا اس نے کہا کہ گھر میں سانپ نکلا ہے اس صحابی نے اس کو مار ڈالا پھر صحابی بھی گر پڑے اور مر گئے جب حضرتؐ نے یہ قصہ سنا تو یہ حدیث فرمائی۔ اور ایک حدیث میں یوں آیا ہے کہ جب سانپ کو اپنے گھر میں دیکھو تو تین دن یوں کہو کہ ہم بوسیلہ قول و قرار نوحؑ اور سلیمان بن داؤدؑ کے تم سے یہ مانگتے ہیں کہ ہم کو رنج نہ دو۔ پھر اس کے بعد بھی اگر سانپ نکلے تو مار ڈالو۔

(۱۴۶۳) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّکُمْ کَمَا وَقَاکُمْ شَرَّهَا یَعْنِیْ حَیَّۃً خَرَجَتْ عَلَیْهِمْ بِمِنًی۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے اس کو تمہارے شر سے بچایا جیسا کہ تم کو اس کے شر سے بچایا یعنی وہ سانپ جو اصحاب بمنیٰ کے مقام میں نکلا تھا

ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم منیٰ کے غار میں تھے حضرتؐ پر وہاں سورۂ مرسلات اتری۔ ہم اس کو یاد کرتے تھے اتنے میں وہاں ایک سانپ نکلا حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کو مار ڈالو ہم اس کے مارنے کو دوڑے سانپ اپنے بل میں گھس گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سانپ کا مارنا درست ہے۔

(۱۴۶۴) م اِبْنُ عُمَرَ اُقْتُلُوا الْحَیَّاتِ وَالْکِلَابَ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْیَتَیْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا یَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَیَسْقِطَانِ الْحَبَالٰی۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مار ڈالو سانپوں کو اور کتوں کو اور مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ وہ دونوں آنکھ پھوڑ ڈالتے ہیں اور حاملہ عورتوں کے پیٹ گرا دیتے ہیں۔

ف یعنی ان دونوں سانپوں میں یہ خاصیت ہے کہ جب ان کی آنکھ آدمی کی آنکھ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکھ کی روشنی جاتی رہے اور حمل ساقط ہو جائے تو ایسے موذی کو مارنا چاہیے۔

گرگٹ کو مارنا جائز ہے

(۱۴۶۵) م اَبُوْهُرَیْرَۃَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَۃً

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو

Marfat.com

ی اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ
تَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً
دُوْنَ الْاُوْلٰى وَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ
لَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الثَّانِيَةِ۔

مارڈالے گا گرگٹ کو پہلی بار تو اس کو اتنا اتنا ثواب ہے اور جو اس کو دوسری بار میں مارے گا تو اس کو اتنا اتنا ثواب ہے مگر پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار میں مارے گا تو اس کو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن دوسری بار سے کم۔

ف یعنی اول بار گرگٹ مارنے کا بڑا ثواب دوسری بار کم تیسری بار اس سے بھی کم گرگٹ زہردار جانور اور موذی ہے جس نے موذی کو مارا تو اس نے ایک خلقت کو آرام دیا ثواب پایا چاہئے اور بخاری میں روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے تھے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک پھونک کر بھڑکاتا تھا اس واسطے اس بدذات کے مارنے میں ثواب ہے۔

بلی کو جان سے مارنا جائز نہیں

(۱۴۶۶) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر بلی کے مقدمے میں اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اس کو کھلایا نہ پلایا اور نہ اسکو چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی۔

پیاسے جانوروں کو پانی پلانے کا ثواب

(۱۴۶۷) ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيْفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهٗ بِمُوْقِهَا فَغُفِرَ لَهَا وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر ایک حرام کار عورت نے گرمی کے دن میں ایک کتے کو دیکھا کہ کنویں کے آس پاس گھومتا ہے اپنی زبان نکالے ہے پیاس کے مارے سو اس نے اپنا موزہ اس کے واسطے اتارا یعنی پانی پلانے کو پھر اس کے گناہ معاف ہو گئے اور بخاری نے یوں روایت کیا ہے کہ اس عورت نے اپنا موزہ اتارا پھر اس کو اپنی اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکال کے اس کو پلایا سو اس کے گناہ معاف ہو گئے اس کام کے سبب سے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت میں جاندار کے ساتھ احسان کرنا خدا کے نزدیک بڑی عمدہ چیز ہے۔ ع دل بدست آور کہ حج اکبر است۔

(۱۴۶۸) ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِيْ كُلِّ كَبِدٍ حَرَّى اَجْرٌ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر تشنہ جگر کے پانی پلانے میں ثواب ہے۔

ف سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یا حضرتؐ اگر کسی کا بھولا جانور میرے حوض پر آوے اور میں اس کو پانی پلاؤں مجھ کو اس میں کچھ ثواب ہوگا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ ہر جاندار کے احسان میں ثواب ہے آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا کافر۔

ع صحیح بخاری ۱ ص ۳۱۸ و ص ۴۹۵ ۔ صحیح مسلم میں کرد طیبۃ کے الفاظ ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

گفتگو کے آداب

زمانہ کو برا بھلا کہنا جائز نہیں

(۱۴۶۹) م ابُوْھُرَیْرَۃَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ یَا خَیْبَۃَ الدَّھْرِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الدَّھْرُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یوں کوئی ہرگز نہ کہے کہ اے کمبختی زمانے کی اس واسطے کہ زمانے کا پھیرنے والا تو خدا ہی ہے۔

خلاف شریعت ناموں کا ذکر

ف زمانے کو بد کہنا اس واسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضۂ قدرت میں ہے اس کا پھیرنے والا خدا ہے تو زمانے کو بد کہنا اور خدا سے بے ادبی کی اس کی تقدیر کو بد کہا اور اگر زمانے کو خود مالک مختار جان کر بد کہتا ہے تو صاف کافر اور مشرک ہوا معلوم ہوا کہ زمانے اور فلک کو بد کہنا جیسے کہ شاعروں کی عادت ہے شرع میں ہرگز درست نہیں۔

انگور کو کرم کہنا درست نہیں

(۱۴۷۰) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمُ الْکَرْمُ فَاِنَّمَا الْکَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہے کوئی انگور کو کرم سو کرم تو حقیقت میں ایماندار کا دل ہے۔

ف کرم کے معنی سخاوت ہیں عرب کے لوگ انگور کو کرم کہتے تھے اس واسطے کہ اس کی بنی ہوئی شراب کے پینے سے مزاج میں سخاوت ہوتی ہے سو حضرتؐ نے منع کیا کہ جس سے حرام ناپاک چیز بنے اس کو یہ عمدہ لفظ کرم کا بولنا ہرگز لائق نہیں بلکہ کرم مناسب ہے ایماندار کے دل کو کہنا جس میں نور ایمان اور سخاوت رہے پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ انگور کے باغوں کو حدائق الاعناب کہا کرو معلوم ہوا کہ بری چیز کا اچھا نام نہ رکھے۔

عبد، امت، سید، اور مولیٰ کہنے کا بیان

(۱۴۷۱) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ کُلُّکُمْ عَبِیْدُ اللّٰہِ وَکُلُّ نِسَآءِکُمْ اِمَآءُ اللّٰہِ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ غُلَامِیْ وَجَارِیَتِیْ وَفَتَایَ وَفَتَاتِیْ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہے کوئی اپنے غلام کو میرا بندہ اور لونڈی کو میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتیں تمہاری خدا کی بندیاں ہیں ولیکن چاہئے کہ یوں کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوان مرد اور میری جوان عورت

ف یعنی سچی بندگی کے لائق سوائے خدا کے اور کوئی نہیں اس واسطے منع فرمایا کہ اس میں شرک کی بو نکلتی ہے اور تاکہ غلاموں کے مالک غرور اور گھمنڈ سے بچیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبدالنبی اور بندہ علی اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہیں۔

اپنے آپ کو خبیث کہنے کی ممانعت

(۱۴۷۲) ق عَائِشَۃُ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ خَبُثَتْ نَفْسِیْ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ لَقِسَتْ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہے کوئی کہ میرا نفس خبیث ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا لیکن

Marfat.com

نفسی۔ چاہئے کہ یوں کہے کہ میرا نفس دین میں کاہل اور سست ہوا۔

ف یعنی خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے مسلمان اپنے تئیں نہ کہے سست اور کاہل کہنا مضائقہ نہیں حضرت کا معمول تھا کہ برے بول کو بھلے سے بدل ڈالتے تھے۔

بنی اسرائیل کی ایک عورت کے مشک چھڑکنے کا واقعہ

(۱۴۷۳) م اَبُوْ سَعِیْدٍ کَانَتِ امْرَأَۃٌ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ قَصِیْرَۃٌ تَمْشِیْ مَعَ امْرَأَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَیْنِ مِنْ خَشَبٍ وَّخَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ مُطْبَقًا ثُمَّ حَشَّتْہُ مِسْکًا وَھُوَ اَطْیَبُ الطِّیْبِ فَمَرَّتْ بَیْنَ الْمَرْأَتَیْنِ فَلَمْ یَعْرِفُوْھَا فَقَالَتْ بِیَدِھَا ھٰکَذَا وَنَفَضَ شُعْبَۃُ یَدَہٗ۔ [1]

مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک ٹھمکی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتوں کے ساتھ سو اس نے لکڑی کی دو کھڑاؤں بنا کر پہنی اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی پھر اس کو مشک سے رنگا اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے سو چلی دو عورتوں کے درمیان تو لوگوں نے اس کو نہ پہچانا سو اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا۔ اس حدیث کے ایک راوی جس کا شعبہ نام ہے اس نے اپنایا تھا جھاڑا یعنی اس عورت کے اشارہ کرنے کی مثال دی۔

ف عورت نے کھڑاؤں اس واسطے پہنی تاکہ لمبی معلوم ہو اور مشک کو اس واسطے لوگوں کی طرف جھاڑا تاکہ خوشبو سے لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں اس حدیث میں اشارہ ہے کہ جب باطن خواب ہو تو ظاہر کی بناوٹ کچھ حقیقت نہیں رکھتی

خوشبودار پھول کے لینے سے انکار نہ کرنا چاہئے

(۱۴۷۴) م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ عُرِضَ عَلَیْہِ رَیْحَانٌ فَلَا یَرُدُّہٗ فَاِنَّہٗ خَفِیْفُ الْمَحْمِلِ طَیِّبُ الرِّیْحِ۔

مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کو خوشبودار گھاس یا پھول دیا جاوے سو اس کو نہ ٹھیرے لے لیوے اس واسطے کہ ہلکا احسان ہے اور خوشبودار پر ہے

ف یعنی خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہیں کہ اس کا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسے چیز کیوں رد کرے۔

شعر کا بیان

(۱۴۷۵) ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَشْعَرُ کَلِمَۃٍ تَکَلَّمَتْ بِھَا الْعَرَبُ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ۔

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمدہ سچے مضمون کا قصیدہ جس کو عرب کے لبید شاعر کا قصیدہ ہے جس کا ترجمہ یہ مصرع ہے کہ ع اللہ کا نام سچا سب جھوٹا ہے جتن ۔ یعنی سوائے خدا کے ہر چیز مٹنے والی ہے۔

ف زمانہ جاہلیت میں لبید نام ایک شاعر عرب میں تھا اس کا کہا ہوا یہ مصرع چونکہ حق تھا اور موافق قرآن کے

[1] امام مسلم نے حدیث مذکور اور مابعد والی حدیث کو عنوان "مشک وغیرہ کے استعمال کا بیان" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

مضمون کے تھا اس واسطے اس کی تعریف فرمائی معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت اور نصیحت مشتمل ہو اس کا پڑھنا شرع میں منع نہیں بلکہ پسندیدہ ہے جیسے گلستاں اور بوستاں اور مولوی روم کی مثنوی یا حکیم سنائی کا۔

حضور کا امیہ کے اشعار سننا

(۱۴۷۶) مر اَلشَّرِيْدُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ قَالَ لَهٗ۔

مسلم میں شرید بن سویدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تجھ کو کچھ امیہ بن صلت کی شعر یاد ہے حضرتؐ نے شرید بن سویدؓ سے فرمایا۔

ف مصابیح میں شرید سے روایت ہے کہ میں ایک روز حضرتؐ کے پیچھے سوار تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھ کو امیہ کا شعر یاد ہے میں نے کہا کہ ہاں یاد ہے میں نے ایک شعر پڑھا حضرتؐ نے فرمایا اور پڑھ میں نے دوسرا شعر پڑھا۔ فرمایا اور پڑھ میں نے تیسرا شعر پڑھا اسی طرح سو اشعار پڑھے۔ معلوم کیا چاہیے کہ امیہ زمانہ کفر میں ایک شاعر تھا اس کے شعر میں حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اس واسطے حضرتؐ نے ان کو سنا پھر فرمایا کہ اس کی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنی زبان سے مضمون تو اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حب دنیا نہ گئی اور یہی حال ہے اکثر شاعروں کا کہ اشعار میں بعضے مضمون تو نہایت خوب اور راست زبان سے نکلتے ہیں لیکن دل سیاہ۔

شعر

گو زباں تیری درافشاں ہوئی
ہائے پر دل کی سیاہی نہ گئی

(۱۴۷۷) مر اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتّٰى يَرِيَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بھرنا پیپ سے یہانتک کہ اس کے پھیپھڑے تک پہنچے۔ اس کے حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ کو شعر کے بھرنے سے

ف یعنی شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب رکھنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا سخت قبیح ہے اس واسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہجو مذموم اور مبالغہ سے خالی نہیں تو شعر گوئی اور شعر خوانی گویا کذب اور افترا پردازی کی ورزش ہے اور پریشان خاطری تو نقد وقت ہے کہ تلاش مضمون تازہ میں شاعروں کو کیا کیا کنوئیں جھانکنے پڑتے ہیں لیکن اگر گاہ گاہ شعر سخن سے دل لگاوے مگر اکثر اوقات علوم دین میں صرف کرے تو منع نہیں کہ حضرتؐ نے بھی اشعار گاہ گاہ سنے ہیں لیکن حق مضمون کے۔

نرد شیر اور چوسر وغیرہ کھیلنا جائز نہیں

(۱۴۷۸) مر بُرَيْدَةُ بْنُ الْحَصِيْبِ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيْرِ فَهُوَ كَمَنْ غَمَسَ يَدَهٗ فِيْ لَحْمِ الْخِنْزِيْرِ وَدَمِهٖ

مسلم میں بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو نرد شیر کھیلا سو ویسا ہے جس نے اپنا ہاتھ ڈبویا سور کے گوشت اور خون میں۔

ف نرد شیر ایک کھیل ہے چوسر کی طرح سو حرام ہے خواہ کچھ بدے یا نہ بدے اسی طرح سب کھیل منع ہیں کہ ان میں ناحق مال ضائع ہوتا ہے یا اوقات

Marfat.com

رویاء (خواب) کے احکام

(۱۴۷۹) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب زمانہ قریب آ لگے تو نہیں لگتا ہے کہ ایماندار کا خواب جھوٹ ہو۔

خواب پریشان کا ذکر

ف اس حدیث کے تین مطلب، ایک تو یہ کہ جب قیامت قریب آویگی تو مسلمان کا خواب سچا ہوا کریگا اس واسطے کہ قیامت میں سب چھپی چیزیں ظاہر ہوں گی دوسرے یہ کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہے تو خواب بھی سچا ہوتا ہے اس واسطے کہ عالم آخرت قریب ہوتا ہے اور آخر عمر میں اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہے اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہے تیسرے یہ کہ بہار کے موسم میں جب رات دن برابر ہوتے ہیں تو خواب سچا ہوتا ہے اسواسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہے نہ سرد، حواس صاف رہتے ہیں۔

(۱۴۸۰) م جَابِرٌ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلٰثًا وَّلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی خواب دیکھے جو اس کو بری معلوم ہو تو اپنے بائیں طرف تھک تھکاوے تین بار اور پناہ مانگے خدا کی شیطان سے تین بار یعنی یوں کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہو اس کو بدل ڈالے۔

ف یعنی خواب مکروہ اور غمگین شیطان کی طرف سے ہے موافق اس حدیث کے عمل کرے تو اس کا ضرر اور وسوسہ دور ہو جائے۔

(۱۴۸۱) م جَابِرٌ اِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلْمًا فَلَا يُخْبِرْ اَحَدًا يَتَلَعَّبُ الشَّيْطَانِ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی برے پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نہ کہے شیطان کے کھیل کو۔

ف یعنی آدمی کے دق کرنے کو شیطان کچھ واہی خواب دکھلاتا ہے سو اس کا کسی سے کہنا کیا ضرور ہے۔

(۱۴۸۲) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں بہت سچے خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہے۔

ف یعنی جس کی بات سچی اس کی خواب بھی سچی اس واسطے کہ جھوٹ بولنے سے آئینہ دل تیرہ اور زنگ آلودہ ہو جاتا ہے تو خواب میں عالم مثال کی عکس ٹھیک ٹھیک نہیں پڑتی اسی واسطے فاسق کا خواب اکثر پریشان ہوتا ہے۔

(۱۴۸۳) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَهٗ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے بعضی جگہ ٹھیک تعبیر کہی اور بعضے مقام پر تو چوک گیا یہ حضرتؐ نے ابی بکرؓ سے فرمایا

ف ایک شخص حضرتؐ کے پاس آیا اس نے کہا کہ یا رسول اللہؐ میں نے خواب میں دیکھا کہ بدلی سے گھی اور شہد ٹپکتا ہے تو لوگ اس کو اپنے دونوں ہاتھوں میں بھرتے ہیں بعضا زیادہ لیتا ہے اور بعضا کم اور میں نے

Marfat.com

آسمان سے ایک رسی لٹکی دیکھی سو حضرتؐ اس کو پکڑ کے چڑھ گئے پھر حضرتؐ کے بعد ایک اور مرد اس کو پکڑ کے چڑھ گیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا پھر ایک اور مرد نے اس کو پکڑا سو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑی گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبرؓ نے کہا کہ میرے ماں باپ حضرتؐ پر قربان اگر اجازت ہو تو میں اس خواب کی تعبیر کہوں۔ حضرتؐ نے فرمایا تو ہی اس کی تعبیر کہہ، صدیق اکبرؓ نے کہا کہ وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہے اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہے سو قرآن ہے اور اس کی شیرینی اور جو لوگ دونوں ہاتھوں میں لیتے ہیں سو قرآن خواں ہیں کسی کو بہت قرآن یاد ہے اور کسی کو کم اور وہ رسی جو آسمان سے لٹکتی ہے سو وہ دین حق ہے جس پر تو قائم ہے سو خدا تجھ کو اسی کے سبب سے اپنی طرف چڑھا لے گا پھر آپ کے بعد خلیفہ اسی طرح چڑھ جاوے گا پھر دوسرا خلیفہ چڑھ جاوے گا پھر تیسرا خلیفہ چڑھنے کا ارادہ کرے گا تو کچھ خلل پڑ جاوے گا آخر کو وہ خلل مٹ جاوے گا سو وہ بھی چڑھ جاوے گا۔ حضرتؐ اب فرمایئے کہ میں نے ٹھیک تعبیر کہی یا کہیں میں چوک گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

ف بعضے علما نے کہا کہ ہر چند تعبیر سب ٹھیک تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرتؐ سے تعبیر کی اجازت مانگی۔ اگر صدیق اکبرؓ صبر کرتے اور حضرتؐ خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا اور بعضے عالم یوں کہتے ہیں کہ بعضی عبارت کی تعبیر میں خطا ہوئی۔ شہد کی تعبیر تو قرآن کی خوب ہو لیکن گھی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا۔ واللہ اعلم۔

(۱۴۸۴) **ق** اَبُوْمُوْسٰی رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اُھَاجِرُ مِنْ مَکَّۃَ اِلٰی اَرْضٍ بِھَا نَخْلٌ فَذَھَبَ وَھْلِیْ اِلٰی اَنَّھَا الْیَمَامَۃُ اَوْ ھَجَرُ فَاِذَا ھِیَ الْمَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ وَرَاَیْتُ فِیْ رُؤْیَایَ ھٰذِہٖ اَنِّیْ ھَزَزْتُ سَیْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُہٗ فَاِذَا ھُوَ مَا اُصِیْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ ھَزَزْتُہٗ اُخْرٰی فَعَادَ اَحْسَنَ مَا کَانَ فَاِذَا ھُوَ مَا جَاءَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَسَدَہٗ مُسْلِمٌ وَّعَلَّقَہُ الْبُخَارِیُّ۔

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہجرت کرتا ہوں مکے سے اس زمین کی طرف جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت میں ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جس کا یثرب بھی نام ہے اور میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اس کا انجام مسلمانوں کی شہادت ہوا، جنگ احد میں پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہو گئی آگے سے اچھی، تو اس کا انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہوئی یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا۔ اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری نے سند حذف کی۔

انبیا علیہم السلام کے تمام خواب حق ہوتے ہیں البتہ کبھی تعبیر مراد میں اشتباہ ہو جاتا ہے مگر وہ دائمی نہیں رہتا تقریباً ایسا ہی حال اولیا کے مکاشفات کا ہے۔

ف یمامہ اور ہجر عرب میں دو ملک ہیں وہاں کھجور کے درخت بہت ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے خواب سچے ہوتے ہیں لیکن تعبیر میں کبھی چوک پڑ جاتی ہے۔ ہجرت کا مقام تو حقیقت میں مدینہ تھا لیکن حضرتؐ کا خیال اور طرف گیا اسی طرح اولیاء کے خواب اور کشف اکثر حق ہوتے ہیں لیکن تعیین میں بھول چوک ہو جاتی ہے۔

(۱۴۸۵) **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ رُؤْیَا فَلْیَقُصَّھَا اُعَبِّرْھَا لَہٗ کَانَ یَقُوْلُ لِاَصْحَابِہٖ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگوں میں جس نے خواب دیکھا ہو سو بیان کرے میں اس کی تعبیر کہوں۔

Marfat.com

(۱۴۸۶) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ رَّاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ۔ خ لَا يَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَتِيْ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا تو بیشک اس نے دیکھا اسواسطے کہ شیطان مجھ سا نہیں بن سکتا اور صرف بخاری میں یوں ہے کہ شیطان میری صورت نہیں پکڑ سکتا۔

ف حضرتؐ کو خواب میں دیکھنا اسی طرح اور پیغمبروں کا سچ ہے اس میں کچھ شبہ نہیں۔

(۱۴۸۷) م اَنَسٌ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِّنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے ایک رات کو دیکھا جس حالت میں کہ سوتا آدمی دیکھتا ہے جیسے کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں سو ہمارے آگے رطب لائے گئے اس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے تو میں نے اسکی تعبیر کی کہ رفعت یعنی ہم کو بلندی ہے دنیا میں اور نیک انجام ہے آخرت میں اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے۔

ف حضرتؐ نے یہ تعبیر لفظوں سے نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طاب سے۔ معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظوں سے بطور فال کے مطلب سمجھے۔

(۱۴۸۸) ق اِبْنُ عُمَرَ اُرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَآءَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا مجھ کو خواب میں معلوم ہوا کہ میں ایک مسواک کرتا ہوں پھر دو شخص آئے ایک ان میں دوسرے سے بڑا ہے سو میں نے وہ مسواک چھوٹے کو دی تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دے تو میں نے وہ مسواک بڑے کو دی۔

ف اس حدیث سے بڑی عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی۔

خواب کی تعبیر دینا جائز ہے

اچھے خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے

(۱۴۸۹) خ اَنَسٌ اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اچھا خواب نیک مرد کا ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصوں سے۔

ف یعنی جیسے پیغمبر کے علم میں قیاس اور سوچ کو دخل نہیں ویسی ہی بیشک خواب میں غور اور فکر کو دخل نہیں صرف خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہے تو نیک مرد کا خواب درست از قسم علم نبوت ہوا اور چھیالیسوں حصے ہونے کی وجہ ساتھ میں گذری۔

(۱۴۹۰) خ اَبُوْسَعِيْدٍ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

بخاری میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اچھا اور درست خواب ایک حصہ ہی پیغمبری کا چھیالیس حصوں سے۔

م صحیح

Marfat.com

خواب کی قسمیں

(۱۴۹۱) ق اَبُوْقَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ اَلرُّؤْیَا مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں ابوقتادہؓ سے جن کا حارث نام ہے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ٹھیک اور اچھا خواب خدا کی طرف سے ہے اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے۔

خواب کی تین قسموں کا بیان اور اچھے برے خوابوں کا ذکر

ف خواب کی تین قسم ہے ایک تو نیک خواب جس سے دین کی قوت ہو خدا پر اعتماد بڑھے گناہوں سے بچے اور دوسری قسم خواب پریشاں ہے جس سے وہم اور رنج بڑھے یا خدا سے بدگمانی ہو۔ تیسری قسم یہ کہ آدمی کو اپنے خیالات نظر پڑیں یا غذا کے بخارات سے کوئی شکل کی صورت بندھے تو اول قسم یعنی نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسری قسم کے خواب کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نہ فرمایا کہ خود ظاہر تھی کچھ اس کے بیان کی حاجت نہیں۔

بشارات (خوشخبریوں) کا بیان

(۱۴۹۲) خ اَبُوْھُرَیْرَةَ لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ باقی رہی پیغمبری سے سوائے بشارت دینے والی چیزوں کے اصحاب نے کہا کہ بشارت دینے والی چیزیں کون ہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ سچے خواب۔

ف نبوت کا علم غیب سے آتا ہے سو فرمایا کہ غیب سے علم آنے کا سوائے سچے خواب کے اب کوئی طریقہ نہ رہا اس واسطے کہ نبوت ختم ہوگئی۔

حضورؐ کو خواب میں دیکھنا حق ہے

(۱۴۹۳) خ اَبُوْسَعِیْدٍ اَبُوْقَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ۔

بخاری میں ابوسعید اور ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے سچ مچ دیکھا۔

ف یعنی اس کو واہی تباہی خواب نہ سمجھے اس واسطے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا

(۱۴۹۴) ق اَبُوْھُرَیْرَةَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ اَوْ لَکَاَنَّمَا رَاٰنِیْ فِی الْیَقْظَةِ لَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا تو وہ مجھ کو جاگتے دیکھے گا یا اس نے مجھ کو جیسے جاگتے دیکھا شیطان میری صورت نہیں پکڑ سکتا

ف اس حدیث کے راوی کو اس میں شک ہے کہ حضرتؐ نے یہ فرمایا کہ مجھ کو جاگتے میں دیکھے گا یا یہ فرمایا کہ جیسے اس نے جاگتے دیکھا جاگتے میں دیکھے گا اس کے دو معنی ایک یہ کہ قیامت میں دیکھے گا۔ دوسرے یہ کہ یہ بات حضرتؐ کی زندگی تک تھی اب نہیں۔

خواب میں کالی عورت دیکھنا

(۱۴۹۵) خ اِبْنُ عُمَرَ رَاَیْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِیْنَةِ حَتّٰی نَزَلَتْ

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جس کے سر کے

[1] بخاری کی روایت میں صالحہ کا لفظ بھی مروی ہے۔

Marfat.com

مَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ۔

بال پریشان تھے مدینے سے نکلی یہانتک کہ مہیعہ میں جاکر اتری سو میں نے اس کی یہ تعبیر کہی کہ مدینہ کی وبا مہیعہ میں ڈالی گئی۔

ف مہیعہ جحفہ کا نام جو مدینے سے چھ کوس ہے وہاں یہود رہتے تھے۔ مدینے میں اکثر وبا رہتی تھی جب سے کہ حضرتؐ نے دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہاں سے وبا جاتی رہی اور جحفہ میں جا پڑی۔

اپنی طرف سے گھڑ کر خواب بیان کرنا گناہ ہے

(۱۴۹۶) م اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ۔

مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو بے دیکھے اپنی طرف سے بنا کر خواب بیان کرے اس پر یہ حکم ہوگا کہ دو جو کو گرہ دیکر جوڑے اور یہ کبھی نہ ہو سکے گا

ف یعنی نہ دو جو میں گرہ پڑ سکے گی نہ اس سے عذاب موقوف ہوگا۔

کسی کی پرائیویٹ گفتگو کو کان لگا کر سننا درست نہیں

(۱۴۹۷) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ لَا يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ [1]

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کان لگاوے کسی قوم کی بات سننے کے واسطے اور اس کا سننا ان کو برا لگتا ہو یا وہ اس سے بھاگتے پھرتے ہوں تو اس کے دونوں کانوں میں پگھلا شیشہ پلایا جاویگا قیامت کے دن۔

ف یہ عذاب اس واسطے ہوا کہ اس نے کان سے لوگوں کو رنج دیا۔

فضائلِ انبیاء علیہم السلام

حضورؐ کے نسب کی فضیلت

(۱۴۹۸) م وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ۔

مسلم میں واثلہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمٰعیلؑ کی اور اولاد سے شرافت میں چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجھ کو ہاشم کی اولاد سے چن لیا۔

ف کنانہ حضرتؐ کی چودہویں پشت میں ہیں ان سے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہے نضر بن کنانہ کا حضرتؐ کی چودہویں پشت میں ہیں اور ہاشم حضرتؐ کے پردادا ہیں سو حضرتؐ نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرتؐ اسمٰعیلؑ کی اور اولاد سے شرافت میں افضل ہے پھر ان میں سے قریش افضل ہیں اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہیں اور بنی ہاشم سے حضرتؐ افضل ہیں تو گویا حضرتؐ سارے عرب کے عطر ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت میں سارے عالم سے افضل ہیں اس واسطے کہ حضرتؐ کی اولاد سوائے حضرت فاطمہؓ کے اور کسی سے باقی نہیں رہی حضرت کا پشت نامہ یوں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ بن

حضور کا نسب

غ صح خ۔ [1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خذیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدنان تک اتفاق ہے آگے اختلاف ہے۔

پتھر کا حضورؐ کو سلام کرنا

(۱۴۹۹) م جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ۔ لہ

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں مکہ کے اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو پیغمبر ہونے سے پہلے مجھ کو سلام کرتا تھا اور بیشک اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔

ف علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ میں حضرتؐ کے ساتھ مکے میں کسی طرف گیا سو جو پتھر اور درخت راہ میں ملتا تھا وہ حضرتؐ کو السلام علیک یارسول اللہ کہتا تھا۔

حضورؐ تمام مخلوق سے بہتر و برتر ہیں

(۱۵۰۰) م أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والوں میں پہلا میں ہوں اور مقبول الشفاعۃ پہلا میں ہوں۔

انجیل سے حضورؐ کی سیادت (سرداری) کی دلیل

ف یعنی حشر میں قبریں پھٹ کر مردے زندہ ہو کے نکلیں گے سو اول میری قبر پھٹے گی اور اول میری شفاعت قبول ہوگی بعد اس کے اور پیغمبروں کی۔ یوحنا کی انجیل میں عیسیٰؑ نے ہمارے حضرتؐ کی سرداری کی یوں گواہی دی ہے کہ اب میں زیادہ گفتگو تم سے نہیں کرتا اس واسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے یعنی میرے بعد خاتم الانبیا آتا ہے وہ تم کو سب کچھ تعلیم کریگا میری تعلیم کی اب حاجت نہیں اور یہ جو فرمایا کہ میں قیامت میں بنی آدم کا سردار ہوں سو ہر چند حضرتؐ دنیا اور آخرت دونوں عالم میں بنی آدم کے سردار اور افضل البشر ہیں لیکن دنیا میں کافروں کو اس کا یقین نہیں اور قیامت میں جبکہ تمام خلق مصیبت میں گرفتار ہوگی اور پیغمبر بھی خوفِ الٰہی سے شفاعت نہ کر سکیں گے اس وقت ہمارے حضرتؐ کی شفاعت مقبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرتؐ کی سرداری اور افضلیت صاف ظاہر ہو جائے گی۔

حضورؐ کے معجزات کا بیان

(۱۵۰۱) م مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوهَا حَتَّى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتِيَ۔

مسلم میں معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تم کل تبوک کے چشمے پر پہنچو گے اور تم اس چشمے پر نہیں پہنچنے کے جب تک کہ دن نہ چڑھے گا سو تم لوگوں میں جو اس پر جائے تو اس کے پانی کو کچھ بھی ہاتھ نہ لگائے جب تک میں نہ آؤں۔

پانی کا زیادہ ہو جانا حضورؐ کا معجزہ تھا

ف معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ جنگ تبوک کو چلے۔ ایک رات حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی جیسا کہ حضرتؐ نے فرمایا تھا اسی وقت ہم اس چشمے پر پہنچے دو آدمیوں نے لشکر سے نکل کر اس پانی میں ہاتھ

لہ امام مسلمؒ نے حدیث مذکور کو عنوان مالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

گایا حضرتؐ نے پوچھا کہ کسی نے ہاتھ لگایا ہے معلوم ہوا دو آدمی تھے۔ حضرتؐ ان پر ناخوش ہوئے۔ پانی چشمے میں نہایت کم تھا پھر ہاتھوں سے لوگوں نے پانی جمع کیا اتنا بمشکل جمع ہوا کہ حضرتؐ نے ہاتھ اور منہ دھو کر اس پانی کو چشمے میں ڈالا پھر تو چشمے نے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانوروں کے پیٹ بھر گئے یہ حضرتؐ کا معجزہ ہوا اس لشکر میں تیس ہزار آدمی تھے اور ایک روایت میں ستر ہزار تھے۔

(۱۵۰۲) ق جابرؓ لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا قَالَهُ لِأُمِّ مَالِكٍ حِينَ عَصَرَتِ الْعُكَّةَ الَّتِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو گھی کی مشک چھوڑتی تو ہمیشہ اس میں گھی بنا رہتا یہ حضرتؐ نے ام مالکؓ سے کہا جبکہ اس نے اس مشک سے گھی نچوڑ لیا جس میں سے حضرتؐ کو بھیجا کرتی تھی۔

ف ام مالکؓ مدینے میں ایک بی بی تھیں ان سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک مشک بھری گھی تھا میں اس کا گھی ہمیشہ حضرتؐ کو بھیجا کرتی تھی اور اس کا گھی کم نہ ہوتا تھا ایک روز میں نے اس کا گھی نچوڑ لیا تو گھی ختم ہو گیا میں نے یہ حال حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو اس کو اگر نہ نچوڑتی تو کبھی گھی سے خالی نہ ہوتی یہ معجزہ تھا حضرتؐ کا۔

(۱۵۰۳) م جابرؓ [illegible] وَلَقَامَ لَكُمْ قَالَهُ لِرَجُلٍ جَاءَ يَسْتَطْعِمُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتَّى كَالَهُ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے [illegible] پاس [illegible] اناج [illegible] نے اس مرد کو [illegible] حضرتؐ سے اناج مانگنا آیا تھا [illegible] یعنی قریب دو من کے جو دیے [illegible] اور اس کی جورو اور ان کے مہمان [illegible] یہاں تک کہ اس نے اناج کو ناپا تو ختم ہو گیا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہو جاتی ہے [illegible] حدیث ہے کہ اناج کو [illegible] برکت ہے [illegible] ہے تاکہ کبھی زیادتی نہ ہو [illegible] چاہئے [illegible] کہ تول تول کر خرچ کرنے والے [illegible]

[illegible] کا ذکر

(۱۵۰۴) ق جابرؓ [illegible] سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ [illegible] يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ [illegible] فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلَاثًا۔

ف عرب [illegible]

[illegible]

Marfat.com

اصحاب اور درختوں کے نیچے جا کر سو رہے اتنے میں ایک کافر آیا اور حضرتؐ کی تلوار کھینچ کر حضرتؐ سے کہنے لگا کہ اب تجھ کو کون بچاویگا حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا مجھ کو بچاویگا۔ سو خوف کے مارے اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی حضرتؐ نے اٹھالی اور اس سے کہا کہ بھلا تجھ کو اب کون بچاوے گا اس نے عاجزی اور منت کی حضرتؐ نے معاف کر دیا پھر اصحاب کو بلا کر یہ حدیث فرمائی۔

شفقتِ نبویؐ

(۱۵۰۵) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ اُمَّتِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْہِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِیْہِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری مثل اور میری امت کی مثل اس مرد کی جس نے آگ جلائی پھر اس میں کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور میں پکڑے ہوئے ہوں تمہاری کمروں کو اور تم بے تامل اندھا دھند اس میں گرے پڑتے ہو۔

ف یعنی لوگ حرص اور گناہوں میں بے تامل گرتے ہیں جیسے آگ میں کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہیں اور جلتے ہیں اور حضرتؐ کمال شفقت سے ان نادانوں کو بہت روکتے ہیں جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کے روکے پر افسوس کہ نادان حرص نہیں رکتے۔

(۱۵۰۶) م جَابِرٌ مَثَلِیْ وَمَثَلُکُمْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْہِ وَھُوَ یَذُبُّ عَنْھَا وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفْلِتُوْنَ مِنْ یَدَیَّ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری مثل اور تمہاری مثل اس مرد کی سی ہے جس نے آگ جلائی تو اس میں ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا ہے اور میں پکڑنے والا ہوں تمہاری کمر گاہ کو دوزخ سے اور تم چھڑائے بھاگتے ہو میرے ہاتھ سے

ف یعنی تم شہوت اور گناہوں میں ایسے گرتے ہو جیسے کیڑے آگ میں گرتے ہیں اور میں ہزار ہزار حکمت سے تم کو گناہوں سے روکتا ہوں جیسے کوئی کسی کا ٹپکا پکڑ کے روکتا ہو لیکن تم نہیں رکتے۔ اس حدیث سے حضرتؐ کی کمال شفقت اپنی اس گنہگار امت پر ثابت ہوتی ہے۔

(۱۵۰۷) ق اَبُوْمُوْسٰی اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃٌ مِّنْ قَوْمِہٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَھَلِھِمْ وَکَذَّبَتْ طَائِفَۃٌ مِّنْھُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَھُمْ فَصَبَّحَھُمُ الْجَیْشُ فَاَھْلَکَھُمْ وَاجْتَاحَھُمْ فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِہٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اس مرد کی مثل ہے جو ایک قوم کے پاس آیا پھر اس نے کہا اے قوم میں بیشک لوٹنے والے لشکر کو اپنی دونوں آنکھ سے دیکھ آیا ہوں اور میں ننگا ڈرانے والا ہوں سو جلدی بھاگو، سو اس کی قوم سے کچھ لوگوں نے اس کا کہنا مانا سو وہ شام ہوتے ہی بھاگے سو آرام سے چلے گئے اور جو کچھ لوگوں نے جھوٹا جانا وہ فجر تک اپنے مکانوں میں ٹھہرے رہے سو صبح ہوتے ان پر لشکر ٹوٹ پڑا تو ان کو ہلاک کیا اور ان کو جڑ سے اکھاڑا سو یہی مثل ہے اس کی جس نے میرا کہنا مانا اور میرے دین کی

Marfat.com

مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ۔

پیروی کی اور مثل اسکی جس نے میرا کہنا نہ مانا اور جھٹلایا سچے دین کو۔

ف عرب میں دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہے تو وہ ننگا ہو کے اپنے کپڑے لکڑی پر اٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو۔ ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ اس کو لوگ بڑی آفت سمجھیں اور اس کو سچا جان کر جلد بھاگیں۔

حضورؐ سب سے آخری نبی ہیں

(۱۵۰۸) **ق** جَابِرٌ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَآءِ کَرَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَکْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ وَّجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَیَعْجَبُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ زَادَ مُسْلِمٌ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ خَتَمْتُ الْاَنْبِیَآءَ

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری مثل اور پیغمبروں کی مثل اس مرد کی سی مثل ہے جس نے ایک گھر بنایا تو اس کو پورا بنایا اور سنوارا بنا رکھا مگر ایک اینٹ کا مکان رہنے دیا اور لوگ اس گھر میں آنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے اس اینٹ کا مکان کیوں نہ بنا رہا۔ مسلم نے اتنی روایت اور زیادہ کی ہے سو میں اس اینٹ کا مکان ہوں میں اس طرح آیا کہ میں نے پیغمبروں کو ختم کیا۔

ف یعنی نبوت کا محل بدون خاتم النبیین کے ناتمام تھا جب حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہو گیا جتنے عمدہ کمالات بشر میں ممکن تھے وہ حضرتؐ پر ختم ہو گئے اسی واسطے ہمارے حضرت خاتم النبیین ہوئے کوئی کمال باقی نہیں رہا جو کوئی پیغمبر حضرتؐ کے بعد آ کر اس کا جلوہ گر ہوتا۔

نبی کا اپنی امت کے سامنے وفات پانا رحمتِ خداوندی ہے

(۱۵۰۹) **م** اَبُوْ مُوْسٰی اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَیْنَ یَدَیْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِیُّهَا حَیٌّ فَاَهْلَكَهَا وَنَبِیُّهَا یَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَیْنَهٗ بِهَلَاكِهَا حِیْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہے اللہ کسی امت پر اپنے بندوں سے رحمت کرنے کا تو امت سے پہلے اس امت کے پیغمبر کی روح قبض کرتا ہے یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہے پھر اس پیغمبر کو اپنی امت کا سردار بناتا ہے اور پیشوا بھیجتا ہے امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی اور بربادی چاہتا ہے تو امت پر عذاب بھیجتا ہے اس امت کے پیغمبر جیتے پھرتا کہ امت کو پیغمبر کے سامنے تو پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈک [illegible] مٹا کر جب کہ اس کو ان کافروں نے جھوٹا کہا [illegible] حکم کو نہ مانا

ف یعنی جس امت پر خدا کرم اور رحمت کرنا چاہتا ہے تو اس کے پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہے تاکہ امت اس کے غم میں صبر کرے اور ثواب پاوے اور اس کے بعد اس کی شریعت پر عمل کرے تو دونا ثواب حاصل کرے اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھ کر خوش ہو اس عالم میں اور گواہ بنے امت کے ایمان کا گویا حضرتؐ نے اس حدیث سے اپنی امت کو دلاسا دیا کہ میرے فراق میں زیادہ پریشان دل نہ ہوں میری وفات کو غضب الٰہی

Marfat.com

نہ جانیں خدا کی رحمت سمجھیں اسی واسطے اس امت کو امتِ مرحومہ کہتے ہیں اور جس امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہے تو اس کے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کرتا ہے یا پیغمبر کے دل کے پھپھولے پھوڑیں اس واسطے کہ اس امت کمبخت نے اپنے پیغمبر کی قدر نہ جانی اس کو رنج دیا اور جھٹلایا جیسے حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ اور حضرت ہودؑ اور حضرت صالح علیہم السلام کی امتوں کا حال ہوا کہ پیغمبر ان کے زندہ رہے اور وہ عذاب الٰہی سے ہلاک ہوئے۔

حوض کوثر کا بیان

(۱۵۱۰) عَنْ عَائِشَةَ اِنِّیْ عَلَی الْحَوْضِ اَنْظُرُ مَنْ یَّرِدُ عَلَیَّ مِنْکُمْ وَاللّٰہِ لَیُقْتَطَعَنَّ دُوْنِیْ رِجَالٌ فَلَاَقُوْلَنَّ اَیْ رَبِّ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ مَا زَالُوْا یَرْجِعُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِھِمْ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں اپنے حوض کوثر پر دیکھوں گا یا دیکھتا ہوں ان کو جو تم لوگوں سے میرے پاس آویں گے قسم خدا کی کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاویں گے سو میں کہونگا اے رب یہ لوگ میرے ہیں میری امت سے ہیں سو خدا فرمائیگا تو نہیں جانتا ہے کہ انھوں نے تیرے بعد کیا چیز نئی نکالی ہے سو الٹے پھرتے رہے ایڑیوں کے بل یعنی دین سے پھر گئے

ف اس حدیث سے وہ لوگ مراد ہیں جو چند گروہ عرب کے حضرتؐ کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جن کو ابی بکر صدیقؓ نے قتل کیا یا وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے دین میں نئی باتیں نکالیں اور بدعتیں عالم میں پھیلائیں۔

(۱۵۱۱) عَنْ اَنَسٍؓ مَا بَیْنَ نَاحِیَتَیْ حَوْضِیْ کَمَا بَیْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِیْنَةِ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا صنعا اور مدینے میں فرق ہے۔

ف صنعا یمن میں ایک شہر کا نام ہے مدینے سے وہاں تک کئی مہینے کی راہ ہے مطلب یہ کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہے۔

(۱۵۱۲) وَفِیْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَبِیْ فَرْطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ وَاَنَا شَھِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِیْ الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْھَا۔

بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میں تمہارے واسطے ہراول اور پیشوا ہوں یعنی مجھکو سفر آخرت کا قریب ہے تمہاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہوں اور تمہارا گواہ ہوں قیامت میں اور میں خدا کی قسم البتہ اپنے حوض کوثر کو آپ دیکھ رہا ہوں اور مجھکو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں اور ایک روایت یوں ہے زمین کی کنجیاں یعنی میری امت کا سب ملکوں میں عمل ہوگا اور میں واللہ تم پر اس سے نہیں ڈرتا کہ تم شرک ہو جاؤ گے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لالچ میں کہیں نہ پڑو اور آپس میں حسد کرنے لگو

ف شہادت کے قریب حضرتؐ نے یہ حدیث منبر پر فرمائی۔

Marfat.com

(۱۵۱۳) ق جَرِيْرٌ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تمہارا پیشوا اور پیشرو ہوں حوض کوثر پر۔

(۱۵۱۴) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَيُرْفَعَنَّ اِلَيَّ رِجَالٌ مِّنْكُمْ حَتّٰى اِذَا اَهْوَيْتُ اِلَيْهِمْ لِاُنَاوِلَهُمُ اخْتُلِجُوْا دُوْنِيْ فَاَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے جائیں گے تم میں سے چند لوگ یہانتک کہ جب میں ان کی طرف جھکوں گا کہ حوض کوثر کا پانی ان کو دوں تو وہ لوگ میرے پاس سے ہٹا دیئے جاویں گے تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہیں تو حکم ہوگا تو نہیں جانتا کہ انھوں نے تیرے بعد کیا بدعتیں نکالیں۔

۵۲

ف عرب کے چند گروہ نومسلم حضرتؐ کے بعد مرتد ہو گئے تھے جن کو صدیق اکبرؓ نے قتل کیا وہ لوگ اس حدیث میں مراد ہیں

(۱۵۱۵) ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَحَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ اَبَدًا

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر مہینے بھر کی راہ ہے اس کا پانی زیادہ تر سفید دودھ سے اور اس کی بو مشک سے زیادہ تر خوشبودار ہے اور اس کے کوزے اور آبخورے جیسے آسمان کے تارے یعنی بیشمار جو اس حوض سے پانی پئے کبھی اس کو پیاس نہ لگے۔

ف ہر چند پیاس تو ایک بار کے پینے سے جاتی رہے گی لیکن اہل جنت لذت کے واسطے اس کو پیا کریں گے۔

(۱۵۱۶) م اَبُوْ ذَرٍّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا اَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ اٰنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَا بَيْنَ عَمَّانَ اِلٰى اَيْلَةَ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فَاَلَهُ لَهٗ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِيَةُ الْحَوْضِ۔

مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے قابو میں میری جان ہے البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہیں آسمان کے چھوٹے بڑے ستاروں کی گنتی سے برتنوں کی کثرت جان رکھ جیسے ستاروں کی کثرت ہوتی ہے اندھیری بے بدلی والی رات میں بہشت کے برتن جو ان سے پئے پیاسا نہ رہے آخر زمانے تک یعنی ہمیشہ چھکا رہے اس حوض میں بہشت کے دو پرنالے بہتے ہیں جو اس سے پئے پیاسا نہ رہے اس کا چوڑاؤ لمبائی کے برابر ہے جتنا فرق ہے عمان سے ایلہ تک پانی اس کا زیادہ تر سفید دودھ سے اور شیریں تر شہد سے۔ یہ حضرتؐ نے ابوذرؓ سے فرمایا کہ جب ابوذرؓ نے کہا یا رسول اللہ حوض کے برتن کیسے ہیں۔

ف عمان اور ایلہ شہر ہیں شام میں۔

(۱۵۱۷) ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا

[1] حدیث مذکور مسلم شریف میں حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت جریرؓ سے نہیں — [2] صحیح مسلم میں میرون کے الفاظ ہیں۔ نیز حدیث مذکور حضرت انسؓ سے مروی ہے حضرت ابن مسعودؓ سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

بِيَدِهٖ لَاَذُوْدَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِيْ كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ

اس کی قسم جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں ہانکوں گا کچھ مردوں کو اپنے حوض کوثر سے جیسے حوض پر سے غیر کے اونٹ ہانکے جاتے ہیں۔

ف یعنی کفار اور منافقین اور مرتد حوض کوثر سے ہٹائے جائیں گے۔

(۱۵۱۸) ق اَنَسٌ قَدْ رُحْضِيْ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَآءَ مِنَ الْيَمَنِ وَاِنَّ فِيْهِ مِنَ الْاَبَارِيْقِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کا اندازہ اتنا ہے جتنا فرق ہے ایلہ اور یمن کی صنعا میں اور البتہ اس میں آبخورے ہیں آسمان کے تاروں کے شمار برابر۔

ف ایلہ شام میں ایک بستی کا نام ہے اور صنعا یمن کا بڑا مشہور شہر ہے۔ باقی بر صفحہ ۲۲ ←

بچوں اور عورتوں پر حضورؐ کی شفقت

(۱۵۱۹) م اَنَسٌ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاللّٰهِ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا آنسو بہاتی ہے آنکھ اور غم کرتا ہے دل اور نہیں کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آئے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں قسم خدا کی اے ابراہیمؑ ہم تیری جدائی سے غمناک ہیں۔

ف مشکوۃ میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ یعنی حضرتؐ کے فرزند کا جب دم نکلنے لگا تو حضرتؐ کی دونوں آنکھوں سے آنسو نکلے تو عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرتؐ سے عرض کی کہ یا حضرتؐ آپ اور روتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عبدالرحمٰن یہ رونا رحمت کی نشانی ہے پھر حضرتؐ دوسری بار آنسو بھر لائے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہیں بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہے نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر کے مخالف ہے اور حرام ہے۔

(۱۵۲۰) م اَنَسٌ وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهٗ بِاسْمِ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رات کو میرا لڑکا پیدا ہوا تو میں نے اس کا نام اپنے باپ ابراہیمؑ کے نام پر رکھا۔

ف ہجری آٹھویں سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا حضرتؐ نے ان کا ابراہیمؑ نام رکھا۔ سترہ مہینے کے بعد انکا انتقال ہوا۔

(۱۵۲۱) م اَنَسٌ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكْمِلَانِ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک ابراہیمؑ میرا بیٹا ہے شیر خوارگی میں مر گیا اور اس کے واسطے دو دائیاں ہیں بہشت میں دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہیں۔

ف حضرت ابراہیمؑ آٹھویں سال ہجری کے حضرتؐ کی حرم سے جن کا ماریہ قبطیہ نام تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہو کر مر گئے شاید کوئی شبہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا حرم سے کیسا تو اس واسطے حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ مقرر میرا بیٹا ہے اور خدا کے نزدیک اس کا ایسا رتبہ ہے کہ بہشت میں اس کو دائیاں دودھ پلاتی ہیں۔

ط حدیث مذکور کے الفاظ مسلم کی روایت کے مطابق نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

(۱۵۲۲) م اَنَسُ يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے انجشہ آہستہ آہستہ چل اور اونٹوں کو شیشے لدے اونٹوں کی طرح ہانک۔

ف انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کسی سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام جس کا انجشہ نام تھا وہ حضرتؐ کی بیبیوں کے اونٹوں کو ہانکتا تھا سو وہ غلام خوش آواز تھا آہنگ سے سرود گاتا جاتا تھا اور دستور ہے کہ اونٹ سرود سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہیں تو بیبیوں کو سواری میں تکلیف ہوتی تھی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور اس کو سرود کہنے اور جلد چلنے سے منع کیا اور عورتیں تو نازک بدن ہوتی ہیں اس واسطے حضرتؐ نے ان کو شیشہ باشا کہا اور بعضے اس حدیث کا یوں مطلب کہتے ہیں کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرتؐ ڈرے کہ مبادا عورتوں کے دلوں میں کچھ تاثیر ہو جاوے اور ان کا شیشۂ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتوں کو مرد کا راگ سنانا خصوصاً کہ اس کے مضمون میں عشق کا بھی ذکر ہو درست نہیں کہ بے شبہ فساد کا سبب ہے۔

اخلاقِ نبویؐ

(۱۵۲۳) م اَنَسُ يَا اُمَّ فُلَانٍ اِنْظُرِيْ اَيُّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ قَالَهُ لِامْرَاَةٍ كَانَ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً۔ [1]

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے فلانے کی ماں دیکھ اور چل جس گلی کو تیرا جی چاہے تاکہ میں تیرا کام کردوں یہ حضرتؐ نے اس عورت سے فرمایا جس کی عقل میں کچھ خلل تھا یعنی دیوانی تھی سو اس نے کہا کیا رسول اللہ مجھ کو آپ سے کچھ کام ہے۔

ف ایک عورت دیوانی تھی حضرتؐ کے پاس آئی کہ حضرتؐ میرا فلانا کام کر دیجئے حضرتؐ کمال اخلاق سے اس کی بھی خاطر شکنی نہ کرتے اور اس کا کام کر دیتے۔

حضورؐ کے پسینہ کی خوشبو کا بیان

(۱۵۲۴) ق اَنَسٌ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا الَّذِيْ تَصْنَعِيْنَ قَالَتْ هٰذَا عَرَقُكَ حِيْنَ رَاَهَا تَجْمَعُ عَرَقَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ام سلیم تو یہ کیا کرتی ہے یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب ام سلیم کو اپنا پسینا جمع کرتے دیکھا۔

آپ کے پسینے کی خوشبو عطر کی طرح تھی۔

ف انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ اکثر دن کو میرے گھر میں آکر سوتے تھے۔ ایک روز حضرتؐ کے بدن سے پسینہ بہت نکلا میری ماں یعنی ام سلیمؓ حضرتؐ کا پسینہ پونچھ پونچھ کر عطر کی شیشی میں بھرنے لگی حضرتؐ جاگ پڑے اور یہ حدیث فرمائی یعنی تو کیوں پونچھتی ہے۔ ام سلیمؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ میری عطر کی شیشی ہے بس امید آپ کا پسینہ ڈالتی ہوں کہ حضرتؐ کا پسینہ عطر سے بھی زیادہ خوشبودار ہے اور دوسری روایت میں ام سلیم نے یوں جواب دیا کہ اپنے لڑکوں کی برکت کے واسطے حضرتؐ کا پسینا جمع کرتی ہوں حضرتؐ نے فرمایا تو خوب سمجھی۔

(۱۵۲۵) ق عَائِشَةُ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کبھی مجھ کو وحی آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھ پر

[1] امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان حضورؐ کا لوگوں سے قریب تر رہنا اور تواضع فرمانا میں ذکر کیا ہے۔ منہ صحیح بخاری ص ۹۱۹ ج ۲ (چشتی)

Marfat.com

عَلَيَّ فَيَقْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ **قَالَتْ** حِيْنَ سَاَلَهُ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ۔

نہایت سخت گذرتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے جبکہ میں یاد کر چکتا ہوں اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بن کے آتا ہے سو مجھ سے کلام کرتا ہے تو میں یاد کر کہتا ہوں جو کہ مجھے کہتا ہے۔ یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جبکہ حارث بن ہشام نے حضرتؐ سے پوچھا کہ آپ کو وحی کس طرح آتی ہے۔

ف بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرتؐ کو دیکھا کہ کڑاکے کے جاڑے میں وحی آتے کہ حضرتؐ کی پیشانی سے پسینا چھوٹ نکلتا تھا۔

حضورؐ کے اسمائے گرامی کا بیان

(۱۵۳۶) **ق** جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيْ الَّذِيْ يَمْحُوا اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ۔

بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں میں محمدؐ ہوں اور احمدؐ ہوں اور میں ماحیؐ ہوں کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشرؐ ہوں کہ میرے قدم پہ لوگوں کا حشر ہوگا اور میں عاقب ہوں یعنی پچھلا پیغمبر ہوں۔

(۱۵۳۷) **م** اَبُوْ مُوْسٰى اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفّٰى وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَفِيْ اَطْرَافِ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ۔

مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں محمدؐ ہوں اور احمدؐ ہوں اور مقفی ہوں اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ ہوں اور نبی الرحمہ ہوں۔ اور اطراف ابی مسعود میں یوں روایت ہے کہ نبی الرحمہ اور نبی الملحمہ ہوں اور اس میں نبی التوبہ کا ذکر نہیں

ف حضرتؐ نے اس حدیث میں اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کیے۔ محمدؐ کے معنی بہت سراہا اور احمد کے معنی سب مخلوقات سے زیادہ تر تعریف کے لائق اور مقفی کے معنی سب پیغمبروں کے بعد آنے والا اور حاشر یعنی سب کا حشر آپ کے قدم پہ ہوگا اور نبی التوبہ یعنی ایسا پیغمبر کہ اس کے ہاتھ پہ بے شمار لوگوں نے توبہ کی اور اس کی امت کی توبہ مقبول ہے اور نبی الرحمہ یعنی ایسا پیغمبر جس کی شرع کے احکام میں کچھ سختی اور تنگی نہیں سراسر رحمت ہی اور نبی الملحمہ یعنی جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے دین کو پھیلاوے۔ اطراف ابو مسعود ایک کتاب کا نام ہے جس کو ابراہیم بن محمد دمشقی نے کہ حدیث کے بڑے حافظ تھے تصنیف کیا۔ نصاریٰ ہند میں مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلایا اور آدمیوں کو قتل کیا حالانکہ خونریزی درست نہیں کسی پیغمبر نے خونریزی نہیں کی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ باتفاق عقلا ظلم اور کفر نہایت بد چیز ہے اور عدل اور ایمان عمدہ چیز ہے پھر جب ظالم اور کافر اپنے ظلم اور کفر کو نہ چھوڑے اور حق بات کو کسی طرح نہ سمجھے تو اس کا قتل کرنا عقل کے نزدیک معیوب نہیں تاکہ اور لوگ اس کی صحبت سے نہ خراب ہوں چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ سڑ جائے تو اس کا کاٹ ڈالنا بہتر ہے تاکہ باقی اعضا سڑنے سے بچیں۔ علاوہ اس کے توریت اور زبور کو نصاریٰ حق جانتے ہیں حالانکہ توریت میں جہاد کا صاف حکم موجود ہے۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت یوشعؑ اور حضرت داؤدؑ کا جہاد عالم میں مشہور ہے جس کو شک ہو

جہاد پر نصاریٰ کے اعتراض کا جواب اور زبور سے حضورؐ کی نبوت کا ثبوت۔

Marfat.com

توریت میں دیکھ لے بلکہ زبور کی ۴۵ فصل میں ہمارے حضرتؐ کی بشارت میں داؤد علیہ السلام نے یوں فرمایا کہ اے پہلوان تو جاہ وجلال سے اپنی تلوار حمائل کر کے ران پر لٹکا عدالت پر سوار ہو، تیرا دست راست تجھے ہیبت ناک کام دکھلائے گا اور زبور کی ۷۲ فصل میں حضرتؐ کے حق میں خدا یوں فرماتا ہے کہ وہ میرے بندوں میں صداقت کا حکم کرے گا محتاجوں کو بچائے گا ظالموں کو ٹکڑے ٹکڑے کرے گا جب تک آفتاب باقی رہے گا اس کا دین اور مبارکی اور اس کا نام باقی رہے گا۔ فقط ان دونوں دلیلوں سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا عمدہ کام ہے خدا کو پسند ہے اگرچہ نصاریٰ کو ناپسند ہے اور یہ جو نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہ دونوں بشارتیں عیسیٰؑ کے حق میں ہیں سو صاف غلط ہے اس واسطے کہ عیسیٰؑ نے کب تلوار پکڑی اور کس کافر کو مارا ان پر پہلوان اور مجاہد صادق نہیں آتا بلکہ یہ دونوں بشارتیں ہمارے حضرتؐ کی نبوت پر صاف دلیل ہیں۔

حضورؐ کی اطاعت فرض ہے

(۱۵۲۸) ق اَلزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ یَا زُبَیْرُ اِسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجَدْرِ۔

بخاری اور مسلم میں زبیرؓ بن عوام سے روایت ہے کہ اے زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھ پانی کو یہاں تک کہ کھیت کی مینڈوں پر پانی چڑھ جاوے یعنی لبالب ہو جاوے۔

ف مصابیح میں روایت ہے کہ زبیرؓ میں اور ایک انصاری میں کھیت سینچنے کا جھگڑا ہوا حضرتؐ نے حکم کیا کہ اے زبیر تو اول سینچ لے کہ تیری زمین پانی سے قریب ہے پھر اپنی انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نے غصہ سے کہا کہ حضرتؐ اپنی پھوپھی کے بیٹے کی خاطرداری کرتے ہیں حضرتؐ کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی۔ اول حکم میں دونوں کی رعایت تھی کہ دونوں برابر سینچیں جب انصاری نے غصہ دلایا اور جو اس کے حق میں مروت کی تھی نہ سمجھا تب حضرتؐ نے زبیرؓ کو اپنا پورا حق لینے کو فرمایا اس واسطے کہ شرع کا حکم یہ ہے کہ جس کی زمین پانی سے قریب ہو وہ اول خوب سینچ لے پھر دوسرا سینچے۔

(۱۵۲۹) ق اَلزُّبَیْرُ اِسْقِ یَا زُبَیْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰی جَارِكَ۔

بخاری اور مسلم میں زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کھیت کو سینچ لے پھر چھوڑ دے پانی کو اپنے ہمسائے کی طرف

ف خلاصہ یہ کہ جس کا کھیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کھیت سینچے اس کے بعد جو اس کے پاس ہو وہ سینچے۔

بے فائدہ سوال کرنے کی ممانعت

(۱۵۳۰) ق اَنَسٌ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْئَلَ عَنْ شَیْءٍ فَلْیَسْئَلْ فَلَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ مَّا دُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا۔ [1]

صحیح بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کچھ کوئی پوچھنا چاہے سو پوچھے، سو مجھ سے جو کچھ پوچھو گے میں بتا دونگا جب تک میں اپنے اس مقام پر ہوں یعنی منبر پر۔

ف بخاری اور مسلم میں پوری روایت یوں ہے کہ ایک روز حضرتؐ نے بعد نماز ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا اور قیامت کو یاد کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی مصیبتیں ہونے والی ہیں۔ اصحاب بے اختیار خوف قیامت سے رونے لگے پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جس کو پوچھنا ہو سو پوچھے عبداللہ بن حذافہؓ نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ حذافہ ہے۔ اور حضرتؐ اس وقت بہت غصے میں تھے عمر فاروقؓ نے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر کہا

[1] امام مسلم نے حدیث مذکور اور مابعد والی حدیث کو عنوان "حضورؐ کی عظمت اور توقیر کا ذکر" میں بیان کیا ہے۔ منہ

Marfat.com

کہ ہم بدل راضی ہیں خدا کی خدائی سے اور اسلام کے دین سے اور حضرتؐ کی پیغمبری سے۔ یہ سن کر حضرتؐ کا غصہ ٹھنڈا ہوا۔ بعضے علما نے کہا کہ منافقوں نے کہا تھا کہ پیغمبر ہمارے سوال کے جواب میں عاجز ہے اس واسطے حضرتؐ غصے سے بار بار فرماتے تھے ان کی طرف اشارہ کر کے کہ پوچھے جس کا جی چاہے عبداللہ ابن حذافہ اس مطلب کو نہ سمجھے عمر فاروقؓ نے کی بات سمجھ گئے کہ یہ کلام حضرتؐ کا اصحاب سے نہیں منافقوں سے ہے تب وہ بات عرض کی جس سے حضرتؐ کا غصہ گیا۔ اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیز فہمی عمر فاروقؓ کی ثابت ہوئی۔ معلوم ہوا کہ بدون حاجت بے فائدہ سوال عالم سے کرنا نہایت مکروہ ہے۔

حضورؐ کا ارشاد اگر تم وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں تو ہنسنا چھوڑ دو

(۱۵۳۱) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ بَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم جانو جو میں جانتا ہوں تو البتہ رویا کرو بہت اور ہنسو تھوڑا۔

ف یعنی موت کی سختیاں اور قبر کے رنگ برنگ عذاب اور قیامت کی مصیبتیں اور دوزخ کی آفتیں اگر تم جانو کمال یقین سے جیسا کہ میں جانتا ہوں تو خواب و خور بھول جاؤ، خوشی پر غم غالب ہو جائے، غفلت کا سبب ہے جو چین سے رہتے ہو۔

شرعی احکام میں حضورؐ کے حکموں کو دل و جان سے قبول کرنا فرض ہے

(۱۵۳۲) م رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَّاْيِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ۔

مسلم میں رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں آخر آدمی ہوں جب میں تم کو تمہارے دین کی بات کچھ بتاؤں تو اس کو پکڑ لیا کرو یعنی اس پر عمل کیا کرو اور جب میں تم کو کچھ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح بتاؤں تو میں بھی تو آخر آدمی ہی ہوں۔

ف جب حضرتؐ مدینے میں آئے تو وہاں کے لوگوں کا دستور تھا کہ نر کھجور کا بادہ کھجور میں پیوند کیا کرتے تھے حضرتؐ نے اس کو بے فائدہ جان کر منع کیا اس سال کھجور نہ پیدا ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی میری اطاعت تم پر دین کے کاموں میں واجب ہے دنیا کے کام میں واجب نہیں اس واسطے کہ میں بھی آدمی ہوں دنیا کے کام میں اگر میری اٹکل میں کچھ چوک پڑے تو کیا عجب ہے دین وہ ہے جس میں عذاب ثواب کا ذکر ہو اور آخرت کے نفع نقصان کا جس میں بیان ہو۔

(۱۵۳۳) م طَلْحَةُ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللّٰهِ بِشَيْءٍ فَخُذُوْا بِهٖ فَاِنِّيْ لَنْ اَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ۔

مسلم میں طلحہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب میں تم کو خدا کی طرف سے کوئی چیز بتایا کروں تو اس کو پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اس واسطے کہ میں مقرر خدا پر کبھی جھوٹ نہ باندھوں گا یعنی خدا کے حکم پہنچانے میں حضرت معصوم ہیں اس میں چوک پڑنا ممکن نہیں

ف اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ حضرتؐ نے ایکبار انصاریوں کو نر کھجور کے پھول کو سادہ کھجور کے اندر ڈالنے سے منع کیا اس سال کھجور نہ ہوئی تب یہ حدیث فرمائی یعنی دین میں تم کو میری اطاعت کرنا فرض ہے دنیا کی مصلحت اپنی تمہیں خوب جانتے ہو۔

Marfat.com

حضورؐ کی زیارت کی فضیلت اور برکت

(۱۵۳۴) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ وَالَّذِیْ نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اَحَدِکُمْ یَوْمٌ
اَوْ لَا یَرَانِیْ ثُمَّ لَاَنْ یَّرَانِیْ اَحَبُّ اِلَیْہِ
مِنْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ مَعَھُمْ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے قابو میں محمدؐ کی جان ہے کہ تم میں سے کسی پر البتہ ایک دن آئیگا کہ مجھ کو نہ دیکھے گا پھر تو مقرر میرا دیکھنا اس کے نزدیک دوست تر ہوگا اسکے گھر والوں اور مال سے باوجود مال اور گھر والوں کے۔

ف اس حدیث میں حضرتؐ نے اپنی موت کا اشارہ فرمایا کہ اصحاب حضرتؐ کی صحبت کو غنیمت جانیں حضرتؐ کے صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ دمبدم یقین کامل ہوتا تھا آداب اور نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اس واسطے اصحاب کو اپنے اہل وعیال اور مال سے حضرتؐ کی صحبت زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاقِ محمدیوں کا یہ حال ہے کہ خواب میں حضرتؐ کے دیدار میسر آنے پر تمام عالم کو قربان کرتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل

(۱۵۳۵) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ
یُوْلَدُ اِلَّا وَالشَّیْطَانُ یَمَسُّہٗ حِیْنَ یُوْلَدُ
فَیَسْتَھِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّیْطَانِ
اِیَّاہُ اِلَّا مَرْیَمَ وَابْنَھَا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایتِ ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہیں ہوتا مگر کہ شیطان اس کو چھو لیتا ہے جب کہ وہ پیدا ہوتا ہے سو وہ روا ٹھتا ہے چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریمؑ کو اور ان کے بیٹے کو شیطان نے نہیں ہاتھ لگایا۔

ف حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کو شیطان نے اس واسطے ہاتھ نہیں لگایا کہ مریمؑ کی ماں نے حضرت مریمؑ اور ان کی اولاد کے واسطے خدا سے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا ان پر دخل نہ ہو چنانچہ قرآن شریف میں وہ دعا مذکور ہے اور جب حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے تھے حضرت جبرئیلؑ نے ان کو اپنے پروں سے ملا تھا اسی واسطے ان کا لقب مسیح ہے یعنی ملا ہوا اور اسی واسطے شیطان ان کو نہ چھو سکا۔

(۱۵۳۶) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَاٰی عِیْسَی بْنُ
مَرْیَمَ رَجُلًا یَسْرِقُ فَقَالَ لَہٗ اَسَرَقْتَ
فَقَالَ کَلَّا وَالَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَقَالَ
عِیْسٰی اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَذَّبْتُ عَیْنِیْ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دیکھا عیسیٰ بن مریمؑ نے ایک مرد کو چوری کرتے تو اس سے کہا کیا تو نے چوری کی سو اس نے کہا نہیں صاحب میں قسم کھاتا ہوں اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں تو عیسیٰؑ نے کہا کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو میں نے جھوٹا جانا۔

ف یعنی واقعی ایماندار چوری نہیں کرتا میری آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن کے یہ معنی ہیں ایک وہ لوگ ہیں جو بدون دیکھے تہمت لگاتے ہیں اور غل مچاتے ہیں اور ایک یہ پاک لوگ ہیں کہ آنکھ سے دیکھ کر بھی بدگمان نہیں ہوتے جب اس نے خدا کی قسم کھا کر چوری کا انکار کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ سمجھے ہوں گے کہ شاید اس مال میں اس کا کچھ حق ہوگا یا کہ بطور خوش طبعی کے اس نے لیا ہے آخر کو یہ مال مالک کو دیویگا یا بہ نیت قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کرے گا۔ غرض کہ حسن ظن کے واسطے بہت احتمالات ممکن ہیں اور اسی طرح بدگمانی کے واسطے بھی مسلمان کو یہی مناسب ہے کہ حسنِ ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے۔

Marfat.com

(۱۵۳۷) ھ اَبُوْھُرَیْرَۃَ صِیَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِیْنَ یَقَعُ نَزْغَۃٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لڑکے کا جب کہ پیدا ہوتا ہے اور زمین پر گرتا ہے شیطان کے ٹھوکے کے سبب سے ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فضائل

(۱۵۳۸) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاھِیْمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْقَدُوْمِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم میں۔

ف قدوم ایک مکان کا نام ہے شام کے ملک میں اور یہ جو مشہور ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنا ختنہ بہ سے کیا سو غلط ہے۔ قدوم سے مراد بسولا نہیں بلکہ مکان مراد ہے۔ روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے ناؤ برس کی عمر میں اپنا ختنہ کیا تھا اور یہ سنت اول انھیں سے جاری ہوئی۔ توریت کی کتاب الخلقہ میں فصل کے اندر مرقوم ہے کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنی ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہی نشان ہے میرے عہد کا تمہارے بدنوں میں عہد دائمی ابدی، جو ختنہ نہ کرے گا وہ قوم ابراہیمی سے جدا ہوگیا اس نے خدا کا عہد توڑا فقط۔ بارے الحمد للہ کہ اہل اسلام اس عہد پر قائم ہیں اور نصاریٰ نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہیں اور منسوخ ہونے کے قائل نہیں چنانچہ متی کی انجیل میں عیسیٰ علیہ السلام نے صاف فرمایا ہے کہ توریت کے احکام منسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ خود عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ختنہ ہوا تھا تو بموجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاریٰ قوم ابراہیمی سے بالکل جدا ہو گئے انھوں نے دائمی عہد خدا کا توڑ ڈالا۔

نصاریٰ پر ترک ختنہ کا الزام

(۱۵۳۹) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَمْ یَکْذِبْ اِبْرَاھِیْمُ النَّبِیُّ قَطُّ اِلَّا ثَلٰثَ کَذَبَاتٍ ثِنْتَیْنِ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ قَوْلُہٗ اِنِّیْ سَقِیْمٌ وَقَوْلُہٗ بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا وَوَاحِدَۃٌ فِیْ شَاْنِ سَارَۃَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ پیغمبر کبھی ایسی بات نہیں بولے جو حقیقت میں سچی ہو اور ظاہر میں جھوٹی ہو سوائے تین بار کے دو باتیں خدا کے مقدمے میں ایک ان کا یہ قول کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا یہ قول بلکہ ان کے بڑے نے کیا اور ایک بات سارہ کے حق میں۔

ف حضرت ابراہیمؑ کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی سو ان کی عید کا جب دن آیا تو انھوں نے چاہا کہ حضرت ابراہیمؑ کو لیجائیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے بموجب ان کے اعتقاد کے اپنے بچانے کا حیلہ اٹھایا ستاروں کو دیکھکر فرمایا کہ میں بیمار ہوں یعنی بموجب تمہارے اعتقاد کے گردش آسمانی اس کو چاہتی ہے کہ میں بیمار ہونگا یا دلی رنج کو بیماری کہا اور جب ان کی قوم عید میں شہر کے باہر گئی تو بت خانے میں جا کر سب بتوں کو توڑا اور ہتھوڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھدیا جب قوم نے پوچھا کہ بتوں کو کس نے توڑا تو حضرت ابراہیمؑ نے کہا اس بڑے بت نے توڑا جو کندھے پر ہتھوڑا رکھے ہے تو وہ شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حماقت پر وہ لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم اور عبادت کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیمؑ نے بت شکنی کی تو گویا وہی بت توڑنے کا سبب ہوا اس واسطے حضرت ابراہیمؑ نے اس کی طرف توڑنے کی نسبت کی اور جب حضرت ابراہیمؑ ملکِ

Marfat.com

ں سے ہجرت کر کے شام کے ملک میں گئے تو وہاں کے بادشاہ کا معمول تھا کہ خوبصورت عورت کو چھین لیتا اس کے خاوند کو مار ڈالتا اور اگر بھائی ہوتا تو نہ مارتا اس لئے حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بی بی سارہ کو جو نہایت صورت تھیں فرمایا کہ اگر بادشاہ تجھ کو بلائے اور مجھ کو پوچھے تو یوں کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہے یعنی دینی بھائی ، تو تینوں باتیں حقیقت میں سچ تھیں اور ظاہر میں جھوٹ۔

(۱۵۴) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ نَحْنُ اَحَقُّ لشَّکِّ مِنْ اِبْرَاھِیْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ نِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ مِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِیَطْمَئِنَّ تَلْبِیْ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ لُوْطًا لَقَدْ کَانَ یَاْوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ لَوْلَبِثْتُ فِی السِّجْنِ طُوْلَ لَبِثَ یُوْسُفَ لَاَجَبْتُ الدَّاعِیَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ سے زیادہ تر ہم شک کرنے کے لائق ہیں جبکہ ابراہیمؑ نے کہا کہ اے رب مجھ کو دکھا دے کہ تو مُردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے خدا نے فرمایا کیا تجھ کو اس کا یقین نہیں۔ ابراہیمؑ نے کہا یقین کیوں نہیں ولیکن یہ تمنا اس واسطے ہے کہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے اور خدا رحم کرے لوطؑ پر اس نے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان میں پناہ پکڑے اور اگر مجھ کو قید خانہ میں دیر لگتی بقدر درازی درنگی یوسف کے تو میں بلانے والے کی بات مان لیتا یعنی تکرار نہ کرتا اس کے ساتھ چلا جاتا۔

ف حضرتؐ نے حضرت ابراہیمؑ کا ذکر کر کے ایک شبہ دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو مُردے زندہ کرنے میں شک تھا اسی واسطے دیکھنے کی درخواست کی اور ہمارے نبی نے کبھی ایسی درخواست نہیں کی سو حضرتؐ نے یہ شبہ اس طرح دفع کیا کہ مجھ کو تو مردہ زندہ ہونے میں کچھ تردد اور شک نہیں تو ابراہیمؑ کو بطریق اولیٰ نہ تھا اور اگر ان کو شک ہوتا تو ہم کو بھی البتہ ہوتا اور حضرت لوطؑ کا قصہ یہ ہے کہ جب کافروں نے حضرت لوطؑ کے مہمانوں کی بے عزتی چاہی تو حضرت لوط نہایت غمگین ہوئے اور گھبرائے اور یہ تمنا اس وقت کی کہ کاش مجھ کو دفع کفار کا زور ہوتا پناہ کے واسطے کوئی محفوظ مکان ملتا۔ حضرتؐ نے اس قصے کی طرف اشارہ کیا کہ خدا لوطؑ پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا یعنی محفوظ مکان کی تمنا کرنا شان نبوت کے مناسب نہ تھا اور حضرت یوسفؑ کا قصہ یہ ہے کہ جب زلیخا کی مطلب براری حضرت یوسفؑ سے نہ ہوئی تو اس نے ان کو قید کرایا تہمت لگا کر چودہ برس قید میں رہے جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسفؑ کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہ نے ان کو بلایا حضرت یوسفؑ بلانے والے کے ساتھ نہ گئے چاہا کہ اول بے قصوری ثابت ہو تب قید خانے سے نکلیں چنانچہ بعد تحقیق عصمت اور پاکدامنی کے بادشاہ کے پاس گئے۔ حضرتؐ نے اس حدیث میں حضرت یوسفؑ کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طولِ حبس کے بدون تحقیق قید خانہ سے نکلنے میں توقف نکلنے میں نہ کرتا بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل

(۱۵۴۱) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ۔ ؎

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیغمبروں میں ایک دوسرے پر بہتر نہ کہو

؎ حدیث مذکور صحیح مسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضؓ سے مروی ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ف یعنی اصل پیغمبری میں سب برابر ہیں یہ نہ جانو کہ کوئی کمتر ہے کوئی بہتر، اس واسطے کہ سب پیغمبروں پر ایمان لانا فرض ہے باقی جسقدر جس کی تفصیل دلیل سے ثابت ہے اس کے بیان اور اعتقاد میں مضائقہ نہیں۔

(۱۵۴۲) **ق** اَبُوْسَعِیْدٍ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ مِنْ بَیْنِ الْاَنْبِیَاءِ فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ یُفِیْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰی اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَفَاقَ قَبْلِیْ اَمْ جُزِیَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب پیغمبروں میں مجھ کو بہتر نہ کہو سو البتہ سب لوگ صور کی آواز سے قیامت میں بیہوش ہو جائیں گے تو اول میں ہوش میں آؤں گا تو میں موسیٰؑ کو اس طرح پر دیکھوں گا کہ عرش کا پایہ پکڑے ہیں سو میں نہیں جانتا کہ موسیٰؑ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا کوہ طور کی بیہوشی ان کی مجرا ہو گئی۔

ف اس حدیث کا قصہ آگے ہو چکا کہ ایک مسلمان حضرتؐ کو سب پیغمبروں سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو افضل کہتا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اصل نبوت میں سب پیغمبر برابر ہیں اگر حضرتؐ کو فضیلت ہے تو اور راہ سے ہے خلاصہ یہ کہ اس طرح سے فضیلت نہ بیان کرو کہ اور پیغمبروں کی حقارت نکلے

(۱۵۴۳) **م** اَبُوْھُرَیْرَةَ لَا یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ میرے بندے کو لائق نہیں یوں کہنا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

ف حضرت یونسؑ بدون حکم خدا اپنی قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی ان کو بے صبر جان کر اپنے تئیں بہتر کہے تو ہرگز درست نہیں اس واسطے کہ پیغمبروں سے کوئی بہتر نہیں ہو سکتا۔

(۱۵۴۴) **ق** اَبُوْھُرَیْرَةَ جَآءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ فَلَطَمَ مُوْسٰی عَیْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَی اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَّكَ لَا یُرِیْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَیْنِیْ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیْهِ عَیْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی عَبْدِیْ فَقُلِ الْحَیٰوةَ تُرِیْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْحَیٰوةَ فَضَعْ یَدَكَ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا وَارَتْ یَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِیْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِیْبٍ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ملک الموت موسیٰؑ کے پاس آیا تو اس نے کہا اپنے رب کا حکم مان یعنی موت قبول کر تو موسیٰؑ نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا تو اس کی آنکھ کو پھوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا کی طرف پلٹ گیا سو اس نے کہا الٰہی تو نے مجھ کو اپنے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت کو نہیں چاہتا اور اس نے تو میری آنکھ پھوڑ ڈالی سو خدا نے اس کی آنکھ بنا دی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور یہ کہہ کہ تو زندگی چاہتا ہے؟ سو اگر تو زندگی چاہتا ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھ سو جسقدر تیرا ہاتھ بالوں کو ڈھک لے گا تو جتنے بال ہوں گے اتنے برس تو زندہ رہے گا موسیٰؑ نے کہا پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا پھر آخر کو موت ہے موسیٰؑ نے کہا اگر یہی حال ہے تو ابھی سہی۔ اے میرے رب مجھ کو قریب کر دے پاک زمین سے یعنی بیت المقدس سے

Marfat.com

رَمْیَۃٍ بِحَجَرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَوْ اَنِّیْ عِنْدَہٗ لَاَرَیْتُکُمْ قَبْرَہٗ اِلٰی جَنْبِ الطَّرِیْقِ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ۔

پتھر پھینک مارنے کی مسافت کے برابر پیغمبر خدا نے فرمایا خدا کی قسم اگر میں اس مکان کے پاس ہوتا تو تم کو دکھا دیتا موسیٰ کی قبر جو راہ سے کنارے کی طرف ہے سرخ ٹیلے کے پاس۔

ف اس حدیث میں بے دین لوگ طعنہ کرتے ہیں کہ فرشتہ کی آنکھ پھوڑنا آدمی سے نہیں ہو سکتا اور ملک الموت تو بموجب حکم الٰہی کے آیا تھا موسیٰؑ نے کیوں مارا، اطاعت کیوں نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسیٰؑ کو دنیا کی زیست بہت پیاری تھی، اس کا جواب یہ ہے کہ فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تھا تو آدمی کے خواص اس پر ظاہر ہونے چاہئیں تو اس صورت میں آنکھ کا صدمے سے پھوٹنا کچھ تعجب نہیں اور حضرت موسیٰؑ نے ملک الملک کو نہ پہچانا تھا بلکہ سمجھے تھے کہ یہ کوئی آدمی ہے روح نکالنے کا جھوٹا دعوی کرتا ہے کیونکہ روح نکالنا سوائے فرشتے کے آدمی کا کام نہیں اس واسطے اس کو اپنے پاس سے دھکیلا اتفاقاً آنکھ پر ہاتھ پڑ گیا آنکھ پھوٹ گئی اور یہ گمان غلط ہے کہ حضرت موسیٰؑ کو زندگی بہت پیاری تھی اس واسطے کہ دوسری بار زیادتی عمر کا خدا نے پیغام دیا اور حضرت موسیٰؑ نے قبول نہ کیا۔

(۱۵۴۵) **م** اَنَسٌ مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں موسیٰؑ کے پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک ہو کر نکلا جس رات کہ مجھ کو معراج ہوئی اور موسیٰؑ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

ف سرخ ٹیلا بیت المقدس سے ایک منزل ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اپنی قبر میں زندہ ہیں جیسے شہید

حضرت زکریا علیہ السلام کے فضائل

(۱۵۴۶) **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ کَانَ زَکَرِیَّا نَجَّارًا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ زکریا بڑھئی کا کام کرتے تھے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب اور پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات نہیں بلکہ پیشہ وری مرد کے حق میں ہنر ہے تاکہ اپنے اہل و عیال کی خبر گیری کرے اور سوال کی ذلت سے بچے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۵۴۷) **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ جَنَازَۃً قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ امْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگوں میں کون آج روزہ دار ہے ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ میں ہوں یا رسول اللہ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہے ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ میں۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کس نے آج محتاج کو کھلایا ہے ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ میں نے۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کس نے آج بیمار کو پوچھا ہے، ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ میں نے۔ پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس میں چاروں کام ایک دن میں جمع ہوئے وہ بہشت میں گیا۔

Marfat.com

ف اس حدیث سے ابوبکر صدیقؓ کا کمال اور بہشتی ہونا ثابت ہوا۔

(۱۵۴۸) ق جَابِرٌ مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِينَا قَالَهُ حِينَ دَنَا مِنْ مَاءٍ مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا ہے جو ہم سے آگے بڑھ جاوے سو گرد اگرد ڈھیلے چن حوض بنا دے پھر آپ پانی پیئے اور ہم کو پلائے۔ یہ حضرتؐ نے فرمایا تھا جب عرب کے ایک پانی کے پاس پہنچے تھے۔

ان افعال کا ذکر جو دخولِ جنت کا سبب ہیں۔

ف حضرتؐ ایکبار لڑائی کر کے پھرے تھے ایک منزل پر پانی کم تھا اوبل کر بہہ جاتا تھا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی آگے جاوے اور منڈھ باندھ کر حوض بنا دے تو پانی اس میں جمع ہو چنانچہ ایک آدمی نے ویسا ہی کیا پھر حضرتؐ نے اس میں وضو کیا اس کی برکت سے پانی بہت ہو گیا سارے لشکر کا کام نکلا۔

(۱۵۴۹) ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ ذَالِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا نے مختار کیا اپنے بندے کو دنیا اور آخرت میں سو اس بندے نے آخرت کو اختیار کیا۔

ف ابوسعیدؓ سے پوری روایت بخاری اور مسلم میں یوں ہے کہ ایک بار حضرتؐ نے خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی تو ابوبکر صدیقؓ رونے لگے ہم کو تعجب آیا ان کے رونے سے کہ یہ رونے کا کون مقام تھا جب حضرتؐ کا جلد انتقال ہوا تب ہم اس کا مطلب سمجھے یعنی حضرتؐ نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب میں سوائے صدیق اکبرؓ کے کوئی اس بھید کو نہ سمجھا۔ ہم سب سے زیادہ وہ عالم تھے جب صدیق اکبرؓ روئے تب حضرتؐ نے فرمایا اے ابوبکرؓ مت رو، سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے تیرا مجھ پر احسان ہے۔ اگر خدا کے سوائے جانی دوستی میں کسی اور سے کرتا تو تجھ ہی سے کرتا لیکن ہمارے تیرے اسلام کی برادری اور محبت ہے۔

(۱۵۵۰) ق اَبُوْبَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔

بخاری اور مسلم میں صدیق اکبرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابی بکر کیا تیرا گمان ہے ان دو میں جن کا تیسرا ساتھی مددگار خدا ہے۔

ف صدیق اکبرؓ سے روایت ہے کہ ہجرت کے وقت خوفِ کفار سے میں اور حضرتؐ غار میں جا کر چھپے تو کافر ہم کو تلاش کرتے کرتے اسی غار پر خاص ہمارے سروں پر کھڑے ہوئے جب میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے تب میں نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی اپنے پاؤں پر نظر کرے تو ہم کو دیکھ لے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی غمگین نہ ہو ہمارا مددگار ہمارے ساتھ ہے ہم دونوں آدمیوں کو ضائع نہ کرے گا۔ اس حدیث سے حضرتؐ کا کمال توکل خدا پر اور صدیق کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی کئی طرح سے۔ اول یہ کہ حضرتؐ نے اپنے ساتھ اور صدیقؓ کے ساتھ خدا کو ملایا۔ سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہے جو خدا اور رسول کے ساتھ شمار میں آئے۔ دوسرے یہ کہ ایسے سخت وقت میں کہ تمام عالم حضرتؐ کا جانی دشمن تھا صدیقؓ نے حضرتؐ کا ساتھ دیا اور اپنی جان اور مال اور خاندان کی بربادی حضرتؐ کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جاں نثاری کیا ہوگی۔ تیسرے یہ کہ معمول ہے کہ ایسے سخت وقت میں جس میں جان کا خوف ہو اس کو ساتھ لیتے ہیں جس کے اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت

Marfat.com

ہمدرد سا ہوتا ہے تو حضرتؐ کا صدیقؓ کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہے کہ حضرتؐ کے نزدیک صدیق اکبرؓ سے زیادہ کوئی جاں نثار معتمد دوست یار غار نہ تھا۔

(۱۵۵۱) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ اِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ اِنِّيْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّيْ اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَبَيْنَمَا رَاعٍ فِيْ غَنَمِهٖ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِيْ حَتّٰى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهٗ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِيْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد بیل کو ہانکتا تھا اس پر بوجھ لادے ہوئے۔ بیل نے اس کی طرف دیکھا سو کہا کہ میں اس بوجھ لادنے کے واسطے نہیں پیدا ہوا میں تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہوں تو لوگوں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ بے شبہ میں اس بات کو سچ جانتا ہوں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ سچ جانتے ہیں اور جس حالت میں کہ کوئی چرانے والا اپنی بھیڑ بکریوں میں تھا تو اس پر ایک بھیڑیا دوڑا تو ان میں سے ایک بکری لے گیا تو اس کی تلاش میں رہا چرانے والا یہانتک کہ اس کو بھیڑیے سے چھڑا لایا تو بھیڑیے نے اس کی طرف دیکھا سو کہا کون بھیڑ بکری کو قیامت میں بچاوے گا جس دن اس کا کوئی چرانے والا میرے سوائے نہ ہوگا تو لوگوں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بھیڑیا بھی کلام کرتا ہے تو حضرتؐ نے فرمایا میں اس بات کو مقرر مانتا ہوں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ مانتے ہیں اور حالانکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ وہاں نہ تھے۔

ف یہ قول راوی کا ہے یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ وہاں نہ تھے یعنی جس وقت حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی تھی ابوبکرؓ اور عمرؓ اس مجلس میں نہیں تھے یا کہ یہ قول حضرتؐ کا ہے یعنی باوجودیکہ بیل اور بھیڑیے کے وقتِ کلام دونوں شخص موجود نہ تھے مگر ان کو اس کا یقین ہے یعنی بیل اور بھیڑیے کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت سے کچھ عجب نہیں اس حدیث سے صدیقؓ اور فاروقؓ کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرتؐ نے اپنے ایمان کے ساتھ ان کے ایمان کو ملایا بعد اس کے اصحاب حاضرین نے کہا کہ ہم بھی ایمان لائے جس پر حضرتؐ ایمان لائے۔

(۱۵۵۲) ق عَائِشَةُ اُدْعِيْ اِلَيَّ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا بلا لا میرے پاس اپنے باپ ابوبکرؓ اور اپنے بھائی کو تاکہ میں ان کو نوشتہ لکھ دوں یعنی خلافت نامہ اس واسطے کہ میں خوف کرتا ہوں کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا یا کہے کوئی کہنے والا کہ میں لائق تر ہوں خلافت کا اور نہ مانے گا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکرؓ کو۔

ف اول حضرتؐ نے چاہا تھا کہ صدیق اکبرؓ کو خلافت نامہ لکھ دیں تاکہ دوسرے کو دعوی نہ رہے پھر تقدیر

Marfat.com

اور اجماع مومنین پر چھوڑا یعنی تقدیر میں تو یہی ہے کہ صدیق اکبرؓ خلیفہ ہوں گے اور اجماع مومنین بھی انہی کی خلافت پر ہوگا پھر لکھنا کیا ضرور ہے۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سوائے صدیق اکبرؓ کے کسی کی خلافت حضرتؐ کو منظور نہ تھی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل

شیطان حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھاگتا ہے شیعوں کے شبہ کی تردید

(۱۵۵۳) ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا لَقِیَکَ الشَّیْطَانُ سَالِکًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّکَ ھٰذِہٖ رِوَایَۃُ سَعْدٍ وَ فِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَطُّ سَالِکًا فَجًّا قَالَہٗ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ نہیں ملتا تجھ سے شیطان کسی راہ میں چلتا ہوا ہرگز مگر چلی کھڑا ہوتا ہے اس راہ میں جو تیری راہ کے سوا ہے۔ یہ روایت سعد کی ہے اور ابوہریرہؓ کی روایت میں قطّ کا لفظ سالکًا فجًّا کے لفظ پر مقدم ہے لیکن مطلب میں کچھ فرق نہیں۔ یہ حدیث حضرتؐ نے عمر فاروقؓ کے حق میں فرمائی۔

ف مصابیح میں روایت ہے کہ عمر فاروقؓ نے حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرتؐ کے پاس قریش کی عورتیں چلا چلا کر باتیں کر رہی تھیں جب عمر فاروقؓ کے آنے کی خبر ہوئی تو سب پردے میں ہوگئیں جب عمر فاروقؓ اندر آئے تو حضرتؐ کو ہنستا پایا سو کہا کہ خدا آپ کو خوش رکھے یا رسول اللہؐ کیا سبب ہے آپ کی ہنسی کا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو عورتوں سے تعجب آیا کہ میرے پاس باتیں کرتی تھیں جب تمہاری آواز سنی تو سب پردے میں ہوگئیں۔ عمر فاروقؓ نے عورتوں سے کہا اے دشمن اپنی جانوں کی تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہؐ سے نہیں ڈرتیں۔ عورتوں نے کہا کہ ہاں ہم تم سے ڈرتے ہیں تم سخت مزاج والے ہو۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے کڑاپن اور مضبوطی سے شیطانی کام تیرے گرد پھٹک نہیں سکتے حرام کاموں کا کیا ذکر ہے کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ ڈرتے ہیں۔ عمر فاروقؓ کو حضرتؐ کے وقت میں محتسبی[1] کی خدمت تھی اس واسطے ان سے لوگ ڈرتے تھے دستور ہے کہ چور جیسے کوتوال سے ڈرتے ہیں ویسے بادشاہ سے نہیں ڈرتے، اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو بادشاہ سے افضل نہیں جانتا اسی طرح اس حدیث سے عمر فاروقؓ کی فضیلت حضرتؐ پر ثابت نہیں ہو سکتی۔

(۱۵۵۴) ق اَبُوْسَعِیْدٍ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُ النَّاسَ یُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ وَعَلَیْھِمْ قُمُصٌ مِنْھَا مَا یَبْلُغُ الثُّدِیَّ وَمِنْھَا مَا یَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِکَ وَعُرِضَ عَلَیَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَیْہِ قَمِیْصٌ یَجُرُّہٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الدِّیْنَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا دیکھا میں نے لوگوں کو کہ میرے سامنے کیے گئے اور اُن پر کُرتے ہیں ان میں سے بعضا کرتا تو چھاتی تک پہنچا ہے اور بعضا اس کے نیچے اور عمر بن الخطابؓ میرے سامنے کیا گیا اور اس پر کُرتا تھا کہ وہ اس کو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنی بہت لمبا تھا اصحاب نے کہا تو آپ نے اس کی کیا تعبیر کی یا رسول اللہؐ حضرتؐ نے فرمایا دین۔

[1] وہ حاکم جو خلاف شرع باتوں کی ممانعت کرے جیسے مفتی، قاضی، مجسٹریٹ، کوتوال۔ (چشتی)

Marfat.com

ف دین اور کرتے ہیں یہ مناسب ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہے سردی گرمی سے بدن کو بچاتا ہے ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروقؓ کا دین نہایت کامل تھا اور حد سے زیادہ تھا۔

(۱۵۵) ع أَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا، میں نے اپنے تئیں دیکھا ایک کنوئیں پر کہ اس پر ڈول پڑا ہے سو میں نے اس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر اس کو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبرؓ نے لیا سو اس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور اس کے کھینچنے میں کچھ سستی اور آہستگی تھی اور خدا اس کو معاف کرے گا پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا پھر اس کو عمر بن الخطابؓ نے لیا سو میں نے تو آدمیوں سے ایسا عجیب غریب بڑا زور آور کسی کو نہیں دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو، یہاں تک اس نے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو پانی سے آسودہ کر کے انکی نشستگاہ پر بٹھایا۔

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت اور خلافت کی جانب اشارہ

ف عرب میں اونٹوں کی کثرت ہے اور معمول ہے کہ پانی پلانے کے وقت اونٹوں کو کنویں پر لاتے ہیں پھر سب کو خوب پانی پلا کر علیحدہ مکان پر بٹھاتے ہیں سو ڈول کھینچنے سے مراد دین کی سرداری ہے اس حدیث میں ترقی اسلام اور صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ کی خلافت کا اشارہ ہے یعنی حضرتؐ کے بعد صدیقؓ خلیفہ ہونگے اور ایک دو ڈول آہستگی سے نکالیں گے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی ان کے وقت میں اسلام عالم میں خوب نہیں پھیلے گا چنانچہ صدیقؓ کل دو برس خلیفہ رہے اس مدت میں مسیلمہ کذاب اور مرتدوں کو مار کے عرب کا اسلام مضبوط کر کے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ ان کا انتقال ہوا پھر عمر فاروقؓ خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے ان کے وقت میں عالم میں خوب اسلام ظاہر ہو گیا ملکِ شام اور مصر اور ایران اور عراق اور اکثر روم فتح ہوا۔ چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوتے اور چار ہزار جامع مسجد تیار ہوئیں اور چار ہزار بت خانے توڑے گئے اور بے شمار خزانے مسلمانوں میں تقسیم ہوئے لوگ آسودہ اور غنی ہو گئے۔ جو حضرت کے بعد ہونا تھا سو خدا نے حضرتؐ کو خواب میں دکھلا دیا۔

(۱۵۶) ق أَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا میں نے اپنے تئیں بہشت کے اندر دیکھا تو ایک جا ایک عورت ہے کہ ایک محل کی طرف وضو کرتی ہے سو میں نے کہا یہ کس کا محل ہے فرشتوں نے کہا کہ عمرؓ کا محل ہے سو مجھ کو عمر کی غیرت یاد پڑی سو میں پلٹ آیا پشت دیکر یعنی مرد کو اس کی عورت کے پاس اجنبی مرد کے جانے سے غیرت اور جوش آتا ہے اس واسطے میں اس عورت کے پاس نہیں گیا۔

ع صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۷۵ (چشتی)

Marfat.com

ف بخاری میں پوری روایت یوں ہے کہ عمر فاروقؓ نے جب حضرتؐ سے یہ سُنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرتؐ کیا آپ ہی پر مجھ کو غیرت آتی یعنی یہ بات مجھ سے ممکن نہ تھی۔ اس حدیث میں عمر فاروقؓ کو بہشت کی بشارت ہے اور وہ عورت وضو کرنے والی حور تھی۔

(۱۵۵۷) ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَآءِ الَّلاتِیْ كُنَّ عِنْدِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَهٗ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو تعجب آیا ان عورتوں سے جو میرے پاس تھیں سو انھوں نے جب تیری آواز سُنی تو پردے میں ہو گئیں یہ حضرتؐ نے عمر فاروقؓ سے فرمایا۔

ف اس کا مفصل قصہ آٹھویں باب میں گذرا کہ چند عورتیں حضرتؐ کے پاس باتیں کر رہی تھیں جب عمر فاروقؓ آئے تو ان کے خوف سے چھپ گئیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۵۵۸) ق عَائِشَةُ اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِمَّنْ تَسْتَحْیِیْ مِنْهُ الْمَلَآئِكَةُ یَعْنِیْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں میں نہ شرماتا جس سے فرشتے شرماتے ہیں یعنی عثمان بن عفانؓ سے۔

ف اس کا مفصل قصہ آگے آ رہا ہے مختصر یہ کہ حضرتؐ پنڈلی کھولے صدیقؓ اور فاروقؓ کے روبرو بیٹھے تھے اور حضرت عثمانؓ آئے تو حضرتؐ نے پنڈلی پر کپڑا ڈال لیا تو حضرتؐ سے اس کا سبب پوچھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے حضرت عثمانؓ کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اس واسطے کہ جتنی شرم زیادہ اتنا ایمان زیادہ۔

(۱۵۵۹) م عُثْمَانُ وَعَائِشَةُ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَیِیٌّ وَّاِنِّیْ خَشِیْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰی تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَّا یَبْلُغَ اِلَیَّ فِیْ حَاجَتِهٖ۔

مسلم میں حضرت عثمانؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عثمانؓ نہایت شرم والا مرد ہے اور میں اس حالت میں ڈرا کہ اس کو بلاؤں شاید وہ اپنے مطلب کو مجھ تک نہ پہنچا سکے۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ ایک روز گھر میں دونوں پنڈلیاں کھولے لیٹے تھے اتنے میں صدیق اکبرؓ دروازے پر آئے حضرتؐ نے ان کو بلایا اور ویسے ہی لیٹے رہے پھر عمر فاروقؓ آئے ان کو بھی اسی حال میں بلایا۔ پھر حضرت عثمانؓ آئے تو حضرتؐ نے اٹھ کر اپنے کپڑے پہن کے ان کو بلایا۔ جب وہ سب باہر گئے تو میں نے پوچھا کہ یا حضرتؐ! صدیق اکبرؓ آئے آپ ویسے ہی لیٹے رہے عمر فاروقؓ آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمانؓ کے آتے ہی آپ نے کپڑے پہنے اس کا کیا سبب ہے۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی عثمانؓ حیا کے سبب اپنا بدن نہیں کھولتا ہے مبادا میرا کھلا بدن دیکھ کر اپنا مطلب چاہے نہ کہہ سکے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۵۶۰) م سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَا عَلِیُّ

مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور شیعوں کے شب کی تردید

...نْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

کہ اے علی مرتضیٰ تیرا رتبہ میرے نزدیک جیسے ہارونؑ کا رتبہ موسیٰؑ کے نزدیک مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔

ف ہجری نویں سال جب حضرتؐ جنگِ تبوک کو چلے تو علی مرتضیٰ علیہ السلام کو مدینے میں خلیفہ کیا۔ منافقوں نے کہا کہ پیغمبرؐ پر حضرت علیؓ بھاری ہیں اس واسطے ان کو ساتھ نہ لیا، علی مرتضیٰؓ کو اس بات سے رنج ہوا تیار ہو کر حضرتؐ سے جا ملے اور منافقوں کا یہ طعنہ بیان کیا اور کہا یا حضرتؐ کیا آپ مجھ کو عورتوں اور لڑکوں پر خلیفہ کرتے ہیں۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس میں کچھ رتبہ نہیں جاتا دیکھو موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تھے تو اپنے بڑے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی ویسی تمہاری عزت میرے نزدیک ہے ہاں اتنی بات البتہ ہارون میں زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی تھے اور تم پیغمبر نہیں اس واسطے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا ممکن نہیں۔ اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ کی ثابت ہوئی اور کمال رتبہ مرتضوی جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہیں کہ اس حدیث سے علی مرتضیٰ کی خلافت کی حقیقت ثابت ہوتی ہے یعنی حضرتؐ کے بعد سوائے علی مرتضیٰؓ کے کوئی خلافت کے لائق نہیں سو سراسر بے جوڑ بات ہے اس واسطے کہ حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے سامنے مر گئے تھے حضرت موسیٰؑ کے خلیفہ حضرت یوشع ہوئے تھے اگر حضرت ہارونؑ زندہ رہتے اور حضرت موسیٰؑ کے بعد خلیفہ ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث میں ہر طرح کی خلافت مراد نہیں یعنی جنگ تبوک کے پھرنے تک خلافت ہے ہمیشہ نہیں۔ جیسے حضرت ہارونؑ کی بھی خلافت اسی دم تک تھی جب تک حضرت موسیٰ طور سے تشریف نہ لائے تھے۔ ہاں یہ مقرر ہے کہ اس حدیث سے علی مرتضیٰؓ کو خلافت کی لیاقت بخوبی ثابت ہوتی ہے لیکن اس میں ان کے سوائے دوسرے خلیفہ کا انکار بھی نہیں۔ صدیقؓ اور فاروقِ اعظمؓ کے فضائل بھی احادیث میں بیشمار ہیں اس کتاب میں بھی بہت حدیثیں مذکور ہو چکی ہیں اور ہوں گی اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو پکڑ لینا اس کے سوائے اور حدیثوں کو خیال نہ کرنا جہالت ہے یا تعصب۔

(۱۵۶۱) ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ یُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ یَعْنِیْ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَهُ یَوْمَ خَیْبَرَ

بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر میں کل علم دوں گا اس مرد کو جس کے ہاتھوں پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسولؐ کو چاہتا ہے اور خدا اور رسول اس کو چاہتے ہیں یعنی علی مرتضیٰؓ کو۔ یہ حضرتؐ نے جنگِ خیبر کے دن فرمایا۔

ف جنگ خیبر میں حضرتؐ نے جب یہ فرمایا تو رات کو اصحاب نے چرچا کیا کہ دیکھئے یہ دولت کس کو نصیب ہو صبح کے وقت حضرتؐ کی خدمت میں اصحاب حاضر ہوئے ہر ایک شخص اس کا امیدوار تھا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ علی مرتضیٰؓ کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ یا حضرتؐ ان کی آنکھیں آئی ہیں حضرتؐ نے ان کو بلایا اور لب مبارک ان کی آنکھوں پر لگایا اسی وقت صحت ہو گئی پھر حضرتؐ نے ان کو علم دیا خدا نے ان کے ہاتھ پر فتح نصیب کی۔ اس حدیث سے علی مرتضیٰؓ کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی۔

Marfat.com

(۱۵۶۲) ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی غَیْرَ اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ قَالَہٗ لِعَلِیٍّ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عِنْدَ خُرُوْجِہٖ اِلٰی غَزْوَۃِ تَبُوْکَ۔

بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو اس سے راضی نہیں کہ تو ہووے میرے نزدیک بمنزلہ ہارون ؑ کے موسیٰ ؑ کے نزدیک مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ یہ حضرتؐ نے علی مرتضیٰ سے فرمایا جنگِ تبوک کے لئے چلتے وقت۔

ف منافقوں نے طعنہ دیا تھا کہ علیؓ کو حضرتؐ اپنے ساتھ نہیں لے جاتے ذلیل جان کے ان کو گھر میں چھوڑے جاتے ہیں تب حضرتؐ نے علی مرتضیٰ کے دلاسے کے واسطے یہ حدیث فرمائی۔ باقی فصل بیان اوپر گذر چکا ہے۔

(۱۵۶۳) م اَبُوْ هُرَیْرَۃَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْکَ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰہِ قَالَہٗ لِعَلِیٍّ یَوْمَ خَیْبَرَ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قتل کرو ان کو یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمدؐ خدا کا رسول ہے پھر جب انھوں نے یہ کیا تو تجھ سے اپنے خون اور مال بچائے گو حق بات پر اور حساب ان کا خدا پر ہے یہ حضرتؐ نے علی مرتضیٰؓ سے فرمایا جنگِ خیبر کے دن۔

ف یعنی جب کافر نے کلمہ پڑھا تو اس کی جان مارنا اور مال لوٹنا درست نہیں لیکن خون کے بدلے خون ہوگا اور اگر مال ہوگا زکوٰۃ لیجاویگی اور اگر وہ اپنی جان اور مال بچانے کے واسطے کلمہ پڑھ لیں گے اور دل سے کافر رہیں گے تو خدا ان سے حساب کرلے گا ہم کو ظاہر کا حکم ہے۔

(۱۵۶۴) ق زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَیُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُّوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبَ وَاَنَا تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اَوَّلُهُمَا کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ النُّوْرُ وَالْهُدٰی فَخُذُوْا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاسْتَمْسِکُوْا بِہٖ وَاَهْلُ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ الْهُدٰی وَالنُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَکَ بِہٖ وَاَخَذَ بِہٖ کَانَ عَلَی الْهُدٰی وَمَنْ اَخْطَاَهُ ضَلَّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ هُوَ حَبْلُ اللّٰہِ مَنِ اتَّبَعَہٗ کَانَ عَلَی الْهُدٰی وَمَنْ تَرَکَہٗ کَانَ عَلٰی ضَلَالَۃٍ۔

بخاری و مسلم میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہے کہ خبردار ہو جاؤ اے لوگو کہ میں آدمی ہوں عنقریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو میں اس کا کہنا مانوں یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال ہو اور میں تم میں دو بڑی بھاری عمدہ چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ان دو میں اول تو خدا کی کتاب ہے جس میں نور اور ہدایت ہے سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب سا اس کو چمٹ جاؤ یعنی اس پر عمل کرو، اور دوسرے بزرگ چیز میرے اہلبیت یعنی گھر والے ہیں، میں تم کو خدا یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے معاملہ میں، میں تم کو خدا یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے معاملہ میں، میں تم کو خدا یاد دلاتا ہوں اپنے بیت کے معاملہ میں۔ اور ایک روایت یوں ہے کہ خدا کی کتاب میں ہدایت اور نور ہے جو اس کو چمٹ گیا اور جس نے اس کو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جس نے اس کو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت میں یوں

Marfat.com

ہے کہ قرآن خدا کی رسّی ہے یعنی اس کے ملنے کا وسیلہ ہے
جس نے اس کی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جس نے اسکو چھوڑا وہ
راہ کو بھولا۔

ف روایت ہے کہ ہجری نویں سال جب حضرت حجۃ الوداع کرکے پھرے اور مکے مدینے کے درمیان اس
مقام پر پہنچے جس کا غدیر خم نام ہے تو حضرتؐ نے خطبہ پڑھا خدا کی حمد و ثنا کی اور نصیحت کی اور یہ حدیث فرمائی
تمام عرب کے گروہ حجۃ الوداع میں حضرتؐ کے ساتھ تھے اور غدیر خم تک حضرتؐ کے ساتھ آئے یہاں سے ہر ایک
کی راہیں پھٹیں تھیں وہاں حضرتؐ نے سب عرب کو قرآن اور اہل بیت کی تعظیم جتا دی اس واسطے کہ حضرتؐ کو
معلوم تھا کہ امت میں اختلاف پڑے گا قرآن کے مضمون سے لوگ غفلت کریں گے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت
میں بعضے لوگ قصور کریں گے بلکہ محبت کہاں عداوت پر کمر باندھیں گے جیسے خارجی اور ناصبی سو فرمایا کہ میری
موت قریب ہے میں ہمیشہ زندہ نہیں رہ سکتا کہ مجھ سے ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی
ہے کہ قرآن پر عمل کیجیو کہ اس میں سراسر نور و ہدایت ہے۔ ہر ایک چیز مجمل اور مفصل اس میں موجود ہے اور اہل بیت
کی تعظیم اور محبت کرنا کہ وے قرآن کی تفسیر ہیں۔ اہل بیت کہتے ہیں گھر والوں کو، سو حضرتؐ کی بیبیاں اور حضرتؐ
کی اولاد سب اہل بیت میں داخل ہیں۔ ہندوستان میں بھی بیوی کو گھر والی بولتے ہیں، بیوی کو اہل بیت میں داخل
نہ کرنا یا تو جہالت ہے یا تعصب، بارے الحمدللہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اس واسطے کہ
ان کا عقیدہ اور عمل قرآن کے موافق ہے قرآن کے ہوتے کسی چیز پر عمل نہیں کرتے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم
واجب جانتے ہیں بخلاف خارجیوں اور ناصبیوں کے کہ اکثر اہلبیت سے وہ عداوت رکھتے ہیں۔ اور شیعوں کا تو عجب
حال ہے کہ ہر چند آپ کو اہل بیت کا دوست کہتے ہیں لیکن حضرتؐ کی بیبیوں کو اہل بیت میں داخل نہیں کرتے صرف
حضرت فاطمہؓ کی اولاد کو اہل بیت میں گنتے ہیں سو ان میں بھی بہت امام زادوں کو بد کہتے ہیں تو حقیقت میں وہ سب
اہلبیت کے دوست نہ ٹھہرے ایسی واہی محبت کا دین میں کچھ اعتبار نہیں جیسے قرآن کی بعض سورتوں کو ماننا اور بعضی سورتوں
کا انکار کرنا درست نہیں اور قرآن کو تو شیعہ نے صاف جواب دیا ہے کہتے ہیں کہ سولہ امامؑ کے قرآن کا مطلب
کوئی نہیں بوجھتا تو گویا ان کے نزدیک قرآن مجید، توریت اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہے تو صاف ظاہر ہوا کہ
اہل سنت کے سوائے اس حدیث پر عمل کسی کو نصیب نہیں۔

حدیث ثقلین پر بجز اہل سنت کسی اور کو عمل کرنا نصیب نہیں۔

(۱۵۶۵) **م** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَآءِ اَھْلِیْ یَعْنِیْ عَلِیًّا وَّفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ

مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ الٰہی یہ میرے اہلبیت ہیں یعنی علی مرتضیٰؓ اور فاطمہؓ
اور حسنؓ اور حسینؓ رضی اللہ عنہم۔

مباہلہ کا ذکر اور اہل بیت کی فضیلت اور شیعوں کے شبہ کی تردید

ف جب نجران کے نصاریٰ نے اسلام کی حقیت میں بہت گفتگو کی تب حضرتؐ کو حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنی
حضرتؐ اور نصاریٰ بددعا کریں کہ جو باطل دین پر ہو خدا کی لعنت اس پر پڑے اور اس مضمون کی آیت اتری کہ
اے محمدؐ کہدے ان سے کہ آؤ ہم تم بلائیں، ہم اپنے بیٹوں کو تم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی عورتوں کو تم اپنی عورتوں کو، ہم
اپنے قریبوں کو تم اپنے قریبوں کو، پھر ہم تم خوب گڑگڑا کے دعا کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت ڈالیں۔ جب یہ

Marfat.com

آیت اتری تو صبح کو حضرتؐ نکلے امام حسنؓ کا ہاتھ پکڑے اور امام حسینؓ کو گود میں لئے اور فاطمہ زہراؓ حضرتؐ کے پیچھے اور علی مرتضیٰؓ سب کے پیچھے۔ پھر یہ حدیث فرمائی جب نصاریٰ نے یہ مبارک نورانی شکلیں دیکھیں تو ڈرے اور مباہلہ سے انکار کیا اور جزیہ دینا قبول کیا۔ اس حدیث سے بڑا کمال پنجتن پاک کا ثابت ہوا۔ حضرتؐ نے اپنی بیبیوں اور اصحاب کو ساتھ نہ لیا اس واسطے کہ ایسے وقت میں ان کے لینے سے نصاریٰ پر حضرتؐ کا رعب نہ پڑتا اور کمال حقیقت ثابت نہ ہوتی اس واسطے کہ رفیقوں اور بیبیوں کا نقصان آدمی پر اتنا گراں نہیں ہوتا جتنا اولاد کا نقصان گراں ہے۔ اور یہ جو شیعہ اس آیت اور حدیث سے علی مرتضیٰؓ کی حصر خلافت کی دلیل پکڑتے ہیں سو محض بے جوڑ بات ہے اس سے اور خلافت سے کیا مناسبت ہے قرابت اور محبت اور چیز ہے اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرتؐ کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ زہراؓ علی مرتضیٰؓ پر خلیفہ ہونے میں مقدم تھیں حالانکہ یہ کسی کا مذہب نہیں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۵۶۶) ق عَائِشَةُ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے اصحاب سے آج کی رات میری نگہبانی کرے۔

ف یہ حضرتؐ نے لیلۃ التعریس میں فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص ہتھیار باندھ کے آئے۔ حضرتؐ نے پوچھا تو کیوں آیا ہے۔ سعد نے کہا کہ یا حضرتؐ میں آپ کی محافظت کے واسطے آیا ہوں پھر حضرتؐ نے ان کے حق میں دعائے خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے مخالف نہیں۔

حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم کی فضیلت

(۱۵۶۷) م أَبُوْ هُرَيْرَةَ اُسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَيُرْوٰى إِهْدَأْ وَعَلَيْهِ أَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ٹھہر جا اے حرا سو تجھ پر تو سوائے نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہیں اور اس پہاڑ یعنی حرا پر حضرتؐ تھے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ تھے اور دوسری روایت یوں ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تھم جا اور اس پر ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ تھے۔

ف ابوبکرؓ کا صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہے باقی بزرگوار شہید ہیں سوائے سعد بن ابی وقاص کے کہ وہ اسہال کی بیماری سے مرے تو وہ بھی شہیدوں میں داخل ہوئے۔ چنانچہ اور حدیث میں آیا ہے کہ جو اسہال سے مرے وہ بھی شہید ہے

حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کے فضائل

(۱۵۶۸) ق أَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں اس کو چاہتا ہوں یعنی حسن بن علیؓ کو سو تو بھی اس کو چاہ اور اس کو چاہ جو اس کو چاہے۔

Marfat.com

ف حضرتؐ نے ایک بار امام حسنؓ کو اپنی گود میں لیکر ان کو چوما پھر یہ دعا کی۔

(۱۵۶۹) خ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَيُرْوٰى اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَرْحَمُهُمَا فَارْحَمْهُمَا يَعْنِي الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

بخاری میں اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں حسنؓ اور حسینؓ کو چاہتا ہوں سو تو بھی ان کو چاہ اور دوسری روایت یوں ہے کہ الٰہی میں مقرر ان دونوں پر رحم کرتا ہوں سو تو بھی ان پر رحم کر۔

ف ان دونوں حدیثوں میں حسنینؓ کی بڑی عمدہ فضیلت ہے کہ حضرتؐ نے ان کی محبت اور ان کے محب کی محبت کی خدا سے دعا کی۔ خدا کی محبت سے مراد ترحم اور کمال رحمت ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی فضیلت

(۱۵۷۰) خ اِبْنُ عُمَرَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ بَعْدَهٗ يَعْنِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ۔

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اگر تم اب طعنہ دیتے ہو اسامہ بن زیدؓ کی سرداری میں سو البتہ تم تو اس کے باپ کی یعنی زیدؓ کی سرداری میں بھی طعنہ دیتے تھے اور قسم خدا کی زیدؓ سرداری کے لائق تھا اور مقرر سب لوگوں سے وہ مجھ کو زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہؓ اس کے بعد سب لوگوں سے میرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہے۔

ف زیدؓ حضرتؐ کے آزاد کردہ غلام تھے اُن کو حضرتؐ نے لشکر کا سردار کر کے شام میں بھیجا تھا جب وہ وہاں شہید ہوئے تب حضرتؐ نے ان کے بیٹے اسامہؓ کو سردارِ لشکر کیا کہ اپنے باپ کا بدلا لیوے اور اس کو تسکین حاصل ہو، تو بعضے لوگوں نے ان کی سرداری میں کچھ تامل کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے اسامہؓ اور ان کے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرتؐ کے محبوبوں میں داخل ہوئے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

(۱۵۷۱) ق عَلِيٌّ خَيْرُ نِسَآئِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَآئِهَا خَدِيْجَةُ۔

بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے زمانے میں مریم عمران کی بیٹی سب عورتوں سے افضل اور اپنے زمانے میں یعنی امت محمدی میں خدیجہ سب عورتوں سے افضل ہے

(۱۵۷۲) ق اَبُوْمُوْسٰى كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مردوں سے بہت لوگ کمال کو پہنچے اور عورتوں سے مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی بیوی کے سوا کوئی عورت باکمال نہیں ہوئی۔

ف یعنی اگلی امت میں یہی دو عورتیں باکمال ہوئیں اس واسطے کہ امتِ محمدی میں حضرت خدیجہؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت عائشہؓ کا کمال بہت احادیث سے ثابت ہے۔

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

(۱۵۷۳) ق عَائِشَةُ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَةً وَاِذَا کُنْتِ عَلَیَّ غَضْبٰی قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ اَیْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِیْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَّ اِذَا کُنْتِ غَضْبٰی قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِیْمَ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میں البتہ جانتا ہوں جب تو مجھ سے راضی ہوتی ہے اور جب تو مجھ سے ناخوش ہوتی ہے۔ کہا حضرت عائشہؓ نے کہ میں نے کہا کہ بھلا کس طرح آپ اس کو پہچانتے ہیں تو حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو مجھ سے راضی ہوتی ہے تو بات چیت میں یوں قسم کھاتی ہے کہ میں قسم کھاتی ہوں محمدؐ کے رب کی، اور جب تو ناخوش ہوتی ہے تو کہتی ہے کہ قسم کھاتی ہوں ابراہیم کے رب کی۔ میں نے کہا کہ ہاں سچ ہے میں ناخوشی میں آپ کا نام لینا زبان سے چھوڑ دیتی ہوں یعنی دل سے نہیں چھوڑتی۔

ف مراد دنیاوی ناخوشی ہے گھر بار کے معاملات میں معاذ اللہ دینی ناخوشی نہیں جو ایمان میں خلل ڈالے۔ سوتنوں کے سبب سے کبھی رنج آتا تھا۔ سوتنوں کی غیرت یعنی جھل اور جلن عورتوں میں پیدائشی بات ہے شرع میں اس پر پکڑ نہیں سوائے اس کے میاں بی بی کے راز نیاز میں کسی کو کیا دخل ہے خصوصاً وہ بی بی جو میاں کی بہت پیاری ہو۔

(۱۵۷۴) ق عَائِشَةُ یَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِیْلُ یُقْرِئُكِ السَّلَامَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے عائشہؓ یہ جبرئیل ہیں تجھ کو سلام کرتے ہیں۔

ف پورا قصہ حضرت عائشہؓ سے یوں روایت ہے کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبرئیل کو سلام اور خدا کی رحمت یا رسول اللہؐ جو آپ دیکھتے ہیں وہ میں نہیں دیکھتی۔ اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہؓ کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ ایک کی طرف سے دوسرے کو سلام پہنچانا مستحب ہے اور سلام کا جواب زیادہ کرکے دینا افضل ہے جیسے حضرت عائشہؓ نے رحمۃ اللہ کا لفظ زیادہ کیا۔

(۱۵۷۵) ق عَائِشَةُ اِنَّهٗ لَمْ یُقْبَضْ نَبِیٌّ قَطُّ حَتّٰی یُرٰی مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ یُخَیَّرُ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا بات یوں ہے کہ کوئی نبی ہرگز نہیں مرتا جب تک کہ اپنا مکان بہشت میں نہیں دیکھ لیتا پھر مرنے جینے میں اس کو اختیار دیا جاتا ہے۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ یہ حدیث حالتِ صحت میں فرماتے تھے جب حضرتؐ بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرتؐ کو غش آیا اور حضرت کا سر میری ران پر تھا پھر جب ہوش میں آئے تو فرمایا کہ الٰہی میں عمدہ فرشتوں کی رفاقت چاہتا ہوں تو مجھ کو یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے موت اختیار کی پھر حضرتؐ کا انتقال ہوا۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ موت کے قریب آخر کلام حضرت کا یہی تھا کہ اَللّٰهُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی۔ یعنی الٰہی میں عمدہ فرشتوں کی رفاقت چاہتا ہوں۔

(۱۵۷۶) ق عَائِشَةُ اُرِیْتُكِ فِی الْمَنَامِ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ

Marfat.com

ثَلٰثَ لَيَالٍ جَآءَنِيْ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ
سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ
فَأَكْشِفُ عَنْ وَّجْهِكِ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ
فَأَقُوْلُ إِنْ يَّكُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ

نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ کو تو خواب میں دکھلائی گئی تین رات تجھ کو
میرے پاس فرشتہ لے آتا تھا ریشمی ٹکڑے میں سو یوں کہتا تھا کہ
یہ تیری عورت ہے۔ میں نے تیرا چہرہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ
صورت تیری ہی ہے تو میں کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے
ہے تو خدا یوں ہی کرے گا یعنی تو میرے نکاح میں آوے گی۔

ف یہ جو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر نہیں ہوئی تو مقرر نکاح ہوگا اس واسطے کہ پیغمبر کے خواب میں کچھ شک اور تردد نہیں ہوتا۔

(۱۵۷۷) **ق** عَائِشَةُ كُنْتُ لَكِ كَأَبِيْ
زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ قَالَهُ لَهَا وَخَبَرُ
أَبِيْ زَرْعٍ مَّا حَكَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا وَقَالَتْ جَلَسَ إِحْدٰى
عَشَرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ
أَنْ لَّا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا
قَالَتِ الْأُوْلٰى زَوْجِيْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى
رَأْسِ جَبَلٍ لَّا سَهْلٍ فَيُرْتَقٰى وَلَا سَمِيْنٍ
فَيُنْتَقَلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِيْ لَا أَبُثُّ
خَبَرَهُ إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ لَّا أَذَرَهُ إِنْ
أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ
الثَّالِثَةُ زَوْجِيَ الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ
أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ
الرَّابِعَةُ زَوْجِيْ كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ
وَلَا قَرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ. قَالَتِ
الْخَامِسَةُ زَوْجِيْ إِنْ دَخَلَ فَهِدَ
وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْئَلُ عَمَّا
عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِيْ
إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ
وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُوْلِجُ
الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ
السَّابِعَةُ زَوْجِيْ عَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تیرے حق میں ایسا ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے حق میں۔ یہ حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اور حکایت ابوزرع کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے یوں ہے کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں سو انھوں نے آپس میں اس کا قول قرار کیا اپنے خاوندوں کی خبریں کچھ بھی نہ چھپاویں۔ پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دبلا گوشت اونٹ کا پہاڑ پر نہ زمین برابر ہے کہ چڑھ جاوے نہ موٹا گوشت کہ اس کو لے آوے یعنی نالائق اور بے حقیقت ہے دوسری عورت نے کہا کہ میں اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کروں گی میں ڈرتی ہوں خبر کے چھوٹ رہنے سے یعنی بڑا قصہ ہے مجھ سے بیان نہ ہو سکے گا اگر بیان کروں تو اس کے ظاہر باطن کے سب عیب بیان کروں۔ تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لمبا دبلا ہے اگر بولوں تو طلاق پاؤں اور اگر چپ رہوں تو ادھر ڈالی جاؤں نہ روٹی دیوے نہ کپڑا۔ چوتھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ کے ملک کی رات نہ گرمی نہ سردی نہ خوف نہ اداسی۔ تہامہ عرب میں اس زمین کا نام ہے جس میں مکہ ہے وہاں کی رات مشہور ہے۔ پانچویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر گھر میں آوے تو چیتے کی طرح سوتا ہے اور اگر باہر جاوے تو شیر بن جاوے اور نہ پوچھے عہد شکنی سے یعنی حلیم اور کریم ہے جو کچھ کا مواخذہ نہیں کرتا۔ چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر کھاوے تو سب سمیٹ جاوے اور اگر پیوے تو بادل پی جاوے اور اگر لیٹے تو اپنا بدن لپیٹ ڈالے اور نہ میرے غلاف کے اندر ہاتھ ڈالے کہ میرے دکھ درد کو جانے یعنی بیل کی طرح سوائے کھانے اور پینے اور سونے کے

قصہ ام زرعہ کا بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

طَبَاقَاءُ كُلَّ دَاءٍ لَهَا دَآءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ زَرْنَبٍ. قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيْعُ الْعِمَادِ طَوِيْلُ النِّجَادِ عَظِيْمُ الرَّمَادِ قَرِيْبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَالِكَ لَهُ اِبِلٌ كَثِيْرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيْلَاتُ الْمَسَارِحِ اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ زَوْجِي اَبُوْ زَرْعٍ فَمَا اَبُوْ زَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ اُذُنَيَّ وَمَلَاَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِيْ فَبَجِحَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ وَوَجَدَنِيْ فِيْ اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِيْ فِيْ اَهْلِ صَهِيْلٍ وَّاَطِيْطٍ وَّدَآئِسٍ وَّمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ اَقُوْلُ فَلَا اُقَبَّحُ وَاَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ وَاَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ وَيُرْوِيْ اَنْقَنَّحُ اُمُّ اَبِيْ زَرْعٍ فَمَا اُمُّ اَبِيْ زَرْعٍ عُكُوْمُهَا رَدَاحٌ وَّبَيْتُهَا فَسَاحٌ اِبْنُ اَبِيْ زَرْعٍ فَمَا بْنُ اَبِيْ زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ اَبِيْ زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ اَبِيْ زَرْعٍ فَطُوْعُ اَبِيْهَا وَطَوْعُ اُمِّهَا وَمِلْءُ رِدَآئِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ اَبِيْ زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ اَبِيْ زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيْثَنَا تَبْثِيْثًا وَلَا تَنْقُثُ مِيْرَتَنَا تَنْقِيْثًا

کچھ خبر نہیں ہوتا عورت کی بات نہیں پوچھتا۔ ساتویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ کلام نہیں کر جانتا سب جہان بھر کے عیب اس میں موجود ہیں ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونوں مروڑے۔ آٹھویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند چھونے میں نرم جیسے خرگوش اور اس کی خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو۔ زرنب ایک خوشبودار گھاس کا نام ہے یعنی میرا خاوند ظاہر کا بھی اچھا باطن کا بھی اچھا۔ نویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لمبے پرتلے والا یعنی قد آور بڑی راکھ والا یعنی سخی ہے اس کا باورچی خانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے تو راکھ بہت نکلتی ہے۔ اس کا گھر نزدیک ہے مجلس اور مسافر خانے سے یعنی سردار اور سخی ہے اس کا لنگر جاری ہے۔ دسویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیا خوب مالک ہے مالک افضل ہے میری اس تعریف سے اس کے اونٹوں کے بہت شتر خانے ہیں اور کم چراگاہیں ہیں یعنی ضیافت میں اس کے یہاں اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہیں اس سبب سے شتر خانوں سے جنگل میں کم چرنے جاتے ہیں جبکہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہیں۔ ضیافت میں راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سن کے اونٹوں کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا۔ گیارہویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابوزرع ہے سو واہ کیا خوب ابوزرع ہے اس نے زیور سے بھرے دونوں کان جھلائے اور چربی سے میرے دونوں بازو بھرے یعنی مجھ کو موٹا کیا اور مجھ کو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین سے رہی مجھ کو اس نے بھیڑ بکری والوں میں پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اس نے مجھ کو گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا یعنی میں نہایت ذلیل اور محتاج تھی اس نے مجھ کو باعزت اور مالدار کر دیا سو اس کے پاس میں بات کرتی ہوں تو مجھ کو بد نہیں کہتا اور سوتی ہوں تو فجر کر دیتی ہوں یعنی کچھ کام نہیں کرنا پڑتا اور پیتی ہوں تو سیراب ہو جاتی ہوں۔ ماں ابوزرع کی سو کیا خوب ہے ماں ابوزرع کی، اس کی بڑی بڑی گٹھریاں اور کشادہ گھر، بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہے بیٹا ابوزرع کا اس کی خواب گاہ جیسے تلوار کا میان یعنی

Marfat.com

لَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَغْشِيْشًا خَرَجَ أَبُوْ زَرْعٍ
وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً
تَعْرُهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ
مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ
فَطَلَّقَنِيْ وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ
رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ
خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا
فَأَعْطَانِيْ مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَ
قَالَ كُلِيْ أُمَّ زَرْعٍ وَمِيْرِيْ
أَهْلَكِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ
شَيْءٍ أَعْطَانِيْهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ
أَبِيْ زَرْعٍ

نازنین بدن ہے اس کو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ایک یعنی کم خور ہے
بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہے بیٹی ابوزرع کی اپنے ماں باپ کی تابعدار
اپنے لباس کی بھرنے والی یعنی جسیم ہے اور اپنی سوت کی رشک یعنی
اپنے خاوند کی پیاری ہے اس واسطے اس کی سوت اس سے جلتی ہے
لونڈی ابوزرع کی کیا خوب ہے لونڈی ابوزرع کی ہماری بات
مشہور نہیں کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا نہیں لیجاتی اٹھا کر اور ہمارا
گھر آلودہ نہیں رکھتی کوڑے سے ابوزرع باہر نکلا جبکہ مشکوں میں
دودھ متھا جاتا تھا گھی نکالنے کے واسطے سو ملا ایک عورت سے
جس کے ساتھ اس کے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اس کی گود میں دو
اناروں سے کھیلتے تھے سو ابوزرع نے مجھ کو طلاق دی اور اس عورت
سے نکاح کیا پھر میں نے اس کے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمدہ
گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اس نے مجھ کو پہلے جانور بہت دیئے
اور اس نے مجھ کو ہر ایک مویشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اس نے مجھ سے
کہا اے ام زرع اور کھا اپنے لوگوں کو ام زرع نے کہا سو اگر میں
جمع کروں جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابوزرع کے چھوٹے برتن کے
برابر بھی نہ پہنچے یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے
احسان سے نہایت کمتر ہے۔

ف جب حضرت عائشہؓ نے گیارہ عورتوں کا قصہ حضورؐ کے روبرو کہا تب حضورؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ میں بھی تیرا ایسا محسن ہوں جیسے ابوزرع ام زرع کا محسن تھا۔

(۱۵۷۸) **غ** اَبُوْ مُوْسٰى وَاَنَسٌ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

مسلم میں ابوموسیٰؓ اور انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ عائشہؓ کی فضیلت عورتوں پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر۔

ف ثرید اُس کھانے کو کہتے ہیں کہ روٹی کو شوربے میں بھگویا ہو۔ عرب کو یہ کھانا نہایت پسند تھا سب کھانوں سے زیادہ حضرت عائشہؓ نے علم اور آداب حضورؐ سے بہ نسبت اور عورتوں کے زیادہ سیکھے تھے اسواسطے ان کی فضیلت حضورؐ نے بیان فرمائی۔

(۱۵۷۹) **ق** عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى دَعَا بِهٖ عِنْدَ وَفَاتِهٖ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا الٰہی بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ملا دے مجھ کو بلند رتبہ رفیقوں میں۔ یہ حضورؐ نے اپنی موت کے وقت دعا کی۔

ف رفیقِ اعلیٰ سے مراد انبیاؑ کی ارواح اور مقرب فرشتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ رفیقِ اعلیٰ سے مراد خدا ہے۔

غ صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۳۲ مسلم ج ۲ ص ۲۸۰۔ (حیثی)

Marfat.com

(۱۵۸۰) ق عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں عالی رتبہ رفیقوں کی صحبت مانگتا ہوں۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ حالتِ صحت میں فرماتے تھے کہ بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہیں آتی جب حضرتؐ کو مرض الموت میں غش سے ہوش آیا تو حضرتؐ نے آنکھ کھول کے یہ دعا کی اس وقت میں نے جانا کہ حضرتؐ نے ہم کو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا۔ یہ اخیر کلام حضرتؐ کا تھا اس کے بعد حضرتؐ نے کوئی کلام نہ کیا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

(۱۵۸۱) ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَاِنِّيْ اَخْوَفُ اَنْ تُفْتَنَ فِيْ دِيْنِهَا وَاِنِّيْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰكِنْ وَّاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَّاحِدًا اَبَدًا۔

بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ فاطمہؓ میری ہے اور البتہ مجھ کو خوف آتا ہے کہ کہیں اس کے دین میں فتنہ نہ ڈالا جائے اور مقرر میں ایسا نہیں ہوں کہ حلال چیز کو حرام کر دوں اور حرام کو حلال بتا دوں لیکن خدا کی قسم ہے کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان میں کبھی جمع نہ ہوں گی۔

ف ابوجہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی حضرت علی مرتضیٰؓ نے ان کے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند دوسرا نکاح حلال ہے لیکن خوف تھا کہ حضرت فاطمہؓ سوت کے رنج سے کہیں حضرت علیؓ کی اطاعت میں توقف نہ کریں تو دین میں خلل پڑے اس واسطے کہ خاوند کی اطاعت بیوی پر فرض ہے۔ اس واسطے حضرتؐ نے منع کیا۔

(۱۵۸۲) ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اَلَا اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِيْ اَنْ يَّنْكِحُوْا بِنْتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ يُّحِبَّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِيْ بِضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا

بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھ سے اس کی اجازت مانگتے ہیں کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابی طالب سے نکاح کر دیویں سو میں ان کو اجازت نہیں دیتا پھر بھی میں ان کو اجازت نہیں دیتا پھر بھی میں ان کو اجازت نہیں دیتا مگر یہ کہ ابیطالب کا بیٹا یہ چاہے تو میری بیٹی کو طلاق دیوے اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے مجھ کو بھی وہی چیز رنج دیتی ہے جو اس کو رنج دیتی ہے اور مجھ کو تکلیف دیتی ہے جو اس کو تکلیف دیتی ہے۔

ف علی مرتضیٰؓ نے ابوجہل بن ہشام کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا۔ فاطمہ زہراؓ نے حضرتؐ سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگوں کو یہ گمان ہے کہ حضرت اپنی بیٹیوں کے واسطے غصہ نہیں کرتے اور علی مرتضیٰؓ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہیں تب حضرتؐ اٹھے اور خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی۔ پھر علی مرتضیٰؓ نے اس کا نکاح موقوف کر دیا۔ اگر کوئی کہے کہ شرع میں تو چار نکاح مرد کو درست ہیں پھر حضرتؐ نے کیوں منع کیا اس کا جواب

؎ مسلم کی روایت میں آلا موجود نہیں۔

Marfat.com

ہے کہ حضرتؐ صاحبِ شریعت تھے حضرتؐ کو اختیار تھا کہ اس کو منع کریں اس واسطے کہ حضرتؐ کے خلافِ مرضی یا شرع میں درست نہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جیسے بی بی کے ہوتے لونڈی سے نکاح نہیں اسی طرح حبیب اللہ کی بیٹی کے ہوتے عدو اللہ کی بیٹی سے نکاح جائز نہ ہوا۔

(۱۵۸۳) ق فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَتْ لَهَا۔

بخاری اور مسلم میں فاطمہ زہراؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا تو راضی اس سے نہیں ہوتی کہ تو مسلمانوں کی عورتوں کی سردار بنے یا یوں فرمایا کہ اس امت کی عورتوں کی سردار ہووے یہ حضرتؐ نے فاطمہ زہراؓ سے فرمایا۔

ف مصابیح میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کی بیبیاں حضرتؐ کے پاس بیٹھی تھیں کہ فاطمہ زہراؓ آئیں حضرتؐ نے فرمایا اے میری بیٹی مرحبا پھر حضرتؐ نے ان کو بٹھایا اور ان سے سرگوشی یعنی کان میں بات کی تو فاطمہؓ نہایت رونے لگیں جب حضرتؐ نے ان کو غمگین دیکھا تو دوسری بار سرگوشی کی پھر تو وہ ہنسنے لگیں، میں نے پوچھا کہ حضرتؐ نے تم سے کیا سرگوشی کی فاطمہ زہراؓ نے کہا کہ حضرتؐ کا بھید تو میں ظاہر نہیں کر سکتی پھر جب حضرتؐ کا انتقال ہوا تو میں نے فاطمہ زہراؓ سے کہا کہ مرا حق جو تم پر ہے اس کی میں تم کو قسم دیتی ہوں کہ اس سرگوشی کا حال مجھے بتاؤ۔ فاطمہ زہراؓ نے کہا کہ ہاں اب کچھ مضائقہ نہیں۔ اول بار جو حضرتؐ نے مجھ سے سرگوشی کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھ سے جبرئیلؑ ایک بار قرآن کا دور کرتے تھے اور اب کی سال دو بار دور کیا سو مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ میری موت قریب ہے اس واسطے میں رونے لگی تھی پھر دوسری بار حضرتؐ نے میرے کان میں کہا کہ میرے بعد میرے اہلِ بیت سے تو ہی پہلے مرگی خدا سے ڈرتی رہیو اور صبر کیجیو میں تیرا بہتر پیشوا ہوں اور کیا تو اس سے راضی نہیں ہوتی کہ بہشتی عورتوں کی سردار ہووے یا یوں فرمایا کہ مسلمانوں کی عورتوں کی سردار ہووے۔ اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ زہراؓ کی ثابت ہوئی

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے فضائل

(۱۵۸۴) ق عَائِشَةُ اَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے اپنی بیبیوں سے فرمایا کہ تم میں سے میرے ساتھ جلد تر ملنے والی وہ بی بی ہے جس کا ہاتھ زیادہ تر لنبا ہے یعنی میری موت کے بعد وہ بی بی پہلے مرے گی جو سخی ہے۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی تو ظاہری ہاتھ سمجھ کر سب بیبیوں نے اپنے ہاتھ ناپے حضرت سودہؓ کا ہاتھ سب سے زیادہ لنبا ٹھہرا جب حضرتؐ کے انتقال کے بعد زینب بنت جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لنبے ہاتھ سے سخاوت مراد ہے اور زینب سب بیبیوں میں زیادہ تر سخی تھیں، اس حدیث میں معجزہ ہے کہ آئندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے فضائل

(۱۵۸۵) م اَنَسٌ اِنِّيْ اَرْحَمُهَا قَتَلَ

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

Marfat.com

اَخُوْهَا مَعِیَ یَعْنِیْ اُمَّ سُلَیْمٍ اُمَّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

میں مقرر اُم سلیم پر رحم کرتا ہوں اس کا بھائی میرے ساتھ مارا گیا ہے۔ ام سلیم انس بن مالک کی ماں کا نام تھا۔

ف حضرت مدینے میں سوائے ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نہ جاتے تھے کسی نے اس کا سبب پوچھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ ام سلیم کے بھائی کا نام حرام بن ملحان تھا۔

(۱۵۸۶) **ق** اَنَسٌ بَارَكَ اللّٰهُ فِیْ لَیْلَتِكُمَا دَعَا بِهٖ لِاَبِیْ طَلْحَةَ وَاُمِّ سُلَیْمٍ۔[1]

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا برکت دے تم دونوں کی رات میں۔ یہ دعا حضرتؐ نے ابو طلحہؓ اور ام سلیم کے حق میں کی۔

ف ام سلیمؓ ابو طلحہؓ کی بی بی کا نام تھا سو ابو طلحہ کا لڑکا مر گیا تھا ابو طلحہ گھر میں نہ تھے جب ابو طلحہؓ گھر میں آئے تو ام سلیمؓ نے لڑکے کے مرنے کی خبر نہ کی، ابو طلحہ کے آگے کھانا رکھا انھوں نے بخوبی کھانا کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی۔ فجر کے قریب ام سلیم نے کہا اے ابو طلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگیں پھر وہ لوگ اگر اپنی چیز طلب کریں تو دیویں یا نہ دیویں۔ ابو طلحہ نے کہا کہ بیگانی چیز دینے میں کچھ عذر نہ چاہیے تب ام سلیم نے کہا کہ تمہارا بیٹا مر گیا صبر کرو تاکہ ثواب پاؤ۔ ابو طلحہؓ نے یہ قصہ حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے ان کے حق میں یہ دعا کی یعنی خدا تم کو اولاد دے۔ بعضی روایت میں آیا ہے کہ اسی رات ام سلیم کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا ہوا حضرتؐ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔ حضرتؐ کو ام سلیم کی مضبوطی اور ایسے غم میں خاوند کی آرام رسانی پسند آئی۔

(۱۵۸۷) **م** اَنَسٌ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذِهِ الْغُمَیْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں بہشت میں داخل ہوا تو میں نے جوتی کی آہٹ سنی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے فرشتوں نے کہا کہ یہ غمیصا ہے ملحان کی بیٹی، انس بن مالکؓ کی ماں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود، سالم، معاذ اور ابی ابن کعب کے فضائل

(۱۵۸۸) **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَ سَالِمٍ وَّمُعَاذٍ وَّاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ سَالِمٌ هُوَ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَةَ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لو قرآن کو یعنی چار شخصوں سے سیکھو عبداللہ بن مسعودؓ سے اور سالمؓ سے اور معاذؓ سے اور ابی بن کعبؓ سے۔ سالمؓ وہ جو ابو حذیفہؓ کے آزاد غلام اور متبنّیٰ تھے۔

ف حضرتؐ کے وقت میں یہ چاروں اصحاب قرآن کے بڑے واقف تھے اس واسطے حضرتؐ نے ان کی استادی مستند کر دی تاکہ لوگ ان سے سیکھیں۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۵۸۹) **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِیْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِیْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنْهَا وَاَلْیَنُ۔

بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کرتے ہو اس ریشمی قبا کی نرمی سے البتہ بہشت میں سعد بن معاذؓ کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہیں۔

[1] صحیح مسلم میں لیلتکما کے الفاظ ہیں۔

Marfat.com

ف ایک نصرانی بادشاہ نے حضرتؐ کو ریشمی قبا تحفۃً بھیجی۔ اصحابؓ نے اس کی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا کا نفیس اسباب اس لائق نہیں کہ اس کی خواہش کیجئے۔ آخرت کی عمدگی طلب کرو اس واسطے کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے عمدہ ٹھہرا تو وہاں کی قبا کو خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی۔

(۱۵۹۰) ق جَابِرٌ مَرَّ اَنَسٌ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنبش کی خدا کے عرش نے سعد بن معاذؓ کی موت سے۔

ف سعد بن معاذؓ مدینے کے سردار تھے جنگِ احد میں شہید ہوئے، ان کی فضیلت میں حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ عرش کو جنبش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی اسواسطے کہ کاملین کی روحیں موت کے بعد عرش کے نیچے جاکر ٹھہرتی ہیں

حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت

(۱۵۹۱) مَرَّ اَنَسٌ مَنْ يَّاْخُذُ مِنِّيْ هٰذَا فَمَنْ يَّاْخُذُ بِحَقِّهٖ يَعْنِيْ سَيْفًا فَاَخَذَهٗ اَبُوْ دُجَانَةَ قَالَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کون مجھ سے تلوار لیگا سو اس کو وہ لیوے جو اس کا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر اس تلوار کو ابو دجانہ نے لیا یہ حضرتؐ نے جنگِ احد میں فرمایا تھا۔

ف جب احد میں لڑائی سخت پڑی تو حضرتؐ نے ایک تلوار ہاتھ میں لی اور فرمایا کہ یہ تلوار کون لے گا سب لوگوں نے ہاتھ پھیلائے پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کو وہ لیوے جو خوب گھس کر لڑے تب ابو دجانہ نے حضرتؐ سے لیکر دونوں صفوں کے اندر پیتڑے بدلے اور اکڑنے لگا حضرتؐ نے فرمایا کہ اس چال کو خدا سوائے جہاد کے ادا کہیں دوست نہیں رکھتا پھر ابو دجانہ نے خوب تلوار چلائی یہانتک کہ لڑائی آخر ہوئی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن حزام رضی اللہ کی فضیلت

درجۂ شہادت کا بیان

(۱۵۹۲) ق جَابِرٌ تَبْكِيْهِ اَوْ لَا تَبْكِيْهِ مَازَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ اَبَا جَابِرٍ

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تو اسکو روتی یا مت رو ہمیشہ اس پر فرشتے اپنے پروں کا سایہ کئے رہے یہانتک کہ تم نے اس کی لاش کو اٹھایا۔ مراد عبداللہ ہیں جابرؓ کے باپ۔

ف جابرؓ کے باپ عبداللہ جنگِ احد میں شہید ہوئے کافروں نے ان کے ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ ڈالے تھے۔ ان کی لاش حضرتؐ کے سامنے کپڑے سے چھپی رکھی تھی۔ جابرؓ نے کپڑا اٹھاکر دیکھنے کا ارادہ کیا ان کو لوگوں نے منع کیا تب عبداللہ کی بہن روتی چلاتی آئی تب حضرتؐ نے اس عورت سے یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ شہید پر جتنی مصیبت اور ظاہر کی ذلت گذرے اتنی ہی اس کی خدا کے نزدیک عزت بڑھتی ہے۔

حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۵۹۳) ق اَبُوْ بَرْزَةَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قُتِلُوْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ يَعْنِيْ حُبَيْبًا۔

بخاری اور مسلم میں ابو برزہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حبیب نے قتل کیا سات کافروں کو پھر کافروں نے اس کو قتل کیا، یہ میرا ہے میں اس کا، یہ میرا ہے میں اس کا۔

Marfat.com

ف جلیبیب ایک صحابی کا نام تھا حضرتؐ نے کسی لڑائی میں دیکھا کہ کافروں کی سات لاشوں کے پاس ان کی لاش پڑی ہے تب حضرتؐ نے ان کی فضیلت میں یہ حدیث فرمائی۔ پھر حضرتؐ نے کمال مہربانی سے ان کے سر کو اپنی گود میں رکھا بعد اس کے قبر میں دفن کیا۔

(۱۵۹۴) **ق** اَبُوْ بَرْزَةَ هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا اَرْبَعَةً ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ اَفْقِدُ جُلَيْبِيْبًا فَاطْلُبُوْهُ۔

بخاری اور مسلم میں ابو برزہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم کسی کو تلاش کرتے ہو، اصحاب نے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے چار شخصوں کو تلاش کرتے ہیں۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو تلاش کرتے ہو، اصحاب نے کہا کہ نہیں ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہیں پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو بھی تلاش کرتے ہو، اصحابؓ نے کہا کہ ان کے سوائے ہم کسی کو تلاش نہیں کرتے حضرتؐ نے فرمایا لیکن میں تو جلیبیب کو تلاش کرتا ہوں سو تم بھی اس کو تلاش کرو۔

ف کسی جنگ میں لڑائی کے بعد اصحاب اپنے عزیز اور دوستوں کی لاشیں تلاش کرتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر جب جلیبیب کی لاش ملی تو حضرتؐ نے ان کا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا کہ یہ میرا ہے اس کا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۵۹۵) **م** اَبُوْ ذَرٍّ اِنِّيْ قَدْ وُجِّهْتُ اِلٰى اَرْضٍ ذَاتِ نَخْلٍ لَّا اَرَاهَا اِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّيْ قَوْمَكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْجُرَكَ فِيْهِمْ فَاَتَاهُ لَهٗ عِنْدَ النِّصَافِ فِيْ اِلٰى اَهْلِهٖ۔

مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میرے خواب میں کھجوروں والی زمین نمودار ہوئی ہے یعنی اسی زمین میں ہم جا کر رہیں گے سوائے مدینے کے ویسی کوئی اور زمین میرے گمان میں نہیں آتی سو تو کیا میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پہنچا دیگا کہ وہ ایمان لا دیں شاید خدا ان کو تیرے سبب سے فائدہ پہنچا دے اور تجھ کو ان میں ثواب دے یہ حدیث حضرتؐ نے ابوذرؓ سے فرمائی جب وہ اپنے گھر کو چلے تھے۔

ف ابوذرؓ کی قوم کا نام غفار ہے ان کا ملک مکے مدینے کے درمیان ہے جب ابوذرؓ نے حضرتؐ کی پیغمبری کی خبر سنی تب حضرتؐ کے پاس مکے میں آئے اور ایمان لائے۔ جب گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہے کہ اپنی برادری کو خدا کا حکم سنا دیوے۔

(۱۵۹۶) **م** اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّهَا مُبَارَكَةٌ اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ يَعْنِيْ زَمْزَمَ۔

مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر زمزم کا پانی برکت والا ہے آسودگی کا۔

ف یعنی جیسا کھانا کھانے سے آسودگی حاصل ہوتی ہے ویسے ہی زمزم کے پانی سے، اگر آسودگی کی نیت سے پیوے۔ ابتدائے اسلام میں جو ابوذر غفاریؓ نے حضرتؐ کی پیغمبری کی خبر سنی تو مکے میں آئے کافروں کے غلبے سے حضرتؐ کا حال پوچھ نہ سکتے تھے جب بعد ہجرت حضرتؐ سے ملاقات ہوئی تو حضرتؐ نے پوچھا کتنے دنوں سے

Marfat.com

تم آئے ہوئے ہو، کہا تیس دن ہوئے۔ حضرتؐ نے پوچھا کیا کھاتے تھے؟ کہا سوائے زمزم کے پانی کے اور کچھ کھانا نہ تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۵۹۷) ق جَرِيرٌ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا دَعَا بِهٖ لَهٗ حِيْنَ شَكٰى اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ۔

بخاری اور مسلم میں جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ٹھہرا دے اس کو گھوڑے پر اور کر دے اس کو ہدایت کرنیوالا اور راہ یاب۔ یہ دعا حضرتؐ نے جریرؓ کیلئے کی جبکہ اس نے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر نہیں جم سکتا۔

ف جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ کو ایک بت خانہ توڑنے کو بھیجا میں نے کہا کہ میں گھوڑوں پر نہیں ٹھہر سکتا تب حضرتؐ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا پھر یہ دعا کی تو شہسوار ہو گئے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۵۹۸) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ زَادَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَّعَلِّمْهُ التَّاوِيْلَ دَعَا بِهٖ لَهٗ لَمَّا وَضَعَ لَهٗ وَضُوْءَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اس کو دین میں فہم اور بوجھ دے۔ ابو مسعود محدث نے اتنی روایت اور زیادہ کی کہ اور اس کو قرآن اور حدیث کا پھیر سکھا دے۔ یہ دعا حضرتؐ نے عبداللہ بن عباسؓ کے واسطے کی جبکہ انہوں نے حضرتؐ کے واسطے وضو کرنے کا پانی رکھ دیا۔

ف اسی دعا کی برکت سے عبداللہ بن عباسؓ بڑے عالم ہوئے۔ چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر انہیں سے روایت ہے، ابو مسعود اس محدث کا نام ہے جس نے مستدرک کی کتاب جمع کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل

(۱۵۹۹) ق حَفْصَةُ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عبداللہ اچھا مرد ہے اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھتا۔

ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ کو دو فرشتے دوزخ پر پکڑے گئے میں نے دوزخ دیکھکر کہا کہ خدا کی پناہ تب تیسرے فرشتے نے مجھ سے کہا تو مت ڈر۔ یہ خواب میں نے اپنی بہن حفصہؓ سے کہا۔ حفصہؓ نے حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ روایت ہے کہ اس رات سے عبداللہ بن عمرؓ رات کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز میں دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۶۰۰) ق اُمُّ سُلَيْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ دَعَا بِهٖ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

بخاری اور مسلم میں ام سلیم بنت ملحانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی بہتات دے اس کے مال اور اس کی اولاد میں اور اس کیلئے برکت کر جو تو نے اس کو دیا۔ یہ حضرتؐ نے انس بن مالکؓ کے واسطے دعا کی۔

Marfat.com

ف انس بن مالکؓ حضرتؐ کے خادم تھے نو برس کے تھے کہ ان کی ماں یعنی ام سلیمؓ نے ان کو حضرتؐ کی خدمت میں دیا۔ مصابیح میں روایت ہے کہ ام سلیمؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرتؐ اپنے خادم انس کے واسطے دعا کیجئے تب حضرتؐ نے یہ دعا کی۔ بعضی روایت میں یوں ہے کہ حضرتؐ اپنے وضو کا برتن بھر رکھتے تھے ایک روز حضرتؐ بھول گئے، انسؓ نے اس کو بھر دیا۔ جب حضرتؐ نے اس کو بھرا پایا تو پوچھا کہ کس نے یہ بھرا ہے؟ معلوم ہوا کہ انسؓ نے تو حضرتؐ نے ان کی عمر درازی اور مال اور اولاد کی کثرت کی دعا کی چنانچہ انسؓ ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور ایک سو بیس ان کے لڑکے پیدا ہوئے اور بصرے میں ان کے کھجور کے باغ سال میں دو بار پھلتے تھے اور ان کی بھیڑ بکری کی اتنی کثرت تھی جس کا شمار نہیں۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۶۰۱) ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِیْ رَاَیْتَ عَنْ یَّسَارِكَ فَهِیَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِیْ رَاَیْتَ عَنْ یَّمِیْنِكَ فَهِیَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْیَمِیْنِ وَ اَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَآءِ وَلَنْ تَنَالَهٗ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهُوَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُسْتَمْسِكًا بِهٖ حَتّٰی تَمُوْتَ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ راہیں جو تو نے اپنے بائیں دیکھیں سو وہ کافروں کی راہیں تھیں جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں ہوں گے اور وہ راہیں جو تو نے اپنے داہنے دیکھیں سو وہ نیکوں کی راہیں تھیں جن کے داہنے ہاتھ میں نامۂ اعمال ہوں گے اور پہاڑ کا تو یہ حال ہے کہ وہ شہیدوں کا مقام ہے اور تجھ کو نہیں ملنے کا یعنی تیری قسمت میں شہادت نہیں، اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہے اور وہ رسی تو اسلام کی رسی ہے تو اس کو ہمیشہ پکڑے رہے گا مرتے دم تک۔

ف عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد نے مجھ سے کہا اٹھ سو اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا میں اس کے ساتھ چلا تو میں نے اپنے بائیں طرف کئی راہیں دیکھیں میں نے ان میں چلنے کا ارادہ کیا اس نے کہا ان میں مت چل کہ یہ کافروں کی راہیں ہیں۔ پھر میں نے داہنی طرف راہیں دیکھیں تو اس مرد نے کہا کہ ادھر چل میں ادھر چلا تو ایک پہاڑ میں نے دیکھا اس نے کہا اس پر چڑھ سو میں نے کئی بار اس پر چڑھنے کا ارادہ کیا ہر بار میں کھسک پڑتا تھا پھر میں اس کے ساتھ آگے چلا تو میں نے ایک ستون دیکھا جس کا سرا آسمان سے لگا تھا اور اس کے سرے پر ایک رسی تھی بطور دستگی کے اس مرد نے کہا اس ستون پر چڑھ میں نے کہا کیونکر میں اس پر چڑھ سکوں گا کہ اس کا سرا تو آسمان سے لگا ہے تو اس نے مجھ کو چڑھا دیا میں نے سرے کی رسی پکڑ لی صبح تک وہ رسی میرے ہاتھ میں ہی رہی۔ پھر میں نے یہ خواب حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

(۱۶۰۲) ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ یَمُوْتُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مرے گا عبداللہ بن سلام اس حالت پر کہ اسلام کی رسی مضبوط پکڑے ہوگا۔

ف یعنی مسلمان مرے گا۔ یہ حضرتؐ نے عبداللہ بن سلام کے خواب کی تعبیر کہی باقی قصہ اوپر مذکور ہو چکا۔

(۱۶۰۳) ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ تِلْكَ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ حضرتؐ

Marfat.com

لرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْاِسْلَامِ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ قَالَهٗ حِيْنَ قَصَّ رُؤْيَاهُ عَلَيْهِ

نے فرمایا وہ باغ تو اسلام کا باغ ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہے اور تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک۔ یہ حضرتؐ نے عبداللہ بن سلام سے فرمایا جبکہ انھوں نے اپنا خواب حضرتؐ سے بیان کیا۔

ف خواب میں باغ اور ستون اور حلقہ دیکھا تھا حضرتؐ نے اس کی تعبیر کہی۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۶۰۴) **ق** عَائِشَةُ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكِ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَهٗ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جبرئیلؑ تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہے جیسے کہ تو نے خدا اور اس کے رسول کی طرف سے جواب دہی کی ہے یہ حضرتؐ نے حسان بن ثابتؓ سے فرمایا۔

ف کافروں نے حضرتؐ کی ایک بار ہجو کی تھی حضرتؐ نے حسان صحابی سے جو بڑے شاعر تھے فرمایا کہ تم ان کو جواب دو۔ حسان نے چند بیتوں میں ان کی خوب ہجو کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہے بشرطیکہ اس کا مضمون شرع کے مخالف نہ ہو۔

(۱۶۰۵) **ق** عَائِشَةُ لَا تَعْجَلْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِاَنْسَابِهَا وَاِنَّ لِيْ فِيْهِمْ نَسَبًا حَتّٰى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِيْ قَالَهٗ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جلدی نہ کر سوا البتہ ابوبکرؓ قریش کا نسب سب سے زیادہ جانتا ہے اور البتہ میرا ان میں رشتہ ہے تو ہجو نہ کر جب تک ابوبکرؓ میرا نسب ان کے نسب سے تجھ کو الگ نہ کر دیوے۔ یہ حضرتؐ نے حسان بن ثابتؓ سے کہا۔

ف روایت ہے کہ کفارِ قریش نے حضرتؐ کی اور حضرتؐ کے اصحاب کی ہجو کہی تھی۔ حضرتؐ نے حسانؓ سے کہ بڑے شاعر تھے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش میرے رشتہ دار ہیں اس طرح ان کی ہجو نہ کرنا کہ میرے باپ دادے بھی اس میں آجاویں ابی بکرؓ سے اس کو تحقیق کرلے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہے۔

(۱۶۰۶) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے حسانؓ تو جواب دے رسول اللہؐ کی طرف سے الٰہی اسکی مدد کر جبرئیلؑ سے

ف حسانؓ صحابی بڑے شاعر تھے۔ کافروں نے حضرتؐ کی ہجو کی تھی تب حضرتؐ نے حسانؓ سے ان کی ہجو کہلوائی اور حسانؓ کے واسطے دعا کی کہ جبرئیلؑ ان کے شریک ہوں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں کی ہجو کرنا درست ہے بشرطیکہ اس میں دینی فائدہ ہو اور ثابت ہوا کہ روح القدس یعنی جبرئیلؑ کو فیضِ سخن کی خدمت ہے۔

(۱۶۰۷) **م** عَائِشَةُ اُهْجُوْا قُرَيْشًا فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَّشْقٍ النَّبْلِ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیر مارنے سے بھی سخت تر ہے۔

ف یہ حضرتؐ نے شاعر اصحاب سے فرمایا جیسے حسان اور عبداللہ بن رواحہ۔

Marfat.com

(۱۶۰۸) ق اَلْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ اُهْجُهُمْ اَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرَئِيْلُ مَعَكَ قَالَهُ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ

بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہجو کر کفار قریش کی اور جبرئیلؑ تیرے ساتھ ہے یعنی اس کی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا۔ یہ حضرتؐ نے حسان بن ثابتؓ سے فرمایا۔

(۱۶۰۹) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَهُ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے۔ الٰہی اس کی جبرئیلؑ سے مدد کر یہ حضرتؐ نے حسان بن ثابتؓ سے فرمایا۔

ف کفار قریش نے حضرتؐ کی ہجو کی تھی تب حضرتؐ نے اس کا جواب حسان سے دلوایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۶۱۰) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّهٗ لَنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ ثُمَّ يَجْمَعُ اِلَيْهِ ثَوْبَهٗ اِلَّا وَعٰى مَا اَقُوْلُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ جو پھیلائے رہیگا اپنا کپڑا جب تک کہ میں اپنی بات تمام کرچکوں پھر اپنے کپڑے کو اپنی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکھے گا جو میں کہتا ہوں یعنی میری حدیث کبھی نہ بھولے گا۔

ف ابوہریرہؓ کو حضرتؐ کی ہزاروں حدیثیں یاد تھیں لوگوں کو ان کی یاد پر تعجب ہوا تب انھوں نے لوگوں کو اس کا سبب بتایا کہ خدا خوب جانتا ہے کہ میں مرد محتاج تھا حضرتؐ کی خدمت کیا کرتا تھا، ہر دم حضرتؐ کے پاس موجود رہتا تھا سوائے اپنے پیٹ کے اور مجھ کو فکر نہ تھا اور مہاجرین اصحاب بازار میں خرید فروخت میں مشغول رہتے تھے اور انصاری اصحاب اپنی کھیتی میں مصروف تھے سو حضرتؐ نے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا پھیلا دے جب تک کہ میں کلام کرچکوں تو وہ میری سنی حدیث کو کبھی نہ بھولے۔ چنانچہ میں نے اپنا کپڑا پھیلایا پھر جب حضرتؐ کلام کرچکے تو میں نے اس کپڑے کو اپنے بدن میں لگا لیا اس روز سے میں کوئی حدیث حضرتؐ کی نہیں بھولا

(۱۶۱۱) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا وَاُمَّهٗ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمَا الْمُؤْمِنِيْنَ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر ابوہریرہؓ کی ماں کو، الٰہی اپنے اس بندے کو اور اس کی ماں کو پیارا کردے اپنے ایماندار بندوں کے نزدیک اور ایمانداروں کو ان دونوں کے نزدیک پیارا کردے۔

ف مصابیح میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میری ماں مشرک تھی میں اس سے کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان ہوجا سو اس نے ایک بار حضرتؐ کے حق میں ایسی بے ادبی کی کہ مجھ کو نہایت بری معلوم ہوئی سو میں حضرتؐ کی خدمت میں روتا ہوا آیا اور میں نے کہا کہ یا حضرتؐ میری ماں کے واسطے دعا کیجئے کہ خدا اس کو ہدایت کرے تب حضرتؐ نے یہ دعا کی تو میں حضرتؐ کی اس دعا سے خوش ہوکر نکلا جب میں اپنے گھر کے دروازے پر پہنچا اور میری ماں نے میرے جوتے کی آہٹ سنی تو کہا اے ابوہریرہؓ کھڑا رہ۔ اور میں نے پانی کی آواز سنی۔ سو اس نے غسل کرکے جلدی سے کپڑے پہن کے دروازہ کھولا اور یوں کہا کہ اے ابوہریرہؓ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ

Marfat.com

اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو میں خوشی کے مارے روتا ہوا حضرتؐ کی خدمت میں پلٹ گیا اور یہ حال کہا تو حضرتؐ نے الحمد للہ کہہ کے فرمایا کہ بہت اچھا ہوا۔ یہ حدیث معجزہ ہے کہ فوراً حضرتؐ کی دعا قبول ہوگئی۔

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ اور اہلِ بدر کے فضائل

(۱۶۱۲) مُ عُمَرُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى هٰذِهِ الْعِصَابَةِ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے تجھ کو کیا معلوم ہے کہ شاید خدا اس جنگ بدر والے گروہ پر البتہ آگاہ ہو چکا سو اس نے فرمایا کہ تم کرو جو تمہارا جی چاہے میں تم کو مغفرت بخش چکا۔

اہلِ بدر کی فضیلت جن کے سردار چاروں خلیفہ ہیں

ف اس حدیث کا قصہ مذکور ہو چکا کہ ایک بدری صحابی سے بڑا قصور ہوا تھا عمر فاروقؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو میں اس کو مار ڈالوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدری ہے صحابیوں کے ایمان خدا نے جانچ لئے ہیں ان کے گناہ پر پکڑ نہیں تو کیوں اس کے قتل کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس حدیث سے بدری اصحاب کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ ان کا اگر کوئی قصور بھی ثابت ہو تو مسلمان کو مناسب نہیں کہ اس پر طعنہ دیوے جس طرح شیعہ دیتے ہیں جس کو خدا نے بخشا اس کو برا کہنے والا گویا خدا کو اصلاح دیتا ہے کہ اس کو کیوں بخشا اس کی وہی مثل کہ بھنڈاری دے اور پاپی کا پیٹ دکھے۔

(۱۶۱۳) ق عَلِيٌّ اِئْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَّعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَاَتَوْهَا فَقَالَ لِعَلِيٍّ وَالزُّبَيْرِ وَالْمِقْدَادِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَّعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَقَالَ لِعَلِيٍّ وَاَبِيْ مَرْثَدٍ وَالزُّبَيْرِ

بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جاؤ شفتالو کے باغ میں سو البتہ وہاں ایک عورت شتر سوار ہے اس کے پاس خط ہے اس سے اس خط کو لے لو یہ حضرتؐ نے علی مرتضیٰؓ اور زبیرؓ اور مقدادؓ سے فرمایا۔ اور دوسری روایت یوں ہے کہ حضرتؐ نے علی مرتضیٰؓ اور ابو مرثدؓ اور زبیر سے فرمایا چلو یہاں تک کہ شفتالو کے باغ میں جاؤ۔

ف یہ عورت جاسوسی کا خط دینے سے کے لئے جاتی تھی حضرتؐ کو وحی سے معلوم ہوا اس واسطے اصحاب کو بھیجکر خط چھنوا لیا۔ باقی قصہ مفصل ہو چکا۔

(۱۶۱۴) م جَابِرٌ كَذَبَتْ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ قَالَهُ لِعَبْدٍ لِحَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ جَاءَهُ يَشْكُوْ حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تو جھوٹا ہے حاطب دوزخ میں نہ جاویگا اس واسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ میں حاضر تھا یہ حضرتؐ نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام سے فرمایا وہ غلام حضرتؐ کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اس نے کہا کہ یا رسول اللہؐ حاطب تو دوزخ میں جاویگا۔

ف اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو حضرتؐ کے اصحابؓ جنگِ بدر اور جنگِ حدیبیہ میں موجود تھے ان پر دوزخ حرام ہے وہ مقررِ بہشتی ہیں جنگِ بدر میں تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب تھے اور جنگِ حدیبیہ میں پندرہ سو تھے۔

غ صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۰۲۔ (چشتی)

Marfat.com

اصحاب شجرہؓ کے فضائل

(۱۶۱۵) م اُمُّ مُبَشِّرٍ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ۔

مسلم میں ام مبشرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دوزخ میں نجاویگا کوئی جس نے درخت کے نیچے بیعت کی۔

ف چھٹے سال ہجری جنگِ حدیبیہ میں ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو اصحاب نے حضرتؐ سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم مرجاویں گے حضرتؐ کے ساتھ سے نہ پھریں گے۔ خدا ان سے راضی ہوا قرآن میں ان کا ذکر کیا ہے سو ان کو حضرتؐ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی دوزخی نہیں وہ سب بہشتی ہیں۔

(۱۶۱۶) م اُمُّ مُبَشِّرٍ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَۃِ اَحَدٌ اَلَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَهَا فَقَالَتْ حَفْصَۃُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَۃُ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا۔

مسلم میں ام مبشر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خدا نے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ میں درخت والے اصحاب سے کوئی جنھوں نے اس کے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہؓ نے کہا کہ کیوں نہ داخل ہوں گے یا رسول اللہ۔ سو حضرتؐ نے ان کو جھڑکا پھر حضرت حفصہؓ نے کہا کہ خدا قرآن میں فرماتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا قرآن میں اس کے آگے فرماتا ہے کہ پھر ہم بچالیویں گے پرہیزگاروں کو اور دوزخ میں ڈالیں گے ظالم کافروں کو گھٹنے کے بل۔

ف حضرت حفصہؓ کو یہ شبہ ہوا کہ حضرتؐ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں سے کوئی دوزخ کی طرف نہ جاویگا اور قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ سب کا گذر دوزخ پر ہوگا۔ حضرتؐ نے یہ جواب دیا کہ ہر چند دوزخ پر سب کا گذر ہوگا لیکن پرہیزگار لوگ بچیں گے کافر اس میں گریں گے تو دوزخ میں داخل ہونا ثابت نہ ہوا۔

حضرت ابوموسیٰ اور ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہما کے فضائل

(۱۶۱۷) ق اَبُوْمُوْسٰی اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰی فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَهٗ لِاَبِیْ مُوْسٰی وَبِلَالٍ حِیْنَ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ اَکْثَرْتَ عَلَیَّ مِنْ اَبْشِرْ۔

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو نہ لیا تم دونوں بشارت کو قبول کرو، یہ بات حضرتؐ نے ابوموسیٰؓ اور بلالؓ سے فرمائی جب ایک گنوار نے حضرتؐ سے کہا کہ یہی مجھ سے بہت کہتے ہو کہ ابشر یعنی بشارت لے۔

ف ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرتؐ سے کہا کہ جو دینے کا وعدہ کیا تھا سو پورا کرو۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو بہشت کی بشارت لے۔ اس نے کہا کہ بشارت بہت دیا کرتے ہو کچھ مال دو، تب حضرتؐ نے یہ حدیث ابوموسیٰؓ اور بلالؓ سے فرمائی۔ دونوں نے کہا کہ یا حضرتؐ ہم نے بشارت قبول کی۔ پھر حضرتؐ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور ہاتھ منہ اس میں دھویا کلی اس میں ڈالی پھر ان دونوں سے فرمایا پی جاؤ سو وہ پی گئے۔ حضرت ام سلمہؓ نے پردے کے اندر سے کہا کہ اس میں سے کچھ تبرک اپنی ماں کو بھی دو جو باقی رہا تھا سو ان کو دیا۔

(۱۶۱۸) ق اَبُوْمُوْسٰی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا

Marfat.com

بِيْ عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ قَالَ
بُوْمُوْسٰى فَقُلْتُ وَلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهٗ وَ
دْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا۔

کہ الٰہی بخش دے ابی عامر کو جس کا نام عبیدہ ہے الٰہی قیامت کے دن اس کو اپنی اکثر خلق سے یا یوں فرمایا کہ اکثر لوگوں سے اونچا رکھ۔ ابوموسیٰؓ نے کہا۔ میں نے کہا اور میرے واسطے دعا کیجئے یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی عبداللہ بن قیس کا گناہ بخش اور قیامت کے دن اس کو عزت والے مقام میں داخل کر۔

ف ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ کو ابوعامرؓ کے ساتھ جنگ اوطاس میں بھیجا تو ابوعامرؓ کے زانو میں تیر لگا اسی زخم سے وہ مر گئے۔ میں نے یہ حال حضرتؐ سے بیان کیا اور میں نے کہا کہ یا حضرتؐ ابوعامرؓ نے مجھ سے کہا تھا کہ حضرتؐ میری مغفرت کی دعا کریں تب حضرتؐ نے یہ دعا کی پھر ابوموسیٰؓ نے اپنے واسطے دعا کروائی — ابوموسیٰؓ ہی کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔

قبیلۂ اشعری کے فضائل

(۱۶۱۹) ق اَبُوْمُوْسٰى اِنِّيْ لَاَعْرِفُ
اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْاٰنِ
حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ
مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ
لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ
وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ اَوْ قَالَ
الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِيْ يَاْمُرُوْنَكُمْ
اَنْ تَنْظِرُوْهُمْ۔

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں البتہ آواز پہچان جاتا ہوں اشعری لوگوں کے قرآن پڑھنے کی جب وہ رات کو مدینے میں داخل ہوتے ہیں اور میں ان کے مکان پہچانتا ہوں رات کو ان کی قرآنی آواز سے اگرچہ دن کو میں نے اترتے وقت ان کے مکان نہیں دیکھے اور اسی قوم سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافروں کے سواروں سے یا دشمنوں سے ملتا ہے تو ان سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کہتے ہیں کہ ذرا ہم کو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہیں لڑنے کو آتے ہیں۔

ف اشعری یمن کی ایک قوم ہے جس کے ابوموسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہیں وہ قوم خوش آواز تھی قرآن خوب پڑھتی تھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو تہجد میں قرآن پکار کے پڑھنا درست ہے بشرطیکہ ریا نہ ہو اور کسی کو تکلیف بھی نہ ہو۔ قول حکیم کے دو مطلب ایک تو یہ کہ ہماری قوم بہادر ہے لڑنے کو تیار تم جلدی نہ کرو، دوسرا مطلب یہ کہ حکمت سے آپ کو بچا لیتا ہے، یعنی ہماری قوم پیچھے آتی ہے تم سے لڑے گی تم تھوڑا انتظار کرو غرض یہ کہ وہ قوم سے ڈر کے اس کو نہ ماریں۔

حضرت جعفرؓ، اسماء بنت عمیسؓ اور اہل سفینہ کے فضائل

(۱۶۲۰) ق اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ لَيْسَ بِاَحَقَّ
بِيْ مِنْكُمْ وَلَهٗ وَلِاَصْحَابِهٖ هِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ
وَّلَكُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ يَعْنِيْ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ قَالَ
لِاَسْمَاءَ حِيْنَ قَدِمَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ سَبَقْنٰكُمْ

بخاری اور مسلم میں اسماء بیبیؓ عمیسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمرؓ میرا حقدار نہیں تم سے زیادہ اور اس کو اور اس کے ساتھ والوں کو ایک ہجرت کا ثواب ہے اور تم کو اے جہاز والو دو ہجرتوں کا ثواب ہے یعنی عمر فاروقؓ نے اسماء سے کہا تھا جب وہ حبش سے آئیں کہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرتؐ کے

Marfat.com

بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْكُمْ زیادہ حقدار ہیں تمہاری نسبت۔

ف ابتدائے اسلام میں جعفر طیارؓ نے مع چند اصحاب مکے سے حبش کے ملک میں ہجرت کی پھر جب حضرتؐ اور باقی اصحاب مدینے میں ہجرت کر کے آئے اور خیبر فتح ہوا تو جعفر طیارؓ وغیرہ حبش سے مدینے میں ہجرت کر آئے تب عمر فاروقؓ نے اسماء سے جو اس وقت جعفرؓ کے نکاح میں تھیں اور حبش سے آئی تھیں کہا کہ اے اسماء ہم حضرتؐ کے زیادہ تر حقدار ہیں کہ ہم نے ہجرت میں سبقت کی اور تم لوگ پیچھے آئے اسماء نے کہا کہ اے عمرؓ ہم دور ملک میں گئے تھے ہم کو ہر طرح کی تکلیف ہوئی اور تم قریب ملک میں آئے جہاں کھانے پینے کی کچھ تکلیف نہیں پھر اسماء نے یہ گفتگو حضرتؐ سے بیان کی۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جتنی خدا کی راہ میں تکلیف زیادہ اتنا ہی درجہ زیادہ۔ مہاجرین حبش کو جہاز والا اس واسطے فرمایا کہ ان کا حبش میں جانا اور آنا جہاز سے ہوا تھا۔

حضرت سلمان و بلال اور صہیب رضی اللہ عنہم کے فضائل

(۱۶۲۱) م عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ يَعْنِيْ سَلْمَانَ وَصُهَيْبًا وَّ بِلَالًا حِيْنَ قَالُوْا لِاَبِيْ سُفْيَانَ مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ۔

مسلم میں عائذ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے ابی بکر شاید کہ تو نے ان کو غصہ دلایا۔ اگر تو نے ان کو ضرور غصہ دلایا ہوگا تو البتہ تو نے اپنے رب کو غصہ دلایا یعنی ان لوگوں سے سلمان فارسیؓ اور صہیبؓ رومی اور بلال حبشی ہیں جب کہ ان تینوں نے ابوسفیان سے کہا تھا کہ خدا کی تلواروں نے خدا کے دشمن کی گردن سے ابھی گرفت کا مکان نہیں پایا تو صدیق اکبرؓ نے کہا کہ تم ایسی بات قریش کے بڈھے اور ان کے سردار کو کہتے ہو۔

ف ابوسفیان کفر کی حالت میں حضرتؐ سے کئی بار لڑا تھا اس واسطے اس کو دشمن خدا کا کہا۔ روایت ہے کہ ابوسفیان جبکہ ظاہر میں مسلمان ہوا اور ہنوز دل میں ایمان نہ جما تھا کہ ایک روز سلمانؓ اور صہیبؓ اور بلالؓ کے پاس ہو کر نکلا ان تینوں اصحاب نے جوشِ اسلام سے وہ سخت بات کہی صدیق اکبرؓ اس خیال سے کہ مبادا تاؤ کھا کر ابوسفیان ظاہری اسلام بھی چھوڑ دے اس کی خاطرداری کی بات کہی اور ان کو ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پھر صدیق اکبرؓ حضرتؐ کے پاس گئے اور یہ قصہ بیان کیا حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی چونکہ ان کا سخت کلام محض خدا کے واسطے اور جوشِ اسلام کے تھا خدا اور رسول کو پسند آیا جب صدیق اکبرؓ نے حضرتؐ سے یہ سنا تو ان تینوں صحابیوں کے پاس عذر کرنے کو گئے اور کہا اے میرے بھائیو! میں نے تم کو غصہ دلایا یعنی معاف کرو انھوں نے کہا کچھ غصہ نہیں اے بھائی تجھ کو اللہ بخشے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی عزت حرمت رکھنا ضرور ہے اور ان کو ناخوش کرنا نہایت بری بات ہے کہ ان کی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہے۔

(۱۶۲۲) ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِيْ بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ عِنْدَكَ فِي الْاِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَاِنِّيْ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے بلالؓ بتا دے مجھ کو بڑے فائدے کا امیدواری والا عمل جو تو نے اسلام میں اپنے نزدیک کیا ہے یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے

Marfat.com

وَيُرْوٰى دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ بِلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجٰى عِنْدِي مَنْفَعَةً مِنْ أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِي أَنْ أُصَلِّيَ۔

زیادہ تر منفعت کی امید کس عمل پر ہے اس واسطے کہ میں نے تیرے دونوں جوتوں کی آہٹ بہشت میں اپنے آگے سنی۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اسلام میں کوئی عمل نہیں کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ تر منفعت کی امید کا کہ جب میں نے رات دن کسی ساعت میں پورا وضو کیا تو اس وضو سے نماز ضرور پڑھی جو خدا نے میری قسمت میں نماز پڑھنا لکھا۔

ف اس حدیث میں تحیۃ الوضو کی نماز کی فضیلت ہے حضرتؐ نے اس واسطے پوچھا کہ تاکہ بلالؓ اس کو ہمیشہ کیا کریں اور غیروں کو اس کا ثواب سن کر شوق ہو تحیۃ الوضو پڑھنے کا۔

انصار کے فضائل

(۱۶۲۳) **م** أَنَسٌ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب انصار کے محلوں سے نجار کی اولاد کا محلہ بہتر ان کے بعد عبدالاشہل کی اولاد بہتر ان کے بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر ان کے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے سب محلوں میں خیر اور خوبی ہے

ف مدینے میں انصاری اصحاب کے بہت محلے اور اجاڑے تھے حضرتؐ کی مدد سب نے کی اس واسطے سب کی مجمل تعریف کی مگر جن لوگوں سے زیادہ تر جاں نثاری ہوئی ان کے علیحدہ علیحدہ نام لیکر فضیلت بیان کی۔

(۱۶۲۴) **ق** زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ۔

بخاری اور مسلم میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت انصار کی اور انصار کے بیٹوں کی اور انصار کے پوتوں کی۔

(۱۶۲۵) **ق** أَنَسٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ يَعْنِي الْأَنْصَارَ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ البتہ تم لوگ یعنی انصار میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ تر پیارے ہو حضرتؐ نے دو بار یا اس کو فرمایا

(۱۶۲۶) **م** أَنَسٌ اَللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اَللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اَللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ يَعْنِي الْأَنْصَارَ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی البتہ وہ انصار میرے نزدیک ان لوگوں میں سے ہیں جو سب سے پیارے ہیں الٰہی وہ میرے نزدیک ان لوگوں میں سے ہیں جو زیادہ تر محبوب ہیں الٰہی وہ میرے نزدیک ان آدمیوں میں سے ہیں جو نہایت پیارے ہیں یہ حضرتؐ نے انصار کے حق میں تین بار فرمایا۔

[1] صحیح مسلم میں لفظ ثلاث مروی ہے۔

Marfat.com

قبائل غفار واسلم وغیرہم کے فضائل

(۱۶۲۷) م اَبُوْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارُ وَمُزَیْنَۃُ وَجُھَیْنَۃُ وَغِفَارُ وَّاَشْجَعُ وَمَنْ کَانَ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مَوَالِیَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مَوْلَاھُمْ۔

مسلم میں ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قوم انصار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبداللہ کی اولاد ہے میرے دوستدار ہیں نہ اور لوگ اور خدا اور خدا کا رسولؐ ان کے دوست اور حمایتی ہیں۔

ف حدیث میں ان چھ قوموں کی فضیلت کا بیان ہے کہ ایمان کی سچی ہیں اور محبت کی پوری۔

(۱۶۲۸) ق اَبُوْ بَکْرَۃَ اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَیْنَۃُ وَجُھَیْنَۃُ خَیْرًا مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَّبَنِیْ عَامِرٍ وَّاَسَدٍ وَّغَطَفَانَ اَخَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھُمْ لَاَخْیَرُ مِنْھُمْ **قَالَہٗ** لِلْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ حِیْنَ قَالَ اِنَّمَا بَایَعَکَ سُرَّاقُ الْحَجِیْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَیْنَۃَ وَجُھَیْنَۃَ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا بتاؤ اگر قوم اسلم اور قوم غفار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ بہتر ہوں بنی تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا ان کو نقصان اور ٹوٹا پڑے۔ اقرعؓ نے کہا کہ ہاں حضرتؐ نے فرمایا تو قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ وہ قوم یعنی اسلم وغیرہ بہتر ہیں ان قوموں سے یعنی بنی تمیم وغیرہ سے یہ حضرتؐ نے اقرع بن حابس سے فرمایا جب کہ اس نے حضرتؐ سے یوں کہا تھا کہ تجھ سے تو حاجیوں کے چوروں نے بیعت کی ہے یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ نے۔

ف اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کی قوم مکے کی راہ میں رہتی تھی عرب میں کم ذات تھی اور کفر کی حالت میں حاجیوں کو لوٹ لیتی تھی اور بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تھے سو اول اسلم وغیرہ مسلمان ہوئے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے کے وقت حضرت پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا نے نزدیک وہی بہتر ہے جو دین پر چلے اگرچہ ذات کا کمینہ ہو، سرداری اور شرافت ذاتی بدون دینداری کے کچھ حقیقت نہیں شعر

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں ہیچ نیست

(۱۶۲۹) ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَقُلْھَا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ قَالَھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ خُفَافِ بْنِ اِیْمَاءَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ وَعُصَیَّۃُ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ بَنِیْ لِحْیَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَّذَکْوَانَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا۔ خبردار ہو کہ میں نے یہ کلام نہیں کہا ولیکن خدا نے یہ کہا ہے یعنی بحکم خدا میں نے یہ کہا۔ اور خفاف بن ایما کی روایت میں یوں ہے کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا اور عصیہ نے خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کی۔ الٰہی لعنت کر بنی لحیان پر اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر۔

[1] صحیح مسلم میں "رأیتم" کا لفظ ہے۔

Marfat.com

ف اسلم اور غفار دو قوم تھے بے لڑے ایمان لائے حضرتؐ نے ان کے واسطے بشارت اور دعا دی اور عصیہ اور بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تھے انھوں نے حضرتؐ کے اصحاب کو دغا سے قتل کیا اس واسطے حضرتؐ نے ان کو بد دعا دی۔

(۱۶۳۰) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار میرے دوست اور مددگار ہیں، ان کا کوئی مددگار نہیں سوائے خدا اور رسولؐ کے۔

ف یہ قومیں حضرتؐ پر ایمان لائیں اور حضرتؐ کی جاں نثار رہیں اس واسطے حضرتؐ نے ان کی فضیلت بیان کی۔

(۱۶۳۱) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِيْ يَعْنِيْ بَنِيْ تَمِيْمٍ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کے ہیں یعنی بنی تمیم کے۔

ف جب قوم بنی تمیم کی زکوٰۃ کے مال آئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ بنی تمیم کو حضرتؐ نے اپنی قوم اس واسطے فرمایا کہ وہ مضر کی اولاد ہیں اور مضر حضرتؐ کے اجداد میں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرتؐ کے نانہال سے بنی تمیم کو قربت ہے۔

(۱۶۳۲) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ يَعْنِيْ بَنِيْ تَمِيْمٍ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت میں وہ نہایت سخت ہیں دجال پر یعنی جبکہ دجال نکلے گا تو بنی تمیم کی قوم پر اس کا قابو نہ چلے گا۔

(۱۶۳۳) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور ان کو میرے پاس لے آ۔

ف دوس ایک قوم تھی یمن میں ابوہریرہ اسی قوم سے تھے حضرتؐ نے ابوہریرہؓ کی خاطر سے یہ دعا کی خدا نے قبول کی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہو کر حضرتؐ کی خدمت میں آئی۔

قریش کی عورتوں کے فضائل

(۱۶۳۴) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو عورتیں کہ اونٹ کی سواری کرتی ہیں ان میں قریش کی عورتیں بہتر ہیں یعنی سب عرب کی عورتوں میں قوم قریش کی عورتیں بہتر ہیں نہایت مہربان چھوٹے لڑکوں پر اور بڑی نگہبانی اپنے خاوند کے مال کی۔

ف ام ہانی، علی مرتضیٰؓ کی بہن بیوہ ہوگئی تھیں حضرتؐ نے چاہا کہ ان سے نکاح کریں ام ہانی نے کہا کہ یا حضرتؐ تمام خلق سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہیں میرے لڑکے نہایت چھوٹے چھوٹے ہیں میں نہیں چاہتی کہ آپ کے بشر پر وہ روئیں اور چلاویں اور میں بوڑھی بھی ہوگئی ہوں یعنی ان عذروں سے میں نکاح

[1] صحیح مسلم میں قومنا کا لفظ ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

نہیں کر سکتی۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور قریش کی تمام عورتوں کی تعریف کی اور ام ہانی کا عذر پسند کیا معلوم ہوا کہ عورت میں یہی بڑی خوبی ہے کہ دردوالی ہو اور لڑکوں کو اچھی طرح پالے اور خاوند کے مال کو ضائع نہ ہونے دے

حضورؐ کا صحابہ میں بھائی چارہ قائم کرانا

(۱۶۳۵) م جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً۔

مسلم میں جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام میں کچھ اعتبار نہیں۔ اور جو عہد و پیمان نیک کام میں تھا کفر کے وقت تو اسلام نے اس کی زیادہ تر مضبوطی کی۔

ف کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے ہمقسم ہوتی اور ایک دوسرے کی حق اور ناحق میں مدد کیا کرتی سو فرمایا کہ اسلام میں کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا کچھ اعتبار نہیں رہا لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام کی زیادہ تر تاکید ہے۔

حضورؐ صحابہؓ کے لئے امان تھے اور صحابہؓ امت کیلئے

(۱۶۳۶) م أَبُو مُوسَى النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تارے پناہ ہیں آسمان کے پھر جب جاتے رہیں گے تارے تو آجاوے گا آسمان پر جس کا وعدہ ہوا یعنی ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور میں پناہ ہوں اپنے اصحاب کی پھر جب میں جاتا رہوں گا تو آوے گا میرے اصحاب پر جس کا ان کو وعدہ ہوا یعنی اختلاف پڑے گا اور میرے اصحاب پناہ ہیں میری امت کے پھر جب میرے اصحاب جاتے رہیں گے تو آوے گا میری امت پر جس کا ان کو وعدہ ہے یعنی فساد اور بدعت عالم میں ظاہر ہوگی۔

ف حضرتؐ کی زندگی میں اختلاف کا نام نہ تھا جو شبہ ہوتا حضرتؐ سے حل ہو جاتا حضرتؐ کے بعد اصحاب میں اختلاف ہوا اول خلافت میں بعد اس کے بعضے مسائل میں اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو ان کی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا رواج ممکن نہ تھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالمگیر ہو گیا۔ یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسے آئندہ بات کی خبر دی ویسا ہی ہوا۔

صحابہؓ، تابعین اور تبع تابعین کے فضائل

(۱۶۳۷) ق أَبُو سَعِيدٍ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آوے گا لوگوں پر ایسا وقت کہ جہاد کریں گے آدمیوں کے جھنڈ تو ان سے پوچھیں گے کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ کو دیکھا ہو تو لوگ کہیں گے کہ ہاں، فتح ہو جاوے گی ان کی پھر جہاد کریں گے لوگوں کے گروہ تو ان سے پوچھیں گے کہ کوئی

Marfat.com

رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رَّأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ

شخص ہے تم میں سے جس نے دیکھا ہو رسول اللہؐ کی صحبت والے کو یعنی تابعین کو، لوگ کہیں گے کہ ہاں تو ان کی فتح ہو جاوے گی۔ پھر جہاد کریں گے آدمیوں کے لشکر تو ان سے پوچھا جاویگا کہ ہے کوئی تم میں وہ شخص جس نے اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو یعنی تبع تابعین تو لوگ کہیں گے کہ ہاں تو ان کی فتح ہو جاوے گی۔

ف اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ ان کی برکت سے فتح نصیب ہو جائے گی۔

(۱۶۳۸) **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْئُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا سب لوگوں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں یعنی اصحاب پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو اصحاب سے ملے ہوئے ہیں اور ان کے شاگرد اور صحبت دیدہ ہیں یعنی تابعین پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو تابعین سے ملے ہوئے اور ان کے ہم صحبت ہیں یعنی تبع تابعین پھر ان زمانوں کے بعد وہ لوگ آویں گے جن کی گواہی قسم پر شتابی کرے گی یعنی دروغ گواہی ہوگا بے علمی اور بے دیانتی کے سبب سے ناحق بے فائدہ قسمیں کھاویں گے اور بے حاجت گواہی دیں گے۔

تین زمانوں تک خیر غالب رہی اس کے بعد شر بدعت پھیل گئی بدعت کی حقیقت کا بیان

ف جلال الدین سیوطیؒ نے بخاری کی شرح میں لکھا ہے کہ قرن ایک زمانے کے ہم عمر اور ہم وضع لوگوں کا نام ہے بعضے کہتے ہیں کہ ساٹھ برس کا قرن ہوتا ہے اور بعضوں کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہے کہ قرن کی مدت کچھ مقرر نہیں۔ سو حضرتؐ اور اصحاب کا زمانہ ابتدائے نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس ۱۲۰ برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر ۱۷۰ میں آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہو چکا سو اسی وقت میں نہایت بدعتیں ظاہر ہوئیں اور فرقۂ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی میں ترجمہ ہوا اس کو دریافت کر کے کچے مسلمانوں کے عقیدے بگڑ گئے اور علمائے اہل سنت پر بادشاہوں کی زیادتیاں شروع ہوئیں غرضکہ اسلام میں بڑی مصیبت پڑی اور دین الٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ دین میں کمی ہوتی گئی اب تک سو جیسا کہ حضرتؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرتؐ کے بعد حضرتؐ کی صحبت کی برکت سے تین زمانوں تک خیر غالب رہے گی بعد اس کے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہو جاویگی اور یہ مطلب نہیں کہ بالکل خیریت نہ رہے گی اس واسطے کہ امت محمدی قیامت تک سب کے سب بالکل کبھی نہ گمراہ ہوں گے بلکہ ہر زمانے میں کچھ اہل حق قائم رہیں گے اگرچہ اہل باطل بکثرت ہوں اسی واسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں بے روادار بے تکرار رائج تھا وہ حق ہے اس کو قبول کیا چاہئے اور جو قول و فعل ان تینوں زمانوں میں بے رغدغہ رائج نہ تھا وہی بدعت ہے اس کو ہرگز قبول نہ کرنا چاہئے کہ اس میں صریح دین کی بربادی ہے اگر عاقل

Marfat.com

آدمی اس قاعدے کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتیں کہ جہان میں ہو چکی ہیں اور ہونگی بخوبی ان کی برائی اور گمراہی سمجھ جاوے۔

(۱۶۳۹) م اَبُوْهُرَيْرَةَ خَيْرُ اُمَّتِيْ الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيْهِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُوْنَ قَبْلَ اَنْ يُّسْتَشْهَدُوْا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا سب میری امت سے بہتر زمانہ وہ ہے جس میں میں پیغمبر ہوا یعنی اصحاب کا زمانہ پھر اصحابؓ کے بعد وہ لوگ بہتر ہیں جو ان سے ملے ہوئے اور ان کی صحبت والے ہیں یعنی تابعین۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہے کہ حضرتؐ نے تیسرے زمانے کو بہتر کہا یا نہیں حضرتؐ نے فرمایا پھر وہ لوگ باقی رہ جاویں گے جو فربہی اور موٹاپے کو دوست رکھیں گے گواہی دیں گے بدون گواہی مانگے۔

ف یعنی ان کو خوفِ خدا اور خوفِ قیامت نہ رہے گا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کریں بلکہ آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانیں گے۔ ریاضت اور محنت چھوڑ کر بدن کی آرائش اور تازگی میں مشغول ہو کر بندۂ شکم ہو جاویں گے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہے اور جھوٹ بولنے کی پروا نہ کریں گے ناحق گواہی دینے کو طیار ہوں گے۔ بدون خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہوں گے۔ اس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک سا مطلب ہے خلاصہ مطلب یہ کہ جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول اور فعل کا اعتبار نہ رہا تو دینداروں کو لازم ہے کہ سوائے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے کسی کی رسم اور راہ کو قبول نہ کریں امام اعظمؒ اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں تھے۔ دین کا سمجھنا ان کی محنتوں کے سبب سے مسلمانوں کو آسان ہو گیا اس واسطے کہ وہ خیر القرون میں داخل تھے اسی واسطے اہل سنت نے دین کے سمجھنے میں ان کو اپنا پیشوا بنایا۔

حضورؐ کا ایک ارشاد

(۱۶۴۰) ق اِبْنُ عُمَرَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم بتاؤ تو اپنے اس رات کے حال کو سو البتہ حال تو یوں ہے کہ اس رات سے سو برس کے سر تک جو آدمی زمین پر ہے کوئی نہ باقی رہے گا۔

ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے آخر عمر میں ہم کو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اس وقت میں کسی کی عمر نہ ہوگی۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہے۔ اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہے کہ حضرتؐ نے جانا تھا کہ میرے بعد بعضے جھوٹے لوگ میری صحبت کا دعویٰ کریں گے جیسے کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد بارہ بارہ تین تین حضرت کی صحبت کا دعویٰ کرتا تھا۔ سو اس حدیث سے اس کا دعویٰ غلط ہو گیا اس واسطے کہ حضرتؐ کے زمانہ کے لوگ سو برس کے اندر مر چکے۔

Marfat.com

صحابہ کو برا بھلا کہنا حرام ہے

(۱۶۴۱) م ابُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بدکہو میرے اصحاب کو سو قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا میں خرچ کرو تو ان کے تین پاؤ برابر بھی ثواب نہ ملے اور نہ اس کے آدھے کے برابر۔

ف یعنی اصحابؓ نے اس وقت مال خرچ کیا کہ جب اسلام نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی انہی کے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم میں اسلام پھیلا۔ اسی سبب سے تمام قرآن میں مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہے۔ تو معلوم ہوا کہ ان کی عبادت کے برابر کسی کی عبادت تا قیامت نہیں ہو سکتی پھر ایسے دین کے سرداروں کو بدکہنا کیونکر درست ہوگا۔ خدا سمجھے ان بے ادبوں سے جو حضرتؐ کے اصحاب کو بدکہتے ہیں دیدہ اور دانستہ ان کے کمالات کو مٹاتے ہیں۔

حضرت اویس قرنیؓ کے فضائل

(۱۶۴۲) م عُمَرُ يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ

مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آویگا تمہارے پاس اویس بن عامر یمن والے گروہوں کے ساتھ مراد کی قوم سے اور منجملہ مراد کے قرن کے گروہ سے اس کو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اس بیماری سے چنگا ہو گیا مگر درم کے برابر ایک داغ بنا ہے اس کی ایک ماں ہے کہ اس کا وہ بڑا خدمت گذار اور نیکوکار ہے اگر وہ کسی چیز کی خدا کے بھروسے پر قسم کھاوے تو خدا اس کو سچا کر دیوے سو اے عمر اگر یہ تجھ سے ہو سکے کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو۔

حضرت اویسؓ قرنی کا قصہ

ف اس حدیث میں اویس قرنیؓ کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اویس قرنیؓ تابعین میں ہیں صحابی نہیں ہر چند حضرتؐ کے وقت میں موجود تھے لیکن ماں کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرتؐ کے حضور میں حاضر ہوتے۔ اپنے سالِ وفات میں عمر فاروقؓ حج کو گئے وہاں یمن کے لوگوں سے پوچھا کہ اویسؓ قرنی بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ ایک پیر مرد نے کہا کہ اویس قرنی تو کوئی نامی باعزت آدمی ہم لوگوں میں نہیں ہے لیکن میرا ایک بھائی ہے اس کا نام بھی اویس ہے مگر وہ شخص تو نہایت ذلیل اور خراب خستہ ہے ہمارے اونٹ چرایا کرتا ہے عمر فاروقؓ نے کہا کہ تو ہم کو ان سے ملاوے گا اس نے کہا ہاں چلو کہ عرفات کے پیلو کے جنگل میں اونٹ چراتا ہوگا چنانچہ عمر فاروقؓ اور علی مرتضیٰؓ اس کے ساتھ روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قرنی جنگل میں نماز میں مشغول ہیں اور گرداگرد اونٹ چرتے ہیں۔ عمر فاروقؓ نے ان کو سلام کیا انھوں نے جواب دیا۔ عمر فاروقؓ نے نام پوچھا اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبداللہ ہے۔ عمر فاروقؓ نے کہا کہ جو لوگ آسمان اور زمین میں ہیں سب عبداللہ ہیں۔ اپنا وہ نام

Marfat.com

بتاؤ جو تمہاری ماں نے رکھا ہے۔ اویس قرنیؓ نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمہاری کیا غرض ہے۔ عمر فاروقؓ نے کہا کہ حضرتؐ نے ہم کو تمہارا پتہ بتایا ہے سو ہم نے تم کو پہچانا تب کہا کہ ہاں اویس قرنی میرا نام ہے۔ پھر عمر فاروق نے اپنی مغفرت کی دعا کے واسطے کہا۔ اویس قرنیؓ نے جواب دیا کہ کبھی میں نے اپنی جان کی یا خاص کر کے کسی اور شخص کے واسطے دعا نہیں کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور مومنات کے واسطے دعا کیا کرتا ہوں۔ اب خدا نے تمہارے روبرو مجھ کو مشہور کر دیا اور پہچنوا دیا بھلا اب تم بتاؤ کہ تم دونوں آدمیوں کا کیا نام ہے۔ علی مرتضیٰؓ نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمرؓ ہے اور میں علی بن ابی طالبؓ ہوں۔ تب اویس قرنی تعظیم کے واسطے سنبھل بیٹھے۔ پھر یوں کہا کہ اے امیر المومنین اے علی بن ابی طالب السلام علیکم ورحمۃ اللہ خدا اس امت کی طرف سے تم کو نیک بدلا دیوے۔ پھر عمر فاروقؓ نے کچھ لباس اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اویس قرنی نے قبول نہ کیا اور کہا میں نے سنا ہے کہ دوزخ میں بڑے بڑے غار ہیں ان کو سوائے دبلے اور بھوکے لوگوں کے نہ کوئی پھاند سکے گا سو میں نہیں چاہتا کہ میرا پیٹ آسودہ رہے بعد اس کے عمر فاروقؓ اور علی مرتضیٰؓ ان سے رخصت ہوئے۔

ف اس حدیث سے اویسؓ قرنی کی عمر فاروقؓ اور علی مرتضیٰؓ پر فضیلت ثابت نہیں ہو سکتی اسواسطے کہ تابعی اصحاب سے افضل نہیں ہو سکتا اور صرف دعا کروانے سے افضلیت ثابت نہیں ہوتی اسواسطے کہ خود حضرتؐ نے اپنے واسطے بعضے لوگوں سے دعا کرائی ہے بلکہ پانچوں وقت کی اذان میں تمام امت سے اپنے مقام محمود کے حاصل ہونے کے واسطے دعا کرنے کو فرمایا ہے۔

باشندگانِ مصر کو حضورؐ کی وصیت

(۶۴۳) م اَبُوْذَرٍّ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيْهَا الْقِيْرَاطُ وَتُرْوٰى سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَهْلِهَا خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا۔

مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کرو گے اس زمین کو جس میں قیراط کا چرچا ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فتح کرو گے ملکِ مصر کو اور وہ زمین ہے جس میں قیراط کا نام مشہور ہے سو میری وصیت مانو وہاں کے لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے کی سو البتہ ان کیلئے امان ہے، اور ان سے برادری ہے۔

ف قیراط نصف دانگ ہے، سونے کی ہوتی ہے وزن میں پانچ جو کے برابر ملک مصر میں اس کی بہت چال تھی۔ مصر کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ کو حضرتؐ کے واسطے بھیجا تھا ان سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اسواسطے مصر والوں کو امان اور پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہؓ حضرت اسمٰعیلؑ کی ماں مصر کی تھیں اور حضرت اسمٰعیلؑ عرب کے جد ہیں تو مصر والوں سے عرب کو ننہالی رشتہ ہوا اس واسطے ان کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کو حضرتؐ نے فرمایا۔

فضائل اہل عمان

(۶۴۴) م اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ لَوْ اَهْلَ عُمَانَ اَتَيْتَ مَا سَبُّوْكَ وَلَا ضَرَبُوْكَ قَالَهُ لِرَجُلٍ بَعَثَهُ اِلٰى حَيٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوْهُ وَضَرَبُوْهُ۔

مسلم میں ابوبرزہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو عمان کے لوگوں کے پاس جاتا تو تجھ کو نہ گالی دیتے نہ مارتے۔ یہ حضرتؐ نے اس مرد سے فرمایا جس کو عرب کے کسی گروہ کے پاس بھیجا تھا سو ان لوگوں نے اس کو گالی دی اور مارا تھا۔

Marfat.com

ف عمان شام کے ملک یا یمن کے ملک میں ایک شہر کا نام ہے وہاں کے لوگوں کی خوش خلقی اور نرم دلی بیان کیا۔

قبیلۂ ثقیف کے کذاب اور سفاک کا ذکر

(۱۶۴۴) م اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ اِنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ مُبِیْرًا وَّ کَذَّابًا۔

حضورؐ کی پیشینگوئی

مسلم میں اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک ثقیف کی قوم میں ایک ظالم خونریز ہوگا اور ایک بہت جھوٹا۔

ف ثقیف ایک قوم ہے جو مکے کے پاس طائف میں رہتی تھی۔ اس قوم سے حجاج بن یوسف خونریز پیدا ہوا جس کا ظلم عالم میں مشہور ہے۔ روایت ہے کہ اس نے سوا لاکھ آدمی ناحق مارے اور جھوٹا مختار ثقفی تھا جس نے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے کوفے میں محمد بن حنفیہ کی طرف سے اول جھوٹا دعویٰ کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار بنا بعد اس کے پیغمبری کا دعویٰ کیا آخر کو خدا نے اس کو فضیحت اور برباد کیا سو یہ حدیث حضرتؐ کا معجزہ ہے جیسا فرمایا تھا ویسے ہی اس قوم سے دو آدمی پیدا ہوئے۔

فارسیوں کی فضیلت

(۱۶۴۶) غ اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَیُرْوٰی لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِّنْ ھٰؤُلَآءِ۔

فارسیوں کی باریک بینی اور دور اندیشی کا ذکر

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ایمان پروین پر لٹکا ہوتا تو بھی فارسیوں کی اولاد اس کو پا جاتی اور دوسری روایت یوں ہے کہ اگر ایمان پروین کے پاس ہوتا تو بھی ان فارسیوں سے ایک مرد یا بہت مرد پا جاتے۔

ف مصابیح میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ سورۂ جمعہ کی یہ آیت اتری وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ یعنی پاک ہے وہ خدا جس نے پیغمبر بھیجا خدا عرب کی طرف اور اوروں کی طرف جو ابھی عرب کو نہیں ملے کہ ایک مرد نے تین بار پوچھا کہ وہ لوگ کون ہیں جو عرب کے سوائے ہیں تو حضرتؐ نے سلمان فارسیؓ پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی۔ ثریا اور پروین ان چند ستاروں کا نام ہے جو نہایت متصل ہیں جیسے گلدستہ۔ سو فرمایا اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہاں نظر نہیں کام کرتی ہے تو بھی فارسیوں کو نصیب ہوتا۔ اس حدیث میں فارسیوں کی باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی۔ سو حقیقت میں ملک فارس میں بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے امام اعظمؒ اور ان کے شاگرد اور عمدہ محدث جیسے امام بخاریؒ اور مسلمؒ پیدا ہوئے۔ علمائے دین نے فرمایا ہے کہ اگر امام اعظم نہ ہوتے تو دین کا بھید لوگوں کو سمجھنا مشکل ہوتا عبداللہ تستری نے کہا اگر بنی اسرائیل میں ابوحنیفہؒ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وہ لوگ گمراہ نہ ہوتے۔

حضورؐ کے ایک ارشاد خاص کا ذکر

(۱۶۴۷) ق اِبْنُ عُمَرَ النَّاسُ کَاِبِلٍ مِائَۃٍ لَا تَجِدُ فِیْھَا رَاحِلَۃً وَّاحِدَۃً

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمیوں کی مثال جیسے سو اونٹ کہ ان میں نہ پاؤ تو ایک بھی چالاک سواری کے لائق۔

غ صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۱۲ (چشتی)

Marfat.com

ف یعنی جیسے سو اونٹ میں بھی ایک عمدہ تیز رفتار نہیں نکلتا ویسے ہی سو آدمیوں میں ایک بھی کامل آدمی ضرو
کے لائق نہیں ملتا مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہیں اور کامل کمیاب۔

انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام بواسطہ کلماتِ الٰہی پناہ مانگا کرتے تھے

(۱۶۴۸) خ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَبَاکُمَا کَانَ یُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّةٍ کَانَ یَقُوْلُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِیْنَ کَانَ یُعَوِّذُهُمَا [1]

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت جب امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے واسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمہارے باپ یعنی حضرت ابراہیم اسی طرح حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت اسحٰقؑ کے واسطے پناہ مانگا کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہوں میں بوسیلے اللہ کے کلام کے جس کی پوری تاثیر ہے ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے

حضورؐ کا ارشاد۔ اگر حضرت ہاجرہؑ زمزم کو نہ روکتیں تو یہ بہتا ہوا چشمہ بن جاتا

(۱۶۴۹) خ ابْنُ عَبَّاسٍ یَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمٰعِیْلَ لَوْ تَرَکَتْ زَمْزَمَ اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنْ زَمْزَمَ لَکَانَتْ زَمْزَمُ عَیْنًا مَّعِیْنًا۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمٰعیل کی ماں پر یعنی ہاجرہ پر اگر چھوڑتی زمزم کو۔ یا یوں فرمایا کہ اگر نہ چلو بھرتی زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا۔

ف حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو خدا کی مرضی سے مکے کے پاس چھوڑ گئے وہاں نہ کچھ آبادی تھی نہ دانہ پانی۔ حضرت جبرئیل نے وہاں زمین پر اپنا پر مارا زمزم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا حضرت ہاجرہؑ نے اس پانی کے گرد پتھروں کی مینڈ بنائی تاکہ پانی بہہ نہ جاوے اور چلو بھر بھر لینا شروع کیا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر اسمٰعیلؑ کی ماں اس کو نہ روکتی تو زمزم ایک دریا ہو جاتا سو اسی سے کہ خزانۂ غیبی سے جاری ہوا تھا۔

حضورؐ کا ارشاد: اگر مکہ میں اناج ہوتا تو حضرت ابراہیمؑ اس کے واسطے بھی دعا فرماتے

(۱۶۵۰) ق ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ یَکُنْ لَهُمْ یَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ کَانَ لَهُمْ لَدَعَا لَهُمْ فِیْهِ یَعْنِیْ لِاَهْلِ مَکَّةَ حِیْنَ دَعَا لَهُمْ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مکے والوں کے پاس اس زمانے میں اناج نہ تھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم علیہ السلام ان کے واسطے اناج میں بھی دعا مانگتے۔

ف حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکے والوں کے واسطے کثرت میوہ جات کی دعا کی اس وقت وہاں زراعت نہ تھی اگر ہوتی تو اس کی بھی دعا کرتے۔

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو اور اس کے مابعد کے عنوان کی حدیثوں کو عنوان "حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دیگر واقعات" میں ذکر کیا ہے۔ ۱۲ منہ غ صحیح خ (چشتی)

Marfat.com

حضرت خضرؑ کو خضر کیوں کہتے ہیں

(۱۶۵۱) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّمَا سُمِّیَ الْخَضِرُ اَنَّہٗ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَۃٍ بَیْضَآءَ فَاھْتَزَّتْ تَحْتَہٗ خَضْرَآءَ۔ ؎

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خضرؑ کا نام تو اسی واسطے خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹی زمین ان کے بیٹھنے سے نیچے سرسبز ہوگئی۔

ف خضرؑ کا نام ایلیا ہے خضر کہتے ہیں سرسبز کو جیسے ان کی برکت سے زمین سرسبز ہوگئی تو وہ خضر مشہور ہوگئے

حضورؐ کا ارشاد: ہر ایک نبی نے بکریاں چرائی ہیں

(۱۶۵۲) ق جَابِرٌ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْہُ فَاِنَّہٗ اَطْیَبُ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ اَکُنْتَ تَرْعَی الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَھَلْ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا رَعَاھَا۔ ؎۲

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالا پھل پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہے۔ جابرؓ نے کہا پھر میں نے حضرتؐ سے کہا کہ کیا آپ بھی بکریاں چراتے تھے حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہے جس نے بکریاں نہیں چرائیں۔

ف جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ ایک منزل میں اترے اور ہم وہاں پیلو کے پھل چن چن کر کھاتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکے پھل کھاؤ اور پیغمبروں نے بکریاں اول اس واسطے چرائیں کہ امت کا انتظام کر سکیں۔

حضورؐ کا ارشاد: مجھے حضرت یونسؑ پر فضیلت مت دو

(۱۶۵۳) خ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ اِنِّیْ خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی۔ ؎۳

بخاری میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یوں نہ کہے کہ البتہ میں بہتر ہوں حضرت یونسؑ پیغمبر متی کے بیٹے سے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ لائق نہیں کسی کو کہ یونس بن متی سے بہتر بنے۔

ف سب پیغمبر سارے جہان سے افضل ہیں ان پر کوئی افضل نہیں ہو سکتا۔

حضرت داؤد علیہ السلام ذرا سے وقت میں زبور درست کر لیا کرتے تھے

(۱۶۵۴) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَکَانَ یَاْمُرُ بِدَوَآبِّہٖ فَتُسْرَجُ فَیَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَآبُّہٗ وَلَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ۔ ؎۴

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہلکا اور سہج ہوگیا تھا داؤدؑ پر قرآن سو وہ اپنی سواریوں کو کسنے کا حکم کرتے تھے تو قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے۔

؎۱ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان واقعہ خضر اور موسیٰ علیہما السلام میں ذکر کیا ہے ——— ؎۲ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "اللہ تعالیٰ کا ارشاد" یعکفون علی اصنام لہم میں ذکر کیا ہے۔ صحیح بخاری کی روایت میں لفظ قالوا مروی ہے ———

؎۳ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "اللہ تعالیٰ کا ارشاد" وان یونس لمن المرسلین میں ذکر کیا ہے۔ ———

؎۴ " " " ارشاد باری "وآتینا داؤد زبورا" میں ذکر کیا ہے ——— (چشتی)

Marfat.com

ف قرآن سے مراد زبور ہے۔ ایسی جلدی زبور کا تمام کرنا حضرت داؤد کا معجزہ تھا اور باوجود کہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب اور محنت سے کھاتے تھے۔

خدا کو تو حضرت داؤد علیہ السلام جیسی نماز اور روزے زیادہ پسند ہیں

(۱۶۵۵) خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ

بخاری میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہایت پیارا روزہ خدا کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہ رکھتے تھے اور نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک داؤد علیہ السلام کی نماز ہے کہ آدھی رات تک تو وہ سوتے تھے اور تہائی رات وہ تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے۔

عبادت میں اعتدال رکھنے کی فضیلت

ف ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا اس واسطے پسند ہوا کہ برابر متصل رکھنے سے آدمی کو عادت ہو جاتی ہے روزے کی کیفیت باقی نہیں رہتی اور تہجد کی نماز تہائی رات میں اسواسطے پسند ہوئی کہ اس میں جسم کا حق اور خدا کا حق دونوں بخوبی ادا ہوتے ہیں، نہ رات بھر کا سونا بہتر کہ سراسر غفلت ہے نہ جاگنا بہتر کہ سراسر مشقت اور جانکاہی ہے اور آخر کو بسبب بیماری اور نقاہت کے بالکل تہجد نہیں ہو سکتی۔ معلوم ہوا کہ پیغمبروں کا طریقہ طریق اعتدال ہے نہ تو عبادت میں زیادتی نہ نہایت کمی اور یہی راہ خدا کو پسند ہے کہ اس کا نباہ ہمیشہ ہو سکتا ہے اور معلوم ہوا کہ بعد تہجد کے سو رہنا مستحب ہے تاکہ فجر کی نماز بخوبی ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت سو رہنے سے دور ہو جاوے۔

حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ کے حلیۂ مبارک کا ذکر

(۱۶۵۶) خ اِبْنُ عُمَرَ رَاَيْتُ عِيْسٰى وَمُوْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ فَاَمَّا عِيْسٰى فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيْضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوْسٰى فَاٰدَمُ جَسِيْمٌ سَبْطٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ الزُّطِّ۔ [1]

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے عیسیٰؑ اور موسیٰؑ اور ابراہیمؑ کو دیکھا سو عیسیٰ تو سرخ رنگ گھنگریالے بال والا سینہ کشادہ ہے اور موسیٰؑ تو گندم گوں اور جسیم سیدھے بال والا جیسے زط کی قوم کے مرد۔

ف حضرتؐ نے ان بزرگوں کو معراج میں دیکھا یا خواب میں۔

حضورؐ کا ارشاد: خدا کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو

(۱۶۵۷) خ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَلَا حَرَجَ۔ [2]

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ فرمایا کہ پہنچاؤ لوگوں کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتیں سن کر نقل کرو اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔

ف یعنی لوگوں کو شریعت محمدی سکھانا واجب ہے اگر کچھ زیادہ ہو تو ایک قرآن کی آیت ہی تعلیم کرے

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا مکانا شرقیا" میں ذکر کیا ہے۔

[2] امام بخاری نے حدیث مذکور کو اور اس کے مابعد کی حدیثوں کو عنوان "بنی اسرائیل کے واقعات" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ابتدائے اسلام میں بنی اسرائیل کی کتابوں کے دیکھنے سے حضرتؐ نے منع کیا تھا اسواسطے کہ ان کی روایات پر اعتماد نہیں مبادا نو مسلموں کے اعتقاد بگڑ جائیں پھر جب دلوں میں اسلام کا عقیدہ مضبوط ہوگیا اور دین حق پر یقین کامل ہوچکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنے کی اجازت دی گویا حق بات کی اور تائید ہوئی لیکن یہ بات ضرور ہے کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہوں ان کو خرافات جاننا چاہیئے۔

امت محمدیہ کی فضیلت

(۱۶۵۸) ف اِبْنُ عُمَرَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَاَقَلُّ عَطَآءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوائے اس کے کوئی مثل نہیں ہوسکتی کہ عمر اور مدت تمہاری اے مسلمانوں اگلی امتوں کی عمر اور مدت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی امتوں کی زندگی زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانوں کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک اور نہیں ہے مثل تمہاری اے مسلمانو اور مثل یہود اور نصاریٰ کی مگر جیسے مثل اس مرد کی جس نے کام کروایا کارندوں سے سو اس نے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک اس کو ایک ایک قیراط ملے گا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا اس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اس کو ایک ایک قیراط مزدوری ملے گی تو نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک اس کو دو دو قیراط مزدوری ملے گی جانو اے مسلمانو! سو وہ لوگ تم ہو جنہوں نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر خبردار رکھو کہ تمہاری مزدوری دونی ہے سو غصے ہوئے یہود اور نصاریٰ قیامت میں پھر کہیں گے کہ ہم کام میں تو زیادہ ہیں اور مزدوری میں کم یعنی یہ عجب ہے کہ کام بہت محنت کم۔ خدا فرمائیگا کیا میں نے تم پر کچھ ظلم کیا یعنی جو مزدوری ٹھہر گئی تھی اس کچھ کم دیا ہیں گے کہ جو ٹھہرا تھا اس سے کم نہیں ملا خدا فرمائیگا یہ تو یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں

انجیل میں امت مسلمہ کی فضیلت کا ذکر۔

ف یعنی یہود اور نصاریٰ کی ہرچند عمریں زیادہ تھیں اور عبادت بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے ان سے ثواب دونا ہے یہ خدا کا فضل ہے اپنے حبیبؐ کی ضعیف امت پر اور اسی حدیث کے مطابق انجیل میں بھی موجود ہے چنانچہ متی کی انجیل باب ۲۰، آیت ۱ میں عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے وقت سے ایک دینار پر مزدور مقرر کئے اور اپنے باغ میں بھیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی

Marfat.com

اور پہر اور دوپہر کے بعد اور مزدور اتنی مزدوری پر باغ میں بھیجے شام کو ہر ایک مزدور کو ایک دینار دیا۔ پہلوں نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر کے محنتی اور یہ تھوڑی دیر کے محنتی برابر ہو گئے۔ مالک نے جواب دیا کہ کیا میں نے تم پر کچھ ظلم کیا جو تمہاری مزدوری مقرر ہوئی تھی سو تم نے پائی مجھ کو اپنے مال میں اختیار ہے جس کو چاہوں دوں۔ علیٰ ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جاویں گے اور مقدم موخر بلائے گئے تو بہت لوگ ہیں لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہیں فقط اس انجیل کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ امتِ محمدی، امتِ موسوی اور عیسوی سے برگزیدگی اور ثواب میں افضل ہے اس واسطے کہ سب سے پچھلی امت ہے۔ یہ خدا کا کرم ہے۔ یہود اور نصاریٰ کے شور و غل سے کیا ہوتا ہے۔ الٰہی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا کہ اپنے حبیب کی امت میں ہم کو کیا۔

یہود اور نصاریٰ کے مخصوص طور طریق کو اختیار کرنے کی ممانعت

(۱۶۵۹) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبَغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے ہیں تم ان کا خلاف کرو۔

ف یعنی تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب قوی سنت ہے اور وسمہ بھی درست ہے لیکن اور خضاب جو سیاہ بال کر دیویں سو درست نہیں۔

نعمت کے قدردان اور ناقدروں کا ذکر

(۱۶۶۰) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ ثَلٰثَةً فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّيْ الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِيَ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهٗ وَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَّجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ۔ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ فَقَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَّ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حضرت یعقوبؑ کی اولاد میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ ان کو آزمائے تو ان کے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے کے پاس آیا پھر اس نے کہا کہ تجھ کو کون چیز بہت پیاری ہے اس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھ سے یہ بیماری دور ہو جائے جس کے سبب سے لوگ مجھ سے گھناتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ فرشتے نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کی گھن دور ہوئی اور اس کو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا کون مال تجھ کو بہت پسند ہے اس نے کہا اونٹ یا گائے۔ اسحٰق بن عبداللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گیا کہ اس نے اونٹ مانگا یا گائے لیکن سفید داغ والے یا اندھے نے۔ ان میں سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے سو اس کو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا خدا تیرے واسطے اس میں برکت دے حضرتؐ نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا سو کہا کون چیز تجھ کو بہت پسند آئی ہے اس نے کہا کہ اچھے بال اور بیماری جاتی رہے جس کے

Marfat.com

يَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِيَ
النَّاسُ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَاُعْطِيَ
شَعَرًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ
قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ
بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَعْمٰى
فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ
اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَاُبْصِرَ بِهِ
النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ
بَصَرَهُ قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ
قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِيَ شَاةً وَّالِدًا
فَاَنْتَجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ
لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ
مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ
ثُمَّ اِنَّهُ اَتَى الْاَبْرَصَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَ
هَيْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ قَدِ
انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا
بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ
اَسْئَلُكَ بِالَّذِيْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ
وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ
عَلَيْهِ فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ
فَقَالَ اِنِّيْ كَاَنِّيْ اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ
اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا
فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا
الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ
كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ
وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ
فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ
عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اِنْ
كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ

سبب سے لوگ مجھ سے گھناتے ہیں پھر اس نے اس پر ہاتھ ملا سو
اس کی بیماری دور ہوگئی اور اس کو اچھے بال ملے۔ فرشتے نے کہا کہ
کون مال تجھ کو بہت بھاتا ہے اس نے کہا کہ گائے سو اس کو گابھن
گائے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال میں برکت دے۔ حضرتؐ نے
فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا سو کہا کہ تجھ کو کون چیز بہت پسند
ہے اس نے کہا کہ اللہ میری آنکھ میں روشنی دے تو میں اس کے سب لوگ
کو دیکھوں حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کو
خدا نے روشنی دی۔ فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجھ کو بہت پسند ہے
اس نے کہا کہ بھیڑ بکری سو اس کو گابھن بکری ملی۔ سو اونٹنی اور
گائے بھی بیائی اور بکری بھی جنی۔ پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے
کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بھر گائے بیل ہو گئے اور اندھے
کے جنگل بھر بکریاں ہو گئیں۔ حضرتؐ نے فرمایا بعد مدت کے فرشتہ سفید
داغ والے کے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل میں آیا سو اس نے
کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں سفر میں میرے سب سبب کٹ گئے سو
آج منزل پر پہنچنا مجھ کو ممکن نہیں بدون خدا کی مدد پھر بدون تیرے
کرم کے میں تجھ سے مانگتا ہوں اسی کے نام پر جس نے تجھ کو ستھرا
رنگ اور ستھری کھال دی اور مال اونٹ دیئے۔ ایک سواری
مانگتا ہوں جو میرے سفر میں کام آئے اس نے کہا لوگوں کے حق
مجھ پر بہت ہیں یعنی قرضدار ہوں یا گھر بار کے خرچ سے مال زیادہ
نہیں جو تجھ کو دوں پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ میں تجھ کو کچھ پہچانتا ہوں
بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نہ تھا کہ تجھ سے لوگ گھناتے تھے پھر خدا
نے اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اس نے جواب دیا کہ میں نے یہ مال
پایا اپنے باپ دادا سے جو پشتہا پشت کے نامی سردار تھے سو فرشتے
نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا
حضرتؐ نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اسی اپنی صورت اور
شکل میں پھر اس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا اس نے بھی
جواب دیا جیسا اس نے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا
ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرتؐ نے فرمایا اور
فرشتہ اندھے کے پاس گیا اپنی اسی صورت اور شکل میں پھر فرشتے نے

Marfat.com

قَالَ وَاَتَى الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ وَّابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْئَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ وَيُرْوٰى لَا اَحْمَدُ اِلَيَّ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ قَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ

کہا کہ میں محتاج آدمی اور مسافر ہوں میرے سفر میں سب وسیلے اور تدبیریں کٹ گئیں سو مجھ کو آج پہنچنا بغیر مدد الٰہی اور اس کے بعد بدون تیرے کرم کے مشکل ہے سو میں تجھ سے اس خدا کے نام پر جس نے تجھ کو آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہوں کہ میرے سفر میں وہ کام آئے اس نے کہا کہ مقرر میں اندھا تھا سو خدا نے مجھ کو آنکھ دی۔ سو لیجا ان بکریوں سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا میں لیوے گا میں تجھ کو مشکل میں نہ ڈالوں گا یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑوں گا اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ للہ لینے میں اگر کچھ تو چھوڑے گا تو میں تیری تعریف نہ کروں گا یعنی میں نہ لینے سے کچھ خوش نہ ہونگا اور تیری بے پرواہی کی تعریف بھی نہ کرونگا۔ سو فرشتے نے کہا لے اپنا مال رکھ تم تینوں آدمی تو صرف آزمائے گئے تھے سو تجھ سے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا۔

ف اس حدیث میں بندے شکر گذار اور ناحق شناس کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجئے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال میں ہے۔ یعنی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نہ تھے؛ جان مال صحت علم حکومت محض اس کے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کا کرم بوجھ کر شکر گذار ہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے تو خدا سے دور ہے۔

خودکشی کی سزا

(۱۶۶۱) ق جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَجَزَّ بِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

بخاری اور مسلم میں جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت میں ایک مرد تھا اس کے ایک زخم تھا سو وہ نہ سہ سکا تو اس نے چھری کو لیا اور اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہاں تک کہ مر گیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنی جان دینے میں مجھ پر جلدی کی سو میں نے اس پر بہشت حرام کی۔

بنی اسرائیل کے ایک طبقہ میں وبا کا عذاب بھیجا گیا تھا

(۱۶۶۳) خ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ۔ لہ

بخاری میں اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا۔

لہ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان بنی اسرائیل کے بقیہ واقعات میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

صحابہؓ کے مناقب وفضائل

خلافت قریش کا حق ہے

(۱۶۶۳) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَیْشٍ فِیْ ھٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُھُمْ تَبَعٌ لِّمُسْلِمِھِمْ وَکَافِرُھُمْ تَبَعٌ لِّکَافِرِھِمْ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ خِیَارُھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُھُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ کَرَاھِیَۃً لِھٰذَا الشَّاْنِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْہِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عرب کے لوگ اس سرداری میں قریش کے تابعدار ہیں مسلمان انکا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافران کا قریش کے کافر کا تابع ہے۔ آدمیوں کا حال کانوں کا سا حال ہے جو ان لوگوں میں کفر کی حالت میں افضل تھے وہی لوگ اسلام میں بھی افضل ہیں جبوقت کہ دین میں ہوشیار ہوجاویں اور احکام شرعی کو خوب سمجھیں آدمیوں میں بہتر اس کو پاؤگے جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جب تک کہ اس میں نہ آجاوے۔

ف یعنی قریش میں ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر میں بھی اور اسلام میں بھی۔ پھر قریش کے افضل ہونے کا قاعدہ کلیہ فرمایا امثال دیکر کہ جیسی کانیں مختلف ہوتی ہیں کہ بعضی کان سونے کی اور بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہیں کہ بعضے خاندان عمدہ ہیں شجاعت، سخاوت، ریاست، غیرت اور ہمت ان میں پیدائشی ہوتی ہے جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان ایسے نہیں ہوتے جیسے اور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر میں بہتر خاندان تھا وہی اسلام میں بھی بہتر ہے بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اس واسطے کہ شرافت ذاتی اور دینداری مل کر نور علیٰ نور ہوگئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون دینداری کے خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں اور یہ جو فرمایا کہ بہتر وہی ہے جو نہایت نفرت رکھتا ہو اس کے دو مطلب ہیں ایک کہ جو حالت کفر میں اسلام سے بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے بعد وہی افضل ہے جیسے عمر فاروقؓ اور خالدؓ اور عکرمہؓ۔ اسواسطے کہ جو کفر میں بہت مضبوط ہوتا ہے وہ اسلام میں بھی خوب مضبوط ہوتا ہے مضبوط لوگ جدھر آتے ہیں خوب ہی آتے ہیں اور دوسرا مطلب یہ کہ جو خلافت اور امامت سے قبل سردار ہونے سے نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہے اسواسطے کہ اس کو سرداری کی طمع نہیں اور جبکہ اس کو سردار بنایا تو خوب جانفشانی کرتا ہے۔

قریش کے مناقب

(۱۶۶۴) خ جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنَّمَا بَنُوالْمُطَّلِبِ وَبَنُوْھَاشِمٍ شَیْءٌ وَّاحِدٌ۔

بخاری میں جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہے۔

ف عبد مناف کے چار بیٹے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس چوتھے نوفل سو جبیر بن مطعم نوفل سے اور حضرت عثمانؓ عبد شمس سے ہیں۔ سو حضرتؐ نے جبیر کا پانچواں حصہ ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمانؓ نے حضرتؐ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ بنی ہاشم کی

لہ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان اللہ تعالیٰ کا ارشاد یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی پر ذکر کیا ہے (چشتی)

Marfat.com

شرافت اور بزرگی کے تو ہم قائل ہیں لیکن اس کا کیا مطلب ہے کہ مطلب کی اولاد کو حضرتؐ نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہیں دیا۔ اگر برادری کی جہت سے دیا ہے تو ہم اور وہ حضرتؐ کے ساتھ برابر ہیں۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہیں رہی۔ کفر اور اسلام میں رنج اور غم میں ہمیشہ شریک رہی یہ سبب ہے ان کی خصوصیت کا، اسی سبب سے امام شافعیؒ بنی مطلب کو آل میں داخل جانتے ہیں۔

(۱۶۶۵) خ مُعَوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِيْ قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ۔ [1]

بخاری میں معاویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ چیز یعنی خلافت اور سرداری قریش کی قوم میں رہے گی جب تک کہ یہ لوگ دین کو قائم رکھیں گے جو اُن سے دشمنی کرے گا خدا ان کو منہ کے بل ڈھکیل دیگا۔

ف یعنی سرداری قریش کا حق ہے دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہیں سو حضرتؐ کا فرمانا سچ ہوا کہ جب تک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی ان پر غالب نہ ہوا۔ ہجری چھ سو برس تک سلطنت خلفائے عباسیہ کی قائم رہی جب وہ دین میں سست ہوئے تو ہلاکو خاں کے ہاتھ سے برباد ہو گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت

(۱۶۶۶) خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنْ كَانَ فِيْمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ وَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ فِيْ اُمَّتِيْ هٰذِهٖ فَاِنَّهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم سے اگلے جو لوگ ہو چکے ہیں ان میں ٹھیک اٹکل والے ہوتے تھے اور مقرر میری اس امت میں اگر کوئی ویسا ہوا تو عمر بن الخطابؓ ہے۔

ف محدث اس کو کہتے ہیں جس کو خدا کی طرف سے الہام ہو اور اس کی اٹکل بہت ٹھیک ہو۔ بعد پیغمبر کے کسی ولی کا رتبہ محدث کے برابر نہیں اور جب حضرتؐ سب پیغمبروں سے افضل ہوئے تو حضرتؐ کی امت سب امتوں سے بیشک افضل ہے تو جس صورت میں اگلی امتوں میں محدث ہوئے ہیں تو حضرتؐ کی امت میں بھی ضرور ہوں گے اس حدیث سے عمر فاروقؓ کا بڑا عمدہ کمال ثابت ہوا۔

باپ کو چھوڑ کر غیر کو باپ بتانا بڑا بہتان ہے

(۱۶۶۷) خ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰى اَنْ يَّدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ يُرِيَ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا اَوْ يَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا لَمْ يَقُلْ۔ [2]

بخاری میں واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ سب بہتانوں میں سے بڑا بہتان یہ ہے کہ مرد اپنے باپ کو چھوڑ کر اور سے رشتہ ناتہ لگاوے اور اپنی آنکھوں کو وہ دکھاوے جو آنکھوں نے نہیں دیکھا یعنی جھوٹا خواب بنا کر کہے یا خدا کے پیغمبر پر کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہیں کہی یعنی حضرتؐ کی طرف سے جھوٹی حدیث بنا کر کہے۔

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور اور مابعد والی حدیث کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔
[2] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "بیٹیوں کا انتساب حضرت اسمٰعیلؑ کی طرف درست ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

قبیلۂ خزاعہ کا ذکر

(۱۶۶۸) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَمْرُو بْنُ الْحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفٍ اَبُوْ خُزَاعَةَ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمرو لحی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خندف کا پروتا خزاعہ کا باپ ہے۔

ف یعنی خزاعہ کی قوم عمرو بن لحی کی اولاد ہیں یہ لوگ یمنی نہیں مضر کے گروہ میں داخل ہیں۔ خزاعہ کی قوم میں کچھ اختلاف تھا حضرتؐ نے اس کو بیان کر دیا عرب میں بت پرستی اور سانڈہ چھوڑنا عمرو بن لحی سے شروع ہوا۔

جہاں جان کا خوف ہو وہاں اپنا دین چھپانا بھی جائز ہے

(۱۶۶۹) خ اَبُوْذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِكْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ اِلٰى بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَاَقْبِلْ۔ [1]

بخاری میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوذر چھپائے رکھنا اس امر کو یعنی اسلام ابھی ظاہر نہ کرنا اور پلٹ جا اپنی بستی میں جب تو خبر پائے ہمارے غلبہ پانے کی تو ہمارے پاس چلا آئیو۔

ف ابوذرؓ سے روایت ہے کہ ابتدائے اسلام میں جب کافروں کا بہت غلبہ تھا میں مکہ میں گیا اور مسلمان ہوا اور میں نے چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر کروں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ ابوذر بہت تیز مزاج تھے اس واسطے حضرتؐ نے ان کا مکہ میں رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب نہ دیکھا کہ مبادا جان پر نوبت پہنچ جائے۔ معلوم ہوا کہ جہاں جان کا خوف ہو وہاں اپنا دین چھپانا درست ہے لیکن اس صورت میں دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہے اسواسطے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آئیو۔

باپ دادا کی طرف انتساب کرنا جائز ہے

(۱۶۷۰) خ اِبْنُ عُمَرَ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ الْكَرِيْمَ بْنَ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ۔

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خود کریم ہو اس کا باپ بھی کریم دادا بھی کریم ہو پردادا بھی کریم ہو سو حضرت یوسفؑ ہیں حضرت یعقوبؑ کے بیٹے حضرت اسحٰقؑ کے پوتے حضرت ابراہیمؑ کے پروتے۔

ف یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کے سوائے یہ خاندانی بزرگی کہ جس کی چار پشت سے پیغمبر ہوتے آئے ہوں کسی کو حاصل نہیں۔

کفار کے برا بھلا کہنے پر حضورؐ کا ارشاد "میں تو محمدؐ ہوں مذمم نہیں"

(۱۶۷۱) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَّلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَّيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَّاَنَا مُحَمَّدٌ۔ [2]

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم کو تعجب نہیں آیا کہ کیونکر حق تعالیٰ میری طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیرتا ہے۔ وہ گالی دیتے ہیں مذمم کو اور لعنت کرتے ہیں مذمم کو اور میں تو محمد ہوں۔

ف محمدؐ کے معنی سراہا نہایت تعریف والا اور مذمم کے معنی اتارا برائی والا۔ سو قریش عداوت کے سبب سے

---

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "مذمم کا بیان" میں ذکر کیا ہے۔

[2] " " حدیث مذکور کو عنوان "حضورؐ کے اسمائے گرامی کا بیان" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

حضرتؐ کو محمدؐ نہ کہتے تھے مذمم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے۔ سو حضرتؐ نے اصحابؓ کو یہ احسانِ الٰہی جتایا کہ دیکھو کس تدبیر سے خدا نے مجھ کو ان کی بدگوئی سے بچایا کہ وہ تو مذمم کو بد کہتے ہیں تو مجھ کو کیا میرا نام تو حقیقت میں محمد ہے۔

حضورؐ خاتم النبیین ہیں

(۱۶۷۲) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِّنْ زَاوِیَۃٍ مِّنْ زَوَایَاہُ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ ھَلَّا وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا میری مثل اور مجھ سے اگلے پیغمبروں کی مثل جیسے اس مرد کی مثال جس نے ایک مکان بنایا سو اس کو بہت ستھرا اور اچھا بنایا مگر اس کے کونوں میں سے کسی کونے کو ایک اینٹ کے برابر ناتمام رکھا سو آدمی اس کے دیکھنے کو گھومنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیوں نہیں جمائی گئی سو وہ اینٹ میں ہوں اور میں ہوں پیغمبروں کا تمام اور پورا کرنے والا۔

ف یعنی نبوت کا گھر میرے بغیر ناتمام تھا میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہو چکے۔ اس میں اشارہ ہے کہ حضرتؐ کے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو قیامت کے قریب آویں گے تو اپنا دین نہ جاری کریں گے حضرتؐ کے دین کے تابع ہوں گے تو جیسے حضرتؐ کے اور خلیفہ ہو گئے ہیں ویسے ہی وہ بھی ہونگے۔

حضورؐ کے اوصاف

(۱۶۷۳) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ مِنْہُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں پیدا ہوا ہوں بنی آدم کے عمدہ زمانے والوں سے ایک زمانے والوں کے بعد دوسرے زمانے والوں سے یہاں تک کہ میں ان زمانے والوں سے ہوا جن سے ہوا۔

ف یعنی حضرت آدمؑ کے زمانے سے حضرتؐ کے زمانے تک۔ . . . . . حضرتؐ کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہیں کہ سب مسلمان تھے۔

فتح ایران کی پیشینگوئی

(۱۶۷۴) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَّکِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْہِ وَفُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْیُنِ کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ۔ [1]

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ اے مسلمانو تم لڑو گے خوز اور کرمان سے جو دو گروہ ہیں عجم کے سرخ منہ والے چپٹی ناکوں والے چھوٹی آنکھوں والے منہ ان کے جیسے ڈھالیں ہیں تہ بتہ ان پر چمڑا جما یعنی ان کے گول منہ، میں موٹی موٹی جوتیاں اون کے بال کی۔

ف خوزستان اور کرمان دو شہر ہیں ایران اور توران میں وہاں کے رہنے والے مراد ہیں یا قوم ترک مراد ہیں ان کی صورتیں ایسی ہی ہوتی ہیں جیسا حضرتؐ نے فرمایا اسی طرح صحابہ حضرتؐ کے بعد ان سے لڑے اور فتحیاب ہوئے۔

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور اور ما بعد والی حدیثوں کو عنوان "اسلام میں نبوت کی علامتیں" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

(۱۶۷۵) خ عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ یَا عَدِیُّ هَلْ رَاَیْتَ الْحِیْرَةَ قُلْتُ لَمْ اَرَهَا وَقَدْ اُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ لَتَرَیَنَّ الظَّعِیْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰی قُلْتُ كِسْرٰی بْنُ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرٰی بْنُ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ لَتَرَیَنَّ الرَّجُلَ یُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ یَطْلُبُ مَنْ یَقْبَلُهٗ مِنْهُ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَیَلْقَیَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ یَوْمَ یَلْقَاهُ وَلَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ تَرْجُمَانٌ یُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَیَقُوْلَنَّ لَهٗ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَیْكَ رَسُوْلًا فَیُبَلِّغَكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَّوَلَدًا وَّاَفْضَلْ عَلَیْكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَنْظُرُ عَنْ یَّمِیْنِهٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ وَیَنْظُرُ عَنْ یَّسَارِهٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ

بخاری میں عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عدی تو نے حیرہ دیکھا ہے میں نے کہا میں نے اس کو نہیں دیکھا اور البتہ اس کی مجھ کو خبر ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھے گا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادہ پر حیرہ سے چلے گی یہاں تک کہ کعبے کا طواف کریگی نہ ڈریگی کسی سے سوائے خدا کے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو کھولے جاویں گے بادشاہ ایران کے خزانے میں نے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہے۔ اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھے گا کہ مرد اپنی مٹھی بھرے سونا یا چاندی لے کر نکلے گا تلاش کرتا کہ کوئی محتاج اس کو لیوے سو نہ پاویگا کسی کو جو اس کو قبول کرے اور البتہ تم میں سے کوئی ایک شخص خدا سے ملے گا جس دن کہ اس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت کو اور نہ ہوگا اس کے اور خدا کے درمیان کوئی دوبھاشیا جو درمیان میں ایک دوسرے کی بولی سمجھاوے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا سو خدا فرماویگا اس سے کہ کیا میں نے تیرے پاس کوئی پیغمبر نہیں بھیجا سو تجھ کو میرا حکم پہنچاتا سو وہ کہے گا کہ ہاں تیرے پیغمبر نے تیرا پیغام پہنچایا۔ پھر خدا فرمائیگا کہ کیا میں نے تجھ کو مال اور اولاد نہیں دی اور تجھ پر فضل و کرم نہیں کیا سو وہ کہے گا کہ سچ ہے تو نے سب کچھ دیا پھر نظر کریگا اپنے داہنے تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھے گا اور اپنے بائیں نظر کرے گا تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھے گا۔ حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اس کا نام حیرۃ النعمان مشہور ہے کسے اور اس میں کئی مہینے کی راہ ہے۔

(ڈاکہ اور چوری سے عرب کے راستوں کا پرامن رہنا۔)

ف مصابیح میں عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ میں حضرتؐ کے پاس تھا سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ عدی کہتے ہیں کہ میں نے آنکھوں سے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تھی اور جب ایران کا ملک فتح ہوا عمر رضؓ کی خلافت میں تو میں بھی موجود تھا اور جو تم لوگوں میں جیتا رہیگا وہ تیسری بات بھی دیکھے گا یعنی کوئی محتاج نہ رہے گا جو صدقہ قبول کرے بعضے کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیزؒ کی خلافت میں یہ بات بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرتؐ امام مہدیؑ کے وقت میں ہوگی۔ یہ حدیث ہمارے حضرتؐ کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہے کہ حضرتؐ نے آئندہ باتوں کی خبر دی پھر اسی طرح واقعہ ہوا۔

Marfat.com

مسیلمہ کذاب کا قصہ

(۱۶۷۶) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْسَأَلَتِنِیْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَیْتُکَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِیْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَیَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّیْ لَاَرَاكَ الَّذِیْ اُرِیْتُ فِیْكَ مَا اُرِیْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ یُجِیْبُكَ عَنِّیْ قَالَهُ لِمُسَیْلِمَةَ وَ ثَابِتٌ هُوَ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے اس کھجور کی چھڑے کا ٹکڑا مانگے گا تو اتنا بھی تجھ کو نہ دونگا اور خدا کے قصد کو جو تیرے حق میں ٹھن چکا ہے تو اس کو ہرگز نہ ٹلا سکے گا یعنی تجھ کو ہلاک کرے گا اور دونوں جہان میں فضیحت کرے گا اور اگر تو اسلام سے پھرا تو البتہ خدا تیرے کو بچے کاٹے گا اور مقرر میں تجھ کو وہی جانتا ہوں جو مجھ کو خواب میں دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجھ کو میری طرف سے جواب دے گا۔ مراد ثابت سے وہ ثابت ہے جو قیس بن شماس کا بیٹا ہے۔

ف عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب حضرتؐ کی حیات میں ملک یمامہ سے اپنی قوم کا بہت ہجوم لیکر مدینے میں آیا اور حضرتؐ کو پیغام دیا کہ اگر محمدؐ اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجھ کو دیں تاکہ میں ملک کا مالک بنوں تو میں اسلام قبول کروں اور تابعدار ہوں تو حضرتؐ اس کے پاس تشریف لے گئے حضرتؐ کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی تھی اس کے سر کے اوپر کھڑے ہوکر یہ حدیث فرمائی یعنی میں تیرا حال خواب میں دیکھ چکا ہوں کہ تو پیغمبری کا دعوٰی کرے گا تو خدا تجھ کو غارت بھی کرے گا اور مسیلمہ کذاب نے قرآن کے مقابلے میں کچھ خرافات اور واہیات کی تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میرے سننے کے لائق نہیں اس کی جواب دہی کو میری طرف سے ثابت بن قیس کفایت کرتا ہے۔ ثابت بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرتؐ کے خطیب۔ چنانچہ ثابت نے اس کے خرافات کو ایسا ٹکڑے ٹکڑے کیا کہ کچھ ثابت نہ رکھا بعد اس کے مسیلمہ کذاب اپنی ملک کو پلٹ گیا اور وہاں حضرتؐ کی پیغمبری میں شرکت کا دعوٰی کیا۔ حضرتؐ کو خط لکھا کہ ہم نبوت میں تمہارے شریک ہوئے سب ملک کی زمین آدھی تمہاری آدھی ہماری۔ حضرت نے جواب لکھا کہ زمین تو حقیقت میں خدا کی ہے اپنے بندوں سے جس کو چاہے اس کو دے اور آخرت تو خاص پرہیزگاروں کے لئے ہے۔ بعد حضرتؐ کے انتقال کے مسیلمہ نے شرکت کا دعوٰی چھوڑ کر کل نبوت کا دعوٰی شروع کیا ہزاروں لوگ اس کے تابعدار ہوگئے تھے۔ صدیق اکبرؓ نے اپنی خلافت میں خوب فوج کشی کرکے اس کو مارا اور اس کے لوگوں کو مٹایا۔ اگر صدیق اکبرؓ اس کو نہ مارتے تو اب تک لوگ اسی کا کلمہ پڑھے جلتے، دین میں بڑا فساد پڑتا جیسے شیعہ سنی میں بحث رہتی ہے اسی کے مذہب والوں سے بھی رہتی۔ اسی مقام سے اگر آدمی غور کرے تو صدیق اکبرؓ کی فضیلت کو سمجھ جاوے کہ دین میں ایسے عمدہ عمدہ کام ان سے ہوئے۔

حضورؐ کی ایک پیشینگوئی

(۱۶۷۷) ق اَبُوْهُرَیْرَةَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوٰهُمَا

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قیامت قائم ہوگی یہانتک کہ آپس میں لڑیں گے

Marfat.com

دوگروہ۔ دعوٰی دونوں کا ایک ہی ہوگا۔
وَاحِدَۃٌ۔

ف علیؓ مرتضٰی اور معاویہؓ کی لڑائی مراد ہے دونوں کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر تھے۔

حکومت بنی امیہ کی پیشینگوئی

(۱۶۷۸) **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ یُھْلِكُ النَّاسَ ھٰذَا الْحَیُّ مِنْ قُرَیْشٍ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْھُمْ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اُسَمِّیَھُمْ بَنِیْ فُلَانٍ وَّبَنِیْ فُلَانٍ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہلاک کرے گی لوگوں کو یہ قریش کی قوم۔ اصحابؓ نے کہا پھر ہم کو کیا ارشاد ہوتا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ ان سے گوشہ گیری کریں تو بہتر ہے۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو ان کے نام لے دوں کہ وہ لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد ہیں۔

ف اس حدیث میں حکومت بنی امیہ کے فسادوں کی خبر ہے چنانچہ امام حسینؓ کی شہادت کے بعد سینکڑوں اصحاب کو مدینے میں یزید کے لشکر نے شہید کیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۶۷۹) **خ** اَبُوالدَّرْدَآءِ اَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ یَعْنِیْ اَبَابَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

بخاری میں ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے صاحب نے تو مقرر اپنی جان کو شدت میں ڈالا ہے صاحب سے مراد صدیق اکبرؓ ہیں۔

ف اس کا پورا قصہ ذیل میں ہے صدیق اکبرؓ اور فاروقؓ سے کسی بات میں رنج ہوگیا تھا۔ صدیقؓ دامن اٹھائے رنج میں حضرتؐ کے پاس آئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر فاروقؓ بھی آئے اور صفائی ہوگئی۔

(۱۶۸۰) **خ** اَبُوالدَّرْدَآءِ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ اِلَیْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِیْ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَھَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْنَ لِیْ صَاحِبِیْ۔

بخاری میں ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مجھ کو خدا نے تمہاری طرف پیغمبر کرکے بھیجا سو اول تم نے کہا کہ تو جھوٹا ہے اور ابوبکرؓ نے کہا کہ سچا نبی ہے اور اس نے میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے ساتھی کو میری خاطر سے چھوڑو گے یعنی کسی طرح کا اس کو رنج نہ پہنچاؤ۔

ف بخاری میں ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ ایکبار ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ میں کچھ گفتگو سے رنج آگیا صدیق اکبرؓ حضرتؐ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میرے اور عمرؓ کے درمیان کچھ گفتگو ہوگئی میں ان پر غصے ہوا پھر میں شرمندہ ہوا عمرؓ سے میں نے اپنا قصور معاف کرایا سو انھوں نے معاف نہ کیا پس میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا معاف کرے گا اور تجھ کو بخشے گا۔ پھر عمرؓ بھی اس گفتگو سے پچھتائے معاف کرانے کو صدیق اکبرؓ کے گھر گئے وہاں سنا کہ وہ حضرتؐ کے پاس گئے ہیں۔ جب عمرؓ حضرتؐ کے پاس پہنچے تو حضرتؐ کے چہرے پر غصہ نمود ہوا۔ صدیق اکبرؓ دبے تو گھٹنوں کے بل عاجزی سے کھڑے ہوکر حضرتؐ سے عرض کی کہ یارسول اللہؐ عمرؓ کا کچھ قصور نہیں زیادتی میری طرف سے ہوئی تھی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی

Marfat.com

پھر اس دن سے صدیق اکبرؓ کا حضرتؐ کے اصحاب بہت خیال رکھنے لگے کسی نے ان کو رنج نہیں دیا۔ اس حدیث سے بڑی فضیلت صدیق اکبرؓ کی ثابت ہوئی اور حضرتؐ کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ مردوں میں پہلے وہی ایمان لائے اور اپنی جان و مال سے حضرتؐ پر فدا رہے سو جس نے صدیق اکبرؓ سے عداوت رکھی اس نے مقرر حضرتؐ کو رنج دیا۔

(۱۶۸۱) ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبَا بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ لَا یُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابَ اَبِیْ بَکْرٍ

بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیوں میں سے مجھ پر بڑا احسان کرنے والا ساتھ دینے مال خرچ کرنے میں ابو بکرؓ ہے اور اگر میں اپنے رب کے سوائے کسی اور کو جانی دوست ٹھہراتا تو ابو بکرؓ ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت اس کے درمیان ہے مسجد کی طرف سے سب کے دروازے بند کر دیئے جاویں مگر ابو بکرؓ کا دروازہ کھلا رہے۔

ف مسجد کے صحن سے لگے اصحابؓ کے دروازے تھے سو حضرتؐ نے وفات کے قریب سب دروازے بند کروا دیئے صرف حضرت ابی بکرؓ کا دروازہ کھلا رکھا۔ اس حدیث سے ابی بکر صدیقؓ کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اور اس میں صاف اشارہ کیا ان کی خلافت کا۔

(۱۶۸۲) خ اَنَسٌ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَہِیْدَانِ وَیُرْوٰی فَمَا عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَہِیْدٌ وَکَانَ عَلَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ۔

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تھم جا اے اُحُد تجھ پر تو پیغمبر ہی ہے اور صدیق اور دو شہید۔ اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ تجھ پر تو سوائے پیغمبر یا صدیق یا شہید کے کوئی نہیں اور احد کے پہاڑ پر حضرتؐ تھے اور ابو بکر صدیقؓ اور عمرؓ اور عثمان رضی اللہ عنہم۔

ف حضرتؐ ان اصحاب کے ساتھ احد کے پہاڑ پر تھے سو اس کو جنبش ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہے کہ جیسا حضرتؐ نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ شہید ہوئے چنانچہ مشہور ہے کہ جنبش پہاڑ کی از راہِ افتخار تھی کہ ایسے بزرگوں نے اس کو مشرف کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۶۸۳) خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قَدْ کَانَ قَبْلَکُمْ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رِجَالٌ یُکَلَّمُوْنَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْبِیَاءَ فَاِنْ یَّکُنْ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَعُمَرُ۔

بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا مقرر تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہوتے تھے جن سے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے ان کے دل میں الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے حالانکہ وہ پیغمبر نہ ہوتے تھے سو دیسا مرد اگر میری امت میں کوئی ہوگا تو عمر فاروقؓ ہوگا۔

ف بیشک حضرتؐ کی امت سب امتوں میں افضل ہے تو جب اگلی امتوں میں صاحب الہام اور

Marfat.com

لام لوگ ہوئے تو حضرتؐ کی امت میں بطریقِ اولیٰ ہونے چاہئیں۔ اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاروقِ اعظمؓ کی ثابت ہوئی۔

(۱۶۸۴) ق جَابِرٌ رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ میں بہشت میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں رمیصا ابوطلحہؓ کی بیوی نظر پڑی اور میں نے جوتی کی آہٹ سنی تو میں نے کہا یہ کون ہے تو فرشتے نے کہا کہ یہ بلال ہے اور میں نے ایک محل دیکھا کہ اس کے صحن میں ایک عورت ہے تو میں نے کہا کہ یہ کس کا محل ہے فرشتوں نے کہا یہ محل عمر بن خطابؓ کا ہے سو میں نے چاہا کہ اس کے اندر جاؤں اور اس کو دیکھوں پھر مجھ کو تیرا رشک یاد پڑا اے عمرؓ سو میں پھر آیا پشت دیکر تو عمر فاروقؓ روئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہؐ میں کیا آپ پر رشک کرتا۔

ف اس حدیث میں ام سلیمؓ جن کا رمیصا اور عمیصا لقب ہے بلالؓ اور عمر فاروقؓ کو بہشت کی بشارت ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۶۸۵) خ عُثْمَانُ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ۔

بخاری میں روایت ہے حضرت عثمانؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو لشکر کی تنگی کا سامان درست کردیگا تو اس کیلئے بہشت ہے۔

ف تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک میں مدینے سے سولہ دن کی راہ۔ حضرتؐ نے وہاں کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نہ تھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تب حضرتؐ نے اس لشکر کے سامان کرنے والے کو بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمانؓ نے آدھے لشکر کا سامان کردیا چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیاں، راہِ خدا میں حاضر کیں۔ حضرتؐ بہت خوش ہوئے اشرفیوں کو اپنے دامن میں اچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمانؓ کو اب کوئی کام ضرر نہ کرسکے گا۔

(۱۶۸۶) م عُثْمَانُ مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ۔

مسلم میں روایت ہے حضرت عثمانؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو رومہ کا کنواں کھدا کر درست کردے اس کیلئے بہشت ہے۔

ف رومہ ایک کنواں مدینے میں تھا، جب حضرتؐ مدینے میں آئے تو وہاں میٹھا پانی سوائے اس کنویں کے نہ تھا اور وہ کنواں بگڑ گیا تھا تو حضرتؐ نے اس کے درست کرانے والے کو بہشت کا وعدہ کیا حضرت عثمانؓ نے اسکو بنوا دیا۔

(۱۶۸۷) خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ قَالَهُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ۔

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے عثمان بن عفان سے فرمایا کہ مقرر تجھ کو ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ ہے غنیمت کے مال کا ان لوگوں سے جو جنگ بدر میں تھے۔

ف حضرتؐ جب جنگِ بدر کو چلے تو حضرت عثمانؓ کی بی بی حضرتؐ کی صاحبزادی بیمار تھیں تب حضرتؐ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نہ چلو ان کی تیمارداری کرو۔ جو لوگ لڑائی کو جاتے ہیں ان میں سے ایک مرد کے برابر تم کو ثواب آخرت میں اور حصہ مال کا دنیا میں ملے گا۔

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۶۸۸) ق اَلْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ قَالَهٗ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا علی مرتضیٰؓ سے کہ تو میرا ہے میں تیرا ہوں۔

ف یعنی کمال اتحاد اور بے تکلفی ہے اس حدیث سے کمال قرب اور فضیلتِ مرتضوی ثابت ہوئی۔

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۶۸۹) ق اَلْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ قَالَهٗ لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔

بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت میں شابہ ہے۔ جعفرؓ نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا۔

ف اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیارؓ کی ثابت ہوئی۔ حضرتؐ کے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت ہونا نہایت عمدہ کمال ہے۔

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۶۹۰) ق جَابِرٌ اِنَّ لِكُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَحَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہے اور میرا خالص مددگار اور فدائی جاں نثار زبیرؓ ہے۔

ف مصابیح میں روایت ہے کہ جب مدینے میں جنگ خندق ہوئی اور کافروں کے گروہ پھوٹ پھٹک گئے تب حضرتؐ نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاوے۔ زبیرؓ نے کہا یا حضرتؐ میں جاتا ہوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور ان کی فضیلت بیان کی۔ زبیرؓ حضرتؐ کے پھوپھی زاد بھائی بڑے بہادر سپاہی حضرتؐ پر فدا رہتے تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہوا۔

حضرت زید بن حارثہؓ کے فضائل

(۱۶۹۱) ق اَلْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا قَالَهٗ لِزَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ۔

بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے زید بن حارثہؓ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہے۔

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضؓ کے فضائل

(۱۶۹۲) ق اَنَسٌ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنًا وَاِنَّ اَمِیْنَنَا اَیَّتُهَا الْاُمَّةُ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہے اور ہمارا معتمد امانتدار اے میری امت، ابو عبیدہؓ ہے جراح کا بیٹا۔

ف ابو عبیدہ بہشتی حضرتؐ کے دس یاروں میں ہیں ان کو اس امت کا امانت دار فرمایا۔ ہر چند سب اصحاب امانت دار تھے لیکن جس میں جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت اسی صفت سے اس کی تعریف کرتے تھے جیسے صدیقؓ کو رحم دل، فاروقؓ کو خدا کی راہ میں کڑا، حضرت عثمانؓ کو حیا مند اور علی مرتضیٰؓ کو قاضی اور زبیرؓ کو دلی جاں نثار فرمایا۔

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

(۱۶۹۳) م عَائِشَةُ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ام سلمہؓ تو مجھ کو رنج نہ دے عائشہؓ کے مقدمے میں، اسواسطے کہ سوائے عائشہؓ کے تم میں سے کسی عورت کے لحاف میں مجھ پر وحی نہیں اترتی۔

ف اس حدیث کا مفصل قصہ ہو چکا کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عائشہؓ کی باری کے دن حضرتؐ کو تحفے بھیجتے تھے کہ حضرتؐ خوش ہوں گے۔ حضرتؐ کی بیبیوں نے حضرت ام سلمہؓ کی معرفت حضرت سے نالش کی کہ اصحاب سب بیبیوں کے گھر تحفے بھیجا کریں عائشہؓ کی کیا خصوصیت ہے۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہؓ کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہیں بلکہ اس میں ایسا دینی کمال ہے کہ سوائے اس کے اور کسی بی بی کے پاس مجھ کو وحی نہیں آتی۔ تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ اور سب بیبیوں سے افضل ہیں سو حضرت ام سلمہؓ نے کہا کہ میں آپ کی رنج رسانی سے توبہ کرتی ہوں یا رسولؐ اللہ۔

انصار رضی اللہ عنہم کے فضائل

(۱۶۹۴) خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْلَا اَنَّ الْاَنْصَارَ سَلَكُوْا وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کے نیچے کی راہ یا اوپر کی تو میں انصار کی راہ پر چلتا

ف دین میں امت پر نبی کی اطاعت واجب ہے نبی پر امت کی اطاعت نہیں تو اس حدیث میں اگر ظاہری راہ مراد ہے تو مطلب صاف ہے کہ دین کی بات نہیں اور اگر راہ سے عقل کا طریقہ مراد ہے تو مطلب یہ ہے کہ دنیاوی کاموں میں اور مباحات میں حضرتؐ کو انصاریوں کی خاطر داری منظور ہے۔ یہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہے۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۶۹۵) خ اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا سَعْدُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَهُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ۔

بخاری میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے سعدؓ البتہ یہ لوگ اترے ہیں تیرے فیصلے کرنے پر۔ یہ حضرتؐ نے سعد بن معاذؓ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق میں۔

ف بنی قریظہ یہودی تھے مدینے کے قریب، حضرتؐ سے اور ان سے صلح تھی۔ ہجری کے پانچویں سال جب جنگِ خندق ہوئی تو بنی قریظہ حضرتؐ سے قول توڑ کے کافروں کے شریک ہو گئے۔ جب مشرک لوٹ گئے تو حضرتؐ نے بنی قریظہ کے قلعہ کا پندرہ روز تک محاصرہ کیا۔ ان لوگوں نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم قلعہ سے اترتے ہیں، خالی کئے دیتے ہیں اور ہم سعد بن معاذؓ کے فیصلے پر راضی ہیں وہ ہمارے حق میں جو حکم کریں ہم اور حضرتؐ اس پر عمل کریں۔ یہودی اور سعد پیشتر ہم قسم تھے آپس میں مددگار تھے۔ یہودی سمجھے کہ سعد ہماری رعایت کر کے ہم کو بچا دیں گے۔ پھر حضرتؐ نے سعدؓ کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اے سعد تیرے حکم پر فیصلہ موقوف ہے جو تو حکم کر دیا عمل میں آوے۔ سعدؓ نے کہا کہ ان کے لڑنے والے جوان تو قتل ہوں اور

Marfat.com

لڑکے اور عورتیں ان کی لونڈی غلام بنائے جائیں۔ حضرتؐ نے فرمایا اے سعدؓ تو نے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے بعضی روایت میں آیا ہے کہ وہ نو سو تھے۔ ۹۰۰

حضرت خدیجہؓ کی حضورؐ سے شادی اور ان کے فضائل

(۱۶۹۶) خ عَائِشَةُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ يَعْنِيْ خَدِيْجَةَ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدیجہؓ ایسی تھی اور ایسی تھی یعنی اس میں بہت خوبیاں تھیں اور میرے اولاد اسی سے ہوئی۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرتؐ کی کسی بی بی پر رشک نہیں آیا اس واسطے کہ حضرتؐ مجھ ہی کو سب سے زیادہ چاہتے تھے لیکن حضرت خدیجہؓ پر البتہ مجھ کو رشک آتا تھا اسواسطے کہ حضرتؐ ان کو بہت یاد کرتے تھے حالانکہ میں نے ان کو دیکھا نہ تھا۔ ایک روز میں نے حضرتؐ سے کہا کہ آپ خدیجہؓ کو بہت یاد کرتے ہیں شاید ان کی برابر دنیا میں کوئی عورت نہیں ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ حضرت خدیجہؓ بہت مالدار تھیں جب ان کا نکاح حضرتؐ سے ہوا تو اپنا سب مال حضرتؐ پر خرچ کیا۔ عورتوں میں سب سے پہلے وہی ایمان لائیں حضرتؐ ان سے بہت راضی رہے حضرتؐ کی سب اولاد انھیں سے پیدا ہوئی یعنی حضرت قاسمؓ حضرت طیبؓ حضرت طاہرؓ تینوں بیٹے لڑکپن میں مر گئے چار بیٹیاں زندہ رہیں یعنی حضرت رقیہؓ حضرت زینبؓ حضرت ام کلثومؓ حضرت فاطمہؓ۔ سوائے حضرت فاطمہؓ کے کسی کی اولاد باقی نہیں رہی لیکن صرف حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہؓ سے جو حضرتؐ کی حرم تھیں پیدا ہوئے وہ بھی لڑکپن میں مر گئے۔ خلاصہ مطلب حضرتؐ کی حدیث کا یہ ہے کہ مجھ کو دو سبب سے خدیجہؓ کی محبت ہے ایک تو یہ کہ اس میں خوبیاں بہت تھیں دوسرے یہ کہ میری نسل قیامت تک اسی سے باقی رہے گی۔

(۱۶۹۷) خ عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ هَالَةَ يَعْنِيْ هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ اُخْتَ خَدِيْجَةَ قَالَهُ لَمَّا اسْتَاْذَنَتْ عَلَيْهِ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتِيْذَانَ خَدِيْجَةَ۔

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی یہ ہالہ ہے اس کو بخش، وہ ہالہ مراد ہے جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہؓ کی بہن ہے۔ یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جبکہ ہالہ نے حضرتؐ کے پاس آنے کی اجازت مانگی تو حضرتؐ نے اس کی آواز سے حضرت خدیجہؓ کا اجازت مانگنا یاد کیا اور پہچانا۔

ف حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد ان کی بہن ہالہ حضرتؐ کے گھر آئیں اور دروازے پر کھڑے ہو کر گھر میں آنے کی حضرتؐ سے اجازت مانگی۔ حضرتؐ کو ان کی آواز سے حضرت خدیجہؓ یاد پڑیں حضرت غمناک ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی۔

حضرت جریر بن عبداللہؓ کے فضائل

(۱۶۹۸) ق جَرِيْرٌ هَلْ اَنْتَ مُرِيْحِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ اَيِ الْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ الشَّامِيَّةِ۔

بخاری اور مسلم میں جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تو مجھ کو راحت دینے والا ہے ذی الخلصہ کے ڈھانے سے یعنی یمن کے کعبے سے۔

غ صحیح ق مسلم ج ۲ ص ۲۸۴ بخاری ج ۲ ص ۲۳۹۔ (چشتی)

Marfat.com

ف جریرؓ سے روایت ہے کہ یمن میں ایک بتخانہ تھا ذی الخلصہ اس کو کہتے تھے حضرتؐ نے مجھ کو اس کے ڈھانے کا حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی۔ میں ڈیڑھ سو سوار ساتھ لیکر وہاں گیا اور اس کو ڈھایا اور اس کے پاس جن کافروں کو پایا مارا پھر آکر حضرتؐ کو اس کی خبر سنائی۔ حضرت نے ہمارے واسطے دعائے خیر کی۔

حضورؐ کا انصاری کے اہل وعیال کی ہدایت کیلئے دعا فرمانا

(۱۶۹۹) **خ** زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ يَعْنِي الْاَنْصَارَ۔ [1]

بخاری میں زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے انصار کے حق میں دعا کی کہ الٰہی ان کے تابعداروں کو انھیں میں کردے۔

ف انصار نے کہا یا حضرتؐ دعا کیجئے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہم سے مسلمان ہوجاویں تب حضرتؐ نے یہ دعا کی۔ تابعدار سے مراد بیوی بچے اور لونڈی غلام یا دوست آشنا ہیں۔

حضورؐ کا انصار کو صبر کی تلقین فرمانا

(۱۷۰۰) **خ** اَنَسٌ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے بعد تم پاؤگے اپنے سوائے اوروں کو مقدم یعنی تمہارے سوائے اور لوگوں کو حکومت ملے گی تو تم صبر کرتے رہیو تاوقتیکہ تم حوض کوثر پر مجھ سے ملو یعنی قیامت تک۔

حضورؐ کی پیشگوئی فرمانا اور اسکے مطابق واقع ہونا

ف حضرتؐ نے ایکبار انصاریوں کو بلایا ملکِ بحرین میں جاگیر دینے کو۔ انصار نے کہا کہ مہاجرین کو بھی اتنی جاگیر دیجئے کہ وے اگلے مسلمان ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر نہیں لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت اور ریاست کا حوصلہ نہ کرنا۔

انصار کے قصور سے درگذر کرنے کی ہدایت

(۱۷۰۱) **خ** اَنَسٌ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں انصار کے مقدمے میں اسواسطے کہ وہ میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہیں اور البتہ وہ ادا کرچکے جو ان پر فرض تھا یعنی دین کی مدد اور باقی رہا ہے ان کا حق یعنی ثواب اور احسان سو قبول کرو ان کے نیکوکار سے اور ٹال جاؤ ان کے بدکار سے

ف یعنی سوائے حدود کے ان کی خطاؤں کو نہ پکڑنا۔

بر[2] اور صلہ کے احکام

نفل عبادت سے ماں باپ کی خدمت کرنا مقدم ہے

(۱۷۰۲) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ كَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً وَّكَانَ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جریج ایک عابد مرد تھا سو اس نے ایک عبادت خانہ بنایا،

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "انصار کی پیروی کرنے کا حکم" میں ذکر کیا ہے۔ [2] رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک۔ (چشتی)

Marfat.com

فِيهَا فَاتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ
يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَاقْبَلْ عَلَى
صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ
الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ
فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَاقْبَلْ
عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ
الْغَدِ أَتَتْهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ
يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَاقْبَلْ عَلَى صَلَاتِهِ
فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى
وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ
جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ
يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتُمْ
لَأَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ
فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ
يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ
نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا
وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ
فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَ
جَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ
فَقَالُوا زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ
مِنْكَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوا بِهِ
فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَصَلَّى
فَلَمَّا انْصَرَفَ أُتِيَ بِالصَّبِيِّ فَطَعَنَ
فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ
قَالَ فُلَانُ الرَّاعِي قَالَ فَأَقْبَلُوا
عَلَى جُرَيْجٍ فَجَعَلُوا يُقَبِّلُونَهُ وَ
يَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبْنِي لَكَ
صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا
أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ

اسی میں رہتا تھا سو اس کے پاس اس کی ماں آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا سو اس کی ماں نے پکارا کہ اے جریج۔ تو اس نے کہا کہ اے میرے رب ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نمازہی میں متوجہ رہا تو اس کی ماں پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اس کی ماں اس کے پاس آئی اور وہ نماز میں تھا سو اس نے پکارا کہ اے جریج تو اس نے کہا اے رب میرے ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ نماز ہی میں متوجہ رہا تو اس کی ماں پلٹ آئی۔ جب تیسرا دن ہوا تو اس کے پاس پھر آئی سو اُس نے پکارا کہ اے جریج، تو اس نے کہا کہ اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز میں متوجہ رہا تو اس کی ماں نے یوں کہا کہ الٰہی اس کو مت مار یو جب تک کہ یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لیوے۔ سو بنی اسرائیل جریج کے اور اس کی عبادت کے آپس میں ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اس نے بنی اسرائیل سے کہا اگر تم چاہو تو میں جریج کو تمہاری خاطر سے بلا میں گرفتار کردوں۔ سو وہ عورت اس کے سامنے آئی تو جریج نے اس کی طرف کچھ التفات نہ کیا تو وہ چرانے والے کے پاس آئی جو اس کے عبادت خانے کے پاس ٹھہرتا تھا سو اس عورت نے اس کو اپنی ذات پر قادر کیا سو اس نے اس سے صحبت کی تو اس کے حمل رہ گیا سو وہ جب جنی تو اس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہے تو لوگ اس کے پاس آئے اور اس کو اس کے عبادت خانے سے اتارا اور اس کا عبادت خانہ ڈھا دیا اور اس کو مارنے لگے سو جریج نے کہا کہ کیا حال ہے تمہارا یعنی کیوں مجھے مارتے ہو سو انھوں نے کہا کہ تو نے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ تیرے نطفے سے لڑکا جنی ہے تو اس نے کہا وہ لڑکا کہاں ہے سو اس کو وہ لے آئے تو جریج نے کہا مجھے چھوڑو تاکہ میں نماز پڑھ لوں پھر جب وہ نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جریج نے اس کے پیٹ میں ٹھوکا دیا اور کہا اے لڑکے تیرا باپ کون ہے۔ لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانے والا میرا باپ ہے۔ حضرت نے

Marfat.com

فَفَعَلُوْا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَّرْضَعُ مِنْ اُمِّهٖ فَمَرَّ رَجُلٌ رَّاكِبٌ عَلٰى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَّشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ اُمُّهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَاَقْبَلَ اِلَيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهٖ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِيْ ارْتِضَاعَهٗ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِيْ فَمِهٖ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوْا بِجَارِيَةٍ وَّهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَتْ اُمُّهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَهُنَالِكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ فَقَالَتْ اُمُّهٗ حَلْقٰى مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهٗ فَقُلْتَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ وَمَرُّوْا بِهٰذِهِ الْاَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَقُلْتَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ وَاِنَّ هٰذِهِ يَقُوْلُوْنَ لَهَا زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا۔

فرمایا پھر تو لوگ جریج پر جھکے تو اس کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادت خانہ سونے سے بنا دیں گے۔ جریج نے کہا کہ نہیں اسی طرح کا مٹی سے بنا دو جیسے پہلے تھا۔ سو انھوں نے بنا دیا۔ اور کسی زمانے میں ایک لڑکا اپنی ماں کا دودھ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر ستھری پوشاک والا سو اس کی ماں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دیجیو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑ دی اور اس مرد کی طرف متوجہ ہوا سو اس کو دیکھا تو یوں کہا کہ الٰہی مجھے ایسا نہ کیجیو پھر اپنی ماں کی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ گویا میں حضرتؐ کو دیکھ رہا ہوں اور حضرتؐ اس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمے کی انگلی اپنے منہ میں ڈال کر چوستے تھے حضرتؐ نے فرمایا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور اس کو مارتے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کام کیا تو نے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجھ کو اللہ کفایت کرتا ہے اور وہی اچھا وکیل ہے تو اس لڑکے کی ماں نے کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نہ کیجیو۔ سو اس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور اس لونڈی کی طرف دیکھا تو کہا الٰہی مجھ کو ایسا ہی کیجیو تو اسی جگہ ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی تو اس کی سرمونڈی ماں نے کہا کہ اچھی صورت کا ایک مرد نکلا سو میں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کر دے سو تو نے کہا کہ الٰہی مجھ کو ایسا نہ کرنا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور وہ اس کو مارتے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا چوری کی تو میں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا نہ کیجیو سو تو نے کہا کہ الٰہی مجھے ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ مقررہ مرد ظالم تھا سو میں نے کہا کہ الٰہی مجھ کو ویسا نہ کرنا اور البتہ اس لونڈی کو کہتے ہیں کہ تو نے حرام کیا اور حالانکہ اس نے حرام نہیں کیا اور کہتے ہیں کہ تو نے چوری کی اور حالانکہ اس نے چوری نہیں کی تو اس واسطے میں نے کہا کہ الٰہی مجھ کو ایسا ہی کرنا

ف ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوائے تین لڑکوں کے کوئی لڑکا گود میں نہیں بولا ایک عیسیٰ بن مریمؑ۔ پھر یہ حدیث فرمائی اور دو لڑکوں کا ذکر فرمایا تو تینوں لڑکوں کا بولنا ثابت ہوا۔

Marfat.com

آقا پر غلام کا حق

(۱۷۰۳) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِی الْمَھْدِ اِلَّا ثَلٰثَۃٌ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ وَصَاحِبُ جُرَیْجٍ وَبَیْنَا صَبِیٌّ یَرْضَعُ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ لڑکا جھولے اور گود میں بولا سوائے تین لڑکوں کے۔ ایک عیسیٰ بن مریمؑ۔ دوسرے جریج والا لڑکا اور تیسرے لڑکا اس حالت میں کہ دودھ پیتا جاتا تھا

ق یعنی شیر خوارگی کی حالت میں ان تین کے سوا کوئی بچہ نہیں بولا۔ حضرت عیسیٰؑ کا بولنا تو قرآن میں مذکور ہے۔ حضرت مریمؑ کی پاکدامنی ان کے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں جریج ایک عابد مرد تھا عبادت خانے میں نماز پڑھتا تھا کہ اس کی ماں وہاں آئی اس نے جریج کو پکارا، جریج نماز کے سبب سے نہ بولا نماز میں مشغول رہا اس کی ماں پلٹ گئی۔ دوسرے دن پھر اس کی ماں اس کے پاس آئی تو بھی وہ نماز میں تھا اس کے پکارنے سے نہ بولا تو اس کی ماں نے یوں بددعا دی کہ الٰہی یہ نہ مرے جبتک حرام کار کسبیوں کا مونھ نہ دیکھ لیوے۔ بنی اسرائیل میں جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا۔ ایک حرام کار رنڈی تھی جس کا حسن مشہور تھا اس نے کہا کہ دیکھوں میں جریج کو ڈگاتی ہوں اور اس کا تقویٰ طہارت سب کھوتی ہوں۔ سو وہ بدکار عورت اس کے روبرو گئی اس نے اس کی طرف کچھ بھی دھیان نہ کیا تو وہ چرانے والے کے پاس گئی جو جریج کے عبادت خانے کے پاس چرایا کرتا تھا سو اس نے اس سے بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا تو اس بدکار عورت نے کہا کہ یہ جریج کا لڑکا ہے پھر تو سب بنی اسرائیل جریج سے بدا عتقاد ہو گئے اس کو عبادت خانے سے نکال لائے اور عبادت خانہ گرا دیا اور اس پر مار پڑنے لگی۔ جریج نے کہا تم کو کیا ہوا جو مجھ کو مارتے ہو لوگوں نے کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی ہے تیرا لڑکا جنی ہے۔ جریج نے کہا وہ لڑکا کہاں ہے؟ تو لوگ اس کو سامنے لائے۔ جریج نے کہا اب مجھ کو چھوڑو نماز پڑھنے دو۔ پھر وہ نماز پڑھ کے لڑکے کے پاس آیا اور اس کے پیٹ میں انگلی گڑا کر کہا کہ اے لڑکے بول کہ تیرا باپ کون ہے لڑکا بولا کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہے۔ پھر تو سب لوگ جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادتخانہ سونے کا بنا دیں۔ جریج نے کہا کہ اس کی کچھ حاجت نہیں جیسا مٹی کا تھا ویسا ہی بنا دو۔ سو اسی طرح بنا دیا۔ اور شیر خوار لڑکے کا قصہ مجمل یہ ہے کہ اس کی ماں نے گھوڑے پر سوار ایک مرد کو دیکھا تو کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کرنا اس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور کہا الٰہی مجھ کو ایسا نہ کرنا۔ پھر اس کی ماں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اس کو چوری اور حرام کاری کی علت میں مارتے تھے اس نے کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا نہ کرنا۔ لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ کے کہا کہ الٰہی مجھ کو ایسا ہی کرنا پھر لڑکے نے کہا کہ وہ سوار ظالم تھا اور یہ عورت محض بے قصور ہے اس واسطے میں نے تیرے خلاف دعا کی۔

ماں باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنا مستحب ہے

(۱۷۰۴) م اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ اَھْلَ وُدِّ اَبِیْہِ بَعْدَ اَنْ یُّوَلِّیَ الْاَبُ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہتر نیکوکاری اور نہایت سعادت مندی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے آشنا دوستوں کے ساتھ سلوک کرے باپ کے مر جانے کے بعد یا اس کی غیبت میں۔

لغت امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ماں باپ کی خدمت بہشت کا سبب ہے

(۱۷۰۵) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَکَ اَبَوَیْہِ عِنْدَ الْکِبَرِ اَحَدَھُمَا اَوْ کِلَیْھِمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ۔ ۱۲

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خاک میں ملا جس نے اپنے ماں باپ کو ضعیفی اور بڑھاپے میں پایا ایک کو یا دونوں کو، سو بہشت میں نہ داخل ہوا۔

ف یعنی وہ شخص بڑا بے نصیب ہے جو ضعیف ماں باپ کی خدمت کر کے بہشت حاصل نہ کرے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہے اور ان کو تکلیف رسانی اور بے خدمتی دوزخ کا سبب ہے

نیکی کی حقیقت

(۱۷۰۶) ق اَلنَّوَّاسُ بْنُ سِمْعَانَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ۔

بخاری اور مسلم میں نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوئے نیک عمدہ خوبی ہے۔

رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک اور بدسلوکی کی ممانعت

(۱۷۰۷) ق عَائِشَۃُ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَۃٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَّصَلَنِیْ وَصَلَہُ اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَہُ اللّٰہُ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ناتا رشتہ عرش میں لٹکا ہے کہتا ہے کہ جس نے مجھ کو جوڑا خدا اس سے جوڑے اور جس نے مجھ کو کاٹا خدا نے اس کو کاٹا۔

ف یعنی برادری کا حق نہایت مقدم ہے جس نے اس کو ادا کیا تو اس پر خدا کا رحم ہے اور جس نے اس کو نہ مانا وہ خدا کی رحمت سے دور پڑا۔

(۱۷۰۸) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَئِنْ کُنْتَ کَمَا قُلْتَ فَکَاَنَّمَا تُسِفُّھُمُ الْمَلَّ وَلَا یَزَالُ مَعَکَ مِنَ اللّٰہِ ظَھِیْرٌ عَلَیْھِمْ مَا دُمْتَ عَلٰی ذٰلِکَ قَالَہٗ لِرَجُلٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ قَرَابَۃً اَصِلُھُمْ وَیَقْطَعُوْنَنِیْ وَاُحْسِنُ اِلَیْھِمْ وَیُسِیْئُوْنَ اِلَیَّ وَاَحْلُمُ عَنْھُمْ وَیَجْھَلُوْنَ عَلَیَّ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر حقیقت میں تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے کہا تو گویا تو ان کے منہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک مددگار فرشتہ رہے گا کہ تجھ کو ان پر غالب رکھے گا جب تک کہ تو اس حالت پر رہے گا یہ حضرت نے اس مرد سے کہا جس نے یہ کہا تھا کہ یا رسول اللہ میرے رشتے دار ہیں کہ میں تو ان سے سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برادری کا حق کاٹتے ہیں اور میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں اور میں ان سے غم خوری کرتا ہوں اور وہ مجھ سے جہالت کرتے ہیں گالیاں دیتے ہیں۔

ف یعنی اگر حقیقتِ حال یوں ہی ہے تو وہ لوگ تیرے ساتھ بدسلوکی کرنے سے دوزخ میں پڑیں گے کہ باوجود تیرے احسانات اور غم خوری کے کچھ برادری کا حق ادا نہیں کرتے اور اس سے خاطر جمع رکھ کہ تو اس غمخواری اور احسان سے ان کے سامنے دنیا میں کبھی ذلیل اور بے عزت نہ ہوگا اس واسطے کہ خدا کی طرف سے تیری مددگاری کو فرشتہ مقرر رہے گا بشرطیکہ تو اسی حالت پر قائم رہے۔ اس حدیث سے برادر پروری اور غمخواری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی۔

Marfat.com

(۱۷۰۹) ق جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔

بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت میں نہ جاویگا برادری کاٹنے والا یعنی جو برادروں سے احسان اور سلوک نہ کرے۔

(۱۷۱۰) م اَنَسٌ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَأَ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جس کو خوش لگے یہ بات کہ اس کی روزی کشادہ ہو اور زندگی اس کی بڑھائی جائے تو اپنے قرابتی لوگوں کی خبر گیری کرے۔

ف طول عمر کا یہ مطلب کہ وہ نیکنام مدت تک رہے یا اس کی اولاد ہو کہ اس کے واسطے دعائے مغفرت کرے اس کی روح کو ثواب پہنچائے۔ برادر پروری فرض ہے۔ اس کے دو طریقے ہیں یعنی اگر محتاج ہیں تو ان کے کھانے کپڑے کی خبر لے اور اگر محتاج نہیں تو اور طرح سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے ملے۔

بلا ضرورتِ شرعی تین دن سے زائد قطع تعلق رکھنا درست نہیں

(۱۷۱۱) ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَحِلُّ لِاَمْرِئٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ

بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حلال نہیں کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا تین رات سے زیادہ۔

ف یعنی اگر معاملہ دنیا میں کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہے۔ تین دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال نہیں اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہے تو تین دن سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہے چنانچہ حضرتؐ پچاس دن تک جہاد میں نہ جانے والوں سے نہ بولتے تھے اور اسی طرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو بیوی سے نہ بولنا واسطے ادب کے تین دن سے زیادہ بھی درست ہے۔

بدگمانی اور عیب جوئی کی ممانعت

(۱۷۱۲) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپس میں حسد نہ کرو اور دام دیکر قیمت نہ بڑھاؤ یعنی لاڑ پان نہ کرو اور آپس میں بغض اور عداوت نہ رکھو اور ایک دوسرے کی جڑ نہ کاٹو آپس میں پشت دیکر نہ بیٹھو اور بھائی بن جاؤ اے خدا کے بندو۔

ف جیسے سگے بھائیوں میں محبت اور پاسداری ہوتی ہے ویسی سب مسلمانوں سے کرو اور کفر کی بری عادتیں چھوڑو۔

مسلمان کا خون اور آبروریزی حرام ہے۔

(۱۷۱۳) م اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہے اس کا خون اور اس کی عزت آبرو اور اس کا مال۔

ف حضرتؐ نے حجۃ الوداع میں جہاں ہزاروں مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹی

Marfat.com

س واسطے کہ اکثر عالم میں فسادانھیں تینوں کاموں میں ہوتا ہے چنانچہ جب مسلمان کا ناحق خون کرنا حرام ہوا تو خون
ا جھوٹا دعوی کرنا اس کی ناحق گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا اور جب مسلمان کی آبروریزی منع ہوئی تو اس کو ذلیل کرنا
سخر اپن کرنا اس کی بیوی بیٹی سے حرام کاری اس کی چغلی کھانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اس کا مال لینا درست
ہوا تو قطاع الطریقی چوری، دغابازی، ڈانڈ، رشوت، قمار بازی، خرچی بھی حرام ہوگئی اس واسطے کہ ان کاموں سے
س کا مال ناحق برباد ہوتا ہے محافظت نوع انسانی شریعت کی عمدہ غرض ہے سو اس کا بیان اس حدیث میں بخوبی سمجھایا

اللہ تعالیٰ نیت اور خلوص کو دیکھتا ہے ظاہری عمل پر نظر نہیں رکھتا

(۱۷۱۴) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا لیکن تمہارے دلوں کو اور کاموں کو دیکھتا ہے۔

ف یعنی بدون صفائی دل اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہیں۔ اس حدیث میں تقوٰی اور درویشی کے مضمون بھرے ہیں آدمی غور کرے تو سمجھے۔

دشمنی اور کینہ رکھنے کی مذمت

(۱۷۱۵) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَّا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلٌ کَانَتْ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَخِیْہِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اَنْظِرُوْا ھٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کھولے جاتے ہیں بہشت کے دروازے دوشنبے اور پنجشنبے کے دن تو گناہ معاف ہوتے ہیں ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھ شرک نہیں کرتا مگر اس کے گناہ نہیں معاف ہوتے جس کے درمیان اور اس کے مسلمان بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہے سو حکم ہوتا ہے کہ مہلت دو ان دونوں کو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیویں۔

ف معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمان سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہے کہ مغفرت کو روکتا ہے تین دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنے کی فضیلت

(۱۷۱۶) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّہٗ فِیْ قَرْیَۃٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰہُ عَلٰی مَدْرَجَتِہٖ مَلَکًا فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْہِ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ قَالَ ھَلْ لَکَ عَلَیْہِ مِنْ نِّعْمَۃٍ تَرُبُّھَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُہٗ فِی اللّٰہِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ۔

مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا اس نے اپنے بھائی مسلمان کی جو دوسری بستی میں رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا نے اس کی راہ میں ایک فرشتہ بٹھلا رکھا جب اس کے پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کدھر جاتا چاہتا ہے اس نے کہا اس بستی میں اپنے بھائی کو ملنا چاہتا ہوں فرشتے نے کہا کچھ تیرا اس پر احسان ہے جس کو بڑھانا چاہتا ہے اس نے کہا نہیں صرف میں اس سے خدا کے واسطے محبت رکھتا ہوں فرشتے نے کہا میں خدا کا بھیجا ہوں تیرے پاس پیغام یہ ہے کہ خدا نے بھی

Marfat.com

تجھ کو دوست رکھا جیسا تو اس کو خدا کے واسطے دوست رکھتا ہے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے دنیا کے لگاؤ کسی دیندار سے للہ محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہے۔

مریض کی عیادت کی فضیلت

(۱۷۱۷) **م** ثَوْبَانُ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ۔

مسلم میں ثوبان سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بیمار کو پوچھے گا وہ ہمیشہ بہشت کے باغیچے سے میوے چنے گا۔

ف بیمار کا پوچھنا مسلمان کا حق ہے حضرتؐ کی سنت ہے۔ لازم ہے کہ بیمار کے پاس تھوڑا بیٹھے زیادہ اس کو تنگ نہ کرے اور دعائے خیر کر کے چلا آوے۔

(۱۷۱۸) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اِنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِيْ عِنْدَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرمائیگا قیامت میں کہ اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا سو تو نے مجھ کو نہ پوچھا۔ بندہ کہے گا کہ اے میرے رب میں کیونکر تجھ کو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہے یعنی بیمار ہونا مخلوق کی شان ہے خالق سے اور بیماری سے کیا نسبت خدا فرمائیگا کہ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تو نے اس کی بیمار پرسی نہ کی۔ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھ کو اس کے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور ثواب کو پاتا۔ اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا سو تو نے مجھ کو نہ کھلایا بندہ کہے گا اے میرے رب! میں کیونکر تجھ کو کھانا کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہے۔ خدا فرمائے گا کہ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ فلانے میرے بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا سو تو نے اس کو نہ کھلایا تجھ کو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا۔ اے آدم کے بیٹے تجھ سے میں نے پانی مانگا تھا سو تو نے مجھ کو نہ پلایا۔ بندہ کہے گا اے میرے رب میں تجھ کو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ خدا فرمائے گا کہ میرے فلانے بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا سو تو نے نہ پلایا تھا۔ ہاں جان رکھ اگر تو اس کو پانی پلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا۔

ف اہلِ ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہے کہ ان کی احتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حالانکہ وہ مقدس ذات سب احتیاجوں سے پاک ہے۔ اس حدیث میں ادائے حقوقِ مسلمین اور احسان کی ترغیب ہے۔

Marfat.com

آپس میں اللہ کے لئے محبت رکھنے کی فضیلت

(۱۷۱۹) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّھُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرمائیگا کہاں ہیں وہ لوگ جو آپس میں محبت رکھتے تھے میری عظمت اور جلال کے سبب سے آج ان کو سائے میں رکھوں گا اپنے سائے میں جس دن کوئی سایہ نہیں میرے سائے کے سوائے۔

ف یعنی جو آپس میں للہ محبت رکھتے ہیں ان کی محبت صرف خدا ہی کے واسطے ہے۔ ریا اور طمع دنیا اور خواہشِ نفسانی سے ان کی محبت پاک ہے وہ قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پائیں گے کہ خدا کی حمایت اور عرش کے سائے میں ہوں گے۔

مومن کی مصیبت کا ثواب

(۱۷۲۰) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یُّصِیْبُہٗٓ اَذًی مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاہُ اِلَّا حَطَّ اللّٰہُ بِہٖ سَیِّاٰتِہٖ کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَۃُ وَرَقَھَا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں ایسا مسلمان کوئی جس کو کچھ رنج اور تکلیف پہنچے بیماری سے یا سوائے بیماری کے کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اس کے سبب سے اس کے گناہوں کو جھاڑ ڈالتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے۔

بیماری اور تکلیف گناہوں کا کفارہ ہے۔

ف یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہیں بشرطیکہ رنج میں صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نہ کرے۔

(۱۷۲۱) م اَبُوْسَعِیْدٍ مَا یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ وَصَبٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا سَقَمٌ وَّلَا اَذًی وَّلَا حُزْنٌ حَتَّی الْھَمُّ یُھِمُّہٗ اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ بِہٖ مِنْ خَطَایَاہُ۔

مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں پہنچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری اور نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم۔ یہاں تک کہ تشویش جو اس کو فکر میں ڈالے مگر کہ خدا اس کے سبب سے اس کے گناہوں کو دور کرتا ہے۔

ف یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہیں تو لازم ہے کہ رنج اور تکلیف میں صبر کرے شکایت نہ کرے اس کو اپنے گناہوں کی دوا سمجھے۔ اگر کڑوی دوا میں صحت ہو تو دانا آدمی اس کو خوشی سے پیتا ہے۔

(۱۷۲۲) م جَابِرٌ مَالَکِ یَا اُمَّ السَّائِبِ اَوْ یَا اُمَّ الْمُسَیَّبِ تُزَفْزِفِیْنَ قَالَتِ الْحُمّٰی لَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْھَا فَقَالَ لَا تَسُبِّی الْحُمّٰی فَاِنَّھَا تُذْھِبُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ کَمَا یُذْھِبُ الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھ کو کیا ہوا اے سائب کی ماں جو تو کانپ رہی ہے۔ راوی کو شک ہے کہ حضرتؐ نے سائب کی ماں کہا یا مسیب کی ماں فرمایا۔ اس عورت نے کہا کہ مجھ کو تپ ہے خدا اس کو بے برکت کرے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ گالی مت دے برا مت کہہ اس واسطے کہ وہ آدمؑ کی اولاد کے گناہ دور کرتی ہے جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے۔

Marfat.com

ف یعنی ہر چند ظاہر میں تپ سے تکلیف ہے لیکن جب اس کے سبب سے گناہ دور ہوئے تو اس کو برا کہنا نہ چاہئے کہ بے صبری کا نشان ہے اسی طرح ہر بیماری کا حال ہے۔

(۱۷۲۳) **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ **قَالَهٗ** فِیْ مَرَضِهٖ حِيْنَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں مجھ کو تپ کی شدت ہوتی ہے جیسے کہ تم میں سے دو مردوں کو ہوتی ہے۔ یہ حضرت نے اپنی بیماری میں فرمایا جب کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کو تپ میں نہایت تڑپ اور سخت بیتابی ہوتی ہے۔

ف یعنی جتنی تکلیف دو مردوں کو ہوتی ہے اتنی مجھ پر ہوتی ہے تو زیادہ بیقراری ہونی چاہئے۔ حضرتؐ پر تکلیف کی زیادتی کا یہ سبب ہے کہ ثواب زیادہ ہو، اسواسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ اتنا ثواب زیادہ۔

اللہ تعالیٰ کو عبادت میں میانہ روی پسند ہے

(۱۷۲۴) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہِ راست پر چلو۔

ف یعنی عبادت بلکہ ہر چیز میں افراط اور تفریط سے بچو، نہ عبادت میں ایسی کثرت بہتر جو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اس کی کچھ تاثیر نہ ہو۔

ظلم حرام ہے

(۱۷۲۵) **غ** اَبُوْذَرٍّ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَعَلٰی عِبَادِیْ فَلَا تَظَالَمُوْا۔

بخاری میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں نے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے بندوں کے اوپر حرام کیا خبردار ہو جاؤ ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔

ف یعنی خدا ظلم سے پاک ہے اس کی صفت عادل ہے اسی واسطے بندوں میں بھی عدل کو پسند رکھتا ہے۔

(۱۷۲۶) **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہیاں ہوں گی قیامت کے دن۔

ف یعنی قیامت میں ظلم کے سبب سے ظالم کے آگے اندھیرے پر اندھیرا ہوگا۔

(۱۷۲۷) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ يَّاْتِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّيَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰی

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ اصحابؓ نے کہا کہ ہم میں مفلس وہ ہے کہ جس کے پاس نہ درم ہو نہ اسباب۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میری امت سے حقیقت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن آوے نماز اور روزہ اور زکوٰۃ لیکر اور حالانکہ اس کو گالی دی اور اس کو حرام کاری کا عیب لگایا اور اس کا مال کھا گیا اور اس کی خونریزی کی اور اس کو مارا سو

غ صحیح۔ مسلم ج ۲ ص ۳۱۹۔ [1] مسلم کی روایت میں فان الظلم کے الفاظ بھی مروی ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ يُطْرَحُ فِي النَّارِ۔

اس کی نیکیوں سے اس مظلوم کو دلایا جاوے گا اور اس دوسرے مظلوم کو دلایا جائیگا سو اگر قصور ادا ہونے کے قبل اس کی نیکیاں ہو چکیں گی تو ان مظلوموں کے گناہ لے جاویں گے سو اس ظالم پر ڈالے جاویں گے پھر وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

ف معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیاں حق العباد کے بدلے جاویں گی اور اگر نیکیاں کم ہوئیں اور لوگوں کے حق زیادہ تو ان کے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جائیں گے تو جب نیکیاں چھن گئیں اور لوگوں کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت میں یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا میں نہایت مالدار ہو۔ اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ مسلمان حق العباد اور مظالم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ پھولے۔

(۱۷۲۸) **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہے مسلمان کا، نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسی کو بلا کی میں ڈالتا ہے۔

ف یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ٹھہرا تو اس پر ظلم کرنا یا اس کو بلا میں پڑا رہنے دینا اس کی حمایت اور مدد نہ کرنا کسی طرح مناسب نہیں۔

(۱۷۲۹) **ق** اَبُوْمُوْسٰى اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا ظالم کو فرصت اور ڈھیل دیا کرتا ہے پھر جب اس کو پکڑتا ہے تو نہیں چھوڑتا۔ پھر حضرتؐ نے اس حدیث کی سند میں قرآن کی آیت پڑھی یعنی خدا فرماتا ہے کہ اسی طرح سے تیرے رب کی پکڑ ہے جب ظالم بستیوں کے لوگوں کو پکڑتا ہے بیشک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے۔

ف یعنی ظالم کو خدا فرصت دیتا ہے تاکہ اور بھی ظلم ثابت ہو یا کہ سمجھے اور توبہ کرے اور جب اس نے پکڑا پھر نہیں چھوڑتا۔ آخرت کا عذاب تو ہونا ہے پر دنیا میں بھی خاک سیاہ ہو جاتا ہے۔

(۱۷۳۰) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقُ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر حقداروں کو حق دلائے جائیں گے قیامت کے دن یہاں تک کہ بے سینگ کی بکری کا سینگ والی بکری سے بدلا لیا جائے گا۔

ف یعنی ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامت میں انصاف ہوگا۔ آدمی تو ایک طرف جانوروں کی بھی زیادتی کا عوض ہوگا کہ اگر سینگ دار بکری نے منڈی بکری کو مارا ہوگا تو منڈی کو حکم ہوگا کہ سینگ دار کو مار لیوے۔

(۱۷۳۱) **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔ [1]

مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو بخیلی سے اس واسطے کہ بخیلی نے تم سے اگلے لوگوں کو ہلاک کیا۔

ف جب آدمی پر بخل غالب ہوا تو زکوٰۃ بھی نہ دے سکے گا تو فرض کو ترک کیا اسواسطے لائق عذاب کے ہوا۔

[1] یہ حدیث صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

(۱۷۳۲) م ابُوذَرٍّ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِيْ اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِيْ اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔

مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے اے میرے بندو تم سب بے راہ ہو مگر جس کو میں نے راہ بتائی تو مجھ سے ہدایت مانگو کہ تم کو نیک راہ لگاؤں، اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں نے کھلایا تو مجھ سے کھانا مانگو کہ تم کو کھلاؤں۔ اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں نے پہنایا تو مجھ سے لباس مانگو کہ تم کو پہناؤں۔ اے میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو دن رات اور میں سب گناہوں کے بخشنے پر قادر ہوں تو مجھ سے مغفرت مانگو کہ تم کو بخشوں۔ اے میرے بندو تم کبھی مجھ کو ضرر نہیں پہنچا سکتے کہ میرا کچھ ضرر کرو اور کبھی مجھ کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے کہ مجھ کو فائدہ پہنچاؤ۔ اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن تم میں سے ایک مرد کے بڑے متقی پرہیزگار دل کے برابر ہو جائیں تو یہ سب کا تقوی اور پرہیزگاری میری سلطنت میں کچھ نہ بڑھائے۔ اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن تم میں سے ایک مرد کے نہایت بڑے گنہگار دل کے برابر ہو جائیں تو یہ سب کا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی سے کچھ نہ گھٹاوے اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان میں کھڑے ہوں اور مجھ سے اپنے اپنے سوال کریں اور میں ہر ایک آدمی کو اس کی مانگی چیز کو دوں تو ایسا دینا اس سے کچھ نہ گھٹاوے جو میرے پاس ہے مگر جیسے سوئی گھٹاتی ہے جب کہ اس کو سمندر میں ڈالے یعنی ایسی عطا سے بھی میری قدرت کے خزانے میں کمی نہیں پڑتی۔ اے میرے بندو یہ تو تمہارے ہی اعمال ہیں جن کو تمہارے لئے شمار کرتا رہتا ہوں پھر تم کو ان اعمال کا پورا بدلا دوں گا سو جو شخص بہتر بدلا پاوے تو چاہئے کہ خدا کا شکر کرے کہ اس کی کمائی کو ضائع نہ کیا اور جو اس کے سوائے برا بدلا پائے تو وہ اپنی جان کے سوائے کسی کو الاہنا نہ دیوے کہ اس نے جیسا کیا ویسا ہی پایا۔

ف اس حدیث میں تمام بندوں کی محتاجی اور عاجزی اور خدا کی شوکت اور شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہے یعنی بدون میری التجا کے تمہارا کوئی کام نہیں چل سکتا، نہ دنیا میں راہ یابی اور طعام اور لباس تم کو ملسکتا ہے، نہ آخرت میں گناہوں کی مغفرت بدون میرے ہو سکتی ہے تو تم کو میرے آگے گڑگڑانا اور دعا کرنا

Marfat.com

حال میں لازم ہوا۔ اور میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہے کہ اگر تم سب کے سب پیغمبر کے برابر متقی ہو جاؤ تو اس پر میری سلطنت کی کچھ رونق موقوف نہیں اور اگر تمام جہان ابوجہل اور فرعون کے برابر ہو جائے تو میرا کچھ نقصان نہیں پھر اپنی عطائے بے حساب کی مثال دی کہ اگر تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجئے تو بھی یہاں کچھ کمی کا حرف ہیں۔ پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کے ثواب اور عذاب کا سبب تمہارے اعمال ہیں ہماری طرف سے کچھ ظلم نہیں۔

مسلمانوں کا آپس میں جھگڑنا برا ہے

(۱۷۳۳) ق جَابِرٌ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ یَعْنِیْ دَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ اَیْ قَوْلَ الْاَنْصَارِیِّ حِیْنَ کَسَعَهُ الْمُهَاجِرِیُّ یَا لَلْاَنْصَارِ۔ ؎۱

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چھوڑو اس بات کو کہ وہ بات تو گندی ہے۔

ف حضرتؐ سفر میں تھے ایک انصاری اور مہاجر میں کچھ گفتگو ہو گئی۔ مہاجر نے انصاری کے چوتڑ پر لات ماری انصاری نے چیخ ماری کہ اے انصار یو دوڑو۔ اور مہاجر نے اسی طرح مہاجرین کو بلایا۔ دونوں طرف کے لوگ جمع ہو گئے حضرتؐ نے یہ شور سن کر فرمایا کہ یہ کفر کا قول یعنی مدد کے لئے لوگوں کو بلانا کس واسطے ہوا۔ اصحاب نے ان دونوں شخصوں کا حال عرض کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

مسلمانوں کو آپس میں کس طرح رہنا چاہئے

(۱۷۳۴) ق اَبُوْهُرَیْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔ ؎۲

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک ایماندار دوسرے ایماندار کے حق میں ایسا ہے جیسے عمارت کی بنیاد کہ اس کا ایک دوسرے کو مضبوط کئے رہتا ہے۔

ف یعنی جیسے عمارت میں مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ہوتی ہے اسی طرح ایک ایماندار کو لازم ہے کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہے۔ خلاصہ مطلب یہ کہ ایمان کی ترقی اور خوبی اتفاق پر موقوف ہے۔

(۱۷۳۵) م اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِیْرٍ مَثَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی بَعْضُهٗ تَدَاعٰی سَائِرُهٗ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰی۔

مسلم میں نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایمانداروں کی مثل اپنی آپس کی محبت اور ترحم میں بدن کی سی مثل ہے جب کہ بعض بدن بیمار اور بے کل ہو تو باقی عضو بدن کے بیخوابی اور تپ میں شریک ہو جاتے ہیں۔

سارے مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں جو رنج و راحت میں ایک دوسرے کے شریک ہوتے ہیں۔

ف یعنی اگر آنکھ میں درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہے اسی طرح ایمانداروں کی آپس کی محبت کا حال ہے کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اس میں شریک ہیں یعنی مقتضا کمال ایمان کا یہ ہے کہ ایسی محبت آپس میں حاصل کریں۔ اور جس کو غیر کا رنج دیکھ کر رنج نہ ہو اور باوجود قدرت کے اس کو بلا سے نہ چھڑاوے اس کے ایمان میں نقصان ہے۔

؎۱ امام مسلمؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "بھائی مسلمان کی مدد کرنا ظالم ہو یا مظلوم" میں ذکر کیا ہے۔
؎۲ یہ حدیث صحیحین میں حضرت ابوموسیٰؓ سے مروی ہے حضرت ابوہریرہؓ سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

گالی گلوچ جائز نہیں

(۱۷۳۶) م اَنَسٌ وَّاَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ حَتّٰى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُوْمُ۔ ؎۱

مسلم میں انسؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دونوں گالی دینے والوں نے جو کہا سو اس کا گناہ اسی پر ہے جس نے پہلے گالی دی جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔

ف یعنی اگر وہ شخص آپس میں ایک دوسرے کو گالی دیوے تو دونوں طرف کی گالیوں کا گناہ اسی پر ہے جس نے اول گالی دینا شروع کیا اس واسطے کہ اسی نے اول راہ نکالی۔ اور اگر مظلوم نے جواب میں زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیاں دیں تو دونوں گناہ میں شریک ہوئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہے بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن غم خوری جواب دینے سے نہایت افضل ہے۔

درگزر کرنا مستحب ہے

(۱۷۳۷) م اُمُّ سَلَمَةَ مَا نَقَصَ مَالٌ مِّنْ صَدَقَةٍ وَّلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَّظْلِمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا۔ ؎۲

زکوۃ نقصان کا باعث نہیں اور ظلم سے درگذر کرنا ذلت کا سبب نہیں

مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں گھٹتا مال زکوۃ دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہیں معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب سے اس کی عزت اور قدر بڑھاتا ہے۔

ف یعنی زکوۃ دینے سے مال نہیں گھٹتا۔ ہرچند ظاہر میں نقصان معلوم ہوتا ہے اس واسطے کہ اس کا ثواب خدا کے نزدیک ثابت ہوتا ہے اور دنیا میں مال کے اندر برکت بھی ہوتی ہے اور ظلم معاف کرنے میں ہرچند بنظر ظاہر ذلت اور ناچاری معلوم ہوتی ہے لیکن خدا کے نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہے بلکہ خلقت میں بھی اس کی خوبی ثابت ہوتی ہے۔ یوں لوگ کہتے ہیں کہ فلانا شخص کیا غمخوار اور نیک آدمی ہے کہ باوجود اس کے کہ اس پر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اس نے دم نہ مارا بدلا نہ لیا بلکہ معاف کر دیا۔

غیبت کرنا جائز نہیں

(۱۷۳۸) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم کو کیا معلوم ہے کہ غیبت کیا چیز ہے۔ اصحاب نے کہا خدا اور اس کا رسول زیادہ تر دانا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اس کو برا لگے اسی کا نام غیبت ہے۔ لوگوں نے کہا بھلا فرمایئے تو کہ اگر میرے بھائی میں سچ مچ وہی بات ہو جو میں نے کہی۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تیرے بھائی میں فی الحقیقت وہی ہے جو تو نے کہا تب ہی تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ بات نہیں جو تو نے کہی پھر تو تو نے اس پر بہتان باندھا۔

ف یعنی سچ ہی بات کا نام تو غیبت ہے اور اگر جھوٹی بات ہے تو اس کا نام بہتان ہے۔ خلاصہ مطلب یہ کہ

؎۱ صحیح مسلم میں حالم یعتد کے الفاظ مروی ہیں۔ نیز مسلم شریف میں یہ روایت حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے حضرت انسؓ سے نہیں
؎۲ حدیث مذکور کے الفاظ صحیح مسلم کی روایت کے مطابق نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

جس چیز کو آدمی سُن کر برا مانے وہی غیبت ہے خواہ اس کے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اس کے قول اور عمل کا، خواہ اس کے دین کا، خواہ اس کی غیبت زبان سے کرے خواہ اشارے سے، یہ سب حرام ہے۔ لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو اور فاسق کی جو بے پردہ گناہ کرتا ہے اور ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا اندھا بہرا چپڑا تو درست ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جس کی عیب پوشی کی اسکی آخرت میں بھی عیب پوشی فرمائیگا

مسلمانوں کی مدد کرنے کی فضیلت۔

(۱۷۳۹) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ وَرِوَایَۃُ الْقُضَاعِیِّ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰی اَخِیْہِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار پر آسانی کرے گا تو خدا اس پر دین اور دنیا میں آسانی کریگا اور جو مسلمان کو کپڑے پہنائے گا یا اس کے عیب چھپائے گا خدا اس کے عیب دین اور دنیا میں چھپائیگا اور خدا بندے کی مدد پر ہے جبتک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہے اور قضاعی کی روایت میں بجائے ستر مسلماً کے ستر علی اخیہ آیا ہے لیکن دونوں عبارت کا مطلب ایک ہے لفظ کا فرق ہے۔

(۱۷۴۰) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا یَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِی الدُّنْیَا اِلَّا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ عیب چھپائے گا کوئی بندہ کسی بندے کا دنیا میں مگر خدا اس کے عیب قیامت میں چھپائے گا۔

ف اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ کہ جو کپڑے سے کسی کا بدن چھپائے یعنی ننگے آدمی کو کپڑا دلوے خدا اس کے گناہ آخرت میں چھپائے گا۔

نرمی اختیار کرنے کی حقیقت

(۱۷۴۱) م عَائِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُّحِبُّ الرِّفْقَ وَیُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَمَا لَا یُعْطِیْ عَلٰی مَا سِوَاہُ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نرمی کا پیدا کرنے والا ہے اور نرمی کو بہت پسند رکھتا ہے اور جو نرمی پر عطا کرتا ہے وہ سختی پر نہیں دیتا بلکہ جو نرمی پر اس کی عطا ہے سو اس کے سوائے کسی پر نہیں۔

خوش خلقی کی تعریف اور [illegible]

(۱۷۴۲) م اَنَسٌ مَا کَانَ الرِّفْقُ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَہٗ وَمَا کَانَ الْخُرْقُ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا شَانَہٗ۔ [1]

مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں ہوئی نرمی کسی چیز میں کبھی مگر کہ اس کو زینت دیتی ہے اور نہیں ہوئی سختی کسی چیز میں ہرگز مگر کہ اس کو ناقص اور معیوب کر دیتی ہے۔

ف یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے اور سختی بگاڑتی ہے۔ نرمی سے دشمن دوست بن جاتا ہے اور سختی اور بدمزاجی سے دوست دشمن ہو جاتا ہے۔

(۱۷۴۳) م جَرِیْرٌ مَنْ یُّحْرَمِ الرِّفْقَ یُحْرَمِ الْخَیْرَ۔

مسلم میں جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو نرمی سے بے نصیب ہوا وہ سب خوبیوں سے بے نصیب رہا۔

[1] حدیث مذکور صحیح مسلم میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے حضرت انسؓ سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

ف یعنی مسلمان کو لازم ہے کہ نرمی اختیار کرے اور اگر نرمی نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ جو ہر بات میں سختی کرے وہ آدمی نہیں کتّا ہے۔

جانور اور جاندار پر لعنت کرنے کی ممانعت

(۱۷۴۴) م عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ

مسلم میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اتار لو جو کچھ اس اونٹنی پر ہو اور اس کو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہے۔

ف حضرت سفر میں تھے کہ لعنت کا لفظ سُنا پوچھا کہ یہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ فلانی عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب وہ لعنتی ٹھہری تو اس پر چڑھنا کیا ضرور، اس پر سے اس کا اسباب اتار لو اور اس کو چھوڑ دو۔ اس کلام سے حضرتؐ نے اس عورت کو جھڑکی دی تاکہ دوسری بار پھر ایسی حرکت نہ کرے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہیں۔

(۱۷۴۵) م اَبُوْ بَرْزَةَ لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ۔

مسلم میں ابو برزہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر لعنت ہے۔

ف حضرتؐ سفر میں تھے ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ یہ جھڑکی کے واسطے فرمایا کہ تا لعنت کہنے کی عادت چھوڑے۔ معلوم ہوا کہ جانور پر بھی لعنت کرنا درست نہیں۔

(۱۷۴۶) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَنْبَغِيْ لِلصِّدِّيْقِ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا۔

مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ صدیقؓ کو لائق نہیں کہ بہت لعنت کیا کرے۔

ف ابو بکر صدیقؓ نے ایک بار اپنے غلام پر لعنت کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ صدیق اس ولی کامل کو کہتے ہیں جس کے دل میں ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور ہے کہ ابی بکر صدیقؓ نے حضرتؐ سے کچھ معجزہ نہ چاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرتؐ کو پیغمبر جان کر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبے کے ولایت کے درجوں میں صدیقی کے برابر کوئی مرتبہ نہیں۔

(۱۷۴۷) م اَبُوالدَّرْدَاءِ اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَآءَ وَلَا شُفَعَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

مسلم میں ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہوں میں ہوں گے نہ سفارش کرنے والوں میں۔

ف مسلمان پر لعنت کرنا نام لیکر کسی طرح درست نہیں سو جن لوگوں کی عادت پڑ گئی لعنت کرنے کی ان کی گواہی اور سفارش قیامت میں معتبر نہ ہوگی اس واسطے کہ جب آدمی کی خو لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور فاسق کی گواہی درست نہیں اور سفارش کرنے کو رحمت درکار ہے سو ان میں رحمت کہاں ان کو رحمت کی عادت پڑی۔

جس سے برائی کا اندیشہ ہو اس کے ساتھ مدارات کرنا چاہئے

(۱۷۴۸) ق عَائِشَةُ اِئْذَنُوْا لَهٗ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيْرَةِ وَيُرْوٰى بِئْسَ اَخُ الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيْرَةِ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرتؐ کے پاس آنے کی اجازت مانگی حضرتؐ نے فرمایا اس کو آنے دو۔ سو برا بیٹا ہے اپنی قوم کا یعنی اپنی قوم میں برا آدمی ہے

Marfat.com

يَعْنِيْ رَجُلَانِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ۔

یا یوں فرمایا کہ اپنی قوم میں برا مرد ہے اور دوسری روایت یوں ہے کہ اپنی قوم کا برا بھائی اور برا بیٹا ہے۔

ف حضرت عائشہؓ سے پوری روایت یوں ہے کہ ایک شخص نے خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی حضرتؐ نے اس کو اجازت دی اور فرمایا کہ برا آدمی ہے جب وہ حضرتؐ کے پاس بیٹھا تو حضرتؐ نے اس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا۔ میں نے کہا کہ یا حضرتؐ آپ نے تو اس کو برا کہا تھا پھر جب وہ آیا تب حضرتؐ نے اس سے اخلاق کئے تو حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہؓ مجھ کو تو نے بدخلق اور فحش گو کب پایا تھا۔ بدترین خلق سے خدا کے نزدیک وہ شخص ہے قیامت کے دن، جس کی لوگ تعظیم تواضع کریں اس کی بدی اور فحش گوئی کے ڈر سے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطے درست ہے اور فاسق کی جو بے پردہ فسق کرتا ہو غیبت کرنا درست ہے تاکہ اور لوگ اس کا حال سن کر عبرت پکڑیں

حضورؐ کی بددعا بھی دعا ہو کر لگتی ہے

(۱۷۴۹) م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهٗ اَوْ سَبَبْتُهٗ فَاجْعَلْهُ لَهٗ زَكٰوةً وَّاَجْرًا۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تو بشر ہی ہوں سو جس مسلمان کو میں کوسوں یا لعنت کروں تو اس بددعا کو اس کے واسطے گناہوں کی طہارت اور ثواب کر دیجیو۔

ف یعنی شاید اگر بشریت سے میں کسی مسلمان کو بددعا کروں تو اس کے حق میں اثر نہ کرے بلکہ بددعا عین دعائے خیر ہو جائے۔ اس دعا سے کمال شفقت حضرتؐ کی اپنی امت پر ثابت ہوئی۔

(۱۷۵۰) م اَنَسٌ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ شَرْطِيْ عَلٰى رَبِّيْ اَنِّيْ اشْتَرَطْتُ عَلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَرْضٰى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَاَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَاَيُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ اُمَّتِيْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِاَهْلٍ اَنْ تَجْعَلَهَا لَهٗ طَهُوْرًا وَّزَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے ام سلیم کیا تو نہیں جانتی کہ میری شرط اپنے رب سے یہ ہے کہ میں البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے اس طرح کہہ کر کہ میں تو آخر آدمی ہوں راضی ہوتا ہوں جیسے آدمی راضی ہوتا ہے اور غصہ کرتا ہوں جیسے آدمی غصہ کرتا ہے سو جس کسی پر اپنی امت سے میں بددعا کروں کہ اس کے وہ لائق نہ ہو تو اے رب اس بددعا کو اس کے گناہوں کی طہارت اور پاکی اور اپنے نزدیکی کا سبب کر دیجیو کہ قیامت کے دن اس بددعا کے بدلے اس کو تیری نزدیکی حاصل ہو۔

ف انسؓ سے روایت ہے کہ میری ماں ام سلیمؓ کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اس کو حضرتؐ نے ایک روز دیکھ کر فرمایا کہ اری تو تو بڑی ہو گئی اب تجھ کو بڑھنا نصیب نہ ہو جیو۔ اس لڑکی نے روکر ام سلیمؓ سے کہا کہ حضرتؐ نے مجھ کو بددعا دی۔ ام سلیم نے کہا یا رسول اللہؐ آپ نے کیا میری یتیم لڑکی کو بددعا دی۔ حضرتؐ نے فرمایا کیسی بددعا ام سلیمؓ نے کہا کہ وہ لڑکی روتی ہے اور کہتی ہے حضرتؐ نے مجھ کو یوں بددعا دی کہ تو عمر دراز نہ ہو جیو۔ تو حضرتؐ ہنسنے لگے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی تو مت گھبرا کہ بے قصور والے کو میری بددعا نہیں لگتی بلکہ اس کے بدلے خدا کے نزدیک اس کے حق میں برکت اور بہتری ہوتی ہے۔ حضرتؐ کی یہ دعا ایسی تھی جیسے کسی وقت ماں باپ اپنے لڑکے کو

Marfat.com

کوستے ہیں جیسے اے کمبخت اے بے نصیب، مگر دل سے اس کا برا نہیں چاہتے. ہر چند حضرتؐ بیجا غصے سے معصوم تھے لیکن حضرتؐ کو کیا شفقت تھی اپنی امت پر کہ پیش بندی کر کے اپنی بددعا کی بے تاثیر ہونے کی خدا سے شرط کر لی کہ شاید اگر بے قصد کسی کے حق میں کبھی بددعا نکل جائے تو اثر نہ کرے بلکہ برعکس اس کے بہتر ہو۔ شعر

اپنی امت پہ جو شفقت تھی شہ عالم کو ۔۔۔ ایسی شفقت کسی ماں باپ میں دیکھی نہ سنی
اب تو امت کو ہے لازم کہ جب ایسا ہو سہل ۔۔۔ راہ اس کی چلیں بدعت کی کریں بیخ کنی

(۱۷۵۱) م اَنَسٌ اَنْتِ هِيَهْ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنُّكِ قَالَهُ لِيَتِيْمَةٍ كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

سلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو وہی ہے البتہ بڑی ہو گئی تو عمر دراز نہ ہو جیو۔ یہ حضرتؐ نے اس یتیم لڑکی سے فرمایا جو ام سلیمؓ، انسؓ کی ماں کے پاس رہتی تھی۔

ف یہ حضرتؐ نے خوش طبعی سے فرمایا بددعا دینا منظور نہ تھا جیسا کہ تفصیلی بیان اوپر ہو چکا۔

(۱۷۵۲) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مجھ کو خدا نے اس واسطے نہیں بھیجا کہ میں لوگوں کو لعنت اور بددعا کیا کروں۔ میں تو صرف رحمت کے واسطے بھیجا گیا ہوں۔

ف جب کافروں نے بہت تکلیفیں دیں تب اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرتؐ ان کے واسطے بددعا کیجئے کہ یہ غارت ہوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ حضرتؐ کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت ہے مسلمانوں کے تو دین دنیا دونوں حضرتؐ کے سبب سے درست ہوئے اور کافروں کو ہر چند آخرت میں عذاب ہے لیکن دنیا میں ایسا عذاب نہیں کہ تمام مٹ جاویں۔ اگلی امتوں پر جو عذاب ہوا تھا تو سب پر ہوا تھا۔

دورخے انسان کی مذمت

(۱۷۵۳) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم پاؤ گے بدترین مردم دوزخی آدمی کو جو آوے ان لوگوں کے پاس ایک منہ لیکر اور جائے ان لوگوں کے پاس دوسرا منہ لیکر۔

ف مراد منافق ہے جو مسلمانوں میں مسلمان بنے اور کافروں میں کافر۔ اسی طرح وہ بھی جو شیعوں میں شیعہ بنے اور سنیوں میں تقیہ کر کے سنی بنے۔ اور اسی طرح وہ شخص بھی جو دو دشمنوں سے ملے اس کے آگے اس کی سی کہے اس کے آگے اس کی سی۔

دروغ مصلحت آمیز

(۱۷۵۴) ق عُثْمَانَ لَيْسَ بِكَذَّابٍ مَّنْ اَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ خَيْرًا اَوْ نَمٰى خَيْرًا۔ لہ

بخاری اور مسلم میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا وہ شخص جھوٹا نہیں جو صلح کرا دیوے دو میں تو کہے نیک بات یا اپنی طرف سے جوڑے نیک بات ملاپ کے واسطے۔

ف یعنی ہر چند جھوٹ حرام ہے لیکن بہ نیت اصلاح کے درست ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز

لہ یہ حدیث صحیحین میں حضرت ام کلثومؓ سے مروی ہے حضرت عثمانؓ سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

چغلخوری کی ممانعت

(۱۷۵۵) م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيْمَةُ اَلْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ۔

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہاں میں بتاتا ہوں تم کو کہ بہتان کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو کثرتِ گفتگو سے لوگوں میں فساد ڈالے۔

(۱۷۵۶) م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَّيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا۔

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہے یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے، اور آدمی جھوٹ بولا کرتا ہے یہانتک کہ بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے۔ یعنی جب آدمی کو سچ یا جھوٹ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اس میں کامل ہو جاتا ہے۔

سچ کی خوبی اور جھوٹ کی برائی

(۱۷۵۷) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو پہنچاتا ہے اور نیکی بہشت میں پہنچاتی ہے اور البتہ مرد سچ بولا کرتا ہے یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولنا نافرمانی کو پہنچاتا ہے اور نافرمانی دوزخ میں پہنچاتی ہے اور مرد جھوٹ بولا کرتا ہے یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے کا انجام بہشت ہے اور جھوٹ بولنے کا انجام دوزخ ہے مسلمان کو اس کا خیال ضرور چاہیے جھوٹ بولنے کو آسان نہ جانے۔

غصہ کو ضبط کرنا بہادری ہے

(۱۷۵۸) ق سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَّوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ۔

بخاری اور مسلم میں سلیمان بن صردؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میں وہ بات جانتا ہوں کہ اگر اس کو وہ کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ اگر کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔

ف دو شخص آپس میں لڑتے تھے ان میں سے ایک کا چہرہ غصے کے سبب سے سرخ ہوا اور رگیں گردن کی پھول گئیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ ناحق غصہ شیطان سے ہے پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہے۔

(۱۷۵۹) م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِيْكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِيْ لَا يُوْلَدُ لَهٗ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ بِالرَّقُوْبِ لٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَّلَدِهٖ ؕ

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کس کو شمار کرتے ہو۔ راوی کہتا ہے کہ اصحاب نے کہا کہ بے اولاد وہ ہے جس کے اولاد نہ ہو یعنی جسکی اولاد نہ جیئے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ بے اولاد یہ نہیں بلکہ بے اولاد

Marfat.com

شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ قُلْنَا الَّذِيْ لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذَاكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

حقیقت میں وہ مرد ہے جس نے اپنی اولاد سے کچھ آگے نہ بھیجا یعنی جس کے روبرو کوئی اس کا لڑکا نہ مرا۔ حضرتؐ نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کس کو شمار کرتے ہو ہم نے کہا کہ پہلوان وہ ہے جس کو مرد نہ پچھاڑ سکیں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں ولیکن پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی جان کو قابو میں رکھے یعنی زیادتی نہ کرے گالیاں نہ بکے۔

ف یعنی ہر چند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہیں جو تم نے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرتؐ نے فرمایا اس واسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آئے تو اگر کسی کا لڑکا مر گیا اور اس نے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اس کے کام آئے گا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے ماں باپ کی شفاعت بھی کرے گا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جس کا لڑکا نہیں مرا اس کو یہ فائدہ حاصل نہیں تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا اگرچہ ظاہر میں اولاد ہوئی تو اس کے کس کام کی۔ اور اسی طرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب نہ ہونے دیوے اگرچہ ظاہر میں کمزور ہو۔

(۱۷۶۰) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں کہ جو لوگوں کو پچھاڑے حقیقت میں پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصے کے ایسی بیجا حرکت نہ کرے کہ آخر کو پچھتاوے۔

انسان کچھ بے قابو سا بنایا گیا ہے

(۱۷۶۱) م اَنَسٌ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَاءَ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خَلْقٌ لَّا يَتَمَالَكُ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت میں تو اس کو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اس کا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اس کے گرد گھومنا اور اس کی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اس کو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ ایسا مخلوق ہے کہ تھم نہ سکے گا یعنی بھوک میں بیقرار ہو جایا کرے گا اپنے اختیار میں نہ رہے گا۔

ف بعضی روایت میں آیا ہے کہ آدم کا پتلا دنیا میں بنا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بہشت میں بنا تو مطلب یہ ہے کہ خمیرہ آدم کا دنیا میں تیار ہوا اور پتلا بہشت میں اور بعضے کہتے ہیں کہ روح بہشت میں داخل ہوئی اور پتلا دنیا میں بنا کے اور طائف کے درمیان ایک باغ میں چالیس برس پڑا رہا۔ اس حدیث میں جنت سے مراد وہی باغ ہے فرشتوں کو معلوم نہ تھا کہ اس کا نام کیا ہے اور اس کے پیدا کرنے سے کیا غرض ہے سب کو ایک حیرت تھی۔ جب شیطان نے پتلے کو خوب سا دیکھا بھالا تو خالی پیٹ ہونے سے سمجھ گیا کہ بھوک میں اس کو اپنی جان پر قابو نہ رہے گا اور یوں بولا کہ اگر خدا نے اس کو مجھ پر تفضیل دی تو میں اس کی تابعداری

Marfat.com

نہ کروں گا اور اگر مجھ کو اس پر اختیار دیا تو اس کو ہلاک ہی کر ڈالوں گا۔

لوگوں کو ناحق عذاب میں مبتلا کرنے کی ممانعت

(۱۷۶۲) م هِشَامُ بْنُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا۔

مسلم میں ہشام بن حکیم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کرے گا ان پر جو لوگوں پر ناحق عذاب کرتے ہیں دنیا میں

مسجد یا راستے میں تیر لیکر چلنا پڑے تو پھل پکڑ کر چلنا چاہئے

(۱۷۶۳) ق اَبُوْمُوْسٰى اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدٍ اَوْ سُوْقٍ وَّبِيَدِهٖ نَبْلٌ فَلْيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لْيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لْيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا۔

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار میں گذرے اور ہاتھ میں تیر ہوں تو چاہئے کہ ان کی نوکِ تیر اپنے ہاتھ میں پکڑ لیوے پھر نوکِ تیر پکڑ لیوے پھر نوکِ تیر پکڑ لیوے۔

ف نوکِ تیر پکڑ لینے کو اس واسطے فرمایا کہ کسی شخص کو نہ لگ جائے اور تین بار اس واسطے فرمایا کہ لوگ اس حکم کو ہیچ نہ سمجھیں۔ اور مسجد اور بازار کو اس واسطے خاص ذکر کیا کہ وہاں اکثر ہجوم ہوتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجمع میں چقماقی بندوق اور طمنچے کو دونوں پاؤں پر چڑھا کر لیجانا درست نہیں کہ اکثر دغا ہو گئی ہے۔

ہتھیار سے کسی مسلمان کی طرف اشارہ کرنا درست نہیں

(۱۷۶۴) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے یعنی تلوار یا برچھی سے تو مقرر فرشتے اس کو لعنت کرتے ہیں اگرچہ اس کا سگا بھائی ہو۔

ف اشارہ کرنا یعنی ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو درست نہیں کہ شاید زیادہ غصے سے نوبت قتل کی پہنچے اور سگے بھائی کے ساتھ ہرچند ظاہر میں احتمال قتل کا نہیں تو بھی اس کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حلال نہیں اور جبکہ صرف ہتھیار کے اشارہ کرنے سے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں تو خیال کیا چاہئے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا۔

(۱۷۶۵) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ مِنْ يَّدِهٖ فَيَقَعُ فِيْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اسواسطے کہ نہیں معلوم کسی کو شاید شیطان اس کے ہاتھ سے کھینچ لیوے پھر تو گر پڑے دوزخ کے گڑھے میں۔

ف یعنی ہتھیار سے اشارہ کرنے میں یہ خوف ہے کہ شاید ہاتھ سے چھوٹ پڑے اور مسلمان مر جاوے تو قاتل دوزخ میں پڑے۔ معلوم ہوا کہ ہتھیار سے اشارہ کرنا حرام ہے۔

تکلیف دہ چیز کو رستہ سے ہٹانے کی فضیلت

(۱۷۶۶) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا

Marfat.com

يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ فَوَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ

کہ جس حالت میں کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ میں سو اس نے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پھر راہ سے اس نے اس کو علیحدہ کر دیا تو خدا نے اس کی قدردانی کی سو اس کو بخش دیا۔

ف معلوم ہوا کہ بندگانِ خدا کی راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہے اور ثابت ہوا کہ کوئی نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو گاہے مغفرت کا سبب ہے۔

(١٧٦٧) م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میں نے تو دیکھا ایک مرد کو بہشت میں چلتا پھرتا تھا بسبب ثواب اس درخت کے جس کو اس نے راہ سے کاٹ ڈالا تھا اس درخت سے لوگوں کو تکلیف تھی۔

ف معلوم ہوا کہ خلق کی راحت رسانی بہشت میں پہنچاتی ہے۔

(١٧٦٨) م اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اَعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَهٗ حِيْنَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ۔

مسلمانوں کو نفع پہنچانے کا ثواب

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز کو مسلمانوں کی راہ سے ہٹا دیا کر۔ یہ حضرتؐ نے ابوبرزہؓ سے فرمایا جب کہ اس نے کہا یا حضرتؐ مجھ کو کچھ ایسا بتائیے جس سے مجھ کو فائدہ ہو۔

ف یعنی کانٹا اور پتھر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کرو تاکہ مسلمانوں کو آرام ہو تجھ کو ثواب ہوگا۔ معلوم ہوا کہ نفع رسانیِ مسلمین نجات کا عمدہ وسیلہ ہے۔

(١٧٦٩) م جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَاَلّٰى عَلَيَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ۔

مسلم میں جندب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا وہ کون ہے جو مجھ پر قسم کھاتا ہے کہ میں فلانے کو نہ بخشوں گا مقرر اس کو تو میں نے بخشا اور تیرا عمل بے کار گیا۔

ف جس نے یوں کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشے گا اس نے گویا خدا پر حکومت کی اسواسطے اس کے نیک عمل کو خدا برباد کر ڈالتا ہے اور جس پر اس نے قسم کھائی اس کو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہے سعادت اور شقاوت اور خاتمے کا حال سوائے خدا کے کسی کا کسی کو نہیں معلوم، کیسا ہی سخت کافر ہو اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو یا یقین اس کو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہیں اس واسطے کہ شاید اس کا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے کے قریب توبہ کرے۔

گمنامی اور خاکساری کی فضیلت

(١٧٧٠) م اَبُوْهُرَيْرَةَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان موئے غبار آلودہ دروازوں پر سے ڈھکیلے ہوئے اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو خدا ان کی قسم کو سچا کر دیوے

ف یعنی بعضے بندگانِ خدا ظاہر کے تو ایسے برے کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دے اور باطن کے

Marfat.com

ایسے صاف کہ خدا کو ان کی خاطر داری منظور رہتی ہے۔ اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان بد ظاہر کو حقیر نہ جانے۔ شعر

خاکسارانِ جہاں را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ خلاف شرع فقیروں کو ولی اور قطب عوام کی طرح اعتقاد کرے۔ اس واسطے کہ حضرتؐ نے اس حدیث میں بعضے پریشان خاکساروں کو مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شراب خوار داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہیں۔ دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالیٰ کو پسند ہے۔

لوگ برباد ہو گئے ہلاک ہو گئے وغیرہ الفاظ منہ سے نکالنے کی ممانعت

(۱۷۷۱) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا رَاَیْتَ الرَّجُلَ یَقُوْلُ ھَلَکَ النَّاسُ فَھُوَ اَھْلَکُھُمْ۔

مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہے کہ سب لوگ برباد ہوئے ستیاناس گئے تو وہ سب سے زیادہ تر اور نہایت ستیاناس ہوا اس نے لوگوں کو ستیاناس کیا۔

ف اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ لوگوں کو خدا کی رحمت سے ناامید کرے اور کہے کہ لوگ اپنے گناہوں سے ستیاناس گئے مقرر دوزخ میں پڑیں گے بخشے نہ جاویں گے تو حقیقت میں یہ شخص خود برباد گیا اس واسطے کہ لوگوں کو رحمت سے ناامید کیا اور بندگی چھڑائی اور دوسرا مطلب یہ کہ لوگوں کے عیب اور برائیاں نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے تو حقیقت میں یہ خود برباد ہوا کہ لوگوں کی غیبت کی اور آپ کو سب سے بہتر سمجھا امام مالکؒ نے فرمایا کہ لوگوں کے گناہ اور سستی دیکھکر افسوس سے یوں کہے کہ ہائے لوگ کیا گر گئے ہیں برباد ہوئے ہیں تو کچھ مضائقہ نہیں اور اگر یہ بات غرور سے کہے آپ کو تو بہتر سمجھے اور سب کو ذلیل جانے تو سر گز درست نہیں حدیث کے موافق۔

پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم

(۱۷۷۲) ق عَائِشَۃُ مَازَالَ جِبْرَئِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل مجھ کو ہمسائے کے احسان کی وصیت کرتا رہا یہانتک کہ میرے گمان میں آیا کہ جبرئیل ہمسائے کو وراثت کر دیگا۔

ف یعنی یہانتک ہمسائے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایے کا وارث ہو جائے گا۔ اس حدیث میں حق ہمسائیگی کی کمال تاکید ہے۔

(۱۷۷۳) ق اَبُوْذَرٍّ یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَۃً فَاَکْثِرْ مَآءَھَا وَتَعَاھَدْ جِیْرَانَکَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوذرؓ جب تو شوربا پکایا کرے تو اس میں پانی زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمسائے اور پڑوسیوں کی خبرگیری کیا کر یعنی ان سے مل بانٹ کر کھایا کر۔ [1]

ف حدیث میں بیان حق ہمسایہ اور سیر چشمی کی تعلیم ہے اور تنہا خوری کی مذمت۔

غ صحیح مر ہے۔ [1] یہ روایت بخاری میں نہیں ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

بیٹیوں سے اچھا برتاؤ کرنا

(۱۷۷۴) ق عَائِشَةُ مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْهِنَّ کُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو جانچا جاوے بیٹیوں سے کسی چیز میں پھر ان کے ساتھ بھلائی کرے تو بیٹیاں قیامت میں اس کے آڑے آجائینگی اور اس کو دوزخ سے بچاویں گی۔

ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت دو بیٹیاں لئے میرے پاس سوال کرتی آئی اس وقت کچھ موجود نہ تھا میں نے ایک کھجور دی اس نے آپ نہ کھائی دو ٹکڑے کرکے اپنی دونوں بیٹیوں کو دی اور چلی گئی۔ یہ حال میں نے حضرتؐ سے عرض کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیاں خدا کی آزمائش ہیں جس نے ان سے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا۔ بھلائی یہ کہ ان کی بخوشی پرورش کرے ان کو دینداری سکھاوے ان کا برادری میں نیکبخت آدمی سے نکاح کردیوے۔

(۱۷۷۵) خ اَنَسٌ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰکَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ۔

بیٹیوں کو پرورش کرنے کی فضیلت

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو دو لڑکیوں کو اپنی ہوں یا بیگانی پالے گا یہانتک کہ وہ جوانی کو پہنچیں تو قیامت میں وہ شخص آویگا میرے ساتھ اس طرح ملا ہوا۔ اور حضرتؐ نے اپنی انگلیاں ملائیں۔

ف یعنی جیسے انگلیاں آپس میں خوب ملی ہیں کچھ فرق نہیں ویسے ہی لڑکیوں کا پالنے والا بھی قیامت میں میرے ساتھ ملا رہے گا۔ زہے قسمت جس نے لڑکیوں کو پالا اور حضرتؐ سے ملا۔

بچوں کے مرنے پر صبر کرنے کا اجر و ثواب

(۱۷۷۶) ق اَبُوْهُرَیْرَةَ لَا یَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سے جس کے تین لڑکے مریں گے اس کو دوزخ کی آنچ نہ لگے گی مگر بقدر قسم سچی کرنے کے۔

ف یعنی خدا قرآن میں بطور قسم فرماتا ہے کہ سب کو مقرر دوزخ پر گذار ہوگا۔ پس اتنا ضرور ہوگا کہ دوزخ کے پل پر چلنا ہوگا باقی کچھ عذاب نہیں۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ دو یا ایک چھوٹا لڑکا بھی مریگا وہ دوزخ سے بچے گا اس واسطے کہ لڑکے کی موت کا ماں باپ پر سخت داغ ہوتا ہے اور پھر اس نے باوجود اس مصیبت کے صبر کیا اور خدا کی تقدیر سے راضی رہا تو خدا نے اس کے بدلے اس کو دوزخ سے بچایا۔

(۱۷۷۷) م اَبُوْهُرَیْرَةَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِیْدٍ مِّنَ النَّارِ قَالَهٗ لِامْرَاَةٍ قَالَتِ ادْعُ اللّٰهَ لِیْ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلٰثَةً۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تو نے تو اپنے گرد بڑا مضبوط تہ بنا دیا دوزخ کے بچاؤ کا یہ حضرتؐ نے اس عورت سے فرمایا جس نے کہا تھا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجئے سو البتہ میں تو تین لڑکے گاڑ چکی ہوں۔

ف یعنی جس کے تین چھوٹے لڑکے مرے اور اس نے آتشِ فراق میں صبر کیا وہ آتش دوزخ سے پناہ میں ہوگیا

Marfat.com

عورت سمجھی تھی کہ بدقسمتی سے اس کی اولاد مرگئی اس واسطے اس نے حضرتؐ سے دعا کو کہا سو حضرتؐ نے اس کی تسکین کردی کہ تو رنج نہ کر کہ ان کے سبب سے تو بلائے عظیم سے بچے گی۔

خدا کا اپنے بندے سے محبت کرنا

(۱۷۷۸) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادٰى جِبْرَئِيْلَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ فَيُحِبُّهٗ جِبْرَئِيْلُ فَيُنَادِىْ فِىْ اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِى الْاَرْضِ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہے اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہے جبرئیلؑ کو اور یہ فرماتا ہے کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا سو تو بھی اس کو دوست رکھ تو جبرئیلؑ اس سے محبت رکھتا ہے پھر پکار دیتا ہے جبرئیلؑ آسمان والوں میں یعنی فرشتوں میں کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا ہے سو تم بھی اس کو دوست رکھو تو آسمان والے اس سے محبت رکھتے ہیں پھر اس محبوب بندے کی زمین میں قبولیت اتاری جاتی ہے یعنی زمین کے نیک لوگ اس کو مقبول جانتے ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں۔

ف یعنی خدا جس بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہے تو اس کو آسمان اور زمین میں مشہور کر دیتا ہے تاکہ فرشتے اس کے واسطے استغفار کیا کریں اور زمین کے لوگ اس کے واسطے نیک دعا کریں اس سے محبت رکھیں اس کی تعریفیں کریں اس کی نیک راہ پر چلیں۔ یہی سبب ہے کہ اولیاء اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہیں لیکن ایسی محبت بھی اچھی نہیں کہ عوام جاہل کرتے ہیں کہ ان کو نفع اور نقصان کا مختار جان کر ان کو خدائی میں شریک کرتے ہیں یہ محبت نہیں حقیقت میں ان سے عداوت ہے۔

تمام روحیں ایک مجتمع لشکر کی طرح ہیں

(۱۷۷۹) ق عَائِشَةُ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ روحوں کے لشکر ہیں جھنڈ کے جھنڈ سو جو ان میں کی ازل میں آشنا اور واقف تھا وہ اس عالم میں ملائی اور الفت والا ہوا اور جو ان میں سے وہاں ناآشنا اور بے پہچان تھا وہ یہاں بھی جدا اور بھڑکا رہا۔

ف یعنی روز ازل میں خدا نے روحوں کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کی ان میں استعدادیں رکھیں سو جن روحوں میں اس عالم میں مناسبت تھی وہ اس عالم میں باہم شیر و شکر ہو گئے اور جو وہاں بے میل تھے وہ یہاں بھی بچھڑے بھٹکے رہے۔ ع کبوتر با کبوتر باز با باز۔ اور یہی سبب ہے کہ ولی سے شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہے۔ شعر

حسنؓ زبصرہ بلالؓ از حبش صہیبؓ از روم
زخاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبی ست

Marfat.com

جو شخص جس سے محبت کریگا اسی کے ساتھ حشر ہوگا

خدا اور رسولؐ سے محبت رکھنے کی بشارت

(۱۷۸۰) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے کہ محبت رکھتا ہے۔

ف ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرتؐ قیامت کب ہوگی حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کے واسطے تو نے کیا سامان کیا ہے۔ اس نے کہا یا رسولؐ اللہ قیامت کے واسطے نماز اور روزے کی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہیں لیکن میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت رکھتا ہوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اللہ اور رسول کی محبت عمدہ سامان ہے۔ یہ حدیث بشارت ہے اہل محبت کو۔

خدا اور رسولؐ سے محبت رکھنا نجات کا ذریعہ ہے۔

(۱۷۸۱) ق اَنَسٌ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو ان کے ساتھ ہوگا جنسے تو محبت رکھتا ہے

ف انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یا رسولؐ اللہ قیامت کب ہوگی حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہے جو پوچھتا ہے اس نے کہا کچھ سامان نہیں نہ زیادہ نماز ہے نہ روزہ لیکن میں خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی قیامت میں تو محبت کے سبب سے ہمارے ساتھ ہوگا۔ اس حدیث کے راوی یعنی انسؓ یوں کہا کرتے تھے کہ قیامت میں میرا وسیلہ حضرتؐ کی محبت اور صدیقؓ اور فاروقؓ کی محبت ہے۔ معلوم ہوا کہ انبیاء اور اولیاء کی صادق محبت نجات کا عمدہ وسیلہ ہے اور یہ بھی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار اور فجار کی محبت شامت کی علامت ہے اسواسطے کہ ہر شخص کا حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا

والدین کی نافرمانی کرنا کبیرہ گناہ ہے

(۱۷۸۲) خ اَبُوْبَكْرَةَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَآئِرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَ كَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ۔

بخاری میں ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں میں تم کو بتاتا ہوں کبیرہ گناہوں میں جو بہت بڑے ہیں ہم نے کہا ہاں یارسول اللہ بتایئے حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی۔ اور حضرت تکیہ دیئے بیٹھے تھے سو اُٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی، خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی، خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ پھر حضرت ہمیشہ اس کو کہتے رہے یہانتک کہ میں نے کہا کہ حضرت نہیں چپ ہوں گے۔

جو رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے خدا اس کے ساتھ بھلائی کرتا ہے

باہم سلوک کرنے کی فضیلت

(۱۷۸۳) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا نے خلق کو بنایا پھر جب ان کے بنانے سے فراغت پائی تو آدمیوں کی قرابت یعنی اپنایت نے خدا کے روبرو کھڑے ہو کر زبانِ حال سے کہا کہ یہ مقام اس کا ہے کہ جو قطع برادری سے

Marfat.com

وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ۔

فریاد چاہے۔ خدا نے فرمایا ہاں کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھ سے ملے اور اس سے کاٹوں جو تجھ سے کاٹے قرابت نے کہا کہ اب راضی ہوں۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ چاہو تو میری بات کی سند قرآن سے پڑھ لو خدا منافقوں سے فرماتا ہے کہ اگر تم حاکم ہو تو زمین میں فساد کرو اور برادری کا حق نہ مانو یہ لوگ وہ ہیں کہ جن پر خدا نے لعنت کی ہے پھر ان کو بہرا کر دیا ہے حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہے۔

ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ داروں سے سلوک کرنا فرض ہے جب سے کہ خدا نے دنیا بنائی۔

(۱۷۸۴) ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَّصَلَكِ وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رحم کا لفظ رحمٰن کے لفظ سے نکلا ہے پھر خدا نے اس سے کہا کہ جس نے تجھ سے میل رکھا اس سے میں نے میل رکھا اور جس نے تجھ کو توڑا اس کو میں نے توڑا۔

ف رحم کے معنی برادر پروری ہیں سو فرمایا کہ یہ لفظ رحمٰن سے نکلا ہے یعنی جو حرف رحم میں ہیں وہی رحمٰن میں ہیں پھر فرمایا کہ جو برادر پروری کرے گا اس پر میں کرم کروں گا اور جو برادر پروری نہ کریگا خدا اس پر کرم نہ کرے گا۔

(۱۶۲۹) خ اَبُوْ اَيُّوْبَ اَرِبَ مَا لَهٗ ق تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ قَالَهٗ لِاَعْرَابِيٍّ اَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُدْنِيْنِيْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ۔

صرف بخاری میں ابوایوبؓ سے اتنی روایت ہے کہ حضرتؐ نے جنگلی آدمی کو فرمایا کہ نامرد ہو جیو کیا اس کو ہوا ہے۔ اور بخاری اور مسلم دونوں میں متفق یوں روایت ہے کہ تو عبادت کر خدا کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ دیوے اور برادری کا حق ادا کرے، چھوڑ دے میری اونٹنی کو۔ یہ حضرتؐ نے اس جنگلی آدمی سے فرمایا جس نے حضرتؐ کی اونٹنی کی مہار پکڑ کے کہا کہ یا رسول اللہ مجھ کو وہ عمل بتائیے جو بہشت سے مجھ کو قریب کر دیوے اور دوزخ سے مجھ کو دور ڈالے۔

ف حضرتؐ کو اس کے سوال سے تعجب ہوا کیونکہ احکام اسلام کے ظاہر ہو چکے صریح بات کو اس دلیری سے کیوں پوچھتا ہے پھر فرمایا کہ توحید اور نماز اور زکوٰۃ اور برادر پروری سے بہشت کا قرب اور دوزخ سے دوری حاصل ہوتی ہے۔

بگڑے ہوئے تعلقات کو پھر سے قائم کرنا اصل حسن سلوک ہے

(۱۷۸۶) خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيْءِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ

بخاری میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہیں جو احسان کے عوض احسان کرے لیکن برادری کا حق ادا کرنے والا وہ ہے کہ جب

Marfat.com

وَصَلَهَا۔ کوئی اس سے حق برادری کو توڑے تو وہ اس کو جوڑے۔

ف یعنی جو اپنے بھائی بندوں کے جور اور ظلم کے مقابلے میں ان سے احسان کرے اس نے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھ احسان کے بدلے احسان کرنا دین میں کچھ عمدہ بات نہیں کافر بھی ایسا کرتے ہیں۔

یتیم کی پرورش کی فضیلت

(۱۷۸۷) م سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اَنَا وَ كَافِلُ الْيَتِيْمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔

مسلم میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور یتیم کا مہتمم کار اور پرورش کرنے والا بہشت میں ایسے ہیں جیسے یہ دونوں انگلیاں اور حضرت نے اشارہ کیا کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف۔

ف یعنی یتیم کی پرورش کرنے والے اور اس کے مال کی حفاظت کرنے والے کا بہشت میں اتنا درجہ بلند ہے کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہے جیسے آپس میں ان دو انگلیوں کو۔

انسانوں اور جانوروں پر رحم کی فضیلت

(۱۷۸۸) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کسی پر رحم نہ کرے گا تو اس پر خدا رحم نہ کریگا۔

ف ایک بار حضرتؐ نے امام حسنؓ کو پیار سے چوما تو ایک آدمی نے حضرتؐ سے کہا کہ میرے دس بیٹے ہیں میں کسی کو اس طرح پیار نہیں کرتا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ اور ایک حدیث میں یوں فرمایا ہے کہ جو لڑکوں پر رحم نہ کرے اور بوڑھوں کا ادب نہ کرے وہ ہمارے گروہ میں نہیں۔

(۱۷۸۹) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا قَالَهُ لِاَعْرَابِيٍّ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تو نے تو تنگ پکڑا کشادہ رحمت والے کو۔ یہ حضرتؐ نے اس جنگلی آدمی سے فرمایا جس نے یوں دعا مانگی کہ یا الٰہی مجھ پر رحم کر اور محمدؐ پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔

ف یعنی رحمت الٰہی میں بڑی وسعت ہے سارے جہان کے گنہگاروں کو کفایت کرتی ہے تو کیوں تنگ حوصلہ ہوتا ہے

ہر بات میں نرمی اور آسانی کرنا چاہئے

(۱۷۹۰) ق عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کو نرمی پسند آتی ہے ہر کام میں۔

ف اس حدیث کا قصہ اگلی حدیث میں ہو چکا یعنی یہودیوں کا سخت کہنا اور حضرت عائشہؓ کا جواب دینا پھر حضرتؐ کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا۔

نرم گفتگو کا حکم اور فحش گوئی کی ممانعت

(۱۷۹۱) خ عَائِشَةُ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا!

غ صحیح خ۔ یہ روایت مسلم میں نہیں ہے۔ ؎ امام بخاریؒ نے عنوان مذکور کی حدیثوں کو عنوان "حضورؐ نہ فحش گو تھے نہ کبھی ارادۃً فحش گوئی کی" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ۔ عائشہؓ اپنے اوپر نرمی اختیار کر اور بچ سختی اور بدگوئی سے۔

ف اس حدیث کا قصہ گذر چکا کہ یہودیوں نے حضرتؐ کو کوسا تھا حضرت عائشہؓ نے بھی عوض میں سخت جواب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

(۱۷۹۲) ق عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ۔ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب آدمیوں سے بدتر قیامت میں خدا کے نزدیک وہ بندہ ہے کہ غیر شخص کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت کو برباد کرے۔

ف جیسے جھوٹی گواہی دے کر کسی کو مال دلا دیوے تو اس کو دنیا ملی اس کی آخرت ناحق برباد ہوئی۔

چغلخوری کی ممانعت

(۱۷۹۳) خ حُذَيْفَةُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔ بخاری اور مسلم میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چغل خور بہشت میں نہ جاوے گا

ف یعنی جو فساد کرانے کے واسطے اِدھر کی بات اُدھر کہے وہ بہشت سے محروم ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چغلخور بہشت میں نہ جائے گا۔

کیسا گمان کرنا جائز ہے

(۱۷۹۴) خ عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ يَعْنِي رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ۔ بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ میرے گمان میں نہیں آتا کہ فلانا اور فلانا جانتے ہوں اس دین کو جس پر ہم ہیں یعنی دو مرد منافق۔

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں دو شخصوں کا ذکر کرتی تھی کہ اتنے میں حضرتؐ تشریف لائے پھر ان دونوں کے حق میں یہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیاں ان سے ظاہر ہوتی ہیں غالب ہے کہ وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ نہیں۔ حضرتؐ نے گمان کیا یقین نہیں اس واسطے کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہے۔

جس نے بھائی مسلمان کو ناحق کافر کہا وہ ویسا ہی ہو گیا

(۱۷۹۵) خ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا۔ [1] بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے بھائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو ان دونوں میں سے ایک پر کفر پلٹ پڑتا ہے یعنی اگر وہ حقیقت میں کافر ہے تو اسی پر ثابت رہا اگر وہ کافر نہیں تو کہنے والے پر پلٹ پڑا۔

امام کو نماز میں لمبی قرأت نہیں کرنی چاہئے

(۱۷۹۶) خ جَابِرٌ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلٰثًا اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا قَالَهُ لَهُ حِينَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ۔ [2] بخاری میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے معاذ کیا تو فتنہ انداز ہے پڑھا کرو والشمس وضحٰہا اور سبح اسم ربک الاعلیٰ اور اتنی اتنی بڑی اور سورتیں۔ حضرتؐ نے یہ حدیث معاذؓ سے فرمائی جبکہ انھوں نے عشا کے وقت سورۂ بقر پڑھی تھی۔

[1] صحیح بخاری میں رجل کا لفظ مروی ہے۔ [2] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان ان کی دلیل جو جاہل شر یا تاویل کا فر کہنے والے کو کافر نہیں سمجھتے

Marfat.com

ف مصابیح میں جابرؓ سے روایت ہے کہ معاذؓ کا دستور تھا کہ عشا کی نماز حضرتؐ کے ساتھ پڑھتے پھر اپنی قو
میں جاکر امامت کرتے سو ایک بار معاذؓ نے سورۂ بقر عشا میں شروع کی تو ایک مرد جماعت چھوڑ کے علیحدہ نماز پڑھ
اپنے گھر چلا گیا۔ معاذؓ نے اس کو منافق کہا وہ مرد حضرتؐ کے پاس گیا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کھیتی والے
محنتی لوگ ہیں یعنی دن بھر کی محنت سے تھک جاتے ہیں رات کو ہم میں اتنی طاقت نہیں رہتی کہ ہم بڑی بڑی
رکعتیں پڑھیں اور معاذؓ نے رات کو سورۂ بقر پڑھی میں اپنی نماز علیحدہ پڑھ کے چلا گیا سو معاذؓ نے مجھ کو منافق کہا
حضرتؐ نے معاذؓ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگوں میں کیا فتنہ ڈالنا چاہتا ہے بڑی قرأت سے نماز چھڑا دے
معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہے بدون ان کی مرضی طول قرأت درست نہیں۔ شافعی کے
مذہب میں درست ہے کہ امام نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی۔ چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذؓ حضرتؐ
کے ساتھ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے پڑھاتے تھے اور حنفی مذہب میں نفل والے کے پیچھے
فرض والے کی نماز درست نہیں تو ان کے طور پر معاذؓ حضرتؐ کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے ہوں گے اور
اپنی قوم کے ساتھ فرض کی نیت سے۔

غصہ سے بچنا چاہیئے

(۱۷۹۷) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَغْضَبْ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ لَهٗ اَوْصِنِيْ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ سے ایک مرد نے کہا کہ مجھ کو کچھ نصیحت کیجئے حضرتؐ نے فرمایا کہ غصہ نہ کیا کر۔

ف اس شخص نے تین بار نصیحت مانگی وہ شخص غصہ ور بہت تھا اس واسطے کئی بار حضرتؐ نے یہی نصیحت کی غصہ
دو قسم ہے بہتر اور برا سو جو غصہ خدا کے واسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے ہو وہ برا۔ حضرتؐ نے اسی غصہ کو ترک

شرم و حیا کا بیان

(۱۷۹۸) ق اِبْنُ عُمَرَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَهٗ لِرَجُلٍ كَانَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے اس کو نہ چھیڑ اس واسطے کہ شرم تو ایمان کی نشانی ہے۔ یہ حضرتؐ نے اس مرد سے فرمایا جو اپنے بھائی کو نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم نہ کیا کر

ف یعنی حیا صفتِ ایمانی ہے ہر حالت میں بہتر ہے اور بے حیائی ہر طرح معیوب ہے۔

حضورؐ کا ارشاد، جب تو حیا نہ کرے تو پھر جو جی چاہے سو کرتا پھر

(۱۷۹۹) خ اَبُوْمَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

بخاری میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگلے پیغمبری کے کلام سے جو لوگوں نے باتیں پائی ہیں ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ جب تجھ کو شرم نہ رہے نہ خدا سے نہ خلق سے تو جو تیرے دل میں آئے سو کر۔

ف یعنی حیا اور شرم سب پیغمبروں کے دین میں پسند ہے اس کا حکم کبھی موقوف نہیں ہوا طبیعت آدمی کی بدکاموں کو چاہتی ہے شرم کے سبب بدکاموں سے رکتا ہے اگر شرم نہیں تو جانور ہے۔

Marfat.com

حضورؐ کا مزاح

(۱۸۰۰) ق اَنَسٌ یَآ اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوعمیر کیا کیا لال نے یعنی تیرے لال کو کیا ہوگیا۔

ف ابوعمیر انسؓ کا چھوٹا بھائی تھا اس نے چڑیا پالی تھی جس کو ہندی میں لال کہتے ہیں سو وہ لال مرگیا تھا لڑکا اس کے غم میں اُداس بیٹھا تھا تب حضرتؐ نے اس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی۔ سبحان اللہ حضرتؐ میں کیا اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے لڑکوں کی بھی خاطرداری کرتے تھے۔

مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا

(۱۸۰۱) ق اِبْنُ عُمَرَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَّرَّتَیْنِ۔ [2]

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایماندار نہیں کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دوبار۔

ف یعنی ایماندار دین کے کام میں ایک بار دھوکا اور فریب کھا کر دوسری بار فریب نہیں کھاتا جیسے غفلت سے ایک بار کوئی گناہ اس سے ہوگیا اور پھر پچھتا کر اس نے توبہ کی تو پھر دوبارہ اس گناہ کے گرد نہیں جاتا یہ تعریف ہے کامل ایماندار کی۔ روایت ہے کہ ابوغرہ شاعر جنگِ بدر میں پکڑا آیا تو حضرتؐ سے اس نے منت کی اور وعدہ کیا کہ اب میں دوسری بار کافروں کا ساتھ نہ دوں گا حضرتؐ نے اس کو چھوڑ دیا۔ دوسری بار وہ کافروں کے ساتھ جنگ احد میں آیا اور گرفتار ہوا پھر منت کرنے لگا کہ اس قصور کو معاف کیجئے اب ہرگز کافروں کا ساتھ نہ دوں گا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ یعنی اب ہم دوبارہ فریب میں نہیں آتے۔ پھر وہ قتل ہوا۔

اپنے ہاتھ سے مہمان کی خاطرداری اور خدمت کرنا

(۱۸۰۲) ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ جَارَهٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اسکو چاہئے کہ اپنے مہمان کی آؤ بھگت کرے یعنی خندہ پیشانی سے اسکو ملے مکان میں اتارے عمدہ کھانا ہوسکے تو کھلاوے اس کا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمان کا تین دن کا حق ہے آگے کریگا ثواب پائیگا۔ اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو اپنے ہمسائے یعنی پڑوسی کی خاطرداری کیا کرے یعنی اس کا کام کاج کردے اس کو ناحق آزردہ نہ کرے اگر وہ اس کی دیوار پر کڑیاں یا چھپر رکھنا چاہے تو منع نہ کرے غرض مقدور بھر اس کو رنج نہ دے آرام پہنچائے۔ اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے یا چپکا رہے یعنی بے فائدہ باتوں میں اپنی اوقات ضائع نہ کرے۔

ہمسایوں اور حقوق کا بیان اور کسی کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

---

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "لوگوں سے ہنسی خوشی ملنا چاہئے" میں ذکر کیا ہے۔

[2] صحیح بخاری میں یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے حضرت ابن عمرؓ سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیاں جن میں نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا ان کا کہنا اور سننا دونوں منع ہیں۔

(۱۸۰۳) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت ہونیکا وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے

ابن صیاد کا واقعہ

(۱۸۰۴) ق عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنْ يَّكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ فِيْ قَتْلِهٖ يَعْنِيْ بْنَ صَيَّادٍ۔

بخاری اور مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت میں دجال ہے تو تجھ کو اس پر قابو نہ ملے گا اور اگر ابن صیاد دجال نہیں تو اس کے قتل کرنے میں تجھ کو کچھ بہتری نہیں۔

سلہ

ف ابن صیاد مدینے میں یہودی کا لڑکا تھا عجیب وغریب اس کے حالات تھے۔ لڑکوں میں کھیلتا تھا کہ حضرتؐ وہاں ہو کر نکلے سب لڑکے بھاگ گئے وہ نہ بھاگا۔ حضرتؐ نے اس سے فرمایا کہ تو میری پیغمبری کی گواہی دیتا ہے اس نے کہا ہاں اور تم میری پیغمبری کے گواہ۔ بعضے اصحاب کو گمان تھا کہ شاید یہی دجال ہے اسواسطے عمر فاروقؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ اگر حکم ہو تو میں اس کی گردن کاٹوں۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر یہی حقیقت میں دجال ہے تو اس کو نہ مار سکے گا اس واسطے کہ دجال کی موت حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھ سے مقدر ہے اور اگر یہ دجال نہیں ہے تو اس کے دھوکے میں اسکو مارنے سے کیا فائدہ ہے۔

کنکریاں مارنے کی ممانعت

(۱۸۰۵) ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِنَّهٗ لَا يُصَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكٰى بِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهٗ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ يَعْنِي الْخَذْفَ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہے نہ دشمن زخموں سے چور ہوتا ہے پر ناحق ٹھیکری دانت توڑتی ہے اور آنکھ پھوڑتی ہے۔

ف بعضے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ ٹھیکری اور کنکری انگوٹھے اور انگلی سے پھینکتے ہیں سو حضرتؐ نے اس کو منع کیا کہ بیفائدہ چیز ہے بلکہ اس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہے۔

چھینک اچھی ہے اور جمائی بری

(۱۸۰۶) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ يُّشَمِّتَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا چھینک کو پسند رکھتا ہے اور جمائی کو برا جانتا ہے سو جو چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اس کو سنے اس پر واجب ہے کہ اس کے حق میں دعا کرے یعنی یرحمک اللہ کہے۔

ف چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہے تو آدمی بندگی کر سکتا ہے اس واسطے خدا کو پسند ہے اور جمائی گرانی سے آتی ہے اور غفلت اور سستی لاتی ہے اس واسطے خدا کو بری معلوم ہوتی ہے۔

سلہ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "کسی سے یہ کہنا جا دور ہو" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

جب کوئی چھینکے تو کس طرح جواب دینا چاہئے

(۱۸۰۷) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلْیَقُلْ لَہٗ اَخُوْہُ اَوْ صَاحِبُہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَاِذَا قَالَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَلْیَقُلْ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا مصاحب جواب میں یرحمک اللہ کہے یعنی خدا تجھ پر رحمت کرے اور جب اس کو یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا یوں کہے دوسرے سے کہ یھدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تم کو نیک راہ بتلاوے اور تمہارے دل کو سنوارے۔

ف چھینک صحت کی دلیل ہے اس واسطے الحمد للہ کہنا سنت ہوا اور جواب دینا بعضوں کے نزدیک واجب ہے اور بعضوں کے نزدیک مستحب۔

جس کا پڑوسی اس کی ایذا دہی سے بےخوف نہ ہو اس کا بیان

(۱۸۰۸) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ وَاَبُوْشُرَیْحِ نِ الْخُزَاعِیُّ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ اور ابوشریحؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی وہ ایمان نہیں رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہیں رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہیں رکھتا۔ لوگوں نے کہا کون شخص ہے یا رسول اللہ جو ایمان نہیں رکھتا۔ حضرت نے فرمایا وہ شخص مراد ہے جس کے ہمسائے لوگ رنج رسانی اور تکلیفات سے نڈر نہیں

ف معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسائے سے فرض ہے اور اس کو رنج دینا حرام ہے۔

اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے

(۱۸۰۹) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صدقہ ہے یعنی خیرات میں داخل ہے۔

ف یعنی اگر کوئی سوال کرے اور کچھ موجود نہ ہو تو اس کو دعا دیوے کہ خدا تم کو اور کہیں سے دلاوے یہ بھی خیرات میں داخل ہے یا اچھی بات سے مراد یہ کہ مسلمان کے دل کو کسی بات سے خوش کر دے بشرطیکہ خلافِ شرع نہ ہو۔

حضرت عامر بن اکوع کے بارے میں حضورؐ کا ارشاد

(۱۸۱۰) ق سَلَمَۃُ بْنُ الْاَکْوَعِ کَذَبَ مَنْ قَالَہٗ اِنَّہٗ لَاَجْرَیْنِ وَجَمَعَ بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ اِنَّہٗ لَجَاھِدٌ مُجَاھِدٌ قَلَّ عَرَبِیٌّ مَشٰی بِھَا مِثْلَہٗ یَعْنِیْ عَامِرَ بْنَ الْاَکْوَعِ اَخَا سَلَمَۃَ وَقَدْ اَصَابَ رُکْبَتَہٗ ذُبَابُ سَیْفِہٖ فَمَاتَ مِنْہُ۔ [2]

بخاری اور مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غلط کہا جس نے وہ قول کہا مقرر اس کے واسطے تو دو ثواب ہیں اور حضرتؐ نے اپنی دو انگلیوں کو ملایا مقرر وہ غازی تھا اور محنت کش عرب کا آدمی کمتر اس کے برابر لڑائی میں چلا پھرا حضرت نے یہ حدیث عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی کے حق میں فرمائی اور ان کی تلوار کی نوک ان کے زانو پر لگ گئی اور وہ

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "نرمی سے بات کرنا بہتر ہے" میں ذکر کیا ہے۔ [2] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "شعر اور رجز پڑھنا جائز ہے" میں بیان کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

اسی صدمے سے مرگئے۔

ف جنگِ خیبر میں عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری سو اس تلوار کی نوک انھیں کے زانو پر پڑی اسی صدمے سے وہ مرگئے۔ بعضے لوگوں نے کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتھ سے مرے ان کو جہاد کا ثواب نہ ملے گا جب حضرتؐ نے یہ کلام سنا تب یہ حدیث فرمائی۔ عامر کو دو ثواب فرمائے یعنی ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بے قصد اپنے ہاتھ سے اپنے بدن پر زخم لگ جائے اور اس سے آدمی مرجائے تو اس کی موت حرام نہیں۔

تعجب کے موقعہ پر اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہنا چاہیے

(۱۸۱۱) خ أُمُّ سَلَمَةَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ۔

بخاری میں ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات کیا ہی رحمت کے گنج کے گنج اترے ہیں اور آج کی رات کیا ہی فتنے اور فساد نازل ہوئے ہیں کوئی ہے کہ کوٹھڑیوں والی عورتوں کو جگادے یعنی تاکہ تہجد پڑھیں۔ بہت عورتیں دنیا میں پوشاک دار ہیں اور آخرت میں برہنہ ہیں دنیا میں باعزت اور آخرت میں گناہ سے فضیحت۔

ف حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ ایک رات سو کر جاگے پھر یہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس امت کے فساد ہونے والے واقعات حضرتؐ کو خواب میں نمود ہوئے۔

عدالت کے احکام

خلیفہ کی اطاعت کرو اگرچہ وہ حبشی غلام ہی ہو

(۱۸۱۲) ق أُمُّ الْحُصَيْنِ اِسْمَعُوا وَاَطِيعُوا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَأْسَهٗ زَبِيبَةٌ۔

بخاری اور مسلم میں ام الحصینؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا مانو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمہیں سردار ہو گو کہ اس کا سر سیاہ منقی ہے۔

ف غلام حبشی کا خلیفہ اور بادشاہ ہونا درست نہیں تو اس حدیث میں ریاست جزئی مراد ہے یعنی اگر حبشی غلام تمہارا جمعدار یا صوبہ دار ہو تو اس کی بھی اطاعت ضروری ہے اگرچہ بظاہر اور کم لیاقت ہو اس واسطے کہ اس کی اطاعت درحقیقت خلیفہ کی اطاعت ہے جس نے اس کو سردار بنایا۔

امارت پر حرص کرنے کی مذمت

(۱۸۱۳) خ أَبُوهُرَيْرَةَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَاِنَّهَا سَتَكُونُ نَدَامَةً

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگ آگے حرص کروگے حکومت پر اور حالانکہ حکومت کا قیامت میں

امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان امام کی اطاعت اسی وقت تک ہے جبتک کوئی گناہ کی بات نہ ہو" میں ذکر کیا ہے۔ حضرت انس سے یہ حدیث ان الفاظ مذکورہ کے ساتھ بخاری میں مروی نہیں مسلم میں بایں الفاظ حضرت انسؓ سے روایت مذکور موجود ہے۔ دحیث

Marfat.com

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔

پچھتاوا ہوگا یعنی ہم کیوں حاکم ہوئے تھے جو آج حساب اور عذاب میں گرفتار ہوئے دودھ پلانے والی تو اچھی ہے اور دودھ چھوڑنیوالی بُری

ف یعنی حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہے کہ آدمی عیش و آرام میں رہتا ہے جیسا عورت جبتک دودھ پلائے جاتی ہے لڑکا خوش رہتا ہے اور انجام حکومت کا برا ہے اس کے زوال سے آدمی رنج اور افسوس میں گرفتار ہوتا ہے جیسے عورت دودھ چھڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہے۔

جو فیصلہ جبراً یا بغیر علماء کی رائے کے نافذ کیا جائے وہ قابل قبول نہیں

(۱۸۱۴) خ اِبْنُ عُمَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَهٗ مَرَّتَیْنِ مُنْصَرَفَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ مِنْ بَنِیْ خُزَیْمَةَ۔

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تیرے روبرو بیزاری ظاہر کئے دیتا ہوں خالد کے کرتب سے یہ حضرتؐ نے دوبار فرمایا جس وقت خالد بن ولید قوم بنی خزیمہ سے پلٹے۔

ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے خالد کو بنی خزیمہ کی قوم پر بھیجا ان کے مسلمان کرنے سو خالد نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو وہ بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے۔ انھوں نے یوں کہا کہ ہم بے دین ہوئے ہم بے دین ہوئے۔ یعنی مسلمان ہوئے اس واسطے کہ کافر مسلمانوں کو بے دین کہتے تھے۔ سو خالد نے ان کو قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا تاکہ قتل کرے تو میں نے کہا واللہ کہ میں اپنے قیدی کو نہ قتل کروں گا اور نہ کوئی میرا ساتھی قتل کرے۔ پھر جب ہم پلٹے تو یہ حال حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خالد سے قصور ہوا کہ بے مطلب سمجھے ان کو مارا الٰہی میں اس میں شریک نہیں۔ معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہے اگر خلاف مقصود غلطی سے یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جائے تو اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ شعر

مادرون را بنگریم و حال را ۔۔۔ نے بروں را بنگریم و قال را

اور خالد کی طرف سے یہ عذر ممکن ہے کہ ان کو حکم تھا کہ اگر وہ اسلام نہ لائیں تو قتل کرو سو انھوں نے اسلام کو صاف ظاہر نہیں کیا اور یہ جو کہا کہ ہم بے دین ہوئے اس میں یہ مطلب بھی ممکن ہے کہ ہم نے اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے۔ شاید عار کے سبب سے اسلام کا لفظ نہ کہا ہو بلکہ یوں کہا کہ ہم بے دین ہوئے۔ واللہ اعلم۔

حضورؐ کا حضرت زید رضی اللہ عنہ کو عبرانی سکھلوانا

(۱۸۱۵) خ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اٰمَنُ یَهُوْدَ عَلٰی كِتَابِیْ قَالَهٗ لَهٗ لَمَّا اَمَرَهٗ اَنْ یَّتَعَلَّمَ

بخاری میں زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا البتہ مجھ کو واللہ اپنے خط لکھانے پڑھانے میں یہودیوں پر اعتماد نہیں۔ یہ حضرتؐ نے زید بن ثابت سے فرمایا جب ان کو

لہ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "حکام کو غیر زبان میں گفتگو کرنے کیلئے ترجمان رکھنا جائز ہے" میں ذکر کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری میں تصریح کی ہے کہ بخاری میں یہ روایت تعلیقاً آئی ہے لیکن تاریخ کبیر میں امام بخاریؒ نے اس کو موصولاً بھی ذکر کیا ہے۔ دیکھو فتح الباری ج ۱۳ ص ۱۶۱ طبع اولیٰ میریہ سنہ ۱۳۰۱ھ۔ (چشتی)

Marfat.com

كِتَابُ الْيَهُوْدِ۔ حکم کیا کہ یہودیوں سے خط لکھنا پڑھنا سیکھ لیں۔

ف مدینے کے گرد یہودی قوم بہت رہتی تھی۔ حضرتؐ سے اور ان سے اکثر خط وکتابت رہتی تھی حضرتؐ یہودیوں کو بلا کر لکھاتے پڑھاتے تھے سو حضرتؐ کو خیال آیا کہ کہیں یہ لوگ عداوت کے سبب سے خط لکھنے پڑھنے میں تفاوت نہ کریں تب زید بن ثابت انصاریؓ سے فرمایا کہ تم ان کا خط لکھنا پڑھنا سیکھ لو۔ انھوں نے پندرہ روز میں سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے سوائے اور بولیوں کا لکھنا پڑھنا سیکھنا درست ہے بشرطیکہ اس میں دین کا کچھ فائدہ ہو۔

ہر ایک کے ساتھ شیطان اور فرشتہ لگا ہوا ہے معصوم تو وہی ہے جسے خدا معصوم رکھے

(۱۸۱۶) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ خَلِيْفَةً اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ۔ [1]

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اس کے دو چھپے رفیق ہوتے ہیں ایک رفیق تو اس کو نیک کام بتاتا ہے اور اس پر رغبت دلاتا ہے اور دوسرا رفیق بدکام سکھاتا ہے اور اس پر رغبت دلاتا ہے اور گناہوں سے تو وہی معصوم ہے جس کو خدا بچائے۔

ف یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے ساتھ بھی ہوتا ہے لیکن پیغمبر تو معصوم ہیں اسواسطے حق تعالیٰ شیطان کو مغلوب رکھتا ہے پیغمبر پر اس کا قابو نہیں چلتا چنانچہ حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ شیطان میرے تابع ہو گیا ہے مجھ کو بدکام کا وسوسہ نہیں دیتا۔ خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوائے کوئی معصوم نہیں۔ اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے نڈر نہیں ہو سکتا۔ یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا اشارہ

(۱۸۱۷) خ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنْ لَمْ تَجِدْنِيْ فَاْتِ اَبَا بَكْرٍ قَالَهٗ لِامْرَأَةٍ اَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ۔ [2]

بخاری میں جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو مجھ کو نہ پائے تو ابوبکرؓ کے پاس آئیو۔ یہ حضرتؐ نے اس عورت سے کہا جس سے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس دوسری بار پھر آنا تب اس نے کہا کہ بھلا بتائیے تو کہ اگر میں آؤں اور حضرتؐ کو نہ پاؤں

ف یعنی اگر میں آؤں اور حضرتؐ کو نہ پاؤں یعنی اگر حضرتؐ کا انتقال ہو گیا ہو تو کیا کروں حضرتؐ نے فرمایا کہ ابی بکرؓ کے پاس آنا جو میں کرتا ہوں سو وہ کرے گا۔ علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث میں صدیق اکبرؓ کی خلافت کا صاف اشارہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دعا کا وعدہ

(۱۸۱۸) خ عَائِشَةُ ذَاكِ لَوْ كَانَ

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

---

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "امام کے مشیروں اور دخیلوں کا ذکر" میں ذکر کیا ہے۔

[2] امام بخاری نے حدیث مذکور اور مابعد والی حدیث کو عنوان "خلیفہ بنانے کا بیان" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

وَاَنَا حَیٌّ فَاسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ۔ یوں ہی ہوگا اگر تیرا انتقال ہوا اور میں زندہ رہا تو تیرے واسطے مغفرت مانگوں گا اور تیرے حق میں دعا کروں گا۔

ف حضرت عائشہؓ نے عرض کی کہ یا حضرتؐ میرے انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجئے گا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

تمنا اور آرزو کرنے کا بیان

حضورؐ کا ارشاد۔ اگر ہجرت کی صفت مجھ میں نہ ہوتی تو میں بھی انصاری ہوتا

(۱۸۱۹) خ عَنْ اَنَسٍؓ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ۔ بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو انصاریوں میں سے میں ایک مرد ہوتا۔

ف یعنی انصاری اصحاب مجھ کو ایسے پسند خاطر ہیں کہ اگر ہجرت کی صفت مجھ میں موجود نہ ہوتی تو میں اپنی ذات کو انصاریوں میں شمار کرتا۔

شخص واحد کی خبر کا بیان

دورِ نبویؐ میں فجر کے اندر دو اذان کا رواج تھا

(۱۸۲۰) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍؓ لَا یَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ یُؤَذِّنُ اَوْ قَالَ یُنَادِیْ بِلَیْلٍ لِیَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَیُوْقِظَ نَائِمَكُمْ لَیْسَ الْفَجْرُ اَنْ یَّقُوْلَ هٰكَذَا وَجَمَعَ بَعْضُ الرُّوَاةِ كَفَّیْهِ حَتّٰی یَقُوْلَ هٰكَذَا وَمَدَّ اِصْبَعَیْهِ السَّبَّابَتَیْنِ۔ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ روکے کسی کو بلالؓ کی اذان اسکی سحری کھانے سے اسواسطے کہ بلالؓ اذان دیتا ہے یا راوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہے رات سے تاکہ تم میں سے جو نماز تہجد پڑھتا ہو وہ آرام کرلے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کھانے کے واسطے جاگے اور فجر کا وقت وہ نہیں جو اس طرح اشارہ کرے اور بعضے اس حدیث کے راوی نے اپنی دونوں ہتھیلیاں ملا کر اونچا کر کے دکھایا یعنی جو لمبی اونچی روشنی اول ہوتی ہے اس کا نام صبح نہیں حضرتؐ نے فرمایا جبتک اس طرح نہ اشارہ کرے اور حضرتؐ نے اپنی کلمے دو انگلیوں کو ملا کر پھیلایا داہنے اور بائیں یعنی صبح وہ ہے جس کی روشنی چوڑی ہو۔

ف یعنی صبح دو قسم ہے ایک صبح کاذب جس کی لمبی روشنی ہوتی ہے اسوقت تک روزہ دار کو کھانا اور پینا حرام نہیں اور فجر کی نماز اس وقت درست نہیں۔ دوسری صبح صادق جس کی روشنی چوڑی چکلی ہوتی ہے اس وقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہے۔

سلہ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "لفظ لو (اگر) کا استعمال جائز ہے" میں ذکر کیا ہے۔ سلہ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "شخص واحد کی خبر اذان، نماز روزہ اور فرائض وغیرہ میں معتبر مانی گئی ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

اعتصام[1] کا بیان

حضورؐ کی سنت کی پیروی کرنا چاہئے

(۱۸۲۱) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ يَّأْبٰى قَالَ وَمَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری سب امت بہشت میں داخل ہوگی مگر جس نے کہ نہ مانا اور انکار کیا۔ لوگوں نے کہا کہ انکار کرنے والا کون ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شریعت سے راضی نہ ہوا اس نے نہ مانا اور وہی منکر ہوا۔

ف اس حدیث میں اتباع سنت کی فضیلت ہے اور بدعت اور احکام شرعی سے راضی نہ ہونے پر انکار ہے۔

(۱۸۲۲) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ دَعُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ اِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ فَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ سے سوال کرنا چھوڑو جب تک کہ تم کو چھوڑوں اور نہ بتلاؤں تم سے اگلی امتوں کو تو ان کے سوال اور اختلاف ہی نے غارت کیا کہ اپنے پیغمبروں پر اختلاف کرتے تھے سو جبکہ میں تم کو کسی چیز سے منع کروں تو اس سے بچا کرو اور جبکہ میں کسی چیز کے کرنے کا حکم کروں تو اس کو کیا کرو جتنا کہ تم سے ہو سکے۔

ف حضرتؐ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو تم پر حج فرض ہوا سو تم حج کو ادا کرو تو ایک شخص نے کہا کہ یا حضرتؐ کیا ہر سال حج فرض ہے حضرتؐ چپ رہے یہاں تک کہ اس نے تین بار پوچھا پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہتا تو ہر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم سے کبھی نہ ہو سکتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی بیہودہ سوال نہ کیا کرو جو تمہارے حق میں بہتر ہے اس کو میں خود بیان کر دیتا ہوں تم کو اتنی کاوش کرنا کیا ضرور ہے۔

بلا وجہ سوال کرنے کی ممانعت

(۱۸۲۳) ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِهٖ۔

بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک سب مسلمانوں میں بڑا گنہگار مسلمان وہ ہے کہ جس نے وہ بات پوچھی کہ حرام نہ تھی پھر اسی کے پوچھنے سے حرام ہو گئی۔

ف مسئلہ پوچھنا دو قسم ہے ایک تو وہ ہے کہ اس کی حاجت پڑے اور وہ بات معلوم نہیں تو دریافت کے واسطے پوچھے یہ تو درست ہے بلکہ اس کا حکم ہے کہ دریافت کرے دوسرے یہ کہ ناحق بے حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا یہ منع ہے سو اسی کو حضرتؐ نے منع کیا کہ ناحق بے حاجت باتیں نہ پوچھا کرو شاید حلال چیز تمہارے بے فائدہ سوال سے حرام ہو جائے اور تم گنہگار ہو۔

---

[1] کتاب و سنت پر سختی سے عمل پیرا رہنا۔ (چشتی)

Marfat.com

حضورؐ کا ارشاد: فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُھُمْ بِاللّٰہِ وَاَشَدُّھُمْ لَہٗ خَشْیَۃً

(۱۸۲۴) ق عَائِشَۃُ مَابَالُ اَقْوَامٍ یَتَنَزَّھُوْنَ عَنِ الشَّیْءِ اَصْنَعُہٗ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُھُمْ بِاللّٰہِ وَاَشَدُّھُمْ لَہٗ خَشْیَۃً۔ [1]

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا جو آپ کو بہت دور کھینچتے ہیں اس چیز سے جو میں کرتا ہوں سو قسم ہے خدا کی کہ میں ان سے زیادہ تر جانتا ہوں خدا کو اور ان کی نسبت میں خدا سے نہایت خوفزدہ ہوں۔

ف حضرتؐ نے خود کوئی کام کیا اور لوگوں کو کرنے کی اجازت دی تو بعضے لوگوں نے اس کو کچھ ہلکا جانا اور اس کے کرنے میں تامل کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ جس چیز کی شرع میں اجازت اور رخصت ہے اس کا ہلکا جاننا یا اس کو خلاف تقوی اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہیں ہے۔ شعر

بصدق وصفا کوش و ورع و تقی ولیکن میفزائے بر مصطفیٰ

حضورؐ کی پیشینگوئی: تم لوگ ضرور اگلوں کے رستے چلوگے

(۱۸۲۵) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَاْخُذَ اُمَّتِیْ مَاخَذَ الْقُرُوْنِ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَفَارِسَ وَالرُّوْمِ قَالَ وَمَنِ النَّاسُ اِلَّا اُولٰئِکَ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی جب تک کہ نہ کرنے لگے میری امت اگلے زمانوں کے طریقوں کو بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یعنی بے تفاوت جو اگلے زمانے کے کافروں کی رسمیں تھیں سو میری امت بھی کریگی۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا مجوسی اور نصاری کی طرح لوگ ہو جائیں گے حضرتؐ نے فرمایا اور کون لوگ ہیں سوائے ان کے یعنی انہیں کے قدم بقدم چلیں گے۔

ف مجوس اور نصاری کی یہ رسمیں تھیں کہ ریشمین کپڑا پہننا چاندی سونے کے برتنوں میں کھانا پینا نجومی سے پوچھکر کام کرنا داڑھی منڈانا گناہوں پر اڑ جانا توبہ نہ کرنا شریعت کے حکموں پر خیال نہ کرنا، شراب پینا سو افسوس کہ یہ سب رسمیں مسلمانوں میں جاری ہوگئیں خصوصاً ہندوستان میں حضرتؐ نے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا۔

توحید کا بیان اور فرقۂ جہمیہ کا رد

خدا اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا

(۱۸۲۶) خ جَرِیْرٌ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ۔ [2]

بخاری میں جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ رحم کرے گا خدا اس پر جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

ف یعنی ظالم پر جو آدمیوں کو ناحق ستاوے خواہ زبان سے خواہ ہاتھ سے خدا کی رحمت نہ ہوگی۔

---

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "دین میں اختلاف کرنے کی ممانعت" میں ذکر کیا ہے۔ [2] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "رحمۃ اللہ" کا ارشاد قال ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنی میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

اللہ سے زیادہ کوئی صبر کرنے اور غصہ روکنے والا نہیں

(۱۸۲۷) ق اَبُوْمُوْسٰی لَآ اَحَدَ اَصْبَرُ عَلٰی اَذًی سَمِعَہٗ مِنَ اللّٰہِ اِنَّہٗ یُشْرَکُ بِہٖ وَیُجْعَلُ لَہُ الْوَلَدُ ثُمَّ ھُوَ یُعَافِیْھِمْ وَیَرْزُقُھُمْ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اینداس کے خدا سے زیادہ کوئی صبر کرنے والا اور غصے کا روکنے والا نہیں حال تو یہ ہے کہ لوگ اس کے ساتھ شرک کرتے ہیں اور اولاد اس کی ٹھہراتے ہیں اس پر بھی کافروں کو آرام میں رکھتا ہے اور روزی دیتا ہے۔

ذبح کے وقت اللہ کا نام لینا چاہیئے

(۱۸۲۸) ق عَائِشَۃُ اُذْکُرُوْا اَنْتُمُ اسْمَ اللّٰہِ وَکُلُوْا۔ [2]

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم ذکر کر لیا کرو خدا کے نام کو اور کھایا کرو۔

ف حضرت عائشہؓ نے کہا کہ یارسول اللہ چند قوم ہیں کہ تازہ ایمان لائے ہیں ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیتے ہیں یا نہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام کو خیر کا گمان کرنا چاہیئے وہ لوگ خدا کے نام کو ذبح کے وقت ترک نہ کرتے ہوں گے تم اپنے رفع شبہے کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہیں کہ اگرچہ انھوں نے ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمہاری بسم اللہ کہنے سے پاک ہو جائے گا اس واسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت شرط ہے۔

خدا کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے

(۱۸۲۹) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَّا قَضَی الْخَلْقَ کَتَبَ عِنْدَہٗ فَوْقَ عَرْشِہٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ۔ [1]

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جب خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر اپنے پاس لکھ رکھا کہ مقرر میری رحمت آگے بڑھ گئی میرے غصے پر۔

ف یعنی غصے سے خدا کی رحمت زیادہ ہے اسی سبب سے کافروں اور گنہگاروں کو جلد نہیں پکڑتا اور عذاب میں شتابی نہیں کرتا۔ گناہ دیکھتا ہے اور پردہ ڈالتا ہے روزی بند نہیں کرتا۔

حضورؐ کا ارشاد: اللہ تعالیٰ سے فردوس مانگا کرو

(۱۸۳۰) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ اَعَدَّھَا اللّٰہُ لِلْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ کُلُّ دَرَجَتَیْنِ مَا بَیْنَھُمَا کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّہٗ اَوْسَطُ الْجَنَّۃِ وَاَعْلَی الْجَنَّۃِ وَفَوْقَہٗ

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں سو درجے ہیں کہ خدا نے اپنی راہ میں لڑنے والوں کیواسطے تیار کر رکھے ہیں دو دو درجوں میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں سو تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اس واسطے کہ فردوس عمدہ بہشت درمیانی اور اونچی بہشت ہے اور اس کے

---

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان ارشاد باری ھو الرزاق ذو القوۃ المتین میں ذکر کیا ہے۔
[2] " " " " اللہ تعالیٰ کے ناموں کے وسیلے سے دعا مانگنا اور پناہ مانگنا چاہیئے " میں ذکر کیا ہے۔
[3] " " " " اور ما بعد کے عنوانات کی حدیثوں کو عنوان ارشاد باری وکان عرشہ علی الماء " میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ۔ اوپر خدا کا عرش ہے اور اسی سے بہشت کی نہریں پھوٹ نکلتی ہیں۔

ف فردوس اس باغ کو کہتے ہیں جس میں رنگ برنگ کے پھول اور طرح طرح کے میوے ہوں بہشت کی نہریں چار ہیں ایک نہر پانی کی، دوسری دودھ کی، تیسری شہد کی، چوتھی عمدہ شراب کی۔

رزق کی تنگی اور فراخی دونوں اللہ کے ہاتھ میں

(۱۸۳۱) **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْأٰى لَا تَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَرَاَيْتُمْ مَّا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَمِيْنِهٖ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْقَبْضُ اَوِ الْفَيْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ۔

بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی قدرت کا داہنا ہاتھ پُر ہے خرچ کرنا اس کو کم نہیں کرتا دستِ قدرت شب و روز انڈیلنے والا ہے یعنی ہر دم فیض کا ریلا جاری ہے بھلا دیکھو تو کہ جو کہ خدا نے خرچ کیا جب سے آسمانوں اور زمین کو بنایا اتنے خرچ نے تو اس کے داہنے ہاتھ میں سے کچھ کم نہیں کیا اور حالانکہ یہ فیض اسوقت سے ہے کہ عرش خدا پانی پر تھا یعنی ازل سے اور خدا کے دوسرے ہاتھ میں روک ہے یا یوں فرمایا کہ فیض ہے کسی کو اٹھاتا ہے اور کسی کو جھکاتا ہے

ف یعنی کشائش اور تنگی دونوں خدا کی صفتیں ہیں۔

نماز روزے اور ایمان کی جزا جنت ہے

(۱۸۳۲) **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا۔

صحیح بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے سچے دل سے خدا کو اور اس کے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا کرم اور فضل کی راہ سے ضرور ہو گیا خدا پر اس کا بہشت میں لیجانا خواہ اپنا وطن اس نے خدا کی راہ میں جہاد کیواسطے چھوڑا ہو یا اسی زمین میں ٹھہرا رہا ہو جس میں پیدا ہوا۔

ف اس حدیث کی پوری روایت بخاری میں یوں ہے کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگوں کو خوشخبری سنا دیں کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت میں سو سو بلند درجے ہیں کہ خدا نے غازیوں کے واسطے مقرر کئے ہیں ہر ایک درجے میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں سو جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتوں کے درمیان میں ہے اور سب سے اونچی اور اس کے اوپر خدا کا عرش ہے اور اسی سے بہشت کی سب نہریں نکلی ہیں۔ یعنی ہر چند جہاد پر بہشت موقوف نہیں اصل نجات کے واسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہے لیکن تم ہمت کو پست نہ کرو کہ صرف نجات پر قناعت کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تاکہ فردوس پاؤ جس کے آگے سب بہشتیں پست ہیں۔ اس حدیث میں فرشتوں اور خدا کی کتابوں کا اور تقدیر اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہیں فرمایا اس واسطے کہ جب آدمی رسول پر

Marfat.com

ایمان لایا تو ان کا بھی ضرور ایمان لائے گا کہ تمام قرآن اور حدیث میں ان کا بیان موجود ہے اور نماز روزے کے ساتھ زکوۃ اور حج کا ذکر نہیں فرمایا اس واسطے کہ زکوٰۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہے محتاج پر نہیں اور نماز روزہ سب پر فرض ہے مالدار ہو یا محتاج۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہاں حکم عام بیان فرمانا منظور ہوا جو سب مسلمانوں کو شامل ہو۔ مصنف نے ایمان کی حدیث مقدم کی اس واسطے کہ ایمان سب عبادت اور نیکیوں کی جڑ ہے۔ بدون ایمان کے کوئی عبادت اور نیکی درست نہیں۔

فضل خداوندی کی وجہ سے گنہگار بھی ہمیشہ دوزخ میں نہ رہینگے

(۱۸۳۳) خ اَنَسٌ لَیُصِیْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ یُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ فَیُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِیُّوْنَ۔ [1]

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا چند لوگوں کو سوختگی دوزخ کا اثر لگ جائیگا گناہوں کے سبب سے جو ان سے ہوگئے یہ عذاب ہوگا بدکاری کا بدلا پھر خدا ان کو بہشت میں داخل کریگا اپنی مزید رحمت سے سو ان کا لقب جہنمی ہوگا

ف نوادر الاصول میں روایت ہے کہ یہ لوگ جناب الٰہی میں عرض کریں گے کہ الٰہی جیسے تو نے اپنے کرم سے ہم کو دوزخ سے نکالا ویسے ہی یہ لقب بھی دور کردے تو حق تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجے گا وہ ان کے ہاتھوں سے اس لقب کو مٹا ڈالے گا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بدکار ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیں گے ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پائیں گے۔

جو بندہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اسکی ملاقات کو پسند فرماتا ہے

(۱۸۳۴) خ اَبُوْهُرَیْرَةَ اِذَا اَحَبَّ الْعَبْدُ لِقَآئِیْ اَحْبَبْتُ لِقَآءَهٗ وَاِذَا كَرِهَ لِقَآئِیْ كَرِهْتُ لِقَآءَهٗ۔ [2]

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب بندے نے میرا ملنا دوست رکھا تو میں بھی اس کا ملنا دوست رکھتا ہوں اور جب اس کو میرا ملنا برا لگا تو مجھ کو بھی اس کا ملنا برا لگتا ہے۔

ف یعنی ایماندار کو مرتے وقت مغفرت کی بشارت ہوتی ہے تو وہ موت کا اور خدا کی حضوری کا مشتاق ہوتا ہے اور کافر کو مرتے وقت عذاب نظر آتا ہے تو وہ موت سے اور خدا کی حضوری سے گھبراتا ہے۔

دوزخ سے بچو اگر کچھ خیرات کرکے یا نیک بات کہکر ہی ہو

(۱۸۳۵) خ عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ لَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ تَرْجُمَانٌ فَیَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ وَیَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ فَیَنْظُرُ

بخاری میں عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں مگر کہ اس سے قیامت میں خدا کلام کریگا اس طرح پر کہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا یعنی دوبدو بلا واسطہ خدا کلام کریگا پھر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھے گا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا او

---

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "اللہ تعالیٰ کا ارشاد ان رحمت اللہ قریب من المحسنین" میں ذکر کیا ہے۔
[2] " " " " " " انزلہ بعلمہ والملائکۃ یشھدون" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

نظر کرے گا اپنے بائیں کو تو نہ دیکھے گا مگر اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کرے گا تو کچھ نہ دیکھے گا سوائے دوزخ کے کہ اس کے منہ کے سامنے ہے سو لوگو بچو دوزخ سے اگرچہ آدھی کھجور ہی دیکر سہی۔ پھر جس کو آدھی کھجور بھی نہ ملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے۔

ف یعنی ایسا سخت وقت ہر ایک مسلمان کے سامنے آنے والا ہے کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کرے گا اور داہنے بائیں نیک یا بد اپنے اعمال ہوں گے اور سامنے دوزخ دہک رہی ہوگی۔ پھر حضرت نے اس نازک وقت کی تدبیر بتائی یعنی خدا کی راہ میں کچھ دینا اگرچہ تھوڑا ہو پھر اگر دینے کا کچھ بھی مقدور نہ ہو تو نیک بات سے مسلمان کے دل ہی کو خوش کردے۔ معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہے۔

جنتی جنت میں جو چاہے گا سو پائے گا

(۱۸۳۶) خ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَوَلَسْتَ فِيمَا اشْتَهَيْتَ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ فَأَسْرَعَ وَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ وَتَكْوِيرُهُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک بہشتی مرد نے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجھ کو حاصل نہیں جو تیرا جی چاہتا ہے اس نے کہا کہ کیوں نہیں سب کچھ موجود ہے لیکن کھیتی ہی کرنا بہت بھاتا ہے پھر اس نے جلدی کی اور بیج بویا سو اس کے جمنے اور زور پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑوں برابر ڈھیر لگ جانے نے پلک مارنے سے بھی شتابی کی یعنی ہنوز پلک نہ جھپکی تھی کہ یہ سب کام ہو گئے پھر خدا فرمائے گا اس کو لے آ اے آدم کے بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہ بھر سکے گی۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہے گا سو پائے گا۔

قرآن پاک کو خوش آوازی سے پڑھنا چاہئے

(۱۸۳۷) خ أَبُو هُرَيْرَةَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ ہمارے طور پر نہیں جو قرآن کو سمجھ بوجھ کے دنیا سے یا اور شعر سخن سے بے پروا نہ ہو جائے یا یہ مطلب کہ جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے اور سر اور رشد کی رعایت نہ کرے وہ ہماری سنت پر نہیں۔

ف عرب کا دستور تھا کہ مجلسوں میں اور سیر سفر میں شعر خوانی کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کسی کلام کی

۱؎ امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا انبیاء علیہم السلام سے کلام فرمانا" میں ذکر کیا ہے۔
۲؎ " " " " " " "جنتیوں سے اللہ تعالیٰ کا کلام فرمانا" میں ذکر کیا ہے۔
۳؎ " " " " " " "ارشاد باری واسروا قولکم او اجھروا بہ انہ علیم بذات الصدور" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

کچھ حاجت نہیں کہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشر سے ممکن نہیں اور اگر قرآن کا مطلب سمجھے تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہے کسی کتاب میں ایسی نصیحت اور پند نہیں تو باوجود قرآن کے جو شخص کہ اور شعر و سخن سے دل لگائے یا دنیا سے اس کا دل سرد نہ ہو وہ حقیقت میں حضرتؐ کی راہ سے بے نصیب رہا اور دوسرا مطلب اس حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہے بشرطیکہ حرف کم زیادہ نہ ہو اور راگ راگنی کو دخل نہ دے کہ اس میں قرآن کی عظمت اور جلال میں خلل پڑتا ہے۔

رشک کے قابل دو باتیں ہیں

(۱۸۳۸) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَيُرْوٰى لَا حَسَدَ اِلَّا فِى اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهٗ فِى حَقِّهٖ فَيَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ۔ ؎

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپس میں حسد اور بغض نہ کیا کرو اور ایک روایت یوں ہے کہ حسد کرنا لائق نہیں مگر دو آدمی میں ایک تو وہ مرد جس کو خدا نے قرآن دیا ہے سو وہ اس کو رات اور دن کی ساعتوں میں پڑھا کرتا ہے تو وہ کہے کہ اگر مجھ کو یہی قرآن آتا یا توفیق ہوتی جیسے اس کو ہے تو میں بھی کرتا جیسا یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ مرد جس کو خدا نے مال دیا ہے سو وہ اس کو بجا خرچ کیا کرتا ہے تو یوں کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا جیسا اس کے پاس ہے تو میں بھی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہے۔

ف حسد یہ ہے کہ دوسرے کا بھلا نہ دیکھ سکے اور چاہے کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہے اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا میں گرفتار ہے گویا حسد کرنے والا خدا سے غصے ہوتا ہے کہ کیوں اس کو دیا مجھ کو نہ دیا لیکن کسی دیندار کو دیکھ کر آرزو کرنا کہ خدا ہم کو بھی ایسا کرے تو درست ہے یہ حسد نہیں اس کو غبطہ کہتے ہیں۔

اہلِ کتاب کی تکذیب اور تصدیق کرنے کی ممانعت

(۱۸۳۹) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ۔ ؎

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کتاب والوں یعنی یہود اور نصاریٰ کو نہ سچا جانو ان کو نہ جھٹلاؤ اور کہو کہ ہم نے مانا خدا کو اور اس کو مانا جو ہم پر اترا یعنی قرآن اور جو اگلے پیغمبروں پر اترا۔

ف حضرتؐ کے وقت میں یہود توریت کو عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور مسلمانوں کے واسطے عربی میں اس کا ترجمہ کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ان کو سچا نہ جانو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہو اور جھوٹا بھی نہ جانو شاید کہ سچی بات ہو اور مجمل یوں کہو کہ ہم قرآن اور توریت اور انجیل کو مانتے ہیں مگر ہم کو تمہارا اعتماد نہیں خدا جانے کہ تم نے کیا رکھا ہے اور کیا بگاڑا۔

؎ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "حضورؐ کا ارشاد ان دو شخصوں کے بارے میں جنھیں قرآن اور دولت عطا ہوئی" میں ذکر کیا ہے۔
؎ " " " " عربی زبان میں اللہ کی اتاری ہوئی کتابوں کی تفسیر کرنا جائز ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

تقدیر کا بیان

(۱۸۴۰) م سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِعْمَلُوْا وَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ۔ [1]

مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا جس کے واسطے وہ پیدا ہوا

ف اصحابؓ نے کہا کہ یا حضرت جب ہر چیز مقدر ٹھہری تو عمل اور عبادت کیا ضرور۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمل کو تقدیر کے مخالف نہ سمجھو بلکہ تمہارا یہ نیک عمل بھی اثر ہے تقدیر کا۔

ماں کے پیٹ میں انسان کی پیدائش وغیرہ کا بیان

(۱۸۴۱) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ يَكْتُبُ رِزْقَهٗ وَاَجَلَهٗ وَعَمَلَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ فَوَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَآ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَآ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر خدا اس کی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور چار باتوں کا اس کو حکم ہوتا ہے کہ اس کی روزی لکھتا ہے یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اس کی عمر لکھتا ہے کہ کتنا جیے گا اور اس کے عمل لکھتا ہے کہ کیا کیا کرے گا اور یہ لکھتا ہے کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بد بخت دوزخی ہوگا سو میں قسم کھاتا ہوں اس کی جس کے سوائے کوئی معبود نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں سے کوئی بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ دوزخ میں اور اس میں سوائے ایک ہاتھ کے کچھ فرق نہیں رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہوتا ہے سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے۔

ف اس حدیث میں انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان ہے۔ عوام لوگ اس کا مطلب خصوصاً تقدیر کا بھید نہیں سمجھ سکتے۔ اس کے سمجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت کیا چاہیے کہ جب خاتمہ پر مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نہ کرے اس واسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہے

[1] صحیح مسلم میں حدیث مذکور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

کہ کیا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نہ جاننا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اس کا خاتمہ بخیر ہو۔ بعضے نادان کہتے ہیں کہ جب خاتمے پر بات رہی تو جوانی میں عیش کر لینا چاہیے ضعیفی میں توبہ کر لیں گے سو یہ شیطان نے ان کو دھوکا دیا ہے اس واسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہاں سے یقین ہوا شاید جوانی میں موت آجائے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہے عاقل آدمی اگر غور کرے تو اس کو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہیں اسواسطے کہ ع شاید نفس نفسِ واپسیں بود۔ الٰہی اپنے کرم سے ہم کو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین

(۱۸۴۲) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ آدمی ایک مدت دراز تک بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اس کا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہے اور بعضا آدمی مدت دراز تک دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اس کا خاتمہ بہشتیوں کے کام پر ہوتا ہے۔

ف یعنی خاتمے کا اعتبار ہے اول کاموں پر کچھ اعتماد نہیں تو علم و عبادت پر گھمنڈ نہ چاہیے۔

(۱۸۴۳) م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ اثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى فَيَقْضِيْ رَبُّكَ مَا شَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَجَلُهٗ فَيَقُوْلُ رَبُّكَ مَا شَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ رِزْقُهٗ فَيَقُوْلُ رَبُّكَ مَا شَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيْفَةِ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَزِيْدُ عَلٰى اَمْرٍ وَّلَا يَنْقُصُ۔

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نطفے پر بیالیس دن گذر جاتے ہیں تو اس کی طرف خدا فرشتے کو بھیجتا ہے سو وہ اس کی صورت بناتا ہے اور اس کے کان اور آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈیاں جدا جدا بناتا ہے پھر فرشتہ کہتا ہے کہ اے رب یہ مرد بنے گا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہے جیسا چاہتا ہے اور اس کو لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ پوچھتا ہے کہ اے رب اس کی زندگی کتنی ہے اور موت کب ہے سو فرما دیتا ہے تیرا رب جتنا چاہتا ہے اور فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ پوچھتا ہے کہ اے رب اس کی روزی کتنی ہے سو خدا فرما دیتا ہے جتنا چاہتا ہے اور فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ پھر فرشتہ اس حساب کے بند کو باہر نکال لاتا ہے اپنے ہاتھ میں پھر اس میں نہ کچھ بڑھتا ہے نہ گھٹتا۔

ف فرشتے خدا کی طرف سے عالم کے سب کاموں پر مقرر ہیں لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے سپرد کاموں میں ایسا اختیار نہیں رکھتے کہ جو چاہیں سو کریں بلکہ ہر ایک کام میں ذرا ذرا سی بات کو خدا سے پوچھتے ہیں سبحان اللہ مالک اور حاکم اس کا نام ہے کہ عرش سے فرش تک لاکھوں فرشتے داروغہ ہیں لیکن بدون اس کے حکم نہ کوئی پتا ہلے نہ قطرہ گرے۔ اور یہ جو عالم میں مشہور ہے کہ آدمی کی کھوپڑی میں ماتھے پر جو نقش ہیں وہ قسمت کا لکھا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس بات کی کچھ اصل نہیں اس واسطے کہ قسمت کے حساب کو فرشتہ باہر نکال لاتا ہے واللہ اعلم۔ اوپر حدیث میں تھا کہ چالیس دن نطفہ رہتا ہے اور

Marfat.com

چالیس دن خون بستہ ہوتا ہے اور چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیالیس ہی دن کے بعد گوشت اور ہڈیاں بنتی ہیں تو مطلب یہ کہ بیالیس دن کے بعد بدن بطور خاکہ تیار ہوتا ہے اور کمال پوری صورت بعد چار مہینے کے ہوتی ہے تو دونوں حدیثوں کا ایک ہی مطلب ہوا۔ واللہ اعلم

اللہ تعالیٰ کے سامنے حضرت آدم اور موسیٰ علیہما السلام کا باہم گفتگو فرمانا

(۱۸۴۴) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی یَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَیَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّۃِ فَقَالَ لَہٗ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسٰی اصْطَفٰکَ اللّٰہُ بِکَلَامِہٖ وَخَطَّ لَکَ التَّوْرٰۃَ بِیَدِہٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدَّرَہُ اللّٰہُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بحث کی آدمؑ اور موسیٰؑ نے سو کہا موسیٰؑ نے اے آدم تو ہمارا باپ ہے تو نے ہم کو بے نصیب کیا اور ہم کو تو نے بہشت سے نکالا یعنی اگر تم گیہوں نہ کھاتے تو بہشت سے تم اور تمہارے فرزند نہ نکالے جاتے تو آدمؑ نے موسیٰؑ سے کہا کہ تو موسیٰؑ ہے کہ تجھ کو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجھ کو توریت اپنے دست قدرت سے لکھ دی کیا مجھ کو ملامت کرتا ہے اور الزام دیتا ہے اس کلام پر جو خدا نے میری تقدیر میں لکھا تھا چالیس برس میرے پیدا کرنے سے پہلے تو جیت گئے آدمؑ موسیٰؑ سے۔

ف پوری روایت مصابیح میں یوں ہے کہ گفتگو کی آدمؑ اور موسیٰؑ نے اپنے رب کے پاس تو غالب ہوئے آدمؑ موسیٰؑ پر۔ کہا موسیٰؑ نے تو ہی آدم ہے کہ تجھ کو خدا نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح تجھ میں پھونکی تھی اور فرشتوں سے تجھ کو سجدہ کرایا اور تجھ کو اپنی بہشت میں رکھا پھر تو نے اپنے گناہ سے لوگوں کو زمین پر گرایا۔ تو آدم نے کہا تو ہی موسیٰؑ ہے کہ تجھ کو خدا نے اپنی پیغمبری اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجھ کو توریت دی جس میں ہر چیز کا مفصل بیان ہے اور تجھ کو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کر لیا سو بتلا تو خدا نے توریت کو میرے پیدا کرنے سے پہلے کتنے برس آگے لکھا تھا موسیٰؑ نے کہا چالیس برس۔ آدم نے کہا کیا تو نے یہ مطلب بھی دیکھا کہ آدم نے نافرمانی کی موسیٰؑ نے کہا کہ ہاں آدمؑ نے کہا پھر کیوں مجھ کو ملامت کرتا ہے اس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر میں چالیس برس میری پیدائش سے آگے ٹھہر چکا تھا۔ حضرتؐ نے فرمایا سو جیت گئے آدمؑ موسیٰؑ سے۔

ف یہ گفتگو حضرت موسیٰؑ کے انتقال کے بعد عالم ارواح میں ہوئی اور جب تک حضرت آدمؑ اس عالم میں زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے۔ اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آدمی اپنے گناہوں کو تقدیر کی طرف حوالہ کر کے آپ کو بے قصور سمجھے اس واسطے کہ عالم اجسام کا قیاس ارواح پر صحیح نہیں شیطان نے اپنے گناہ اس عالم میں تقدیر کی طرف نسبت کئے اور آپ کو بے قصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور حضرت آدمؑ نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے آدمیت اور بندگی ادب کا تمام ہے اور بے ادبی شیطانی کام ہے۔ شعر

بندگی نبود بجز عجز و ادب ❊ بے ادب محروم شد از فضل رب

Marfat.com

(۱۸۴۵) م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَآئِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مخلوقات کی تقدیریں اور اندازے لکھے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے، فرمایا کہ عرش خدا کا پانی پر تھا۔

ف جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اس کو اول لوح محفوظ میں لکھا پھر اس کے موافق عالم کو بنایا اور معلوم ہوا کہ پانی کا وجود آسمان و زمین سے مقدم ہے۔

اللہ تعالیٰ قلوب کو جدھر چاہتا ہے پھیر دیتا ہے

(۱۸۴۶) م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ يُّصَرِّفُهٗ حَيْثُ يَشَآءُ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر آدمیوں کے سب دل خدائے مہربان کے ایسے قابو میں ہیں جیسے ایک دل اس کو پھیرتا ہے جدھر چاہتا ہے۔

ف انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ یہ دعا بہت مانگتے تھے کہ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جمائے رکھ۔ سو میں نے کہا کہ یا حضرتؐ ہم آپ ایمان لائے ہیں، اسلام کے دین کو ہم سچ جانتے ہیں کچھ ہمارے بچلنے کا بھی آپ کو ڈر ہے جو آپ یہ دعا مانگا کرتے ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کو نڈر نہ ہونا چاہیے خدا سے ڈرا کرے اور ایمان ثابت رہنے کی دعا مانگا کرے کہ مسلمان کو کافر ہونا اور کافر کو مسلمان ہونا کچھ دور نہیں۔

(۱۸۴۷) م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اے دلوں کے پھیرنے والے پھیر دے ہمارے دلوں کو اپنی طاعت پر۔

ہر چیز تقدیر الٰہی سے ہوتی ہے

(۱۸۴۸) ق اِبْنُ عُمَرَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ اَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر سے ہے یہانتک کہ حمق اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہے۔ راوی کو شک ہے کہ حضرتؐ نے اول عجز کا لفظ فرمایا یا کیس کا۔

ف یعنی جب ہر چیز تقدیر سے ٹھہری تو نادانی اور ہوشیاری بھی تقدیر سے ہے تو دانا کو لازم ہے کہ اپنی دانائی پر گھمنڈ نہ کرے اپنی تدبیر اور کرتب کا اس میں دخل نہ سمجھے اور نادان پر نہ ہنسے بلکہ خدا کا شکر کرے کہ اس کو ہوشیار کیا، دیوانہ باؤلا نہیں کر ڈالا۔

Marfat.com

زنا وغیرہ کا جو حصہ مقرر ہو چکا ہے وہ پورا ہو کر رہیگا

(۱۸۴۹) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلٰی ابْنِ اٰدَمَ حَظَّہٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَکَ ذٰلِکَ لَا مَحَالَۃَ فَزِنَا الْعَیْنَیْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰی وَتَشْتَھِیْ وَالْفَرْجُ یُصَدِّقُ ذٰلِکَ اَوْ یُکَذِّبُہٗ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرام کاری کا حصہ مقرر کیا ہے ضرور اس کو پاویگا۔ سو آنکھ کی حرام کاری بیگانی عورت کو دیکھنا ہے اور زبان کی حرام کاری اس سے شہوت سے بات کرنا اور جی کی حرام کاری آرزو کرنا ہے اور چاہا کرنا ہے اور شرمگاہ کبھی اس کو سچا کر دیتی ہے اگر اس نے بھی حرام کاری کی یا کبھی اس کو جھوٹا کرتی ہے جو اس نے حرام کاری نہ کی۔

ف شہوت سے دیکھنے اور بات کرنے کو اس واسطے زنا فرمایا کہ یہ زنا کا وسیلہ اور سبب ہیں۔

حضرت خضرؑ کا بچہ کو قتل کرنا حکمت پر مبنی تھا

(۱۸۵۰) ق اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَہُ الْخَضِرُ طُبِعَ کَافِرًا وَّلَوْ عَاشَ لَاَرْھَقَ اَبَوَیْہِ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا۔

بخاری اور مسلم میں ابی ابن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک جس لڑکے کو خواجہ خضرؑ نے مار ڈالا تھا وہ پیدائشی کافر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے ماں باپ کو بلا میں ڈالتا کفر اور نافرمانی سے۔

ف حضرت موسیٰؑ اور خضرؑ کا قصہ قرآن میں مذکور ہے اس کی طرف حضرتؐ نے اشارہ کیا یعنی خضرؑ نے جو لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا بدون حکمت نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ نے جنت کے لئے ایک مخلوق پیدا کی ہے اور ایک دوزخ کیلئے

(۱۸۵۱) م عَائِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْجَنَّۃَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِھٰذِہٖ اَھْلًا وَّلِھٰذِہٖ اَھْلًا۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اس کے واسطے بھی لوگ بنائے اور اس کے واسطے بھی۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکیں ہیں اور یہی مذہب ہے اہلسنت کا۔

(۱۸۵۲) م عَائِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ لِلْجَنَّۃِ اَھْلًا خَلَقَھُمْ لَھَا وَھُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِھِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَھْلًا خَلَقَھُمْ لَھَا وَھُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِھِمْ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا نے بہشت کے واسطے لوگ بنائے اسوقت ان کو بہشتی ٹھہرایا جب کہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اسوقت سے ان کو دوزخی ٹھہرایا جبکہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔

ف یعنی روز ازل میں بہشتی اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے تقدیر پر مسلمان ایمان لائے اس کے بھید کو دنیا میں تلاش نہ کرے آخرت میں اس کی وجہ معلوم ہوگی۔ دنیا شب تاریک ہے اندھیرے میں کچھ نظر نہیں آتا۔

۳۸/۱

لہ امام مسلم نے حدیث مذکور اور مابعد کے عنوان ان کی حدیثوں کو عنوان "ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

عمر اور رزق میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی

(۱۸۵۳) م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ قَدْ سَاَلْتَ اللّٰهَ لِاٰجَالٍ مَضْرُوْبَةٍ وَّاٰيَامٍ مَّعْدُوْدَةٍ وَّاَرْزَاقٍ مَّقْسُوْمَةٍ لَّنْ يُّعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهٖ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهٖ وَلَوْ كُنْتَ سَاَلْتَ اللّٰهَ اَنْ يُّعِيْذَكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ اَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَّاَفْضَلَ۔ فَاَلَمَّ بِاُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا سَمِعَهَا تَدْعُوْا وَتَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِزَوْجِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِاَبِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَبِاَخِيْ مُعَاوِيَةَ۔

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے خدا سے مانگا ٹھہری ہوئی مدتوں اور گنے ہوئے دنوں اور بانٹی ہوئی روزیوں کو خدا ہرگز نہ جلدی لاوے گا کسی چیز کو اس کے ٹھہرے ہوئے وقت سے پہلے اور نہ ہرگز کسی چیز کو اس کے وقت معین سے تاخیر کریگا اور اگر تو خدا سے یہ بات مانگتی کہ تجھ کو دوزخ کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچاوے تو بہتر اور افضل ہوتا یہ حضرتؐ نے حضرت ام حبیبہؓ سے فرمایا جبکہ ان کو یوں دعا کرتے سنا کہ الٰہی مجھ کو برخوردار رکھ میرے خاوند کی طرف سے جو خدا کا رسول ہے اور باپ ابوسفیان کی طرف سے اور بھائی معاویہ کی طرف سے۔

ف یعنی موت اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا خدا کے نزدیک خاص خاص مدت میں مقرر ہو چکا ہے وقت معین سے تقدیم یا تاخیر ممکن نہیں تو اس کے دعا کرنے کی کچھ حاجت نہیں کہ خود بخود ہوگا اگرچہ یہ سوال حرام نہیں لیکن ایماندار کو بہتر ہے کہ آخرت کے عذاب سے پناہ مانگے جس کے واسطے خدا رسول کا حکم ہے اور بندگی کی علامت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو عذاب دیا تو پھر اسکی نسل کو باقی نہیں رکھا

(۱۸۵۴) م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا اَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَجَعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَّاِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے جس قوم کو مٹایا یا عذاب کیا پھر ان کی نسل کو باقی نہیں رکھا اور البتہ بندر اور سور اس سے پہلے بھی تھے۔

ف ایک شخص نے پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے بندر اور سور کر ڈالا تھا یہ بندر اور سور کیا انھیں کی اولاد ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

اللہ کے یہاں قوی الایمان مومن ضعیف الایمان مومن سے بہتر ہے

(۱۸۵۵) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَآءَ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کڑا ایماندار بہتر اور پیارا بہت ہے خدا کے نزدیک بودے اور سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار میں خواہ مضبوط ہو خواہ سست بہتر ہے حرص کرتا رہ اس پر جو تیرے کام آئے اور خدا سے مدد مانگ اور نہ تھک اور اگر تجھ کو کوئی رنج اور مصیبت پہنچے تو یوں مت کہہ کہ اگر میں فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا ولیکن یوں کہہ کہ

Marfat.com

فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ۔ یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور اس نے جو چاہا سو کیا اس واسطے کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہے۔

خیر کی باتوں کی ترغیب اور سستی و کاہلی سے پرہیز

ف مضبوط ایمان دار خدا کو اسواسطے زیادہ پیارا ہے کہ وہ اپنے کامل یقین کے سبب سے دین کے کام میں نہایت مستعد رہتا ہے جہاد کرتا ہے نیک کام بتانے اور برے کام کے روکنے میں کسی سے نہیں ڈرتا اور عبادت پر مستعد رہتا ہے کسی رنج اور تکلیف سے دین کے کام میں سست نہیں ہوتا بخلاف ضعیف ایماندار کے کہ اس سے دین کا کام بخوبی نہیں ہو سکتا پھر فرمایا کہ ہر چند مضبوط مسلمان سست سے بہتر ہے لیکن خیریت دونوں میں ہے اسواسطے کہ ایمان دونوں میں موجود ہے گو اس کا ایمان قوی ہے اور اس کا ضعیف۔ پھر حضرتؐ نے عالی ہمتی پر تئیں عیب دلائی اور سستی دور ہونے کا علاج فرمایا۔ یعنی ایماندار کو مناسب ہے کہ اپنے فائدے کے کاموں پر سرگرم ہو جائے اور اس کے سرانجام کی خدا سے مدد چاہے۔ دینی کام میں سست ہو کر نہ تھک رہے کہ خالی ہاتھ رہ جائے گا اس واسطے کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہے اور چونکہ آدمی رنج اور مصیبت سے خالی نہیں رہ سکتا سو اس کا بھی علاج فرمایا یعنی تکلیف میں یوں نہ کہے کہ اگر میں فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی رنج نہ ہوتا یا اگر فلانا شخص جہاد میں نہ جاتا تو زندہ رہتا بلکہ اس کو تقدیر پر حوالہ کرے تاکہ حسرت سے بچے اس واسطے کہ تقدیر کے مقابلے میں اگر بولنا شیطانی کام ہے کہ آدمی تقدیر کو بھول کر اسباب ظاہری پر بھروسہ کرتا ہے اور ناحق پچھتا کر غم پر غم اٹھاتا ہے۔

جو اللہ تعالیٰ نے مقدر فرما دیا وہ ہو کر رہے گا

(۱۸۵۶) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَسْئَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ مَا فِيْ صَحْفَتِهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نہ مانگے عورت اپنی مسلمان بہن کی طلاق کو تا اوندیل لیوے جو اس کے کونڈے اور چلے میں ہے یعنی جو اسکو خاوند سے ملتا تھا سو آپ لیوے اور چاہیے کہ بدون شرط طلاق اس کے خاوند سے نکاح کرا دے سو اسکو تو وہی ملیگا جو اس کی قسمت میں ہے۔

ف یعنی جو عورت کہ بیوی والے مرد سے نکاح کرنا چاہے تو وہ پہلی بیوی کی طلاق نہ چاہے کہ اس کا مال سب مجھ کو ملے بلکہ اپنی قسمت پر راضی رہے۔

وبا مومنین کے حق میں رحمت ہے

(۱۸۵۷) ق عَائِشَةُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَّكُوْنُ فِيْ بَلْدَةٍ يَّكُوْنُ فِيْهِ وَيَمْكُثُ فِيْهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلْدَةِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا يَّعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا خدا اس کو بھیجتا تھا جس پر کہ چاہتا تھا اپنے بندوں سے، سو خدا نے اس وبا کو ایمانداروں کے واسطے رحمت کر ڈالا جو بندہ کہ کسی شہر میں ہو اور اس میں وبا پڑی ہو اور وہ وہیں ٹھہرا رہے نکلے شہر سے مضبوط رہے ثواب کی امید

سلہ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "اللہ تعالیٰ کا ارشاد وکان امر اللہ قدرا مقدورا" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ إِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيْدٍ قَالَهٗ لِعَائِشَةَ حِيْنَ سَأَلَتْهُ عَنِ الطَّاعُوْنِ۔ [1]

رکھے جانتا ہو کہ وبا کا صدمہ بدون تقدیر الٰہی کے اس کو نہ پہنچے گا تو اس کو شہید کے برابر ثواب ملیگا حضرتؐ نے یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے فرمائی جب کہ انھوں نے حضرتؐ سے وبا کا حال پوچھا۔

ف یعنی اگلی امت پر وبا عذاب تھی اور امت محمدی پر رحمت ہے جو کوئی وبا میں صبر کرے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور وبا کے صدمے سے مرجائے تو وہ شخص شہیدوں میں لکھا جائیگا جس شہر میں وبا پڑے وہاں کے لوگوں کو وہاں سے نکلنا درست نہیں اور غیر شہر والوں کو اس شہر میں آنا نہ چاہیے۔

علم کا بیان

متشابہاتِ قرآن میں کلام کرنے کی ممانعت

(۱۸۵۸) **ق** عَائِشَةُ إِذَا رَأَيْتَ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولٰئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا مجھ سے کہ جب تو ان کو دیکھے جو پیچھے پڑے جاتے ہیں قرآن کی دھوکے والی آیتوں کے تو وہ لوگ وہی ہیں جن کا خدا نے قرآن میں نام لیا ہے تو ان سے بچو یعنی پرہیز کرو ان کی صحبت سے۔

ف قرآن کی آیتیں دو طرح کی ہیں محکم اور متشابہ۔ محکم وہ ہیں جن کا مطلب صاف کھلا ہے اور متشابہ وہ ہیں جن کا مطلب صاف نہیں۔ سو محکم آیتیں قرآن کی جڑ ہیں انھیں پر عمل کرنے کا حکم ہے اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اس کی اصل تہ کو دریافت کرنے کا حکم نہیں قرآن میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جن کے دلوں میں کپٹ اور گمراہی ہے وہی لوگ متشابہ آیات کا کھوج کرتے ہیں سو حضرتؐ نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کھوج کریں تو وہ لوگ انھیں کپٹ اور گمراہی والوں میں ہیں جن کا خدا نے قرآن میں نام لیا اور پتہ بتایا سو ان کی صحبت سے کنارہ کرو تاکہ ان کی بری صحبت کا اثر تم کو نہ ہو جائے۔ مسلمان پر واجب ہے کہ سب قرآن پر ایمان لائے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا اصل مطلب خدا پر حوالہ کرے جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہم کو کیا ضرور جو اس میں کھوج کریں اور خدا کے غصب میں گرفتار ہوں۔

(۱۸۵۹) **ق** أَبُوْ سَعِيْدٍ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَتَّبِعُوْهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ۔

اس امت کا یہود و نصاریٰ کی پوری پوری پیروی کرنا

بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم چلو گے اگلے لوگوں کی چالوں پر بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یہاں تک کہ اگر وہ سوسمار کے سوراخ میں گھسے ہوں گے تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ کہ کیا یہود اور نصاریٰ کی چال پر چلیں گے اگر یہی نہیں تو پھر کون یعنی یہود و نصاریٰ ہی مراد ہیں انھیں کی چال پر چلو گے۔

ف فی الحقیقت جیسا حضرتؐ نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس امت کی عوام خلقت میں شرک اور بدعت

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور وعنوان اللہ تعالیٰ کا ارشاد قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

نہایت رائج ہوگئی۔ قبر پرستی اور پیر پرستی اور بداعتقادی علی العموم ظاہر ہے یہود نصاریٰ کے قدم بقدم ہوگئے بلکہ تعزیہ داروں اور پیر پرستوں نے ایسے اختراعات نکالے ہیں کہ یہود اور نصاریٰ کو بھی ہرگز نہیں سوجھے۔

قرآن میں اختلاف کرنے کی ممانعت

(۱۸۶۰) م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ تم سے آگے تھے صرف کتاب الٰہی میں اختلاف کرنے سے برباد ہوئے۔

ف عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ دو مرد مسجد میں قرآن کی ایک آیت میں اختلاف کرتے تھے حضرتؐ ان کی گفتگو سن کر غصہ ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی۔ مطلب یہ کہ جب آیت کی قرأت دو طرح پر ثابت ہوئی تو اس میں اختلاف نہ کرے یہ نہیں کہ ایک کو تو مانے اور دوسری قرارت کا انکار کرے بلکہ دونوں کو مانے۔

(۱۸۶۱) ق جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ۔

بخاری اور مسلم میں جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کریں اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف پڑے تو اس سے اٹھ کھڑے ہو۔

ف یعنی قرأت قرآن حضور دل سے چاہئے اور جب دل پریشان ہو تو صرف زبان سے پڑھنا بے لطف ہے بلکہ عجب نہیں کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھ جاوے۔

علم کا اٹھ جانا اور جہل کا پھیل جانا قرب قیامت کی علامت ہے

(۱۸۶۲) ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا علم کو اس طرح نہ اٹھالے گا کہ لوگوں سے علم نکال لے کھینچ کر لیکن علم اٹھائیگا عالموں کو اٹھا کر یہانتک کہ جب کسی عالم دیندار کو نہ چھوڑیگا تو لوگ جاہلوں کو عالم اور پیر مرشد ٹھہرائیں گے پھر وہی پوچھے جائیں گے یعنی انھیں جاہلوں سے لوگ مسئلہ پوچھیں گے سو وہ فتوے دیں گے مسئلہ بتائیں گے بے علمی اور نادانی سے سو آپ وہ گمراہ ہوئے اوروں کو گمراہ کیا۔

(۱۸۶۳) ق اَنَسٌ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنٰى وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَتَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَآءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ اِمْرَاَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں سے یہ ہے کہ علم اٹھا لیا جائیگا یعنی علماء مرجائیں گے اور جہالت ظاہر ہوگی اور زنا کاری پھیل جائیگی اور شراب پی جائے گی اور مرد جاتے رہیں گے اور عورتیں باقی رہیں گی یہانتک کہ پچاس عورتوں کا ایک خبر لینے والا رہ جائے گا۔

Marfat.com

(۱۸۶۴) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّمَا هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قریب ہوجائے گا زمانہ اور کم ہوجائے گا علم اور لوگوں پر بخیلی ڈالی جائے گی یعنی زکوٰۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہے گی اور عالم میں فساد ظاہر ہوں گے اور کثرت سے ہرج ہوگا۔ اصحاب نے کہا یارسول اللہؐ ہرج کیا چیز ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ قتل قتل یعنی خونریزی کثرت سے ہوگی۔

ف قیامت کی نشانیاں اس حدیث میں ارشاد فرمائیں اور یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہوجائیگا یعنی قیامت کا زمانہ متصل ہوجائے گا یا یہ مطلب کہ رات اور دن چھوٹے چھوٹے معلوم ہوں گے۔

جو نیکی کی طرف بلائیگا اس کو عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملیگا

(۱۸۶۵) م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ دَعَا اِلَى الْهُدٰى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا۔ ۱؎

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خلق کو کسی نیک کام کی طرف بلائے گا تو اس کو ثواب ملے گا برابر ان کے ثواب کے جو نیک کام میں اس کے تابع ہوں گے اور بتانے والے کا ثواب کرنے والوں کے ثواب کو نہ گھٹائے گا یعنی دونوں کو پورا ثواب ملیگا یہ نہ ہوگا کہ کچھ بتانے والے کو ملے کچھ کرنے والوں کو اور جو گمراہی کی طرف لوگوں کو بلائے تو اس پر اتنا گناہ ہوگا جتنا اس کے کہنا ماننے والوں پر ہوگا گمراہ کرنے والے کا گناہ کرنے والوں کے گناہ کو نہیں گھٹائے گا یعنی دونوں کو برابر پورا گناہ ہوگا۔

اس درخت کا ذکر جو مومن کے اوصاف کی طرح ہے

(۱۸۶۶) خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ۔ ۲؎

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ درختوں سے ایک ایسا درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی مثل ہے۔

ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایکبار حضرتؐ نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہے کہ جس کے پتے نہیں جھڑتے اصحابؓ کا دھیان جنگلی درختوں میں گیا میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن شرم سے کہہ نہ سکا پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے اور مراد اس سے مسلمان ہے کہ اس کا نقصان کسی طرح نہیں ہوتا راحت میں شکر کرتا ہے اور رنج میں صبر کرتا ہے تو اس کو دونوں طرح ثواب ہوتا ہے۔

۱؎ امام مسلمؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "اچھے برے طریقے رائج کرنے کا بیان" میں ذکر کیا ہے۔

۲؎ امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "حدثنا، اخبرنا، انبانا کے محل استعمال میں کچھ فرق نہیں" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

طالبین دین کے حق میں بشارت

(۱۸۶۷) خ اَبُوْذَرٍ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ۔ [1]

بخاری میں ابوذرؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو خدا اس کی برکت سے اس پر بہشت کی راہ آسان کر دیگا۔

ف یہ بہشت کی بشارت ہے طالب علم اور دیندار عالموں کے حق میں علم دین تفسیر حدیث فقہ ہے اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث میں کام آئے جیسے علم صرف، نحو، فصاحت، بلاغت۔ وہ بھی علم دین میں داخل ہے جو نیت خالص ہو۔

اللہ تعالیٰ کو جس کے ساتھ بھلائی منظور ہوتی ہے اسکو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے

(۱۸۶۸) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ خدا نیکی کیا چاہتا ہے تو اس کو دین میں سمجھ دیتا ہے شریعت کا بھید اس پر کھولتا ہے۔

حضورؐ جو علم و ھدایت لیکر آئے ہیں اس کی مثال

(۱۸۶۹) ق اَبُوْمُوْسٰى اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَآئِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ وَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ طَآئِفَةً مِنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَّا تُمْسِكُ مَآءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِمَا بَعَثَنِيْ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَّلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ۔ [2]

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر کہاوت اس کی جس واسطے خدا نے مجھ کو اٹھایا ہے رہنمائی اور علم سکھانے کو جیسے کہاوت مینہ کی جو پہنچا زمین پر سو اس میں کہ جو تھوڑی بہتر زمین تھی وہ پانی کو سوکھ گئی اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا اور اس زمین سے جو کڑی سخت تھی اس نے پانی کو سمیٹ رکھا یعنی جیسے تالاب اور جھیل سو خدا نے اس سے آدمیوں کو نفع پہنچایا پھر آدمیوں نے اس سے پانی پیا اور جانوروں کو پلایا اور کھیتوں کو سینچا اور جو کچھ دوسرے ٹکڑے زمین کو پانی پہنچا سو وہ تو چٹیل میدان ہے کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا جماوے سو یہ کہاوت ہے اس کی جو خدا کے دین کو سمجھا اور خدا نے اس کو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اس نے علم سیکھا اور غیر کو سکھایا اور کہاوت ہے اس کی جس نے ادھر کو سر نہ اٹھایا یعنی علم دین پر کچھ دھیان نہ کیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جس کے واسطے میں بھیجا گیا۔

ف یعنی پیغمبر کی ہدایت کا اور مینہ کا ایک حال ہے اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہے، آدمی بھی تین

---

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان کسی بات کے کہنے اور کرنے سے پہلے اس کا جاننا نہایت ضروری ہے" میں ذکر کیا ہے۔
[2] " " " " علم پڑھنے اور پڑھانے کی فضیلت" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

قسم کے ہیں ایک قسم زمین کہ جو عمدہ ہے اس میں پانی برسنے سے چارا سبزہ خوب جمتا ہے اسی طرح جو دانا لوگ ہیں وہ قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں۔ دوسری قسم زمین کی وہ جس میں سبزہ نہیں جمتا لیکن پانی بھرا رہتا ہے تو ہر چند اس کو خود نفع نہیں لیکن اوروں کو فائدہ ہے اسی طرح بعضے آدمی وہ ہیں کہ علم دین ان کو دیا ہے لیکن تیز فہم نہیں جو اس میں سے مطالب نکالیں تو ان سے اوروں کو فائدہ ہے خود کو اتنا نہیں تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہے کہ اس میں نہ پانی بھرتا ہے نہ سبزہ جمے۔ اسی طرح وہ لوگ ہیں جنھوں نے دین کی طرف کچھ دھیان نہ کیا، نہ خود کو نفع نہ غیر کو تو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور دینہ اپنی تاثیر میں خوب پورے ہیں اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہ ہو تو اس کی استعداد اور لیاقت کا قصور ہے۔ شعر

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ۔۔۔ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

اہل وعیال اور لونڈی کو تعلیم دینا نیک کام ہے

(۱۸۷۰) ق اَبُوْمُوْسٰی ثَلٰثَۃٌ لَّھُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِیِّہٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْکُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ وَحَقَّ مَوَالِیْہِ وَرَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَہٗ اَمَۃٌ یَطَؤُھَا فَاَدَّبَھَا فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبَھَا وَعَلَّمَھَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَھَا ثُمَّ اَعْتَقَھَا فَتَزَوَّجَھَا فَلَہٗ اَجْرَانِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کو دوہرا ثواب ہے ایک مرد تو اہل کتاب سے یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمدؐ کا۔ دوسرا وہ مملوک جس نے خدا کا حق اور اپنے مالکوں کا حق ادا کیا۔ تیسرا وہ مرد جس کے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اس نے اس کو ادب سکھایا سو بہت اچھی طرح اس کو ادب سکھایا اور اس کو شرع کے حکم بتلائے سو اس کی اچھی طرح تعلیم کی پھر اس کو آزاد کیا بعد اس کے اس سے نکاح کر لیا تو اس کے واسطے دو ثواب ہیں یعنی ایک ثواب تعلیم کا اور آزادی کا، دوسرا ثواب نکاح کرنے کا۔

حدیثِ نبویؐ کے سننے پر حرص کرنا بڑی عمدہ بات ہے

(۱۸۷۱) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا اَبَاھُرَیْرَۃَ اَنْ لَّا یَسْئَلُنِیْ عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَحَدٌ اَوَّلَ مِنْکَ لِمَا رَاَیْتُ مِنْ حِرْصِکَ عَلَی الْحَدِیْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مِّنْ قِبَلِ نَفْسِہٖ۔

حضورؐ کی شفاعت چھ قسم کی حدیث شفاعت کا بیان

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میں جان چکا تھا اے ابوہریرہؓ کہ مجھ سے اس بات کو تجھ سے پہلے کوئی نہ پوچھے گا اس واسطے کہ میں دیکھ چکا تیری حرص کو بات کے دریافت کرنے پر۔ بڑا سعادتمند لوگوں میں میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جس نے لا الہ الا اللہ کو اپنے دل سے خالص ہو کر کہا۔

ف ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرتؐ سے پوچھا کہ یا حضرتؐ بڑا سعادتمند آپ کی شفاعت کا قیامت کے دن کون ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابوہریرہؓ حضرتؐ کی حدیث کے بڑے شوقین اور نہایت کھوجی تھے اسی سبب سے ہزاروں حدیث کی ان سے روایت ہے

Marfat.com

سب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجئے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؐ کی سفارش چھ طرح ہوگی اول شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جبکہ لوگ قبروں سے اٹھیں گے حساب کے پہلے میدان میں کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرائیں گے اور سب پیغمبر جواب دیں گے تو اس وقت حضرتؐ بخشائیں گے اور حساب کتاب کرا کے اس مصیبت سے نجات دلائیں گے اس کا نام شفاعت کبریٰ ہے۔ یہ شفاعت حضرتؐ کو مخصوص ہے دوسرے کا اس میں دخل نہیں۔ دوسری شفاعت اس وقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کئے جائیں گے اور حضرتؐ ان کی شفاعت کر کے راہ سے پھراویں گے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہنچکر نجات پائیں گے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ دوزخ میں پڑ چکے ہیں نکالے جائیں گے جن کے بدن سوائے سجدہ گاہ کے جل بھن گئے اور پانچویں شفاعت سے بہشتی لوگوں کے اور زیادہ درجے بلند ہوں گے اور چھٹی شفاعت سے ان لوگوں کی جنھوں نے حضرتؐ سے احسان کیا تھا کچھ عذاب میں تخفیف ہوگی۔ واللہ اعلم

جس عورت کے تین بچے گذر گئے وہ اس کیلئے دوزخ سے آڑ ہیں

(۱۸۷۲) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِّنَ الْوَلَدِ اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ایسی کوئی عورت نہیں جو آگے بھیج چکی ہو تین لڑکے یعنی جس کے تین لڑکے مر گئے ہوں مگر وہ اس عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جائیں گے یعنی دوزخ سے بچائیں گے۔ [1]

ف عورتوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مرد آپ کی صحبت میں ہر دم حاضر رہتے ہیں اور دین سیکھتے ہیں تو ہمارے واسطے بھی کچھ باری مقرر کیجئے حضرتؐ نے ان کے واسطے بھی باری مقرر کی اور عورتوں سے یہ حدیث فرمائی۔ پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت اگر کسی کے دو لڑکے مر گئے ہوں حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ بھی دوزخ سے بچائیں گے۔

حضورؐ کا ارشاد، حاضر غائب کو دین کی بات پہنچا دے

(۱۸۷۳) ق اَبُوْشُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِاِمْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَّكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوشریح سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر مکہ خدا نے حرام کیا ہے آدمیوں نے اس کو حرام نہیں کیا سو جو مرد کہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ اس میں خون کو نہ بہائے یعنی کسی کو نہ مارے اور مکے کا درخت نہ کاٹے اور اگر کوئی مکے میں خون کرنا درست جانے پیغمبر خدا کے قتل کرنے کی دلیل سے سو اس سے کہدو کہ البتہ خدا نے اپنے رسولؐ کو حکم دیا تھا اور تم کو حکم نہیں دیا اور مجھ کو بھی دن کی ایک ہی ساعت میں اجازت ہوئی پھر اس کی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اس وقت حاضر ہیں وہ غائب لوگوں کو یہ حکم پہنچا دیں۔

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو ان عورتوں کی تعلیم کیلئے کوئی دن مخصوص کرنا جائز ہونے میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

علمی باتوں کو لکھنا جائز ہے

حدیث قرطاس کا قصہ اور شیعوں کی تردید

(۱۸۷۴) **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِئْتُوْنِیْ بِکِتَابٍ اَکْتُبُ لَکُمْ کِتَابًا لَّا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا **قَالَہٗ** فِیْ مَرَضِہٖ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ میں تمہارے واسطے نوشتہ لکھ دوں تاکہ اس تحریر کے بعد تم کبھی نہ بھٹکو۔ یہ حضرتؐ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا۔

ف بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ پنجشنبے کے دن حضرتؐ کی بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرتؐ نے فرمایا لاؤ میں تم کو کاغذ لکھ دوں کہ اس کے بعد تم ہرگز مختلف اور حیران نہ ہو تو اصحابؓ کاغذ لانے میں گفتگو کی۔ پھر اصحاب نے کہا کہ حضرتؐ کا کیا حال ہے، درد سے زبان کیا بے قابو ہوگئی ہے اس کو حضرتؐ سے تحقیق کرو۔ پھر حضرتؐ سے اس بات کو تحقیق کرنے لگے تو حضرتؐ نے فرمایا اب مجھ کو نہ چھیڑو جس میں اب میں مشغول ہوں اس سے بہتر ہے جس کو تم پوچھتے ہو اور حضرتؐ نے ان کو تین چیز کی وصیت کی، ایک تو یہ کہ مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے نکال دیجیو اور دوسری یہ کہ ایلچیوں سے سلوک کرنا جیسے میں کرتا تھا۔ راوی نے کہا تیسری چیز مجھ کو یاد نہیں رہی بعضے علماء نے کہا ہے کہ تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کرکے شام میں بھیجو۔ اور بخاری میں ابن عباسؓ سے دوسری روایت یوں ہے کہ جب حضرتؐ نے کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرتؐ پر درد کی شدت ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے ہم کو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہے یعنی لکھنا چنداں ضرور نہیں اور بعضوں نے کہا کہ کاغذ لاؤ۔

ف شیعہ اس مقام میں عمر فاروقؓ پر طعنہ کرتے ہیں کہ انھوں نے کاغذ حضرتؐ کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا کہ ہم کو قرآن کفایت کرتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تمہاری فہم کا قصور ہے عمر فاروقؓ پر کوئی طعن کا مقام نہیں اس واسطے کہ اس وقت حضرتؐ کی کوٹھری میں اکثر اصحاب موجود تھے علی مرتضیٰؓ بھی ان میں شامل تھے اور حضرتؐ نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر عمرؓ کاغذ نہ لائے تھے تو علیؓ کا ہاتھ کس نے پکڑا تھا حضرتؐ کے یہاں سوائے قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا دستور نہ تھا اور قرآن سب پورا ہو چکا تھا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرتؐ سے پوچھا لیکن حضرتؐ نے نہ فرمایا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو حضرتؐ سکوت نہ کرتے اس واسطے کہ تبلیغ احکام کی حضرتؐ پر واجب تھی علاوہ اس کے حضرتؐ بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو دوسرے وقت اس کو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن تین چیزوں کی حضرتؐ نے وصیت کی انھیں کو لکھوانے اور یہ جو عمر فاروقؓ نے کہا کہ ہم کو قرآن کفایت کرتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ سوائے قرآن کے حضرتؐ کی حدیث کی بھی حاجت نہیں بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ سب کے بعد قرآن میں اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی آیت اتری یعنی تمہارے دین کو پورا کر چکا یعنی اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہیں رہا۔ قرآن اور حدیث میں دین کی تفصیل ہو چکی اس واسطے عمر فاروقؓ نے حضرتؐ کو عین شدت بیماری میں لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا اس کو نافرمانی نہیں کہتے بلکہ یہ عین محبت اور خیر خواہی ہے اس واسطے کہ دستور ہے کہ بیماری میں اپنے بزرگ اور عزیز کو مشقت سے بچاتے ہیں چنانچہ اگر استاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھانے کے واسطے بلائے تو شاگرد

Marfat.com

بخیال اس کی تکلیف کے سبق سے انکار کرتا ہے یہ نافرمانی نہیں بلکہ سراسر محبت اور دلسوزی ہے۔ شعر

چشم براندیش کہ برکندہ باد　　عیب نماید ہنرش در نظر

(۱۸۷۵) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ قُوْمُوْا عَنِّیْ وَلَا یَنْبَغِیْ عِنْدِیَ التَّنَازُعُ وَیُرْوٰی عِنْدَ نَبِیٍّ تَنَازُعٌ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اٹھو میرے پاس سے اور لائق نہیں میرے پاس جھگڑا کرنا اور دوسری روایت یوں ہے کہ پیغمبر کے پاس جھگڑا کرنا مناسب نہیں

ف حضرتؐ نے مرض الموت میں دوات قلم مانگا۔ بعضوں نے کہا لاؤ بعضوں نے کہا کچھ ضرورت نہیں کہ حضرتؐ کو لکھانے میں تکلیف ہوگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی۔ باقی قصہ اوپر بیان ہوا۔

جو سچے دل سے حضورؐ کی رسالت اور خدا کی توحید کا قائل ہوگیا اس پر دوزخ حرام ہے

(۱۸۷۶) ق اَنَسٌ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی آدمی ایسا نہیں جو اس کی گواہی دیتا ہو اپنے سچے دل سے کہ کوئی لائق بندگی کے نہیں سوائے خدا کے اور بیشک محمدؐ اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے مگر کہ خدا اس پر دوزخ حرام کرے گا۔

ف یعنی سچے ایماندار کو دوزخ سے نجات ہے۔

ذکر کے آداب اور احکام

ذکر الٰہی کی ترغیب

(۱۸۷۷) م اَبُوْ هُرَیْرَةَ سِیْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَالذَّاكِرَاتُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چلو یہ جمدان پہاڑ ہے بڑھ گئے اگے۔ اصحاب نے کہا یا حضرتؐ اگے کون ہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتیں۔

ف حضرتؐ مکے کی راہ میں چلے جاتے تھے وہاں ایک پہاڑ نمودار ہوا جس کا نام جمدان ہے، تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہیں یعنی جیسے یہ پہاڑ تنہا ہے اسی طرح خدا کی یاد کرنے والے بھی اس کی یاد میں تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہتے ہیں۔ ترمذی میں روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک لوگ وہ ہیں جو خدا کی یاد پر حریص اور فدا ہیں، یاد الٰہی ان کے گناہوں کے بوجھ اتار ڈالے گی سو وہ لوگ قیامت میں ہلکے آویں گے۔

(۱۸۷۸) خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا تَلَقَّانِیْ عَبْدِیْ بِشِبْرٍ تَلَقَّیْتُهٗ بِذِرَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِیْ بِذِرَاعٍ تَلَقَّیْتُهٗ بِبَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِیْ بِبَاعٍ جِئْتُهٗ

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ میرے آگے بالشت بھر بڑھتا ہے تو میں اس کے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہوں اور جب وہ میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہے تو میں اس کے آگے دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ برابر

ف صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۴۱ (چشتی)

Marfat.com

بِاَسْرَعَ

بڑھتا ہوں اور جب وہ میرے آگے دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہے تو میں اس کے پاس اس سے بھی زیادہ جلدی بڑھتا ہوں۔

ف یعنی جتنا بندہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کا دونا چوگنا خدا بندے پر متوجہ ہوتا ہے اس کا مددگار ہو کر دین کے مشکل کام اس پر آسان کر دیتا ہے۔ اس حدیث میں نیک کاموں کی ترغیب ہے جن سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے۔

دعا عزم اور بھروسہ کے ساتھ مانگنا چاہیے

(۱۸۷۹) ق اَنَسٌ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلْیَعْزِمِ الْمَسْئَلَۃَ وَلَا یَقُوْلَنَّ اَللّٰھُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِیْ فَاِنَّہٗ لَا مُسْتَکْرِہَ لَہٗ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے میں مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھے اور یوں نہ کہے اے خدا دے مجھ کو اگر تو چاہے اسواسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہیں جو نہ کرنے دے یعنی اسکو قبول کرتے کیا چاہے

مصیبت کی وجہ سے موت کی آرزو کرنے کی ممانعت

(۱۸۸۰) ق اَنَسٌ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِہٖ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نہ کیا کرے کسی رنج اور تکلیف سے جو اس پر آئی ہو۔

ف اس حدیث میں اتنا مطلب اور باقی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یوں کہے کہ الٰہی زندہ رکھ مجھ کو جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو اور موت مجھ کو دے جب میرے حق میں بہتر ہو۔

ف موت کی آرزو رنج دنیا کے سبب سے اس واسطے منع فرمائی کہ دلیل ہے بے صبری کی اور نا امیدی کی اور اگر فساد زمانے سے دین میں خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہے۔

جو شخص خدا سے ملنا پسند کرتا ہے خدا بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے

(۱۸۸۱) م اَبُوْمُوْسٰی وَعَائِشَۃُ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ

مسلم میں ابوموسیٰؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنی موت اور آخرت چاہتا ہے خدا اس کے ملنے کو چاہتا ہے اور جو برا جانے خدا کا ملنا خدا اس کے ملنے کو برا جانتا ہے۔

ف حضرت عائشہؓ یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سن کے کہا کہ موت تو سب کو بری معلوم ہوتی ہے حضرتؐ نے فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں، بلکہ جب ایماندار مرتا ہے تو اس وقت فرشتے اس کو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہیں تو وہ موت کو بدل چاہتا ہے اور خدا کا نہایت مشتاق ہوتا ہے تو خدا بھی اس کا ملنا چاہتا ہے اور کافر کو مرتے وقت عذاب الٰہی نظر آتا ہے تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے کو برا جانتا ہے تو خدا بھی اس کا ملنا برا جانتا ہے یعنی زندگی میں جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہے اس کا کچھ مضائقہ نہیں مرتے وقت کا اعتبار ہے۔ سو اس وقت ایماندار مشتاق ہوتا ہے اور کافر گھبراتا ہے اور یہ حدیث صحیح بخاری

سلہ صحیح مسلم ۲/ ۳۴۳ بخاری ۲/ ۹۶۳ (چشتی)

Marfat.com

یں بھی ہے علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہے۔

(۱۸۸۲) ق عَائِشَةُ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَ لٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَ رِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ قَالَهٗ لَهَا حِيْنَ قَالَتْ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یوں نہیں ولیکن ایماندار کو جب خدا کی رحمت اور رضامندی اور بہشت کی خوشی سنائی جاتی ہے یعنی مرتے وقت تو وہ خدا کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور خدا اس کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور البتہ کافر کو جب مرتے وقت عذاب الٰہی اور اس کے غصے کی خبر سنائی جاتی ہے تو وہ خدا کے ملنے کو یعنی موت کو برا جانتا تو خدا بھی اسکے ملنے کو برا جانتا ہے یہ حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جبکہ حضرت عائشہؓ نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتی ہیں

ف یعنی زندگی میں موت کا برا جاننا معتبر نہیں مرتے وقت کا اعتبار ہے کہ ایماندار رحمتِ الٰہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا ہے اور کافر عذاب کے ڈر سے گھبراتا ہے اور موت کو برا جانتا ہے۔

ذکرِ دعا اور تقرب الی اللہ کی فضیلت

(۱۸۸۳) م اَبُوْذَرٍّ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَّمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَّمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً۔

مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جو ایک نیکی لائیگا تو اس کو اس کا دس گنا ثواب ہے یا چاہوں تو اس سے بھی بڑھاؤں اور جو ایک بدی لائے گا تو بدی کا بدلا ایک ہی بدی ہے اسی کے برابر یا چاہوں تو بدلا لے بخشدوں اور جو مجھ سے نزدیکی چاہے گا ایک بالشت برابر تو میں اس کا قرب ہاتھ بھر چاہوں گا اور جو میرا قرب ہاتھ برابر چاہے گا تو میں اس سے دو ہاتھ کے لبا قرب چاہوں گا اور جو میرے پاس قدم قدم چلتا آئیگا تو اس کی طرف دوڑ کر جھپٹتا آؤنگا اور جو مجھ سے ملیگا تمام زمین کے برابر گناہ لیکر شرطیکہ اس نے میرے ساتھ کسی چیز کا شرک نہ لگایا ہو تو میں اس سے ملونگا اس کے گناہ کے برابر مغفرت اور بخشش لیکر۔

ف اس حدیث میں کمال رحمت کا بیان ہے جس کا کچھ بیان نہیں ہو سکتا۔

(۱۸۸۴) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَ عَبْدِيْ اِذَا ذَكَرَنِيْ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان اور خیال کے پاس ہوں جیسا کہ گمان میرے ساتھ رکھے اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جس دم کہ مجھ کو یاد کرتا ہے۔

ف پوری روایت یوں ہے کہ اگر بندہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کی اپنے جی میں یاد کرتا ہوں

Marfat.com

اور اگر مجھ کو مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اس کے مجمع سے بہتر ہے یعنی اس کا ذکر فرشتوں اور ارواحِ انبیا میں کرتا ہوں۔ اس حدیث میں ذکر کی فضیلت ہے اور نیک عمل کی ترغیب ہے جس سے حسنِ ظن خدا سے حاصل ہو اور یہ نہیں کہ گناہوں پر تو اڑ جائے اور یوں کہے کہ خدا مجھ کو ضرور بخشے گا اسواسطے کہ اس کا نام رجا اور حسنِ ظن نہیں بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسواس ہے جیسے کوئی بدون جوتے ہوئے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور دیوانہ گنا جائے گا۔

دنیا میں عذاب طلب کرنے کی ممانعت

(۱۸۸۵) م اَنَسٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيْقُهٗ وَلَا تَسْتَطِيْعُهٗ وَيُرْوٰى لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ فَاَلَهٗ لِرَجُلٍ عَادَهٗ فَدَعَا اللّٰهَ بِهٖ فَشَفَاهُ۔

دونوں جہان میں بھلائی مانگنے کی دعا کرنی چاہیے

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سبحان اللہ تو عذابِ الٰہی کو نہ اٹھا سکے گا اور دوسری روایت یوں ہے کہ تجھ کو عذابِ الٰہی کی طاقت نہیں تو نے یوں کیوں نہ کہا کہ الٰہی ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے۔ یہ حضرتؐ نے اس مرد سے فرمایا جس کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے پھر اس نے یہی دعا مانگی سو خدا نے اس کو شفا بخشی۔

ف حضرتؐ ایک مسلمان کی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے وہ نہایت ناتوان ہو گیا تھا جیسے مرغی کا چوزہ۔ سو حضرتؐ نے اس سے فرمایا کہ تو نے کچھ دعا تو نہیں کی ہے اس نے کہا ہاں میں صحت میں یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الٰہی جو تجھ کو آخرت میں میرے اوپر عذاب کرنا ہو سو دنیا میں جلد مجھ پر کر لے۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی آدمی کو عذابِ الٰہی کی طاقت نہیں نہ دنیا میں طاقت ہے نہ آخرت میں۔ دنیا کی تکلیف تو نے اپنے منہ سے کیوں مانگی پھر اس کو دین اور دنیا کی خیریت کی دعا تعلیم کی چنانچہ اس کو اسی دعا سے صحت ہو گئی۔

مجالسِ ذکر کی فضیلت

(۱۸۸۶) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَّطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا اِلَى السَّمَآءِ قَالَ فَيَسْئَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِّنْهُمْ مِّنْ اَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَّكَ فِي الْاَرْضِ قَالَ فَيَسْئَلُهُمْ رَبُّهُمْ

ذکرِ الٰہی کی فضیلت اور اللہ والوں کی محبت کی برکت

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا کے فرشتے ہیں کہ گھومتے پھرتے ہیں راہوں میں ڈھونڈتے ہیں خدا کی یاد کرنے والوں کو پھر جب پاتے ہیں اس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہیں تو آپس میں پکارتے ہیں جلد آؤ اپنے مطلب کو حضرتؐ نے فرمایا سو ان کو وہ ڈھانپ لیتے ہیں اپنے پروں سے پہلے آسمان تک۔ جب لوگ ذکر کر کے جدا ہو جاتے ہیں تو فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا پھر ان سے ان کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کا حال ان سے زیادہ جانتا ہے کہ تم کدھر سے آئے تو وہ کہتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین پر ہیں حضرتؐ نے فرمایا پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ

Marfat.com

وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنْهُمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِیْ
قَالُوْا يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَ
يَحْمَدُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ
قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِیْ وَقَالَ
فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ
فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ قَالَ
فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ
عِبَادَةً وَّاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَّ
اَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا
يَسْئَلُوْنَنِیْ قَالُوْا يَسْئَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ
قَالَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ
فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا
قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ
يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا
اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَّاَشَدَّ لَهَا
طَلَبًا وَّاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ
فَمِمَّا يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ
مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا
قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا
رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ
لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ
رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا
وَّاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالُوْا وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ
قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ
غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ
مِنَ الْمَلَآئِكَةِ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ
لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ
هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ

ان کا حال ان سے زیادہ جانتا ہے کہ کیا کہتے ہیں میرے بندے
فرشتے کہتے ہیں کہ سبحان اللہ کہتے ہیں یعنی ہر عیب اور نقصان سے
تجھ کو پاک بتاتے ہیں اور اللہ اکبر کہتے ہیں یعنی تجھ کو سب سے بڑا
جانتے ہیں اور الحمد للہ کہتے ہیں یعنی تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں
اور لا الہ الا اللہ کہتے ہیں یعنی تیرے سوائے کسی کو لائق بندگی
کے نہیں جانتے اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہیں یعنی بدون
تیری مدد کے اپنا کسی بات میں اختیار نہیں جانتے تیری بڑائی
بیان کرتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہے کہ کیا انھوں
نے مجھ کو دیکھا ہے حضرتؐ نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہیں خدا
کی قسم نہیں دیکھا ہے حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہے کیا ان کا
حال ہو جو مجھ کو دیکھیں حضرتؐ نے فرمایا سو وہ کہتے ہیں اگر
وہ تجھ کو دیکھیں تو تیری بہت بندگی کریں اور نہایت تیری
بڑائی بیان کریں اور بہت تیری پاکی بیان کریں حضرتؐ نے کہا
پھر حق تعالیٰ فرماتا ہے سو وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے کہتے
ہیں کہ وہ بہشت مانگتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا کیا انھوں نے
بہشت کو دیکھا ہے حضرتؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں قسم خدا کی
اے رب اس کو نہیں دیکھا ہے حضرتؐ نے فرمایا پھر حق تعالیٰ
فرماتا ہے سو ان کا کیا حال ہو جو اس کو دیکھیں حضرتؐ نے فرمایا
فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ اس کو دیکھ پائیں تو اس کے بڑے لالچی
بن جائیں اور بہت اس کو مانگیں اور نہایت اس کی خواہش کریں
خدا فرماتا ہے پھر کس سے پناہ مانگتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا فرشتے
کہتے ہیں دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا حق تعالیٰ
فرماتا ہے کہ کیا انھوں نے دوزخ کو دیکھا ہے حضرتؐ نے فرمایا
فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم اے رب انھوں نے اس کو نہیں دیکھا ہے
حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے سو کیا ان کا حال ہو جو اس کو دیکھیں
حضرتؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھیں تو بہت
اس سے بھاگیں اور بہت اس سے ڈریں فرشتوں نے کہا کہ تجھ سے
وہ گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا پھر حق تعالیٰ فرماتا ہے
سو تم کو میں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخشا حضرتؐ نے فرمایا

Marfat.com

کہ ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اے رب ان میں تو
فلاں آدمی بھی تھا وہ اس گروہ میں نہیں صرف اپنے کسی کام کو
آیا تھا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ کو
بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا یعنی ان کے پاس بیٹھنے کی برکت سے
وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا۔

ف اس حدیث سے ذکر الٰہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیاء کی، اور جو بات دن ذکر خدا میں رہتے ہیں ان کی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکوں کی صحبت آخرت میں کام آئے گی۔

حضورؐ کی ایک دعا

(۱۸۸۷) **ق** اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کَانَ هٰذَا اَکْثَرَ دُعَائِهٖ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو دنیا میں بہتری اور بھلائی دے اور آخرت میں بہتری اور بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے اس دعا کو حضرتؐ اکثر کیا کرتے تھے

ف دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری ثواب اور ترقی درجات اور دیدار الٰہی علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ دنیا کی بہتری نیکبخت عورت اور آخرت کی بہتری حور ہے اور دوزخ کے عذاب سے مراد کمبخت عورت ہے اس دعا میں دین اور دنیا کے سب مطلب داخل ہیں اس واسطے حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے۔

لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ پڑھنے کی فضیلت

(۱۸۸۸) **ق** اَبُوْهُرَیْرَةَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَیْهِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو صبح و شام الحمد للہ وبحمدہ سو بار پڑھا کریگا تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عبادت نہ لائیگا مگر وہی شخص جو پڑھا کیا ہو اسی کی طرح یا اس پر کچھ بڑھ کے یعنی اس کے پڑھنے والے کے برابر وہی شخص ہے جو سبحان اللہ وبحمدہ کو سو بار یا زیادہ پڑھتا ہوگا اس کے سوائے اور کوئی اس کے برابر نہیں سبحان اللہ کیا رتبہ ہے سبحان اللہ وبحمدہ کے پڑھنے کا۔

(۱۸۸۹) **ق** اَبُوْاَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیُّ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مِرَارٍ کَانَ کَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار پڑھے گا تو اس کا ثواب اس کے برابر ہوگا جس نے چار غلام حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد سے آزاد کئے۔ معنی اس کے یہ کہ نہیں کوئی سوائے خدا کے لائق بندگی کے وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں سی کی بادشاہی ہے اور اسی کو سب خوبیاں اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے۔

[1] روایت مذکور کے الفاظ میں تقدم و تاخر ہوگیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ف غلام کوئی ہو اس کے آزاد کرنے میں ثواب ہے لیکن حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد ذات میں سب سے افضل ہے تو ان کے آزاد کرنے میں زیادہ تر ثواب ہے۔ اس حدیث سے کلمہ توحید کی فضیلت اور حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی۔

(۱۸۹۰) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَّكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَّكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو ایک دن سو بار پڑھے تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور سو نیکیاں اس کیلئے لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس کی مٹائی جائیں گی اور اس دن شام تک اسکو شیطان سے پناہ رہے گی اور اس سے بہتر کوئی نہیں مگر جس نے کہ اس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ و بحمدہ کو ایک دن میں سو بار پڑھا کریگا اس کے گناہ جھیل ڈالے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں یعنی اگرچہ بہت ہوں معاف ہوں گے۔

(۱۸۹۱) **م** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَآئِلٌ مِّنْ جُلَسَآئِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ وَيُرْوٰى وَيُحَطُّ۔

مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم میں سے عاجز ہے اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیاں حاصل کرے پھر حضرتؐ کے پاس بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم میں سے ہزار نیکیاں حاصل کرے حضرتؐ نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اس کے واسطے ہزار نیکیاں لکھی جائیں یعنی اگر وہ نیک ہے یا ہزار گناہ اس کے گرائے جائیں یعنی اگر وہ گنہگار ہے۔

سو بار سبحان اللہ کہنے کا ثواب

ف سو بار سبحان اللہ پڑھنے سے ہزار نیکیاں اسواسطے ہوئیں کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہے تو سو کا دہ چند ہزار ہوا

(۱۸۹۲) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو بول ہیں زبان پر ہلکے تول میں بھاری خدا کے نزدیک پیارے۔ ایک تو سبحان اللہ و بحمدہ دوسرا سبحان اللہ العظیم۔

(۱۸۹۳) **م** طَارِقُ بْنُ اَشْيَمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ فَاِنَّ هٰؤُلَآءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ

مسلم میں طارق بن اشیمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا یہ دعا پڑھ کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ یعنی الٰہی مجھ کو بخش اور مجھ پر رحم کر اور مجھ کو عافیت اور چین میں رکھ

خلاصہ اس دعا کی جامع دعا

Marfat.com

وَاٰخِرَتِكَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ اَسْئَلُ رَبِّيْ۔

اور تجھ کو روزی دے سو مقرر یہ لفظیں تیرے دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہیں۔ یہ حضرتؐ نے اس مرد سے فرمایا جس نے کہا یا رسول اللہ میں کیونکر کہا کروں جبکہ اپنے رب سے سوال کیا کروں

(۱۸۹۴) م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قُلْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰؤُلَآءِ لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ عَافِنِيْ **قَالَهٗ** لِاَعْرَابِيٍّ جَآءَهٗ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهٗ۔

کلمات توحید و تمجید کی تعلیم

مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یوں کہا کر کہ سوائے خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہیں وہ اکیلا مالک ہے اس کا کوئی شریک نہیں خدا سب سے بزرگتر بڑائی والا اور سب تعریفیں بہت سی خوبیاں خدا ہی کے واسطے ہیں پاک ہے خدا جہان کا مالک نہ گناہ سے بچاؤ نہ بندگی کی طاقت بدون خدا کی مدد کے جو سب پر غالب حکمت والا ہے۔ اس جنگلی آدمی نے کہا کہ یہ تو خدا کی تعریفیں ہوئیں پھر مجھ کو کیا یعنی میرے فائدے کی چیز کچھ فرمایئے حضرتؐ نے فرمایا یوں کہا کر کہ الٰہی مجھ کو بخش اور مجھ پر رحم کر اور مجھ کو ٹھیک راہ پر چلا اور مجھ کو روزی دے اور مجھ کو عافیت میں رکھ۔ راوی کو شک ہے کہ حضرتؐ نے عافیت کا لفظ فرمایا یا نہیں یہ حضرتؐ نے اس جنگلی آدمی سے فرمایا جو حضرتؐ کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ اے خدا کے پیغمبر مجھ کو کوئی ایسا کلام سکھایئے جس کو میں کہا کروں۔

(۱۸۹۵) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ کا کہنا میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے جس پر آفتاب کی چمک پڑتی ہے۔

تلاوتِ قرآن اور ذکرِ الٰہی کیلئے جمع ہونے کی فضیلت

(۱۸۹۶) م اَبُوْ سَعِيْدٍ اَمَّا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَلٰكِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰٓئِكَةَ **قَالَهٗ** حِيْنَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ اللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ

مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خبردار ہو کہ میں نے تم سے بدگمان ہو کر تم کو قسم نہیں دلائی لیکن میرے پاس جبرئیل آیا اس نے مجھ کو خبر دی کہ اللہ خدا تمہارے سبب سے فرشتوں سے فخر کرتا ہے یہ حضرتؐ نے اسوقت فرمایا جبکہ حضرتؐ اپنے اصحاب کی محفل پر گذرے تو فرمایا کہ کس چیز نے تم کو بٹھایا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو اسلام کی راہ بتائی اور اس کے سبب سے ہم پر احسان کیا حضرتؐ نے فرمایا تم کو خدا کی قسم ہے کہ تم کو اس کے

Marfat.com

إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ۔

سوا اور کسی کام نے تو نہیں بٹھایا اصحاب نے کہا ہاں خدا کی قسم ہم کو سوا یاد الٰہی کے اور کسی کام نے نہیں بٹھایا۔

ف معمول ہے کہ کمال خوشی میں کبھی اپنے دوست سے یقینی بات کو قسم دلا کر پوچھتے ہیں تاکہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو، اسی قسم کی حضرتؐ نے اصحاب کو قسم دلائی پھر کمال شفقت سے فرمایا بھی دیا کہ میرا قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہیں کہ اصحاب کو متہم نہ ہو اور یہ جو فرمایا کہ ذاکروں سے فرشتوں میں فخر کرتا ہے یعنی ان کی نوبا اور کثرت ثواب بیان کرتا ہے کہ باوجودیکہ بنی آدم شہوت اور غضب کے جال میں گرفتار ہیں پھر بھی میری یاد سے غافل نہیں ہوتے۔ اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

(۱۸۹۷) **م** أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ اس کے عمل نے دیر لگائی اسکے ساتھ اسکا نسب کچھ شتابی نہ کریگا

ف یعنی بدون نیک عمل کے ذات کچھ کام نہ آئیگی۔ ع بندگی باید نہ پیرزادگی منظور نیست۔

(۱۸۹۸) **م** أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی مشکل آسان کرے دنیا کی مشکلوں سے تو اللہ اس کی مشکل آسان کریگا قیامت کی مشکلوں سے۔

(۱۸۹۹) **م** أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھے ہیں خدا کے ذکر کرنے اور یاد کرنے کو تو ان کو فرشتے چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور خدا کی رحمت ان کو چھپا لیتی ہے اور ان پر آرام اترتا ہے اور خدا ان کا ذکر کرتا ہے ان میں جو خدا کے پاس ہیں یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کی رومیں ہیں۔

ف یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ ذکر کرنے والوں کو چاروں طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہیں تاکہ ذکر کی برکت میں شریک ہوں اور خدا کی بے شمار رحمت ان پر نازل ہوتی ہے اور دل میں لذت اور چین حاصل ہوتا ہے اور عرش پر ان کا ذکر خدا کرتا ہے کہ فلانے میرے بندے ایسے ہیں جو مجھ کو یاد کرتے ہیں۔ غرضیکہ ذکر کرنے والوں کی اور زہے قدردانی خدا کی۔ قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لینا لوگوں کو وعظ اور نصیحت کرنا، درود اور کلمہ پڑھنا، نماز پڑھنا یہ سب ذکر میں داخل ہے۔

کثرت سے استغفار کرنا چاہیے

(۱۹۰۰) **م** الْأَغَرُّ الْمُزَنِيُّ إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

مسلم میں اغر مزنی سے روایت ہے کہ [illegible] ایک بار ایک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہے اور میں خدا کی ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں۔

ف بعضے عالموں نے یوں کہا ہے کہ ہر دم خدا کی حضوری حضرتؐ کی شان تھی لیکن امت کے سمجھانے بجھانے سے اس حالت میں کچھ فرق ہو جاتا تھا اسواسطے حضرتؐ سو بار استغفار کرتے تھے۔ اس حدیث سے

Marfat.com

معلوم ہوا کہ جب حضرتؐ کو استغفار کرنے کی حاجت تھی تو اوروں کو اگرچہ ولی کامل ہوں زیادہ تر ضرور ہے استغفار کرنا اور اپنی غفلت پر رونا

جب سورج مغرب سے نکلے گا تو پھر توبہ کے دروازے بند ہو جائینگے

(۱۹۰۱) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ تَابَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ[1]

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو توبہ کرے پچھم سے سورج نکلنے کے پہلے تو خدا اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔

ف قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلیگا تو قیامت کا ہونا سب پر کھل جائیگا پھر توبہ کا دروازہ بند ہوگا

توبہ کا بیان

(۱۹۰۲) م اَبُوْ مُوْسٰى تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ توبہ کیا کرو خدا کی جناب میں، اس واسطے کہ میں خدا کی جناب میں توبہ کرتا ہوں ہر روز سو بار۔

ف یعنی جب پیغمبر معصوم ہر روز سو بار توبہ کرے تو اوروں کو زیادہ تر توبہ کرنا لازم ہے۔

ذکر آہستہ سے کرنا چاہیے مگر جہاں زور سے ذکر آیا ہے وہاں نہیں

(۱۹۰۳) ق اَبُوْ مُوْسٰى اَيُّهَا النَّاسُ اِرْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَّهُوَ مَعَكُمْ قَالَهُ فِيْ سَفَرٍ وَّكَانُوْا يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے لوگو نرمی کرو اپنی جانوں پر یعنی شور نہ کرو، البتہ تم بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے ہو تم تو سنتے نزدیک والے کو پکارتے ہو اور وہ تو تمہارے ساتھ موجود ہے۔ یہ حضرتؐ نے سفر میں فرمایا اور لوگ پکار پکار کے اللہ اکبر کہتے تھے۔

ف اس حدیث سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذکر میں زیادہ شور کرنا درست نہیں اس واسطے کہ زیادہ شور کرنے میں اپنے حواس بھی پریشان ہوتے ہیں اور دوسرے کے بھی۔

(۱۹۰۴) ق اَبُوْ مُوْسٰى يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى۔

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عبداللہ کیا میں تجھ کو نہ بتلاؤں ایک خزانہ بہشت کے خزانوں سے وہ خزانہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔ یہ حضرتؐ نے ابوموسیٰؓ سے فرمایا۔

ف ابوموسیٰؓ کا نام عبداللہ بن قیس ہے، ان سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ غزا میں تھے اصحاب پکار پکار کر اللہ اکبر کہتے تھے حضرتؐ نے فرمایا کہ آہستہ ہو تم بہرے اور غائب کو نہیں یاد کرتے جو پکارنے اور چلانے کی حاجت ہو، خدا قریب اور سنتا ہے اور میں حضرتؐ کے پیچھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت میں اس کا اتنا کنز سے ثواب ہے جیسے کافر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہے۔

[1] امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

دعا اور تعوذ کا بیان

(۱۹۰۵) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِيْ الْبَارِحَةَ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کے وقت یوں کہتا کہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنی میں پناہ مانگتا ہوں خدا کی پوری تاثیر والے کلاموں کے سبب تمام مخلوقات کے ضرر سے تو تجھ کو ضرر نہ کرتے، یہ حضرتؐ نے اس مرد سے کہا جس نے کہا تھا یا رسول اللہؐ کیا ہی تکلیف مجھ کو بچھو سے ہوئی کہ اس نے مجھ کو رات کو کاٹا۔

ف معلوم ہوا کہ اس دعا میں دفع موذیات کی تاثیر ہے۔

(۱۹۰۶) ق اَبُوْبَكْرٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی میں نے اپنی جان پر ستم کیا بہت سا ستم اور گناہوں کو نہیں بخشتا سوائے تیرے سو بخشدے مجھ کو اپنی پاس کی مغفرت سے اور مجھ پر رحم کر البتہ تو ہی بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔

تشہد اور درود کے بعد کی دعا

ف صدیق اکبرؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ یا حضرتؐ مجھ کو کوئی دعا بتایئے جس کو میں اپنی نماز میں پڑھا کروں تب حضرتؐ نے مجھ کو یہ دعا بتائی۔ التحیات اور درود کے بعد اس کو پڑھنا چاہیے۔

(۱۹۰۷) م خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيْمٍ مَّنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَّنْزِلِهٖ ذَالِكَ۔

مسلم میں خولہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اترے کسی منزل پر یہ دعا پڑھے اعوذ سے خلق تک تو اس منزل میں کوچ کے وقت تک کوئی چیز ضرر نہ پہنچا سکے گی۔ اس دعا کے یہ معنی ہیں کہ میں پناہ مانگتا ہوں وسیلے خدا کے کلام کے جس کی پوری تاثیر ہے ہر بدی سے جو اس نے بنائی۔

منزل پر اترنے کے وقت کی دعا

ف ایک منزل میں ایک شخص نے کہا کہ یا حضرتؐ مجھ کو بچھو نے کاٹا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

سوتے وقت پڑھنے کی دعا

(۱۹۰۸) ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ۔

بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی میں نے اپنی جان تجھ کو سونپی اور منہ کو تیرے سامنے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جمائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجھ سے نہ کوئی بھاگنے کی جگہ ہے نہ بچاؤ کا امکان ہے مگر تیری ہی طرف۔ الٰہی میں تیری کتاب کا ایمان لایا جو تو نے اتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جس کو تو نے بھیجا۔

ف حضرتؐ نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کر تو یہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات میں مر گیا تو ایمان پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی۔

Marfat.com

(۱۹۰۹) م اِبْنُ عُمَرَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْیَاهَا اِنْ اَحْیَیْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ اَمَرَ بِهٖ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَهٗ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی تونے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اس کو مارے گا تیرے ہی واسطے اس کی زندگی اور موت ہے اگر تو نے اس کو زندہ رکھا تو اس کو اپنی امان میں رکھ اور اگر اس کو مارا تو اس کو بخشدیجیو۔ الٰہی میں تجھ سے عافیت اور صحت مانگتا ہوں۔ یہ دعا حضرتؐ نے ایک مرد کو بتائی کہ جب لیٹا کرے تو اس کو پڑھا کرے۔

(۱۹۱۰) خ اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْیٰی وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ كَانَ یَقُوْلُهٗ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَاِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

بخاری میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی تیرے نام سے جیتا ہوں اور تیرے نام پر مروں گا۔ یہ حضرتؐ دعا کرتے تھے جب سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ شکر ہے خدا کو جس نے ہم کو جلایا بعد ہماری موت کے، اور اسی کی طرف جی کر اٹھنا ہے یعنی قیامت میں۔

ف نیند کو موت اسواسطے فرمایا کہ جیسے موت سے عقل اور حواس نہیں رہتے ایسے ہی نیند میں بھی نہیں رہتے پھر اس کے بعد قیامت کا جی اٹھنا اس واسطے حضرتؐ نے ذکر کیا کہ جاگنا قیامت کی زندگی کی مثال ہے یعنی جیسے نیند کے بعد جاگتے ہیں اسی طرح موت کے بعد قیامت میں زندہ ہوں گے۔

(۱۹۱۱) م اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اے آسمانوں کے رب اور اے زمین کے رب اے بڑے عرش کے رب ہمارا رب اور ہر چیز کا رب، اگانے والا دانے اور گٹھلی کا چیر کے اور اتارنے والا توریت اور انجیل اور قرآن کا۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر ایک چیز کی برائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا تو پکڑنے والا ہے یعنی ہر چیز تیرے قابو میں ہے، الٰہی تو ہی پہلا ہے تو کوئی چیز تجھ سے پہلے نہیں اور تو ہی پچھلا ہے تو کوئی چیز تیرے بعد نہیں اور تو ہی کھلا ہے تو کوئی چیز تجھ سے بڑھ کے کھلی نہیں اور تو ہی چھپا ہے تو کوئی چیز تجھ سے ورے پوشیدہ نہیں، ادا کر ہم سے قرض کو اور بچا دے ہم کو محتاجی سے۔

ف دانہ اور گٹھلی جمنے کے وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہے اوپر کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہے اور نیچے سے جڑ تلے کو گھستی ہے، یہ جو فرمایا کہ اول اور آخر خدا ہے یعنی نہ اس کی ابتدا ہے نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی۔ اول عدم تھا اور آخر فنا ہے۔ خدا ظاہر ہے اپنی قدرت کی نشانیوں سے کہ تمام عالم اس کا قائل ہے عالم ہو یا جاہل۔ اور باطن ہے اپنی ذات کی حقیقت سے کہ تمام جہان اس میں پریشان ہے

غ صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۴۸ بخاری ج ۲ ص ۹۳۴ — بخاری میں یہ روایت حضرت حذیفہؓ سے اور مسلم میں حضرت براء بن عازب سے مروی ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

جیسے نادان اس میں حیران ہے اس سے زیادہ تر دانا سرگرداں ہے۔

مختلف دعائیں

(۱۹۱۲) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری دنیا کو جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے میری آخرت کو جس میں میری بازگشت ہے اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری میں زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب

ف یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے۔

(۱۹۱۳) م اِبْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ۔

مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں بواسطے تیری عزت کے کوئی معبود برحق نہیں سوائے تیرے اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھ کو گمراہ اور ضائع کر ڈالے، تو ویسا زندہ ہے جس کو کبھی موت نہیں اور جن اور آدمی مر جائیں گے۔

(۱۹۱۴) ق اَبُوْمُوْسٰی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ھَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ۔

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی بخشدے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھ سے اپنے حال میں ہوئی ہو اور بخشدے اس چیز کو جس کو تو مجھ سے زیادہ تر واقف ہے اور بخشدے میری بیہودگی اور میرے گناہ کی کوشش کو اور میری بھول چوک اور میرے قصد کو اور یہ سب میری طرف سے ہے۔

ف ہر چند حضرتؐ گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولیٰ کے خیال سے ایسی دعا کرتے تھے کیونکہ جتنا قرب زیادہ اتنا خوف زیادہ۔ مثل مشہور ہے کہ نزدیکاں رابیش بود حیرانی۔ بندگی کے یہی معنی ہیں کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا اور کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہرا ہو خواہ نہ ہو اقرار کیا کرے

(۱۹۱۵) م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ [illegible] کہ الٰہی میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری [illegible] اور دل کی بے پرواہی مانگتا ہوں۔

ف عفاف اور عفت یہ کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہو جائے یعنی بے شرع کی اجازت کسی چیز کی خواہش غلبہ نہ کرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق پیدا ہوتے ہیں جیسے سخاوت اور حیا۔

(۱۹۱۶) م عَائِشَۃُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا

Marfat.com

أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

یا الٰہی میں پناہ لیتا ہوں تیرے ساتھ بدی سے اس کی جو میں نے کیا اور بدی سے اس کی جو میں نے نہیں کیا۔

(۱۹۱۷) م اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو فائدہ نہ کرے اور اس دل سے جو تیرے حضور میں نہ جھکے اور اس دعا سے جو نہ سنی جائے یعنی قبول نہ ہو اور اس جی سے جس کو آسودگی نہ ہو یعنی لالچی ہو قلیل پر قناعت نہ کرے۔

ف علم غیر نافع یعنی علم بے عمل اور جس کی شرع میں اجازت نہ ہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر اور جو آخرت میں کام نہ آئے بلکہ ضرر کرے جیسے یونانی حکمت کا علم۔ اور علم نافع وہ ہے جو دنیا میں یا آخرت میں یا دونوں میں فائدہ کرے۔ صرف دنیا کا فائدہ علمِ طب اور علمِ حساب میں، اور صرف آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علمِ اخلاق میں۔ دنیا و آخرت دونوں کا فائدہ شریعت کے علوم میں اور جو علم کہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علمِ حساب اور علمِ لغت میں زیادہ دخل پیدا کرنا۔

(۱۹۱۸) م عَلِیٌّ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالسَّدَادَ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰی هِدَایَتَكَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ عَلَّمَهٗ اِیَّاهُ۔

مسلم میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مجھ کو ہدایت کر اور سیدھا کر لے اور ایک روایت یوں ہے کہ الٰہی میں تجھ سے ہدایت اور راستی مانگتا ہوں اور اس دعا کے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی دھیان کیا کر۔

ف یعنی جیسے کہیں جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھے اسی طرف چلتے ہیں دائیں بائیں نہیں جھکتے۔ اسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے راہِ راست کا دھیان چاہیے کہ منزلِ مقصود کو پہنچائے شرع پر چلائے، ضلالت اور بدعت کی طرف میں نہ کرے اور راستی مانگتے وقت تیر کی راستی کو دھیان کرے یعنی جیسے تیر سیدھا نشانے پر پہنچتا ہے دائیں بائیں نہیں جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل میں راستی کا خیال چاہیے کہ باطل دخل نہ پائے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو حضور دل حاصل ہو جائے۔

(۱۹۱۹) م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ

صبح و شام کی دعائیں

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہم نے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی اور خدا ہی کو شکر ہے کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے۔ الٰہی میں تجھ سے اس رات کی خیریت اور اس کے بعد دن کی خیریت مانگتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس رات کی برائی اور اس کے بعد دن کی برائی سے۔ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور پیری کی برائی سے، الٰہی میں تیری پناہ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا اَمْسٰى وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ۔

مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔ یہ حضرتؐ فرماتے تھے شام کے وقت اور جب صبح ہوتی تھی تو بھی اسی طرح فرماتے تھے مگر امسینا وامسی الملک اللہ کے مقام پر اصبحنا واصبح الملک للہ فرماتے تھے یعنی ہم نے صبح کی اور خدا کے ملک نے صبح کی۔

(۱۹۲۰) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا وَاَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی دے میری جان کو اس کی پرہیزگاری اور اس کو گناہ اور بدخو سے پاک صاف کر ڈال تو ہی اس کا بہتر پاک کرنے والا ہے اور تو ہی اس کا کارساز اور مددگار ہے۔

ف جو چیز آخرت میں ضرر کرے اس سے بچنے کا نام تقوی اور پرہیزگاری ہے۔ باطن کی صفائی بے تقوٰی ممکن نہیں اس واسطے حضرتؐ نے اول تقوٰی کی دعا کی پھر صفائی کی۔

دن نکلے اور سوتے وقت کی تسبیح

(۱۹۲۱) م جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

مسلم میں جویریہ بنت الحارث سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر میں نے تیرے بعد چار بول تین بار کہے اگر ان کو تولے تیرے کہے کے ساتھ تو وہی ان سے بھاری پڑیں۔ وہ چار بول یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ یعنی میں خدا کی پاکی بولتا ہوں خوبیوں کے ساتھ اس کی مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اس کی رضامندی اور خوشی کے اور اس کے عرش کے تول کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔

کلمات اربعہ کے ذکر کی فضیلت

ف حضرت جویریہؓ کے پاس سے حضرتؐ صبح کے وقت تشریف لیگئے اور وہ بیٹھی ہوئی اپنی جانماز پر ذکر الٰہی کرتی تھیں پھر حضرتؐ گھر میں دن چڑھے تشریف لائے ان کو جانماز پر بیٹھا ذکر میں مشغول پایا پوچھا کہ کیا اب تک اسی طرح ذکر کر رہی ہے انھوں نے کہا کہ ہاں، تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ ف یعنی میں نے تیرے پاس سے جانے کے بعد چار لفظیں تین بار کہیں جن کا ثواب اس تمام تیرے وظیفے سے زیادہ ہے۔ اس حدیث میں اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے میں ہلکی اور ثواب میں بھاری۔

(۱۹۲۲) ق عَلِیٌّ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَّكَ مِنْهُ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ قَالَهٗ لِفَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

بخاری اور مسلم میں علیؓ مرتضٰی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں میں تجھ کو بتاؤں جو تیرے لئے خدمتگار سے بہتر ہے۔ سبحان اللہ پڑھ تینتیس بار اور الحمد للہ پڑھ تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑھ چونتیس بار۔ یہ حضرتؐ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا جبکہ

تسبیح فاطمہؓ کا ذکر جو تنگدستی کیلئے بڑا مجرب عمل ہے۔

Marfat.com

حِيْنَ سَاَلَتْهُ خَادِمًا۔ انھوں نے لونڈی خدمتگار مانگی تھی۔

ف پوری روایت یوں ہے کہ حضرت فاطمہؓ حضرتؐ کے پاس گئیں چکی پیسنے کی تکلیف بیان کرنے کو اور لونڈی مانگنے کو، کیونکہ ان کو معلوم ہوا تھا کہ حضرتؐ کے پاس لونڈی غلام آئے ہیں۔ اس وقت حضرتؐ سے ملاقات نہ ہوئی حضرت عائشہؓ سے یہ پیغام کہہ آئیں۔ جب حضرت تشریف لائے تب حضرت عائشہؓ نے یہ پیغام پہنچایا، حضرتؐ اسی وقت ان کے گھر تشریف لے گئے تو علی مرتضیٰؓ اور حضرت فاطمہؓ بستر پر لیٹے تھے حضرتؐ کو دیکھکر اٹھنے کا ارادہ کیا حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونوں لیٹے رہو۔ پھر حضرتؐ سرہانے کی طرف دونوں کے درمیان بیٹھ تو یہ حدیث فرمائی کہ سوتے وقت پڑھا کریں۔ باوجود مقدور کے حضرتؐ نے حضرت فاطمہؓ کو لونڈی نہ دی اور یہ ذکر الٰہی سکھلائے اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس ذکر کی یہ تاثیر ہے کہ جو شخص کسی کام میں تھک جاتا ہو اور سوتے وقت اس نیت سے پڑھے تو اس کی ماندگی نہ رہے۔

مرغ کی اذان کے وقت دعا مانگنا

(۱۹۲۳) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيْرِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا وَّاِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم سنو گدھے کا رینکنا تو خدا کی پناہ مانگو شیطان سے اس واسطے کہ اس نے شیطان دیکھا ہے اور جب تم مرغ کی بانگ سنو تو خدا سے اس کا فضل کرم مانگو اس واسطے کہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گدھا شیطان کو دیکھ کے بولتا ہے اور مرغ فرشتے کو دیکھ کے بولتا ہے گدھا بسبب حماقت اور بہت کھانے کے شیطان سے مناسبت رکھتا ہے اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور نگہبانی کے فرشتے سے مناسبت رکھتا ہے۔ واللہ اعلم

بے چینی کے وقت پڑھنے کی دعا

(۱۹۲۴) **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ **كَانَ** يَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں کوئی بندگی کے لائق سوائے خدا کے جو اونچا بڑائی والا صاحب حلم ہے۔ نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہے نہیں کوئی پرستش کے لائق سوائے خدا کے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عزت والے عرش کا رب ہے حضرتؐ اس کو رنج اور کمال سختی میں فرماتے تھے۔

سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کی فضیلت

(۱۹۲۵) **م** اَبُوْذَرٍّ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَآئِكَتِهٖ اَوْ لِعِبَادِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ **قَالَهُ** حِيْنَ سُئِلَ

مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ افضل کلام وہ ہے جو خدا نے اپنے فرشتوں کے واسطے پسند کیا ہے یعنی سبحان اللہ وبحمدہ۔ یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب

Marfat.com

اَیُّ الْکَلَامِ اَفْضَلُ۔

کسی نے پوچھا تھا کہ کون کلام افضل ہے۔

(۱۹۲۶) م اَبُوْذَرٍؓ اَلَآ اُخْبِرُکَ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اَحَبَّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ قَالَہٗ لَہٗ۔

مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں میں تجھ کو بتاتا ہوں خدا کے بہت پیارے کلام کو مقرر بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔ یہ حضرتؐ نے ابوذرؓ سے فرمایا۔

مسلمان کے لئے غائبانہ دعا کی فضیلت

(۱۹۲۷) م اُمُّ الدَّرْدَآءِ دَعْوَۃُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَۃٌ عِنْدَ رَاْسِہٖ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْہِ بِخَیْرٍ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِہٖ اٰمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ۔

مسلم میں ام الدرداءؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پس پشت مقبول ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے کہ جب وہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ آمین اور تجھ کو بھی اس دعا کے برابر فائدہ ہے یعنی جو تو نے نیک چیز اس کے واسطے مانگی اسکو بھی ملیگی اور تجھ کو بھی ملیگی۔

(۱۹۲۸) م اَبُوالدَّرْدَآءِ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَدْعُوْ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَکُ وَلَکَ بِمِثْلٍ۔

مسلم میں ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ مسلمان نہیں جو اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے دعا کرے مگر کہ فرشتہ کہتا ہے کہ تجھ کو بھی اس دعا کے برابر ثواب ملیگا

ف معلوم ہوا کہ مسلمان کے پیچھے اس کے واسطے دعا کرنا ایسی عمدہ خدا کے نزدیک بات ہے کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے واسطے دعا کرتا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ غائب مسلمان کے حق میں دعا مقبول ہے اسواسطے کہ خوش آمد اور ریا سے دور ہے۔

کھانے پینے کے بعد الحمدللہ کہنے کی فضیلت

(۱۹۲۹) م اَنَسٌ اِنَّ اللّٰہَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا بہت راضی ہوتا ہے اس بندے سے کہ جب کچھ کھانا کھائے تو الحمدللہ کہے اور جب کچھ پیئے تو الحمدللہ کہے۔

دعا ضرور قبول ہوتی ہے جلدی نہ کرنا چاہئے

(۱۹۳۰) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَالَمْ یَعْجَلْ یَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّیْ فَلَمْ یَسْتَجِبْ لِیْ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک آدمی کی دعا اس وقت تک مقبول ہوگی جب تک کہ وہ اس طرح سے جلدی نہ کرے کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی تھی سو اس نے میری دعا قبول نہ کی۔

ف دعا میں اس طرح شتابی کرنا ایسی بے ادبی ہے کہ اس کا ثمرہ محرومی ہے، آدمی کو خدائی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہے جو جلدی کرتا ہے خدا ہی خوب جانتا ہے کہ جلد دعا قبول نہ ہونے میں کیا حکمت ہے اور

Marfat.com

حدیث میں آیا ہے کہ مسلمان کی دعا نامقبول نہیں ہوتی خواہ دنیا میں اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے خواہ آخرت میں۔ بہت چیزوں کی تمنا آدمی دنیا میں کرتا ہے حالانکہ اس کے حق میں بہتر نہیں اس واسطے حق تعالیٰ اس کے عوض آخرت میں ثواب دیگا کیونکہ کریم اپنے دروازے سے کسی کو محروم نہیں پھیرتا۔

(۱۹۳۱) م اِبْنُ عُمَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی ہوئی عافیت اور آرام کے پلٹنے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کاموں سے۔

جنت میں بیشتر فقرا ہوں گے اور دوزخ میں عورتیں

(۱۹۳۲) ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں بہشت میں جھانکا تو میں نے اس کے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور میں دوزخ میں جھانکا تو اس میں اکثر عورتیں دیکھیں

ف محتاج ایماندار اکثر تکلیفات میں رہتے ہیں تو صبر کرتے ہیں اس سبب سے بہشت پاتے ہیں اور عورتیں اکثر بدخو اور بد اعتقاد ہوتی ہیں اس جہت سے دوزخی ہوتی ہیں۔

(۱۹۳۳) ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔

بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں کھڑا ہوا بہشت کے دروازے پر، سو اس کے اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور دولتمند عیش والے بہشت کے داخل ہونے سے روکے گئے ہیں مگر دوزخ کے لوگوں کو دوزخ کی طرف جانے کا حکم ہوا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر اس کی داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔

ف دولتمند اگرچہ ایماندار ہوں لیکن محتاجوں کے بعد بہشت میں داخل ہوں گے حساب کے واسطے بہشت کے دروازے پر روکے جائیں گے۔

(۱۹۳۴) م عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اِنَّ اَقَلَّ سَاكِنِی الْجَنَّةِ النِّسَاءُ۔

مسلم میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ بہشت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں۔

ف یعنی بہشت میں مرد بہت ہیں دنیا کی عورتیں نہایت کم ہیں اسواسطے کہ عورتوں میں دینداری اور عقلمندی کم ہوتی ہے اور خاوندوں کا کہنا کم مانتی ہیں۔

(۱۹۳۵) م اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ۔

دنیوی لذتوں میں منہمک نہیں رہنا چاہیے

مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ دنیا میٹھی ہری بھری ہے اور مقرر خدا ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہے پھر تاکا کرتا ہے کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو۔

ف یعنی جیسے شیرنی دل کو اور سبزی آنکھ کو بھلی معلوم ہوتی ہے ویسے ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر

Marfat.com

آدمی لوٹ پوٹ ہے اور خدا ایک گروہ دنیا سے اٹھا کر دوسرے گروہ کو وہاں جماتا ہے جانچنے کے واسطے پھر جو دنیا کے عیش و آرام میں پھنسا اس نے دھوکا کھایا وہ خدا کو بھولا اور جو دنیا کی بیوفائی سمجھا کہ اگلے لوگوں کے پاس یہ کب رہی جو ہمارے پاس رہے گی پھر اس کو لڑکوں کا کھلونا جان کر اور بھان متی کا سوانگ سمجھ کر اس کے جال میں نہ پھنسا اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی دور اندیش ہوشیار ہے اور اسی کا نام دیندار ہے۔ حضرتؐ نے ایک بار عصر کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت تک جو ہونا تھا سو فرمایا جس کو یاد رہا سو یاد رہا اور جو بھولا سو بھولا۔ بعد اس کے یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان سوچیں اور دنیا کے پھندے سے نکلیں۔

(۱۹۳۶) ق اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ مَا تَرَکْتُ بَعْدِیْ فِتْنَۃً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ۔

بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں چھوڑا میں نے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر پہنچانے والا ہو مردوں پر عورتوں سے۔

ف یعنی مردوں کے حق میں عورتوں کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہیں اس واسطے کہ ان کا گھورنا اور حرام کاری اور ان کی اطاعت دین میں خلل ڈالتی ہے غرضکہ اکثر فساد عورتوں کے سبب ہوتے ہیں اس واسطے حضرتؐ کو زیادہ تشویش تھی۔

تین غار والوں کا قصہ

(۱۹۳۷) ق اِبْنُ عُمَرَ بَیْنَمَا ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ یَّمْشُوْنَ اَخَذَھُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰی غَارٍ فِیْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِھِمْ صَخْرَۃٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْھِمْ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْھَا صَالِحَۃً لِلّٰہِ فَادْعُوا اللّٰہَ بِھَا لَعَلَّہٗ یَفْرُجُھَا عَنْکُمْ فَقَالَ اَحَدُھُمُ اللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَامْرَاَتِیْ وَلِیْ صِبْیَۃٌ صِغَارٌ اَرْعٰی عَلَیْھِمُ الْمَوَاشِیَ فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْھِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَیَّ فَسَقَیْتُھُمَا قَبْلَ بَنِیَّ وَاِنَّہٗ نَاٰی بِیَ ذَاتَ یَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ اَاْتِ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُھُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِھِمَا اَکْرَہُ اَنْ اُوْقِظَھُمَا مِنْ نَوْمِھِمَا وَ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جس حالت میں کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ ان کو مینہ نے لیا تو وہ پہاڑ کے ایک غار میں گھس گئے تو اس پہاڑ کا ایک پتھر ان کے غار کے منہ پر ڈھلک پڑا سو ان کو اس نے بند کر دیا تو بعضے نے بعضے سے کہا دیکھو تو اپنے نیک کاموں کو جو خدا کے واسطے کئے ہوں سو دعا مانگو ان کے وسیلے سے شاید کہ خدا اس پتھر کو تمہارے اوپر سے کھول دیوے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہے کہ میرے ماں باپ بڈھے تھے بڑی عمر والے اور میری بیوی اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ میں ان کے واسطے بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا پھر جب میں شام کے قریب چرا لاتا تھا تو ان کا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماں باپ سے شروع کرتا تھا تو ان کو اپنے لڑکوں سے پہلے پلاتا تھا اور اتفاقاً ایک دن مجھ کو درخت بہت دور لے گئے یعنی چارا بہت دور ملا سو میں گھر میں نہ آیا یہانتک کہ مجھ کو شام ہو گئی تو میں نے ماں باپ کو سوتا پایا پھر میں نے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو میں دودھ لایا سو میں ماں باپ کے سر کے پاس کھڑا ہوا مجھ کو برا لگا کہ میں ان کو نیند سے جگاؤں اور برا لگا کہ ان سے پہلے

Marfat.com

وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا
وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ
يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبَهُمْ حَتّٰى طَلَعَ
الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ
ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً
فَرَاَوْا مِنْهَا السَّمَآءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا فُرْجَةً
فَرَاَوْا مِنْهَا السَّمَآءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ
اِنَّهٗ كَانَتْ لِيَ ابْنَةُ عَمٍّ اَحْبَبْتُهَا كَاَشَدِّ
مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَآءَ فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا
نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ
فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ
فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا
قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ
الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ عَنْهَا فَاِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ
وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً
فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا
بِفَرَقِ اُرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ
اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ
فَتَرَكَهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ
حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَآءَهَا
فَجَآءَنِيْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ
حَقِّيْ قُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ
الْبَقَرِ وَرِعَآءِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ
اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ فَقُلْتُ
اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ تِلْكَ
الْبَقَرَ وَرِعَآءَهَا فَاَخَذَهٗ فَذَهَبَ
بِهٖ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ

لڑکوں کو پلاؤں اور لڑکے بھوک کے مارے شور کرتے تھے میرے
دونوں پیروں کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور ان کا حال رہا صبح
تک یعنی میں ان کے انتظار میں دودھ لئے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے
روتے چلاتے رہے نہ میں نے پیا نہ لڑکوں کو پلایا سو الٰہی اگر تو
جانتا ہو کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے
میں نے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھولدے کہ ہم اس سے
آسمان کو دیکھیں سو خدا نے اس سے ایک روزن کھولدیا تو اس
سے انھوں نے آسمان کو دیکھا۔ اور دوسرے نے کہا الٰہی البتہ
ماجرا یہ ہے کہ میرے ایک چچا کی بیٹی تھی کہ میں اس کو چاہتا تھا،
جیسے نہایت محبت مرد عورتوں سے رکھتے ہیں یعنی میں اس کا
کمال عاشق تھا سو اس کی طرف مائل ہو کر میں نے اس کی ذات
کو چاہا یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا سو اس نے نہ مانا یہانتک کہ
سو اشرفیاں میں اس کو دوں یعنی سو اشرفیوں پر راضی ہوئی سو
میں نے محنت اور کوشش یہاں تک کی کہ سو اشرفیاں جمع کیں سو
میں ان کو اس کے پاس لایا پھر جب میں اس کے دونوں پیروں کے
اندر واقع ہوا تو اس نے کہا اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مہر
کو نہ توڑ مگر جس طرح کہ اس کا حق ہے یعنی بدون نکاح شرعی کے
ازالۂ بکارت نہ کر تو میں اٹھ کھڑا ہوا اس کے اوپر سے سو الٰہی اگر تو جانتا
ہو کہ یہ بات کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے ترک کی
تو کھول دے ہمارے واسطے اس پتھر سے ایک روزن تو خدا نے
ان کے واسطے کھول دیا۔ اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الٰہی میں نے
ایک مزدور ٹھہرایا تھا اس برتن بھر مزدوری پر جس میں سولہ رطل
چاول سماویں تو جب وہ اپنا کام کر چکا اس نے کہا میرا حق دے
سو اس کا حق میں نے اس کے آگے کیا سو اس کو چھوڑ گیا اور اس کی
طرف سے منہ موڑا تو ہمیشہ میں اس کو بوتا رہا یہانتک برکت ہوئی
کہ اس مال سے گائے بیل اور غلام ان کے چرانے والے جمع ہو گئے
پھر وہ مزدور میرے پاس آیا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا حق
لیکر مجھ پر ظلم نہ کر۔ میں نے کہا جا ان گائے بیلوں اور ان کے
چرانے والوں کی طرف سو ان کو لے۔ تو اس نے کہا خدا سے ڈر

Marfat.com

ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ۔

مجھ سے مسخراپن نہ کر، سو میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا لے ان گائے بیلوں اور ان کے چرانے والوں کو یعنی یہ سچ مچ تیرا ہی مال ہے۔ سو اس نے لیا اور اپنا سب مال لیکر چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ میں نے یہ امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھول دے جتنا باقی رہا ہے سو خدا نے باقی رہے پتھر کو کھول دیا

ف اس حدیث میں بہت کام کے فائدے ہیں اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا میں جس کی کوئی تدبیر نہ ہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ پکڑے حق تعالیٰ اس کو نجات دے گا۔ دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور بیوی بچوں کے حق پر مقدم ہے اور عمدہ نیکیوں میں داخل ہے۔ تیسرے یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہشِ نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے۔ چوتھے یہ کہ حق والوں کا حق ادا کرنا رضائے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے۔ پانچویں یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اس کا ناج بووے تو اس کے حاصلات کا مالک ہی مالک ہے۔

توبہ کا بیان

(۱۹۳۸) **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً وَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ وَزَادِهٖ۔

۔بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنے ایماندار بندے کے توبہ کرنے سے اس مرد سے بھی زیادہ تر فرحت ناک ہوتا ہے جو چٹیل میدان ہلاکی کے مکان میں اترا اس کے ساتھ سواری تھی اس پر اس کا کھانا اور پانی تھا سو اس مرد نے اپنے سر کو زمین میں رکھا پھر ایک نیند سو کر اس حال میں جاگا کہ اس کی سواری جا چکی تھی سو اس نے اس کی تلاش کی یہاں تک کہ جب اس پر گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی اس نے کہا اے دل پلٹ چل اسی مکان میں جہاں میں تھا سو وہیں سو رہوں تا اینکہ مر جاؤں سو اس نے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھا تا کہ مر جاوے۔ پھر جاگ پڑا تو کیا دیکھتا ہے کہ اسکی سواری موجود ہے اس پر اس کا زادِ راہ اور پانی ہے تو حق تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ کے سبب سے اس مرد سے بھی زیادہ تر خوش ہوتا ہے جو اپنی سواری اور زادِ راہ پا کر خوش ہو گیا۔

ف یعنی مومن کی توبہ سے کمال رضائے الٰہی حاصل ہوتا ہے اس واسطے کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں بندہ عذاب سے بچ جاتا ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی صفتِ مغفرت کا بیان

(۱۹۳۹) م ابْنُ عُمَرَ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ۔ [1]

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نہ کرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وہ گناہ کرتے پھر ان کو خدا بخشتا اور ان کو بہشت میں لے جاتا۔

ف اس حدیث کا مضمون دوبار ہو چکا۔ مطلب یہ کہ اس میں دلاسا ہے اہلِ خوف اور گناہگارانِ تائب کو اور اشارہ ہے کہ گناہ حکمتِ الٰہی کے مخالف نہیں تاکہ اس کی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہو اور یہ مطلب نہیں کہ آدمی اپنے گناہوں سے بالکل نڈر ہو جائے کہ یہ تو صاف کفر ہے۔

(۱۹۴۰) م اَبُوْ اَيُّوْبَ لَوْ اَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوْبٌ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَكُمْ لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوْبٌ فَيَغْفِرُهَا لَهُمْ۔

مسلم میں ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تمہارے گناہ نہ ہوتے جن کو خدا بخشتا تو البتہ خدا اس قوم کو لاتا جس کے گناہ ہوتے پھر ان کی مغفرت کرتا۔

ف اس حدیث سے حضرتؐ نے اپنے اصحاب کو دلاسا دیا اس واسطے کہ اکثر اصحاب کو خوفِ الٰہی بہت غالب تھا بعضوں نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا بعضوں کا قصد تھا کہ دنیا چھوڑ کر پہاڑ پر بیٹھ رہیں اور شب و روز عبادت کریں بعضوں کا یہ ارادہ تھا کہ آلۂ تناسل کو کاٹ ڈالیں تاکہ حرام کاری میں نہ گرفتار ہوں یعنی جیسے اس کی صفت منتقم ہے کہ گناہ پر پکڑتا ہے اور سزا دیتا ہے ویسی اس کی غفار بھی صفت ہے کہ گناہوں کو معاف بھی کرتا ہے یعنی مسلمان گنہگار جیسے اپنے گناہوں سے ڈرے ویسے ہی اس کے رحم اور کرم پر بھی نظر رکھے ناامید نہ ہو جائے کیونکہ ناامیدی کفر ہے اور اس حدیث کا وہ مطلب نہیں کہ خدا کو غفار جان کر گناہوں پر کمر باندھے اور اس کی قہاری کو بالکل بھول جاوے کہ یہ صفاف کفر ہے۔

آخرت کے بارے میں ہمیشہ ذکر اور فکر کرنے کی فضیلت

(۱۹۴۱) م حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيُّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنْ لَّوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

مسلم میں حنظلہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ اگر تم سدا بنے رہو اسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یادِ الٰہی میں رہو تو البتہ تم سے فرشتے مصافحہ کریں تمہارے فرشوں پر اور تمہاری راہوں میں ولیکن اے حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یادِ پروردگار۔

ف مصابیح میں حنظلہؓ سے روایت ہے کہ میں اور صدیق اکبرؓ حضرتؐ کے پاس گئے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے حضرت نے فرمایا کیونکر ہے؟ میں نے کہا کہ ہم لوگ حضرتؐ کی خدمت میں رہتے ہیں، آپ ہم کو دوزخ اور بہشت یاد دلاتے ہیں گویا ہم آنکھ سے دیکھتے ہیں پھر جب ہم حضرتؐ کے پاس سے جاتے ہیں اور بیوی بچوں اور کسب و کار میں مشغول ہوتے ہیں تو اکثر باتیں بھول جاتے ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی

[1] روایت مذکور کے الفاظ مسلم کی روایت کے مطابق نہیں۔ امام مسلمؒ نے عنوانِ مذکور کی دونوں حدیثوں کو عنوان "توبہ اور استغفار کرنے سے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

یعنی اگر ہر دم حضور بنا رہے تو آدمی سے بالکل اس عالم کا کاروبار معطل ہو جائے فرشتوں کا عالم نظر پڑے اسواسطے وہ حال ہر دم نہیں رہتا اس کو نفاق نہ جاننا چاہیئے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہیں۔ شعر

غفلت بجہاں اگر نبودے　　از عمر دمے بسر نہ بودے

رحمتِ خداوندی کی وسعت کا بیان

(۱۹۴۲) م سَلْمَانُ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ يَتَرَاحَمُ بِهَا الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

مسلم میں سلمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت کے سبب سے تمام خلق آپس میں الفت اور محبت کرتی ہے اور ننانوے رحمتیں خدا کی قیامت کے دن کے واسطے ہیں۔

ف یعنی خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کئے ایک حصہ تمام مخلوق کو دیا اسی کا یہ اثر ہے کہ جانور اپنے بچوں کو پالتے ہیں آپ بھوکے رہتے ہیں ان کو کھلاتے ہیں۔ اسی کا اثر ہے کہ ماں باپ اپنی اولاد کو پالتے ہیں اور ان کی مصیبتیں اٹھاتے ہیں اور ننانوے حصے خدا کی رحمت قیامت میں ظاہر ہوگی۔ حضرتؐ کی شفاعت اور گنہگاروں کی بخشش اور بہشت کی بے حساب نعمتیں انہیں رحمتوں کا اثر ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی کچھ حد نہیں۔

(۱۹۴۳) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَّلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ایماندار جانتا جتنا کہ خدا کے پاس عذاب ہے تو اس کی بہشت کی کوئی طمع نہ کرتا اور اگر کافر جانتا جتنی کہ خدا کے پاس رحمت ہے تو اس کی بہشت سے کوئی ناامید نہ ہوتا۔

(۱۹۴۴) ق عُمَرُ اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ اَللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ بِوَلَدِهَا قَالَهٗ حِيْنَ رَاَى الْمَرْاَةً مِّنَ السَّبْيِ تَسْعٰى اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْزَقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَاَرْضَعَتْهُ۔

بخاری اور مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت پھینکنے والی ہے اپنے لڑکے کو آگ میں ہم نے کہا قسم ہے خدا کی کہ ہرگز نہ پھینکے گی تو حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اپنے بندوں پر بہت زیادہ ہے اس عورت کے رحم سے اپنے بیٹے پر یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑی جاتی ہے جب اس نے قیدیوں میں اپنے بچے کو پایا پھر اس کو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اسکو دودھ پلانے لگی۔

ف اس حدیث میں بیان ہے وسعت رحمت الٰہی کا۔ اس حدیث سے ارحم الراحمین کا مطلب حل ہوتا ہے۔

(۱۹۴۵) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَّمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهٖ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک مرد نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا تھا اپنے لوگوں سے کہا کہ جب وہ شخص مرجائے تو اس کو جلا ڈالیو پھر اس کی آدھی راکھ خشکی میں بکھیریو اور آدھی دریا میں سو قسم خدا کی اگر خدا نے اسکو

Marfat.com

قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُ بِهٖ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔

تنگ کیا اور عذاب مقدر کیا تو البتہ اس پر ایسی مار مارے گا کہ تمام عالم میں کسی پر ویسا عذاب نہ ہوگا پھر جب وہ مردمر گیا تو اس کے لوگوں نے وہی کیا جو اس نے ان سے کہا تھا سو خدا نے خشک جنگل کو حکم کیا تو جتنی اس میں خاک تھی اس نے جمع کر دی اور دریا کو حکم کیا اس نے بھی جمع کر دی پھر خدا نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا تھا اس نے کہا اے رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ تر دانا ہے سو خدا نے اس کو بخش دیا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اور اپنے قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہے۔

(۱۹۴۶) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ وَاَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سو حصے کئے سو اپنے پاس ننانوے رکھے اور ایک حصہ زمین میں اتارا سو اسی ایک حصہ کے سبب سے مخلوقات آپس میں رحمت کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر ترس کھاتے ہیں یہانتک کہ جانور اپنا کھر اٹھا لیتا ہے اپنے بچے پر اس خوف سے کہ کہیں اس کے نہ لگ جائے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بندوں پر بے حساب ہے اسی سبب سے کافروں کو جلد نہیں پکڑتا اور آخرت میں ہمارے حضرتؐ کی شفاعت سے ہم گنہگاروں کی مغفرت ہوگی بلکہ حضرتؐ کو جو اپنی امت پر بیحد رحمت ہے سو بھی حقیقت میں ارحم الراحمین کی رحمت کا اثر ہے۔

گناہوں سے توبہ کا بیان

توبہ کتنی ہی بار ٹوٹے پھوٹے ہو مگر پھر بھی گناہ سے توبہ کرنا چاہیے

(۱۹۴۷) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا عَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَبْدِيْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ کیوں نہ ہو پھر اس نے کہا کہ الٰہی میرا گناہ کو معاف کر دے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اس نے جانا کہ اس کا ایسا رب ہے کہ گناہ کو معاف کرتا ہے اور گناہ کو پکڑتا ہے پھر اس نے توبہ توڑی سو گناہ کیا تو اس نے کہا اے میرے رب میرا گناہ معاف کر تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا سو اس نے جانا کہ اس کا رب ہے کہ گناہ کو معاف کرتا ہے اور گناہ کو پکڑتا ہے پھر اس نے توبہ توڑی سو اس نے گناہ کیا تو اس نے کہا کہ اے میرے رب میرا گناہ بخشدے سو حق تعالیٰ فرماتا ہے گناہ کیا میرے بندے نے تو اس نے جانا کہ اس کا ایک رب ہے کہ گناہ بخشتا ہے اور گناہ کو پکڑتا ہے کر جو

Marfat.com

مَاشِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰی اَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِیْثِ لَآ اَدْرِیْ اَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِعْمَلْ مَاشِئْتَ۔

جی چاہے سو مقرر میں نے تجھ کو بخشا۔ عبدالاعلیٰ اس حدیث کے ایک راوی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ حضرتؐ نے تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کہ کر جو تیرا جی چاہے۔

ف یعنی جتنی بار گناہ کر کے آدمی توبہ کرے گا اس کی توبہ مقبول ہوگی۔ آدمی کا قصور اگر کیجئے تو دو تین بار میں تنگ ہو جاتا ہے یہاں کریمی کی شان ہے تنگی کا کیا امکان ہے۔ نظم

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ — گر کافر و رند و مے پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست — صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

لیکن شرط یہ ہے کہ توبہ کے وقت ندامت ہو اور اس گناہ کے کرنے کا قصد نہ ہو، اور اگر اس گناہ کرنے کا قصد دل میں موجود ہو تو صرف زبان سے توبہ کرنا مسخراپن کرنا ہے اور یہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہے یعنی جس گناہ کے بعد توبہ بھی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو نہیں روکتا اور یہ مطلب نہیں کہ توبہ کے بعد آدمی بے قید ہو جائے جو جی چاہے سو کرے

(۱۹۴۸) م اَبُوْمُوْسٰی اِنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْٓءُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْٓءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا۔

مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دن کو اپنی رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے یہاں تک کہ سورج پچھم سے نکلے۔

ف یعنی جب تک سورج مغرب کی طرف سے نہیں نکلتا تو دروازہ توبہ کا کھلا ہے رات دن جس وقت چاہے توبہ کرے۔

غیر الٰہی کا ذکر

(۱۹۴۹) م اَبُوْهُرَیْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ یَغَارُ وَاللّٰهُ اَشَدُّ غَیْرًا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایماندار غیرت دار ہوتا ہے اور خدا زیادہ تر غیرت دار ہے۔

ف باقی روایت یوں ہے کہ اسی واسطے خدا نے ظاہر باطن کی بیحیائیوں سے منع کیا یعنی بدکاموں پر طیش آنا ایمان کا مقتضا ہے بے غیرتی ایمان کی شان نہیں۔

(۱۹۵۰) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَآ اَحَدَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَآ اَحَدَ اَحَبُّ اِلَیْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ لَا شَیْءَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہیں اور اسی واسطے اس نے بے حیائی کے کام خواہ کھلے خواہ چھپے جیسے شراب اور حرام کاری سب حرام کئے اور خدا سے زیادہ کوئی نہیں جس کو اپنی تعریف بہت پسند آئی ہو اور اسی واسطے اس نے اپنی ذات کی تعریف کی ہے۔ اور اسماء بنت ابی بکرؓ کی روایت میں یوں ہے کہ کوئی چیز خدا سے زیادہ غیرت دار نہیں۔

Marfat.com

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ کی تفسیر

(۱۹۵۱) خ اَبُوْ اُمَامَةَ اَرَاَیْتَ حِیْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَیْتِكَ اَلَیْسَ قَدْ تَوَضَّاْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّاَهُ اَوْ ذَنْبَكَ۔

بخاری میں ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا بتا تو جب کہ تو نے اپنے گھر سے نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہیں کیا تھا اس نے کہا درست ہے یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا پھر تو ہمارے ساتھ نماز میں حاضر ہوا اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا سو مقرر خدا نے تیری حد بخشی یا یوں فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا۔

ف ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے گناہ حد مارنے کے لائق کیا مجھ پر حد ماریئے حضرتؐ نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہے پھر حضرت نماز میں مشغول ہوئے وہ شخص بھی نماز میں شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اس شخص نے کہا کہ مجھ پر حد ماریئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ شاید کہ اس کا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس۔ چنانچہ بعضی روایت میں صاف آیا ہے اسی واسطے حضرتؐ نے اس کی مغفرت جماعت پڑھنے سے فرمائی اس واسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہو جاتے ہیں اور حضرتؐ نے اس واسطے اس سے نہ پوچھا کہ بدکام کا تفحص بہتر نہیں اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھل کر بتاتا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرت ضرور اس پر حد مارتے۔

قاتل کی توبہ قبول ہوتی ہے

(۱۹۵۲) ق اَبُوْ سَعِیْدٍ كَانَ فِیْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَّهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَّهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ یَّحُوْلُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ اِلٰی اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا یَّعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰی اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰی اِذَا نَصَفَ الطَّرِیْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِیْهِ

اس شخص کی توبہ کا ذکر جس نے ناحق سو خون کئے تھے۔

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت میں ایک مرد تھا کہ اس نے ننانوے جان کو قتل کیا تھا تو اس نے لوگوں سے پوچھا کہ روئے زمین پر بہت بڑا عالم کون ہے سو اس کو درویش بتلایا گیا یعنی لوگوں نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہے تو اس کے پاس گیا سو اس نے کہا کہ اس شخص نے ننانوے جان کو قتل کیا ہے کیا اس کی توبہ قبول ہوگی تو اس درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہیں تو اس نے اس درویش کو قتل کیا۔ سو اس نے اس کو قتل کر کے سو کو پورا کیا پھر اس شخص نے لوگوں سے پوچھا کہ جہان میں بڑا عالم کون ہے تو اس کو ایک عالم مرد بتایا گیا یعنی لوگوں نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہے سو اس نے کہا کہ اس شخص نے سو جان کو مارا ہے سو کیا اس کی توبہ مقبول ہو سکتی ہے تو اس عالم نے کہا کہ ہاں اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکتا ہے یعنی توبہ کا کوئی مانع نہیں تو فلانی فلانی زمین کی طرف جا مقرر وہاں چند لوگ ہیں کہ خدا کی عبادت کرتے ہیں سو تو بھی خدا کی عبادت کر ان کے

غ صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۵۵ (چشتی)

Marfat.com

مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ إِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ أَدْنٰى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِيْ أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى هٰذِهٖ أَنْ تَبَاعَدِيْ وَإِلٰى هٰذِهٖ أَنْ تَقَرَّبِيْ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا۔

ساتھ، اور نہ پلیٹو اپنی زمین کی طرف اسواسطے کہ وہ بڑی زمین ہے۔ سو وہ شخص اس طرف کو چلا یہانتک کہ جب آدھی راہ چل گیا تو اس کو موت نے آلیا تو جھگڑنے لگے اس میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے آیا ہے اپنے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اس نے کبھی ایک نیک کام بھی نہیں کیا تو ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتوں نے اس کو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا تو اس نے کہا کہ دونوں زمینوں کی مسافت کو ناپو سو یہ شخص جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک سو اسی کے لائق ہے تو فرشتوں نے ناپا تو اس کو اسی زمین کی طرف نزدیک تر پایا جدھر کا اس نے ارادہ کیا تھا تو اس کو رحمت کے فرشتوں نے لیا اور دوسری روایت یوں ہے کہ خدا نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا اور بخاری نے روایت کی ہے کہ وہ شخص اپنی چھاتی کے بل توبہ کی طرف کا یعنی مرنے کے وقت دونوں زمین کے بیچ میں برابر تھا چھاتی کو اچھل کر ادھر قریب ہوگیا۔

✤ ✤ ✤
✤ ✤
✤

ف اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہِ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے دوسرے یہ کہ جہاں گناہ کیا ہو اس سے ہجرت کرنا مستحب ہے تاکہ بدیاروں کی صحبت پھر اس کو بلا میں نہ ڈالے۔ تیسرے یہ کہ فرشتوں کو علم غیب نہیں اگر ان کو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے نہ بحث کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہے۔ پانچویں یہ کہ رحمت الٰہی کی کچھ حد نہیں، ادھر بندے نے خالص دل سے توبہ کی اُدھر دریائے رحمت اور مغفرت جوش میں آیا۔

(۱۹۵۳) **ق** أَبُوْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ إِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا ایک نصرانی دیگا پھر فرمائیگا کہ یہ تیری دوزخ کی مخلصی کا بدلہ ہے تیرے بدلے یہودی یا نصرانی دوزخ میں جائیگا تو چھوٹ گیا۔

ف یہودیوں نے بہت پیغمبروں کو نہ مانا اور قتل کیا اور نصرانیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا اور ہمارے حضرتؐ کا انکار کیا۔ اور مسلمانوں نے حضرتؐ کو مانا نوا گئے سب پیغمبروں کو بھی مانا سو اسواسطے خدا نے مسلمانوں کا بدلہ یہودیوں اور نصرانیوں کو مقرر کیا۔ یہ ظلم نہیں انصاف ہے کہ تابعدار کو شکر اور موذی منکر کو مکر، لیکن یہ ان مسلمانوں کے حق میں ہے جو بے عذاب بہشت میں جائیں گے اس واسطے کہ حضرتؐ اکثر مسلمانوں کو

Marfat.com

شفاعت کرکے دوزخ سے نکلوائیں گے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی پھر کیا حاجت تھی۔

مومنین پر رحمتِ خداوندی کا ذکر

(۱۹۵۴) م اَبُوْمُوْسٰی یَجِیْئُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ یَغْفِرُھَا اللّٰہُ لَھُمْ وَیَضَعُھَا عَلَی الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی فِیْمَا اَحْسِبُ قَالَ اَبُوْ بُرْدَۃَ لَا اَدْرِیْ مِمَّنِ الشَّکُّ۔

مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لائیں گے کچھ مسلمان لوگ اپنے گناہ پہاڑوں کے برابر، خدا ان گناہوں کو ان سے معاف کردیگا اور ان گناہوں کو یہود اور نصاریٰ پر رکھ دیگا۔ راوی کہتا ہے کہ میری دانست میں یوں ہی ابوبردہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ شک کس کی طرف سے ہے ابوموسیٰؓ کو شک ہوا اس حدیث کی یاد میں یا کسی اور کو۔

ف اس حدیث میں وہ مسلمان مراد ہیں جن کو یہود اور نصاریٰ سے سخت تکالیف پہنچیں اور انھوں نے صبر کیا۔ واللہ اعلم۔

حضرت کعب بن مالکؓ اور انکے ساتھیوں کی توبہ کا بیان

(۱۹۵۵) ق کَعْبُ بْنُ مَالِکٍ مَا خَلَّفَکَ اَلَمْ تَکُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَھْرَکَ قَالَہٗ لَہٗ مَقَدَمَہٗ مِنْ تَبُوْکَ۔

بخاری اور مسلم میں کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کس چیز نے تجھ کو پیچھے ڈالا اور جہاد سے روکا گیا تو سواری کو نہ مول لے چکا تھا یہ حضرتؐ نے کعب بن مالکؓ سے فرمایا جنگ تبوک سے آنے کے وقت۔

ف جنگ تبوک کی جب حضرتؐ نے تیاری کی تھی تب کعب بن مالکؓ نے ساتھ جانے کے واسطے سواری مول لی تھی مگر ان کا اتفاق حضرتؐ کے ساتھ جانے کا نہیں ہوا تھا جب اُس لڑائی سے پلٹ آئے تب یہ حدیث خصے سے فرمائی۔ باقی قصہ اگلی حدیثوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۹۵۶) ق کَعْبُ بْنُ مَالِکٍ اَبْشِرْ بِخَیْرِ یَوْمٍ مَرَّ عَلَیْکَ مُنْذُ وَلَدَتْکَ اُمُّکَ قَالَہٗ لَہٗ۔

بخاری اور مسلم میں کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوش ہو افضل دن سے جو تجھ پر گذرا جیسے کہ تجھ کو تیری ماں نے جنا، یہ حضرتؐ نے کعبؓ سے فرمایا۔

ف کعب جنگِ تبوک میں حضرتؐ کے ساتھ نہ گئے تھے خدا اور رسول کا ان پر پچاس دن عتاب رہا جب ان کی توبہ قبول ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق میں بہتر دن وہی ہے جس دن اس سے خدا راضی ہو۔

(۱۹۵۷) ق کَعْبُ بْنُ مَالِکٍ اَمَّا ھٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰہُ فِیْکَ قَالَہٗ لَہٗ۔

بخاری اور مسلم میں کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس نے تو البتہ سچ کہا سو تو اٹھ یہاں تک کہ خدا تیرے حق میں کچھ حکم کرے۔ یہ حضرتؐ نے کعب بن مالکؓ سے فرمایا۔

ف روایت ہے کہ کعب جنگِ تبوک میں حضرتؐ کے ساتھ نہ گئے تھے جب حضرتؐ وہاں سے پلٹ آئے تو نہ جانے والوں سے سبب پوچھا منافقوں نے جھوٹی قسمیں کھا کر حضرتؐ کو راضی کرلیا۔ جب کعبؓ سے پوچھا

Marfat.com

توبہ سچے مسلمان تھے انھوں نے کہا کہ یا حضرتؐ میں نے سواری خرید کی تھی اور سامان سفر کا درست کیا تھا، آج چلتا ہوں کل چلتا ہوں یہی کہتے کہتے میں رہ گیا مجھ کو حقیقت میں کوئی مانع نہ تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور کعب کے مقدمے کو خدا پر سپرد کیا اور فرمایا کہ کوئی کعب سے بات چیت نہ کرے حق تعالیٰ نے ان کی راستی کی برکت سے پچاس دن کے بعد ان کی توبہ قبول کی اور آیت اتاری اور جھوٹے منافقوں کی فضیحتی میں اور آیتیں اتریں۔ معلوم ہوا کہ راستی کا انجام نیک ہے اگرچہ اول بظاہر شیخی میں خلل پڑے۔

(۱۹۵۸) ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ لَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رکھ لے اپنے تھوڑے مال کو یہ تیرے حق میں بہتر ہے یہ حضرتؐ نے کعبؓ سے فرمایا۔

ف کعب جنگ تبوک میں حضرتؐ کے ساتھ نہ گئے تھے خدا اور رسول کا ان پر پچاس روز نہایت عتاب رہا جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو خوشی کے مارے انھوں نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کریں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

حدیث افک اور تہمت لگانیوالے کی توبہ کا بیان

(۱۹۵۹) ق عَائِشَةُ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهٗ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ اے عائشہ مجھ کو تیری ایسی ایسی بات پہنچی ہے سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کرے گا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو تو مغفرت مانگ خدا سے اور اس کی طرف توبہ کر اسواسطے کہ بندے نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو خدا اس کی توبہ قبول کرتا ہے اسپر رحمت متوجہ ہوتا ہے

ف جب حضرت عائشہؓ پر تہمت ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی باقی پورا قصہ آئندہ حدیثوں میں ملاحظہ فرمائیے:۔

(۱۹۶۰) ق عَائِشَةُ أَبْشِرِيْ يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوش ہو اے عائشہ خدا نے تیری پاکدامنی بیان کردی۔

ف جبکہ حضرت عائشہؓ پر تہمت ہوئی اور ان کی پاکدامنی میں قرآن اترا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

(۱۹۶۱) ق عَائِشَةُ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَعْذِرُنِيْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ أَذَاهُ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى أَهْلِيْ إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى أَهْلِيْ إِلَّا مَعِيَ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے مسلمانوں کے گروہ کون ایسا ہے جو میرا عذر کرے یعنی میرا بدلا لیوے اس مرد سے جس کی ایذا اور تکلیف میرے اہل کو یعنی میری گھر والی بی بی کو پہنچی سو خدا کی قسم نہیں جانا میں نے اپنی بی بی کو مگر نیک اور البتہ لوگوں نے ذکر کیا ہے اس مرد کو جس کو نہیں جانا میں نے مگر نیک وہ تو میری بی بی کے پاس کبھی نہ جاتا تھا بدون میرے ساتھ کے۔

[1] صحیحین میں الا اذلک کے الفاظ ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

ف یہ حدیث ٹکڑا ہے بڑی لمبی حدیث کا جب عبداللہ بن ابی منافقوں کے سردار نے حضرت عائشہ کو عیب لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ حضرت عائشہؓ سے یوں روایت ہے کہ ہجری پانچویں سال حضرتؐ جنگ بنی مصطلق کو تشریف لے گئے میں حضرتؐ کے ساتھ تھی جب حضرتؐ فتح کرکے مدینے کے قریب پہنچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی میں جائے ضرور کے واسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت کرکے مکان پر آئی یہاں معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر پڑا میں اسی مقام پر تلاش کرنے کو گئی وہاں تلاش میں دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے کسنے پر مقرر تھے وہ میرے کجاوے کو اٹھا کر اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے۔ عورتیں اسوقت کم خوراک اور نہایت دبلی ہوتی تھیں اس سبب سے کجاوہ کسنے والوں کو میرے ہونے یا نہ ہونے کی کچھ خبر نہ ہوئی جب مجھ کو ہار ملا تب میں اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا میں وہاں بیٹھ گئی اس خیال سے کہ آخر جب میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو لوگ آئیں گے۔ صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ہارے ماندے کو ساتھ لائے اس نے مجھ کو سوتے دیکھا تو پہچانا کہ پردہ پوشی سے پہلے اس نے مجھ کو دیکھا تھا اس نے افسوس اور تعجب سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور کہا یہ تو پیغمبرؐ کی بی بی ہے۔ میں وہیں جاگ اٹھی، اس کی کوئی اور بات میں نے نہیں سنی اس نے اپنا اونٹ بٹھایا میں اس پر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑ کے روانہ ہوا، ظہر کے وقت لشکر میں پہنچی تو تہمت کرنے والوں نے مجھ پر تہمت باندھی اور بانی مبانی اس تہمت کا عبداللہ بن سلول ہوا۔ میں مدینے میں آکر بیمار ہوگئی اور ایک مہینہ بیمار رہی اور مجھ کو اس تہمت کرنے کی بھی کچھ خبر نہ تھی ہاں اتنا مجھ کو تردد تھا کہ جیسے میری بیماری میں حضرتؐ مجھ پر مہربانی کرتے تھے اس بار ویسی مہربانی نہ تھی۔ گھر میں آکر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہے اس وقت تک گھر میں پاخانے نہ تھے میں شہر کے باہر مِسطَحؓ کی ماں کے ساتھ جائے ضرور کو گئی اس کا پیر چادر میں الجھا اور وہ گر پڑی اس نے اپنے بیٹے کو بددعا دی میں نے کہا تو اس کو کیوں بددعا دیتی ہے وہ تو بدری صحابی ہے تب اس نے مجھ کو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنے والوں کا شریک ہے۔ یہ سنتے ہی میری بیماری اس غم سے دونی ہوگئی۔ میں حضرتؐ سے اجازت لیکر اپنے ماں باپ کے گھر آئی کہ اس خبر کی تحقیق کروں۔ میں نے اپنی ماں سے کہا اے ماں یہ کیا بات ہے جس کا لوگوں میں چرچا ہے۔ میری ماں نے کہا اے میری بیٹی تو مت گھبرا جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہے اس کو اسی طرح اکثر لوگ تہمت لگاتے ہیں میں نے کہا سبحان اللہ میرے حق میں لوگ ایسی گفتگو کرتے ہیں اس رات تمام رات مجھ کو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے۔ پھر حضرتؐ نے علی بن ابی طالبؓ اور اسامہ بن زیدؓ کو بلایا اور میرے چھوڑ دینے میں صلاح اور مشورہ پوچھا اس واسطے کہ اتنی مدت میں جبرئیل کا آنا اور وحی کا اترنا بالکل موقوف ہوگیا تھا اسامہؓ نے میری پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسولؐ اللہ وہ آپ کی بی بی ہیں مجھ کو تو سوائے پاکی کے کچھ اور خیال میں نہیں آتا اور علی بن ابی طالبؓ نے کہا کہ خدا نے حضرت پر کچھ تنگی نہیں کی ان کے سوا اور بہت عورتیں موجود ہیں لیکن بریرہ لونڈی سے پوچھئے وہ آپ کو سچ سچ بتا دے گی۔ حضرتؐ نے اس کو بلایا اور فرمایا کہ اے بریرہ تو نے کبھی عائشہؓ سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھ کو اس کی پاکدامنی میں شک پڑے بریرہؓ نے کہا اے رسول اللہ قسم ہے اس خدا کی جس نے تجھ کو سچا پیغمبر کیا ہے کہ میں نے کبھی اس کی پاکدامنی

Marfat.com

میں کچھ فرق نہیں پایا ہاں اتنی بات البتہ ہے کہ عائشہؓ کم عمر لڑکی ہے بکری خمیر کھا جاتی ہے اور وہ سویا کرتی ہے یعنی کم عمری سے گھر کا بندوبست نہیں کرتی۔ پھر حضرتؐ مسجد میں تشریف لے گئے اور منبر پر یہ حدیث فرمائی یعنی اے مسلمانو کوئی اس منافق سے یعنی عبداللہ بن سلول سے میرا بدلا لیوے کہ اس نے ناحق میرے گھر کے لوگوں کو تہمت لگائی اور مجھ کو تحقیق کرنے کے بعد کوئی عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذؓ قوم اوس کا سردار تھا اس نے کہا یا رسول اللہؐ میں آپ کا بدلہ لینے کو طیار ہوں اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم یعنی اوس سے ہووے تو میں اس کی گردن ماروں اور اگر دوسری قوم سے یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کریں تو سعد بن عبادہؓ خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی حمیت سے کہا کہ اے معاذ تو زیادہ گوئی کرتا ہے ہماری قوم والے پر تیرا کچھ مقدور نہیں اور اپنی قوم کی تو بھی حمایت کرے گا پھر اسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی نے کہا اے سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہے قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو قتل کریں گے کیا تو منافق ہے جو منافقوں کی حمایت کرتا ہے غرضکہ قریب تھا کہ کشت وخون ہووے حضرتؐ نے سب کو چپکا کیا حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں بیٹھی روتی تھی کہ حضرتؐ گھر میں تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ اے عائشہ تیرے حق میں میں نے ایسی ایسی باتیں سنی ہیں اگر تو بے گناہ ہے تو عنقریب خدا تیری پاکدامنی بیان کرے گا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو توبہ کر اسواسطے کہ جب بندے نے توبہ کی تو خدا گناہ معاف کرتا ہے۔ جب حضرتؐ بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے۔ میں نے حضرتؐ سے کہا کہ مجھ کو معلوم ہے کہ آپ کو اس بات کی خبر پہنچی ہے اور آپ کے دل میں جم گئی ہے سو اگر میں یوں کہوں کہ میں اس عیب سے پاک ہوں تو حضرتؐ کا ہیکو یقین کرینگے اور اگر ناکردہ گناہ کا اقرار کروں تو حضرتؐ اس کو سچ جانیں گے اب میرے اور حضرتؐ کے درمیان سوائے حضرت یعقوبؑ کے اور کوئی مثل نہیں بن سکتی۔ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ یعنی اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہے۔ حضرتؐ میرے پاس سے نہ اٹھے تھے کہ وحی اترنے کی نشانیاں حضرتؐ پر ظاہر ہوئیں اور سورۂ نور میں خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والوں کی مذمت بیان کی۔ پھر تو حضرتؐ نے خوش ہو کر فرمایا اے عائشہ بشارت ہے تجھ کو کہ خدا نے تیری پاکی بیان کی۔ میرے ماں باپ نے کہا اے عائشہؓ اٹھکر حضرتؐ کی تعظیم اور تعریف کر۔ میں اس وقت نہایت غصے میں تھی میں نے کہا کہ میں نہ اٹھوں گی اور نہ حضرتؐ کی تعریف کرونگی۔ میں اپنے خدا کی تعریف اور شکر کروں گی جس نے میری بے گناہی ظاہر کی حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ یہ مجھ کو یقین تھا کہ خدا میری بے گناہی آخر کو ظاہر کرے گا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ میرے حق میں قرآن اتریگا جو قیامت تک پڑھا جاوے گا۔

ف اس حدیث سے بہت فائدے ظاہر ہوئے اول یہ کہ جو بے گناہوں کو عیب لگاتا ہے وہ آخر کو خود فضیحت ہوتا ہے اور پاکوں کی پاکی زیادہ تر ثابت ہو جاتی ہے دوسرے یہ کہ جس نے حضرت عائشہؓ کو بد کہا مقرر اس نے حضرتؐ کو رنج دیا اور انہیں منافقوں میں وہ بھی داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب سوائے خدا کے کسی کو نہیں۔ مہینہ بھر اس کا تردد اور رنج حضرتؐ کو رہا لیکن بدون خدا کے بتلائے حقیقت حال حضرتؐ کو معلوم نہ ہوا۔

Marfat.com

(۱۹۶۲) ق عَائِشَةُ يَا بَرِيْرَةُ هَلْ رَاَيْتِ مِنْهَا شَيْئًا يَرِيْبُكِ يَعْنِيْ عَائِشَةَ قَالَتْ حِيْنَ قَالَ فِيْهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا۔ [1]

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے بریرہ کیا تو نے عائشہؓ سے کچھ ایسا دیکھا جس سے تجھ کو شک پڑے یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب حضرت عائشہؓ کے حق میں تہمت کرنے والوں نے کہا جو کہا۔

ف تہمت کا مفصل قصہ بیان ہو چکا۔

دعا

سید الاستغفار کا بیان

(۱۹۶۳) خ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ مَنْ قَالَهَا فِي النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَّوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

بخاری میں شدّاد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہے کہ بندہ یوں کہے کہ اے میرے مالک تو میرا مالک ہے کوئی لائق بندگی کے نہیں سوائے تیرے تو نے مجھ کو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے قول اور تیرے وعدے پر ہوں اپنے مقدور کے موافق تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کرتب کی بُرائی سے میں تجھ سے اقرار کرتا ہوں تیرے احسان کا جو مجھ پر ہے اور اپنے گناہ کا تجھ سے اقرار کرتا ہوں سو مجھ کو بخش دے مقرر یہی ہے کہ کوئی گناہ کو نہیں بخش سکتا سوائے تیرے جو یقین سے اس کو دن میں کہے پھر اسی دن شام سے پہلے مر جائے تو وہ شخص بہشتی ہے اور جو اس کو رات میں کہے یقین کر کے پھر مر جائے فجر سے پہلے تو وہ شخص بہشتی ہے۔

ف اَللّٰهُمَّ سے اِلَّآ اَنْتَ تک صبح شام پڑھا کرے رات اور دن دونوں آ گئے۔ رات یا دن میں جب مریگا اس عمدہ بشارت میں داخل ہے اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہیں۔

حضورؐ کے رات اور دن میں استغفار کرنے کا ذکر

(۱۹۶۴) خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ میں مقرر استغفار کیا کرتا ہوں خدا سے اور توبہ کرتا ہوں دن بھر میں ستر بار سے زیادہ۔

ف دوسری روایت میں استغفار کو سو بار فرمایا ہے۔ اس حدیث میں استغفار اور توبہ کرنے کی ترغیب فرمائی یعنی جب پیغمبر معصوم ستر بار یا زیادہ استغفار کرے تو اور گنہگار لوگوں کو بطریق اولیٰ استغفار اور توبہ کرنا لازم ہے۔

[1] مسلم میں ای بریرہ کے الفاظ ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

رات میں جاگنے کے بعد کی دعا

(۱۹۶۵) خ ابْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ نُوْرًا۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میرے دل میں روشنی کر اور میرے کان میں روشنی اور میری آنکھ میں روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائیں سے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجھ کو سراپا نور

ف روشنی سے مراد حق بات ہے جیسے تاریکی سے باطل بات مراد ہوتی ہے تو مطلب یہ کہ میرے دل اور اعضا کو حق میں مصروف رکھ بلکہ شش جہت سے مجھ کو حق سے گھیر لے تا باطل کسی طرف سے دخل نہ پاوے۔

سوتے وقت پڑھنے کی دعا

(۱۹۶۶) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَآ اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ الصَّالِحِيْنَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی اپنے بچھونے پر آئے یعنی سونے کے واسطے تو جھاڑ لے اپنے بچھونے کو اپنی لنگی کے اندر کی طرف سے اسواسطے کہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے پیچھے اس پر کیا پڑا ہے پھر یہ دعا پڑھے یعنی باسمک ربی سے آخر تک دعا کے یعنی کہ اے رب تیرے نام پر میں نے اپنا پانجر[1] رکھا اور تیری مدد سے پھر اس کو اٹھاؤں گا اگر تو نے میری جان کو بند کیا یعنی نیند میں اگر مر گیا تو اس پر رحم کیجیو اور اگر تو نے جان کو چھوڑا یعنی زندہ رکھا تو اس کو بچائیو گناہوں سے اور بلاؤں سے جس سے تو نیکوں کو بچاتا ہے۔

[1] پہلو۔ بدن

ف سنت یہ ہے کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑے تاکہ کیڑا اور گرد غبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے اور قبلے کی طرف منہ کر کے سوے ہے بستر جھاڑ لینا خصوصًا اندھیرے میں نہایت حکمت کی بات ہے۔

پورے یقین کے ساتھ دعا مانگنا چاہیے

(۱۹۶۷) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ فَاِنَّهٗ لَا مُكْرِهَ لَهٗ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کوئی کہا کرے کہ یا اللہ مجھ کو بخش دے اگر تو چاہے اے خدا تجھ پر رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہیے کہ پکا قصد کر کے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنیوالا نہیں جو دعا قبول نہ ہونے دے۔

ف یعنی خدا مالک مختار ہے کہ کوئی اس کا روکنے والا نہیں پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہے تو میری دعا قبول اس میں بے پرواہی نکلتی ہے اور تردد اور احتمال سمجھا جاتا ہے تو شرط کرنا اور قید لگانا نہ چاہیے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کر کے یقین کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہوگی شک اور تردد نہ کرے اس واسطے کہ خدا کے

Marfat.com

نزدیک کچھ مشکل نہیں اس کا روکنے والا کون ہے۔

بلا اور رنج وغیرہ سے پناہ مانگنا چاہئے

(۱۹۶۸) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ جُھْدِ الْبَلَآءِ وَدَرَکِ الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَآءِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور تقدیر کی برائی سے اور دشمنوں کی خوشنودی سے۔

ف بلا کی مشقت یہ کہ مال تھوڑا ہو اور اولاد بہت۔

حضورؐ پر درود بھیجتے رہنا چاہئے

(۱۹۶۹) خ اَبُوْسَعِیْدٍ قُوْلُوا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ۔

بخاری میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یوں درود پڑھو کہ الٰہی اپنا لطف وکرم کر محمدؐ پر جو تیرے بندے اور پیغمبر ہیں جیسے تو نے ابراہیمؑ پر لطف وکرم کیا اور برکت کر محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی آل پر۔

لوگوں کے غصے اور غلبہ سے پناہ مانگنا چاہئے

(۱۹۷۰) ق اَبُوْسَعِیْدٍ وَّاَنَسٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ اور انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور بدن کی کاہلی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کے بوجھ اور مردوں کے غلبہ سے۔

ف مردوں کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلوں سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مردوں پر غالب ہو۔

(۱۹۷۱) ق اَنَسٌ اِلْتَمَسَ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِکُمْ یَخْدِمُنِیْ قَالَہٗ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تلاش کر ایک لڑکے کو اپنے لڑکوں میں سے تاکہ میری خدمت کیا کرے۔ یہ حضرتؐ نے ابوطلحہؓ سے فرمایا۔

ف مکے سے مدینے میں آکر یا خیبر کے جانے کے وقت یہ حدیث فرمائی۔

بخل سے پناہ مانگنا چاہئے

(۱۹۷۲) خ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰٓی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

بخاری میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں بری نکمی زیست سے اور پناہ مانگتا ہوں دجال کے فتنے فساد سے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

ف نکمی عمر یعنی پیری سے اسواسطے پناہ مانگی کہ اسوقت آدمی کے ہاتھ پاؤں قابو میں نہیں رہتے نہ عقل ٹھکانے رہتی ہے تو گویا آدمی دیوانہ بن جاتا ہے۔

Marfat.com

مال کے فتنہ سے پناہ مانگنا چاہئے

(۱۹۷۳) غ عَائِشَۃُ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنٰی وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں مالداری کے فتنے کی برائی سے اور محتاجی کے فتنے کی برائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنے کی برائی سے۔

ف مالداری کا فتنہ غفلت اور غرور اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالداروں پر حسد کرنا اور ان کے مال میں طمع کرنا اور اپنے مقسوم پر راضی نہ ہونا اور مال کی طلب میں حرام کاموں کو اختیار کرنا۔

مشرکین کے حق میں بددعا کرنا جائز ہے

(۱۹۷۴) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلَیْھِمْ بِسَبْعٍ کَسَبْعِ یُوْسُفَ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میرے اوپر مدد کر سات برس کا قحط ڈال کر یوسفؑ کا سا قحط سات برس کا۔

ف جب کفارِ قریش اور قومِ مُضر نے حضرتؐ کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرتؐ نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسفؑ کے وقت میں قحط پڑا تھا ویسا ان پر پڑے تاکہ اپنی شامت اور گمراہی سے خبردار ہوں اور ایمان لائیں چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ انھوں نے ہڈی اور مردار کو کھایا آخر کو حضرتؐ سے التجا کی۔ حضرتؐ نے کمال رحمت سے دعا کی تو وہ بلا دفع ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام اور اسمائے حسنیٰ کا بیان

(۱۹۷۵) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِّائَۃً اِلَّا وَاحِدَۃً مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو۔ جو ان کو یاد کر لیوے یا اعتقاد سے شمار کر رکھے یا ان کے معنی سمجھے اور اس پر عمل کرے وہ بہشت میں جائے گا۔

ف حق تعالیٰ کے نام بے شمار ہیں اسواسطے کہ صفاتِ الٰہی کی حد نہیں چنانچہ ان ننانوے ناموں کے علاوہ اور بھی بہت اسماءِ الٰہی قرآن وحدیث سے ثابت ہیں۔ جیسے وتر، فاطر، محیط، علام، ملیک، قدیم، رفیع ذی الطول، ذی المعارج، مولیٰ، نصیر، رب، ناصر، شدید العقاب، قابل التوب، غافر الذنب، حنان، منان وغیر ذلک تو مطلب اس حدیث کا یہ نہیں کہ اسمائے حسنیٰ انھیں ننانوے نام میں منحصر ہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ اس قدر ناموں کی یہ تاثیر ہے کہ ان کے یاد کر لینے سے بہشت حاصل ہوتی ہے۔

نود و نہ نام بموجب روایت حصن حصین کے یہ ہیں مع الترجمہ۔ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یعنی وہ اللہ پاک ایسا ہے کہ اس کے سوائے کوئی معبود برحق نہیں۔ الرَّحْمٰنُ بڑا ہی مہربان

غ صح ق بخاری ج ۲ ص ۹۴۳ مسلم ج ۲ ص ۳۴۷۔ (چشتی)

Marfat.com

جس کی رحمت دنیا اور آخرت میں چھا گئی۔ **الرَّحِیْمُ** نہایت رحم والا جس کی رحمت آخرت میں صرف ایمانداروں پر مخصوص ہے۔ **الْمَلِکُ** سب کا بادشاہ۔ **الْقُدُّوْسُ** ہر عیب اور نقصان سے پاک۔ **السَّلَامُ** خود سلامت عالم کا سلامت رکھنے والا۔ **الْمُؤْمِنُ** اپنے دین حق کا باور کرنے والا، یا مومنین کو ہول قیامت سے امن میں رکھنے والا۔ **الْمُهَیْمِنُ** شاہد، امانت دار، محافظ۔ **الْعَزِیْزُ** غالب باعزت۔ **الْجَبَّارُ** زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا۔ **الْمُتَکَبِّرُ** عظیم الشان گھمنڈ والا۔ **الْخَالِقُ** عدم سے پیدا کرنے والا۔ **الْبَارِئُ** بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا۔ **الْمُصَوِّرُ** صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت کا عطا کرنے والا۔ **الْغَفَّارُ** اپنے بندوں کے عیب اور گناہ کا ڈھکنے والا۔ **الْقَهَّارُ** سب پر غالب۔ **الْوَهَّابُ** بے عوض کثرت سے دینے والا۔ **الرَّزَّاقُ** روزی بخش۔ **الْفَتَّاحُ** رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا۔ **الْعَلِیْمُ** ہر چیز کا دانا۔ **الْقَابِضُ** بند کرنے والا ارواح اور روزی کا۔ **الْبَاسِطُ** کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری کرنے والا ارواح کا ابدان میں۔ **الْخَافِضُ** پست کرنے والا مغروروں کا۔ **الرَّافِعُ** بلند کرنے والا مومنین منکسرین کا۔ **الْمُعِزُّ** عزت دینے والا۔ **الْمُذِلُّ** ذلیل کرنے والا۔ **السَّمِیْعُ** ہر آواز کو سنتا۔ **الْبَصِیْرُ** ہر چیز کو دیکھتا۔ **الْحَکَمُ** فیصلہ کرنے والا۔ **الْعَدْلُ** منصف عالم۔ **اللَّطِیْفُ** مہربان باریک دان **الْخَبِیْرُ** اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار۔ **الْحَلِیْمُ** بردبار بڑی سمائی والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلد نہیں پکڑتا۔ **الْعَظِیْمُ** بزرگ، جس کی بڑائی وہم و خیال سے باہر ہے۔ **الْغَفُوْرُ** پردہ پوش۔ **الشَّکُوْرُ** شکرگزاروں کا قدردان۔ **الْعَلِیُّ** سب سے اونچا۔ **الْکَبِیْرُ** سب سے بڑا۔ **الْحَفِیْظُ** اپنی مخلوق کا نگہدار اور محافظ۔ **الْمُقِیْتُ** محافظ باقدرت خلائق کا قوت دینے والا۔ **الْحَسِیْبُ** تمام عالم کو کافی اس کے سوا دوسرے کی حاجت نہیں۔ **الْجَلِیْلُ** بڑی شان والا۔ **الْکَرِیْمُ** صاحب کرم جس کے عطا کی انتہا نہیں۔ **الرَّقِیْبُ** ہر شے کا نگہبان۔ **الْمُجِیْبُ** حاجت روا دعا کا قبول کرنیوالا۔ **الْوَاسِعُ** کشادہ رحمت کشادہ عطا۔ **الْحَکِیْمُ** حاکم باحکمت استوارکار۔ **الْوَدُوْدُ** نیکوں کا محبوب اہل معرفت کا محب۔ **الْمَجِیْدُ** بزرگ ذات نیکوکار۔ **الْبَاعِثُ** قیامت میں قبروں سے مردوں کا اٹھانے والا۔ **الشَّهِیْدُ** ہر چیز اس کے سامنے حاضر۔ **الْحَقُّ** سچ مچ جس کی ذات اور صفات میں کچھ بھی دھوکا نہیں۔ **الْوَکِیْلُ** سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن۔ **الْقَوِیُّ** زبردست۔ **الْمَتِیْنُ** استوارکار جس کو تھکاوٹ اور ماندگی نہیں۔ **الْوَلِیُّ** مددگار عالم کا کارساز۔ **الْحَمِیْدُ** ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود۔ **الْمُحْصِیْ** ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں۔ **الْمُبْدِئُ** بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا۔ **الْمُعِیْدُ** دنیا میں زندوں کا مارنے والا آخرت میں مردوں کو زندگی بخشنے والا۔ **الْمُحْیِیْ** جلانے والا۔ **الْمُمِیْتُ** مارنے والا۔ **الْحَیُّ** بذات خود زندہ۔ **الْقَیُّوْمُ** بذات خود قائم، جہان کا تھامنے والا۔ **الْوَاجِدُ** غنی جس کو کچھ احتیاج نہیں۔ **الْمَاجِدُ** بزرگی والا۔ **الْوَاحِدُ** اکیلا جس کا کوئی دوسرا نہیں۔ **الصَّمَدُ** سردار دائمی جو نہ کھاوے نہ پیوے سب اس کے محتاج وہ سب سے

Marfat.com

بے نیاز۔ **اَلْقَادِرُ** صاحب قدرت۔ **اَلْمُقْتَدِرُ** بڑے اقتدار والا۔ **اَلْمُقَدِّمُ** تقدیم بخشنے والا **اَلْمُؤَخِّرُ** پیچھے ڈالنے والا۔ **اَلْاَوَّلُ** پہلا کوئی اس کے قبل نہیں۔ **اَلْاٰخِرُ** پچھلا جس کے بعد کچھ نہیں۔ **اَلظَّاهِرُ** قدرت کی راہ سے کھلا جس میں کچھ شک نہیں۔ **اَلْبَاطِنُ** خلق کی نظر اور وہم سے چھپا۔ **اَلْوَالِيْ** مالک صاحب حکومت۔ **اَلْمُتَعَالِيْ** بلند شان جس کا وصف نہ ہو سکے۔ **اَلْبَرُّ** اپنے بندوں پر مہربان نیکوکار۔ **اَلتَّوَّابُ** توبہ قبول کرنے والا۔ **اَلْمُنْتَقِمُ** بدکاروں کا سزا دینے والا۔ **اَلْعَفُوُّ** گناہوں کا مٹانے والا گنہگاروں کا بخشنے والا۔ **اَلرَّءُوْفُ** نہایت مہربانی والا۔ **مَالِكُ الْمُلْكِ** سب جہان کا مالک جو چاہے سو کرے۔ **ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ** جلال والا صاحب تعظیم و تکریم۔ **اَلْمُقْسِطُ** عادل با انصاف۔ **اَلْجَامِعُ** قیامت میں خلائق کا جمع کرنے والا۔ **اَلْغَنِيُّ** سب سے بے نیاز۔ **اَلْمُغْنِيُ** جس کو چاہے بے پروا بنا دے۔ **اَلْمَانِعُ** روکنے والا۔ **اَلضَّآرُّ** ضرر پہنچانے والا۔ **اَلنَّافِعُ** نفع رساں۔ **اَلنُّوْرُ** بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جس کے نور سے ایمان کا ظہور ہے۔ **اَلْهَادِيْ** نیک راہ بتلانے والا مطلب پر پہنچانے والا۔ **اَلْبَدِيْعُ** خود بے نظیر اور نئی اوج کا لینے والا بے نمونہ اختراع کرنے والا۔ **اَلْبَاقِيْ** موجود دائمی ہمیشہ قائم۔ **اَلْوَارِثُ** فنائے عالم کے بعد قائم رہنے والا۔ **اَلرَّشِيْدُ** راہ نما۔ **اَلصَّبُوْرُ** بڑا ضبط کرنے والا جو بندوں کو جلد نہیں پکڑتا۔

منافقین کی صفات اور احکام کا بیان

(۱۹۷۶) **مر** عَنْ عَمَّارٍ اَوْ حُذَيْفَةَ شَكَّ شُعْبَةُ اِنَّ فِيْ اُمَّتِيْ اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تُكْفِيْكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِّنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِيْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِهِمْ

مسلم میں عمار یا حذیفہؓ سے روایت ہے شک ہے اس میں شعبہ کو جو راوی ہے اس حدیث کا کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر میری امت میں بارہ منافق ہیں یعنی دل کے کافر زبان کے مسلمان وہ بہشت میں نہ جائیں گے اور اس کی بو بھی نہ سونگھنے پائیں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے میں نہ گھسے یعنی ان کو کبھی بہشت نصیب نہ ہوگی ان میں سے آٹھ کو بڑا پھوڑا تمام کر ڈالے گا یعنی ایک آگ کا چراغ ان کے مونڈھوں میں پیدا ہوگا ان کی چھاتیاں توڑ کے نکل آئے گا یعنی اس میں ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ رکھ دیا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۱۹۷۷) **مر** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشْقَى حَرَّامِيٍّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ السَّاكِبَيْنِ الْمُقْفِيَيْنِ۔

مسلم میں سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں میں تم کو بتاؤں جس میں قیامت کے دن اس تپ والے سے زیادہ شرکی اور سوزش ہو یہ دونوں سوار مرد ہیں جو پیٹھ پھیر کے چلے۔ یہ حضرتؐ نے اشارہ دو منافقوں کی طرف کیا۔

ف مسلم میں سلمہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ ایک بیمار کو پوچھنے گئے اس کو تپ تھی میں نے اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ واللہ میں نے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہیں دیکھی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی

Marfat.com

آخرت کی سختی کے روبرو دنیا کی سختی کچھ حقیقت نہیں۔

(۱۹۷۸) م اِبْنُ عُمَرَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً۔

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ منافق کی مثل اس بکری کی سی مثل ہے جو ماری ماری پھرتی ہے دو گلوں کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے درمیان میں کبھی اس ریوڑ میں جھک پڑتی ہو اور کبھی اس میں۔

ف یعنی منافق شک اور شبہے میں گرفتار ہے کبھی ایمان کی بات سن کر ایمان کی طرف جھکتا ہے اور کبھی کفر کی بات سن کر کفر کی طرف جھکتا ہے وہ کمبخت نہ اِدھر کا نہ اُدھر کا۔

(۱۹۷۹) م جَابِرٌ مَنْ يَّصْعَدِ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمِرَارِ فَاِنَّهٗ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑھ جائے گا جس کا نام ثنیۃ المرار ہے اس کے گناہ گھٹائے جائیں گے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے گھٹائے گئے۔

ف حضرتؐ ایکبار مدینے سے مکے کو چلے راہ میں ایک ٹیلا آگے آیا جس کا ثنیۃ المرار نام تھا وہاں کافر مسلمانوں کے مارنے کے واسطے چھپے بیٹھے تھے تب حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافروں کے دھمکانے کے واسطے چڑھ جائے گا اس کے گناہ معاف ہوں گے پھر سب اصحاب اس پر چڑھ گئے بنی اسرائیل حضرت یعقوبؑ کی اولاد جو حضرت موسیٰؑ کے ساتھ تھی ان کو حکم ہوا تھا کہ کافروں کے شہر کے دروازے میں داخل ہو تو تمہارے گناہ معاف ہوں اسی قصے کو حضرتؐ نے یہاں یاد فرمایا۔

(۱۹۸۰) م جَابِرٌ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ آندھی چلائی گئی منافق کے مرنے سے۔

ف مصابیح میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ سفر پر گئے تھے جب مدینے کے قریب پہنچے تو آندھی چلی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی جب مدینے میں آئے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مر گیا۔ یہ حدیث معجزہ کہ آئندہ کی خبر دی۔

(۱۹۸۱) م جَابِرٌ فَكُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ قَالَهٗ عَلٰى ثَنِيَّةِ الْمِرَارِ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا سو تم میں ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا۔ یہ حضرتؐ نے ثنیۃ المرار پر فرمایا۔

ف ثنیۃ المرار ایک ٹیلا تھا حضرتؐ نے فرمایا جو اس پر چڑھ جائے اس کا گناہ بخشا جائے۔ سب اصحاب اس پر چڑھ گئے ایک گنوار نہ چڑھا اپنا سرخ اونٹ تلاش کرنے گیا اور اس نے کہا کہ اونٹ کا ملنا میرے نزدیک مغفرت سے زیادہ پیارا ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو بگاڑتی ہے۔

قیامت اور جنت دوزخ کی صفات

(۱۹۸۲) ق اِبْنُ عُمَرَ يَطْوِى اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لپیٹ ڈالیگا آسمانوں کو قیامت کے دن پھر

Marfat.com

بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِى الْاَرْضِيْنَ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ۔

داہنے ہاتھ میں لیویگا پھر فرمائیگا میں ہوں بادشاہ حقیقی کدھر گئے بادشاہانِ گردن کش کہاں ہیں گھمنڈ کرنے والے پھر زمینوں کو لپیٹ کر اپنے بائیں ہاتھ میں لیگا پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں کدھر گئے بادشاہانِ گردن کش کہاں ہیں گھمنڈ کرنیوالے۔

ف حق تعالیٰ داہنے اور بائیں ہاتھ سے پاک ہے یہ اس کی قدرت کی تمثیل ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ سرداراور بادشاہوں کو غرور کرنا لازم نہیں گھمنڈ کرے وہ بیچارہ جس کو اپنے مرنے جینے میں اختیار نہیں تکبر اور گھمنڈ خدا ہی کی شان ہے۔

(۱۹۸۳) **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِى السَّمَآءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قبض میں کرلیگا خدا زمین کو قیامت کے دن اور لپیٹ لے گا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں پھر کہے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔

(۱۹۸۴) **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَآءَ عَفْرَآءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ وَقِيْلَ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ مِّنْ حَدِيْثِ سَهْلٍ اَوْ غَيْرِهٖ۔

بخاری اور مسلم میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگوں کا قیامت کے دن سفید زمین پر جو سرخی مائل ہوگی جیسے میدے کی روٹی اس میں کسی کا نشان باقی نہ رہے گا یعنی کوئی مکان اور مینار نہ رہے گا چٹیل میدان ہوجائے گا اور بعضوں نے کہا ہے کہ نشان نہ رہنے کا مضمون حضرت کی حدیث میں نہیں بلکہ یہ قول سہل بن سعد کا ہے یا ان کے سوائے کسی اور شخص کا۔

(۱۹۸۵) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ دَنَا مِنِّىْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا يَعْنِىْ اَبَا جَهْلٍ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ابوجہل میرے پاس جاتا تو اس کے جوڑ جوڑ کو فرشتے اچک لیجاتے۔

ف ابوجہل نے ایکبار کافروں سے پوچھا کہ تمہارے ہوتے محمدؐ اپنا منہ خاک پر ملتا ہے یعنی سجدہ کرتا ہے کافروں نے کہا کہ ہاں۔ ابوجہل نے کہا لات اور عزیٰ کی قسم کہ اگر میں اس کو اس حالت دیکھوں تو اپنے پاؤں سے اس کی گردن کچل ڈالوں سو ایک روز حضرتؐ نماز پڑھتے تھے کہ وہ ناپاک اسی قصد پر چلا جب حضرتؐ کے پاس گیا تو الٹے قدموں خوف کے مارے بھاگا لوگوں نے کہا تو کیوں اس طرح بھاگا اس نے کہا کہ مجھ کو اپنے اور محمدؐ کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق نظر پڑی اور اس کے گرد اور اندر نہایت آگ اور بہت پُر معلوم ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میرے قریب وہ مردود جاتا تو فرشتے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے یہ حدیث معجزہ ہے۔

غ صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۷۸

Marfat.com

(۱۹۸۶) م اَبُوْهُرَيْرَةَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلٰثَآءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَآءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ فِيْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اس میں پہاڑوں کو یکشنبے کے دن اور پیدا کیا درختوں کو دوشنبے کے دن اور پیدا کیا رنج اور مصیبت کو سہ شنبہ کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہار شنبے کے دن اور زمین پر جانور پھیلائے پنجشنبے کے دن اور آدم کو پیدا کیا عصر کے بعد جمعے کے دن پچھلی پیدائش میں دن کی پچھلی ساعت میں مابین عصر کے رات تک۔

❊

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اسواسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہے کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر حاضر ہو لیتے ہیں پیچھے بادشاہ کی سواری آتی ہے اور جمعے کی پچھلی ساعت جس میں حضرت آدمؑ پیدا ہوئے خدا کو ایسی محبوب ہے کہ اس وقت جو دعا کرے سو مقبول ہوتی ہے چنانچہ یہ مضمون اور احادیث میں ثابت ہے۔

(۱۹۸۷) ق اَبُوْسَعِيْدٍ تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً يَكْفَؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَكْفَأُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِّاَهْلِ الْجَنَّةِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہو جائے گی زمین قیامت کے دن ایک روٹی اس کو الٹے پلٹے گا خدا اپنے دستِ قدرت سے بہشتیوں کی مہمانی کیواسطے جیسے ہر آدمی الٹا پلٹتا ہے اپنی روٹی کو سفر کی حالت میں۔

ف یعنی زمین کی صورت ارضی منقلب ہو کر غذائی صورت ہو جائے گی بہشتیوں کے واسطے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں اس واسطے کہ اب بھی زمین سے عجیب و غریب مزیدار میوے نکلتے ہیں اگر تمام زمین کو شیریں میدہ کر ڈالے تو کون تعجب ہے۔

معجزہ شقِ قمر

(۱۹۸۸) ق اِبْنُ عُمَرَ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ اِشْهَدُوْا اِشْهَدُوْا وَيُرْوٰى اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ قَالَهٗ عِنْدَ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا لوگوں سے کہ گواہ رہنا گواہ رہنا اور دوسری روایت یوں ہے کہ الٰہی تو گواہ رہیو۔ یہ حضرتؐ نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا۔

❊

ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم منیٰ میں تھے جبکہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر تھا اور دوسرا پہاڑ کے نیچے تب حضرتؐ نے ہم سے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد رہو۔ اور بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ کفار مکہ نے حضرتؐ سے معجزہ مانگا تو حضرتؐ نے ان کو شق القمر دکھایا۔ قاضی عیاض کی شفا میں ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ کفار قریش نے کہا کہ ہم پر محمدؐ نے جادو کیا جو ہم کو چاند دو ٹکڑے دکھائی دیتا ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ اگر تم کو سحر کیا ہے تو سارے جہان کو تو سحر نہیں کیا ہوگا۔ پھر ہر طرف کے مسافروں سے دریافت کیا سب نے

Marfat.com

گواہی دی اور ابوجہل نے ہر طرف آدمی تحقیق کے واسطے بھیجے سو ہر طرف سے یہی ثابت ہوا تو قریش نے کہا یہ سحر مستمر ہے۔ شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہے، بہت اصحاب سے اس کی روایت ثابت ہے چنانچہ عبداللہ بن مسعودؓ سے اور عبداللہ بن عمرؓ اور علی مرتضیٰؓ اور حذیفہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ اور انسؓ اور جبیر بن معطمؓ وغیرہ سے حدیث کی کتابوں میں بکثرت روایت ہے اور قرآن میں بھی اس کی خبر ہے چنانچہ سورۂ قمر میں حق تعالیٰ نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ یعنی پاس آ لگی قیامت اور دو ٹکڑے ہو گیا چاند اور اگر دیکھیں کفار یہ معجزہ تو ٹال جائیں اور کہیں یہ مضبوط دائمی جادو ہے حق تعالیٰ نے شق القمر کی خبر بلفظ ماضی دی یعنی یہ امر ہو چکا اگر آئندہ حال کی خبر ہوتی تو کفار اس کو جادو نہ کہتے چنانچہ جمہور مفسرین کا اس پر اتفاق ہے بعضے جاہل بے دین اور نصاریٰ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر مخفی نہ رہتا اس واسطے کہ آسمانی حال سب کے پیش نظر ہو جاتا ہے اور نقل عجائبات انسان کی جبلی چیز ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اہل زمین سے یہ بھی منقول نہیں کہ اس رات کو سب لوگ بتامل دیکھتے رہے اور کسی نے نہ دیکھا اور اگر یہ امر منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہ ہوتا اس واسطے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکساں نہیں بعضے ملک میں پہلے طلوع ہوتا ہے اور بعضے ملک میں گھڑی کے بعد۔ اسواسطے کہ سطح زمین برابر نہیں بلکہ کری شکل ہے یعنی گول صورت ہے۔ تمام روئے زمین پر ایک وقت میں طلوع غروب کیونکر ہو سکے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ بعضے وقت بعضے ملک میں ابر اور پہاڑ حائل ہو جاتا ہے انہی وجہوں سے کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہوتے ہیں۔ کسی ملک میں کسوف جزئی معلوم ہوتا ہے کسی ملک میں کلی اور کہیں مطلق نہیں پھر جب قمر اور اہل زمین کا یہ حال ہوا تو اگر ان پر شق القمر مخفی رہا ہو تو کچھ تعجب نہیں حالانکہ کسوف اور خسوف مقرری چیزیں ہیں اور اہل ہیئت اور اہل نجوم کے نزدیک ان کے وقت ٹھہرے ہوئے ہیں بخلاف شق القمر کے کہ اس کا وقت کوئی قاعدے سے معین نہ تھا جس کے لوگ منتظر رہتے اور دیکھا کرتے اور چونکہ شق القمر خارق عادات اور نرالا امر تھا کہ نہ کبھی کسی نے دیکھا نہ سنا اگر اس رات کو کسی ملک میں کسی شخص اتفاقاً دیکھا بھی ہوگا تو اپنی غلط الحس اور خطائے بصری سمجھ کر اسکے کہنے اور لکھنے کو نامناسب سمجھا ہوگا۔ علاوہ اس کے شق القمر رات کو واقع ہوا اور تھوڑی دیر رہا تھا اور رات سونے اور آرام کا وقت ہے اکثر لوگ مکانوں کے اندر رہتے ہیں ایسے وقت میں آسمانی حال قلیل المکث سے غافل رہنا کچھ بعید نہیں۔ اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ معتمد لوگ عجائب آسمانی امور بعضے وقت دیکھتے ہیں جیسے ظہور انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کائنات الجو اور حالانکہ اکثر عالم ان سے غافل رہتے ہیں غرضکہ شق القمر ہمارے حضرتؐ کا معجزہ عظیم الشان ہے، قرآن اور حدیث ان لوگوں کی روایت سے جو اس وقت میں حاضر تھے اور بچشم خود دیکھ چکے تھے بتواتر ثابت ہے۔ عاقل کو ہرگز محل شک اور تردد نہیں بعضے خام حکیم کہتے ہیں کہ چاند دو ٹکڑے ہونا ہماری عقل میں نہیں آتا اس کا جواب یہ ہے کہ تم کیا اور تمہاری عقل کیا۔ مصرعہ آیا تو چہ مرغے و کدامت پر و بال ست۔ تمام انبیاء کے معجزات کا یہی حال ہے کہ عقل ناقص سے باہر ہیں عصا کا اژدہا ہو جانا مردے کا زندہ ہونا پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا سب تمہاری عقل خام میں آتا ہے جو شق القمر میں متردد ہو بلکہ حقیقت میں معجزہ اسی کا نام ہے جہاں عقل حیران ہے، مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

شق القمر اور دفع شبہات منکرین میں عجیب رسالہ لکھا ہے جس کو اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اس کو تلاش کر کے دیکھے۔

مومن، منافق اور کافر کی مثال

(۱۹۸۹) ق جَابِرٌ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ تُخَرِّكُهَا الرِّيحُ فَتَقُومُ مَرَّةً وَّ تَقَعُ اُخْرٰى وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ لَاتَزَالُ قَائِمَةً حَتّٰى تَنْقَعِرَ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مومن کی مثل بالی کی سی مثل ہے کہ اسکو ہوا ہلاتی ہے تو کبھی اٹھتی ہے اور کبھی گرتی ہے اور کافر کی مثل صنوبر کی مثل ہے کہ ہمیشہ کھڑا رہتا ہے یہانتک کہ جڑ سے اکھڑ جائے۔

ف صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا سے کم جھکتا ہے اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اکھڑ جاتا ہے جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت۔ خلاصہ مطلب یہ کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت میں گرفتار رہتا ہے تو اس کے گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہے اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہے اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہے یعنی مومن کو لازم ہے کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبرائے اس کو خدا کا احسان سمجھے اور اپنے گناہوں کا کفارہ جانے۔

شیطان فساد ڈلوانے کیلئے اپنی ذریت کو بھیجتا رہتا ہے

(۱۹۹۰) م جَابِرٌ اِنَّ اِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَاصَنَعْتَ شَيْئًا ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهٗ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ فَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکروں کو عالم میں فساد کرنے کو بھیجتا ہے سو اس سے مرتبے میں زیادہ تر قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان ان میں سے آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلانا فلانا کام کیا یعنی فلانے سے چوری کرائی فلانے کو شراب پلائی تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے کچھ بھی نہیں کیا پھر کوئی آ کے کہتا ہے کہ میں نے فلانے کو نہ چھوڑا یہانتک کہ جدائی کرا دی اس میں اور اس کی جورو میں تو اس کو اپنے پاس کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا ہے تو میرا بہت پیارا ہے۔

ف میاں بیوی کی جدائی میں بڑے بڑے فساد ہیں ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا اور دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو بے برکتی پھیلی اس واسطے شیطان کو یہ کام بہت پسند ہے مسلمانوں کو اس میں احتیاط لازم ہے ایسا نہ ہو کہ غصے میں طلاق یا اس کے مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جائے اور پھر اولاد حرام سے پیدا ہو۔

(۱۹۹۱) م جَابِرٌ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی کہ اب نمازی لوگ عرب کے ٹاپو میں اس کو پوجیں لیکن ان میں فساد ڈلنے کا قابو ہے۔

ف یعنی عرب میں اسلام قائم رہے گا وہاں بت پرستی نہ ہوگی شیطان پرستی سے مراد بت پرستی ہے سو سچ ہے

[1] روایت مذکور کے الفاظ صحیحین کی روایت سے کچھ مختلف ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

کہ عرب میں ابتک خدا کے فضل سے بت پرستی کوئی نہیں جانتا البتہ فتنہ وفساد بہت ہوئے اس سے آدمی کافر نہیں ہوجاتا۔ اس حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی۔

(۱۹۹۲) م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلَآئِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی نہیں مگر اس کے ساتھ ایک شیطان اسکا ساتھی نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اس کا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے لوگوں نے کہا کہ کیا آپ کے ساتھ بھی یارسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے اس پر میری مدد کی ہے سو وہ مسلمان ہوگیا ہے سو مجھ کو سوائے نیکی کے اور کچھ نہیں بتاتا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ کا ہمزاد شیطان مسلمان ہوگیا تھا اور یہی مذہب ہے اہلسنت والجماعت کہ سوائے پیغمبروں کے اور کوئی گناہوں سے معصوم نہیں۔

(۱۹۹۳) م عَائِشَةُ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ اٰخِرَتِ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہے تجھ کو اے عائشہؓ کیا تجھ کو رشک آیا۔

ف مسلم میں حضرت عائشہؓ سے پوری روایت یوں ہے کہ حضرت ایکبار میری باری کی رات کو بقیع کے قبرستان میں تشریف لے گئے مردوں کے واسطے دعا کرنے کو میں یہ سمجھی کہ شاید حضرت کسی اور بی بی کے پاس گئے ہیں اٹھ کر دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لائے تو یہ میرا حال دیکھ کر یہ حدیث فرمائی تب میں نے کہا کہ یا حضرتؐ مجھ سی عورت خاوند کی پیاری آپ سے خاوند پر کیونکر رشک نہ کرے۔

ہر شخص جنت میں محض فضل خداوندی سے داخل ہوگا اپنے عمل سے نہیں

(۱۹۹۴) م جَابِرٌ لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهٗ مِنَ النَّارِ وَلَآ اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةٍ اللّٰهِ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل میں نہ لیجائے گا اور نہ اس کو دوزخ سے بچائے گا اور نہ میرا عمل کسی کو بہشت میں لیجائے گا اور دوزخ سے بچائے گا بدون خدا کی رحمت اور کرم کے۔

ف اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ نیک کام کچھ کام نہ آئے گا جیسا بعضے بے دین کہتے ہیں اس واسطے کہ قرآن میں ہے کہ خدا نیکوں کے ثواب اور محنت کو ضائع نہ کرے گا بلکہ یہ مطلب ہے کہ آدمی اپنے نیک کام پر گھمنڈ نہ کرے اس واسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدون خدا کی توفیق دیئے نہیں ہوتا تو نیک کام میں بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی اصل سبب بہشت میں جانے کا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہے اور نیک عمل اس کی نشانی ہے۔

(۱۹۹۵) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَنْ يُّدْخِلَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوْا وَلَآ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کسی کو بہشت میں اس کا عمل نہیں داخل کرنیکا اصحابؓ نے

Marfat.com

آنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَآ اَنَا اِلَّآ اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَّرَحْمَةٍ۔

کہا اور نہ آپ کو بھی یا رسول اللہ۔ حضرت نے فرمایا اور مجھ بھی بہشت میں میرا عمل نہ لیجائے گا مگر یہ کہ خدا مجھ کو اپنے فضل اور رحمت میں ڈھانک لے۔

ف یعنی بدون رحمت اور فضلِ الٰہی کے صرف نیک عمل ہی نجات کے واسطے کافی نہیں حقیقت میں نجات کا سبب خدا کا فضل ہے اور عمل اس کا اثر اور پتہ ہے۔

عمل اور عبادت میں کوشش کرنا چاہیئے

(۱۹۹۶) وَعَنْ عَائِشَةَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا قَالَهُ حِيْنَ قِيْلَ لَهٗ اَتُكَلِّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا میں شکر گذار بندہ نہ بنوں۔ یہ حضرتؐ نے فرمایا حضرتؐ سے لوگوں نے کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں اور حال تو یہ ہے کہ البتہ آپکی تو اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہوگئی ہے۔

حضورؐ کے پائے مبارک شب میں قیام کرنے کی وجہ سے ورم آلود ہوجاتے تھے

ف حضرتؐ شب بیداری اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپؐ کے پائے مبارک ورم کر گئے تب اصحابؓ نے عرض کیا کہ آپ کیوں اتنی مشقت اور تکلیف اٹھاتے ہیں آپ کی بھول چوک کی مغفرت کا خدا قرآن میں وعدہ کیا ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری عبادت گناہ ہی بخشانے کے واسطے نہیں ہے اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میری مغفرت کا وعدہ کیا مجھ کو افضل الانبیا کیا، بندگی کی مجھ کو توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی سے بے حاجت نہیں ہوسکتا۔ اگر مغفرت ہوئی تو اس کی شکر گزاری واجب ہے اور یہ جو بعضے جاہل فقیر کہتے ہیں کہ جب آدمی کامل ہوگیا اور خدا رسیدہ ہوا تو اس کو عبادت کی کچھ حاجت نہیں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ نہایت غلط بات ہے اس واسطے کہ حضرتؐ سے زیادہ خدا رسیدہ کون ہے جس کو عبادت کی حاجت نہ ہو۔

کافروں کی حالت کا بیان

(۱۹۹۷) م اَنَسٌ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لایا جائے گا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا داروں میں آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ میں ایکبار غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا میں دیکھا تھا کیا تجھ پر کبھی چین بھی گذرا تھا تو وہ کہے گا قسم خدا کی کبھی نہیں اے میرے رب۔ اور اہل جنت سے لایا جائیگا جو دنیا میں سب لوگوں سے سخت تر تکلیف میں رہا تو اس سے پوچھا جائے گا اے آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے کیا تجھ پر کبھی شدت اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہے گا خدا کی قسم

Marfat.com

مَا مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَیْتُ شِدَّةً قَطُّ۔

مجھ پر تو کبھی تکلیف نہیں گذری اور میں نے تو کبھی شدت اور سختی نہیں دیکھی۔

ف یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کا آرام بالکل بھول جائیگا اگرچہ دنیا میں اس نے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین و آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز یاد نہ آئیگی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی میں گذری ہو۔

نیک اعمال کا بدلہ مومن کو دنیا اور آخرت دونوں میں ملتا ہے اور کافر کو صرف دنیا میں

(۱۹۹۸) مر اَنَسٌ اِنَّ الْکَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِّنَ الدُّنْیَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَدَّخِرُ لَهٗ حَسَنَاتِهٖ فِی الْاٰخِرَةِ وَیُعْقِبُهٗ رِزْقًا فِی الدُّنْیَا عَلٰی طَاعَتِهٖ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہے تو اس کے سبب سے دنیا میں کچھ اس کی روزی کی کشائش ہو جاتی ہے اور ایماندار کی نیکیوں کو خدا اس کی آخرت کے واسطے جمع کر رکھتا ہے اور اس کے بعد دنیا میں بھی روزی دیتا ہے اس کی بندگی پر

نیک کام کرنا کشائش رزق کا سبب ہے

ف یعنی خدا کسی کی نیکی برباد نہیں کرتا وہ عادل ہے لیکن کافر کو تو آخرت میں کچھ ثواب نہیں تو اس واسطے اس کا بدلہ دنیا میں کر دیتا ہے اور ایماندار کا بدلہ دونوں جہان میں۔

جنتیوں اور جنت کی نعمتوں کا بیان

(۱۹۹۹) مر اَبُوْهُرَیْرَةَ یُنَادِیْ مُنَادٍ اِنَّ لَکُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَحْیَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْتَئِسُوْا اَبَدًا فَذٰلِکَ قَوْلُهٗ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پکارنے والا پکارے گا مقرر تمہارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم چنگے رہو گے سو کبھی نہ بیمار پڑو گے اور مقرر تم زندہ رہو گے سو کبھی نہ مرو گے اور مقرر تم جوان بنے رہو گے سو کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور مقرر تم عیش اور چین میں رہو گے سو کبھی تم کو غم اور محتاجی نہ ہوگی سو یہی مطلب ہے اس خدا کے قول کا کہ اہل بہشت پکارے جائیں گے کہ یہ تمہاری بہشت ہے جس کے تم وارث ہوئے اس سبب سے کہ تم نے نیک کام کئے

اہل بہشت کو ندا دیجائیگی کہ یہ نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہیں

ف فرشتہ بہشت میں یہ پکار کے بہشتیوں کو سنا دیوے گا کہ جب دغدغہ ہو جائیں۔

(۲۰۰۰) مر اَلْمِقْدَادُ تُدْنَی الشَّمْسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰی تَکُوْنَ مِنْهُمْ کَمِقْدَارِ مِیْلٍ فَیَکُوْنُ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِی الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ اِلٰی کَعْبَیْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ اِلٰی رُکْبَتَیْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ اِلٰی حَقْوَیْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ یُّلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا۔

مسلم میں مقدادؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن خلق سے یہاں تک کہ ایک میل کیا جائے گا آفتاب برابر ہو جائیگا تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے میں ہوں گے سو ان میں سے بعض شخص ایسا ہوگا کہ اس کے دونوں ٹخنوں تک پسینا ہوگا اور ان میں سے بعض کے دونوں گھٹنوں تک ہوگا اور ان میں سے بعض کی کمر تک ہوگا اور ان میں سے بعض کو پسینا لگام دیگا یعنی منہ میں گھس رہا ہوگا۔

ف میل سے مراد کوس ہے یا سرمہ لگانے کی سلائی۔

Marfat.com

(۲۰۰۱) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا عَلٰى اَضْوَءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ اَعْزَبُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت میں جائیگا چودہویں رات کے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اس کے بعد جائیگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہوگا۔ ان میں سے ہر مرد کے واسطے دو دو بیویاں ہیں جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پرے نظر آتا ہے اور بہشت میں کوئی بے بیوی نہیں۔

ف یعنی ان کی پنڈلیاں مثل بلور کے شفاف ہیں اندر تک صاف دکھائی دیتا ہے۔ پھر جب پنڈلیوں کا یہ حال ہے تو ان کے باقی بدن کا حسن اسی پر قیاس کرنا چاہیے۔

(۲۰۰۲) م اَنَسٌ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں ایک بازار جس میں بہشتی لوگ ہر جمعے کے دن جمع ہوا کریں گے پھر شمال کی ہوا چلے گی سو وہاں کا گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہے ان کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گا سو ان کا حسن اور جمال زیادہ ہو جائے گا پھر پلٹ آئیں گے اپنے گھر والوں کی طرف اور گھر والوں کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا سو ان سے ان کے گھر والے کہیں گے خدا کی قسم تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے پھر وہ جواب دینگے کہ خدا کی قسم تمہارا بھی حسن و جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیوں کا حسن ہمیشہ بڑھا کرے گا۔

(۲۰۰۳) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَفِيْ رِوَايَةٍ الْقَضَائِيِّ حُفَّتْ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ روکی گئی اور چھپائی گئی بہشت مشقت اور تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے۔

ف یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہیں اور عبادت اور تقویٰ مشقت اور تکلیف سے خالی نہیں اور معصیت اور دنیا کے چین کا انجام دوزخ ہے۔

(۲۰۰۴) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہریں ہیں۔

ف سیحون اور جیحون ترکستان میں ہیں اور فرات عراق میں اور نیل مصر میں یعنی ان نہروں کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہے یا کہ ان نہروں کی امداد وہاں سے ہوتی ہے۔

(۲۰۰۵) م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ يَّدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْؤُسُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بہشت میں جائیگا چین کریگا بے غم رہیگا نہ کبھی اسکے کپڑے گلیں گے

Marfat.com

يَنْفٰى شَبَابُهٗ۔

نہ جوانی اسکی مٹے گی یعنی سدا جوان ہی رہیگا بوڑھا نہ ہوگا۔

(۲۰۰۶) م جَابِرٌ يَأْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ جُشَاءٌ كَرَشْحٍ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالْحَمْدَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کھایا کرینگے بہشتی لوگ بہشت میں اور پیا کریں گے۔ نہ جائے ضرور کو جائیں گے نہ ناک صاف کرینگے اور نہ پیشاب کرینگے لیکن ان کا یہ کھانا ڈکار ہوجائے گا جیسے مشک کی تراوٹ ان کو الہام ہوا کریگا تسبیح اور خدا کی ستائش جیسا ان کو سانس کا الہام ہوتا ہے۔

ف یعنی بہشت عالم پاک ہے وہاں کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح پر نہیں بلکہ وہاں کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ ہوکر نکل جایا کرے گا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اس طرح اس عالم پاک میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا سانس لینے کے قائم مقام ہوکر روح کا راحت افزا ہوگا۔

(۲۰۰۷) م اَبُوْهُرَيْرَةَ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا میری امت سے زیادہ تر میری محبت میں وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے کوئی ان میں سے چاہے گا کہ کاش مجھ کو دیکھتا اپنے اہل و عیال اور مال کے بدلے۔

ف یعنی حضرتؐ کی تمنائے دیدار میں اپنے اہل و عیال اور مال فدا کرنے کا آرزومند ہوگا۔ شعر

حبِّ احمد ہے سراپا ایمان جان و مال اس کی جھلک پر قربان

(۲۰۰۸) ق اَبُوْسَعِيْدٍ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيْعَ مِائَةَ عَامٍ مَّا يَقْطَعُهَا۔

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں ایک درخت ہے کہ اچھے پلاؤ گھوڑے پر تیز قدم کا سوار سو برس چلے اس کو تمام نہ کرسکے۔

ف مقدسی نے کہا کہ یہ درخت سدرۃ المنتہیٰ ہے جس کے بیر مٹکے برابر اور پتے ہاتھی کے کان برابر ہیں اور بعضے اس کو طوبیٰ کہتے ہیں۔

(۲۰۰۹) م اَبُوْهُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہوں گے بہشت میں وہ لوگ جن کے دل چڑیوں کے سے دل ہیں۔

ف مراد خوفزدہ نرم دل لوگ ہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں جیسے چڑیاں آدمیوں سے ڈرتی رہتی ہیں کہ صورت آواز اور ہاتھ کے اشارے سے بھاگ جاتی ہیں۔

(۲۰۱۰) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا! خدا فرماتا ہے کہ میں نے تیار کر رکھا ہے اپنے نیک بندوں کیلئے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں خیال گذرا۔

ف یعنی بہشت میں نیکوں کے واسطے ایسی عمدہ نعمتیں ہیں کہ ان کی مانند دنیا میں کوئی چیز نہیں جس کو

غ صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۸۳ مسلم ج ۱ ص ۶۴

Marfat.com

مثال دیجئے۔ مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

دربانوں اور امراء کے پہرہ چوکی والوں کی مذمت

(۲۰۱۱) م اَبُوْهُرَيْرَةَ يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ۔ [1]

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ اگر تیری عمر کی مدت نے طول کی تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ انکے ہاتھوں میں کوڑے ہوں گے جیسے بیلوں کی دم صبح کرینگے خدا کے غضب میں اور شام کرینگے خدا کے قہر میں۔

ف مراد کوڑے والے اور چوبدار ہیں جو حاکم کے پاس مظلوم کو نہیں جانے دیتے اور مارتے ہیں۔

جہنم کا ذکر

(۲۰۱۲) م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا۔

دوزخ کو کھینچنے والے فرشتوں کی تعداد

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لائی جائے گی دوزخ اس دن یعنی قیامت کو اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اس کو کھینچیں گے۔

ف اس حساب سے سب فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے نو کروڑ اور چار ارب ہوئے باقی کارخانجات کے فرشتوں کا شمار بشر کے شمار سے باہر ہے۔

(۲۰۱۳) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ اٰلَانَ حِيْنَ انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا قَالَهٗ لَمَّا سَمِعَ وَجْبَةً۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم جانتے ہو کہ یہ کیا تھا ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ پتھر تھا کہ دوزخ میں ستر برس سے پھینکا گیا تھا سو دوزخ میں ابتک اترتا جاتا تھا یہاں تک کہ اس کی تہ میں پہنچ گیا۔ یہ حضرتؐ نے اسوقت فرمایا جب ایک دھماکا سنا۔

ف ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم اصحابؓ حضرتؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہم نے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے کو گرتی ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ دوزخ کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہے۔

(۲۰۱۴) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ تَحَاجَّتْ وَيُرْوٰى اِحْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِيَ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِيَ الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهٖ اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَقَالَ لِهٰذِهٖ اَنْتِ رَحْمَتِيْ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا آپس میں حجت کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ نے کہا کہ مجھ میں گردن کش اور مغرور لوگ داخل ہوں گے اور بہشت نے کہا کہ مجھ میں غریب اور مسکین لوگ داخل ہونگے تو حق تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے تیرے سبب سے عذاب دوں گا جس کو چاہوں گا اور بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہے

[1] امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوانِ بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا۔

رحم کروں گا تیرے سبب سے جس پر کہ چاہوں گا اور تم دونوں میں ہر ایک کے واسطے بھرتی ہے۔

ف دوزخ اور بہشت میں افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپ کو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے نافرمانوں کو وہی سزا دے گا اور بہشت نے آپ کو افضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعداروں کو وہی ثواب اور جزا دیوے گا۔ حق تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ تم دونوں برابر ہو دوزخ مظہر قہر الٰہی ہے اور بہشت مظہر رحمت الٰہی ہے۔

(۲۰۱۵) ق أَبُوْ هُرَيْرَةَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءً كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا زَادَ الْبُخَارِيُّ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمہاری آگ ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے۔ اصحاب نے کہا کہ قسم خدا کی یا رسول اللہ جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی تھی حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگوں سے انہتر حصے زیادتی رکھتی ہے ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہے۔ بخاری نے اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمہاری آگ جس کو آدمی جلاتا ہے ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے۔

ف یعنی دوزخ کی آگ کے روبرو دنیا کی آگ کی گرمی نہایت کمتر ہے پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہیں تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی پناہ۔

(۲۰۱۶) ق أَبُوْ هُرَيْرَةَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَطُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى أُولٰئِكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَزَادُوْهُ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ قَالَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتّٰى الْاٰنَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا پھر خدا نے کہا آدم سے کہ جا سو ان فرشتوں کو سلام کر پھر سن کہ تجھ کو سلام کا کیا جواب دیتے ہیں سو وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہے۔ تو آدم نے فرشتوں سے کہا کہ السلام علیکم سو فرشتوں نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ اور فرشتوں نے آدم کے سلام کے جواب میں رحمۃ اللہ کا لفظ زیادہ کیا سو جو بہشت میں داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا حضرتؐ نے فرمایا سو ہمیشہ لوگوں کے قد گھٹتے گئے اب تک۔

سلام علیک کرنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے

ف حضرت آدمؑ سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیوں کے قد بھی گھٹتے گئے بہشت میں سب برابر ہو جائینگے ہر چند کہ ساٹھ ہاتھ کا قد اس وقت میں خوشنما نہیں معلوم ہوتا اس واسطے کہ ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہیں لیکن بہشت میں خوشنما معلوم ہوگا اس واسطے کہ سب برابر ہو جائیں گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیک

[1] زاد مسلم صحیح ہے ملاحظہ ہو مسلم ج ۲ ص ۳۸۱ یہ زیادتی بخاری میں موجود نہیں دیکھو بخاری ج ۱ ص ۴۶۲۔ (چشتی)

Marfat.com

کرنا اور جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدمؑ کی سنت ہے۔ جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ حقیقت میں ناخلف ہے کہ اس نے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جس نے آدم کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہیں۔

(۲۰۱۷) م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اَلَا مَ يَجْلِدُ اَحَدُكُمُ امْرَأَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهٗ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهَا۔

مسلم میں عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو غلام کی طرح کب تک اور کس واسطے کوڑے مارےگا اور شاید کہ وہی شخص اسی دن کے اخیر میں اس کو اپنے پاس سلائے گا۔

ف یعنی شرعًا اور عقلاً مناسب نہیں کہ جس کو اپنے پاس لٹائے اس کو ایسی سخت مار مارے۔ صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا آدمیت سے بعید ہے۔

(۲۰۱۸) م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اَلَا مَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ۔

مسلم میں عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس سے کبتگ ہنسے گا آدمی جس چیز کو خود کرتا ہے۔

ف ایک شخص نے گوز کیا دوسرا ہنسا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کیجئے اس پر کیا ہنسیے معلوم ہوا کہ گوز پر ہنسنا درست نہیں کہ بے ادبی ہے اور دوسرے کو شرمندگی۔

(۲۰۱۹) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَّغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ برابر ہوگی۔

ف یعنی دوزخ میں کافر کا قد نہایت لمبا چوڑا ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور آگ بدن پر بہت سی لپٹے۔

(۲۰۲۰) ق حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ۔

بخاری اور مسلم میں حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں میں تم کو بہشتی لوگ بتاؤں جو بیچارہ غریب ہے لوگوں کی نظروں میں حقیر اگر وہ خدا کے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اس کی قسم کو سچا کر دیوے۔ ہاں میں تم کو بتاؤں دوزخی لوگ جو گنوار موٹا حرام خور گھمنڈ والا۔

ف یعنی بہشت غریب بے زور مسلمانوں کا مقام ہے اور دوزخ بدخلق شکم پرور غرور والوں کا مکان ہے جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے اور جو بہشت کی پروا نہ رکھے اور دوزخ سے نہ ڈرے وہ جو چاہے سو کرے۔

(۲۰۲۱) م اَنَسٌ يَبْقٰى مِنَ الْجَنَّةِ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْقٰى ثُمَّ يُنْشِئُ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا مِّمَّا يَشَآءُ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا جس مدت تک کہ خدا اس کے باقی رہنے کو چاہے گا پھر خدا اس کے واسطے ایک خلق کو پیدا کرے گا جس قسم سے کہ چاہے گا۔

Marfat.com

ف یعنی بہشت ایسا وسیع مقام ہے کہ باوجود بہشتیوں کے داخل ہونے کے کچھ مکان خالی رہ جائیں گے پھر چند مدت کے بعد خدا اس کو بھی کسی خلوق سے آباد کرے گا۔

دنیا کے فنا ہونے کا بیان

(۲۰۲۲) **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی ثَلٰثِ طَرَآئِقَ رَاغِبِیْنَ وَرَاھِبِیْنَ وَاثْنَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَثَلٰثَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَاَرْبَعَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَعَشَرَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَ تَحْشُرُ بَقِیَّتَھُمُ النَّارُ تَقِیْلُ مَعَھُمْ حَیْثُ قَالُوْا وَتَبِیْتُ مَعَھُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَھُمْ حَیْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِیْ مَعَھُمْ حَیْثُ اَمْسَوْا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگوں کا تین طریق پر ایک قسم امیدوار لوگ ہوں گے یعنی حساب اور ثواب کے امیدوار اپنے نیک اعمال کے سبب سے۔ دوسری قسم خوفزدہ لوگ یعنی مسلمان تقصیروار دو شخص ایک اونٹ پر اور تین اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندوں کو آگ ہانک لے چلے گی یعنی یہ تیسری قسم کے لوگ ہیں دوپہر کو آگ ان کے ساتھ ٹھہر جائیگی جہاں وہ ٹھہریں گے اور رات بسر کریگی ان کے ساتھ جہاں وہ رات بسر کریں گے اور صبح کریگی ان کے ساتھ جہاں وہ صبح کرینگے اور شام کرے گی ان کے ساتھ جہاں وہ شام کریں گے۔

ف یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکوں کے زندے لوگوں کو شام کے ملک میں آگ ہانک لاویگی لیکن مسلمان سوار ہوں گے اور کافر پیادہ پا اور قیامت کا حشر قبروں سے ہوگا۔

(۲۰۲۳) **م** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّکُمْ مُلَاقُوا اللّٰہِ مُشَاۃً حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا۔

مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت میں خدا کو ملوگے پیدل چلتے ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہوئے۔

ف یعنی دنیا کے سامان میں شب و روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پر مرتے ہو قیامت میں یہ کچھ بھی نہ رہے گا کپڑا تک بدن پر نہ ہوگا جیسے ننگے مادرزاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبروں سے اٹھوگے۔

(۲۰۲۴) **ق** عَائِشَۃُ یَا عَائِشَۃُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ یَّنْظُرَ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ یَّعْنِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ وہ حال نہایت سخت ہوگا کہاں فرصت ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھے یعنی قیامت کے دن۔

ف مصابیح میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں اٹھیں گے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ عورت اور مرد ایک دوسرے کو دیکھیں گے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار ہوں گے حواس کہاں ٹھکانے ہوں گے کہ کوئی کسی کو دیکھے۔

(۲۰۲۵) **م** مُسْتَوْرِدُ الْفِھْرِیُّ مَا الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا کَمَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ اِصْبَعَہٗ السَّبَّابَۃَ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ۔

مسلم میں مستوردؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں ہے دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی اپنی کلمے کی انگلی دریا میں ڈالے پھر دیکھے کہ کس قدر پانی لگا لاوے گی۔

Marfat.com

ف یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور قلیل ہے جیسے دریا کے روبرو قطرہ۔ ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اگر شیطان اور کافر کسی کو نہ بہکاتے تو دین فطرت رہتا

(۲۰۲۶) م عِيَاضُ بْنُ حِمَارٍ كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا۔ لہ

مسلم میں عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جو مال میں نے بندے کو دیا سو حلال ہے اور میں نے اپنے سب بندوں کو حنفی پیدا کیا جو باطل دین پر نہ جھکے اور البتہ ان کے پاس شیطان آئے سو ان کو ان کے پیدائشی دین سے پھیر ڈالا اور ان پر حرام کیا جو میں نے ان پر حلال کر دیا تھا اور شیطانوں نے ان کو بتلایا کہ میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہراویں جس پر میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔

ف یعنی اگر شیطان اور کفار کسی کو نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنے پیدائشی دین پر رہتا یعنی شرک نہ کرتا اور حلال چیز کو بدون حکم الٰہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا کہ بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اس کا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ یہ شیطانی بات ہے کہ حلال کو حرام کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر نیاز کے کھانے کو جس کو عورتیں اچھوتا کہتی ہیں بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت فاطمہؓ کے فاتحہ کے کھانے کو مردوں کو نہ دینا ہرگز درست نہیں یہ بھی شیطانی بات ہے کہ شرع میں اس کا کچھ حکم نہیں۔

کافروں کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے

(۲۰۲۷) م زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلٰى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

مسلم میں زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ جب مشرکوں کی قبروں پر گذرے تو فرمایا کہ یہ گروہ اپنی قبروں کے اندر بلا میں گرفتار ہیں اگر مجھ کو اس کا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکر مردوں کا دفن کرنا کہیں نہ چھوڑ دو تو میں خدا سے دعا کرکے تم کو عذاب قبر کا سنوا دیتا جیسا میں سنتا ہوں۔

ف حضرت مدینے کے ایک باغ میں خچر پر سوار چلے جاتے تھے قبروں کے پاس عذاب قبر دیکھکر خچر بدکا حضرتؐ نے فرمایا یہ کس کی قبریں ہیں ایک آدمی نے کہا کہ یہ کافروں کی قبریں ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

مومن کی روح مومنین کے مقام میں اور کافر کی روح کافروں کے مقام میں رکھی جاتی ہے

(۲۰۲۸) م أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا

مومن اور کافر کے بدن سے روح نکالنے کے بعد کی حالت کا ذکر

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب بدن سے ایماندار کی روح نکلتی ہے تو اس کے آگے دو فرشتے آتے ہیں اس کو آسمان پر چڑھا لے جاتے ہیں کہا حماد اس حدیث کے

لہ امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "دنیا میں جنتیوں اور دوزخیوں کی پہچان" میں ذکر کیا ہے۔

لہ امام مسلم نے حدیث مذکور کو اور مابعد والی حدیث کو عنوان "ہر میت کو اس کا جنت اور دوزخ کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

وَذَكَرَ الْمِسْكَ وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهٗ فَيُنْطَلَقُ بِهٖٓ اِلٰى رَبِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهٖٓ اِلٰٓى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَّذَكَرَ مِنْ نَّتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖٓ اِلٰٓى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰٓى اَنْفِهٖ هٰكَذَا۔

راوی نے کہ حضرتؐ نے یا ابوہریرہؓ نے اس روح کی خوشبو کا ذکر کیا اور مشک کا اور کہتے ہیں آسمان والے یعنے فرشتے پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہے اللہ تجھ پر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جس کو تو نے آباد رکھا پھر اس کو اس کے رب تک لیجاتے ہیں۔ پھر خدا فرماتا ہے کہ لیجاؤ اس کو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرتؐ نے اور کافر کی روح جب بدن سے نکلتی ہے کہا حمادؒ نے اور حضرتؐ نے یا ابوہریرہؓ نے اس کی بدبو کو ذکر کیا اور اس پر لعنت یاد کی اور کہتے ہیں آسمان والے ناپاک روح آئی زمین کی طرف سے حضرتؐ نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہے کہ لیجاؤ اس کو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابوہریرہؓ نے سو پھیر کر رکھا حضرتؐ نے باریک کپڑا جو آپ کے پاس تھا اپنی ناک پر اس طرح یعنی حضرتؐ نے اس روح کافر کی بدبو کا خیال کر کے کپڑے سے ناک بند کی۔

ف یہ جو حکم ہوا کہ لیجاؤ اس کو قیامت تک یعنی ایماندار کی روح کو ایمانداروں کے نمدہ مقام پر رکھو جس کا نام علیین ہے اور کافروں کو کافروں کے بدتر مکان پر رکھو جس کا نام سجین ہے۔

فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

(۲۰۲۹) **ق** زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت زینب بنت جحش سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خرابی عرب کو اس بلا سے جو نزدیک ہو چلے یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اس کے برابر اور حضرتؐ نے اپنے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کا حلقہ بنایا یعنی اس حلقے کے برابر اس دیوار میں سوراخ ہو گیا تو حضرت زینبؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ کیا ہم مٹ جاویں گے اور حالانکہ ہم میں نیک لوگ ہوں گے حضرتؐ نے فرمایا ہاں جبکہ بدکاری غالب ہو جائے گی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم میں کثرت سے ہوئی اور نیک لوگ کم ہو گئے تو نیک اور بد سب ہلاک ہو جاتے ہیں۔

ف حضرت زینبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ سوتے سے جاگ پڑے چہرۂ مبارک خوف سے سرخ تھا فرمانے تھے لا الہ الا اللہ پھر یہ حدیث فرمائی۔ حضرتؐ کے وقت سے اس دیوار میں سوراخ ہوا روز بروز وہ ترقی پر ہے یہانتک کہ قیامت کے قریب راہ ہو جائیگی یاجوج ماجوج نکل کر سارے عالم کو تباہ کرینگے۔ ہر چند وہ بلا عالمگیر ہے لیکن حضرتؐ نے عرب کا نام خاص اسواسطے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو حضرتؐ کے سبب سے زیادہ تر عداوت ہوگی

Marfat.com

بارش کی طرح سے فتنوں کے آنے کی پیشینگوئی

(۲۰۳۰) ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّيْ لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ قَالَهٗ لَمَّا اَشْرَفَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ۔

بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں لوگوں نے کہا کہ نہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں تمہارے گھروں کے اندر فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے مینہ گرنے کے مقامات معلوم ہوتے ہیں یہ حضرتؐ نے اسوقت فرمایا جبکہ مدینے کے کسی قلعہ سے جھانکا تھا۔

ف اس حدیث میں ان فسادوں کی خبر ہے جو مدینے میں حضرتؐ کے بعد ہوئے جیسے حضرت عثمانؓ کی شہادت اور یزید کے وقت کا قتال۔

(۲۰۳۱) ق اَبُوْ بَكْرَةَ اِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ لَّمْ تَكُنْ لَّهٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ فَقَالَ رَجُلٌ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اَحَدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ اَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ قَالَ يَبُوْٓءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ۔

مسلم میں ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری امت میں اترے یا پڑے تو جس کے اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں جا ملے اور جس کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں جا ملے اور جس کی کھیتی کی زمین ہو وہ اپنی زمین کے پاس جا رہے پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمایئے تو جس کے نہ اونٹ ہوں نہ بکریاں نہ زمین وہ کیا کرے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے سو پتھر سے اس کی باڑھ کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نہ رکھے جو حوصلہ ہو رہائی کا پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ میں جتنی ہو سکے۔ الٰہی میں تیرا حکم پہنچا چکا الٰہی میں تیرا حکم پہنچا چکا الٰہی میں تیرا حکم پہنچا چکا اس کو تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا بھلا بتلایئے تو کہ اگر مجھ سے زبردستی کریں یہاں تک کہ دو صفوں میں یا دو گروہوں میں کسی طرف کھینچ لیا جاؤں پھر وہاں کوئی مجھ کو تلوار مارے یا کوئی تیر آئے اور مجھ کو قتل کرے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرا اور اس کا گناہ اسی پر پلٹ پڑے گا اور وہ دوزخیوں میں داخل ہوگا۔

ف حضرتؐ کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہوں گے اور مسلمانوں میں قتل شروع ہوگا اس واسطے حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور اس وقت میں گوشہ گیری بتائی اکثر حضرتؐ کے اصحاب مثل حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور ابوبکرہؓ مسلمانوں کی جنگ میں شریک نہ ہوئے بموجب اسی حدیث کے۔

جب دو مسلمان آپس میں لڑیں تو وہ جہنم کے مستحق ہو جاتے ہیں

(۲۰۳۲) ق اَبُوْ بَكْرَةَ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ

بخاری اور مسلم میں ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب دو مسلمان سامنا کریں تلواریں لیکر تو قتل کرنے والا اور جو

Marfat.com

فِی النَّارِ۔ قتل ہوا دونوں دوزخ میں ہیں۔

ف پوری حدیث یوں ہے کہ ابو بکرہؓ اس حدیث کے راوی نے حضرتؐ سے پوچھا کہ بھلا قتل کرنے والا تو اس واسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا مگر جو قتل ہوا اس کا کیا قصور تھا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے حریف کے مارنے پر حریص اور مستعد تھا یعنی اس کا قابو ہوا نہیں تو ضرور مارتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول مسلمان دوزخی اس صورت میں ہیں جب دونوں ایک دوسرے کے مارنے کا قصد رکھیں اور عداوت سے لڑیں جس طرح خانہ جنگی ہوتی ہے تو اگر ایک مسلمان کو دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہزن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جس طرح ہو سکے بچاوے اور اگر یقین جانے کہ بدون اس کے مارے میں کسی طرح بچ نہیں سکتا تو شوق سے مارے اس واسطے کہ اپنی جان بچانا بھی فرض ہے۔ اس طرح کا قاتل دوزخی نہیں اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہوں ان کا قتل بھی درست ہے۔

علاماتِ قیامت کا بیان

(۲۰۳۳) م حُذَيْفَةُ مِنْهُنَّ ثَلٰثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ يَعْنِي الْفِتَنَ۔

مسلم میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فساد اور فتنوں کے ذکر میں فرمایا کہ ان میں سے تین فتنے ایسے ہیں کہ نہیں لگتا کہ کچھ بھی چھوڑیں اور ان میں سے ایسے فتنے جیسے گرمی کی آندھیاں کہ بعض ان میں سے چھوٹی ہیں اور بعضی بڑی۔

ف یعنی تین فساد تو عالمگیر ہوں گے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ۔ معلوم نہیں کہ تین فسادوں سے کون فساد مراد ہیں بعضے کہتے ہیں کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی یعنی چنگیز خاں اور ہلاکو کے وقت کا قتل عام دوسرے دجال کا نکلنا تیسرے یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا۔ واللہ اعلم۔

(۲۰۳۴) م سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ سَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِيْ اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّيْ اَلَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَلَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَلَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا

مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا سو دو سوال تو میرے قبول ہوئے اور ایک سے مجھ کو منع کیا۔ ایک سوال تو میں نے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری امت کو قحط سے نہ ہلاک کرے سو اس کو قبول کیا اور دوسرا سوال میں نے یہ کیا کہ میری امت کو نہ ڈبو دیوے سو اس کو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال میں نے یہ کیا کہ ان کے آپس میں لڑائی اور خونریزی نہ ڈالے سو اس کے سوال سے مجھ کو منع کیا۔

ف قحط اور غرق امت محمدی میں ایسا نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہو جائے جیسے اگلی امتیں ہلاک ہو گئیں لیکن جنگ اور قتال مقدر میں ہے ہمیشہ رہا ہے اور رہے گا۔

(۲۰۳۵) ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَآءً فَاِنَّهٗ لَا يُرَدُّ وَاِنِّيْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اے محمدؐ میں جب کسی چیز کا حکم کرتا ہوں تو اس کو کوئی نہیں پھیر سکتا اور البتہ میں نے تجھ کو دیا یعنی تیری امت کے

Marfat.com

بِسَنَةٍ عَآمَّةٍ وَلَآ اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِاجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا اَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَّبَعْضُهُمْ يَسْبِيْ بَعْضًا۔

واسطے یہ تجھ پر احسان کیا کہ ان کو میں عالمگیر قحط سے نہ مارڈالونگا اور ان کے سوائے اور کسی دشمن کو ان پر غالب نہ کرونگا اس طرح کہ ان کی جڑ پیڑ کو اکھاڑ ڈالے اگرچہ ان پر تمام دنیا کے اطراف جوانب کے کافر جمع ہوکر آئیں کافروں کا غلبہ اس واسطے نہ ہوگا تاکہ اس امت کے بعضے لوگ بعضوں کو ہلاک کریں اور بعضے ان کے بعضوں کو قید کریں۔

ف یعنی قضاؤ قدر میں یہ ٹھن چکا ہے کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہے گی نہ ایسا قحط پڑے گا جس میں سب کے سب مرجائیں نہ کافر ان پر ایسے غالب ہوں گے کہ بالکل ان کو نیست اور نابود کرڈالیں۔ ہرچند چنگیز خاں اور ہلاکو کے وقت میں لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست اور نابود نہیں ہوگئے۔ ہاں یہ البتہ ہے کہ اس امت میں آپس میں اختلاف اور شر و فساد اور غارت گری اور قتل موقوف نہ ہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابوں میں یہ حال ظاہر ہے۔

(۲۰۳۶) **ق** حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

بخاری اور مسلم میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تصور مرد کا اس کے گھر والوں کے حق میں اور اس کے مال اور جان اور لڑکے اور ہمسائے میں اس کو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات بتانا اور برے کام سے روکنا دور کرڈالتا ہے۔

ف یعنی اگر آدمی سے جان مال بیوی بچے ہمسائے کے حق میں کچھ قصور یا نا انصافی ہوجائے گی تو ان عبادتوں سے معاف ہوجائے گی۔

(۲۰۳۷) **م** ثَوْبَانُ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَسَيَبْلُغُ مُلْكُ اُمَّتِيْ مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا۔

مسلم میں ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کردیا سو میں نے زمین کا پورب پچھم یعنی جہاں آفتاب نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے دیکھ لیا تو جہانتک میں نے دیکھا ہے وہاں تک میری امت کی بادشاہت پہنچے گی۔

فتوحات کی پیشینگوئی

ف مدینے میں جنگ خندق جب ہوئی تو ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہوگئی حضرتؐ کو بڑا رنج ہوا تب خدا نے وہاں تک زمین کو جہانتک اسلام پہنچنا مقدر تھا دکھلادی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ یہ حضرتؐ کا معجزۂ عظیم الشان ہے کہ فتوح اسلام کی آئندہ کی خبر دی سو اسی طرح بلا تفاوت واقع ہوئی

(۲۰۳۸) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دریائے فرات ایک سونے کے پہاڑ کو کھول دیگا یعنی اس میں نمود ہوگا اس پر لوگ لڑمریں گے سو قتل ہوں گے ہر ایک سینکڑے سے ننانوے اور کہے گا ہر ایک آدمی ان

Marfat.com

مِنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ۔

کہ شاید میں قتل سے بچ رہوں یعنی تو سب سونا میں بلا شرکت پاؤں۔

ف فرات کوفے اور کربلا کے دریا کا نام ہے۔

(۲۰۳۹) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب دریائے فرات سونے کے گنج سے کھل جائیگا سو جو کہ وہاں حاضر ہو سو اس میں سے کچھ نہ لیوے۔

ف یعنی قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریائے فرات سے ظاہر ہوگا اس کے لینے سے اسواسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہے اس وقت میں مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہے دنیا لیکر کیا کرے گا۔

(۲۰۴۰) **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيْزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِيْنَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا وَدِيْنَارَهَا وَعُدْتُمْ مِّنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ وَعُدْتُمْ مِّنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ وَعُدْتُمْ مِّنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ ثُمَّ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ شَهِدَ عَلٰى ذٰلِكَ لَحْمُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَدَمُهٗ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو روکے گا اور شام کا ملک اپنے مُدّی اور دینار کو روکے گا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکے گا اور پھر جاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور پھر جاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور پھر جاؤ گے تم جیسے آگے تھے پھر ابوہریرہؓ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابوہریرہؓ کا گوشت اور خون یعنی اس میں کچھ شک نہیں۔

مد بقدر صاع شام کا ایک پیمانہ ہے۔

ف قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہے جس میں تاج کو ناپتے ہیں اور اردب چونسٹھ سیر کا ہوتا ہے۔ اس حدیث میں آخر زمانے کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملے گا، رعیت سردار کی اطاعت نہ کریگی جیسے اسلام سے پہلے بے سردار ملک تھا ویسا ہی ہو جائے گا۔

رومیوں سے جنگ کی پیشینگوئی

(۲۰۴۱) **م** اَلْمُسْتَوْرِدُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ۔

مسلم میں مستوردؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اس حال میں کہ رومی لوگ یعنی نصاریٰ سب لوگوں سے بہت ہونگے۔

قیامت کے قریب نصاریٰ زمین کے بیشتر حصہ پر حکمران کرینگے۔

ف اس حدیث میں اشارہ ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ اکثر زمین کے حاکم ہوں گے۔

(۲۰۴۲) **م** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَسْمَآءَهُمْ وَاَسْمَآءَ اٰبَآءِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ عَشَرَةَ فَوَارِسَ يُبْعَثُوْنَ طَلِيْعَةً بَعْدَ فَتْحِ قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ حِيْنَ يُقَالُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيِّهِمْ۔

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر میں پہچانتا ہوں ان کے نام اور ان کے باپوں کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ کو جانتا ہوں وہ زمین پر بہتر سوار ہوں گے اس دن یا زمین پر اس دن وہ بہترین سواروں سے ہیں [illegible] سے وہ سوار ہیں جو طلاوے کے واسطے بھیجے جائیں گے قسطنطنیہ کے فتح ہونے کے بعد جب ان کو خبر ہوگی کہ دجال ان کے پیچھے لڑکے بالوں پر آپڑا۔

ف مصابیح وغیرہ میں روایت ہے کہ ایک بار کوفے میں سرخ آندھی آئی کسی نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ قیامت آئی۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ قیامت اس وقت آئے گی کہ جب لوگوں میں بہت مال بٹے گا اور

Marfat.com

ان کو کچھ خوشی نہ ہوگی۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ کافروں کا لشکر یعنی فرنگیوں کا شام کے ملک میں جمع ہوگا اور مسلمانوں کا بھی لشکر وہاں جمع ہوگا یعنی قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب نہ ہوگا۔ اسی طرح تین دن لڑائی ہوگی، بہت لوگ مارے جائیں گے۔ چوتھے دن مسلمان بہت تھوڑے ہوں گے موت پر کمر باندھ کر خوب لڑینگے خدا ان کو فتح نصیب کرے گا۔ مال بہت ہاتھ لگے گا۔ ایک جدی برادروں سے سو آدمیوں میں ایک باقی رہیگا۔ مال ملنے کی کچھ خوشی نہ ہوگی۔ قسطنطنیہ بڑا شہر ہے روم کی تخت گاہ، جب وہ فتح ہو چکے گا تو دجال کے آنے کی خبر پہنچیگی تو دس سوار اس کی خبر لانے کے واسطے مقرر ہوں گے۔ ان کی حضرتؐ نے اس حدیث میں تعریف فرمائی اور فرمایا کہ میں ان کو خوب پہچانتا ہوں۔

(۲۰۴۳) مر نَافِعُ بْنُ عُتْبَةَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ۔

عرب فارس اور روم کی فتح کی پیشینگوئی

مسلم میں نافع بن عتبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لڑوگے عرب کے ٹاپوسے سو خدا اس کو فتح کرے گا پھر تم لڑوگے ایران والوں سے سو خدا اس کو فتح کریگا پھر تم لڑوگے روم سے سو خدا اس کو فتح کرے گا پھر تم لڑوگے دجال سے سو خدا اس پر فتح دیگا۔

ف جیسی حضرتؐ نے خبر دی ویسا ہی ہوا۔ اول عرب فتح ہوا، اس کے بعد ایران اس کے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدیؑ کے وقت میں ہوگی۔ یہ عمدہ معجزہ ہے کہ آئندہ خبر مطابق پڑی۔

(۲۰۴۴) مر اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَآئِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ اَنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَآءُوا

قرب قیامت پر فتح قسطنطنیہ آمد امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترنے اور دجال کے قتل کرنے کی پیشینگوئی

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق میں یا دابق میں اتریگا پھر ان کی طرف مدینے سے لشکر اسلام نکلے گا وہ لوگ اس دن تمام روئے زمین کے رہنے والوں سے افضل ہوں گے مراد حضرت امام مہدیؑ کا لشکر ہے پھر جب صف باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے کہ چھوڑو ہمارا درمیان اور ان مسلمان لوگوں کا جنھوں نے ہمارے بیوی بچے پکڑ کے لونڈی غلام بنائے ہیں تاکہ ہم ان سے لڑیں تو مسلمان کہیں گے کہ خدا کی قسم ہم تمہارا اور اپنے بھائی مسلمانوں کا درمیان نہ چھوڑیں گے یعنی تم اس فریب سے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا چاہتے ہو سو یہ ممکن نہیں پھر ان کافروں سے لڑنے لگیں گے تو تہائی مسلمانوں کا لشکر بھاگ جائے گا خدا ان کی توبہ کبھی قبول نہ کریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا وہ سب شہیدوں میں افضل ہوں گے خدا کے نزدیک۔ اور تہائی لشکر فتح کرے گا وہ عمر بھر کبھی فتنے اور بلا میں نہ پڑیں گے پھر وہ قسطنطنیہ کو جو روم کا تختگاہ شہر ہے فتح کریں گے سو جس وقت

Marfat.com

الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ إِذْ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تُرِكَ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيْهِمْ دَمَهٗ فِيْ حَرْبَتِهٖ۔

وہ لوٹ کا مال بانٹتے ہوں گے اپنی تلواروں کو زیتون کے درخت میں لٹکا کر کہ اچانک ان میں شیطان پکارے گا کہ دجال تو تمہارے پیچھے تمہارے بال بچوں پر آپڑا تو مسلمان وہاں سے نکلیں گے اور حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی پھر جب لشکر اسلام شام کے ملک میں آئے گا تب دجال نکلے گا سو جس وقت مسلمان لڑنے کی تیاری کر کے صفیں باندھتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی پھر عیسیٰؑ مریمؑ کے بیٹے اتریں گے پھر ان کو نماز پڑھائیں گے پھر جب عیسیٰؑ کو خدا کا دشمن یعنی دجال دیکھے گا تو خوف سے گل جائیگا جیسے نمک پانی میں گلتا ہے سو اگر اس کو خدا چھوڑے تو وہ خود بخود گل جائے یہانتک کہ مر کے مٹ جائے لیکن اس کو خدا قتل کرائے گا عیسیٰؑ کے ہاتھ سے پھر عیسیٰؑ دجال کے تابعداروں کو یا سب لوگوں کو اس کا خون دکھائیں گے اپنی برچھی میں لگا ہوا۔

ف اعماق اور دابق دو مکان ہیں شام کے ملک میں اور قسطنطنیہ بہت مدت سے ابتک مسلمانوں کے عمل میں ہے چنانچہ اب روم کا بادشاہ مسلمان وہیں رہتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ کا اسمیں عمل ہو جائے گا پھر امام مہدیؑ کے وقت میں فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث میں اس کا ذکر ہے۔

(۲۰۴۵) مر حُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيْدٍ الْغِفَارِيُّ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُوْنُ حَتّٰى تَكُوْنَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ وَيَأْجُوْجُ وَمَأْجُوْجُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ الْعَدَنِ تُرَحِّلُ النَّاسَ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْعَاشِرَةَ وَهِيَ فِيْ غَيْرِهٖ نُزُوْلُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ۔

مسلم میں حذیفہ بن اسیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہیں ہونے کی جب تک دس نشانیاں پہلے نہ ہو لیونگی ایک تو پورب میں زمین کا دھنس جانا، دوسرے پچھم میں زمین کا دھنسنا۔ تیسرے عرب کے ٹاپو میں زمین کا دھنسنا۔ چوتھے دھواں کہ عالم میں پھیلے گا۔ پانچویں دجال کا نکلنا۔ چھٹے زمین کا جانور نکلنا۔ ساتویں یاجوج ماجوج کا نکلنا۔ آٹھویں سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نویں آگ جو شہر عدن کے کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانکتے ہوئے شام کے ملک میں لیجائیگی۔ مسلم نے اس حدیث میں دسویں نشانی روایت نہیں کی لیکن اس حدیث میں دسویں نشانی حضرت عیسیٰؑ کا آسمان سے اترنا ہے۔

قیامت سے پہلے کی دس نشانیاں

ف حضرتؐ کے اصحاب قیامت کا کچھ ذکر کرتے تھے اتنے میں حضرتؐ تشریف لائے پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ قیامت سے پہلے دھواں عالم میں پھیلے گا مسلمانوں کو زکام ہو جائے گا اور کافروں کا سر پھٹ جائے گا۔ مکے میں زمین سے ایک جانور نکلے گا ساٹھ گز کا لمبا سر اس کا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے سینہ جیسے شیر کا اور

Marfat.com

کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے بینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پاؤں جیسے اونٹ کے۔ اس کے پاس حضرت موسیٰؑ کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتادیگا اور کہے گا اسلام کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہیں۔

(۲۰۴۶) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ تَبْلُغُ الْمَسَاکِنُ اَھَابَ اَوْ یَھَابَ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہنچ جائینگے گھر اہاب تک یا یوں فرمایا کہ یہاب تک۔

ف اہاب ایک مقام کا نام ہے مدینے کے پاس یعنی مدینے کی آبادی وہاں تک ہوجائے گی۔

حضورؐ کا ارشاد، فتنہ یہاں سے نکلیگا جس سے اشارہ دجال کے نکلنے کی طرف تھا

(۲۰۴۷) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَیْسَتِ السَّنَۃُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰکِنَّ السَّنَۃَ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَیْئًا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قحط وہی نہیں کہ تمہارے واسطے مینہ نہ برسایا جائے ولیکن قحط وہ ہے کہ جس میں بارش ہو اور بارش ہو اور زمین کچھ نہ اگائے۔

ف یعنی سخت قحط وہ ہے کہ مینہ برسے اور زمین سے کچھ نہ اُگے کہ اس میں بالکل امید قطع ہے اور غضبِ الٰہی صاف کھلا ہے۔

قربِ قیامت بت پرستی بڑے زوروں پر ہونے لگے گی

(۲۰۴۸) ق عَائِشَۃُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی۔ لہ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ لات اور عزیٰ پوجے جائیں۔

ف لات اور عزّیٰ عرب میں دو بت تھے حضرتؐ کے وقت میں توڑے گئے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر لوگ کافر ہوجائیں گے اور ان کو پوجیں گے۔

فتنوں سے تنگ آکر انسان کا موت کی تمنا کر بیٹھنا

(۲۰۴۹) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تَذْھَبُ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامُ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ جَھْجَاہٌ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رات اور دن نہ آخر ہوں گے جب تک بادشاہ نہ ہوگا وہ مرد جس کا نام جہجاہ ہوگا۔

ف یعنی بدون جہجاہ کی سلطنت کے قیامت نہ ہوگی۔ قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہیں کہ کب ہوگا اور کہاں ہوگا۔

فتنۂ عمیا (اندھے فتنے) کا بیان

(۲۰۵۰) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَّا یَدْرِیْ الْقَاتِلُ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ قُتِلَ۔

بلاوجہ گھروں میں خانہ جنگی ہونے کا بیان

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر ایک زمانہ آئیگا کہ نہ جانے گا قاتل کہ کس بات میں اس نے قتل کیا اور نہ مقتول جانے گا کہ کس بات پر مارا گیا۔

ف یعنی ایسا زمانہ بگڑے گا کہ بلا سبب اور بلاوجہ خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگوں کو آسان معلوم ہوگا چنانچہ خانہ جنگی اکثر بے سبب ہوجاتی ہے۔

لہ روایت مذکور کے الفاظ مسلم کی روایت کے مطابق نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

ایک چھوٹی اور پتلی پنڈلی والے حبشی کا خانۂ کعبہ کو ڈھانا

(۲۰۵۱) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ یُخَرِّبُ الْکَعْبَۃَ ذُوالسُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ڈھائیگا کعبہ کو ایک حبشی چھوٹی پتلی پنڈلیوں والا۔

ف قیامت کے قریب جبکہ عابد بندے نہ رہیں گے تو ایسے ناپاک ضعیف الخلقت کے ہاتھ سے کعبۂ شریفہ خراب ہوگا اس کی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہے کہ کیا ہے۔

ہر میت کو اس کا جنت اور دوزخ کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے

(۲۰۵۲) ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَیْہِ مَقْعَدُہٗ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ اِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَالْجَنَّۃُ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَالنَّارُ ثُمَّ یُقَالُ ھٰذَا مَقْعَدُکَ الَّذِیْ تُبْعَثُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مرجاتا ہے مرد تو اس کا اصلی مکان صبح شام سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکھائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر اس سے فرشتے کہتے ہیں یہ تیرا وہ مقام ہے کہ قیامت کے دن وہیں تو بھیجا جائے گا۔

ف دکھانے کا یہ فائدہ ہے کہ ایماندار خوش اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور وحشت زیادہ ہو۔

مُردوں کا باتیں سننا

(۲۰۵۳) م اَنَسٌ اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ اِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو جوتوں کی آہٹ سنتا ہے اور جب لوگ اس کو دفن کرکے پھرتے ہیں۔

(۲۰۵۴) م عُمَرُ یَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَّیَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ ھَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ حَقًّا فَاِنِّیْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِیَ اللّٰہُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تُکَلِّمُ اَجْسَادًا لَّا اَرْوَاحَ فِیْھَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْھُمْ غَیْرَ اَنَّھُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یَّرُدُّوْا عَلَیَّ شَیْئًا۔

مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے فلانے بیٹے فلانے کے، اے فلانے بیٹے فلانے کے بھلا جو تم سے اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا تم نے سچ سچ پایا سو میں نے تو جو خدا نے مجھ سے وعدہ کیا تھا سچ سچ پایا۔ تو عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے ہیں دھڑوں سے جن میں روح نہیں۔ سو حضرتؐ نے فرمایا تم میرے قول کو ان سے زیادہ تر نہیں سنتے یعنی تم اور وہ میرے کلام کی سماعت میں برابر ہو مگر یہ بات مقرر ہے کہ وہ میری بات کا جواب کچھ نہیں دے سکتے۔

ف جب جنگِ بدر میں ابوجہل اور عتبہ اور عقبہ وغیرہ کفار قریش مارے گئے تو حضرتؐ نے ان کے دھڑ ایک کنوئیں میں ڈلوا دیئے پھر اس پر کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی جو خدا اور رسولؐ نے ہمارے قتل اور عذاب کا اور میری فتح کا وعدہ کیا تھا سو سچ ہوا۔ بعضے کہتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مُردوں کو سماعت ہے اور موت سے روح کو فنا نہیں اور قبرستان میں مردوں کو سلام کرنا دلیل ہے ان کی سماعت کی اور حدیث میں ثابت ہے کہ جب مردے کو دفن کرکے لوگ پھرتے ہیں تو مردہ لوگوں کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مردوں کو سماعت نہیں یہ حضرتؐ کا معجزہ تھا جو ان کافروں نے سنا جس طرح ٹھیکریوں نے حضرتؐ کے ہاتھ میں تسبیح

[1] امام مسلم نے حدیث مذکور اور مابعد کے عنوان کی حدیثوں کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

کی تھی۔ اس حدیث میں سوائے ان کافروں کے اور مردوں کی سماعت کا ذکر نہیں۔ صحیح بخاری میں قتادہؓ سے روایت ہے کہ خدا نے اس وقت ان کافروں کو زندہ کر دیا تھا کہ حضرتؐ کا کلام سُن کے پشیمان ہوں۔ اور اسی طرح حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ واللہ اعلم۔

قبر میں مردہ عذاب الٰہی کی وجہ سے چیخیں مارتا ہے

(۲۰۵۵) م اَنَسٌ لَوْلَآ اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اگر مجھ کو اس کا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر سن کر مردوں کا دفن کرنا چھوڑ دو گے تو خدا سے دعا کرتا کہ تم کو عذاب قبر کا سُنا دیتا۔

ف یعنی اگر تم عذاب قبر کا سنو تو اتنے بدحواس ہو جاؤ کہ دفن کرنا اپنے مردوں کا بھول جاؤ۔ معلوم ہوا کہ مردہ قبر میں عذاب کے وقت چلاتا ہے لیکن آدمی اور جن اسواسطے نہیں سنتے کہ ان کی زندگی دشوار نہ ہو جائے۔

قیامت میں جس سے حساب ہوا وہ پکڑا گیا

(۲۰۵۶) خ عَائِشَةُ لَيْسَ اَحَدٌ يُّحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ۔ ؎۱

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں کہ جس کا حساب ہو مگر وہ برباد ہو جائے گا۔

ف قیامت میں دو طرح کا حساب ہوگا ایک تو یہ کہ صرف نامۂ اعمال دکھائے جائیں گے اس میں کچھ گفتگو نہ ہوگی یہ حساب ہے ایمانداروں کا اور دوسری طرح یہ کہ اس میں ہر ایک بات میں جھگڑا ہوگا یہ کافروں کا حساب ہے کہ اس کا انجام دوزخ ہے۔

موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان کرنا چاہئے

(۲۰۵۷) م جَابِرٌ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ مرے کوئی مگر اس حالت میں کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو۔

ف ایمان کے دو پیر ہیں خوف اور امید حالت صحت اور زندگی میں خوف خدا غالب رکھے تاکہ گناہوں سے بچے اور مرنے کے وقت خوف کو خیال نہ کرے کہ وہ وقت گناہ کرنے کا نہیں بلکہ اس وقت خدا کو رحیم اور کریم اور غفار ستار جان کر بخشش کی امید دل میں رکھے تاکہ خوشی اور شوق سے خدا کی طرف جائے اور مرنے سے جی نہ چرائے اور جو مسلمان اس وقت موجود ہوں وہ بھی خدا کی رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کریں تاکہ مرنے والے کی ڈھارس بندھے اور خدا سے گمان نیک مضبوط ہو جائے۔

(۲۰۵۸) م جَابِرٌ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا حشر میں اٹھایا جائیگا ہر ایک بندہ جس حالت پر کہ مرگیا۔

ف یعنی کفر یا ایمان پر اخلاص یا نفاق پر۔

خلیفہ کا بے حساب مال تقسیم کرنا

(۲۰۵۹) ق جَابِرٌ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا لَّا يَعُدُّهٗ عَدًّا۔

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہوگا میری امت میں ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر کے

غ صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۸۷ (چشتی) ؎۱ امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "قیامت میں عذاب ہونے کا ثبوت" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

دیویگا اس کو نہ گنے کا شمار کرکے۔

ف اس حدیث میں فتح اسلام اور کثرتِ مال کی خبر ہے یا کہ عمر فاروق رضؓ مراد ہیں کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو انھوں نے ہاتھوں سے لپ بھر بھر بے شمار بانٹا یا کہ امام مہدی مراد ہوں۔ واللہ اعلم۔

حضرت عمارؓ کو باغی گروہ کے قتل کرنے کی پیشینگوئی

(۲۰۶۰) خ اُمُّ سَلَمَةَ تَقْتُلُ عَمَّارَ نِ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

بخاری میں حضرت ام سلمہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ عمارؓ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

ف جنگ خندق میں حضرتؐ نے عمار بن یاسرؓ کا سر سہلا کر یہ حدیث فرمائی۔ پھر جب علی مرتضیٰؓ اور معاویہ بن ابی سفیانؓ میں جنگ صفین ہوئی تب عمارؓ شہید ہوئے۔ عمارؓ علی مرتضیٰؓ کے لشکر میں تھے۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہؓ کا لشکر باغی تھا اور اسوقت میں امامت کا حق علی مرتضیٰؓ کی ذات پاک پر منحصر تھا۔

(۲۰۶۱) م اَبُوْ قَتَادَةَ بُوْسَ بْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ۔

مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے سمیہ کے بیٹے تجھ کو بڑی سختی ہوگی تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

ف عمارؓ کی ماں کا نام سمیہ تھا۔ عمارؓ علی مرتضیٰؓ کے رفیق تھے جب معاویہؓ اور علی مرتضیٰؓ سے لڑائی ہوئی تب عمارؓ شہید ہوئے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام برحق علی مرتضیٰؓ تھے۔

فتح قسطنطنیہ کی پیشینگوئی

(۲۰۶۲) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِيْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَآءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَّلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفْرَجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَآءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَّيَرْجِعُوْنَ۔ له

مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تم نے سنا ہے ایسا شہر جس کے ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے۔ اصحاب نے کہا ہاں یارسول اللہ ہم نے سنا ہے یعنی قسطنطنیہ ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ لڑیں گے اس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحٰقؑ کی اولاد سو جب اس شہر کے پاس آئیں گے تو اتریں گے سو ہتھیار سے نہ لڑینگے اور نہ تیر ماریں گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی ایک طرف جو دریا میں ہے گر پڑیگی پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی دوسری طرف گر پڑے گی۔ پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ہر طرف سے کھل جائے گا سو اس شہر میں گھس پڑیں گے تو لینگے سو جب کہ لوٹ کے مالوں کو بانٹ رہے ہوں گے کہ اچانک ایک چیخنے والا آویگا سو کہے گا کہ البتہ دجال تو نکلا سو وہ لوگ ہر چیز کو چھوڑ دینگے اور دجال کی طرف پلٹ کھڑے ہوں گے۔

له امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "قیصر و کسریٰ کا ہلاک ہونا" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ف اس حدیث میں قسطنطنیہ کے فتح کی خبر ہے کہ قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت میں ہوگی. اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدون ہتھیار چلے صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب میں حدیث گذری کہ ہتھیار بھی وہاں چلے گا تو مطلب یہ کہ اول کچھ ہتھیار چلے گا لیکن آخر کو فتح کلمے کی برکت سے ہوگی۔

قرب قیامت پر تیس جھوٹے دجالوں کا پیدا ہونا

(۲۰۶۳) م جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ۔

مسلم میں جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہوں گے ان سے بچیو۔

ف اس حدیث سے مراد مسیلمہ کذاب اور اسود اور سجاح اور طلیحہ اور مختار وغیرہ ہیں جنھوں نے جھوٹے پیغمبری کے دعوے کئے پھر خدا نے ان کو برباد کیا. یا وہ لوگ ہیں جنھوں نے وضعی حدیثیں بنائیں اور حضرتؐ کی طرف نسبت کیں اور علمائے حدیث نے ان کو چن چن کر نکال ڈالا۔

ابن صیاد کا ذکر

(۲۰۶۴) م حَفْصَةُ اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا يَعْنِي الدَّجَّالَ۔

مسلم میں حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دجال تو نکلے گا قہر سے کہ غصہ کیا کرے گا۔

ف حضرتؐ کے وقت میں مدینے میں ایک شخص تھا ابن صیاد نام، عجائب باتیں اس سے ظاہر ہوتی تھیں بعضے لوگوں کو شبہ تھا کہ وہ دجال ہے۔ ایک روز عبداللہ بن عمرؓ کو ملا۔ عبداللہ نے اس کو غصہ دلایا، غصہ کی وجہ سے اس کا بدن اتنا پھولا کہ راہ بند ہوگئی۔ حضرت حفصہؓ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمرؓ کو تب یہ حدیث سنائی۔ یعنی دجال مظہر قہر الٰہی ہے تو نے ابن صیاد کو کیوں غصہ دلایا شاید کہ یہی دجال ہو۔ تحقیق یہ ہے کہ اس کے سوائے دجال اور شخص ہے چنانچہ اس کا مفصل حال اور حدیث میں مذکور ہے اور تمیم صحابی نے اس کو بچشم خود دیکھا اور اس کا قصہ حضرت سے کہا۔

(۲۰۶۵) م اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا تُرْبَتُهُ الْجَنَّةِ قَالَهُ لِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ۔

مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت کی خاک کیا ہے. یہ حضرتؐ نے ابن صیاد سے فرمایا سو ابن صیاد نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید میدہ مشک ہے اے ابوالقاسم حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا۔

ف حضرتؐ کے وقت میں مدینے کے یہودیوں میں ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتیں جنوں سے دریافت کر کے لوگوں کو بتاتا تھا اول پیغمبری کا دعوی کرتا تھا۔ حضرت عمرؓ کی خلافت میں مسلمان ہوا تھا پھر گم ہوگیا اس کا حال معلوم نہ ہوا۔ بعضے اصحاب اس کو دجال جانتے تھے اور حضرتؐ کو درست جواب اس واسطے دیا کہ اس کو توریت کا علم تھا۔

(۲۰۶۶) ق اِبْنُ عُمَرَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ يَعْنِي اُمَّ ابْنِ صَيَّادٍ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ماں اس کو چھوڑتی تو اپنا حال ظاہر کرتا۔

ف ابن صیاد مدینے میں یہودی کا ایک لڑکا تھا جنوں سے راہ رکھتا تھا آئندہ باتیں کچھ بیان کرتا تھا سو ایک روز باغ میں کپڑا اوڑھے لیٹا غُن غُن کچھ کرتا تھا حضرتؐ اُدھر سے نکلے درخت کی آڑ میں ہو کر چاہا کہ اس کی آواز سنیں اس کی

Marfat.com

ماں نے کہا اے ابن صیاد دیکھ محمد آئے سو وہ چپ رہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اس کی ماں نہ روکتی تو کچھ اس کا حال معلوم ہوتا کہ کیا کہتا تھا معلوم ہوا کہ اہلِ حق کو اہلِ باطل کا حال مخفی ہو کر دریافت کرنا درست ہے تاکہ اس کے بطلان سے لوگوں کو خبردار کر دیں۔

(۲۰۶۷) م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ تَرِبَتْ يَدَاكَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَهٗ لِابْنِ صَيَّادٍ۔

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرے ہاتھ خاک میں ملیں کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں یہ حضرتؐ نے ابنِ صیاد سے فرمایا۔

ف اس کا قصہ ہو چکا کہ ابن صیاد مدینے میں یہودی کا لڑکا تھا جنوں سے اس کو کچھ معلوم ہو جاتا تھا جب حضرتؐ نے اس سے یہ حدیث فرمائی تو اس نے کہا کہ ہاں میں جانتا ہوں کہ تم عرب کے رسول ہو۔

دجال کا ذکر

(۲۰۶۸) م اَلنَّوَّاسُ بْنُ سِمْعَانَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِيْ عَلَيْكُمْ اَنْ يَّخْرُجَ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهٗ شَآبٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ طَافِيَةٌ كَاَنِّيْٓ اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَّعَاثَ شِمَالًا يَّا عِبَادَ اللّٰهِ فَاٰمِنُوْا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَّيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَّيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَّسَآئِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَآ اُقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَآ اِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اِسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ فَيَاْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ

مسلم میں نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمہارے اوپر دجال کے سوائے کا خوف مجھ کو زیادہ ہے یعنی دجال کے سوائے مجھ کو تمہارے حق میں اور فسادوں کا زیادہ خوف ہے اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اس کو الزام دونگا اور تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اس کو الزام دیگا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گھنگریالے بالوں والا ہے اس آنکھ میں ٹینٹ ہے گویا کہ میں اس کی مشابہت دیتا ہوں عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ۔ عبدالعزیٰ ایک کافر تھا سو جو شخص کہ تم میں سے اس کو پائے تو چاہیے کہ سورہ کہف کے سرے کی آیتیں اس پر پڑھے۔ مقرر وہ نکلے گا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا داہنے اور فساد اٹھائے گا بائیں۔ اے خدا کے بندو ایمان پر ثابت رہو۔ اصحاب بولے یا رسول اللہؐ اور کسقدر اس کو زمین پر درنگی اور اقامت ہوگی حضرتؐ نے فرمایا چالیس دن ان میں سے ایک دن تو ایک سال کے برابر دوسرا دن جیسے مہینہ اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے کہ یہ تمہارے دن ہیں۔ اصحاب بولے یا رسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہم کو ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں تم اندازہ کر لینا اس دن میں بقدر اس کے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو اسی طرح اس دن بھی اٹکل کر کے پڑھیو

قصہ دجال اور واقعہ یاجوج و ماجوج۔

[illegible] کر لینا اوقات نماز کا جبکہ دن برابر ایک سال یا ایک مہینے یا ایک ہفتے کے پایا جائے

Marfat.com

فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ
مَا كَانَتْ ذُرًى وَّاَسْبَغَهُ ضُرُوْعًا وَّ
اَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ
فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ
فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ
شَيْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ
لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوْزُهَا
كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْا رَجُلًا
مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ
فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ
يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ وَيَضْحَكُ
فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ
بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ
شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ
وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ الْمَلَكَيْنِ
اِذَا طَاَ رَاْسَهُ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهُ
تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا
يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهٖ اِلَّا
مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ
طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ
لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ
قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ
عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ
فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى
اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا
لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ
عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ
يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ
حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ

اصحاب بولے یارسول اللہ اور اس کی شتاب روی زمین میں کیونکر
ہوگی حضرت نے فرمایا جیسے وہ مینہ جس کو ہوا پیچھے سے اڑاتی ہے
سو وہ ایک قوم کے پاس آئے گا تو ان کو کفر کی طرف بلائے گا سو وہ
اس کا ایمان لائیں گے اور اس کی بات مانیں گے تو آسمان کو حکم کریگا
سو وہ پانی برسائیگا اور زمین کو حکم کرے گا سو وہ گھاس اور اناج
جمادیگی تو شام کو ان کے مویشی آئیں گے بہ نسبت سابق کے دراز
کوہان ہوکر اور کشادہ تھن ہوکر اور کوکھیں خوب تن کر یعنی موٹے
تازے ہوجائیں گے پھر دجال دوسری قوم کے پاس آئے گا تو ان کو
کفر کی طرف بلائے گا تو وہ اس کے قول کو اس پر رد کردیں گے یعنی
اس کی بات نہ مانیں گے تو ان کی طرف سے ہٹ جائے گا تو ان پر
قحط اور خشکی پڑے گی ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں میں سے کچھ نہ
باقی رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلے گا تو اس سے کہے گا کہ اے
زمین اپنے خزانے نکال تو وہاں کے مال اور خزانے ظاہر ہوکر اس کے
پاس جمع ہوجائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم
کرتی ہیں۔ پھر دجال ایک جوان مرد کو بلائے گا تو اس کو تلوار سے
ماریگا سو اس کو قتل کرکے دو ٹکڑے کرڈالے گا جیسا نشانہ
دو ٹوک ہوجاتا ہے پھر اس کو زندہ کرکے بلائے گا سو وہ جوان سامنے
آئیگا چہرہ دہکتا ہوا اور ہنستا۔ سو دجال اسی حال میں ہوگا کہ ناگاہ
حق تعالیٰ عیسیٰ بن مریمؑ کو بھیجے گا تو عیسیٰؑ اتریں گے سفید مینار کے
پاس شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد رنگین جوڑا پہنے اپنے دونوں
ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے تو جبکہ عیسیٰ اپنا سر جھکائیں گے
تو پسینہ ٹپکے گا اور جبکہ اپنا سر اٹھائیں گے تو موتی سے بوند ہیں گے
سو جس کافر کے پاس عیسیٰؑ اتریں گے اور اس کو ان کے سانس کی
بھاپ لگے گی سو وہ مرجائے گا اور ان کا سانس پہنچے گا جہانتک
ان کی نظر پہنچے گی پھر عیسیٰؑ دجال کو تلاش کرینگے یہانتک کہ اسکو
باب لُد کے پاس پائیں گے۔ لد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے سو اسکو
قتل کرینگے پھر عیسیٰ بن مریمؑ کے پاس وہ لوگ آئیں گے جن کو خدا نے
دجال سے بچایا تو شفقت سے ان کے چہروں کو سہلائیں گے اور ان کو
ان کے بہشت کے درجات کی خبر دیں گے سو اسی حال میں ہوں گے کہ

Marfat.com

عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا
وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ لَقَدْ كَانَ
بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى
يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ
الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي
الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ
فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ
اللّٰهُ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً وَيُحْصَرُ
نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى
يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا
مِنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ
فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ
فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ
رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ
وَّاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَ
اَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ
فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهُ زَهَمُهُمْ
وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَ
اَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ
فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ
مَطَرًا لَّا يُكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ
فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ
ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ
فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَ
يَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى
اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ
وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَ
اللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ

ناگاہ حق تعالیٰ عیسیٰؑ کو حکم کریگا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان کے لڑنے کی طاقت نہیں سو پناہ میں لیجا میرے مسلمان بندوں کو طور کی طرف اور خدا بھیجے گا یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر ایک بلندی سے نکل پڑیں گے تو ان کے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گذریں گے تو پی جائیں گے جتنا پانی کہ اس میں ہوگا اور ان کے پچھلے لوگ جب وہاں آئیں گے تو کہیں گے کبھی اس دریا میں بھی پانی تھا پھر چلیں گے یہانتک کہ اس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے البتہ ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں تو اپنے تیروں کو آسمان پر ماریں گے سو خدا ان کے تیروں کو خون آلودہ کر کے ڈالے گا اور خدا کا پیغمبر عیسیٰؑ اور ان کے اصحاب گھرے رہیں گے یہانتک کہ ان کے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی۔ پھر خدا کا رسول عیسیٰؑ اور اس کے اصحاب دعا کریں گے سو خدا ان یاجوج ماجوج پر عذاب بھیجے گا ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جائیں گے ایک جان کا سا مرنا۔ پھر خدا کا رسول عیسیٰؑ اور اس کے اصحاب زمین پر اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت برابر جگہ ان کی سڑاند اور گندگی سے خالی نہ پائیں گے یعنی تمام زمین پر ان کی سڑی لاشیں پڑی ہوں گی پھر خدا کا رسول عیسیٰؑ اور اس کے اصحاب خدا سے دعا کریں گے تو حق تعالیٰ یاجوج ماجوج پر چڑیاں بھیجے گا جیسے بڑے اونٹوں کی گردنیں سو وہ ان کو اٹھا لے جائیں گی اور ان کو پھینکدیں گی جہاں خدا کو منظور ہوگا۔ پھر خدا ایسا پانی برسائیگا کہ کوئی گھر مٹی کا اور ان کا اس پانی سے باقی نہ رہے گا سو خدا زمین کو دھو ڈالے گا یہانتک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کی طرح کر دیگا۔ پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے تو اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھائے گا اور اس کے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اس کے سایے میں بیٹھیں گے اور دودھ میں برکت ہوگی یہانتک کہ دودھارا اونٹنی آدمیوں کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی اور دودھارا گائے ایک برادری کے لوگوں کو کفایت کریگی اور دودھارا بکری ایک جدی

Marfat.com

فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّكُلِّ مُسْلِمٍ وَتَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ۔

لوگوں کو کفایت کرے گی۔ سو اسی حالت میں لوگ ہوں گے کہ یکایک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجے گا کہ ان کی بغلوں کے نیچے لگے گی اور اثر کر جائے گی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور بڑے بدذات لوگ باقی رہ جائیں گے آپس میں بھڑیں گے گدھوں کی طرح سو ان پر قیامت قائم ہوگی۔

ف ایک روز حضرتؐ نے دجال کا بہت ذکر کیا اصحاب کو اس کا بہت خوف غالب ہوا۔ حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اصحاب کو تسکین دی کہ اگر میری زندگی میں دجال آیا تو میں کفایت کرتا ہوں اور نہیں تو خدا میرا خلیفہ ہے اہلِ ایمان کو بچائے گا پھر اس کی نشانیاں بتائیں اور سورۂ کہف کا پڑھنا ارشاد کیا سورۂ کہف کے سرے کی دس آیتوں میں دفع شر دجال کی تاثیر ہے پھر دجال کا تمام قصہ اور حضرت عیسیٰؑ کا نزول اور اس کا حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھ سے قتل ہونا اس کے بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور ان کی کثرت اور شوکت پھر ان کا مر جانا اور بعد چندے کفار بدذات کے وقت میں قیامت کا قائم ہونا ارشاد کیا۔ دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کے واسطے کہ کون اس کے داؤں میں آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے۔ اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلافِ شرع فقیر سے خرقِ عادت دیکھے تو اس کا ہرگز اعتقاد نہ کرے اس کو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقوی پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نہ کرے۔ کرامات اس کا نام ہے جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر اور بے دین فاسق سے ہو اس کو استدراج کہتے ہیں۔

(۲۰۶۹) **ق** اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا وَاِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں مگر اس نے اپنی امت کو ڈرایا ہے کانے بڑے جھوٹے سے یعنی دجال سے خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمہارا رب کانا نہیں۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہے ك ف ر (یعنی کفر کے لفظ)

ف حضرتؐ نے ایک بار خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہے مگر میں تم کو بتاتا ہوں کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اس کے ماتھے پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف پتہ کسی پیغمبر نے نہیں بتایا کہ جس سے اس کا جھوٹ ہر ایک پر کھل جائے اسواسطے کہ وہ خدائی کا دعوی کرے گا اور کانا ہوگا اور حالانکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہیں اور دوسرا نشان اس کے کفر کا اس کے ماتھے پر کفر کا خود لفظ موجود ہے مسلمانوں کو نظر آئیگا کافروں کو نہ سوجھے گا۔

(۲۰۷۰) **ق** حُذَيْفَةُ اِنَّ مَعَهُ مَاءً وَّنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ وَّمَاؤُهُ نَارٌ۔

بخاری اور مسلم میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو اس کی آگ تو پانی ہے اور پانی آگ ہے۔

ف قیامت کے قریب ایک کافر یہودی نکلے گا اور خدائی کا دعوی کرے گا اس کا نام دجال ہے اس کے ساتھ آگ اور پانی ہوگا نظر بندی سے آگ پانی معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھے گا اور پانی کا نام

Marfat.com

بہشت رکھے گا جو اس کا تابع ہوگا اس کو بہشت میں ڈالے گا اور منکر کو دوزخ میں سو حضرتؐ نے فرمایا کہ اسوقت کے مسلمان اس کی آگ سے نہ ڈریں اس واسطے کہ اس کی آگ حقیقت میں پانی ہے اور اس کا پانی آگ ہے۔

(۲۰۷۱) م حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهٗ جَنَّةٌ وَّنَارٌ فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهٗ نَارٌ۔

مسلم میں حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دجال بائیں آنکھ کا کانا ہے گھنے بالوں والا اس کے ساتھ باغ اور آگ ہے سو حقیقت میں اس کی آگ تو باغ ہے اور اس کا باغ آگ ہے یعنی اس کا نظر بندی کا کارخانہ ہے۔

(۲۰۷۲) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں میں تم کو دجال کی وہ بات بتاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو نہیں بتائی وہ بات یہ ہے کہ دجال کانا ہے اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتھ لائے گا تو جس کو وہ باغ کہے گا وہ حقیقت میں آگ ہے اور میں تم کو ڈراتا ہوں جیسا نوحؑ نے اپنی قوم کو ڈرایا۔

(۲۰۷۳) م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّآبَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَّاَيَّتُهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰٓى اَثَرِهَا قَرِيْبًا۔

مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ظاہر ہونے کی راہ سے قیامت کی نشانیوں سے پہلے آفتاب کا نکلنا ہے مغرب کی طرف سے اور دن چڑھے لوگوں کے روبرو زمین کے جانور کا نکلنا اور ان دو سے جو پہلے ہوگی تو دوسری بھی اس کے پیچھے جلد ظاہر ہوگی۔

ف دس نشانیاں قیامت کی پہلے بیان ہو چکیں۔

(۲۰۷۴) م اَبُوْ سَعِيْدٍ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَعْنِي الرَّجُلَ الَّذِيْ يُجَادِلُ الدَّجَّالَ۔

مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگوں سے بڑا شہید ہے رب العالمین کے نزدیک یعنی وہ شخص جو دجال سے جھگڑے گا۔

ف صحیح مسلم میں روایت ہے کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد ایماندار اس کے پاس آئے گا اور لوگوں سے کہیگا کہ یہ تو دجال ہے جس کا ذکر حضرتؐ کر چکے ہیں۔ سو دجال اس مومن کو خوب نددکوب کروا کے بلائیگا اور کہے گا کہ اب تو میرا ایمان نہ لائے گا مومن کہیگا تو مسیح کذاب ہے پھر دجال اس کے سر پر آرہ رکھوا کر چیروا ڈالیگا بعد اس کے زندہ کرے گا پھر کہے گا کہ تو میرا ایمان لا۔ مومن کہے گا اب تو مجھ کو زیادہ تر یقین ہو گیا تیرے کذب اور کفر کا یعنی اس کی بھی حضرتؐ خبر دیتے ہیں کہ دجال ایک شخص کو مار کے زندہ کرے گا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص میں ہوں۔ پھر مومن کہے گا کہ اے لوگو اب میرے بعد اس کو کسی کے مارنے اور جلانے کی طاقت نہ ہوگی پھر دجال اس کو پکڑے گا کہ ذبح کرے سو نہ ذبح کر سکے گا۔ پھر اس کو آگ میں ڈال دیگا لوگ جانیں گے کہ وہ آگ میں ہے اور حالانکہ وہ باغ میں ہوگا پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی، یعنی خدا کے نزدیک اس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہے۔

Marfat.com

جسّاسہ کا قصہ

(۲۰۷۵) ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ وَّلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَآءَ فَبَايَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَّافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَّعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِّنْ لَخْمٍ وَّجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ اَرْفَئُوْا اِلٰى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتّٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِيْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَآبَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوْا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ قَالُوْا لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَّاَشَدُّهٗ وَثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِيْنَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ اَرْفَاْنَا اِلٰى جَزِيْرَتِكَ هٰذِهٖ فَجَلَسْنَا فِيْ اَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا

بخاری اور مسلم میں فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ میں نے تم کو کس واسطے جمع کیا ہے اصحابؓ نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرتؐ نے فرمایا البتہ قسم خدا کی نہیں میں نے جمع کیا خوشی سنانے کو نہ ڈر سنانے کو ولیکن میں نے جمع کیا تم کو اس واسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اس نے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایسی بات کہی جو موافق پڑی اس بات کے جو میں تم سے کہا کرتا تھا۔ مسیح دجال کی خبر سے اس نے مجھ سے یوں بات کہی کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو ان سے ایک مہینہ بھر لہر کھیلا کی سمندر میں یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا پھر وہ لوگ جا لگے سمندر میں ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وہ جہاز سے پلوار یعنی چھوٹی کشتی میں بیٹھے سو ٹاپو میں داخل ہوئے تو ملا ان کو ایک جانور بھاری دم بہت بالوں والا کہ اس کا آگا پیچھا دریافت نہ ہوتا تھا بالوں کے ہجوم سے تو لوگوں نے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اس نے کہا میں جاسوس ہوں لوگوں نے کہا جاسوس کیا؟ اس نے کہا اے لوگو اس مرد کے پاس چلو جو دیر میں ہے اس واسطے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ تمیم نے کہا جب اس نے مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں شیطان نہ ہو۔ تمیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہانتک کہ دیر میں داخل ہوئے تو یکایک اس میں بڑا قد اور آدمی نمود ہوا کہ ہم نے ویسا مخلوق اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا جکڑے ہوئے ہیں اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونوں زانو کے دونوں ٹخنوں تک لوہے سے ہم نے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اس نے کہا تم تو قابو پا گئے میری خبر پر یعنی میرا حال معلوم ہو جائے گا اب تم مجھ کو بتاؤ کہ تم کون ہو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہیں سوار ہوئے تھے سمندر کے جہاز میں تو ہم نے پایا سمندر کی تہاہ کو جبکہ وہ جوش میں تھا سو کھیلا کی لہر ہم سے ایک مہینہ بھر پھر ہم آ لگے تیرے اس ٹاپو سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی میں پھر داخل ہوئے

تمیم داری کی حدیث جس میں مذکور ہے کہ انھوں نے دجال کو بچشم خود دیکھا ہے

Marfat.com

دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا نَدْرِيْ مَا قُبُلُهٗ
مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَا
اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا
الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ اعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ
فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ
فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ
نَاْمَنْ اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ
عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ
قَالَ اَسْئَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا لَهٗ
نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهَا تُوْشِكُ اَلَّا تُثْمِرَ قَالَ
اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ قُلْنَا عَنْ اَيِّ
شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قَالُوْا
هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ
اَنْ يَّذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ
قَالُوْا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي
الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ
قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا
يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَّاءِهَا قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ
نَبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ قَالُوْا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَّكَّةَ
وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا
نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ
قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَّلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ فَاَطَاعُوْهُ
قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَاكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا
اِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَّهُمْ اَنْ يُّطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ
عَنِّيْ اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ وَاِنِّيْ اُوْشِكُ اَنْ يُّؤْذَنَ
لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِيْرَ فِي الْاَرْضِ
فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِي الْاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً
غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا
كُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا

ٹاپوں، سو ہلا ہم کو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالوں والا ہم
نہ جانتے تھے اس کا آگا پیچھا بالوں کی کثرت سے۔ ہم نے اس سے کہا
اے کمبخت تو کیا چیز ہے سو اس نے کہا میں جاسوس ہوں۔ ہم نے کہا
جاسوس کیا؟ اس نے کہا چلو اس مرد کے پاس جو دیر میں ہے کہ البتہ وہ
تمہاری خبر کا مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اس سے
ڈرے کہ کہیں بھوت پریت نہ ہو۔ پھر اس مرد نے کہا کہ مجھ کو خبر دو بیسان
کے نخلستان سے۔ ہم نے کہا کہ کونسا اس کا حال تو پوچھتا ہے اس نے
کہا کہ میں اس کے نخلستان سے پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہے ہم نے اس سے
کہا کہ ہاں پھلتا ہے اس نے کہا کہ خبردار ہو مقرر عنقریب ہے کہ وہ نہ
پھلے گا۔ اس نے کہا کہ بتاؤ مجھ کو طبرستان کے دریا سے۔ ہم نے کہا
کونسا حال اس دریا کا تو پوچھتا ہے اس نے کہا کہ کیا اس میں پانی ہے
لوگوں نے کہا اس میں بہت پانی ہے اس نے کہا البتہ اس کا پانی عنقریب
جاتا رہے گا۔ اس نے کہا مجھ کو خبر دو زغر کے چشمے سے لوگوں نے کہا
کونسا حال اس چشمے کا پوچھتا ہے اس نے کہا اس چشمے میں کیا پانی ہے
اور وہاں کے لوگ اس چشمے کے پانی سے کیا کھیتی کرتے ہیں ہم نے
اس سے کہا ہاں اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ کھیتی کرتے
ہیں اس کے پانی سے۔ اس نے کہا مجھ کو خبر دو عرب کے پیغمبر سے کہ اس
نے کیا کیا۔ لوگوں نے کہا وہ مقرر نکلا مکے سے اور اترا مدینے میں۔ اس نے
کہا کیا اس سے عرب لڑے۔ ہم نے کہا کہ ہاں۔ اس نے کہا کیونکر اس نے
ان کے ساتھ کیا۔ ہم نے اس کو خبر دی کہ وہ غالب ہو گیا اپنے گرد و پیش
کے عرب پر سو انھوں نے اس کی اطاعت کی۔ اس نے ان سے کہا
کہ مقرر یہ بات کیا ہو چکی۔ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا خبردار ہو کہ
البتہ یہ بات ان کے حق میں بہتر ہے کہ اس کے تابعدار ہوں۔ اور
البتہ میں تم کو اپنی خبر بتاتا ہوں کہ میں مسیح ہوں یعنی دجال تمام
زمین کا پھرنے والا اور البتہ عنقریب ہے کہ مجھ کو اجازت ہو نکلنے
کی سو میں نکلوں گا تو سیر کروں گا سونہ چھوڑوں گا کسی گاؤں کو
مگر کہ میں اس میں اتروں گا چالیس دن کے اندر سوائے مکے اور مدینے
کے کہ ان میں جانا مجھ پر حرام ہے یعنی منع ہے جبکہ میں چاہوں گا
کہ ان بستیوں سے کسی میں داخل ہوں تو میرے آگے بڑھ آئے گا

Marfat.com

اِسْتَقْبَلَنِیْ مَلَكٌ بِیَدِهِ السَّیْفُ صَلْتًا یَصُدُّنِیْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰی كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلَآئِكَةً یَّحْرُسُوْنَهَا. فَطَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِی الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَیْبَةُ هٰذِهٖ طَیْبَةُ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَاِنَّهٗ اَعْجَبَنِیْ حَدِیْثُ تَمِیْمٍ اَنَّهٗ وَافَقَ الَّذِیْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِیْنَةِ وَمَكَّةَ اَلَآ اِنَّهٗ فِیْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْیَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَاَ بِیَدِهٖ اِلَی الْمَشْرِقِ۔

ایک فرشتہ اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہوگی کہ مجھ کو اس میں جانے سے روکے گا اور البتہ اس کے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہوں گے کہ اس کی چوکیداری کریں گے۔ پھر حضرتؐ نے اپنے پشت[1] خار سے منبر پر ٹھوکا دیا اور فرمایا کہ یہی مدینہ ہے یہی مدینہ ہے خبردار رہو بھلا میں تم کو اس حال کی خبر دے چکا ہوں تو اصحاب نے کہا کہ ہاں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق پڑی اس چیز کے جو میں تم کو دجال اور مدینے اور مکے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا۔ خبردار رہو کہ البتہ دجال دریائے شام یا دریائے یمن میں ہے نہیں بلکہ وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے اور حضرتؐ نے اشارہ کیا پورب کی طرف ہے۔

ف اول حضرتؐ نے دجال کا مقام دریائے شام یا دریائے یمن میں فرمایا پھر شاید اسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہے اس واسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا۔ چنانچہ اس کے آگے حدیث میں صاف حضرتؐ نے فرمایا کہ دجال مشرق سے آئے گا۔ بیسان اور زغر دو شہر ہیں شام کے ملک میں اور طبرستان شام کے پاس ہے معلوم ہوا کہ دجال موجود ہے بالفعل اور قیدی ہے قیامت کے قریب باذنِ خدا نکلے گا اور عیسیٰ مسیحؑ کے ہاتھ سے مارا جائیگا۔

(۲۰۷۶) **ق** اَنَسٌ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةَ لَیْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَیْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَهَا فَیَنْزِلُ السَّبْخَةَ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِیْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا شہر نہیں جس کو دجال نہ روندے گا یعنی سب جگہ اس کا عمل دخل ہوگا سوائے مکے اور مدینے کے۔ مدینے کے دروازوں سے کوئی دروازہ ایسا نہ ہوگا جس پر فرشتے قطار باندھے رکھوالی نہ کرتے ہونگے سو دجال اتریگا مدینہ کے قریب شورہ زار یعنی اس سرزمین میں پھر کانپے گا مدینہ اپنے سب لوگوں کے ساتھ تین بار تو نکل جائیں گے دجال کی طرف سب کافر اور منافق۔

دجال کے بارے میں بقیہ احادیث

(۲۰۷۷) **م** هِشَامُ بْنُ عَامِرِ ِالْاَنْصَارِیُّ مَا بَیْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ۔

مسلم میں ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدم کی خلقت سے قیامت تک کوئی مخلوق شر و فساد میں دجال سے بڑا نہیں۔

ف یعنی سب مفسدوں اور گمراہ کرنے والوں سے دجال زیادہ تر ہے عالم میں کوئی بلا اس کے برابر نہیں۔

(۲۰۷۸) **م** اَنَسٌ یَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ یَهُوْدِ اِصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَیْهِمُ الطَّیَالِسَةُ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دجال کے تابع ہوں گے اصفہان کے ستر ہزار یہودی ان پر سیاہ چادریں ہوں گی۔

[1] ایک آلہ جس میں ہاتھی دانت یا لوہے کا پنجہ کسی پتلی گول لکڑی یا لوہے پر لگاتے ہیں اور پیٹھ کھجانے کا کام لیتے ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

(۲۰۷۹) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ بَادِرُوا الْعَمَلَ سِتًّا بِالدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ وَدَآبَّۃَ الْاَرْضِ وَ طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِھَا وَاَمْرَ الْعَامَّۃِ وَخُوَیْصَّۃَ اَحَدِکُمْ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جلدی کر تو نیک عمل میں چھ چیز سے پہلے ایک دجال دوسرے دھواں تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا پانچویں قیامت جو سارے عالم کو گھیر لگی چھٹی اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص ہے۔

ف یعنی آثار قیامت اور اپنی موت سے پہلے جو کرنا ہو سو کر لو قیامت سے پہلے سارے عالم میں دھواں ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلے گا۔

فتنہ کے زمانے میں عبادت کی فضیلت

(۲۰۸۰) م مَعْقِلُ بْنُ یَسَارٍ اَلْعِبَادَۃُ فِی الْھَرْجِ کَھِجْرَۃٍ اِلَیَّ۔

مسلم میں معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت وخون کے زمانے میں ایسا ہی جیسے میری طرف ہجرت کرنا

ف یعنی جب کشت وخون عالم میں رائج ہوا اور زمانے میں فساد پھیلا تو اسوقت کی عبادت کا ثواب حضرتؐ والی ہجرت کے ثواب کے برابر ہے اسواسطے کہ ایسے سخت وقت میں دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہے۔

قرب قیامت کا ذکر

(۲۰۸۱) م اَنَسٌ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی مگر نہایت برے لوگوں پر۔

ف یعنی جسوقت قیامت آئیگی کوئی ایماندار نہ رہے گا سب کافر ہوں گے۔

(۲۰۸۲) م اَنَسٌ اِنْ یَّعِشْ ھٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰی اَنْ لَّا یُدْرِکَہُ الْھَرَمُ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اس کو بڑھاپا نہ آنے پائے گا کہ تمہاری قیامت قائم ہوجائے گی یعنی تمہاری موت کی ساعت آپہنچے گی۔

ف جنگلی لوگوں نے حضرتؐ سے پوچھا کہ قیامت کب آئیگی۔ اس قوم میں ایک چھوٹا لڑکا تھا اس کی طرف اشارہ کرکے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ لڑکا بڈھا نہ ہونے پائے گا کہ تم سب مرجاؤ گے تو تمہارے حق میں گویا قیامت آگئی مثل مشہور ہے کہ اگر اپنی جان نہیں تو گویا سارا جہان نہیں ان لوگوں نے حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرتؐ نے مجازی قیامت کا جواب دیا اسواسطے کہ اگر فرماتے کہ میں قیامت کا وقت نہیں جانتا تو جنگلی جاہل بداعتقاد ہوجاتے کہ کیسا پیغمبر ہے کہ قیامت کو نہیں جانتا ہے۔

(۲۰۸۳) م اَبُوْھُرَیْرَۃَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ وَالرَّجُلُ یَحْلُبُ اللِّقْحَۃَ فَمَا یَصِلُ الْاِنَآءُ اِلٰی فِیْہِ حَتّٰی تَقُوْمَ وَالرَّجُلَانِ یَتَبَایَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا یَتَبَایَعَانِہٖ حَتّٰی تَقُوْمَ وَالرَّجُلُ یَلُوْطُ حَوْضَہٗ فَمَا یَصْدُرُ حَتّٰی تَقُوْمَ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوجائے گی اور حالانکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سونہ پہنچا ہوگا برتن اس کے مونھ تک کہ قیامت آجائیگی اور دو مرد خرید فروخت کرتے ہوں گے کپڑے کی سو نہ خرید فروخت نہ کرچکے ہوں گے کہ قیامت آجائے گی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اس کو درست کرکے نہ پھرا ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔

Marfat.com

ف اس حدیث میں امت کو قیامت سے آگاہ کر دیا کہ اس سے غافل نہ رہیں۔ اس واسطے کہ قیامت ہونے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں لوگ اپنے دنیا کے کاموں میں مشغول ہوں گے کہ اچانک قیامت آجائے گی۔ انجیل میں عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اسی حدیث کے مطابق فرمایا ہے کہ قیامت ناگہاں آجائے گی جبکہ لوگ اپنے کاروبار میں مشغول ہوں گے۔

(۲۰۸۴) **ق** اَنَسٌ وَّسَهْلُ بْنُ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيُّ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِيْ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ اور سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں اور قیامت متصل ہوا جیسے یہ دونوں۔ حضرتؐ نے اپنی دونوں انگلیوں کی طرف اشارہ کیا یعنی کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی۔

ف حضرت خاتم النبیینؐ ہیں حضرتؐ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں قیامت تک حضرتؐ کا دین قائم رہے گا تو حضرتؐ میں اور قیامت میں کوئی حائل نہ ٹھہرا۔

دونوں صوروں کا درمیانی وقفہ

(۲۰۸۵) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو پھونکوں کے درمیان چالیس ہیں۔

ف یعنی قیامت میں دو بار صور پھونکا جائے گا اول بار سب خلق مر جائے گی دوسری بار میں جی اٹھے گی۔ ابوہریرہؓ سے لوگوں نے پوچھا کہ چالیس دن دونوں میں فرق ہوگا یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ تعین مجھ کو معلوم نہیں میں نے حضرتؐ سے یونہی سنا ہے جیسا کہ تم سے کہا۔

قبر میں زمین کا انسان کو کھا جانا

(۲۰۸۶) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوائے ڈھڈی کی ہڈی کے اسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اسی میں جوڑا جائے گا

ف عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دم جمتی ہے۔ آدمی کے بدن میں اس کو ڈھڈی کہتے ہیں سو فرمایا کہ آدمی کا تمام بدن مٹی میں گل جاتا ہے مگر ڈھڈی نہیں گلتی۔ آدمی کی پیدائش پیٹ میں اول وہیں سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہاں متصل ہو کر جیسا بدن تھا ویسا تیار ہو جائے گا یہ جو فرمایا کہ ڈھڈی نہیں گلتی، یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اس کے باریک باریک اجزا اصلی نہ گلتے ہوں گے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاویں۔

خلیفہ کی ناپسندیدہ باتوں پر صبر کرنا چاہئے

(۲۰۸۷) **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ فَمِيْتَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ۔

جماعت کو چھوڑنے والے اور باغی لوگوں کی سزا

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے سردار سے کوئی بری بات دیکھے تو اس پر صبر کرے۔ سو بیشک یہ بات ہے کہ جو جماعت کو چھوڑے گا اور مرے گا تو اس کی موت کفر ہے۔

ف یعنی جس سردار کے ساتھ امامت کی بیعت کی ہو تو اس کے ظلم اور بری باتوں پر صبر کرنا چاہئے۔ اسلام کی ترقی اسی پر

[1] امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوانِ بالا میں ذکر کیا ہے۔ ۱۲۔ (چشتی)

Marfat.com

موقوف ہے آپس میں پھوٹ ڈالنا کافروں کا کام ہے مسلمانوں کو ہرگز درست نہیں۔

حضورؐ کا ارشاد میری امت کی ہلاکت ایک ناسمجھ لڑکے کے ہاتھوں ہے

(۲۰۸۸) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ هَلَاكُ اُمَّتِيْ وَيُرْوٰى هَلَكَةُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈوں کے ہاتھ سے ہوگی۔

ف صحیح بخاری میں روایت ہے کہ مدینے میں حضرتؐ کی مسجد کے اندر مروان کے روبرو ابوہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کی تو مروان نے کہا خدا ان پر لعنت کرے کیا وہ لونڈے ہوں گے۔ ابوہریرہؓ نے کہا اگر میں چاہوں تو ان کے نام بھی لے دوں کہ فلانا اور فلانا۔

ف یعنی قریش کی قوم سے چند نوجوان بے رحم بے عقل حاکم ہوں گے مسلمانوں کی بے عزتی اور خونریزی ناحق کریں گے جیسے یزید پلید اور اکثر مروان کی اولاد اور بعضے عباسی بادشاہ۔ یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرتؐ نے فرمایا ویسا ہی ہوا، چنانچہ اس کا مفصل حال تاریخ میں مذکور ہے۔

قیامت کے قریب علم اٹھ جائے گا، جہل پھیل جائے گا

(۲۰۸۹) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يُّنْزَلُ فِيْهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ۔ لہ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے ایسے دن ہوں گے کہ ان میں جہالت اتریگی یعنی پھیلے گی اور علم اٹھے گا اور قتل بہت ہوگا۔

ف یعنی دنیا کی حرص ایسی غالب ہوگی کہ لوگوں کو علم دین کے سیکھنے کی پرواہ نہ رہے گی رات دن سوائے طلب دنیا کے اور کچھ مطلب ان کا نہ ہوگا بلکہ قیامت یہ ہے کہ اگر علم بھی پڑھیں گے تو بھی دنیا ہی کے واسطے تو درحقیقت وہ علم نہیں ہے جہالت ہے اس واسطے کہ علم وہی ہے جس سے دنیا سرد ہو اور آخرت یاد پڑے۔

فتنوں کے زمانے میں گوشۂ تنہائی اختیار کرنا جائز ہے

(۲۰۹۰) خ اَبُوْسَعِيْدٍ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ۔

بخاری میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ عنقریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے پھرے گا چرانے کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور پانی برسنے کے مقاموں پر اپنا دین لے کر بھاگے گا فسادوں کے سبب سے۔

ف یعنی فساد کے وقت میں گوشہ گیری بہتر ہے لوگوں کے ملنے سے۔ ایسے وقت میں ایمان سلامت نہیں رہتا تو بکریاں چرانا بہتر ہے۔

حضورؐ کا ارشاد "فتنہ مشرق کی طرف سے نکلنے والا ہے"

(۲۰۹۱) ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ قَالَ الصَّغَانِيُّ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتٰبِ هٰذَا اَحَدُ بَيْتٍ سَمِعْتُهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ قَالَهٗ وَهُوَ يُشِيْرُ اِلَى الْمَشْرِقِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ فتنہ فساد وہیں سے ہے جہاں سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہے۔ کہا صغانی نے اس حدیث کے جمع کرنے والے نے کہ میں نے خواب میں یہ حدیث حضرتؐ کی زبانی سنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف۔

لہ امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "فتنوں کا پھیلنا" میں ذکر کیا ہے۔ ۱۲۔ (چشتی)۔

Marfat.com

ف اور حدیث میں آیا ہے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنے دو سینگ اس میں لگا دیتا ہے تاکہ کافروں کا سجدہ اسی کی طرف ہو سو حضرتؐ نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنی جو ملک مدینے سے پورب کی طرف ہیں وہاں بڑے بڑے فساد ہوں گے، یاجوج ماجوج دجال اسی طرف سے نکلیں گے خارجی اور رافضی بھی پورب کی طرف سے نکلیں گے یعنی عراق کے ملک سے۔

حضورؐ کا شام اور یمن کیلئے برکت کی دعا کرنا

(۲۰۹۲) خ ابْنُ عُمَرَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا۔ لہ

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی برکت دے ہم کو ہمارے شام میں الٰہی برکت دے ہم کو ہمارے یمن میں۔

ف پوری روایت یوں ہے کہ لوگوں نے کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے برکت کی دعا کیجئے۔ حضرتؐ نے دو بار جواب نہ دیا تیسری بار فرمایا کہ وہیں تو زلزلے اور فساد ہیں اور وہیں سے شیطان کا سینگ یعنی سورج نکلتا ہے۔ شام کا ملک مکے مدینے کے اُتر کی طرف ہے اور یمن دکن کی طرف اور نجد کا ملک پورب کی طرف شام کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ وہ پیغمبروں کی زمین ہے اور یمن کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین ہے اور تہامہ یمن سے متعلق ہے

جس قوم کی حاکم عورت ہوگی وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پا سکتی

(۲۰۹۳) خ اَبُوْ بَكْرَةَ لَا يُفْلِحُ قَوْمٌ تَمْلِكُهُمُ امْرَأَةٌ۔

بخاری میں ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بھلا ہوگا اس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہو۔

ف جب شیرویہ نوشیرواں کا پوتا مر گیا اس کی بہن جس کا نام بوران تھا ایران کی بادشاہ ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی بادشاہی اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل سے بندوبست ممکن نہیں تو رعیت برباد ہوا چاہے اسی واسطے شرع میں عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہیں اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جو مرد بیوی کے قابو میں ہوا خراب گیا۔

قیامت اسوقت تک نہ آئیگی جبتک لوگ مُردوں پر رشک نہ کرنے لگیں

(۲۰۹۴) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ گذریگا مرد کسی مردکی قبر پر تو کہے گا کسی طرح میں اس کی جگہ پر ہوتا۔

ف یعنی قیامت کے قریب ایسے فتنے اور فساد عالم میں پھیلیں گے کہ لوگ موت کی تمنا کریں گے قبروں کو دیکھکر یہ حدیث اور اس سے پہلے کی حدیثوں میں حضرتؐ نے قیامت سے جو پہلے ہونے والی چیزیں ہیں ان کی خبریں دی ہیں ابتک بعض چیزیں ہو چکیں ہیں اور بعضی آگے ہوں گی۔ یہ معجزہ ہے حضرتؐ کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا اور آگے ہوگا۔

قرب قیامت پر قبیلۂ دوس کی عورتوں کا کعبۂ یمانی کا طواف کرنا

(۲۰۹۵) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

لہ امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔

۲ امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "اس فتنہ کا ذکر جو سمندر کی طرح ٹھاٹیں مارتا ہوگا" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلَیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰی ذِی الْخَلَصَةِ۔ [1]

قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ چوٹرمٹکاتی پھریں گی قوم دوس کی عورتیں بت کے گرد جس کا نام ذی الخلصہ ہے۔

ف دوس ایک مقام کا نام ہے یمن میں ابوہریرہ بھی اسی قوم سے ہیں ذی الخلصہ اس قوم کے بت کا نام تھا اس کو کافر کعبۂ یمانی بھی کہتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی تب حضرتؐ نے اس بُت کو توڑوا ڈالا۔ سو حضرت نے یہ فرمایا کہ قیامت کے قریب وہ قوم مرتد ہو جائے گی اس بت کو پھر نیا بنا دیں گے اور ان کی عورتیں اس کے گرد طواف کریں گی۔

قیامت کے قریب قبیلۂ قحطان کا لوگوں پر حکومت کرنا

(۲۰۹۶) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نکلے گا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکے گا لوگوں کو اپنی لاٹھی سے۔

ق قحطان ایک شخص تھا یمن کے اصل عرب اس کی اولاد ہیں سو فرمایا کہ اس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اس کے ایسے قابو میں ہوں گے جیسے بکریاں چرانے والے کے قابو میں کہ جدھر چاہے ادھر ہانک لیجائے شاید کہ اس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسے کہ اول حدیث میں گذرا۔

آگ نمودار ہونے کی پیشگوئی

(۲۰۹۷) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِیْٓءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نکلے آگ حجاز کی زمین سے روشن کردیگی بصری کے اونٹوں کی گردنوں کو یعنی ایسی اس کی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی۔

ف حجاز عرب میں اس زمین کا نام ہے جس میں مکہ اور مدینہ ہے اور بصری ایک شہر کا نام ہے۔ تاریخ مدینہ میں مذکور ہے کہ اول چند روز مدینے میں برابر زلزلہ رہا لوگوں نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اس میں سے سربلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نہ جلتی تھی سینکڑوں کوس تک اسکی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کے دور میں یہ ماجرا گذرا چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرتؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرتؐ کا۔

دجال مدینہ میں داخل نہ ہوگا

(۲۰۹۸) خ اَنَسٌ اَلْمَدِيْنَةُ يَاْتِيْهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَآئِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ۔

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینے میں دجال آئیگا تو فرشتوں کو پائیگا کہ اس کی چوکیداری کرتے ہیں سو اس کے نزدیک نہ آئے گا اور انشاء اللہ وہاں وبا بھی نہ آئے گی۔

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور بالا بعد والی حدیث کو عنوان "قیامت کے قریب اللہ کی عبادت کے بجائے بت کی پوجا ہوگی" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ابتدائے آفرینشِ عالم

(۲۰۹۹) خ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔

بخاری میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا ہی تھا اور اس کے سوا کوئی چیز نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لکھا لوح محفوظ میں ہر چیز کو بعد اس کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔

ف عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ میں حضرتؐ کے پاس تھا اتنے میں یمن کے لوگ آئے سو انھوں نے کہا کہ یا حضرتؐ ہم دین کو پوچھنے آئے ہیں اور ہم یہ بات پوچھتے ہیں کہ اس عالم سے پہلے کیا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ اتنے میں کسی نے مجھ سے کہا کہ تیرا اونٹ چھوٹ گیا میں اونٹ کے پیچھے گیا وہ مجلس ہو گئی اگر میں وہیں رہتا تو اس سے زیادہ تر حال معلوم ہوتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوائے ذات پاک کے کوئی چیز نہ تھی، نہ عرش، نہ پانی، نہ لوح محفوظ، نہ آسمان، نہ زمین، بعد اس کے خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ میں جو جو کہ اس عالم میں کرنا منظور تھا سو لکھا اس کے بعد آسمان اور زمین کو بنایا۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو یونانی حکیم کہتے ہیں کہ آسمان اور زمین قدیم ہیں سو غلط بات ہے آدمی کی عقل ناقص اس کو نہیں سمجھ سکتی۔ نبی معصوم کے فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہئے۔

قیامت کے دن چاند سورج بے نور ہو جائیں گے

(۲۱۰۰) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ [1]

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جائے گی قیامت کے دن یعنی بے رونق اور بے نور ہو جائیں گے۔

ف جب قیامت ہوئی تو یہ عالم فنا ہوا روشنی کی کچھ حاجت نہ رہی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ تاکہ ان کے پوجنے والے شرمندہ ہوں ان کا زوال اور نقصان دیکھ کر۔

کہانت کی حقیقت

(۲۱۰۱) خ عَائِشَةُ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهٗ فَتُوْحِيْهِ اِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ۔ [2]

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اترتے ہیں بدلی میں سو آپس میں بات چیت کرتے ہیں اس کام کی جس کا آسمان میں خدا کی طرف سے حکم ہوا ہے سو شیطان وہاں جا کر چپکے سن آتے ہیں پھر اس کو کاہنوں یعنی جو غیب کی بات بتاتے ہیں ان کے دل میں ڈال دیتے ہیں سو اپنے دل سے سو جھوٹی باتیں جوڑ کے اس کے ساتھ کہتے ہیں۔

ف عرب میں ایک قوم تھی جن اور شیطانوں سے راہ رکھتے تھے کچھ ان سے حال دریافت کر کے لوگوں سے کہتے تھے لوگ ان سے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگوں نے حضرتؐ سے ان کا حال پوچھا حضرتؐ نے فرمایا کہ ان کی کچھ حقیقت نہیں پھر لوگوں نے عرض کی کہ ان کی کبھی بات سچ بھی ہوتی ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔

---

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "آیت پاک الشمس والقمر بحسبان کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)
[2] " " " " " " فرشتوں کا ذکر میں ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

جس گھر میں تصویریں ہوں فرشتے نہیں آتے

(۲۱۰۲) خ اَبُوْطَلْحَةَ لَاتَدْخُلُ الْمَلَآئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَاصُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ۔ ؎۱

بخاری میں ابوطلحہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہیں جاتے اس گھر میں جس میں کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو۔

جنتیوں کے محلات کا ذکر

(۲۱۰۳) ق اَبُوْسَعِيْدٍ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَآؤُنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَآؤُنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَآءِ لَايَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ دیکھتے ہیں اونچے محل والوں کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن ستارے کو آسمان کے کنارے پر دور خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کی طرف اتنا فرق ان میں زیادتی مراتب کے سبب سے ہے۔ اصحاب نے عرض کی یارسول اللہ ایسے عمدہ مکان تو پیغمبروں ہی کے ہونگے ان کے سوائے کوئی وہاں نہ پہنچ سکے گا حضرت نے فرمایا کہ کیوں نہیں قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ ان مکانوں میں وہ مرد پہنچیں گے جو ایمان لائے ہیں اللہ پر اور سچا جانا ہے پیغمبروں کو۔

جب مکھی کسی کے کھانے میں گر پڑے تو اس کو ڈبو کر نکال پھینکنا چاہئے

(۲۱۰۴) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ شَرَابِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَآءً وَّفِي الْاٰخَرِ شِفَآءً۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمہارے پانی میں مکھی گر پڑے تو چاہئے کہ اس کو ڈبو دے پھر اس کو نکال ڈالے اس واسطے کہ اس کے ایک پر میں مرض ہے اور دوسرے پر میں شفا ہے۔

ف دوسری روایت یوں ہے کہ مکھی اپنے شفا کے پر کو اونچا رکھتی ہے اور بیماری کے پر کو نیچے رکھتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے خون کے حیوان مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

جب کوئی قسم کھائے تو خدا کی قسم کھانا چاہئے

(۲۱۰۵) خ اِبْنُ عُمَرَ اَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ ؎۳

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم کھانا چاہے تو سوائے خدا کے کسی کی قسم نہ کھائے۔

ف حالت کفر میں عادت تھی کہ بتوں کی اور اپنے باپ دادوں کی قسم کھاتے تھے سو اس کو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اس کے نام کی چاہئے جو سب کا مالک ہو مخلوق کی قسم کھانا درست نہیں۔

اگلی امتوں میں مومنین پر جو ظلم وستم ہوئے ہیں ان کا بیان

(۲۱۰۶) خ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ لَقَدْ كَانَ

بخاری میں خباب بن ارتؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

؎۱ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "جب کوئی نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں" میں ذکر کیا ہے۔

؎۲ " " " " " " "جنت اور دوزخ پیدا کی ہوئی مخلوق ہیں"۔ میں ذکر کیا ہے۔

؎۳ " " " " " "زمانۂ جاہلیت کے چند واقعات" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

مِنْ قَبْلِكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَادُوْنَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَّا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَ لَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَآءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔

کہ اللہ تم سے پہلے وہ لوگ تھے کہ ان کے گوشت ہڈی یا پٹھے تک لوہے کی کنگھی سے نوچے جاتے تھے ایسی سختی بھی ان کو اپنے دین سے نہ پھیرتی تھی اور اس کے سر پر آرہ رکھا جاتا تھا سو اس کا بدن چیر کے دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا ایسی مصیبت بھی اس کو اپنے دین سے نہ پھیرتی تھی اور مقرر خدا اپنے اس دین کو پورا اور کامل کرے گا یہاں تک کہ سوار چلے گا شہر صنعا سے حضرموت کے شہر تک سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر گر بھیڑیے سے ولیکن تم تو جلدی کرتے ہو۔

ف خباب سے روایت ہے کہ ہم نے مکے میں مشرکین سے بہت تکلیف پائی۔ حضرتؐ سے ہم نے یہ حال بیان کیا اور حضرت کعبے کے سایے میں چادر کو تکیہ دیئے بیٹھے تھے ہم نے کہا کہ آپ ہمارے واسطے دعا نہیں کرتے کہ خدا کفار کے اس غلبے سے نجات دے۔ حضرتؐ اٹھ بیٹھے اور چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا یعنی ہماری بے صبری سے غضب آیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کیوں بے صبری اور جلدی کرتے ہو تم سے اگلے دینداروں پر تو ایسی ایسی مصیبتیں گذریں کہ ان کے گوشت نوچے گئے اور چیر ڈالے گئے تم پر تو ایسی سختی کبھی نہیں ہوئی۔ باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے وعدے کے موافق کریگا ملک میں ایسا امن ہوگا دور تک اکیلا سوار بے خوف چلا جائے گا، یا خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیے کا چنانچہ یہ وعدہ فاروق اعظمؓ کی خلافت میں پورا ہوا۔ اس حدیث میں ارشاد ہے کہ دیندار کو لازم ہے کہ تکلیف اور مشقت سے نہ گھبرائے صبر کرے دین پر مضبوط جما رہے آخرش اس کو مخلصی ہوگی۔

ہڈی اور لید سے استنجا کرنے کی ممانعت

(۲۱۰۷) خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ وَفْدُ جِنِّ نَصِيْبِيْنَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَاَلُوْنِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ اَلَّا يَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَّلَا بِرَوْثَةٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَيْهَا طَعَامًا قَالَهٗ لِحِيْنَ قَالَ لَهٗ لَا تَاْتِنِيْ بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثَةٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ دونوں یعنی ہڈی اور لید جن کا کھانا ہے اور اس کا حال تو یوں ہے کہ میرے پاس شہر نصیبین کے ایلچی آئے اور وہ خوب جن ہیں سو انھوں نے مجھ سے کھانا مانگا تو میں نے ان کے واسطے خدا سے دعا مانگی کہ وہ جس ہڈی اور لید پر ہو کر نکلیں اس پر اپنی خوراک پائیں۔ یہ حضرتؐ نے ابوہریرہؓ سے فرمایا جبکہ حضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ میرے پاس ہڈی اور لید نہ لانا تو ابوہریرہؓ نے کہا کہ ہڈی اور لید نہ لانے کا کیا سبب ہے۔

ف ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے واسطے ڈھیلے لانا کہ میں طہارت کروں اور ہڈی اور لید مت لانا تب میں نے اس کا سبب پوچھا۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ نصیبین ایک شہر کا نام ہے وہاں کے جن مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرتؐ نے ان کی تعریف کی اور دعا کی حضرتؐ کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہے اسکو جن کھاتے ہیں اور لید گھاس ہو جاتی ہے اسکو ان کے جانور کھاتے ہیں تو اس سبب سے ہڈی اور لید سے استنجا منع ہوا۔

لہ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "حضورؐ اور صحابہ کا مکہ میں کتنی مدت تک قیام رہا" میں ذکر کیا ہے۔
۲ہ " " " " " قوم جن کا ذکر اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

علمائے یہود کو حضورؐ کا جتانا کہ میری رسالت سے خوب واقف ہو

(۲۱۰۸) خ عَایِشَۃُ یَا مَعْشَرَ الْیَھُوْدِ وَیْلَکُمُ اتَّقُوا اللّٰہَ فَوَاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِنَّکُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَقًّا وَّاَنِّیْ جِئْتُکُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا قَالَہٗ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ بَعْدَ اِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ ۔ ؎۱

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے یہودیوں کے گروہ تمہاری کمبختی ہے خدا سے ڈرو سو قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی لائق پوجنے کے نہیں البتہ تم جانتے ہو کہ میں مقرر خدا کا رسول ہوں اور بیشک تمہارے واسطے حق دین لایا ہوں سو مسلمان ہو جاؤ۔ یہ حضرتؐ نے اول مدینے میں آتے ہوئے بعد مسلمان ہونے عبداللہ بن سلام کے فرمایا تھا۔

ف توریت میں حضرتؐ کی نشانیاں مذکور تھیں یہودیوں کو خوب معلوم تھا کہ نبی آخر الزماں فلانے وقت فلانے شہر فلانی قوم میں پیدا ہوگا اور مکے سے ہجرت کر کے مدینے میں آئے گا بلکہ اسی واسطے اپنا ملک شام چھوڑ کر مدینے میں آ رہے تھے کہ ہم حضرتؐ سے مشرف ہوں اور جب کافروں سے لڑتے تو یوں دعا مانگتے کہ الٰہی پیغمبر آخر الزماں کی برکت سے ہم کو فتح دے۔ اسی واسطے حضرت نے اس حدیث میں فرمایا کہ تم میری پیغمبری خوب جانتے ہو پھر جب حضرتؐ مدینے میں تشریف لائے تو ان کمبختوں نے حسد کے مارے عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسیٰؑ کو نہ مانا تھا ویسے ہی ہمارے حضرتؐ کو نہ مانا۔ ہاں جو ان میں دیندار خدا ترس تھے جیسے عبداللہ بن سلام کہ ان میں بڑے عالم اور سردار تھے بے تامل ایمان لے آئے۔

حضورؐ کے تعمیر مسجد کے وقت نکلے ہوئے کلمات

(۲۱۰۹) ق عَایِشَۃُ ھٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالُ خَیْبَرَ ھٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْھَرُ کَانَ یَتَمَثَّلُ بِہٖ عِنْدَ نَقْلِہِ اللَّبِنَ فِیْ بُنْیَانِ مَسْجِدِہٖ ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ بوجھ اٹھانا افضل ہے نہ کہ خیبر کا بوجھ۔ اے ہمارے رب یہ نیکتر اور پاک تر ہے۔ حضرتؐ یہ فرماتے تھے اپنی مسجد کی تعمیر میں اینٹیں لانے کے وقت۔

ف مدینے کے لوگ خیبر سے خرمے لادلاتے تھے سو فرمایا کہ مسجد کے واسطے اینٹیں لادنا خیبر کے خرمے لادنے سے بہتر اور افضل ہے کہ اس میں دنیا کی فلاح ہے اور اس میں آخرت کی۔

ہجرت کے وقت مدینہ میں حضورؐ کی اونٹنی کا بیٹھنا اور آپ کا ارشاد

(۲۱۱۰) خ عَایِشَۃُ ھٰذَا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْمَنْزِلُ قَالَ حِیْنَ بَرَکَتْ نَاقَتُہٗ عِنْدَ مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ ۔ ؎۲

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو یہی رہنے کا مکان ہوگا یہ حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جبکہ آپ کی اونٹنی مسجد کے پاس بیٹھ گئی۔

ف حضرتؐ نے جب مکے سے ہجرت کی اور مدینے میں تشریف لائے تو مدینے کے ہر ایک رئیس نے درخواست کی کہ حضرتؐ ہمارے مکان میں تشریف رکھیں حضرتؐ نے فرمایا مجھ کو اس میں اختیار نہیں جہاں خدا کی مرضی ہوگی وہیں

؎۱ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور اور مابعد کی حدیثوں کو عنوان "حضورؐ اور صحابہؓ کی مدینہ کو ہجرت" میں ذکر کیا ہے۔

؎۲ روایت کے الفاظ میں تقدم اور تاخر ہو گیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

یہ اونٹنی بیٹھ جائے گی سو جہاں حضرتؐ کی اب مسجد ہے وہیں اونٹنی بیٹھ گئی۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ ابو ایوبؓ انصاری کا گھر وہاں سے قریب تھا حضرت وہاں چند روز رہے پھر مسجد کی تعمیر کی اور وہیں گھر بنایا اور وہیں قبر مبارک ہوئی۔

حضورؐ کا مدینے کے واسطے برکت کی دعا فرمانا

(۲۱۱۱) ق عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ صَحِّحْهَا وَ بَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے نزدیک مدینے کو پیارا کر جیسے ہم کو مکے کی محبت ہے یا اس سے بھی زیادہ الٰہی اور چنگا کر دے مدینے کو یعنی مدینے کی آب و ہوا کو درست کر دے اور برکت کر ہمارے لئے اس کے مد اور اس کے صاع میں اور لیجا اس کی تپ کو سو ڈال دے اس کو جحفہ میں۔

ف مصابیح میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرتؐ مکے سے ہجرت کر کے مدینے میں آئے تو ابو بکرؓ صدیق اور بلالؓ تپ کے مرض میں بیمار ہوئے اور بلالؓ مکے کے جانے کے اشتیاق میں شعریں پڑھنے لگے تو میں نے یہ حال حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ دعا کی۔ آب و ہوا مدینے کی بہت خراب تھی اکثر وبائے تپ ہوا کرتی تھی حضرت کی دعا سے وہ بلا مدینے سے چھ کوس ایک مکان ہے وہاں یہود رہتے تھے مدینے کی بیماری حضرتؐ کی دعا سے وہاں جاتی رہی۔

حضرت عبداللہ بن سلام کا اسلام لانا اور آپ کے بارے میں یہود کا قول

(۲۱۱۲) خ اَنَسٌ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْكُمْ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ قَالَ لِلْيَهُوْدِ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَقَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْهُ فَقَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیسا شخص ہے تم میں عبداللہ بن سلام۔ یہ حضرتؐ نے مدینے کے یہودیوں سے کہا عبداللہ بن سلام کے مسلمان ہونے کے بعد تو یہود نے کہا وہ ہمارا افضل ہے اور افضل کا بیٹا اور ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا بتاؤ تو کہ اگر عبداللہ مسلمان ہو جائے یہود نے کہا کہ خدا اس کو اسلام سے پناہ میں رکھے پھر تو عبداللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ تو یہود نے کہا کہ یہ شخص ہم میں نہایت برا ہے اور برے کا بیٹا اور ان کو نہایت گھٹایا تو عبداللہ بن سلام نے کہا اسی بات سے میں ڈرتا تھا یا رسول اللہؐ۔

ف عبداللہ بن سلام مدینے کے یہودیوں کے بڑے عالم تھے جب وہ مسلمان ہوئے تو حضرتؐ سے کہا کہ یا رسول اللہ قوم یہود بڑے مفتری ہیں میرے اسلام کے ظاہر ہونے کے قبل میرا حال ان سے دریافت کیجئے تو سچ بتائیں گے اور اگر وہ جانیں گے کہ میں مسلمان ہوا ہوں تو مجھ پر بہتان باندھیں گے بعد اس کے عبداللہ اندر مکان میں پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہے اور حضرتؐ نے یہود کو بلا کر عبداللہ کا حال پوچھا اول انھوں نے ان کی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ وہ مسلمان ہو گئے تو اسی وقت بدل گئے یہی معمول ہے اہل باطل کا کہ اپنے موافق کی تعریف کرتے ہیں اور جبکہ اس نے راہِ حق اختیار کی تو فوراً اس پر طعن و تشنیع کرنے لگتے ہیں۔

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور اور مابعد والی حدیث کو عنوان "حضورؐ اور صحابہؓ کا مدینہ میں تشریف لانا" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

علمائے یہود کے بارے میں حضورؐ کا ارشاد

(۲۱۱۳) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَوْاٰمَنَ بِیْ عَشَرَۃٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ لَاٰمَنَ بِیَ الْیَھُوْدُ وَیُرْوٰی لَوْبَایَعَنِیْ عَشَرَۃٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ لَمْ یَبْقَ عَلٰی ظَھْرِھَا یَھُوْدِیٌّ اِلَّآ اَسْلَمَ۔ ؎۱

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میرا ایمان لائیں تو سب کے سب میرا ایمان لائیں اور دوسری روایت یوں ہے کہ اگر دس یہودی میری بیعت کریں تو بے مسلمان ہوئے کوئی یہودی زمین پر باقی نہ رہے۔

ف یعنی اگر مدینے کے یہودیوں میں سے دس بڑے بڑے سردار حضرتؐ پر ایمان لاتے تو سب لاتے یعنی یہودی لوگ دین میں غور اور سمجھ نہیں رکھتے اپنی قوم اور سرداروں کے تابع ہیں ان کا بھیڑوں کا سا خواص ہے کہ جدہر ایک جھنڈ چلا اسی طرف سب بھیڑیں چلتی ہیں۔

آیات کی تفسیر

(۲۱۱۴) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ قِیْلَ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّۃٌ نَّغْفِرْ لَکُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ یَزْحَفُوْنَ عَلٰٓی اَسْتَاھِھِمْ وَقَالُوْا حَبَّۃٌ فِیْ شَعْرَۃٍ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ داخل ہو دروازے میں سجدہ کرکے اور کہو ہم مغفرت چاہتے ہیں تاکہ ہم تم کو بخشیں سو انھوں نے حکم بدل ڈالا تو دروازے میں داخل ہوئے چوتڑوں کو مٹکاتے اور کہا دانہ بال میں بہتر ہے۔

ف بیت المقدس یا اریحا کے دروازے میں داخل ہونے کا حکم ہوا تھا سو وہ لوگ ایسے بے ادب تھے کہ سجدہ کرنے لگے سجدے کے بدلے چوتڑوں کو مٹکانے اور مغفرت کے بدلے اناج مانگنے لگے سو اسطے غضب الٰہی میں گرفتار ہوئے

سورۂ فاتحہ کا نام

(۲۱۱۵) خ اَبُوْسَعِیْدِ بْنُ الْمُعَلّٰی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ھِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْٓ اُوْتِیْتُہٗ۔ ؎۲

بخاری میں ابوسعید بن معلیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھ کو ملی۔

ف قرآن میں خدا نے حضرتؐ کو اپنا احسان جتایا کہ ہم نے تجھ کو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورۂ فاتحہ ہے اس کو سبع المثانی اس واسطے کہا کہ اسمیں سات آیتیں ہیں اور کسی نماز میں سورۂ فاتحہ دوبار سے کم نہیں پڑھی جاتی اور اس کا نزول بھی دوبار ہوا مکے میں بھی اور مدینے میں بھی۔ اور قرآن عظیم فاتحہ کو اس واسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن میں مفصل ہیں وہ تمام اس سورت میں مجمل موجود ہیں۔

قرآن کی سب سے بزرگ سورت

(۲۱۱۶) خ اَبُوْسَعِیْدِ بْنُ الْمُعَلّٰی لَاُعَلِّمَنَّکَ

بخاری میں ابوسعیدؓ بن معلیٰ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ سے

؎۱ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "مدینہ میں یہودیوں کا حضورؐ کے پاس حاضر ہونا" میں ذکر کیا ہے۔
؎۲ " " " " " سورۂ فاتحہ میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

سُوْرَةٌ هِيَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَهُ لَهٗ۔

فرمایا کہ البتہ میں تجھ کو ایک سورت سکھاؤں گا جو قرآن کی سب سورتوں سے بزرگ اور افضل ہے۔

ف مراد سورۂ فاتحہ ہے چنانچہ اوپر مذکور ہوا۔

سورۂ بقرہ

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا (الآیہ) کی تفسیر

(۳۱۱۷) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ يُدْعٰى نُوْحٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَّذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔

حضرت نوحؑ کے دعوے پر امتِ مسلمہ کی شہادت

بخاری میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بلایا جائیگا نوحؑ قیامت کے دن تو کہے گا اے میرے رب میں حاضر ہوں تیری خدمت اور اطاعت میں تو خدا فرمائے گا کہ کیا تو نے اپنی امت کو پیغام پہنچایا تھا یعنی عذاب سے ڈرایا تھا تو نوحؑ کہے گا کہ ہاں میں نے پیغام سنا دیا ہے تو اس کی امت سے کہا جائے گا کہ کیا نوحؑ نے تم کو پیغام پہنچایا تھا تو اس کی امت کے لوگ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تو خدا نوحؑ سے فرمائے گا کہ تیرے دعوے کا کون گواہ ہے جو تیری گواہی دے تو نوحؑ کہے گا کہ محمدؐ اور اس کی امت میرے گواہ ہیں سو تم لوگ گواہی دو گے کہ مقرر نوحؑ نے ان کو پیغام پہنچایا تھا سو یہی مطلب ہے خدا کے اس قول کا اور اسی طرح ہم نے بنایا تم کو عادل اور افضل امت تاکہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تم پر گواہ ہوئے۔

ف اس حدیث اور اس آیت سے امتِ محمدیؐ کی فضیلت سب امتوں پر خوب ثابت ہوئی اس واسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہیں ہوتی۔ گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت شرط ہے۔ بعضی روایت میں آیا ہے کہ نوحؑ کی امت کہے گی کہ امتِ محمدیؐ ہمارے وقت میں کہاں موجود تھی بن دیکھے ان کی گواہی کیوں کر سند ہوگی تو امتِ محمدیؐ جواب دیگی کہ ہر چند ہم تمہارے وقت میں نہ تھے لیکن ہم کو یہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہے خدا کے کلام سے زیادہ تر کسی کے کلام کی سند نہیں۔

شرک کی سزا دوزخ ہے

(۳۱۱۸) قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ مَّنْ مَّاتَ وَهُوَ يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مر گیا اسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوائے کسی اور کو اس کا شریک جان کر تو وہ دوزخ میں گیا۔

ف یعنی جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اس کو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ مشرک مقرر دوزخی ہے

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادًا کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

وکلوا واشربوا حتّٰی یتبین لکم الخیط الابیض کی تفسیر

(۲۱۱۹) ق عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ اِنَّ وِسَادَکَ لَعَرِیْضٌ اِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَبَیَاضُ النَّهَارِ قَالَهٗ لَهٗ

بخاری اور مسلم میں عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہے یعنی تو احمق ہے خدا کا مطلب سیاہ سفید ڈورے سے رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔ یہ حضرتؐ نے عدیؓ سے فرمایا۔

ف بخاری میں عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ جب قرآن کی یہ آیت اتری کہ رمضان میں کھایا پیا کرو جب تک کہ سفید دوڑا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو میں نے اونٹ باندھنے کی رسّی ایک سیاہ دوسری سفید اپنے تکیے کے نیچے رکھی پھر آخر رات میں میں نے اس کو دیکھا مجھ کو کچھ صاف نظر نہ آئی صبح کو میں نے حضرتؐ سے عرض کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو نادان ہے خدا کا یہ مطلب نہیں جو تو سمجھا ہے سفید و سیاہ ڈورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے یعنی جب تک رات کی سیاہی سے صبح کی سفیدی نمودار نہ ہووے اس وقت تک سحر کھانا درست ہے۔

سورۂ آل عمران

قسم مدعا علیہ پر چاہیئے

(۲۱۲۰) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْیَمِیْنُ عَلٰی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ۔ [1]

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر چاہیئے۔

ف مدعا علیہ پر قسم اس صورت میں ہے جبکہ مدعی کو گواہ نہ ملیں۔

سورۂ نساء

حضورؐ کا ارشاد جو یہ کہتا ہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے

(۲۱۲۱) خ اَبُوْهُرَیْرَةَ مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ۔ [2]

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کہے میں بہتر ہوں یونسؑ پیغمبر سے وہ جھوٹا ہے۔

ف اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ جو شخص اپنے تئیں حضرت یونسؑ سے بہتر جانے یعنی یوں سمجھے کہ حضرت یونسؑ اپنی قوم کی تکلیف دینے پر صبر نہ کر سکے اور بے حکم خدا کے وہاں سے چلے گئے اور مچھلی کے پیٹ میں قید ہوئے تو وہ شخص جھوٹا ہے اس واسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہیں ہو سکتا۔ دوسرا مطلب یہ کہ حضرتؐ کو حضرت یونسؑ سے بہتر کہنے حالانکہ ہمارے حضرتؐ سب پیغمبروں سے افضل ہیں سو اس کو حضرتؐ نے ازراہ انکسار منع کیا۔ حضرتؐ اس بات سے ڈرے کہ مبادا نادان لوگ مجھ کو افضل کہتے کہتے کہیں یونسؑ کو برا نہ کہنے لگیں تو کافر ہو جائیں جیسے یہودیوں نے حضرت موسیٰؑ کی بڑائیاں کرتے کرتے حضرت عیسیٰؑ کو برا کہا اور کافر ہو گئے۔

---

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو ان الذین یشترون بعھد اللہ ثمنا قلیلا کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔

[2] " " " " انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح " " " (چشتی)

Marfat.com

سورۂ مائدہ

سب سے پہلے عمرو بن عامر نے سانڈھ چھوڑنے کی رسم نکالی تھی

(۳۱۲۲) خ عَائِشَةُ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا وَيَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔ ۱۲

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا کہ اس کا بعضا ٹکڑا بعضے ٹکڑے کو کچلے ڈالتا تھا اور میں نے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیاں گھسیٹے پھرتا تھا اور اسی نے اول سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی۔

ف عمرو بن عامر حضرتؐ سے تین سو برس پہلے تھا بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑنے کی اسی نے رسم نکالی تھی اس واسطے ایسے سخت عذاب میں گرفتار ہوا۔

(۳۱۲۳) ق أَبُوْهُرَيْرَةَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیاں گھسیٹتا پھرتا ہے دوزخ میں اسی نے سانڈوں کا چھوڑنا اول نکالا تھا۔

سورۂ براءۃ

بے زکوٰۃ مال قیامت میں اژدہا بن کر آئیگا

(۳۱۲۴) م ابْنُ عُمَرَ يَكُوْنُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ۔ ۱۲

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنجا اژدہا ہو جائیگا

ف وہ مال مراد ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔

اشہر حرم کا بیان

(۳۱۲۵) ق أَبُوْبَكْرَةَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ۔ ۱۲

بخاری اور مسلم میں ابوبکرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اس دن تھا کہ جب خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہے ان میں سے چار مہینے حرام ہیں یعنی ان میں لڑنا بھڑنا درست نہیں تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہیں سو ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہیں اور چوتھا مضر کا رجب جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ میں ہے۔

ف ان چار مہینوں کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی۔ سو مکے کے کافروں کا دستور تھا کہ جب ان کو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینوں کو بدل ڈالتے جیسے محرم میں لڑتے تو صفر کا نام محرم رکھتے اسی طرح ان کمبختوں نے مہینوں کو ملا جلا دیا تھا مہینوں کا اصل حساب ٹھیک نہیں رہا تھا جس سال حضرتؐ نے آخر عمر میں حجۃ الوداع کیا تو ذی الحجہ کا

---

۱۲ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور اور ما بعد والی حدیث کو عنوان "ما جعل من بحيرة ولا سائبة ولا وصيلة ولا حام" کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔
غ صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۷۲ ۱۲ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "والذين يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها في سبيل الله فبشرهم بعذاب اليم" کی تفسیر میں ذکر کیا ہے اور حدیث مذکور بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں۔
۱۲ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا" کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

مہینہ دونوں حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی تب حضرتؐ نے حج کے موسم میں عرفے کے دن ہزاروں آدمیوں کے روبرو یہ حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے، اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب میں مضر ایک قوم کا نام تھا وہ رجب کو بہت مانتے تھے اس واسطے رجب کو ان کی طرف نسبت کیا۔

سورۂ ابراھیم

ویثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت کی تفسیر

(۲۱۲۶) ق اَلْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِی الْقَبْرِ یَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔

بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا مسلمان سے جبکہ قبر میں سوال ہوتا ہے تو وہ یہ گواہی دیتا ہے کہ سوائے خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہیں اور محمدؐ خدا کا رسول ہے سو یہی مطلب ہے خدا کے قول کا جو قرآن میں ہے کہ ایمان والوں کو خدا ثابت بات پر ثابت رکھتا ہے۔

ف یعنی یہ جو قرآن میں فرمایا ہے کہ ایمان داروں کو ثابت بات پر خدا ثابت رکھتا ہے تو مراد ثابت بات سے توحید اور رسالت کی گواہی ہے۔ معلوم ہوا کہ قبر کا سوال جواب قرآن اور حدیث دونوں سے ثابت ہے۔

اذان کے بعد کی دعا

(۲۱۲۷) خ جَابِرٌ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

بخاری میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا یعنی اللھم سے وعدتہ تک پڑھے تو اس کو قیامت میں میری شفاعت پہنچے گی یعنی حضرتؐ اس کو بخشائیں گے۔ اس دعا کے یہ معنی کہ اے خدا اس پوری پکار اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب محمدؐ کو وسیلہ اور بڑائی پہنچا اسکو سراہے مکان پر جس کا تو نے اس سے وعدہ کیا ہے پوری پکار یعنی ثواب کی تاثیر میں پوری ہے سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک اس کا حکم موقوف نہ ہوگا۔

ف وسیلہ بہشت میں ایک بہت عمدہ مکان ہے کہ وہ خاص حضرتؐ کے واسطے ہے۔ مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتوں میں لوگ گرفتار ہوں گے اور سب پیغمبر جواب دیں گے کسی کی سفارش نہ کر سکیں گے اس وقت ہمارے حضرتؐ دیر تک خدا کے سامنے سجدے میں جائیں گے پھر لوگوں کو بخشائیں گے اس کا نام مقام محمود ہے۔

سورۂ کہف

حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا ذکر

(۲۱۲۸) ق اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ اِنَّ مُوْسٰی قَامَ خَطِیْبًا فِیْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ فَسُئِلَ اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اِذْ

بخاری اور مسلم میں ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم میں کھڑے خطبہ پڑھتے تھے سو کسی نے پوچھا کہ آدمیوں میں کون بڑا عالم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام

لہ امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ
أَنَّ لِي عَبْدًا بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ
مِنْكَ فَقَالَ مُوسٰى يَا رَبِّ وَكَيْفَ لِي بِهٖ
قَالَ تَأْخُذُ مَعَكَ حُوتًا فَتَجْعَلُهٗ فِي
مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ
فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهٗ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ
وَانْطَلَقَ مَعَهٗ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُوْنٍ
حَتّٰى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا
فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ
فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ وَاتَّخَذَ
سَبِيلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَأَمْسَكَ اللّٰهُ
عَنِ الْحُوتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ
مِثْلَ الطَّاقِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ صَاحِبُهٗ
أَنْ يُخْبِرَهٗ بِالْحُوتِ فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ
يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا حَتّٰى إِذَا كَانَ
مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا
لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا
قَالَ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ
الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ قَالَ لَهٗ فَتَاهُ
أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ
الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ
أَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا
قَالَ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلِمُوسٰى وَ
لِفَتَاهُ عَجَبًا فَقَالَ مُوسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي
فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ فَرَجَعَا
يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتّٰى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا
رَجُلٌ مُسَجًّى ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسٰى فَقَالَ الْخَضِرُ
وَأَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسٰى قَالَ
مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُكَ

نے کہا کہ میں ہوں۔ سو خدا نے ان پر غصہ کیا اس واسطے کہ خدا کی طرف
علم کو نہ پھیرا یعنی یوں نہ کہا کہ واللہ اعلم۔ پھر خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو
حکم بھیجا کہ مقرر میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے سنگم کے پاس وہ
تجھ سے زیادہ عالم ہے سو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب میرا اور
اس کا کیونکر ملاپ ہو۔ خدا نے فرمایا کہ تو اپنے ساتھ ایک بھنی مچھلی کر لے
پھر اس کو ایک زنبیل یعنی ٹوکری میں رکھ سو جہاں وہ مچھلی تجھ سے چھوٹ
رہے تو وہ اسی مکان میں ہوگا سو موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی
لی پھر اس کو زنبیل میں رکھا پھر روانہ ہوئے اور ساتھ اپنے خادم
یعنی یوشع بن نون کو لے چلے یہاں تک کہ سنگم کے پتھر کے پاس آئے
اور دونوں صاحب وہاں سر ٹیک کر سو گئے اور مچھلی آبِ حیات کی
تاثیر سے زنبیل میں پھڑکی اور اس سے نکل آئی پھر گر پڑی دریا میں
اور اس نے دریا میں اپنی راہ لی سرنگ بنا کر اور خدا نے جہاں سے مچھلی
گئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا سو وہ طاق سا ہو گیا پھر جب موسیٰ
علیہ السلام جاگے تو ان کے ساتھی یعنی حضرت یوشع مچھلی کا قصہ
ان سے کہنا بھول گئے اور حضرت یوشع جب مچھلی نکل گئی تھی جاگتے
تھے پھر دونوں چلے جتنا کہ رات اور دن باقی رہا تھا جب دوسرا
دن ہوا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا دن چڑھے کا ہم کو
کھانا دو البتہ ہم نے اس سفر میں تکلیف پائی۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ
موسیٰؑ جب تک اس مکان سے جس کو خدا نے فرمایا تھا نہ بڑھے نہ تھکے
تھے کہا ان کے خادم نے یہ تو بتایئے کہ جب ہم آئے تھے پتھر کے پاس
سو میں بھول گیا مچھلی کا قصہ آپ سے کہنا اور نہیں بھلایا مجھ کو مچھلی
کی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجھ کو تعجب ہے یعنی
بھنی مچھلی کا زندہ ہو کر چلا جانا عجب کی بات ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ
مچھلی کو تو راہ ہوئی اور موسیٰؑ اور ان کے خادم کو تعجب۔ سو موسیٰ علیہ السلام
نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر الٹے قدموں پلٹے۔ حضرتؐ نے فرمایا
سو دونوں پھرے قدم پر قدم ڈالتے یہاں تک کہ پتھر کے پاس پہنچے
تو اچانک وہاں دیکھا کہ ایک مرد ہے کپڑے سے سر لپیٹے پھر سلام کیا
اس کو موسیٰ علیہ السلام نے سو خضرؑ نے کہا کہ تیرے ملک میں سلام کہاں
یعنی اس ملک میں سلام کی رسم نہیں تو نے سلام کیونکر کیا موسیٰؑ نے

Marfat.com

لِتُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ
لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى
عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ وَأَنْتَ
عَلَى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا
أَعْلَمُهُ فَقَالَ مُوسَى سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ
صَابِرًا وَّلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَقَالَ لَهُ
الْخَضِرُ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْئَلْنِي عَنْ
شَيْءٍ حَتّٰى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا
يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ
فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ
فَحَمَلُوا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَ فِي السَّفِينَةِ
وَلَمْ يَفْجَأْ إِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا
مِّنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ بِالْقَدُومِ فَقَالَ لَهُ
مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ
إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا
لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ
إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا
تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ
أَمْرِي عُسْرًا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُّوسَى
نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ
السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ
مَا عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلُ
مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هٰذَا الْبَحْرِ ثُمَّ
خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ
عَلَى السَّاحِلِ إِذْ أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا
يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ
بِيَدِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى
أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ

کہا کہ میں موسیٰ ہوں خضرؑ نے کہا کہ کیا تو قوم بنی اسرائیل کا موسیٰؑ ہے
موسیٰؑ نے کہا کہ ہاں، میں تیرے پاس آیا ہوں تو مجھ کو سکھا دے جو خدا
نے تجھ کو علم سکھایا ہے۔ خضرؑ نے کہا کہ میرے ساتھ تو مقرر نہ ٹھہر سکے گا
اے موسیٰ خدا کے بیشمار علم سے مجھ کو ایک علم ہے جو خدا نے مجھ کو سکھایا
ہے کہ تو اس علم کو نہیں جانتا اور تجھ کو خدا کے علم سے ایک علم ہے کہ
خدا نے تجھ کو سکھایا ہے کہ میں اس کو نہیں جانتا پھر موسیٰؑ نے کہا کہ
اگر خدا نے چاہا تو مجھ کو تو ثابت پائیگا میں تیرے حکم کے خلاف نہ کرونگا
پھر خضرؑ نے ان سے کہا اگر میری پیروی کرتا ہے تو مجھ سے کوئی بات
نہ پوچھیو جب تک میں اس کا ذکر نہ کروں۔ پھر دونوں روانہ ہوئے
کنارے کنارے دریا کے چلے جاتے تھے سو اُدھر سے ایک کشتی گذری تو
کشتی والوں سے تینوں آدمیوں کے چڑھا لینے کی بات چیت کی سو وہ
پہچان گئے خضرؑ کو تو وہ بدون کرایہ لئے چڑھا لے گئے۔ پھر جب موسیٰؑ اور
خضرؑ کشتی پر سوار ہوئے تو کچھ دیر نہ لگی تھی کہ خضرؑ نے بسولے سے کشتی
کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ ان لوگوں نے ہم کو
بے کرایہ چڑھا لیا تو نے ان کی کشتی کو قصد کر کے پھاڑ ڈالا تا کہ لوگوں کو
توڑ بور دیوے البتہ عجیب بات تجھ سے ہوئی خضرؑ نے کہا میں نے تجھ سے
نہ کہا تھا کہ مقرر تجھ کو میرے ساتھ رہا نہ جائیگا موسیٰؑ نے کہا مجھ کو میری
بھول چوک پر نہ پکڑ اور مجھ پر مشکل نہ ڈال یعنی میں نے بھولے سے کہا
معاف کیجئے تنگ نہ پکڑیئے۔ راوی نے کہا کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پہلی بار
کا پوچھنا موسیٰؑ سے بھولے سے ہوا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک چڑا آیا سو
کشتی کے کنارے پر بیٹھا پھر اس نے چونچ ڈبوئی دریا میں ایک بار سو خضرؑ
نے موسیٰؑ سے کہا نہیں ہے میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اس کے
برابر جتنا اس چڑے نے دریا سے پانی گھٹایا یعنی خدا کا علم مثل سمندر کے
اور ہمارا اور تمہارا علم قطرے کے برابر جتنا چڑے نے اپنی چونچ میں بھایا
پھر دونوں کشتی سے نکلے سو جس حال میں کہ وہ دریا کے کنارے پر چلے جاتے
تھے کہ یکایک خضرؑ نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا ہے لڑکوں کے
ساتھ خضرؑ نے اس کے سر کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا پھر اس کا سر اپنے ہاتھ
سے اکھاڑ ڈالا سو اس کو مار ڈالا تو موسیٰؑ نے کہا کیا تو نے مار ڈالا معصوم
جان کو بدون بدلے جان کے یعنی اس نے کسی کا خون نہ کیا تھا جس کے

Marfat.com

شَيْئًا نُّكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذِهٖ اَشَدُّ
مِنَ الْاُوْلٰى قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا
فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا
فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ نِ اسْتَطْعَمَآ
اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا
جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ قَالَ مَآئِلٌ فَقَالَ
الْخَضِرُ بِيَدِهٖ فَاَقَامَهٗ فَقَالَ مُوْسٰى قَوْمٌ
اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُوْنَا وَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا لَوْ
شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ
بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ
تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا اَنَّ
مُوْسٰى كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ
خَبَرِهِمَا۔ [1]

بدلے تو اس کو مارتا البتہ برا کام تجھ سے ہوا۔ خضرؑ نے کہا بھلا میں نے تجھ سے نہ کہدیا تھا کہ تو میرے ساتھ نہ ٹھہر سکے گا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کڑا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا کہ اگر اب میں تجھ سے کوئی بات پوچھوں اس کے بعد تو مجھ کو اپنے ساتھ نہ رکھیو تو نے میرا عذر بہت مانا پھر دونوں چلے یہانتک کہ ایک بستی والوں کے پاس پہنچے ان لوگوں سے کھانا مانگا ان لوگوں نے ان کی مہمانی نہ کی سو دونوں نے ایک دیوار کو پایا کہ گرا چاہتی تھی۔ راوی نے کہا کہ وہ جھک رہی تھی تو خضرؑ نے اپنے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کیا سو اس کو سیدھا کھڑا کر دیا تو موسیٰؑ نے کہا کہ یہ قوم ہیں کہ ہم ان کے پاس آئے سو ہم کو نہ کھانا کھلایا نہ ہمارکی مہمانی کی، اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کر دینے کی مزدوری لیتا۔ خضرؑ نے کہا اسی وقت میرے تیرے درمیان جدائی ہے سو اب میں بتاؤں پھر ان تینوں باتوں کا جس پر تو صبر نہ کر سکا۔ پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے جی نے چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور ہر بات کی وجہ نہ پوچھتے تو بہت قصہ ان کا ہم کو معلوم ہوتا اور خدا کے کاموں کی حکمتیں بہت لوگوں کو معلوم ہوتیں۔

ف پورا قصہ قرآن شریف میں یوں ہے کہ حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ کشتی کا تو حال یہ ہے کہ وہ کشتی محتاج لوگوں کی تھی کہ دریا میں محنت کر کے اس کے کرایے سے اوقات بسر کرتے تھے سو میں نے چاہا کہ اس میں عیب لگا دوں اس واسطے کہ وہاں ایک ظالم بادشاہ تھا کہ اچھی کشتی کو چھین لیتا تھا تو اس کو ناقص جان کر نہ لیوے۔ اور لڑکے کے مارنے کا سبب یہ ہے کہ وہ لڑکا پیدائشی کافر تھا اور اس کے ماں باپ ایماندار تھے سو ہم ڈرے کہ کہیں ان بیچاروں کو اپنے کفر اور بدذاتی سے بلا میں نہ ڈالے سو ہم نے چاہا کہ خدا اس کے بدلے اس سے اچھا نیک بیٹا ان کو دیدیوے۔ اور دیوار کا قصہ یہ ہے کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے بہت مال تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو جب پہنچیں تو اس مال کو نکال کے خرچ کریں اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو اور لوگ اس مال کو لیجاتے اور یہ کام میں نے اپنی طرف سے نہیں کیا یعنی بحکمِ خدا کیا مجھ کو اس میں کچھ دخل نہ تھا۔

ف خواجہ خضر کا نام ایلیا بن ملکان ہے اور خضر اُن کا لقب ہے کہ خشک زمین ان کے قدم کی برکت سے سبز ہو جاتی تھی فریدون بادشاہ کے وقت میں تھے اور سکندر کے ساتھ بھی رہے ہیں بعضے کہتے ہیں بنی اسرائیل کی قوم میں تھے بعضے کہتے ہیں کہ شاہزادے تھے دنیا چھوڑ کر فقیری اختیار کی ان کی پیغمبری میں اختلاف ہے ولی کامل ہونے میں کچھ شبہ نہیں اور حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام حضرت موسیٰؑ کے عمدہ شاگرد تھے ہمیشہ ان کے ساتھ رہے ان کے مرنے کے بعد خلیفہ ہوئے اور پیغمبر بھی تھے۔

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "واذ قال موسیٰ لفتاہ لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا" کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ف حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کے قصے میں بہت فائدے ہیں اول یہ ہے کہ علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہے دوسرے یہ کہ طلبِ علم میں صبر کرنا اور سختیاں سہنا اور مکروہات اٹھانا شرط ہے بدون اس کے علم نہیں آتا جلد بازی سے آدمی علم سے محروم رہتا ہے تیسرے یہ کہ عالم کو کتنا ہی بڑا عالم کیوں نہ ہو گھمنڈ نہ چاہئے کہ جہاں میں ایک سے ایک زیادہ موجود ہے چوتھے یہ کہ استاد شاگرد کی تین خطائیں تک معاف کرے بعد اس کے اختیار رکھتا ہے چاہے اس کو ساتھ رکھے چاہے جدا کرے۔ پانچویں بڑی عمدہ بات یہ ہے کہ یقین کرے کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اگرچہ اس کی حکمت ہماری سمجھ میں نہ آئے جیسے کشتی کو توڑنا اور لڑکے کا مار ڈالنا اور گرتی دیوار کو اٹھا دینا سراسر حکمت تھا تو مسلمان کو لازم ہے کہ خدا کے کام پر راضی رہے خواہ اس کی مرضی کے موافق ہو خواہ نہ ہو اسواسطے کہ اس کا کوئی کام بے حکمت نہیں۔

دنیا کی بڑائی بغیر ایمان کے کوئی قیمت نہیں رکھتی

(۲۱۲۹) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّهٗ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ اِقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حال یوں ہے کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت میں آئیگا خدا کے نزدیک اس کی مچھر کے برابر قدر نہ ہوگی اس کی سند قرآن سے پڑھ لو کہ خدا فرماتا ہے کہ نہ اٹھائیں گے ہم ان کے واسطے ترازو۔

ف یعنی ان کے کچھ نیک کام نہیں جن کو ترازو سے تولئے۔ معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور موٹاپا بدون ایمان اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں۔

سورۂ نور

ویدرأ عنها العذاب ان تشهد اربع شهادات بالله انه لمن الكاذبين کی تفسیر

(۲۱۳۰) **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْبَيِّنَةُ اَوْ حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ **قَالَهٗ** لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ لَمَّا قَذَفَ امْرَأَتَهٗ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ۔

لعان ہلال بن امیہ کا قصہ

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہئے یا کہ حد ماری جائیگی تیری پیٹھ میں یہ حضرتؐ نے ہلال بن امیہ سے کہا جبکہ اس نے عورت کو شریک بن سحما سے عیب لگایا۔

ف مشکوٰۃ میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے حضرتؐ کے روبرو اپنی بیوی کو حرام کاری کا شریک بن سحما سے عیب لگایا حضرتؐ نے فرمایا کہ یا گواہوں سے اس بات کو ثابت کر یا تیری پیٹھ پر مار پڑے گی۔ ہلال نے کہا یا رسول اللہؐ جب کوئی اپنی عورت سے حرام کرتے دیکھے تو بھلا اس وقت گواہ ڈھونڈھتا پھرے حضرتؐ نے پھر وہی فرمایا یعنی حکم شرع یوں ہے حجت بے فائدہ ہے تو ہلال نے کہا میں قسم کھاتا ہوں اس کی جس نے تجھ کو سچا پیغمبر کیا ہے کہ میں اپنے دعوے میں سچا ہوں سو البتہ خدا وہ آیتیں اتارے گا جس سے میری پیٹھ مار سے بچے گی۔ سو جبرئیلؑ اترے اور اس مضمون کی آیتیں سورۂ نور میں اتریں کہ جو لوگ عیب لگائیں اپنی بیویوں کو اور شاہد نہ ہو اُن کے پاس سوائے اپنی جان کے تو ایسوں کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیویں اللہ کے نام کی کہ بیشک میں سچا ہوں اور پانچویں بار یوں کہے کہ خدا کی لعنت اس شخص پر اگر وہ جھوٹا ہو۔ اور عورت سے ٹلتی ہے مار یوں کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ مقرر وہ مرد جھوٹا اور پانچویں بار یوں کہے کہ اللہ کا غضب ہے اس عورت پر اگر مرد سچا ہو۔ پھر ہلال آیا اور اس نے بموجب حکم کے گواہی دی اور حضرتؐ فرماتے جاتے تھے

لہ امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "اولئك الذين كفروا بايات ربهم ولقائه کی تفسیر" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

کہ بلاشک خدا کو معلوم ہے کہ تم دو میں سے ایک شخص جھوٹا ہے تم دونوں میں کوئی توبہ بھی کرنے والا ہے۔ پھر ہلال کی عورت کھڑی ہوئی اس نے اسی طرح چار بار گواہی دی جب پانچویں بار کی نوبت ہوئی تو لوگوں نے اس کو روکا اور کہا کہ خدا کی مار لگ جائیگی یعنی اس کو آسان نہ جان اگر تو جھوٹی ہو تو مت کہہ سو وہ عورت تھم گئی اور ہٹی یہانتک کہ ہم سمجھے کہ شاید یہ پلٹ جائے گی یعنی اپنے عیب کا اقرار کرے گی پھر اس نے کہا کہ میں اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نہ کروں گی سو اس نے پانچویں گواہی بھی دی حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اس کا لڑکا سیاہ آنکھ والا اور موٹے سرین والا پتلی پنڈلیوں کا پیدا ہو تو وہ حقیقت میں شریک بن سحما کا نطفہ ہے سو اس کا لڑکا اسی طرح کا پیدا ہوا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پیشتر نہ اتر چکا ہوتا تو میں اس عورت کو حد مارتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہاں برخلاف اس کے قرینہ موجود ہو۔

سورۂ شعراء

ولا تخزنی یوم یبعثون کی تفسیر

(۲۱۳۱) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ یَرٰی اَبَاہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلَیْہِ الْغَبَرَۃُ وَالْقَتَرَۃُ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو دیکھیں گے کہ اس پر خاک دھول پڑی ہے سیاہی اس کو لپٹی ہے۔

ف بخاری میں اس کا پورا قصہ یوں ہے کہ جب قیامت میں حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ کو جس کا آزر نام مشہور ہے عذاب میں گرفتار دیکھیں گے تو کہیں گے کیوں میں نے نہ کہا تھا کہ بت پرستی نہ کر میرا کہنا مان تو نے نہ مانا آزر کہے گا جو ہوا سو ہوا اب میں تمہارا کہنا مانوں گا تب حضرت ابراہیمؑ جناب الٰہی میں عرض کریں گے کہ اے میرے رب تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں تجھ کو قیامت میں فضیحت نہ کروں گا اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہے کہ میرے باپ کا یہ حال ہے۔ خدا فرمائیگا کہ میں بہشت کو کافروں پر حرام کر چکا یعنی یہ ممکن نہیں کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت میں جائے پھر حضرت ابراہیمؑ کو حکم ہوگا کہ اپنے پاؤں تلے دیکھو تو دیکھیں گے کہ آزر خاک آلودہ جانور ہو گیا پھر فرشتے اس کے پاؤں کو پکڑ گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیویں گے یعنی تبدیل صورت سے عار دور ہوئی کہ کوئی اس کو نہ پہچانے گا۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے ناتا رشتہ کچھ کام نہ آوے گا سبحان اللہ جس کا ابراہیم خلیل اللہؑ سا بیٹا ہو وہ دوزخ میں پڑے۔

سورۂ زمر

ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ کی تفسیر۔

(۲۱۳۲) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنِّیْ لَاَوَّلُ مَنْ یَّرْفَعُ رَأْسَہٗ بَعْدَ النَّفْخَۃِ فَاِذَا مُوْسٰی مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں مقرر پہلے سر اٹھاؤں گا دوسری بار صور پھونکنے کے بعد پھر یکایک دیکھونگا کہ موسیٰ عرش کو لپٹے ہیں۔

ف قیامت میں صور دو بار پھونکا جائے گا پہلی بار میں سب لوگ مرجائیں گے دوسری بار میں سب زندہ ہوں گے تو پہلے حضرتؐ ہوش میں آئیں گے اور حضرت موسیٰؑ کو عرش میں لپٹا پائیں گے۔ بخاری میں پورا قصہ یوں ہے کہ ایک یہودی اور مسلمان میں لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب عالم سے بہتر ہیں، یہودی نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام سب سے بہتر مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو موسیٰؑ سے افضل نہ کہو بعد اس کے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند میں

Marfat.com

سب پیغمبروں سے افضل ہوں لیکن ہر بات میں نہیں چنانچہ میں قیامت میں پہلے اٹھوں گا اور موسیٰؑ کو ہوشیار پاؤں گا، نہیں معلوم کہ موسیٰ بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوشیار ہو گئے یا ان کے طور کی بیہوشی یہاں مجرا ہو گئی۔

سورہ فتح

اِنّا فتحنا لك فتحا مبینا کی تفسیر

(۲۱۳۳) خ عُمَرُ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا

بخاری میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھ پر ایسی سورۃ اتری کہ میرے نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہے پھر حضرتؐ نے انا فتحنا کی سورت پڑھی۔

ف جب حضرتؐ نے حدیبیہ میں بظاہر دب کر صلح کی تو اکثر صحابہؓ کو قلق تھا عمر فاروقؓ کو سب سے زیادہ اس کا رنج تھا تو اس واسطے اس سفر سے پلٹتے ہوئے رات کو حضرتؐ نے عمر فاروقؓ سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سن کر ان کا غم دور ہو جائے۔

سورۂ قاف

وتقول هل من مزيد کی تفسیر

(۲۱۳۴) ق اَنَسٌ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ کہتی ہے کچھ اور بھی زیادہ ہے یہاں تک کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھے گا تو دوزخ کہے گی کہ بس بس تیری عزت کی قسم۔ پھر سمٹ جائیگی۔

ف یعنی باوجودیکہ لاکھوں کافر اس میں پڑیں گے اس کی بھوک نہ مٹے گی اور ہمیشہ زیادہ طلبی کیا کرے گی جب خدا قدم قدرت اس میں رکھے گا تب اس کا پیٹ بھریگا اور جوش مٹے گا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہے اور کیسا ہے۔ یہاں عقل دوڑانا مناسب نہیں جیسا روایت میں آیا ہے ویسا ہی ماننا چاہئے اور کہا چاہئے۔ واللہ اعلم

سورۂ قمر

بدر کے دن بارگاہِ الٰہی میں حضورؐ کا دعا فرمانا

(۲۱۳۵) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَاْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَهٗ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَاْ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ قَالَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تیرا قول قرار تجھ کو یاد دلاتا ہوں یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں الٰہی اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہ ہو۔ یہ حضرتؐ نے جنگ بدر کے دن دعا کی اور انسؓ کی روایت میں یوں ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اگر تو نے چاہا یعنی ہم کو ہلاک کرنا تو زمین میں پھر تیری عبادت نہ ہوگی یہ دعا حضرتؐ نے جنگِ احد کے دن فرمائی۔ [1]

ف مصابیح میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جنگِ بدر کے دن خیمے میں یہ دعا حضرتؐ کرتے تھے تو ابوبکر صدیقؓ

[1] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوان "بل الساعة موعدهم والساعة ادهى وامر کی تفسیر" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

نے حضرتؓ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرتؐ اتنی دعا کفایت کرتی ہے آپ نے حد درجہ کی التجا اپنے رب کی کی۔ تو حضرتؐ زرہ پہنے خیمے سے نکلے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اب کافروں کا لشکر بھاگا جاتا ہے اور پیٹھ پھیرتا ہے چنانچہ ویسا ہی ہوا بلا تفاوت۔

سورۂ رحمٰن

جنت میں مومن کے واسطے موتیوں کے خیمے ہوں گے

(۲۱۳۶) ق اَبُوْمُوْسٰی اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّةِ لَخَیْمَةً مِّنْ لُّؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُّجَوَّفَةٍ طُوْلُهَا فِی السَّمَآءِ وَیُرْوٰی عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِیْلًا لِلْمُؤْمِنِ فِیْهَآ اَهْلُوْنَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا یَرٰی بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔ [1]

بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر ایمان دار کے واسطے بہشت میں ایک خیمہ ہے ایک پولے موتی کا، لنبائی اس کا آسمان میں اور روایت ہے کہ چوڑاؤ اس کا ساٹھ کوس کا ایماندار کی اس میں بیبیاں ہوں گی کہ ان میں گھوما کرے گا سو ایک دوسرے کو نہ دیکھے گا یعنی کشادگی کے سبب سے۔

سورۂ منافقون

(۲۱۳۷) ق زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَهٗ لَهٗ حِیْنَ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَقَدْ كَانَ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا وَقَوْلِهٖ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَی الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ۔

بخاری اور مسلم میں زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا نے تجھ کو سچا کیا۔ یہ حضرتؐ نے زید بن ارقم سے فرمایا جب سورۂ منافقون اتری اور زید بن ارقم نے حضرتؐ کو خبر دی تھی کہ عبداللہ بن ابی منافق ہے لوگوں سے کہتا تھا کہ حضرتؐ کے ساتھیوں کو خرچ نہ دو تاکہ پھوٹ پھٹک جاویں اور کہتا تھا کہ جب ہم مدینے کو پلٹ جائیں گے تو عزت والا ذلیل کو نکال دیگا۔ عزت والا اپنے تئیں کہا اور ذلیل حضرتؐ کو

ف زید بن ارقم سے روایت ہے کہ بنی مصطلق کافروں کی ایک قوم تھی حضرتؐ ان سے لڑنے کو گئے وہاں پانی پر مکے اور مدینے والے لوگوں کا جھگڑا ہوا عبداللہ بن ابی منافق تھا مدینہ کا سردار وہ مکے والوں پر بہت غصے ہوا اور کہنے لگا کہ ہماری تمہاری وہی مثل ہے کہ کتے کو پال تو تجھ کو کاٹ کھاوے۔ اور اپنے لوگوں سے کہا کہ محمدؐ کے ساتھیوں کو کھانا پانی نہ دو تاکہ وہ بھاگ جائیں اور کہا کہ اگر اب ہم مدینے کو پھر جاویں گے تو حضرتؐ کو نکال دیویں گے۔ زید بن ارقم کہتے ہیں کہ میں نے یہ خبر حضرتؐ کو سنائی۔ عمر فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ اگر حکم ہو تو میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ لوگ کہیں کہ محمدؐ اپنے ساتھیوں کو مار ڈالتے ہیں پھر عبداللہ بن ابی اور اس کے یاروں نے حضرتؐ کے سامنے قسم کھائی کہ ہم نے یہ نہیں کہا۔ حضرتؐ نے ان کو سچا جانا مجھ کو جھوٹا جانا اس بات کا مجھ کو نہایت رنج ہوا۔ پھر جب ہم مدینے میں پہنچے تو خدا نے سورۂ منافقین اتاری اور وہ سب حال اس میں مفصل بیان کیا پھر حضرتؐ نے مجھ کو بلایا اور یہ حدیث فرمائی۔

حضورؐ کا حضرت عمرؓ کو عبداللہ بن ابی کے قتل سے منع فرمانا

(۲۱۳۸) ق جَابِرٌ دَعْهُ لَا یَتَحَدَّثِ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا یَقْتُلُ اَصْحَابَهٗ قَالَهٗ لِعُمَرَ حِیْنَ قَالَ دَعْنِیْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ اور مت مار کہ لوگ یہ گفتگو نہ کریں کہ محمدؐ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے یہ حضرتؐ نے عمر فاروقؓ سے فرمایا جبکہ عمرؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ مجھ کو

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان حور مقصورات فی الخیام کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

الْمُنَافِقِ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ ۔ [1] حکم ہو تو میں اس منافق کی گردن ماروں یعنی عبداللہ بن ابی کی۔

ف مدینے میں عبداللہ بن ابی بڑا منافق تھا اس نے حضرتؐ کی خدمت میں بے ادبی کی عمر فاروقؓ نے اس کے قتل کی اجازت مانگی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی لوگ حقیقت حال نہ سمجھیں گے مجھکو سفاک اور خونریز جان کے مسلمان ہونے سے وحشت کریں گے سبحان اللہ حضرت میں کیا حکمت اور حلم تھا۔

سورۂ مطففین

حشر کے میدان میں لوگوں کا پروردگار عالم کے سامنے کھڑا ہونا اور پسینے پسینے ہو جانا

(۲۱۳۹) **ق** اِبْنُ عُمَرَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ۔ [2]

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے واسطے یہانتک کہ ڈوب جائیگا بعضا آدمی اپنے پسینے میں اپنے آدھے کانوں تک۔

سورۂ والشمس

آیت پاک واذا انبعث اشقاھا کی تفسیر

(۲۱۴۰) **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اِذَا انْبَعَثَ اَشْقَاهَا انْبَعَثَ اِلَيْهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب اونٹنی کی کوچیں کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اٹھا اس کی طرف ایک مرد اٹھا جو اپنی قوم میں سردار بے شرم بڑا دبنگ تھا ابوزمعہ کے برابر۔

ف ابوزمعہ ایک بڑا کافر تھا حضرتؐ کو بہت تکلیف دیتا تھا آخر کو اندھا ہو گیا تھا اور اس کے بیٹے جنگ بدر میں مارے گئے حضرتؐ نے اس حدیث میں اس ملعون کی قوم ثمود کے بدبخت سے مثال دی یعنی قدار بن حالف قوم ثمود کا شقی ایسا ناپاک تھا جیسے ابوزمعہ ہے اس امت میں۔

سورۂ اللّیل

فسنیسرہ للعسریٰ کی تفسیر

(۲۱۴۱) **ق** عَلِيٌّ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ

تقدیر کا بیان اور شبہ تقدیر کے جواب کا بیان

بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ایسا نہیں کوئی مگر اس کا مکان بہشت سے اور اس کا مکان دوزخ سے لکھ لیا گیا یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے پھر اصحاب نے کہا یا رسول اللہؐ ہم اپنے لکھے پر کیوں نہ اعتماد کریں یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بیفائدہ ہے جو قسمت میں ہے سو ہوگا تو حضرتؐ نے جواب میں فرمایا کہ عمل کئے جاؤ اسواسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان معلوم ہوگا جس کے واسطے وہ

---

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "یقولون لئن رجعنا الی المدینۃ" کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔
[2] " " " " " " " " " " "سورۂ مطففین کی تفسیر" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى۔

پیدا کیا گیا تو جو اہلِ سعادت یعنی نیکبختوں سے ہوگا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جائیگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختوں سے ہوگا تو وہ شتابی سے بدکام پر تیار ہو جائے گا پھر حضرتؐ نے اپنے اس کلام کی قرآن سے سند پڑھی کہ خدا فرماتا ہے سو جس نے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام کو سچا جانا سو اس پر ہم آسان کر دینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور نیک دین کو اس نے جھوٹا جانا تو اس پر ہم آسان کر دینگے کفر کی سخت راہ۔

ف اصحاب یہ سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بے فائدہ چیز ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں اس واسطے کہ خدا نے عالم میں چیز کو پیدا کیا اور ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ ہے سبب بینائی کا اور کان سبب ہے شنوائی کا اور زہر سبب ہے موت کا۔ اسی طرح نیک عمل سبب ہے بہشت اور بد عمل سبب ہے دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہیں۔ اسی طرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اس کا سبب ہے اور کوئی اس کو مخالف تقدیر کے نہیں جانتا۔ غرض کہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہے اور اس میں بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید نہیں سمجھ سکتی اکثر بہک جاتی ہے۔ کسی نے علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تقدیر کا حال پوچھا فرمایا کہ اندھیری رات کو سمندر میں مت بیٹھ یعنی تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہیں۔

سورۂ اقرأ

ابوجہل اگر کعبہ میں حضورؐ کے ساتھ گستاخی کرتا تو فرشتے پکڑ لیتے

(۲۱۴۲) **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ فَعَلَهٗ لَاَخَذَتْهُ الْمَلَآئِكَةُ يَعْنِيْ اَبَا جَهْلٍ لَمَّا قَالَ اِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا يُّصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَاَطَئَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهٖ۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر وہ بے ادبی کرتا تو اس کو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابوجہل کو جب کہ اس نے کہا تھا کہ اگر میں نے محمدؐ کو کعبے کے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو اس کی گردن کچل ڈالوں گا۔

ف اس کا مفصل قصہ بیان ہو چکا۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۶۴۱ حدیث ۱۹۸۵۔

سورۂ لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب کی تفسیر

(۲۱۴۳) **ف** اَنَسٌ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَهٗ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ اُبَيٌّ وَّسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا کہ خدا نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھوں۔ سو ابی بن کعبؓ نے کہا کہ یا رسول اللہؐ کیا خدا نے میرا نام لیا ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر ابی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے۔

ف ابی بن کعبؓ انصاری صحابی ہیں قرآن کے بڑے قاری۔ سو حضرتؐ نے ان کی استادی سند کر دی تاکہ اور

Marfat.com

مسلمان ان کو استاد جان کر اُن سے قرآن سیکھیں۔ اس حدیث سے ان کی بڑی بزرگی ثابت ہوئی۔

سورۂ اِنّا اعطینا ک الکوثر کی تفسیر

(۲۱۴۴) ق اَنَسٌ اُتِیْتُ عَلٰی نَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ الْکَوْثَرُ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں ایک نہر پر گیا اس کے دونوں کناروں پر پولے موتیوں کے خیمے ہیں تو میں نے جبرئیلؑ سے کہا کہ یہ کیا ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہے۔

بندہ کا اپنے خدا کو جھٹلانا کیونکر ہے

(۲۱۴۵) خ اَبُوْهُرَیْرَةَ کَذَّبَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَکْذِیْبُهٗ اِیَّایَ فَقَوْلُهٗ لَنْ یُّعِیْدَنِیْ کَمَا بَدَاَنِیْ وَلَیْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِیَّایَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَّاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ ۱؎

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے نے مجھ کو جھٹلایا اور اس کو یہ لازم نہ تھا اور مجھ کو گالی دی اور اس کو یہ لایق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اس کے قول میں ہے کہ کہتا ہے کہ خدا مجھ کو کبھی دوسری بار نہ بناویگا جیسے اس نے اول بار مجھ کو بنایا اور حالانکہ اول بار کا بنانا مجھ پر بہت آسان نہیں دوسری بار کے بنانے سے یعنی دونوں بار کا بنانا مجھ کو برابر ہے اور یہ نہیں کہ اول بار کا بنانا تو آسان ہو اور دوسری بار کا مشکل اور مجھکو گالی دینا تو اس قول میں ہے کہ بندہ کہتا ہے کہ خدا نے بیٹا لیا اور حالانکہ میں تو ویسا اکیلا پاک ہوں جو نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

ف خدا نے قرآن میں خبر دی کہ قیامت ہوگی مردے دوسری بار پیدا ہوں گے اور عرب کے کافر اس کا انکار کرتے تھے تو اس واسطے اس کو تکذیب کہا اور گالی سے مراد عیب گوئی ہے نصاریٰ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ خدا کا بیٹا ہے اور یہود عزیرؑ کو بیٹا کہتے ہیں اور عرب کے کافر فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے۔

زہد

دنیا مسلمان کیلئے بمنزلہ قیدخانہ اور کافر کیلئے بمنزلہ جنت ہے

(۲۱۴۶) م اِبْنُ عُمَرَ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ۔ ۳؎

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہے اور کافر کی بہشت۔

ف دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہے کئی طرح سے۔ اول تو یہ کہ اگرچہ مومن بادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے خالی نہیں دوسرے یہ کہ گناہ میں گرفتار ہو جانے کا ڈر اور خاتمے کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایماندار کو ہر دم سامنے موجود ہے تو اس کو زندگی کا لطف کہاں۔ تیسرے یہ کہ ادنیٰ ایماندار کا مکان بہشت میں تمام دنیا کا دہ چند ہوگا تو اس کی بہ نسبت دنیا قیدخانہ ہے اور کافر کے حق میں دنیا اس واسطے بہشت ٹھہری کہ اس کو آخرت کا ایمان نہیں وہ

۱؎ سورۂ قل ھو اللہ احد کی تفسیر۔ ۲؎ دنیا سے بے رغبتی۔

۳؎ یہ حدیث صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمرؓ سے نہیں (حشتی)

Marfat.com

جانور کی طرح بے قید رہتا ہے بلا خوف عیش کرتا ہے جس طرح دنیا کو پاتا ہے جمع کرتا ہے علاوہ اس کے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہے تو اس کی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے گذرتی ہو بہشت کے برابر ہے۔

دنیا اللہ کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ ذلیل ہے

(۲۱۴۷) م جَابِرٌ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ يَعْنِيْ جَدْيًا اَسَكَّ مَيِّتًا فَتَنَاوَلَهٗ فَاَخَذَ بِاُذُنِهٖ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اِنَّهٗ لَنَا بِشَيْءٍ وَّمَا نَصْنَعُ بِهٖ قَالَ تُحِبُّوْنَ اَنَّهٗ لَكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيْهِ اَنَّهٗ اَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تم میں سے کون چاہتا ہے کہ یہ بھیڑ کا بچہ مردہ چھوٹے کان والا اس کو ایک درم کے بدلے ملے پھر حضرتؐ نے اس کا کان پکڑا تو ہم نے کہا کہ ہم نہیں چاہتے کہ یہ ہم کو کوئی چیز دیکر ملے اور ہم کیا کریں گے اس کو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ ہم کو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اس میں عیب تھا کہ اس کے کان نہایت چھوٹے ہیں سو اب تو بھلا کیونکر ناچیز نہ ہو کہ اس میں جان نہیں پھر حضرتؐ نے فرمایا خدا کی قسم مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہے۔

ف یعنی اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اس واسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہے۔

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت اور خیرات کی ترغیب

(۲۱۴۸) م عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الشِّخِّيْرِ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ۔ [1]

مسلم میں عبداللہ بن شخیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہے یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور تجھ کو اپنے مال سے کیا فائدہ مگر جتنا کہ تو نے کھایا سو مٹایا کہ پہنا سو گلایا، یا کہ تو نے راہِ خدا میں خیرات کیا سو پہنچایا یعنی آخرت کا ذخیرہ کیا وہی کام آئے گا۔

آدمی کا مال وہ ہے جو وہ خدا کی راہ میں خرچ کر گیا۔

ف یعنی تیرا مال حقیقت میں وہی ہے جو تیرے کام آئے خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں مگر جو مال دنیا کے کھانے پہننے میں خرچ ہوا وہ تو فنا ہوا صرف خیرات کو بقا ہے جو آخرت میں کام آئے گی تو عقل کو لازم ہے کہ خیرات کو مقدم جانے دنیا میں مال جمع کرنے کی نیت نہ رکھے کہ اس کو غیر اڑاتے ہیں۔

(۲۱۴۹) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ وَاِنَّمَا لَهٗ مِنْ مَّالِهٖ ثَلٰثٌ مَّا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور اس کو تو اپنے مال میں تین ہی فائدے ہیں جو کھایا سو مٹایا یا کہ پہنا سو گلایا، یا کہ راہ خدا میں دیا سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اس کے سوائے تو وہ جانے والا ہے اور لوگوں کے واسطے چھوڑنے والا ہے یعنی باقی رہے مال سے اس کو کچھ فائدہ نہیں۔

[1] امام مسلمؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "انسان کو مال و دولت کی وجہ سے ذات باری سے بے پرواہ نہ ہونا چاہئے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

مردہ قبر میں اپنے ساتھ صرف اپنا عمل لیجاتا ہے

(۲۱۵۰) ق اَنَسٌ یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلٰثَۃٌ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَعَمَلُہٗ فَیَرْجِعُ اثْنَانِ وَیَبْقٰی وَاحِدٌ یَرْجِعُ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَیَبْقٰی عَمَلُہٗ۔ لہ

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہیں مردے کے تین چیزیں اس کے قرابتی لوگ اور مال اور عمل سو دو پلٹ آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ رہ جاتا ہے۔

مال اور اولاد کی مثال قبر میں عمل کے سوائے کوئی غمخوار نہیں۔

ف اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہے کہ مثلاً ایک شخص کے تین دوست ہیں ان میں سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا معتمد دوست جس کے واسطے یہ شخص شب و روز جان نثار رہا کرتا تھا اور دوسرا دوست اس سے کم مگر تیسرے سے زیادہ محبوب۔ اور تیسرا دوست دونوں سے کمتر۔ سو جب اس شخص کی حاکم نے بنظر قہر طلبی کی تو یہ اول اپنے بڑے معتمد دوست کے پاس گیا کہ میری اس مصیبت میں ساتھ دیوے سو وہ اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلا اور اس نے صاف جواب دیا تب یہ لاچار ہو کر دوسرے متوسط دوست کے پاس گیا اس نے کہا کہ چل میں تیرے ساتھ حاکم کے دروازے تک چلتا ہوں مگر اندر نہ جاؤں گا پھر یہ تیسرے دوست کے پاس گیا جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اس نے کہا خاطر جمع رکھ میں تیرے ساتھ چلوں گا اور تجھ کو آفت سے بچاؤں گا سو آدمی کا سب سے بڑا محبوب مال ہے کہ مرنے کے بعد گھر میں رہ جاتا ہے اور متوسط دوست قرابتی لوگ ہیں جو قبر تک مردے کو پہنچا دیتے ہیں اور کمتر دوست اعمال ہیں جو میت کے ساتھ قبر میں جاتے ہیں اور اس کو عذابِ الٰہی سے بچاتے ہیں۔ سبحان اللہ عجب حیرت کا مقام ہے کہ جانی دوست تو وقت پڑے پر آنکھ چراویں اور صورت آشنا مصیبت میں کام آئیں۔ آدمی کیسا نادان ہے کہ دوست اور دشمن کو نہیں پہچانتا اور انجام کار سے غافل ہو کر بے وفا اور بے مروتوں کے پیچھے اپنی عمر عزیز کو تباہ کرتا ہے ؎

مال و اولاد ترے قبر میں جانے کے نہیں — تجھ کو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانے کے نہیں
جز عمل گور میں کوئی بھی ترا یار نہیں — کیا قیامت ہے کہ تو اس سے خبردار نہیں

دنیا کی محبت میں ایک دوسرے سے سبقت نہ کرنا چاہئے

(۲۱۵۱) ق عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ اَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا یَسُرُّکُمْ فَوَاللّٰہِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ وَلٰکِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْیَا عَلَیْکُمْ کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَتَنَافَسُوْھَا کَمَا تَنَافَسُوْھَا وَتُھْلِکَکُمْ کَمَا اَھْلَکَتْھُمْ وَیُرْوِیْ وَتُلْھِیَکُمْ کَمَا اَلْھَتْھُمْ۔

بخاری اور مسلم میں عمرؓ بن عوفؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوش ہو اور امید رکھو اس کی جو تم کو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم خدا کی مجھ کو محتاجی کا تم پر ڈر نہیں ولیکن میں تم پر خوف کھاتا ہوں دنیا کی کشایش اور بہتایت سے جیسے اگلی امتوں پر کشایش ہوئی سو تم دنیا میں حرص اور حسد کرو جیسے انھوں نے کیا اور تم کو دنیا ہلاک کرے جیسے ان کو ہلاک کیا اور دوسری روایت میں ہے کہ دنیا تم کو غفلت میں ڈالے جیسا ان کو غفلت میں ڈالا۔

ف بحرین کے ملک سے حضرتؐ کے پاس مال آیا اس کو سن کے انصار لوگ صبح کی نماز پڑھ کے حضرتؐ کے سامنے ہوئے۔ حضرت مسکرائے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر سن کے آئے ہو انصار نے کہا ہاں۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی

لہ روایت مذکور کے الفاظ میں تقدم اور تاخر ہو گیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

اور فتح اسلام اور کثرتِ مال کی بشارت دی پھر کثرت مال کا فساد ارشاد فرمایا۔

(۲۱۵۲) م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُوْلُ كَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ فَقَالَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِيْ مَسَاكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ۔

مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم پر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہوگی یعنی شکرگذار ہوگی یا ناشکر کہا عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ہم شکرگذار ہوں گے کہیں گے جیسا ہم کو خدا نے حکم کیا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ یا اس کے سوا کہو گے یعنی شکرگذاری نہ کروگے بلکہ ہوس کروگے پھر آپس میں حسد کروگے پھر آپس میں ایک دوسرے کی جڑ کاٹو گے برادری کا حق نہ مانو گے پھر آپس میں بغض اور عداوت رکھو گے۔ راوی کو شک ہے کہ حضرتؐ نے یہ لفظ فرمائے یا اس کے مانند کوئی اور پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ پھر تم چلو گے محتاج مہاجرین میں سو چڑھاؤ گے ان کے بعضوں کو بعضوں کے گردنوں پر یعنی ایک کو دوسرے کے قابو میں کروگے یا ان کو تکلیف مالا یطاق دوگے۔

فتح ایران و روم اور آئندہ کے واقعات کی پیشینگوئی

ف حضرتؐ نے اس حدیث میں روم اور ایران کے فتح ہونے کی آگے سے خبر دی اور زیادتی مال اور دولت کی خرابیاں اور فساد بیان کئے سو صدیقؓ اور فاروقؓ کی خلافت میں ان کے بندوبست سے کچھ فساد نہ ہوا حضرت عثمانؓ کی آخر خلافت میں مسلمانوں میں فساد شروع ہوا اور حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام کی خلافت میں زیادہ بڑھا پھر تو یزید اور مروان اور اس کی اولاد کی حکومت اور سلطنت میں مہاجرین اصحابؓ پر زیادتیاں اور جو جو فساد اور خرابیاں ہوئیں سارا عالم جانتا ہے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرتؐ کا۔

اپنے سے کمتر پر نظر رکھنا چاہئے برتر پر نہیں

(۲۱۵۳) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نظر کیا کرو ان کو جو تم سے کمتر ہیں اور نہ دیکھا کرو ان کو جو تم سے اونچے ہیں اس واسطے کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے کہ نہ حقیر جانو گے خدا کی نعمت کو جو تم پر ہے۔

شکرگذاری کا فائدہ

ف یعنی جو لوگ تم سے مال اور صورت اور تندرستی اور ریاست میں کمتر ہوں ان کو خیال کیا کرو تاکہ خدا کا شکر تمہارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا میں تم سے افضل ہوں ان کو نہ دیکھا کرو نہیں تو ناشکری زبان سے نکلے گی اور ناحق رنج ہوگا۔

اللہ تعالیٰ پرہیزگار مالدار اور چھپ کر خیرات کرنیوالے بندہ کو پسند فرماتا ہے

(۲۱۵۴) م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ۔ [1]

مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا دوست رکھتا ہے پرہیزگار مالدار چھپے گمنام بندے کو۔

ف یعنی مالداری کے ساتھ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری مشکل چیز ہے اس واسطے خدا کو پسند ہے۔ جب اسلام میں فتنہ فساد پھیلا تو سعد بن ابی وقاصؓ صحابی نے شہر چھوڑا اپنے اونٹ بکریاں لیکر جنگل میں جا بسے۔ ان کے بیٹے نے کہا کہ تم جنگل میں کیوں جا بسے تب انھوں نے یہ حدیث پڑھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہے۔

[1] امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "فتنہ کے زمانہ میں شہر میں رہنے کی تمنا نہ کرنا چاہئے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

دیدارِ الٰہی کا بیان

(۲۱۵۵) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا فَيُلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ اَيْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ قَدْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُوْلُ اَيْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى اَيْ رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِيْ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هٰهُنَا اِذًا قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ اَلْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِيْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ اَنْطِقِيْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِيْ يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ ؎۱

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم کو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے میں ٹھیک دوپہر کو جبکہ بدلی نہ ہو۔ اصحابؓ نے کہا کہ نہیں حضرتؐ نے فرمایا سو کیا تم کو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات کو جبکہ بدلی نہ ہو۔ اصحابؓ نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا حضرتؐ نے سو قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ تم کو اپنے رب کے دیدار میں شبہ اور اختلاف نہ ہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے میں یعنی جیسے چاند سورج کی رویت میں شک و شبہ نہیں ہوتا ویسے ہی خدا کی رویت میں شک و شبہ نہ ہوگا پھر حق تعالیٰ حساب کریگا بندے سے سو کہیگا کہ اے فلانے بندے بھلا میں نے تجھ کو کیا افضل المخلوقات نہیں کیا اور تجھ کو سردار نہیں بنایا اور تجھ کو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہے حضرتؐ نے فرمایا تو حق تعالیٰ فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملیگا تو بندہ کہے گا کہ نہیں تو حق تعالیٰ فرمائے گا کہ اب ہم بھی تجھ کو بھولتے ہیں جیسے تو ہم کو بھولا پھر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہے گا کہ اے فلانے بھلا میں نے تجھ کو کیا افضل المخلوقات نہیں کیا اور تجھ کو سردار نہیں بنایا اور تجھ کو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہے گا کہ سچ ہے اے میرے رب پھر خدا فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملیگا تو بندہ کہے گا کہ نہیں پھر خدا فرمائے گا سو مقرر میں تجھ کو اب بھلاتا ہوں جیسے تو مجھ کو بھولا پھر تیسرے بندے سے حساب کریگا تو اس سے بھی اسی طرح فرمائیگا سو بندہ کہے گا اے رب کہ میں تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب کا اور تیرے پیغمبروں کا اور میں نے نماز پڑھی اور روزہ رکھا اور زکوٰۃ اور صدقہ دیا اسی طرح اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اس سے ہو سکے گا تو حق تعالیٰ فرمائیگا دیکھ یہیں تیرا جھوٹ ظاہر ہوا جاتا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہیں بندہ اپنے جی میں سوچے گا کہ کون

؎۱ امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "قیامت کے دن انسان کے ہاتھ پیر شہادت دیں گے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

مجھ پر گواہی دیگا پھر اس کے منہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اس کی ران سے کہ بول تو اس کی ران اور اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے عمل پر بولیں گی اور یہ گواہی اس واسطے ہوگی تاکہ اس کا عذر باقی نہ رہے اسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا زیادہ تر غضب کریگا۔

ف اس حدیث میں اول دیدار خدا کا ذکر کیا پھر دو کافروں کا جو قیامت کے حساب کتاب کے منکر ہیں پھر منافق کا جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے اور دل سے انکار یا شک رکھے۔

حضورؐ کی زندگی کس طرح بسر ہوتی تھی

حضورؐ کا دعا فرمانا کہ میرے اہل و عیال کی روزی بقدر زیست عطا فرما۔

(۲۱۵۶) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ محمدؐ کے اہلبیت کی روزی بقدر زیست کر۔

ف یعنی اتنی روزی دے جس میں حیات کی رمق باقی رہے مال کی زیادتی نہ ہو اس واسطے کہ کشائش رزق میں اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا چنانچہ حضرتؐ کی حیات میں ایسا ہی حال رہا اور حضرتؐ کے بعد حضرتؐ کی بیبیاں حضرتؐ کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لئے رہے۔ شمائل ترمذی میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے انتقال تک حضرتؐ کے اہلبیت کا جو کی روٹی سے دو روز برابر پیٹ نہیں بھرا اور اسی کتاب میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ اور حضرتؐ کی بیبیاں دو دو تین تین رات سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہ ہوتا تھا اور اسی کتاب میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے زندگی بھر ایک دن میں دونوں وقت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دونوں وقت گوشت کھایا۔

(۲۱۵۷) م اَنَسٌ ھَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ تَخَاطُبِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ قَالَ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ لَآ اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِّنِّيْ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ شَهِيْدًا وَّبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ عَلَيْكَ شُهُوْدًا فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ انْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں کس واسطے ہنستا ہوں ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجھ کو ہنسی آتی ہے بندہ کہے گا کہ اے میرے رب کیا تو مجھ کو پناہ نہیں دے چکا ہے ظلم سے یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کروں گا۔ حضرتؐ نے فرمایا خدا جواب دیگا کہ ہاں ہم ظلم نہیں کرتے حضرتؐ نے فرمایا پھر بندہ کہے گا کہ میں اجازت نہیں دیتا اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے یعنی مجھ پر اسوقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات میں کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی دینے کا مجھ کو اعتماد نہیں تو حق تعالیٰ فرمائے گا کہ تیری ذات ہی تجھ پر گواہ ہونے میں کفایت کرتی ہے اور تجھ پر کرام کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا پھر مہر ہوگی اس کے منہ پر پھر حکم ہوگا

Marfat.com

اس کے ہاتھ پاؤں کو کہ بولو حضرتؐ نے فرمایا تو اس کے بدکاموں کو ظاہر کریں گے پھر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کہے گا کہ تم پر خدا کی مار پڑے میں تو تمہاری ہی طرف سے جھگڑا کرتا تھا یعنی تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجھ کو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کر کے دوزخ میں گرتے ہو۔

فقرائے مہاجرین کا جنت میں اغنیا سے بہت پہلے جانے کا تذکرہ

(۲۱۵۸) م عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔

مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر محتاج وطن چھوڑنے والے مالدار وطن چھوڑنے والوں سے قیامت کے دن چالیس برس پہلے بہشت میں جائیں گے۔

ف حضرتؐ کے اصحاب دو قسم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار۔ مہاجرین وہ ہیں جو مکہ فتح ہونے سے پہلے اپنے وطن چھوڑ کے اللہ کے واسطے مدینے میں حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انصار وہ ہیں جو مدینے کے رہنے والے تھے۔ سو مہاجرین انصار سے افضل ہیں اور مہاجرین میں محتاج افضل ہیں مالداروں سے۔ اس واسطے کہ محتاجوں نے پردیس میں محتاجی کے سبب خدا کے واسطے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں اس واسطے وہ چالیس برس بہشت میں مالداروں سے پہلے جائیں گے دوسری حدیث میں آیا ہے کہ پانچسو برس پہلے بہشت میں جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ کہ مہاجرین کے سوا اور مالدار مسلمانوں سے پانچسو برس پہلے جاویں گے تو دونوں حدیثوں میں کچھ خلاف نہ رہا۔

اہل حجر کی زمین میں داخل ہونے کی ممانعت مگر روتے ہوئے

(۲۱۵۹) ق اِبْنُ عُمَرَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَّآ اَصَابَهُمْ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ جاؤ ان کے مکانوں میں جن لوگوں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہیں تم پر نہ عذاب پڑے جیسا ان پر پڑا مگر وہاں خوف سے روتے جاؤ تو مضائقہ نہیں۔

ف بخاری اور مسلم میں ابوطلحہؓ سے روایت ہے کہ ہم ایکبار حضرتؐ کے ساتھ قوم ثمود کے ملک میں جس کا نام حجر ہے گذرے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور وہاں سے جلد نکل گئے اور وہاں کے پانی پینے سے منع کیا اور جس نے اس پانی سے آٹا گوندھا تھا اس کو پھکوا دیا۔ معلوم ہوا کہ جس قوم پر عذاب ہوا وہاں قیامت تک خدا کی مار اور بے برکتی رہتی ہے۔ قوم ثمود میں حضرت صالحؑ پیغمبر تھے جب ان لوگوں نے پیغمبر کو نہ مانا تو ان پر عذاب آیا سب مر گئے ان کا مکان شام اور حجاز کے درمیان ہے

مسکین اور یتیم پر احسان کرنا چاہیے

محتاجوں کی حاجت روائی

(۲۱۶۰) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ كَالْقَآئِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّآئِمِ لَا يُفْطِرُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور محتاج آدمی کی حاجت روائی میں کوشش کرتا ہے وہ ثواب میں اس کے برابر ہے جو خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ ابوہریرہؓ نے کہا مجھ کو گمان پڑتا ہے کہ حضرتؐ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ کوشش کرنیوالا ثواب میں ایسا ہے جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جس کی کبھی نماز نہ چھوٹے اور جیسے روزہ رکھنے والا جس کا کبھی روزہ نہ ٹوٹے۔

Marfat.com

ف یعنی جو زکوٰۃ کا مال بیوہ عورت اور محتاج کے واسطے جمع رکھے یا خود اپنی کمائی سے ان کی خبر گیری کرے ان کا کام کاج کردے اس کو غازی اور ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور مدامی روزہ دار کے برابر ثواب ہے اس حدیث سے محتاجوں کی حاجت روائی کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی۔

منافع میں سے تہائی مال خدا کی راہ میں خرچ کرنا چاہیئے

(۲۱۶۱) م اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَآءَهٗ فِيْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَآءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَآءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَآئِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَآءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْئَلُنِيْ عَنِ اسْمِيْ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا مَآؤُهٗ يَقُوْلُ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد تھا ایک بیابان میں کسی زمین سے سو اس نے ایک آواز سنی بدلی میں کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ دے سو ایک طرف وہ بادل جھک پڑا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین میں اونڈیل دیا تو ایک جھیل وہاں کی جھیلوں سے لبالب ہوگئی سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر اُدھر کرتا ہے سو اُس نے باغ والے مرد سے کہا اے خدا کے بندے تیرا کیا نام ہے اس نے کہا فلانا نام ہے وہی نام جو بدلی میں سنا تھا سو باغ والے نے اس سے کہا کہ اے خدا کے بندے تو نے مجھ سے میرا نام کیوں پوچھا سو اس نے کہا میں نے اس بدلی میں آواز سنی جس کا یہ پانی ہے کوئی کہتا ہے کہ سینچ دے فلانے کے باغ کو تیرا نام لیکر سو تو اس باغ میں اس خدا کے احسان کی کس طرح شکرگذاری کریگا باغ والے نے کہا جبکہ تو نے یہ کہا تو اب میں البتہ دیکھتا رہونگا اس کو جو باغ سے پیدا ہوگا سو اس کی ایک تہائی تو خیرات کروں گا اور ایک تہائی میرے لوگ اور میں کھاؤں گا اور تہائی اسی باغ کی مرمت میں خرچ کروں گا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافع سے تہائی مال خدا کی راہ میں خرچ کرنا مستحب ہے اور معلوم ہوا کہ فرشتے مینہ کو بموجب حکم الٰہی کے برساتے ہیں اور حکم نام اور نشان کے ساتھ ہوتا ہے کہ فلانے ملک فلانی جگہ فلانے کھیت اور باغ میں پانی برساؤ۔ اسی طرح سب دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہیں تو مسلمان کو لازم ہے کہ جو نعمت اسکو ملے خواہ جان کی خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکرگذاری کرے اس کو اتفاقی نہ جانے اپنے حق میں دار الٰہی سمجھے۔

ریاکاری حرام ہے

(۲۱۶۲) م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَآءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِيْ تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں بہ نسبت اور شریکوں کے نہایت بے پرواہ ہوں ساجھے سے جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو میں اس کو اور اس کے ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں۔

سلہ امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "مسافروں اور مسکینوں پر خرچ کرنے کی فضیلت" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ف یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہے خدا اسی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا اس میں کچھ بھی لگاؤ نہ ہو۔

زبان کی حفاظت کا بیان

(۲۱۶۳) **م** اَبُوْسَعِیْدٍ وَّاَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ یَنْزِلُ بِھَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

مسلم میں ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک بندہ کوئی بات ایسی بولتا ہے کہ جسکے سبب سے دوزخ میں گرجاتا ہے اتنی دور سے بھی زیادہ جتنا مشرق اور مغرب میں فرق ہے۔

دوسروں کو ہدایت کرنے اور خود عمل نہ کرنے کی سزا

(۲۱۶۴) **ق** اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِہٖ فَیَدُوْرُ بِھَا کَمَا یَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰی فَیَجْتَمِعُ اِلَیْہِ اَھْلُ النَّارِ فَیَقُوْلُوْنَ یَا فُلَانُ مَالَکَ اَلَمْ تَکُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھٰی عَنِ الْمُنْکَرِ فَیَقُوْلُ بَلٰی کُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِیْہِ وَاَنْھٰی عَنِ الْمُنْکَرِ وَاٰتِیْہِ۔

بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لایا جائیگا مرد قیامت کے دن سو ڈالا جائیگا دوزخ میں سو اسکے پیٹ سے آنتڑیاں نکل پڑیں گی سو ان کو لئے گھومتا پھریگا جیسے گدھا پن چکی کے گرد گھومتا ہے تو جمع ہوں گے اس کی طرف دوزخی لوگ سو کہیں گے اے فلانے تجھ کو کیا ہوا کیا تو نیک باتیں نہ بتلاتا تھا اور بدکاموں سے منع نہ کرتا تھا تو وہ کہے گا کہ کیوں نہیں میں نیک کام لوگوں کو بتلاتا تھا اور خود اس کو نہ کرتا تھا اور بدکام سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا۔

ف اس حدیث میں واعظ بے عمل کی سزا مذکور ہے۔

اپنے عیوب کو بیان کرنے کی ممانعت

(۲۱۶۵) **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاھِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْاِجْھَارِ اَنْ یَّعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحُ قَدْ سَتَرَہٗ رَبُّہٗ فَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَۃَ کَذَا وَکَذَا وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُہٗ رَبُّہٗ وَیُصْبِحُ یَکْشِفُ سِتْرَ اللّٰہِ عَنْہُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب میری امت کے گناہ معاف ہوں گے مگر ان کے گناہ معاف نہیں ہوں گے جو اپنے پوشیدہ گناہوں کو ظاہر کرتے ہیں اور البتہ یہ بات بھی اظہار میں داخل ہے کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پھر اس کو صبح اس حالت میں ہو کہ اس کے رب نے اس گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ شخص خود یوں کہے کہ او میاں فلانے میں نے تو رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اسکے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خدا کے پردے کو کھولتا ہے

لہ

ف پوشیدہ گناہ کو لوگوں سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہے کہ معاف نہ ہوگا اس واسطے کہ اس میں گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا خدا سے نہیں ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہیں او صاحب جس کا خدا سے پردہ نہیں اس کا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور ہے سو غلط سمجھے ہیں کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نہ کرتا تو البتہ خدا اس کی پردہ پوشی کرتا اور جبکہ اس نے بیحیا بن کر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نہ رہا اور حدیث میں آیا ہے کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ

لہ صحیح مسلم میں معافاۃ کا لفظ مروی ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

خوش ہو کر اس کی توبہ کے گواہ ہوں یا اور گنہگار اس کو دیکھکر توبہ پر مستعد ہوں۔

جمائی آئے تو کیا کرنا چاہیئے

(۲۱۶۶) م اَبُوْمُوْسٰی اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتُوْہُ فَاِنْ لَّمْ یَحْمَدِ اللّٰہَ فَلَا تُشَمِّتُوْہُ۔ [1]

مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو اس کو نیک دعا دو یعنی یرحمک اللہ کہو اور اگر الحمد للہ نہ کہے تو اس کو مت دعا دو۔

(۲۱۶۷) م اَبُوْسَعِیْدٍ اِذَا تَثَآءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِکْ بِیَدِہٖ عَلٰی فِیْہِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ۔

مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیوے تو اپنے منہ کو اپنے ہاتھ سے بند کر لیا کرے اس واسطے کہ شیطان گھس جاتا ہے۔

ف شیطان فرمایا موذی چیز کو جیسے مکھی اور مچھر اور گرد غبار کہ جمائی لیتے اکثر ان میں سے کوئی چیز منہ کے اندر گھس جاتی ہے یا سچ مچ شیطان ہی گھس جاتا ہو اس واسطے کہ جمائی بہت پیٹ بھرنے میں آتی ہے اور بدن میں سستی لاتی ہے اسوقت عبادت بخوبی نہیں ہو سکتی یہی اثر ہے شیطان کا۔

(۲۱۶۸) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلتَّثَآؤُبُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا تَثَآءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ۔

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جمائی شیطان کے اثر سے ہے سو جو کوئی تم میں سے جمائی لیوے تو چاہیئے کہ اس کو دبا دے جتنا کہ اس سے ہو سکے۔

رقاق کی متفرق احادیث

فرشتوں جنوں اور آدم کی پیدائش

(۲۱۶۹) م عَآئِشَۃَ خُلِقَتِ الْمَلَآئِکَۃُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَکُمْ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیدا کئے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لَے سے اور آدم پیدا ہوئے اس سے جس کا تم سے قرآن میں بیان ہوا یعنی مٹی سے۔

بنی اسرائیل کا گروہ مسخ ہو کر شاید چوہا بن گیا

(۲۱۷۰) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ فُقِدَتْ اُمَّۃٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ لَا یُدْرٰی مَا فَعَلَتْ وَاِنِّیْ لَا اَرٰی اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ لَھَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَھَا اَلْبَانُ الشَّآءِ شَرِبَتْ۔

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا نہیں معلوم کون صورت ہو گئی اور مقرر سوائے چوہے کے کوئی میرے خیال میں نہیں آتا جب چوہے کے آگے اونٹ کا دودھ رکھئے تو نہ پیئے اور جب اس کے آگے بکریوں کا دودھ رکھئے تو پی جائے

ف یعنی بنی اسرائیل اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے تو اس قرینے سے فرمایا کہ وہ لوگ چوہے کی صورت پر مسخ ہو گئے اس واسطے کہ چوہا بھی اونٹ کا دودھ نہیں پیتا۔

مومن کے حق میں ہر حال بہتر ہے خوشی بھی رنج بھی۔

(۲۱۷۱) م صُھَیْبُ بْنُ سِنَانٍ عَجَبًا لِّاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَہٗ کُلَّہٗ لَہٗ خَیْرٌ وَّلَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْہُ سَرَّآءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ وَاِنْ اَصَابَتْہُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ۔

مسلم میں صہیب بن سنانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ طرفہ ماجرا ہے مومن کا مقرر اس کا ہر حال اس کے واسطے بہتر ہے اور یہ بات کسی کو حاصل نہیں سوائے مومن کے اگر اس کو خوشی ہو شکر کرے تو شکر گذاری اس کے حق میں بہتر ہو اور اگر اس کو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔

[1] امام مسلم نے عنوانِ مذکور کی حدیثوں کو عنوان "چھینک کا جواب دینا چاہیئے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ف یعنی مومن کا کسی طرح نقصان نہیں خوشی میں شکرگزاری سے نعمت زیادہ ملے اور ثواب پائے اور غم میں صبر کے سبب خدا کا مقبول ہو اور بے حساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہیں نہ خوشی میں اسکی نظر خدا کی طرف ہوتی ہے نہ غم میں۔

تعریف میں مبالغہ کرنے کی ممانعت

(۲۱۷۲) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ يَعْنِي الْمُطْرِيَ فِي الْمِدْحَةِ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم نے تو ہلاک کر ڈالا یا یوں فرمایا کہ تم نے تو اس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی۔ یہ اس شخص سے فرمایا جس نے دوسرے شخص کی بیحد تعریف کی۔

المطری

ف حضرتؐ نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑھ بڑھ کے کرتا ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی بمبالغہ روبرو تعریف کرنا نہایت بدبات ہے کہ آدمی اپنی تعریف سنکر گھمنڈ میں آتا ہے اور آپ کو بہتر سمجھ کے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہے۔

(۲۱۷۳) **م** اَلْمِقْدَادُ اُحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ۔

مسلم میں مقدادؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تعریف کرنیوالوں کے مونہوں میں خاک جھونکو یعنی کچھ نہ دو۔

مدح جائز اور ناجائز کی تفصیل

ف یعنی مدح اور تعریف اکثر مبالغہ اور جھوٹ سے خالی نہیں ہوتی تو ان کو کچھ مت دو تاکہ دوبارہ جھوٹ بولنے کا قصد نہ کریں اور تاکہ تم اپنی مدح سن کر مغرور نہ ہو۔ اگر کوئی کہے کہ حضرتؐ نے اپنے مداحوں کو انعام دیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حضرتؐ کی جو مدح تھی سو سب سچ تھی اور اس میں ثواب تھا بخلاف اوروں کی مدح کے کہ ہرگز مبالغہ سے خالی نہیں۔ اس حدیث میں اس مداح کی مذمت ہے جس نے مداحی کو اپنی روزی کا پیشہ مقرر کیا اور اگر کوئی شخص کسی دیندار شخص کی سچی مدح بے طمع دنیا کے کرے تو درست ہے تاکہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل میں اقتدا کریں غرض کہ وہی مدح درست نہیں جس میں طمع دنیا ہو یا جھوٹ۔

(۲۱۷۴) **ق** اَبُوْبَكْرَةَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ **قَالَهُ مِرَارًا**۔

بخاری اور مسلم میں ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی یہ حضرتؐ نے کئی بار فرمایا۔

ف ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تعریف آدمی کے حق میں زہر ہے کہ وہ غرور میں آجاتا ہے کہ میں ایسا ہوں اور جب غرور آیا تو کمالات حاصل کرنے سے بے نصیب رہا۔

ابتداء اسلام میں صرف قرآن لکھنے کی اجازت تھی

(۲۱۷۵) **ق** اَبُوْسَعِيْدٍ لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ وَمَنْ كَتَبَ عَنِّيْ غَيْرَ الْقُرْاٰنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوْا عَنِّيْ وَلَا حَرَجَ وَلَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ هٰذَا حَدِيْثٌ مَنْسُوْخٌ صَدْرُهُ۔ [2]

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جس نے مجھ سے سن کر سوائے قرآن کے جو لکھا ہو سو اس کو مٹا ڈالے اور حدیث نقل کرو مجھ سے یعنی جو بات مجھ سے سنو وہ لوگوں کو سکھاؤ اور مجھ پر جھوٹ نہ باندھو۔ کہا صنعانی

مذہب اسلام کے نظم و نسق کا بیان اور یہود و نصاریٰ کی تحریف کا ذکر

---

[1] حدیث مذکور مسلم میں حضرت ابوموسیٰؓ سے مروی ہے حضرت ابوہریرہؓ سے نہیں ـــــ [2] روایت مذکور کے الفاظ مسلم کی روایت کے مطابق نہیں امام مسلم نے حدیث مذکور کو عنوان "حدیث کو وقار کے ساتھ بیان کرنا چاہئے" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

اس کتاب والے نے کہ اس حدیث کا اول مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہے۔

ف اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ میں لکھتے تھے حضرت ڈرے کہ کہیں قرآن اور حدیث ناواقفوں کے نزدیک نہ مل جائے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کے الفاظ کون سے ہیں اور حدیث کے کون۔ اسواسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا منع کیا جب قرآن لوگوں میں خوب مشہور ہوگیا اور اشتباہ کا شبہ جاتا رہا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابوہریرہؓ کی حدیث اس کتاب میں ہو چکی کہ حضرتؐ نے ابوشاہ یمنی کو حدیث لکھوادی۔ یہ بندوبست جو دینِ محمدی میں ہے کسی دین میں نہیں کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی علیحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ حسن علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال جدا بخلاف یہود اور نصاریٰ کے کہ ان کی کتابوں میں عجب گھول میل اور آمیزش ہے چنانچہ ان کی توریت اور انجیل میں خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ ان کے اصحاب اور راویوں کا کلام ایسا مخلوط ہے کہ عاقل متحیر ہوتا ہے گویا تاریخ کی کتابیں ہیں صرف آسمانی کلام نہیں۔

اصحاب اخدود (کھائیوں والے) کا تذکرہ

درویش اور ساحر کا قصہ بچہ کی کرامت اور ہدایت الٰہی کا ظہور

(۲۱۷۶) م صُهَيْبٌ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَى ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمِ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ فَأَخَذَ حَجَرًا وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ

مسلم میں صہیبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا سو جب وہ بڈھا ہوگیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میں بڈھا ہوگیا ہوں سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اس کو میں جادو سکھاؤں تو بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اس کو وہ جادو سکھاتا تھا تو اس لڑکے کی آمد رفت کی راہ میں حضرت عیسیٰؑ کے دین کا ایک درویش تھا تو وہ لڑکا اس کے پاس بیٹھتا اور اس کا کلام سنتا سو اس کو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر کے پاس جاتا تو درویش کی طرف ہو کر نکلتا اور اس کے پاس بیٹھتا اور اس کا کلام سنتا سو اس کو بھلا معلوم ہوتا۔ . . . . . .

. . . . . پھر جب جادوگر کے پاس جاتا تو جادوگر اس کو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا درویش سے گلہ کیا تو درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف کھاوے تو کہا کر کہ میرے گھر والوں نے مجھ کو روکا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے مجھ کو روکا سو اسی حال میں وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ ایک بڑے قد آور جانور پر گذرا کہ اس نے لوگوں کو آمد و رفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج میں دیکھتا ہوں کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اس نے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ ہو

Marfat.com

آیْ بُنَیَّ اَنْتَ الْیَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّیْ قَدْ
بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰی وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰی
فَاِنِ ابْتُلِیْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَیَّ وَكَانَ الْغُلَامُ
یُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَیُدَاوِی
النَّاسَ سَائِرَ الْاَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِیْسٌ
لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِیَ فَاَتَاهُ بِهَدَایَا كَثِیْرَةٍ
فَقَالَ مَا هٰهُنَا لَكَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَیْتَنِیْ
قَالَ اِنِّیْ لَا اَشْفِیْ اَحَدًا اِنَّمَا یَشْفِی اللّٰهُ
فَاِنْ اٰمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ
فَاٰمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ فَاَتَی الْمَلِكَ
فَجَلَسَ اِلَیْهِ كَمَا كَانَ یَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ
مَنْ رَدَّ عَلَیْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّیْ قَالَ
وَلَكَ رَبٌّ غَیْرِیْ قَالَ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ
فَاَخَذَهُ فَلَمْ یَزَلْ یُعَذِّبُهُ حَتّٰی دَلَّ عَلَی
الْغُلَامِ فَجِیْءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ
اَیْ بُنَیَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ
الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ
قَالَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَشْفِیْ اَحَدًا اِنَّمَا
یَشْفِی اللّٰهُ فَاَخَذَهُ فَلَمْ یَزَلْ یُعَذِّبُهُ
حَتّٰی دَلَّ عَلَی الرَّاهِبِ فَجِیْءَ بِالرَّاهِبِ فَقِیْلَ لَهُ
ارْجِعْ عَنْ دِیْنِكَ فَاَبٰی فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ
فِیْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَشَقَّهُ بِهٖ حَتّٰی وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِیْءَ
بِجَلِیْسِ الْمَلِكِ فَقِیْلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِیْنِكَ فَاَبٰی
فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِیْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَشَقَّهُ بِهٖ حَتّٰی وَقَعَ
شِقَّاهُ ثُمَّ جِیْءَ بِالْغُلَامِ فَقِیْلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِیْنِكَ
فَاَبٰی فَدَفَعَهُ اِلٰی نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اذْهَبُوْا
بِهٖ اِلٰی جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَاِذَا بَلَغْتُمْ
ذُرْوَتَهُ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِیْنِهٖ وَاِلَّا فَاطْرَحُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ
فَصَعِدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِیْهِمْ بِمَا شِئْتَ

جادوگر کے طریقہ سے تو اس جانور کو قتل کرتا کہ لوگ چلیں پھریں پھر
اس کو بارا سو اس کو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا درویش
کے پاس آیا اور اس کو یہ حال بتایا تو درویش نے اس سے کہا اے بیٹا
تو مجھ سے افضل ہے مقرر تیرا مرتبہ یہاں تک پہنچا کہ مجھ کو نظر پڑا اور مقرر
عنقریب تو آزمایا جائے گا سو اگر تو آزمایا جائے تو مجھ کو نہ بتایو اور
اس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگوں کے
علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے
سنا اور وہ اندھا ہو گیا تھا تو اس کے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ
جو مال کہ یہاں ہے وہ سب تیرے واسطے ہے اگر تو مجھ کو اچھا کر دیوے
لڑکے نے کہا کہ میں کسی کو اچھا نہیں کرتا تندرست کرنا تو خدا ہی کا کام ہے
سو اگر تو خدا پر ایمان لائے تو میں خدا سے دعا کروں تو وہ تجھ کو تندرست
کر دیگا سو وہ مصاحب خدا پر ایمان لایا تو خدا نے اس کو تندرست
کر دیا پھر وہ مصاحب بادشاہ کے پاس گیا اور اس کے پاس بیٹھا جیسا
کہ بیٹھا کرتا تھا تو اس سے بادشاہ نے کہا کہ کس نے تیری آنکھ روشن
کر دی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے۔ بادشاہ نے کہا میرے
سوا بھی کوئی تیرا مالک ہے۔ مصاحب نے کہا میرا مالک اور تیرا مالک
خدا ہے۔ سو بادشاہ نے اس کو پکڑا سو ہمیشہ اس کو مارا کرتا تھا یہاں تک
کہ اس نے لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے اس سے کہا
اے بیٹا تیرے جادو کا یہ مرتبہ پہنچا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو تندرست
کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہے اور ویسا کرتا ہے حضرتؐ نے فرمایا سو اس
لڑکے نے کہا کہ میں کسی کو تندرست نہیں کرتا تندرست تو خدا ہی کرتا ہے
سو بادشاہ نے اس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اس کو مارا کرتا تھا یہاں تک کہ
اس نے درویش کو بتلا دیا سو وہ درویش پکڑا آیا اور اس سے کہا گیا کہ
تو پلٹ جا اپنے دین سے سو اس نے انکار کیا سو بادشاہ نے ایک آرہ
منگوایا اور درویش کی چاند پر رکھا اور اس کو چیر ڈالا یہاں تک کہ دو
ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر بادشاہ کے مصاحب بلایا گیا اور اس سے کہا کہ
اپنے دین سے پھر جا سو اس نے نہ مانا سو اس کی چاند پر آرہ رکھا اور
اس کو چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا۔ پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو
اس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا سو اس نے نہ مانا سو بادشاہ نے

Marfat.com

فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوْا وَجَآءَ يَمْشِيْ
اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ
قَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهُ اِلٰى نَفَرٍ مِّنْ
اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَاحْمِلُوْهُ فِيْ
قُرْقُوْرٍ فَتَوَسَّطُوْا بِهِ الْبَحْرَ فَاِنْ رَّجَعَ
عَنْ دِيْنِهٖ وَاِلَّا فَاقْذِفُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ
فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ
بِهِمُ السَّفِيْنَةُ فَغَرِقُوْا وَجَآءَ يَمْشِيْ اِلَى
الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ
قَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ اِنَّكَ
لَسْتَ بِقَاتِلِيْ حَتّٰى تَفْعَلَ مَآ اٰمُرُكَ بِهٖ قَالَ
وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ
وَتَصْلُبُنِيْ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا
مِّنْ كِنَانَتِيْ ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ
ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِيْ
فَاِنَّكَ اِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِيْ فَجَمَعَ
النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ وَّصَلَبَهٗ عَلٰى
جِذْعٍ ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ وَضَعَ
السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ
رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَضَعَ السَّهْمَ
فِيْ صُدْغِهٖ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْ صُدْغِهٖ
فِيْ مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ
اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ
فَاُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيْلَ اَرَاَيْتَ مَا كُنْتَ
تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ
قَدْ اٰمَنَ النَّاسُ فَاَمَرَ بِالْاُخْدُوْدِ
بِاَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَاَضْرَمَ
النِّيْرَانَ وَقَالَ مَنْ لَّمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهٖ
فَاقْحِمُوْهُ فِيْهَا اَوْ قِيْلَ لَهُ اقْتَحِمْ

اس کو اپنے چند مصاحبوں کو دیا اور کہا کہ اس کو فلانے فلانے پہاڑ کی
طرف لیجاؤ اور اس کو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچو
سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جائے تو بہتر ہے اور نہیں تو اس کو دھکیل
دو۔ سو وہ اس کو لیگئے اور پہاڑ پر اس کو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی
مجھ کو ان کے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے۔ سو پہاڑ نے ان کو
خوب ہلایا اور وہ لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا سو
بادشاہ نے اس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے ساتھیوں کا۔ اس نے کہا
کہ خدا نے مجھ کو ان کے شر سے بچایا۔ سو بادشاہ نے اس کو اپنے اور
چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اس کو لیجاؤ اور اس کو کشتی پر
چڑھاؤ اور اس کو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے
تو خوب ہے اور نہیں تو اس کو دریا میں ڈال دو۔ سو وہ لوگ اس کو
لیگئے سو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجھ کو ان کے شر سے بچا جس طرح سے
کہ تو چاہے سو ان کو لیکر کشتی اوندھی ہوگئی تو وہ لوگ ڈوب گئے
اور وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اس سے کہا کہ
تیرے ساتھیوں کا کیا حال ہوا اس نے کہا خدا نے مجھ کو ان کے شر سے
بچایا۔ پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تو مجھ کو نہ مار سکے گا یہانتک کہ
تو وہ کام کرے جو میں تجھ کو بتاؤں۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہے
اس نے کہا کہ تو سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر اور ایک کھنبے پر
مجھ کو سولی دے پھر میری ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر کو کمان کے
اندر رکھ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہوں
پھر مجھ کو تیر مارے سو اگر تو یہ کام کریگا تو مجھ کو قتل کر سکے گا۔ سو بادشاہ
نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک کھمبے پر
سولی دی پھر اس نے اس کی ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے اندر رکھا
پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے میں مارتا ہوں پھر اس کو
تیر مارا سو اس کی کنپٹی پر تیر لگا یا۔ سو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر
تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگوں نے کہا کہ ہم لڑکے کے رب پر ایمان
لائے ہم لڑکے کے مالک پر ایمان لائے۔ پھر خواب میں بادشاہ سے کسی نے
کہا کہ تو نے دیکھا جس کا تجھ کو ڈر تھا خدا کی قسم مقرر تجھ پر تیرا پہنچا اور
تیرا ڈر گر پڑا البتہ لوگ تو ایمان لا چکے۔ سو بادشاہ نے خندق

Marfat.com

فَفَعَلُوا حَتّٰى جَآءَتِ امْرَأَةٌ وَّمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيْهَا فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ يَا اُمَّهِ اصْبِرِيْ فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ۔

کھودنے کا راہوں کے ناکوں پر حکم دیا سو خندق کھودی گئی اور اس نے ان کے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے سو اس کو خندق میں دھکیل دو۔ یا کہ یوں کہا جائے کہ اس میں گر پڑے۔ سو لوگوں نے ویسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ اس کا ایک لڑکا تھا سو وہ عورت پیچھے ہٹی تاکہ خندق میں نہ گرے تو لڑکے نے اس سے کہا اے ماں تو صبر کر اس واسطے کہ تو حق دین پر ہے۔

ف اس حدیث میں اہلِ حق اور اہل باطل اور صبر کی فضیلت اور ہدایتِ الٰہی کا بیان ہے چنانچہ اس قصے کو حق تعالیٰ نے سورۂ والسماءِ ذاتِ البروج میں مجمل بیان فرمایا ہے حضرتؐ نے اس کو مفصل بیان کیا۔

ابوالیسر کا قصہ اور حضرت جابرؓ کی حدیث

(۲۱۷۷) **ق** جَابِرٌ خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ يَعْنِيْ مَآءً كَانَ فِيْ عَزْلَآءِ لِاَنْصَارِيِّ۔

بخاری اور مسلم جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لے اے جابر اور پانی ڈال مجھ پر اور بسم اللہ کہہ۔ مراد وہ پانی ہے جو انصاری کی چھوٹی مشک میں تھا۔

(۲۱۷۸) **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو فرصت دے تنگ نہ پکڑے یعنی کہے جب میسر ہو تو دینا یا قرض میں سے کچھ چھوڑ دے تو خدا اس کو اپنے عرش کے سایے کے نیچے رکھے گا جس دن کہیں سایہ نہ رہیگا سوائے اس کے سایے کے یعنی قیامت کے دن۔

ہجرت کا واقعہ

(۲۱۷۹) **ق** اَبُوْ بَكْرٍ اَلْمِيْعَادُ لِلرَّحِيْلِ **قَالَهٗ** لَهٗ بَعْدَ خُرُوْجِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہیں آیا حضرتؐ نے صدیق اکبرؓ سے کہا اپنے نکلنے کے بعد مدینے کی طرف۔

ف حضرتؐ نے جب مکّے سے ہجرت کا ارادہ کیا تو تین دن غار میں پوشیدہ رہے چوتھی شب مدینے کی طرف روانہ ہوئے، تمام رات چلے جب دن چڑھا اور گرمی ہوئی تو حضرتؐ کو صدیقؓ نے ایک پتھر کے سایے تلے سُلایا۔ جب حضرتؐ جاگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ سفر میں رفیق سے صلاح مشورہ ضرور چاہیئے۔

رقاق[1]

وہ دو نعمتیں جن کے بارے میں اکثر لوگ ٹوٹے میں ہیں

(۲۱۸۰) **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔[2]

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو نعمتیں ہیں جن میں اکثر لوگوں کو زیان اور نقصان ہوتا ہے ایک تو تندرستی دوسرے روزی سے خاطر جمعی۔

[1] نصیحت کی باتیں۔ [2] امام بخاری نے حدیث مذکور کو عنوانِ حضورؐ کا ارشاد عیش تو بس آخرت کا عیش ہے۔ بنا کر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

ف یعنی صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہے کہ آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہے لیکن اکثر لوگ اس نعمت کی قدر نہیں جانتے دنیاوی نکمے کاموں میں غفلت اور واہیات میں اس نعمت کو برباد کر کے دین سے مفلس رہ جاتے ہیں

دنیا میں ایسے رہو جیسے پردیسی رہتا ہے

زہد اور قناعت کی ترغیب

(۲۱۸۱) **ق** اِبْنُ عُمَرَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ كَاَنَّكَ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ فِيْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دنیا میں رہ مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی جان کو قبر والے مردوں میں گن رکھ۔

ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے میرے دونوں مونڈھوں کو پکڑا پھر یہ حدیث فرمائی اور عبداللہ بن عمرؓ یوں کہا کرتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر مت رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھ اور صحت کی حالت میں بیماری کے خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کر لے یعنی صحت کو غنیمت جان بیماری میں کچھ نہیں ہو سکتا اور زندگی میں موت کا سامان کر۔ حدیث میں یہ جو فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح گذران کر یعنی جیسے مسافر سفر میں زیادہ بکھیڑا نہیں کرتا اور ہر دم اپنا وطن یاد کر کے زاد راہ کی فکر میں رہتا ہے اسی طرح مومن کو لازم ہے کہ دنیا کو سرائے جان کر بیہودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہ ہو، ہر دم وہاں کا سامان کرتا رہے اور یہ جو فرمایا کہ آپ کو مردوں میں شمار کر یعنی پریشانی اور تشویش دنیا کا سبب موت کی غفلت ہے اور جب موت یاد رکھے تو سب مشکل آسان ہے۔ شعر

چو آہنگ رفتن کند جان پاک — چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک

یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہے۔ اللہ ہماری آنکھیں کھولے اور اس پر عمل نصیب کرے۔ آمین۔

انسان کی حرص کا نقشہ

(۲۱۸۲) **خ** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ اَوْ قَدْ اَحَاطَ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا **قَالَهٗ** حِيْنَ خَطَّ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِّنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ۔ [2]

بخاری میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ آدمی ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اس کو گھیرے ہے اور یہ خط جو باہر نکلا ہے سو آدمی کی امید اور تمنا ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں مصیبت اور آفات ہیں سو اگر یہ آفت چوکی تو اس آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکی تو اس نے کاٹا۔ یہ حضرتؐ نے اسوقت فرمایا جب کہ چوکھٹی لکیر کھینچی اور ایک لکیر اس کے اندر ایسی کھینچی کہ مربع سے باہر نکل گئی اور بیچ والی لکیر سے ملا کر چھوٹی چھوٹی لکیریں کھینچیں اس طرح سے۔

ف اس حدیث میں حضرتؐ نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے گھیرے ہے اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہیں اگر ایک بلا سے بچا تو دوسرے سے نہیں بچ سکتا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہیں کرتا۔ حرص کا یہ عالم ہے کہ بچاس برس کی عمر نہیں لیکن صدہا برس کا سامان کرتا ہے آدمی کمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہے۔

---

[1] صحیح بخاری میں عد نفسك من اصحاب القبور کے الفاظ نہیں۔

[2] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "لمبی لمبی آرزوئیں رکھنا" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

حضورؐ کا ارشاد مال تر و تازہ اور شیریں ہے

(۲۱۸۳) خ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ يَا حَكِيْمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ أَخَذَهٗ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔

بخاری میں حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے حکیم البتہ یہ مال سرسبز اور شیریں ہے یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہے سو جس نے اس کو لیا جان کی سخاوت یعنی بے حرصی سے لیا تو اس کے واسطے مال میں برکت دیجائیگی اور جس نے اس کو جان کی حرص سے لیا تو اس کو ہرگز برکت نہ ہوگی اور اس کا حال اس شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہے اور اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنی دینے والا جو ہاتھ اٹھا کر دیتا ہے افضل ہے مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے اور لیتا ہے۔

ف حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرتؐ سے کچھ مال مانگا حضرتؐ نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا پھر تیسری بار مانگا پھر دیا اور حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور قناعت والے کے مال میں خدا برکت دیتا ہے کہ وہ آسودہ رہتا ہے اور حرص والے کے مال میں برکت نہیں دیتا یعنی کتا ہے اس کو ملے پر اس کا پیٹ نہیں بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری والا کتا ہے کھائے اس کو آسودگی نہیں ہوتی حکیم بن حزام سے بخاری میں روایت ہے کہ حضرتؐ نے یہ حدیث مجھ سے فرمائی تو میں نے کہا قسم ہے اس کی جس نے آپ کو پیغمبر کیا ہے کہ میں زندگی بھر کبھی کچھ کسی سے نہ مانگوں گا چنانچہ حکیمؓ نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی کبھی نہیں لیا صدیقؓ اور فاروقؓ اپنی خلافت میں بلا بلا کر دیتے تھے اور حکیم نہ لیتے تھے۔

حضورؐ کا ارشاد: مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو

(۲۱۸۴) خ أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِيْ أَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثُ لَيَالٍ وَّعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد کے پہاڑ برابر سونا ہوتا تو مجھ کو یہی بھلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس تین راتیں نہ گذریں اور کچھ اس میں سے میرے پاس باقی رہتا مگر اس قدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکھوں۔

ف حدیث میں سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہے اور اشارہ ہے کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہے۔

تونگری دراصل دل کی تونگری ہے

(۲۱۸۵) ق أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ إِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں ہے بے پرواہی اسباب دنیا کی زیادتی سے بے پرواہی تو حقیقت میں دل کی بے پرواہی ہے۔

ف یعنی غنی اور تونگری اس کا نام نہیں جس کے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنا اسباب زیادہ اتنی احتیاج زیادہ۔ ع آنانکہ غنی تراند محتاج تراند ۔ تو حقیقت میں غنی اور بے پرواقناعت والا ہے جس کا دل غنی ہے اسواسطے کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو کچھ حاجت نہ رہی کہ تونگری بدل ست نہ بمال۔

امید و بیم کا ذکر

(۲۱۸۶) ق أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اگر کافر خدا کی سب

Marfat.com

بِكُلِّ الَّذِیْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ یَیْاَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِیْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ یَاْمَنْ مِنَ النَّارِ۔

کی سب رحمت کو جانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز ناامید نہ ہو اور اگر ایماندار خدا کے سب کے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے ہرگز نڈر نہ ہووے۔

ف شعر اگر دردہد یک صلائے کرم ❊ عزازیل گوید نصیبے برم
دراں دم کہ از فعل پرسند و قول ❊ اولوالعزم را تن بلرزد ز ہول

رحمت اور عذاب خدا کی دو صفتیں ہیں اور خدا کی صفت کی انتہا نہیں جیسے اس کی ذات کامل ہے ویسی اس کی صفت۔

زبان کو بے کار باتوں سے بچانا چاہئے

(۲۱۸۷) خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَهْوِیْ بِهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہے اور دل میں اس کو کوئی بڑی چیز نہیں سمجھتا حالانکہ اسی بات کے سبب سے خدا اسکے درجے بلند کرتا ہے اور مقرر بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہے، اور دل میں اس کو کچھ بری بات نہیں سمجھتا حالانکہ اسی بات کے سبب سے دوزخ میں گر پڑتا ہے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدون سوچے ہر ایک بات کو بکا نہ کرے۔

(۲۱۸۸) خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَنْ تَوَكَّلَ لِیْ مَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ وَمَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ تَوَكَّلْتُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ

بخاری میں روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مجھ سے ضامن ہو اس کا جو اس کے دونوں پیروں میں ہے یعنی حرام کاری کا نہ کرے اور جو ضامن ہو اس کا جو دونوں جبڑوں میں ہے یعنی زبان سے جھوٹ نہ بولے غیبت نہ کرے حرام مال نہ کھاوے تو میں اس کے واسطے ضامن ہوتا ہوں۔

ف اکثر گناہ انہی دونوں مقام سے ہوتے ہیں جس نے ان کو روکا بہشت کو پایا۔

مہاجر وہ جو گناہوں سے بچے

(۲۱۸۹) ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَی اللّٰهُ عَنْهُ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنیوالا وہ ہے جو اس کو چھوڑے جس سے خدا نے منع کیا۔

ف ہجرت اس کو کہتے ہیں کہ مسلمان کفر کا ملک چھوڑ کر اسلام کے ملک میں جاوے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہے جو گناہ سے ہجرت کرے وطن چھوڑنا ظاہری ہجرت ہے اور گناہ چھوڑنا باطنی ہجرت ہے۔

حضورؐ کا ارشاد: جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے، اور ایسے ہی دوزخ۔

(۲۱۹۰) خ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

بخاری میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے ہر ایک کے ساتھ بہشت قریب ہے اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تر اور دوزخ بھی اسی طرح۔

Marfat.com

ف یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت متصل ہے دور نہ سمجھو اگر ایمان ہے اور نیک عمل ہیں تو بہشت متصل ہی اور اگر کفر اور گناہ ہیں تو دوزخ قریب ہے۔

حضورؐ کا ارشاد: اپنے سے کمتر پر نظر رکھو برتر پر نہیں

ناشکری اور غرور کا علاج

(۲۱۹۱) **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ۔

بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے مال اور صورت میں اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے۔

ف یعنی جب کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہے کہ جو اپنے سے کمتر ہیں مال اور شکل میں ان کو دھیان کرے تاکہ اس کو حسرت اور افسوس اور ناشکری حاصل نہ ہو اس واسطے کہ دنیا میں جو شخص ہے اس سے ہزاروں بدتر بھی عالم میں موجود ہیں مثلاً اگر کوئی محتاج ہے تو ہزاروں محتاج بھی ہیں اور بیمار بھی ہیں اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہے تو سیکڑوں محتاج بھی ہیں بیمار بھی ہیں اور کافر بھی تو ان سے ہزار درجے یہ بہتر ہے۔ سبحان اللہ حضرتؐ نے عجب مجرب علاج بتایا کہ اگر اس کا دھیان کرے تو کبھی رنج دل میں نہ آئے اور خدا کا شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکرگزاری کیا کرے اور مصالح میں پوری روایت یوں ہے کہ دنیا میں کمتر لوگوں کو دیکھے اور دین میں اپنے سے بہتر لوگوں کو دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبیوں سے دل میں غرور نہ سمائے۔ مثلاً اگر یہ شخص نماز پنجگانہ نہ پڑھتا ہے تو دوسرا تہجد بھی پڑھتا ہے تو وہی افضل ہوا اسی طرح لاکھوں بندے ایک سے ایک عبادت اور پرہیزگاری میں بہتر موجود ہیں اگر یہ دھیان کیا کرے گا تو دینداری میں آپ کو کمتر اور سست جانے گا اور اگر دینداری میں اپنے سے کمتر لوگوں کو خیال کرے گا کہ فلانا نماز نہیں پڑھتا فلاں مقدور دار ہو کر حج نہیں کرتا زکوٰۃ نہیں دیتا تو آپ کو یہ شخص بہتر سمجھے گا اور یہی اس کے حق میں زہر ہے۔

اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے لہٰذا خاتمے سے ڈرتے رہنا چاہیے

(۲۱۹۲) **ق** سَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ۔

بخاری اور مسلم میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں اعتبار کاموں کا مگر خاتمے پر۔

ف ایک شخص جہاد میں کافروں سے خوب لڑا حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہے لوگوں کو تعجب ہوا آخر کو اس شخص نے اپنے تئیں ہلاک کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتداء کا کچھ اعتبار نہیں جب تک انجام خیر نہ ہو۔

(۲۱۹۳) **خ** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا يَعْنِيْ رَجُلًا كَانَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَقُتِلَ فِي الْاٰخِرِ نَفْسَهٗ

صحیح بخاری میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھنا چاہے تو اس کو دیکھے یعنی ایک شخص تھا کہ کافروں سے لڑتا تھا آخر اس نے اپنی جان کو آپ مارا۔

الاحمیر

ف جنگ خیبر میں ایک شخص کافروں سے خوب لڑا حضرتؐ نے اس کو دوزخی کہا اصحابؓ نے تعجب کیا کہ ایسا جانثار دوزخی ہے تو بہشتی کون ہوگا۔ ایک شخص اس کا حال دریافت کرنے کو اس کے پیچھے لگا جب زخموں نے اس کو بہت چور کیا تو علیحدہ ہو کر اس نے اپنا چھرا اپنے پیٹ میں مارا اور حرام موت مر گیا تب سب کو صاف معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے سچ فرمایا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور بندگی کا کچھ اعتبار نہیں جب تک خاتمہ بخیر نہ ہو۔ روایت ہے کہ یہ شخص جو حرام موت مرا قرزمان اس کا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑتا تھا کہ لوٹ میں حصہ پائے اسواسطے اس کا خاتمہ بخیر نہ ہوا۔

غ صح ق مسلم فلينظر فى الدنيا الى من هو اسفل منه بقية (چشتی)

Marfat.com

امانت داری کے اٹھ جانے کا ذکر

(۲۱۹۴) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَۃُ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ قَالَہٗ لِرَجُلٍ قَالَ مَتَی السَّاعَۃُ فَقَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُھَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جائے تو انتظار کر قیامت کی یہ حضرتؐ نے اس مرد سے کہا جس نے کہا تھا کہ قیامت کب آئے گی پھر اس مرد نے کہا کہ امانت کا ضائع ہونا کیسا حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالائق کو تو منتظر رہ قیامت کا۔

ف یعنی بے علم کم عمر ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہے قیامت کی۔

نفلیں تقرب الٰہی کا ذریعہ ہیں

(۲۱۹۵) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَازَالَ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَلَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ [1]

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتوں کے واسطے سے چاہا کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو چاہنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے چلتا ہے اور اگر مجھ سے وہ کچھ مانگے تو مقرر میں اس کو دوں اور اگر مجھ سے پناہ مانگے تو البتہ اس کو پناہ میں رکھوں۔

ف اس حدیث میں اس مقام کا بیان ہے جس کو علم سلوک میں فنا فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اس کے دل اور جوارح کا یعنی آنکھ کان ہاتھ پاؤں کا حافظ ہو جاتا ہے گناہوں سے ان کو روکتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ خدا اپنے مقبول بندے کی حاجت روائی پر اس کے کان اور آنکھ اور پاؤں سے بھی زیادہ تر متوجہ ہوتا ہے لیکن تحقیق مطلب یہ ہے کہ جب محبت الٰہی نے بندے پر سایہ ڈالا تو اس کو خدا کے سوائے کسی چیز سے تعلق اور دلبستگی نہیں رہتی اور بجز رضائے الٰہی کے کوئی آرزو اور تمنا اس کے دل میں نہیں دخل پاتی تو کوئی کام جس میں خدا کی مرضی نہ ہو اس سے نہیں ہو سکتا آنکھ کان ہاتھ پاؤں مرضی خدا کے تابع ہو جاتے ہیں بے اس کی مرضی نہ کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات کو سنے سو ایسے عمدہ درجے حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث میں اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہے یعنی جب بندے نے جانا کہ قرب الٰہی اور خدا کی نزدیکی کا بدون عبادت کے کوئی طریق نہیں تو اس واسطے وہ عبادت پر کمر باندھتا ہے اور عبادت دو قسم ہے فرض اور نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت میسر نہیں ہوتی کہ اس کے وقت مقرر ہیں تو مشتاق بندے سے ان وقتوں میں جو فرض سے خالی ہیں بے شغل اور خالی نہیں رہا جاتا سو اسطے ان خالی وقتوں کو عبادت سے معمور رکھتا ہے جب چند مدت کمال شوق اور خلوص سے اسی طرح نوافل پر مستعد رہا تو بموجب وعدے کے مقبول درگاہ صمدی اور محبوب الٰہی ہو کر اس کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ شعر ہمہ گوشیم تا چہ فرمائی ✤ ہمہ چشیم تا نظر آئی — اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا عمدہ کمال بدون کثرت نوافل کے میسر نہیں ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع بے نمازی فقیروں کو ایا کمال ثابت کرتے ہیں سو ان کا غلط گمان ہے اسواسطے کہ نفل کا کیا ذکر ہے وہ لوگ تو فرض کو بھی چٹ کر ڈالتے ہیں۔

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور مابعد والی حدیث عنوان "تواضع کا بیان" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

مومن کے عزیز اُٹھ جانے کا بدلہ جنّت ہے

(۲۱۹۶) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَالِعَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَآءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّہٗ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا ثُمَّ اِحْتَسَبَہٗ اِلَّا الْجَنَّۃَ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ بہشت کے سوا میرے مومن بندے کا کوئی بدلا نہیں جبکہ میں نے اس کا اہل دنیا کا پیارا لے لیا پھر اس نے ثواب کے واسطے صبر کیا۔

ف یعنی جب مومن کا دوست جیسے ماں باپ یا بیوی بچے یا استاد مر گیا اور اس نے صبر کیا تو اس کا بدلا خدا نے بہشت مقرر کیا۔

مُردوں کو بُرا بھلا کہنے کی ممانعت

(۲۱۹۷) خ عَائِشَۃُ لَاتَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّھُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا۔

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مُردوں کو گالی مت دو اور بُرا مت کہو سو وہ تو پہنچ گئے اپنے کئے کو۔

ف یعنی مُردوں نے جو نیک یا بد کام کئے تھے سو قبر میں ثواب یا عذاب ان کو پہنچ گیا اب ان کو بد کہنا بے فائدہ ہے بلکہ ناحق ان کی زندہ اولاد کو رنج دینا ہے۔

قیامت کے دن کافر منہ کے بل چلیں گے

(۲۱۹۸) ق اَنَسٌ اَلَیْسَ الَّذِیْ اَمْشَاہُ عَلٰی رِجْلَیْہِ فِی الدُّنْیَا قَادِرًا عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَہٗ عَلٰی وَجْھِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جس نے اس کو دنیا میں اسکے دونوں پاؤں پر چلایا کیا وہ قادر نہیں اس پر کہ قیامت کے دن اس کو اس کے منہ کے بل چلائے۔

ف ایک شخص نے حضرتؐ سے پوچھا کہ قرآن میں خدا فرماتا ہے کہ قیامت میں کافر منہ کے بل چلیں گے یہ کس طرح سے ہو سکے گا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جس نے پاؤں میں چلنے کی طاقت دی وہ منہ میں بھی دیسکتا ہے یعنی خدا کے آگے سب مشکل چیزیں آسان ہیں۔

میدانِ حشر میں لوگوں کا پسینہ میں ڈوبنا

(۲۱۹۹) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یَذْھَبَ عَرَقُھُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا وَّیُلْجِمُھُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ اٰذَانَھُمْ۔ [2]

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پسینا نکلے گا لوگوں کا قیامت کے دن یہانتک کہ ان کا پسینا زمین سے ستر گز گھس جائے گا اور لوگوں کے منہ میں داخل ہوگا یہانتک کہ ان کے کانوں تک پہنچے گا۔

ف آفتاب قیامت میں بہت پاس آجائے گا کوس بھر اس کی گرمی کی شدت سے بقدر اعمال کے، بعضوں کے ٹخنوں تک اور بعضوں کے گھٹنوں تک اور بعضوں کے منہ تک پسینہ پہنچے گا۔

قیامت کے دن قصاص (بدلہ) لیا جائیگا

(۲۲۰۰) اَبُوْسَعِیْدٍ یُخْلَصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

---

[1] امام بخاریؒ نے حدیث مذکور کو عنوان "کیفیتِ حشر کا بیان" میں ذکر کیا ہے۔
[2] " " " " " " اللہ تعالیٰ کا ارشاد الا یظن اولئک انھم مبعوثون کی تشریح میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَ
النَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ
مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا
هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ
فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ
أَهْدٰى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ
كَانَ فِي الدُّنْيَا۔

خلاصی پائیں گے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے جائیں گے اس پل پر جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہے تو وہاں بدلا لیا جائیگا بعضوں کا بعض سے ان حق تلفی اور ظلموں کا جو ان کے درمیان دنیا میں ہوئی تھیں یہانتک کہ جب وہ پاک صاف ہو جائیں گے تو ان کو حکم ہوگا بہشت میں داخل ہونے کا سو اس کی قسم جس کے قابو میں محمدؐ کی جان ہے کہ ان میں سے ہر ایک شخص اپنے بہشت کے مکان کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور شناسا ہوگا۔

ف اس حدیث میں وہ ایماندار مراد ہیں جو دوزخ پر ہو کر نکلے مگر دوزخ میں نہیں پڑے اور حق العباد کے سبب سے درمیان میں روکے گئے پھر جب عذاب اور عتاب سے حق تلفی اور ظلموں کا بدلا پائیں گے اور حقدار راضی ہوں گے تب وہ بہشت میں داخل ہوں گے۔

جس سے حساب میں پوچھ گچھ ہوئی وہ پکڑا گیا

(۳۲۰۱) ق عَائِشَةُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کے حساب میں جھگڑا پڑا اس پر عذاب ہوا۔

ف حضرتؐ نے ایک بار فرمایا کہ خدا نے جس بندے سے حساب کیا وہ عذاب میں گرفتار ہوا تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا قرآن میں فرماتا ہے کہ جن نیک لوگوں کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ہوں گے ان سے بھی آسان حساب ہوگا اور آپ فرماتے ہیں کہ جس کا حساب ہوا وہ عذاب میں پڑا تب حضرتؐ نے فرمایا کہ نیکوں کو ان کے نامۂ اعمال فقط دکھائے جائیں گے ان سے کچھ پوچھا نہ جائے گا مگر جس کے حساب میں جھگڑا پڑا یعنی فلانا کام کیوں کیا تھا اور فلاں کام کیوں کیا تو وہ مقرر عذاب میں پڑا یعنی بندے کا بال بال گنہگار ہے کیا طاقت ہے کہ جواب دہی کر سکے۔ الٰہی بحق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو حساب میں نہ پکڑیو محض اپنے کرم سے پار لگائیو۔ آمین۔

(۳۲۰۲) ق أَنَسٌ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ أَنْتَ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ۔

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لایا جائیگا کافر قیامت کے دن تو اس سے کہا جائے گا بھلا بتا تو کہ اگر تیری ملکیت میں زمین کے برابر سونا ہوتا کیا تو عذاب کے عوض دیتا تو وہ کہے گا کہ ہاں تو اس سے کہا جائیگا تجھ سے تو اس سے بھی آسان تر مانگا گیا تھا۔

ف یعنی دنیا میں تجھ سے تو صرف ایمان کی خواہش اور شرک نہ کرنے کی فرمایش تھی تجھ سے تو اتنا بھی نہ ہو سکا آج دنیا بھر سونا دینے کو طیار ہے۔

جنت میں ستر ہزار آدمی بلا حساب داخل ہوں گے

(۳۲۰۳) ق ابْنُ عَبَّاسٍ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے سامنے کی گئیں اگلی امتیں تو ایک پیغمبر چلا اور اس کے ساتھ ایک گروہ تھا اور بعضا پیغمبر چلا اور اس کے ساتھ بارہ تیرہ

Marfat.com

الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَبِيرٌ فَقُلْتُ يَا جِبْرَئِيلُ هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَبِيرٌ قَالَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الْحَدِيثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِلْبُخَارِيِّ۔

لوگ تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اس کے ساتھ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اس کے ساتھ پانچ آدمی تھے اور بعضا پیغمبر اکیلا ہی چلا پھر میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے سو میں نے کہا ای جبرئیلؑ یہ لوگ میری امت ہیں جبرئیلؑ نے کہا نہیں ولیکن تو آسمان کے کنارے کی طرف دیکھ سو میں نے دیکھا تو بڑا جھنڈ ہے جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ لوگ تیری امت ہیں اور یہ ستر ہزار جو آگے ہیں نہ ان پر حساب ہے اور نہ عذاب۔ میں نے کہا اس کا کیا سبب ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا نہ بیماری میں بدن داغتے تھے نہ جھاڑ پھونک کرتے تھے اور نہ شگون لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل اور بھروسا کرتے تھے۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں میں ہے لیکن یہ خاص روایت بخاری کی ہے۔

ف جتنے لوگ جس پیغمبر پر ایمان لائے ہوں گے وہی قیامت میں اس کے ساتھ ہوں گے اور بعضے پیغمبر پر کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اس کے ساتھ کوئی نہ ہوگا۔ معلوم ہوا کہ ہمارے حضرتؐ کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترکِ دوا توکل نہیں اسواسطے کہ حضرتؐ نے اکثر دوا کی ہے بلکہ داغ جھاڑ پھونک اور شگون لینا توکل کے مخالف ہے لیکن جب کوئی علاج داغنے کے سوا باقی نہ رہے تو اس وقت میں داغنا بھی درست ہے۔

جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں جانیکے بعد کا اعلان

(۲۲۰۴) **ق** اِبْنُ عُمَرَ يُدْخِلُ اللّٰهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيمَا هُوَ فِيهِ۔ [1]

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل کرے گا خدا بہشتیوں کو بہشت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں، پھر اٹھے گا ایک پکارنے والا ان کے درمیان میں پھر پکارے گا اے بہشتیو اب تم کو موت نہیں، اور اے دوزخیو اب تم کو موت نہیں، ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا ہے جس مکان میں کہ ہے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیوں اور دوزخیوں کو کبھی فنا نہیں جو جہاں رہا سو رہا لیکن یہ آواز بعد مسلمان گنہگاروں کے دوزخ سے نکلنے کی ہوگی تاکہ بہشتی بے کھٹکے چین میں رہیں اور دوزخی اپنی آس توڑیں الٰہی تیرے غضب سے پناہ

(۲۲۰۵) **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُودٌ وَّلَا مَوْتَ وَلِأَهْلِ النَّارِ يَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ وَّلَا مَوْتَ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہشتیوں سے کہا جائیگا کہ تم کو ہمیشگی ہے اور کبھی موت نہیں اور دوزخ والوں سے کہا جائیگا کہ اے دوزخیو تم کو ہمیشگی ہے اور کبھی تم کو موت نہیں۔

ف معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہیں۔

جنت میں سب سے بڑھکر نعمت خدا کی رضامندی ہے

(۲۲۰۶) **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا البتہ خدا فرمائے گا بہشتی لوگوں سے کہ اے بہشتیو سو وہ کہیں

[1] اس عنوان کی حدیثوں کو امام بخاری نے عنوان بالا میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَالَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا۔ لہ

رب ہم حاضر ہیں خدمت میں اور سب بھلائی تیرے قابو میں ہے پھر خدا فرمائے گا کیا تم راضی ہوئے سو وہ کہیں گے کیوں نہ ہم راضی ہوں اے رب اور تو نے ہم کو اتنا کچھ دیا ہے کہ کسی کو نہیں دیا پھر خدا فرمائے گا کہ بھلا ہم تم کو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دیویں سو وہ کہیں گے اے رب بہشت سے زیادہ کون چیز عمدہ ہے پھر خدا فرمائے گا اب میں نے اتاری تم پر اپنی رضامندی سو اس کے بعد اب میں تم پر کبھی غصہ نہ کروں گا۔

ف معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتوں سے عمدہ خدا کی رضامندی ہے جو سب نعمتوں کے بعد ملے گی۔

جنتی کو جنت میں جانے سے پہلے دوزخ کا ٹھکانا بتایا جائیگا تاکہ وہ خدا کا شکر کرے۔

(۲۲۰۷) **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں کوئی مگر اس کو دکھایا جائے گا اس کی دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تاکہ زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی دوزخ میں مگر دکھایا جائے گا اس کو اس کا بہشت والا مکان، اگر وہ نیکی کرتا تاکہ اس کو افسوس ہو۔

ف یعنی بہشتی کو دوزخ دکھلائیں گے کہ اگر تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام میں رہتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کرے گا کہ خدا نے اپنے کرم سے مجھ کو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلائیں گے کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام میں رہتا تو اس کو افسوس پر افسوس ہوگا۔

دوزخ کا سب سے ہلکا عذاب

(۲۲۰۸) **ق** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَّنْ لَّهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يُرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَّاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا۔

بخاری اور مسلم میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے جس کے پیروں میں آگ کی دو جوتیاں ہیں جنسے اس کا دماغ ابلتا ہے جیسے دیگچی ابلتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ مجھ سے زیادہ کسی پر عذاب نہیں اور حالانکہ اوروں سے اس پر بہت ہلکا عذاب ہے۔

دوزخ میں کافر کے کندھوں کو تین دن رات کی مسافت کے بقدر چوڑا کر دیا جائیگا

(۲۲۰۹) **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز رو سوار کی۔

ف یعنی دوزخ میں کافر کا قد نہایت بڑا ہو جائے گا تاکہ اس کو زیادہ آگ ستائے۔

لہ امام بخاریؒ نے ذیل کی حدیثوں کو عنوان "جنت اور دوزخ کا حال" میں ذکر کیا ہے۔ (چشتی)

Marfat.com

حوض کوثر کا بیان

(۲۲۱۰) ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تمہارے آگے یعنی قیامت میں ایک حوض ہے یعنی حوض کوثر اتنا بڑا جتنا فرق ہے درمیان جربا اور اذرح کے۔

ف جربا اور اذرح دو گاؤں ہیں شام میں، تین رات دن کی راہ ان کے درمیان میں ہے۔ مطلب یہ کہ وہ حوض بہت لمبا چوڑا ہے۔

(۲۲۱۱) ق اَنَسٌ اِنَّ فِيْ حَوْضِيْ مِنَ الْاَبَارِيْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک میرے حوض میں اتنے ٹونٹی دار آبخورے ہیں جتنے آسمان میں تارے۔

ف یہ حوض کوثر کی وسعت کا بیان ہے کہ حضرتؐ کو قیامت میں ملے گا۔

(۲۲۱۲) خ اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَآئِمٌ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ اِلٰى اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَاْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى اَدْبَارِهِمِ الْقَهْقَرٰى ثُمَّ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْنِيْ وَبَيْنِهِمْ قَالَ هَلُمَّ قُلْتُ اِلٰى اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَاْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ فَلَا اُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ ایک گروہ سامنے آیا یہاں تک کہ میں نے ان کو پہچانا میرے اور ان کے درمیان سے ایک مرد نکلا اس نے ان سے کہا کہ آؤ سو میں نے کہا کہاں کو کدھر لیجائے گا اس نے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف میں نے کہا کہ کیا حال ہے ان کا یعنی ان سے کیا قصور ہوا اس مرد نے کہا یہ لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتوں کی طرف اُلٹے یعنی اسلام چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے پھر یکایک دوسرا گروہ ظاہر ہوا یہاں تک کہ میں نے ان کو پہچانا میرے اور ان کے درمیان سے ایک مرد نکلا اس نے ان سے کہا کہ آؤ میں نے کہا کدھر اس نے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف میں نے کہا کہ کیا حال ہے ان کا یعنی ان سے کون قصور ہوا اس نے کہا مقرر یہ لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتوں کی طرف سو میں گمان نہیں کرتا کہ ان میں سے کوئی بچے مگر جیسے بھٹکے چھوٹے ہوئے اونٹ بے والی وارث کے کمتر بچتے ہیں۔

ان لوگوں کا ذکر جو حضورؐ کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے اور شیعوں کے شبہ کا رد

ف یعنی ان لوگوں سے نجات والے لوگ بہت کمتر ہیں جنہوں نے مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرتؐ کے انتقال ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نو مسلم مرتد ہو گئے تھے زکوٰۃ کے منکر تھے صدیق اکبرؓ نے اپنی خلافت میں ان کو قتل کیا انہی لوگوں کا انجام خدا نے حضرتؐ کو خواب میں دکھایا بعضے جو مذہب اس حدیث کا مطلب عداوت کے سبب سے یوں الٹا بیان کرتے ہیں کہ مراد ان مرتدوں سے معاذ اللہ حضرتؐ کے اصحابؓ ہیں سو سراسر حق پوشی کرتے ہیں ان کی وہی مثل کہ کسی نے بھوکے سے پوچھا کہ دو اور دو کے ہوتے ہیں اس نے کہا کہ چار روٹی حضرتؐ کے اصحابؓ کی بزرگی قرآن اور حدیث میں مجمل اور مفصل ہزاروں مقام پر صاف ظاہر ہے یہ گمان باطل ان کی جناب میں کوئی دیندار عاقل نہ کرے گا اسواسطے کہ اصحاب تو قاتل تھے مرتدین کی یہ تہمت تو ان کی طرف کسی طرح ممکن نہیں خدا کی مار ان سیہ دلوں پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہیں۔

Marfat.com

متفرق احادیث

وضو اور تحیۃ الوضو کی فضیلت

(۲۲۱۳) ق عُثْمَانُ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَهٗ حِيْنَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا۔

بخاری اور مسلم میں روایت ہے حضرت عثمانؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے میں نے یہ وضو کیا ہے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت حضور دل سے نماز پڑھے دل میں واہی تباہی خیال نہ کرے تو اس کے اگلے گناہ معاف ہو جائیں گے یہ حدیث حضرتؐ نے اسوقت فرمائی جب تین تین بار وضو کیا۔

ف حضرتؐ نے ایک دن ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس کے بغیر حق تعالیٰ نماز نہیں قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو سے دونا ثواب ملتا ہے پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہے اور اگلے پیغمبروں کا۔

غازی کا سامان مہیا کرنے اور اسکے گھر کی نگرانی کرنے کی فضیلت

(۲۲۱۴) ق زَيْدُ بْنُ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيُّ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا۔

بخاری اور مسلم میں زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو راہِ خدا میں لڑنے والے کا سامان درست کر دے تو بیشک وہ بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچھے اس کے گھر کی اچھی طرح خبر لیتا رہا تو وہ بھی مقرر غازی ہوا یعنی غازی کے برابر ثواب پائے گا۔

وتر اول رات پڑھنے کی اجازت اور پچھلی رات پڑھنے کی فضیلت

(۲۲۱۵) م جَابِرٌ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ڈرے کہ میں پچھلی رات کو نہ اٹھ سکوں گا تو اس کو چاہئے کہ اول رات عشا کے ساتھ وتر پڑھ لے اور جس کو پچھلی رات اٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو پچھلی رات پڑھے اس واسطے کہ پچھلی رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور پچھلی رات کی نماز بہت بہتر ہے۔

شہادت کی دعا مانگنے کی فضیلت

(۲۲۱۶) م سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَّاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ۔

مسلم میں سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اللہ سے شہادت مانگے گا سچے دل سے تو اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے مرتبوں پر پہنچا دے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرا ہو۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر کام میں سچی نیت کو دخل ہے۔

اسلام میں سنتِ حسنہ جاری کرنے پر ثواب اور سنتِ سیئہ نکالنے پر عذاب

(۲۲۱۷) م جَرِيْرٌ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ

مسلم میں جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو راہ نکالے

Marfat.com

سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهٗ وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهٗ وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔

اسلام میں اچھے طریقے کی تو اس کو اس کا ثواب ملے گا اور جو اس کے بعد اس طریقے کو کئے جائیں گے ان کا ثواب بھی اس کو ملے گا بغیر اس بات کے کہ ان کا ثواب کچھ گھٹے یعنی دونوں کو علیحدہ علیحدہ پورا ثواب ملے گا اور جو اسلام میں راہ نکالے گا بری طریقے کی تو اس کو اس کا گناہ ہوگا اور جو اس کے بعد اس بری راہ پر چلیں گے ان کا بھی گناہ اسی کی گردن پر ہوگا بغیر اس بات کے کہ کچھ ان کے گناہوں سے گھٹے یعنی دونوں کو علیحدہ علیحدہ پورا عذاب ہوگا۔

ف حضرتؐ مسجد میں بیٹھے تھے کچھ محتاج لوگ آئے حضرتؐ نے لوگوں سے کچھ ان کے دینے کو فرمایا تو پہلے حضرت عمرؓ اٹھے یا ایک انصاری صحابی اٹھے اور مٹھی بھر درم ان کے واسطے لائے جب لوگوں نے ان کو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج غرض محتاجوں کا اچھی طرح کام ہوگیا تب حضرتؐ نے فرمایا کہ جو نیک راہ نکالے اس کو دوسرا ثواب ہے اپنے کرنے کا اور رواج دینے کا۔ خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ کہ جس چیز کی شرع میں خوبی ثابت ہے اس کو جو کوئی رواج دیگا تو اس کو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرتؐ کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور حضرت عمرؓ نے اس وقت اس کی راہ نکالی اور یہ مطلب نہیں کہ جس کی شرع میں کچھ اصل ثابت نہ ہو اس کو لوگ اپنے دل میں اچھا سمجھ کر رواج دیں اور اس حدیث کو اپنی نکالی بدعت پر دلیل پکڑیں۔

اہل قبلہ کے حقوق

(۲۲۱۸) خ اَنَسٌ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ۔

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑھے اور نماز کے وقت ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا حلال کیا جانور کھائے سو وہ ایسا مسلمان ہے کہ جس کے واسطے اللہ اور اس کے رسول کے واسطے پناہ ہے سو اللہ کا قول و قرار نہ توڑو اس کی دی امان میں یعنی اس کو کچھ تکلیف نہ دو خدا کا قول نہ توڑو اس کی پناہ دیئے ہوئے کو نہ چھیڑو۔

ف یہود اور نصاریٰ کی نماز میں رکوع نہیں قبلہ ان کا اور ہے، اور مجوس مسلمان کا حلال کیا جانور نہیں کھاتے تو جس نے ہمارے قبلے کی طرف رکوع والی نماز پڑھی اور مسلمان کا ذبیحہ کھایا تو اس نے وہ باطل دین چھوڑے تو وہ مسلمان ہوا اب اس کو رنج دینا درست نہیں۔

راہِ خدا کا غازی کون ہے؟

(۲۲۱۹) ق اَبُوْمُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اس واسطے لڑے کہ خدا کا بول بالا ہو وہ راہِ خدا کا غازی ہے۔

ف ایک آدمی نے حضرتؐ سے پوچھا کہ لوگ مال کے واسطے لڑتے ہیں نام کے واسطے لڑتے ہیں عزت کے واسطے لڑتے

Marfat.com

ہیں سوان میں سے خدا کی راہ کا لڑنے والا کون ہے تب حضرتؐ نے یہ فرمایا کہ جس کی یہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

تراویح کی فضیلت

(۲۲۲۰) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ایمان اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتوں میں نماز پڑھے گا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔

ذمی اور معاہد کے قتل کا گناہ

(۲۲۲۱) خ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو مَنْ قَتَلَ مُعَاھِدًا لَمْ یَرِحْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ رِیْحَھَا تُوْجَدُ مِنْ مَّسِیْرَۃِ اَرْبَعِیْنَ عَامًا۔

بخاری میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو قول قرار والے کو مار ڈالے گا وہ بہشت کی بو نہ سونگھے گا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے۔

ف معاہد اور ذمی اس کافر کو کہتے ہیں جو مطیع الاسلام ہو اور امام نے اس کو پناہ دی ہو اس کا قتل کرنا نہایت گناہ ہے قول کا توڑنا کسی طرح درست نہیں۔

حقوق العباد دنیا میں بخشوا لینے کی ترغیب

(۲۲۲۲) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ کَانَتْ عِنْدَہٗ مَظْلِمَۃٌ لِّاَخِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنْہُ الْیَوْمَ مِنْ قَبْلِ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْھَمٌ اِنْ کَانَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْہُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِہٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَّہٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِہٖ فَحُمِلَ عَلَیْہِ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس پر کچھ مظلمہ ہو اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اس کی آبرو کا ہو یا کسی اور چیز کا یعنی جان مال کا تو چاہیے کہ آج اسے بخشا لیوے اس دن سے پہلے کہ جس دن نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام ہوں گے تو اسے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائے جائیں گے اور اگر ظالم کے کچھ بھی نیک عمل نہ ہوں گے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لادے جائیں گے یعنی پھر ان گناہوں کو لادے سزا کے واسطے دوزخ میں جائے گا۔

ف گناہ دو قسم ہیں خدا کے گناہ اور بندوں کے گناہ۔ سو خدا کے گناہ توبہ کرنے سے یا اس کے فضل سے معاف ہو سکتے ہیں اور بندوں کے گناہ بے ان کے بخشے معاف نہیں ہوتے تو جس کو قیامت کا ڈر ہو اس کو لازم ہے کہ جن کے قصور کئے ہوں ان سے معاف کرا لے خواہ منت عاجزی کر کے خواہ روپیہ پیسہ دے کے۔ اگر گھر باغ کسی کا چھین لیا ہو یا کسی کی چوری کی ہو، رشوت لی ہو، دغابازی سے کسی کا مال دبایا ہو تو اس کو پھیر دے اور اگر کسی کو مارا کوٹا ہو بے عزت کیا ہو تو اس کو جس طرح ہو سکے راضی کرے زندگی کو غنیمت جانے ابھی اس کا علاج ممکن ہے قیامت میں کچھ تدبیر نہ ہو سکے گی کہ وہاں نہ مال ہوگا نہ اسباب۔

سجدۂ سہو کا بیان

(۲۲۲۳) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَاءَ الشَّیْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَیْہِ حَتّٰی

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان

Marfat.com

لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِنْ وَّجَدَ اَحَدُکُمْ ذٰلِکَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ۔

اس کے پاس آتا ہے پھر اس کا دھوکا ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ اس کو یاد نہیں رہتا کہ رکعتیں پڑھیں تو جس کو ایسا دھوکا پڑے وہ بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے۔

پیادہ پا حج پر جانے کی نذر ماننا درست نہیں

(۲۲۲۴) ق اَنَسٌ اِنَّ اللّٰہَ عَنْ تَعْذِیْبِ ھٰذَا نَفْسَہٗ لَغَنِیٌّ۔

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بے شبہ خدا اس کی تکلیف دینے سے بے پرواہ ہے۔

ف حضرتؐ نے ایک بار دیکھا کہ ایک بڈھا اپنے دو بیٹوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جاتا ہے حضرتؐ نے پوچھا کہ یہ اس طرح کیوں رنج اٹھاتا ہے معلوم ہوا کہ اس نے پیادہ حج کرنے کی نذر مانی تھی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس نے جو اپنی ذات کو تکلیف میں ڈالا خدا کو اس کی حاجت نہیں یعنی جو پیادہ نہ چل سکے اگرچہ نذر مانی ہو تو سوار ہو لیوے

اہل میت کے رونے سے میت پر عذاب

(۲۲۲۵) خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَآءِ الْحَیِّ۔

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا البتہ مُردے پر عذاب ہوتا ہے زندے کے رونے سے۔

ف یہ اس صورت میں ہے کہ مردہ اپنے رونے پیٹنے کی وصیت کر گیا ہو۔

ناحق مال کھانے والوں کیلئے وعید

(۲۲۲۶) خ خَوْلَۃُ بِنْتُ ثَامِرٍ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَھُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

بخاری میں خولہ بنت ثامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جو لوگ کہ گھسے پڑتے ہیں خدا کے مال میں ناحق یعنی ناحق لوٹے کھاتے ہیں ان کے لئے قیامت میں آگ ہے۔

ف یعنی بیت المال سے سوائے مستحقوں کے اور کسی کو لینا درست نہیں۔

بدترین خلائق وہ شخص ہے جس کی بدکلامی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا چھوڑ دیں

(۲۲۲۷) ق عَائِشَۃُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ فَرَقَہُ النَّاسُ اِتِّقَآءَ فُحْشِہٖ وَیُرْوٰی مَنْ تَرَکَہٗ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیوں سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبے میں قیامت کے دن وہ آدمی ہے جس سے لوگ ملنا چھوڑ دیں اس کی زبان درازی اور گالی کے ڈر سے اور ایک روایت میں مَنْ فَرَقَہٗ کی جگہ مَنْ تَرَکَہٗ آیا ہے مطلب دونوں کا ایک ہے۔

محرم کو زندہ شکار قبول کرنا درست نہیں

(۲۲۲۸) ق اَلصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَۃَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّہٗ عَلَیْکَ اِلَّآ اَنَّا حُرُمٌ قَالَہٗ لَہٗ۔

بخاری اور مسلم میں صعب بن جثامہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ ہم نے گورخر تجھ کو نہیں پھیر دیا مگر اس واسطے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔

ف حضرتؐ حج یا عمرے کو احرام باندھے جاتے تھے صعب بن جثامہؓ نے گورخر کا شکار کیا اور اس کو زندہ حضرتؐ کے

Marfat.com

پاس لائے حضرتؐ نے اس کو قبول نہ کیا اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ احرام والے کو شکار کرنا اور زندہ شکار لینا درست نہیں، ہاں شکار کا گوشت کھانا احرام والے کو درست ہے بشرطیکہ شکار کو اشارے سے بتایا نہ ہو۔

ازار بغیر غرور کے ٹخنوں سے نیچے لٹکے تو کوئی حرج نہیں

(۲۲۲۹) خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ قَالَهٗ لِاَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِیْ اِسْتِرْخَاءَ الْاِزَارِ۔

بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اس کو غرور کی راہ سے نہیں کرتا۔ یہ حضرتؐ نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا یعنی تیری ازار کا زمین پر لٹک جانا غرور سے نہیں۔

ف حضرتؐ نے ایک بار فرمایا کہ جس کی ازار یعنی تہ بند یا پائجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ میں ہے صدیق اکبرؓ ڈرے عرض کی یا رسول اللہ میری ازار ایک طرف بے اختیار لٹک جاتی ہے میں کیا کروں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور پائجامے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرائش کی راہ سے ہے تو سخت حرام ہے اور نہیں تو مکروہ ہے لیکن اگر بدون قصد بے اختیاری سے لٹک جائے تو معاف ہے۔

ترکوں سے جنگ کی پیشینگوئی

(۲۲۳۰) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ تم لڑو گے اس قوم سے جن کی جوتیاں بال کی ہیں۔

ف قوم ترک مراد ہیں جیسا کہ حدیث ۱۶۷۴ میں مذکور ہو چکا۔

عورت کو بغیر محرم کے سفر کرنے کی ممانعت

(۲۲۳۱) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّلَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ وَيُرْوٰى اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حلال نہیں اس عورت کو جو یقین رکھتی ہو اللہ کو اور قیامت کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی منزل اور اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو اور ایک روایت میں یوں ہے کہ عورت کو سفر درست نہیں مگر محرم کے ساتھ۔

ف اور عورت کا محرم وہ مرد ہے جس کے ساتھ اس عورت کا کبھی نکاح درست نہ ہو۔ جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ پوتا عورت کو سفر کرنا بغیر اپنے خاوند یا محرم کے حرام ہے درست نہیں اسواسطے کہ اس میں بڑے بڑے فساد ہیں

جہاد چھوڑ کر کھیتی باڑی میں مشغول ہونے کا وبال

(۲۲۳۲) ق اَبُوْاُمَامَةَ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ الذُّلَّ قَالَهٗ لَمَّا رَاٰى شَيْئًا مِّنْ اٰلَاتِ الْحَرْثِ۔

بخاری میں ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں داخل ہوتا ہے یہ کھیتی کا اسباب کسی قوم کے گھر میں مگر اس قوم میں ذلت اور خواری داخل کرتا ہے۔ یہ حضرتؐ نے فرمایا جب کھیتی کا اسباب دیکھا

ف یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور کھیتی میں مشغول ہوئی وہ بیشک ذلیل اور بیقدر ہوئی کہ حاکم ان کو محصول کیواتا پکڑتا ہے اور مارتا ہے اور ہزار طرح سے ذلیل کرتا ہے۔ حدیث میں اشارہ ہے کہ مسلمان جہاد نہ چھوڑیں اور دنیا کے کمانے مشغول نہ ہوں نہیں تو ذلیل اور خوار ہوں گے اور کافر غالب ہو جائیں گے چنانچہ اس زمانے میں ویسا ہی حال ہے۔

Marfat.com

دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت

(۲۲۳۳) ق ابْنُ عُمَرَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اٹھائے کسی مرد کو اس کے مکان سے پھر وہاں آپ بیٹھے۔

ف پہلے ایک حدیث خاص مسجد کے ذکر میں گذری[1] اور یہ حدیث عام ہے۔ مسجد ہو یا کوئی اور مکان۔ معلوم ہوا کہ جو شخص مدرسے میں یا خانقاہ میں رہتا ہو یا کوئی شخص کسی مکان پر یا بازار میں بیٹھا ہو تو وہی پہلا شخص وہاں کا حقدار ہے اگرچہ وہ ایک روز کہیں گیا بھی ہو۔

سورج کے طلوع و غروب سے قبل ایک رکعت پانیوالے کا حکم

(۲۲۳۴) م أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پائے تو اپنی نماز پوری کر لیوے یعنی تین رکعتیں باقی غروب کے وقت پڑھے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی سورج نکلنے سے پہلے پائے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے کے وقت پڑھے۔

ف یعنی ہر چند طلوع و غروب کے وقت سجدہ حرام ہے لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پائے تو باقی نماز کو طلوع غروب ہوتے پڑھے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا سوائے امام اعظمؒ کے کہ ان کے نزدیک عصر کی نماز تو اسی طرح سے درست ہے اس واسطے کہ وقت ناقص تھا ادا بھی ناقص ہوئی لیکن فجر کی نماز طلوع کے وقت درست نہیں کیونکہ وقت کامل تھا تو ادا ناقص نہ چاہیے۔ حنفی کہتے ہیں کہ اس حدیث پر اول عمل تھا پھر حضرتؐ نے وہ حدیث فرمائی جس میں طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہے۔ واللہ اعلم۔

دنیاوی عذاب نیک و بد سب پر عام ہوتا ہے اور اخروی عذاب صرف بد لوگوں پر

(۲۲۳۵) ق ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلٰى أَعْمَالِهِمْ۔

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب اتارتا ہے تو جتنے اس قوم میں ہوتے ہیں سب پر عذاب ہوتا ہے پھر قیامت میں اٹھائے جائیں گے اپنے عملوں پر۔

ف یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہے تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہیں لیکن نیکوں پر یہ عذاب فقط دنیا ہی ہوتا ہے آخرت میں نیک لوگ اپنی نیکیوں کا ثواب پائیں گے۔ نیک لوگ عذاب میں اسواسطے شریک ہوئے کہ اپنی قوم کو گناہوں سے کیوں نہ روکا اور اگر وہ کہنا نہ مانتے تھے تو ان کے ساتھ کیوں رہے۔

جب کوئی برا خواب دیکھے تو کیا کرے

(۲۲۳۶) ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا رَأٰى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص خواب میں مکروہ چیز دیکھے تو اٹھ کھڑا ہو پھر نماز پڑھے اور اس خواب کو کسی سے نہ کہے۔

---

[1] صحیح کما صرح بہ صاحب التحفہ شرح ۱۲۔ (چشتی)۔ [1] صفحہ ۴۳۹ میں حدیث ۱۳۷۳۔

Marfat.com

ف یعنی اگر مکروہ خواب دیکھے اور دل میں اس کا کچھ کھٹکا پیدا ہو تو یہ تدبیر ہے کہ نماز پڑھے اور خدا سے خیر مانگے اس واسطے کہ کوئی بات بغیر خدا کے حکم کے نہیں ہو سکتی۔ اور مکروہ خواب کا کہنا اس واسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اس کو سن کے خدا جانے کیا وسوسہ ڈالیں۔ اور روایت میں آیا ہے کہ اگر بہتر خواب دیکھے تو دانا دوست سے کہے تاکہ بہتر تعبیر کہے اور بد خواب کسی سے نہ کہے۔

تہجد سے قبل دو رکعت ہلکی پڑھنے کا حکم

(۲۲۳۷) م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اٹھے یعنی تہجد کو تو چاہئے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑھے۔

ف حضرتؐ نے خوب حکمت بتائی کہ اول نیند کا خمار اور سستی بدن میں ہوتی ہے جب اول اس نے ہلکی نماز پڑھی تو باقی تہجد کی نماز بخوشی طول قرأت سے پڑھے گا یا یہ دو رکعت تحیۃ الوضو کی مراد ہوں اور ہلکی رکعتیں اس واسطے فرمائیں تاکہ بے وسوسہ ادا ہوں اس واسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو وضو کر کے دو رکعتیں بے وسوسہ پڑھے گا اس کے پچھلے گناہ معاف ہوں گے۔ بہر صورت اول دو رکعتیں ہلکی پڑھے پھر طول کرے جب تک کہ حضور دل حاصل رہے، بعد فرض کے سب نفلوں سے تہجد کی نماز افضل ہے اللہ اس کا مزا مسلمان کو دیوے۔ آمین۔

دورانِ خطبہ میں کسی کو زبان سے چپ رہنے کو کہنا منع ہے

(۲۲۳۸) ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تو نے نکمی بات اور لغو حرکت کی۔

ف خطبہ سننا واجب ہے اس وقت بولنا درست نہیں اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپ رہ تو اس کا بولنا بھی ثابت ہوا زبان سے نہ منع کرے اشارے سے کہے۔

عرفہ کے دن دوڑنے بھاگنے کی ممانعت

(۲۲۳۹) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ قَالَ يَوْمَ عَرَفَةَ۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو اپنے اوپر آرام اور قرار لازم جانو کہ خود دوڑنا اونٹ دوڑانا نیکی اور خوبی نہیں۔ یہ حضرتؐ نے عرفے کے دن فرمایا۔

ف عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ جب عرفات سے چلے تو پیچھے بہت غل شور سنا کہ لوگ اونٹوں کو مارتے ہوئے دوڑاتے آتے ہیں تب یہ حدیث فرمائی۔

چاندی، اونٹ اور چھواروں کی زکوٰۃ کا نصاب

(۲۲۴۰) م جَابِرٌ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ اور نہیں پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ، اور نہیں پانچ وسق سے کمتر چھواروں میں زکوٰۃ۔

Marfat.com

ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دو سو درم ہوئے جو تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے۔ حدیث میں نصاب کا بیان ہے کہ ان سے کمتر میں زکوٰۃ نہیں۔ امام شافعیؒ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک اناج اور میوہ جب تک پانچ من نہ ہو اس میں زکوٰۃ نہیں اور یہی حدیث ان کی دلیل ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک اناج اور میوے میں کچھ حد مقرر نہیں تھوڑے اور بہت سب میں زکوٰۃ ہے یعنی دسواں حصہ۔

حضورؐ کا خواب میں سونے کے دو کنگن دیکھنا اور ان کو پھونک مار کر اڑا دینا

(۲۲۴۱) **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَآئِمٌ اُتِيْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَاَهَمَّانِيْ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَآءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔

بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس دم کہ میں سوتا تھا زمین کے خزانے میرے سامنے ہوئے تو سونے کے دو کنگن میرے ہاتھوں میں ڈالے گئے سو مجھ پر وہ بہت بھاری پڑے [illegible] مجھ کو رنج اور تشویش میں ڈالا تو مجھ کو حکم ہوا کہ ان کو پھونک مار دو میں نے ان کو پھونک ماری سو وہ جاتے رہے تو ان دونوں کنگنوں کی تعبیر میں نے ان دو جھوٹوں کی لی جن کے میں درمیان میں ہوں صنعاء والا اور یمامہ والا

ف صنعا یمن میں ایک شہر ہے حضرتؐ کے وقت میں ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابو الاسود عنسی پیغمبری کا دعویٰ کرتا تھا اور حضرتؐ کی پیغمبری کا بھی منکر نہ تھا سو حضرتؐ کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور یمامہ [illegible] ہے وہاں مسیلمہ کذاب حضرتؐ کی پیغمبری میں شرکت کا دعویٰ کرتا تھا سو صدیق اکبرؓ کی خلافت میں وحشی [illegible] حضرتؐ کو خواب میں خدا نے فتح اسلام دکھلا دی صرف ان دو جھوٹوں کا تردد ہوا تھا سو خدا نے ان کو بھی برباد [illegible] ہوا کہ مرد اگر خواب میں کنگن ہاتھ میں دیکھے تو اس کی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہے۔ اہل تعبیر نے لکھا ہے کہ عورتوں کا [illegible] اگر خواب میں پہنے دیکھے تو بد ہے مگر ہنسلی گلے میں دیکھنا دلیل ہے عمدہ خدمت ملنے کی [illegible] ہونے کی دلیل ہے۔ واللہ اعلم۔

حضورؐ کا خواب میں دودھ کا پیالہ دیکھنا اور اس کی سیرابی ناخنوں میں دیکھنا

(۲۲۴۲) **ق** اِبْنُ عُمَرَ بَيْنَا اَنَا نَآئِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اَنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ اَظْفَارِيْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ قَالَ الْعِلْمَ۔

بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ [illegible] کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا میرے آگے دودھ کا [illegible] سو میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ [illegible] میرے ناخنوں سے نکلنے لگی یعنی [illegible] جھوٹا باقی دودھ عمر بن خطاب [illegible] نے کہا کہ [illegible] آپ نے کیا تعبیر کی حضرتؐ نے فرمایا اس کی تعبیر علم اور [illegible]

ف اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ کھاتے پیتے خواب میں دیکھے [illegible] کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا جیسے دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصاً حالت طفولیت [illegible] نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروقؓ کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے بڑے راز دار تھے اسی سبب سے [illegible]

Marfat.com

تمام ملک میں اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر میں علم دین کا بہت چرچا ہوا۔

حقیر سے حقیر تحفہ اور دعوت قبول کرنے کی ترغیب

(۲۲۴۳) خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَوْدُعِیْتُ اِلٰی کُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْاُھْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ اَوْکُرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میں دعوت میں بکری کے دست پاچہ کی طرف بلایا جاؤں تو البتہ قبول کروں اور اگر بکری کے ہاتھ یا پاؤں کا تحفہ مجھ کو دیا جائے تو قبول کروں۔

ف یعنی دعوت اور تحفے میں تھوڑے بہت اور اچھے برے کا خیال نہ چاہئے مسلمان کی خاطرداری ضرور ہے۔

خدا کو محبوب وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے گرچہ تھوڑا ہو

(۲۲۴۴) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ وَعَائِشَۃُ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملوں سے بہت پیارا وہ عمل ہے جو ہمیشہ ہوتا رہے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

ف ہمیشہ ہونے والا عمل خدا کو اس واسطے پسند ہے کہ اس کا کرنے والا بیدار ہے غافل نہیں کہ کبھی کرے اور کبھی نہیں اور دوسرا سبب یہ ہے کہ ہمیشہ عمل کرنے سے اس عمل کی برکت سے دل رنگین ہو جاتا ہے روز بروز اس کو قرب اور صفائی حاصل ہوتی جاتی ہے اور گاہ گاہ کرنے میں اس کا اثر دل میں نہیں جمتا جیسے بجلی کے چمکنے سے اسی دم تو روشنی ہوتی ہے پھر آخر کو تاریکی ہے اسی واسطے طریقت والے درویشوں نے فرمایا ہے کہ جب آدمی کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع کرے تو اس کو ہمیشہ کرتا رہے تاکہ اس کا فیض اور برکت کم نہ ہو۔

جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے کی ممانعت

(۲۲۴۵) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْیَمِیْنُ الْکَاذِبَۃُ مُنْفِقَۃٌ لِلسِّلْعَۃِ مَمْحَقَۃٌ لِلْکَسْبِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جھوٹی قسم مال اور جنس کے رواج کا سبب ہے اور کسب کے نقصان کا سبب ہے۔

ف یعنی تجارت میں جھوٹی قسم کھانے سے سوداگر کو یہ احتمال ہوتا ہے کہ میری بکری خوب ہوگی حالانکہ جھوٹی قسم سے اس کی سوداگری میں ٹوٹا پڑتا ہے کہ خدا اس کی برکت کو دور کرتا ہے اور لوگ بھی اس کو جھوٹا جان کر اس سے خرید فروخت کم کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ سوداگری اور بیوپار کی برکت راستی میں ہے۔

انسان کا اپنا مال وہی ہے جو اس نے خدا کی راہ میں خرچ کیا باقی اسکے وارثوں کا ہے

(۲۲۴۶) خ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِہٖ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِہٖ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُہٗ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِ وَارِثِہٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَہٗ مَا قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِہٖ مَا اَخَّرَ۔

بخاری میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کون تم میں ایسا ہے جس کے نزدیک اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا ہو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم میں ایسا نہیں اس کے نزدیک اپنے مال سے وارث کا مال زیادہ پیارا ہو حضرتؐ نے فرمایا سو البتہ اس کا مال تو وہی ہے جو اس نے آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ میں خرچ کیا اس کے وارث کا مال وہ ہے جس کو چھوڑ گیا۔

ف اپنا مال وہی جو اپنے کام آئے اور کام وہی مال آئے گا جو خدا کی راہ میں خرچ ہوا اور جو کہ خرچ نہیں کرتے اور اپنا

Marfat.com

مال جان کر بند کر رکھتے ہیں وہ نادان ہیں کہ اس کو اس کے وارث اڑائیں گے اس کے کچھ کام نہ آیا۔

ایمان یمن میں ہے اور قساوتِ قلبی ربیعہ اور مضر میں

(۲۲۴۷) ق اَبُوْمَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو بِالْاَنْصَارِیُّ اَلَآ اِنَّ الْاِیْمَانَ هٰهُنَا وَاِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِی الْفَدَّادِیْنَ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنَا الشَّیْطَانِ فِیْ رَبِیْعَةَ وَمُضَرَ۔

بخاری اور مسلم میں ابومسعودؓ سے جن کا عقبہ بن عمرو نام ہے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار رہو البتہ ایمان تو ادھر ہے اور مقرر کڑاپن اور دلوں کی سختی ان لوگوں میں ہے جو چلایا کرتے ہیں اونٹوں کی پوچھوں کی جڑ کے پاس جدھر سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہیں یعنی قوم ربیعہ اور مضر میں۔

ف اول حضرتؐ نے یمن کی طرف اشارہ کر کے ان کی تعریف کی اس واسطے کہ وہاں کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کی طرف اشارہ کیا اور ان کی مذمت کی یعنی قوم ربیعہ اور مضر جن کے پاس اونٹ بہت تھے اسواسطے کہ وہ اسلام کے بہت مخالف رہے۔ شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہے اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنے دونوں سینگ اس میں لگا دیتا ہے کہ کافروں کا سجدہ اسی کی طرف واقع ہو۔

سب پیغمبر ماں جائے بھائی ہیں اور حضرت عیسیٰؑ اور حضورؐ کے درمیان کوئی نبی نہیں

(۲۲۴۸) ق اَبُوْهُرَیْرَةَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِابْنِ مَرْیَمَ لِاَنَّ الْاَنْبِیَآءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ نَبِیٌّ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں دوسرے لوگوں کی بہ نسبت قریب تر ہوں عیسیٰ بن مریمؑ سے پیغمبر سوتیلے بھائی ہیں اور میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں۔

ف سب پیغمبروں کا دین ایک ہے یعنی توحید اور عبادت اور شریعتیں مختلف ہیں تو گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھہرے باپ تو سب کا ایک اور مائیں کئی۔ خلاصہ مطلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت میں برابر ٹھہرے تو عیسیٰؑ کو خاص کر کے خدا کا بیٹا کہنا محض بے جا بات ہے اور یہ جو فرمایا کہ میں عیسیٰؑ سے قریب تر ہوں میرے اور اس کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں یعنی یہود عیسیٰؑ کی پیغمبری کے منکر تھے حضرتؐ ان کے برحق ہونے کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسیٰؑ نے یوحنا کی انجیل میں ہمارے حضرتؐ کی بشارت میں کہا ہے کہ میرے بعد فارقلیط آئے گا میرے نبی برحق ہونے کا گواہ ہوگا۔

حکام کو انصار کے ساتھ نرمی اور سلوک کرنے کی وصیت

(۲۲۴۹) خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ هٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْاَنْصَارِ یَقِلُّوْنَ وَیَکْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَّلِیَ شَیْئًا مِّنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ اَنْ یَّضُرَّ فِیْهِ اَحَدًا اَوْ یَنْفَعَ فِیْهِ اَحَدًا فَلْیَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَیَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِیْئِهِمْ۔

بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات تو یہ ہے کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز بروز گھٹتا جائے گا اور لوگ بڑھتے جائیں گے سو جو شخص کسی حکم پر ہے محمدؐ کی امت سے کسی چیز کا پھر اس کو اپنی حکومت میں اپنی طاقت ہو کسی کا ضرر کر سکے یا کسی کو فائدہ پہنچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکوں کی نیکی قبول کرے اور ان کے بدکاروں سے درگذرے۔

ف حضرتؐ کو معلوم تھا کہ بنی امیہ کی سلطنت میں انصاریوں پر زیادتی ہوگی اس واسطے یہ حدیث انصار کی سفارش میں فرمائی یعنی امت محمدی کے حاکم کو لازم ہے کہ ان کے نیکوں کی تعظیم اور توقیر کرے اور ان کے

Marfat.com

بدکاروں سے چشم پوشی کرے یعنی اگر کوئی حرکت تعزیر کے لائق کریں تو حاکم اس کو ٹال جائے اور یہ مطلب نہیں کہ اگر چہ انصاً حد مارنے کا گناہ کریں تو ان پر حد نہ مارے اس واسطے کہ حدود میں سفارش نہیں اور اس میں حاکم کو کچھ اختیار نہیں حضرتؐ نے خود فرمایا ہے کہ اگر فاطمہؓ بنت محمدؐ چورائے تو اس کا ہاتھ کاٹوں۔

باپ بیٹے سے زیادہ رسولؐ اللہ سے محبت رکھنے کا حکم

(۲۲۵۰) خ ابُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اس کی قسم جس کے قابو میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی پورا ایماندار نہیں ہونے کا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے بیٹے اور اس کے باپ سے زیادہ تر پیارا نہ ہو جاؤں۔

ف یعنی جب میری رضامندی کو باپ اور بیٹے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار بنے۔

فتوحات کی پیشینگوئی اور جہاد کی ترغیب

(۲۲۵۱) م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرْضُوْنَ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ۔

مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب تم پر فتح ہوں گے ملک اور خدا تمہاری کفایت کرے گا سو نہ تھکاوے تم کو مال کے حصوں کی غفلت۔

ف یعنی روم اور ایران اور توران فتح ہوگا اور مجاہدوں کے حصے میں بہت مال آئے گا سو فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم مال کی کثرت میں جہاد کرنے سے غافل ہو جاؤ۔ اس حدیث میں خبر ہے ان فتحوں کی جو حضرتؐ کے بعد ہوئیں اور اشارہ ہے جہاد کی ترغیب کا۔

قیامت میں قوم نوح کے خلاف امت محمدی کی گواہی

(۲۲۵۲) خ اَبُوْ سَعِيْدٍ يُدْعٰى نُوْحٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَّذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔

بخاری میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بلایا جائیگا نوح قیامت کے دن تو کہے گا اے میرے رب میں حاضر ہوں تیری خدمت اور اطاعت میں تو خدا فرمائے گا کہ کیا تو نے اپنی امت کو پیغام پہنچایا تھا یعنی عذاب سے ڈرایا تھا تو نوحؑ کہے گا کہ ہاں میں نے پیغام سنا دیا تھا تو اس کی امت سے کہا جائیگا کہ کیا نوحؑ نے تم کو پیغام پہنچایا تھا تو اس کی امت کے لوگ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تو خدا نوحؑ سے فرمائے گا کہ تیرے دعوے کا کون گواہ ہے جو تیری گواہی دے نوحؑ کہے گا کہ محمدؐ اور اس کی امت میرے گواہ ہیں سو تم لوگ گواہی دو گے کہ مقرر نوحؑ نے ان کو پیغام پہنچایا سو یہی مطلب ہے خدا کے اس قول کا اور اسی طرح ہم نے بنایا تم کو عادل اور افضل امت تاکہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تم پر گواہ ہو

ف اس حدیث اور اس آیت سے امت محمدی کی فضیلت سب امتوں پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہ

Marfat.com

لیاقت ہر ایک شخص کو نہیں ہوتی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت شرط ہے۔ بعضی روایت میں آیا ہے کہ نوحؑ کی امت کہے گی کہ امت محمدی ہمارے وقت میں کہاں موجود تھی بن دیکھے ان کی گواہی کیوں کر سند ہوگی تو امت محمدی جواب دیگی کہ ہر چند ہم تمہارے وقت میں نہ تھے لیکن ہم کو یہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہے خدا کے کلام سے زیادہ تر کسی کے کلام کی سند نہیں۔

حضرت موسیٰؑ کے پتھر کے پیچھے بھاگنے کا قصہ

(۲۲۵۳) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ یَغْتَسِلُوْنَ عُرَاۃً یَنْظُرُ بَعْضُھُمْ اِلٰی سَوْءَۃِ بَعْضٍ وَکَانَ مُوْسٰی یَغْتَسِلُ وَحْدَہٗ فَقَالُوْا وَاللّٰہِ مَا یَمْنَعُ مُوْسٰی اَنْ یَّغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّہٗ اٰدَرُ قَالَ فَذَھَبَ مَرَّۃً یَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَہٗ عَلٰی حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِہٖ قَالَ فَجَمَحَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ بِاَثَرِہٖ یَقُوْلُ ثَوْبِیْ حَجَرُ ثَوْبِیْ حَجَرُ حَتّٰی نَظَرَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ اِلٰی سَوْءَۃِ مُوْسٰی فَقَالُوْا وَاللّٰہِ مَا بِمُوْسٰی مِنْ بَاْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتّٰی نَظَرَ اِلَیْہِ قَالَ فَاَخَذَ ثَوْبَہٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ ننگے نہاتے تھے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتا تھا اور موسیٰ تنہا نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰ ہمارے ساتھ اسواسطے نہیں نہاتے کہ ان کو بادخائے کی بیماری ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا تو موسیٰ ایکبار نہانے کو گئے تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو لے بھاگا پتھر ان کے کپڑے کو تو موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے دوڑے کہتے ہوئے میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر یہانتک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰؑ کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ موسیٰ کو تو کوئی عیب و بیماری نہیں پھر پتھر کھڑا ہوگیا یہانتک کہ موسیٰ کی طرف خوب نظر کر چکے حضرتؐ نے فرمایا پھر موسیٰؑ نے اپنا کپڑا لیا پھر پتھر کو مارنے لگے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل حق پر تہمت باندھتا ہے خدا اس کو شرمندہ کرتا ہے اور معلوم ہوا کہ خلیدہ ہو کر ننگے نہانا درست ہے۔

فرشتے نور سے جن آگ کی لَو سے اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے

(۲۲۵۴) م عَائِشَۃُ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ نُّوْرٍ وَخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَکُمْ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لَو سے اور آدم پیدا ہوئے اس سے جس کا تم سے قرآن میں بیان ہوا یعنی مٹی سے۔

بدعتی کی سزائے جہنم

(۲۲۵۵) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ اَلْخُزَاعِیَّ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ کَانَ اَوَّلُ مَنْ سَیَّبَ السَّوَآئِبَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیاں گھسیٹتا پھرتا ہے دوزخ میں اسی نے سانڈوں کا چھوڑنا دین کا کام ٹھہرایا تھا۔

حائضہ سے بوسہ اور مساس جائز ہے

(۲۲۵۶) م اَنَسٌ اِصْنَعُوْا کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّکَاحَ یَعْنِیْ بِالْحَآئِضِ۔

مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے حیض والی عورت کے حق میں فرمایا کہ صحبت کے سوائے سب کچھ کرو۔

ف یعنی حیض کی حالت میں صحبت حرام ہے بوسہ اور مساس درست ہے۔

لہ ایک مرض کا نام ہے جس میں فوطے بڑھ جاتے ہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

بھولی بھٹکی بکری پکڑ لینے کا حکم

(۲۲۵۷) ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ يَعْنِي ضَالَّةَ الْغَنَمِ۔

بخاری اور مسلم میں زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے بھولی بھٹکی بکری کے حق میں فرمایا کہ لے اس کو سو وہ تیرے واسطے ہے یا کسی اور تیرے بھائی کے واسطے ہے یا بھیڑیے کے واسطے ہے۔

ف یعنی اگر تو اس کو نہ پکڑے گا تو اور کوئی آدمی لیوے گا اور اگر کوئی نہ لے گا تو بھیڑیا کھا جائے گا۔

حضرت سعدؓ کو اتارنے کیلئے صحابہؓ کو اٹھنے کا حکم

(۲۲۵۸) ق أَبُو سَعِيدٍ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ إِلَى خَيْرِكُمْ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَعَدَ عِنْدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ۔

بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اٹھو اپنے سردار کی طرف یا یوں فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کی طرف یعنی سعد بن معاذ کی طرف پھر سعد حضرتؐ کے پاس بیٹھے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ یہ یہودی تیری تجویز پر راضی ہو کر اترے ہیں۔

ف بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرتؐ سے انھوں نے عہد شکنی کی تھی حضرتؐ نے ان کا قلعہ گھیر لیا تھا وہ لوگ اس بات پر راضی ہوئے کہ سعد بن معاذؓ جو ہمارے حق میں تجویز کریں سو ہم کو قبول ہے سعد زخمی تھے حضرتؐ نے ان کو مدینے سے بلایا جب وہ آئے تب حضرتؐ نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے ان کے قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتیں اور لڑکے لونڈی غلام ہوئے۔ بعضے علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علما کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہے اور بعضوں نے جواب دیا ہے کہ یہ قیام تعظیم کے واسطے نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے ان کو سنبھالنے کے واسطے حضرتؐ نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایک دوسرے کے واسطے قیام نہ کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہیں اور بعضے علما نے فرمایا ہے کہ قیام افراطِ تعظیم کے واسطے مکروہ ہے اور اہلِ علم اور دین کی تکریم کے واسطے درست ہے۔

ترکِ صلوٰۃ باعثِ کفر

(۲۲۵۹) م جَابِرٌ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ۔

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز ترک کرنے سے کچھ فرق باقی نہیں رہتا۔

ف یعنی ایمان کی علامت نماز ہے جب آدمی نے عمداً نماز چھوڑی تو کفر میں اور اس میں کچھ فاصلہ نہ رہا کافر ہو گیا اور یہی مذہب ہے امام احمدؒ اور اسحٰقؒ اور عبداللہ بن مبارکؒ کا۔ اور امام مالکؒ اور شافعیؒ کے مذہب میں کافر نہیں ہوا لیکن واجب القتل ہو گیا۔ اور زہریؒ اور امام اعظمؒ کے مذہب میں عمداً ترک نماز سے نہ کافر ہے نہ واجب القتل بلکہ جب تک کہ نماز نہ پڑھے اس کو مارنا اور قید کرنا چاہیے۔ تو امام اعظمؒ کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو بیشک کافر ہے بہر صورت ترکِ نماز کفر ہے یا مشابہ کفر کے ہے مسلمان کو لازم ہے کہ اس کو آسان نہ سمجھے فرصت کو غنیمت جان کے جلد توبہ کرے اور نماز پر مستعد ہو جائے۔

Marfat.com

مدینہ میں وبا اور دجّال داخل نہ ہوگا

(۲۲۶۰) ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَۃِ مَلَآئِکَۃٌ لَا یَدْخُلُھَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینے کی راہوں پر فرشتے مقرر ہیں اس میں وبا اور دجال داخل نہ ہوگا۔

خُدا کے دوست

(۲۲۶۱) خ اَنَسٌ وَاَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ اَھَانَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَۃِ وَمَا تَرَدَّدْتُّ فِیْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ مَا تَرَدَّدْتُّ فِیْ قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَکْرَہُ مَسَآءَتَہٗ وَلَا بُدَّ لَہٗ مِنْہُ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ الزُّھْدِ فِی الدُّنْیَا وَلَا تَعَبَّدَ بِمِثْلِ اَدَآئِہٖ مَا افْتَرَضْتُہٗ عَلَیْہِ۔

بخاری میں انس و ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جو میرے ولی کی حقارت اور ذلت کرے اور دوسری روایت یوں ہے کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اس نے البتہ میرے ساتھ لڑائی پر کمر باندھی اور کسی چیز میں جس کا میں کرنے والا ہوں مجھ کو تردد نہیں ہوتا جیسے اپنے بندے ایماندار کی روح قبض کرنے میں تردد ہوتا ہے وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہے اور میں اس کے ملول ہونے کو مکروہ جانتا ہوں اور حالانکہ اس کو موت سے کوئی چارہ نہیں یعنی اس کو مرنا ضرور ہے اور میرے بندے ایماندار نے میری نزدیکی نہیں چاہی ترک دنیا کے برابر اور نہ میری بندگی کی فرض ادا کرنے کے برابر۔

ف ولی سے مراد متقی مومن ہے چنانچہ قرآن میں خدا نے فرمایا ہے کہ اولیاء اللہ پر کچھ خوف اور غم نہیں، اولیاء اللہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسا مجھ کو ایماندار کی موت میں تردد ہوتا ہے کسی چیز میں ویسا تردد نہیں ہوتا۔ ہرچند خدا تردد سے پاک ہے لیکن اس میں مزید رحمت کا بیان ہے یعنی ایمان کی برکت سے اور جوشِ رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے اپنی طرف نسبت کیا جیسے چوتھی حدیث میں بیماری، بھوک اور پیاس کو اپنی ذات پر نسبت فرمایا۔ پھر فرمایا کہ قربِ الٰہی کا کوئی طریقہ ترکِ دنیا سے بہتر نہیں اور کوئی عبادت ادائے فرض سے افضل نہیں یعنی جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سن کر ان کے برابر ہونے کا مشتاق ہو اس کو لازم ہے کہ اول دنیا سے بے تعلق ہو جائے پھر عبادت پر کمر باندھے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہیں کہ فرض نماز میں تو مرغی کی طرح جلدی جلدی چونچیں ماریں اور پیر کے بتلائے وظیفے کو دو دو پہر پڑھیں۔

عذاب قبر، فتنۂ دجّال اور گناہ و تاوان سے پناہ مانگنا

(۲۲۶۲) م عَنْ عَائِشَۃَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنے فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے، الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور تاوان سے۔

ف زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اس وقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ بد ہونا۔

غ صح خ بخاری ج ۱ ص ۱۵۱ مسلم ج ۲ ص ۳۴۰ لیکن اعوذ بک من المأثم والمغرم کے الفاظ اس میں نہیں۔ (چشتی)

Marfat.com

وہ حدیثیں جو ہمیں صحیحین میں نہیں ملیں

فتنہ کا بیان

(۲۲۶۳) ق جَابِرٌ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ بڑا خوف مجھ کو اپنی امت پر ڈر لگا ہے قوم لوط کے کام کا یعنی لونڈے بازی کا امت میں بڑا ڈر ہے۔

ف ابوداؤد میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم اغلام کرتے دیکھو تو دونوں کو مار ڈالو۔

(۲۲۶۴) م ثَوْبَانُ اِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔

مسلم میں ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سے میری امت میں تلوار ڈالی جاویگی تو امت سے قیامت تک نہ اٹھے گی۔

ف حضرتؐ بیٹھے تھے اور حضرت عثمانؓ اس طرف سے نکلے حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جائے گا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جب سے اس امت میں خونریزی اور فساد شروع ہوگا قیامت تک موقوف نہ ہوگا۔ یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرتؐ نے فرمایا اب تک ویسا ہی ہوا۔

احسان کو حقیر نہ سمجھنا چاہیئے

(۲۲۶۵) م اَبُوْجُرَیِّ الْهُجَیْمِیُّ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا وَّلَا تُوَاعِدْ اَخَاكَ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهٗ۔

مسلم میں ابوجری سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نیک کام اور احسان کو کوئی نیکی ہو کمتر اور تھوڑا نہ سمجھو یعنی ثواب سے خالی نہیں اور اپنے بھائی مسلمان سے ایسا وعدہ نہ کر کہ پھر اس کے خلاف کرے۔

صبر و قناعت کی فضیلت

(۲۲۶۶) ق اَبُوْسَعِیْدٍ مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا اَوْسَعَ عَلَیْهِ مِنَ الصَّبْرِ۔

بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت میں۔

ف یعنی صبر اور قناعت کے برابر کوئی روزی نہیں اس واسطے کہ اگر قناعت نہیں تو کتنا ہی مال ہو حرص نہیں مٹتی شعر

اے قناعت تو نگرم گرداں ❊ کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست

قوم بنی ثقیف کے قیدی کے ساتھ برتاؤ

(۲۲۶۷) ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَهٗ لِاَسِیْرٍ مِّنْ بَنِیْ عُقَیْلٍ اَصَابُوْا مَعَهَا الْعَضْبَاءَ فَاَوْثَقُوْهُ فَقَالَ اِنِّیْ مُسْلِمٌ۔

بخاری اور مسلم میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو اس کو کہتا یعنی اسلام ظاہر کرتا اس حالت میں کہ تو اپنا اختیار رکھتا تھا تو نہایت چھٹکارا پاتا۔ یہ حضرتؐ نے قوم بنی عقیل کے قیدی کو فرمایا جس کے پاس اصحاب نے وہ اونٹنی پائی تھی جس کا نام عضبا تھا پھر اصحاب نے اس کو باندھا تو اس نے کہا کہ میں تو مسلمان ہوں۔

ف مصابیح میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ قوم ثقیف بنی عقیل سے ہم قسم تھی سو ثقیف کی قوم نے حضرتؐ کے دو اصحاب پکڑ رکھے۔ حضرتؐ کے اصحاب بنی عقیل کے ایک شخص کو پکڑ لائے اس شخص نے حضرتؐ سے کہا کہ

Marfat.com

مجھ کو کیوں پکڑا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اپنے ہم قسم لوگوں کے بدلے گرفتار ہوا ہے جب حضرتؐ وہاں سے ہٹے تو اس نے کہا اے محمدؐ میں تو مسلمان ہوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حالتِ اختیار میں قید ہونے سے قبل تو اسلام ظاہر کرتا تو تیرے حق میں بہت بھلا ہوتا اب چھوٹ نہیں سکتا پھر حضرتؐ نے اسکو بدلا دیکر اپنے دونوں اصحاب قوم ثقیف کی قید سے چھڑائے۔

جانوروں پر رحم کرنے کا حکم

(۲۲۶۸) م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَفَلَا تَتَّقِی اللّٰهَ فِیْ هٰذِهِ الْبَهِیْمَةِ الَّتِیْ مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِیَّاهَا فَاِنَّهٗ یَشْكُوْ اِلَیَّ اَنَّكَ تُجِیْعُهٗ وَتُدْئِبُهٗ قَالَهٗ لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ حِیْنَ دَخَلَ حَائِطًا فَاِذَا فِیْهِ جَمَلٌ فَلَمَّا رَاٰهُ جَرْجَرَ وَذَرَفَتْ عَیْنَاهُ۔

مسلم میں عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تو کیا خدا سے نہیں ڈرتا اس جانور یعنی اونٹ کے مقدمے میں جس کو خدا نے تیری ملکیت میں دیا ہے سو البتہ وہ اونٹ تو مجھ سے گلہ کرتا ہے کہ تو اس کو بھوکا رکھتا ہے اور ہمیشہ اس سے محنت لیتا ہے۔ یہ حضرتؐ نے ایک انصاری مرد سے کہا جب حضرتؐ اس کے احاطے والے باغ میں گئے تو وہاں ایک اونٹ تھا جب اس اونٹ نے حضرت کو دیکھا تو اس نے آواز کی اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہے۔

اونٹ کا بارگاہِ رسالت میں شکایت کرنا۔

ف جب اونٹ رویا تو حضرتؐ نے محبت سے اس پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا کہ یہ کس کا اونٹ ہے تب انصاری نے کہا کہ میرا ہے۔ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ یہ حدیث معجزہ ہے کہ جانور بھی حضرتؐ کو پہچانتے تھے معلوم ہوا کہ بے زبان جانوروں پر بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہے جو رحم نہ کرے وہ گنہگار ہے عذاب کے لائق۔

ام خالد بنت سعیدؓ کی فضیلت

(۲۲۶۹) خ اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِیْلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ ثُمَّ اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ ثُمَّ اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ۔

بخاری میں ام خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کرے تو پہن پھاڑے پھر خدا کرے تو پہن پھاڑے پھر خدا کرے تو پہن پھاڑے۔

ف ام خالدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے پاس بہت کپڑے آئے ان میں ایک چھوٹی سیاہ لوئی تھی حضرتؐ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ میں کس کو پہناؤں گا اصحابؓ چپ رہے پھر حضرتؐ نے مجھ کو بلا کر اپنے ہاتھ سے پہنائی پھر یہ دعا دی۔

حضرت جلیبیبؓ کی فضیلت

(۲۲۷۰) م اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیُّ اَللّٰهُمَّ صُبَّ الْخَیْرَ عَلَیْهِمَا صَبًّا وَّلَا تَجْعَلْ عَیْشَهُمَا كَدًّا دَعَا بِهٖ لِجُلَیْبِیْبٍ وَّاِمْرَاَتِهٖ۔

مسلم میں ابو برزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی ڈال ان پر مال کو اونڈیل کر اور نہ کر ان کی زندگی اور گذران کو تنگ اور سخت یہ دعا حضرتؐ نے جلیبیب اور ان کی بیوی کے حق میں کی۔

ف یہ میاں بیوی نہایت محتاج تھے اس واسطے حضرتؐ نے ان کے واسطے فراغت کی دعا کی۔

جانور کا عاریت پر دینا جائز ہے

(۲۲۷۱) م جَابِرٌ حَلَبُهَا عَلَی الْمَآءِ وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا وَاِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِیْحَتُهَا وَحَمْلٌ عَلَیْهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَهٗ

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اونٹنیوں کا دودھ دوہنا پانی پر اور ان کے ڈول کو مانگ دینا اور نر اونٹ کو عاریت دینا یعنی اونٹنی گابھن کرنے کے واسطے اور محتاجوں کو اونٹ دینا سبیل اللہ میں

Marfat.com

لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْاِبِلِ

کے واسطے اور اونٹوں پر بوجھ رکھنا جہاد میں یعنی غازی کو سوار کرنا یا اسباب لادنا۔ یہ حضرتؐ نے اس مرد سے فرمایا جس نے کہا یا رسولؐ اللہ اونٹ رکھنے کا کیا حق اور کون کون چیز مالک کو مناسب ہے۔

ف عرب کا دستور تھا کہ جب تالاب یا کنوئیں پر اونٹوں کو پانی پلاتے تو دودھ دوہتے اور محتاجوں کو دیتے۔

جنگ تبوک کا ذکر

(۲۲۷۳) ق اَبُوْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيُّ

سخت آندھی چلنے کی پیشگوئی

سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيْهَا اَحَدٌ فَمَنْ كَانَ لَهٗ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهٗ قَالَهٗ بِتَبُوْكَ۔

بخاری اور مسلم میں ابوحمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہے کہ ایک سخت آندھی چلے گی تو اس میں نہ کوئی کھڑا رہے سو جس کے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ اس کا زانو بند مضبوط باندھے یہ حضرتؐ نے تبوک میں فرمایا۔

ف نویں سال ہجری ملک شام میں حضرت جنگ تبوک میں گئے سو وہاں ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندھی اسی رات چلی۔ ایک شخص کھڑا تھا اس کو آندھی نے اڑا کر طے کے پہاڑ پر ڈالا۔ ملک طے اور تبوک میں کئی دنوں کی راہ ہے۔

Marfat.com

قرآن پاک کے بعد سب سے صحیح کتاب

مُکمّل صحیحِ بُخاری اُردُو

رسُول اللہ کی ساڑھے سات ہزار سے زائد احادیث صحیحہ کا سب سے بڑا مجموعہ

مشرق و مغرب کے تمام عُلمائکا اس بات پر اتّفاق ہی کہ حدیث کی کوئی کتاب "بُخاری" اور "مُسلم" کے مرتبہ سے بلند نہیں۔

اُمّتِ مسلمہ میں دینی کم علمی کو دُور کرنے اور ان میں صحیح دینی جذبہ پیدا کرنے کی خاطر تراجم احادیث کا جو سلسلہ جاری کیا گیا ہی اسی سلسلہ کی یہ عظیم الشان کڑی ہی جس کا تعارف محتاجِ بیان نہیں ہی۔ اس ترجمۂ بخاری میں کوشش کی گئی ہے کہ زبان ایسی عام فہم استعمال کی جائے کہ معمولی خواندہ حضرات اچھی طرح سمجھ سکیں اور ان کو اپنے معاملات اور عبادات میں صحیح رہنمائی ملتی رہے ـــــ امام بخاریؒ کا قول ہی کہ "میں نے ۶ لاکھ احادیث سے انتخاب کرکے اپنی کتاب کو مرتب کیا"

قیمت مکمّل در ۳ جلد ـــــ مجلّد چوبیس روپے

تفسیر ابنِ کثیر اُردُو

تفسیرِ محمّدی

یہ علّامہ ابنِ کثیر دمشقی کی بلند پایہ و مشہور عالم تفسیر کا ترجمہ ہی۔ یہ تفسیر دنیائے اسلام میں بہترین اور مستند تسلیم کی گئی ہے ہر زمانہ کے علماء نے اسکو شرفِ قبولیت بخشا ہی اور امام التفاسیر کا لقب دیا ہی۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ سب سے مفید سب سے زیادہ قرآن کریم کو بطریق سلف صالحین سمجھا دینے والی تفسیر "تفسیر ابن کثیر" ہی ہی اور اسکے بعد تمام عربی و اُردو تفاسیر کی ماخذ ہیں۔

قیمت جلد اوّل پارہ ۱ تا ۶ مجلّد تیرہ روپے آٹھ آنے

قیمت جلد دوم پارہ ۷ تا ۱۲ مجلّد نو روپے آٹھ آنے

قیمت جلد سوم پارہ ۱۳ تا ۱۸ مجلّد نو روپے آٹھ آنے

قیمت جلد چہارم پارہ ۱۹ تا ۲۴ مجلّد دس روپے

قیمت جلد پنجم پارہ ۲۵ تا ۳۰ مجلّد دس روپے آٹھ آنے

گویا قیمت مکمل در ۵ جلد پچپن روپے

الگ الگ پارے بھی مل سکتے ہیں

نُور محمد، کارخانۂ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی

Marfat.com

چھ ہزار سے زائد احادیث نبوی کا بیش بہا ذخیرہ

مشکوٰۃ شریف اردو

یعنی

احادیث کی گیارہ کتابوں بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ
نسائی، سنن امام مالک، امام احمد، امام شافعی، امام بیہقی
و دارمی

کا عطر

اہلِ علم اور دیندار مسلمانوں کو معلوم ہے کہ کلام الٰہی کے بعد دینِ اسلام کی بنیاد رسول اللہ کا کلام اور پھر صحابہؓ پھر تابعینؒ کے اقوال ہیں رسول اللہؐ کی احادیث کو نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ مختلف کتب میں ضبط کیا گیا ہے۔ جن میں چھ کتابیں زیادہ مستند و مشہور ہیں یعنی بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ

ان تمام کتابوں کا مطالعہ چونکہ عام مسلمانوں کے لئے دشوار تھا اس لئے امام ابو محمد حسین بغویؒ نے مذکورہ بالا صحاح ستہ اور دوسری مستند کتب احادیث سے ضروری احادیث کا ایک مجموعہ عام مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کے خیال سے مرتب کیا اور اس کا نام مصباح رکھا اس کتاب سے مسلمانوں کو غیر معمولی فائدہ پہنچا اور یہ کتاب بہت مقبول ہوئی لیکن کچھ عرصہ بعد علماء نے محسوس کیا کہ مصباح کی ترتیب میں بعض نقائص ہیں جو مصباح کی موجودہ صورت سے خاطر خواہ نفع پہنچنے میں سدِ راہ ہیں اسلئے امام شیخ ولی الدین خطیب تبریزی نے اس طرف توجہ کی اور عرصہ دراز کی محنت و کاوش کے بعد ۷۳۷ھ میں مصباح کے تمام نقائص دور کر کے احادیث کا ایک بہترین مجموعہ مرتب کیا جس کا نام مشکوٰۃ المصابیح رکھا اور یہ مجموعہ اس قدر مقبول ہوا کہ دنیائے اسلام کے تمام مدارس اسلامیہ میں اسکو داخل کر لیا گیا ——— ضرورت تھی کہ جس طرح مشکوٰۃ سے اہلِ علم اور عربی داں مسلمان مستفیض ہو رہے تھے اسی طرح اردو داں طبقہ بھی اس سے فائدہ اٹھائے اور رسول اللہ کی احادیث مبارکہ سے براہ راست لطف اندوز ہو۔ قیمت کامل مجلد عہ علاوہ سولہ روپے

بلوغ المرام مترجم

اِس عظیم القدر کتاب کے مؤلف علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی ڈیڑھ سو سے زائد کتب کے مصنف ہیں شارح احادیث نبویہ کی حیثیت سے جس قدر آپ کا درجہ اُمت میں بلند ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے "بلوغ المرام" میں آپ نے دینی احکام پر مشتمل احادیث نبویؐ، مسند احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، صحیح ابن حبان، مستدرک للحاکم، مسند ابی عوانہ، دارقطنی، مسند بزار، سنن بیہقی، المنتقی لابن جارود اور موطا امام مالک وغیرہ کتب احادیث سے منتخب فرما کر جمع کی ہیں مختصر ہونے کے باوجود اتنا بڑا ذخیرہ اور اس طرز پر تالیف کی گئی ہے کہ مطالعہ کرنے والا نہایت عمدگی کے ساتھ احکام شرعی پر عبور حاصل کر لیتا ہے حتیٰ کہ ابتدائی معلومات کا انسان بھی مستفیض ہو جاتا ہے اور منتہی شخص بھی اس مجموعہ سے بے نیاز نہیں رہ سکتا ——— احادیث نبویؐ کی یہ بے بہا کتاب شائقین علم حدیث کے لئے ایک نہایت عجیب تحفہ ہے اور اعتقادات و اعمال کو پاکیزہ تر بنانے کیلئے بہترین مددگار و معاون ثابت ہوگی اسمیں ۱۵۹۶ احادیث جمع ہیں۔ اصل عربی اور اُردو ترجمہ بالمقابل درج ہیں۔

مع فوائد ضروریہ قیمت مجلد آٹھ روپے

نور محمد کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، فریئر روڈ کراچی

Marfat.com